



سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2014



سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2014

(سو موار 20، منگل 21، بدھ 22، جمعرات 23، جمعہ المبارک 24، سو موار 27- اکتوبر 2014)
(یوم الاثنین 24، یوم اثنلاثہ 25، یوم الاربعاء 26، یوم الخمیس 27، یوم الجمعہ 28- ذی الحجہ 1435، یوم الاثنین 2- محرم الحرام 1436ھ)

سولہویں اسمبلی: دسواں اجلاس

جلد 10: شمارہ جات : 1 تا 6



صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

دسواں اجلاس

سوموار، 20- اکتوبر 2014

جلد 10: شمارہ 1

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1-	اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ	1
2-	ایجنڈا	3
3-	ایوان کے عہدے دار	5
4-	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	11
5-	نعت رسول مقبول ﷺ	12
6-	چیز مینوں کا پینل	13

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	حلف	
7-	نومنتخب ممبر اسمبلی کا حلف	13
	تعزیت	
8-	معزز ممبران اسمبلی جناب نجیب اللہ خان، جناب خرم گلغام اور سابق ممبر اسمبلی محترمہ رفعت سلطانہ ڈار، محترم مجید نظامی، صحافی گوہر کے والد محترم اور واہگہ بارڈر پر شہید ہونے والوں و دیگر کی وفات پر دعائے مغفرت	14
	سوالات (محکمہ لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ)	
9-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	20
10-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	49
11-	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	65
	توجہ دلاؤ نوٹس	
12-	گجرات: اشتہاری ملزم کی فائرنگ سے شہریوں کے شدید زخمی ہونے اور ملزم کی گرفتاری سے متعلق تفصیلات	69
	رپورٹیں (جو پیش ہوئیں)	
13-	مسودہ قانون گوداموں کی رجسٹریشن پنجاب 2014 کے بارے میں	
	مجلس قائمہ برائے زراعت کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا	72
14-	مسودہ قانون اوور سیز پاکستانی کمیشن پنجاب 2014 کے بارے میں	
	مجلس قائمہ برائے ایس اینڈ جی اے ڈی کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا	72
15-	مسودہ قانون مفت اور لازمی تعلیم 2014 کے بارے میں	
	مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا	73
16-	مسودہ قانون پنجاب سٹریٹجک کوآرڈینیشن 2014 کے بارے میں	
	مجلس قائمہ برائے ہوم افیئرز کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا	73

صفحہ نمبر	مندرجات	نمبر شمار
74	مسودات قانون (ترمیم) لوکل گورنمنٹ پنجاب نمبر 19 اور 20 بابت 2014 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مقامی حکومت و دیہی ترقی کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا تحریر ایک التوائے کار	17-
75	لاہور میں لگائے گئے اتوار بازار ضلعی انتظامیہ کی عدم توجہ کے باعث غیر فعال صورتحال کا شکار (--- جاری)	18-
76	سرکاری کارروائی ہنگامی قوانین (جو پیش ہوئے)	19-
76	ہنگامی قانون NUR انسٹیشنل یونیورسٹی لاہور 2014	20-
76	ہنگامی قانون (ترمیم) دھماکا خیز مواد پنجاب 2014	21-
77	ہنگامی قانون نصاب تعلیم و ٹیکسٹ بک بورڈ پنجاب 2014	22-
77	ہنگامی قانون ہائر ایجوکیشن کمیشن پنجاب 2014	23-
78	ہنگامی قانون (دوسری ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2014	24-
79	قواعد کی معطلی کی تحریک قرارداد ملک میں احتجاج کی آڑ میں جمہوریت کے خلاف ہونے والی سازش کی پُر زور مذمت	25-
	منگل، 21- اکتوبر 2014 جلد 10: شمارہ 2	
106	ایجنڈا	26-
108	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	27-
109	نعت رسول مقبول ﷺ	28-

صفحہ نمبر	مندرجات	نمبر شمار
	تعزیت	
110	معزز ممبر محترمہ نسیم لودھی کے بھائی مشرف خان کی وفات پر دعائے مغفرت	29-
110	پوائنٹ آف آرڈر پی ٹی آئی کے معزز ممبران کے استغفوں کو زیر غور اور وزیر اعلیٰ کو ایوان میں لانے کا مطالبہ	30-
113	سوالات (محکمہ جات خزانہ، امداد باہمی اور اطلاعات و ثقافت)	
146	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	31-
163	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میر پر رکھے گئے)	32-
	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	33-
	پوائنٹ آف آرڈر	
167	حکومت کو الیکشن سے قبل کئے گئے وعدوں کو پورا کرنے اور اپوزیشن سے نامناسب رویہ سے اجتناب کا مطالبہ	34-
	تحریریک التوائے کار	
169	سرگودھا شہر میں ذخیرہ اندوزی کی وجہ سے آٹے کی قلت کا خدشہ (--- جاری)	35-
	ضلع میانوالی کے حاضر سروس اور مرحوم سرکاری ملازمین کو محکمہ بہبود فنڈ کی جانب سے جہیز فنڈ کی درخواستیں التواء میں رکھنے سے پریشانی کا سامنا (--- جاری)	36-
170	لاہور میں ایل ای ڈی لائٹس کے ٹھیکوں میں گھپلوں کا انکشاف (--- جاری)	37-
171	وحدت روڈ لاہور کے اتوار بازار میں پنجاب فوڈ اتھارٹی اور مانیٹرنگ ٹیموں کی موجودگی میں جعلی اشیاء کی سرعام فروخت (--- جاری)	38-
174	پنجاب میں حکومتی عدم دلچسپی اور سیاسی مداخلت کی وجہ سے لوکل زکوٰۃ کمیٹیوں کی تشکیل میں تاخیر (--- جاری)	39-
175		

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
40-	محکمہ تحفظ ماحول آلودگی پھیلانے والے کارخانوں اور گاڑیوں کے خلاف کارروائی کرنے میں ناکام (۔۔۔ جاری)	176
41-	کرول گھاٹی بندر وڈ لاہور کی فیکٹریوں میں ٹائروں اور پاؤڈر کوئلہ کو جلانے سے آلودگی میں خطرناک حد تک اضافہ (۔۔۔ جاری)	177
	غیر سرکاری ارکان کی کارروائی	
	قراردادیں (مفاد عامہ سے متعلق)	
42-	معذور افراد کو قومی دھارے میں شامل کرنے اور غیر سرکاری اداروں میں سرکاری کوٹے کی طرح بھرتی کرنے کا مطالبہ	181
43-	نوجوان نسل کو منشیات سے بچانے کے لئے حکومتی سطح پر مؤثر لائحہ عمل بنانے کا مطالبہ	182
44-	صوبہ میں بچوں کے لئے قائم ادارہ چائلڈ پروٹیکشن بیورو کو ڈائریکٹوریٹ کا درجہ دینے کا مطالبہ	185
45-	ملک میں زیادتی کا شکار ہونے والی لڑکیوں کے clips کو ٹی وی چینلز پر بار بار دکھانے پر پابندی کا مطالبہ	187
46-	قواعد کی معطلی کی تحریک	188
	قرارداد	
47-	وفاقی حکومت سے صوبائی اسمبلیوں کے سپیکر اور ڈپٹی سپیکر کو ڈپلومیٹک پاسپورٹ، ارکان اسمبلی اور اسمبلی کے سینئر افسران کو بلیو پاسپورٹ فوری جاری کرنے کے لئے ضروری اقدامات کا مطالبہ	189
	بدھ، 22- اکتوبر 2014	
	جلد 10: شمارہ 3	
48-	ایجنڈا	192
49-	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	194

صفحہ نمبر	مندرجات	نمبر شمار
195	نعت رسول مقبول ﷺ	50-
	پوائنٹ آف آرڈر	
	اسمبلی اجلاس تاخیر سے شروع کرنے اور قائد حزب اختلاف کے بغیر اجلاس	51-
196	کی کارروائی چلانے پر جناب سپیکر سے رولنگ کا مطالبہ	
	سوالات (محکمہ ٹرانسپورٹ)	
199	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	52-
232	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جوابیوں کی میر پر رکھے گئے)	53-
252	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	54-
	پوائنٹ آف آرڈر	
	صدر بازار لاہور کینٹ میں نیو شیخ شوز مارکیٹ میں بیچے جانے والے	55-
255	جو تلوں کے تلوؤں کے نیچے صلیب کے نشان کا انکشاف	
257	اسمبلی کے قواعد و ضوابط میں (ترمیم) کابل ایوان میں لانے کا مطالبہ	56-
	فیصل آباد سمندری ڈرین کے حوالے سے ایوان سے متفقہ طور پر	57-
259	منظور ہونے والی قرارداد پر عملدرآمد کا مطالبہ	
	تحریر استحقاق	
261	ای ڈی او (ایجوکیشن) بہاولنگر کا معزز ممبر اسمبلی کے ساتھ نامناسب رویہ	58-
262	ممبران اسمبلی کی درخواست ہائے رخصت	59-
	تحریر التوائے کار	
274	الائیڈ ہسپتال اور ڈی ایچ جیو ہسپتال فیصل آباد میں عملہ کی غیر حاضری	60-
	لیہ میں Bhratri Trust کی 4300 ایکڑ اراضی کو قبضہ گروپوں	61-
278	کا متروکہ جائیداد کے کلیموں کے عوض ٹرانسفر کروانے کا انکشاف	
	جی ٹی روڈ باغبانپورہ لاہور پر قائم ایکسائز کازونل آفس تبدیل	62-
279	کرنے سے لوگوں کو پریشانی کا سامنا	

صفحہ نمبر	مندرجات	نمبر شمار
282	لاہور میں بڑھتی ہوئی آلودگی سے سانس کی بیماریوں میں اضافہ سرکاری کارروائی مسودہ قانون (جو متعارف ہوا)	63-
286	مسودہ قانون تعلیم القرآن و سیرت انسٹیٹیوٹ پنجاب 2014	64-
287	قواعد کی معطلی کی تحریک قرارداد	65-
288	پاکستان کی کنٹرول لائن اور ورکنگ باؤنڈری پر بھارتی جارحیت کی پُر زور مذمت	66-
289	قواعد کی معطلی کی تحریک قرارداد	67-
290	دختر پاکستان ملالہ یوسف زئی کو امن کانوبل انعام 2014 ملنے پر مبارکباد کا پیش کیا جانا بحث	68-
292	جمہوریت سے متعلقہ قرارداد پر عام بحث (--- جاری) جمعرات، 23- اکتوبر 2014 جلد 10: شمارہ 4	69-
307	ایجنڈا	70-
309	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	71-
310	نعت رسول مقبول ﷺ سوالات (محکمہ خوراک)	72-
311	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	73-
350	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جواب ان کی میر پر رکھے گئے)	74-
377	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	75-

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	رپورٹ (جو پیش ہوئی)	
76-	مسودہ قانون (دوسری ترمیم) لوکل گورنمنٹ پنجاب 2014 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مقامی حکومت و دیہی ترقی کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا	382
	توجہ دلاؤ نوٹسز	
77-	ضلع گجرات: تھانہ جلال پور جٹاں میں دن دہاڑے ڈکیتی کی واردات سے متعلقہ تفصیلات	383
78-	سرگودھا: بھاگٹا نوالہ میں پولیس کے ہاتھوں طالب علم کی ہلاکت سے متعلقہ تفصیلات	385
	تحریریک التوائے کار	
79-	صوبہ میں شادی ہالوں کی لوٹ مار اور ٹیکس کی ادائیگی میں کمی کار جھان	391
80-	صوبہ کے میڈیکل کالجوں میں خلاف قواعد داخلوں کا انکشاف	395
81-	پنجاب یونیورسٹی کی خواتین کھلاڑیوں کو قوت بڑھانے کے لئے ممنوعہ ادویات کے استعمال کے سکینڈل کا انکشاف	397
82-	تحصیل کھاریاں کے مال افسران کا پٹواریوں کو من پسند حلقے الاٹ کرنے کے عوض بھاری رقم وصول کرنے کا انکشاف	398
83-	ڈیفنس موڈ لاہور پر رکشا لگنے سے ماں بیٹی کی ہلاکت	399
84-	موبیشی منڈیوں کی فیس ختم کرنے سے عام آدمی فائدے سے محروم	401
	سرکاری کارروائی	
	رپورٹیں (جو پیش ہوئیں)	
85-	پنجاب بیت المال کی سالانہ کارکردگی رپورٹس برائے سال 2011-12 اور 2013 کا ایوان میں پیش کیا جانا	403
86-	ڈویلپمنٹ اتھارٹیز فیصل آباد، گوجرانوالہ، راولپنڈی اور ملتان کی سالانہ رپورٹس برائے سال 2012-13 کا ایوان میں پیش کیا جانا	403

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
87-	پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سالانہ رپورٹ برائے سال 2012-13	404
88-	کایوان میں پیش کیا جانا پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی لاہور کی سالانہ رپورٹ برائے سال 2012-13	404
89-	کایوان میں پیش کیا جانا ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی (TEVTA) کی سالانہ رپورٹ برائے سال 2011-12 کایوان میں پیش کیا جانا	404
90-	پوائنٹ آف آرڈر محکمہ خوراک کے سوال کے حوالے سے رپورٹ کایوان میں طلب کیا جانا	406
91-	پنجاب کے ٹی ایم ایز میں فنڈ کی کمی کی وجہ سے فلاحی و ترقیاتی کام متاثر ہونے کا خدشہ	407
92-	بحث جمہوریت سے متعلقہ قرارداد پر عام بحث (--- جاری)	408
	جمعۃ المبارک، 24- اکتوبر 2014 جلد 10: شمارہ 5	
93-	ایجنڈا	418
94-	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	420
95-	نعت رسول مقبول ﷺ	421
	سوالات (محکمہ اوقاف)	
96-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	422
97-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	448

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	تحریر ایک الٹوائے کار	
98-	پنجاب کی ضلعی حکومتیں قبرستانوں کی بحالی و تعمیر کی سکیمیں	
477	مقررہ وقت میں مکمل کرنے میں ناکام	-----
99-	صوبائی دارالحکومت میں کارخانوں کو ٹائر جلا کر تیل نکالنے کی اجازت	
479	دینے سے شہری کینسر جیسے سنگین مرض میں مبتلا	-----
100-	تھل لہ کے موضع علیانی میں تعمیر شدہ بند توڑنے سے لوگوں	
481	کو محفوظ مقام پر پہنچانے میں مشکلات کا سامنا	-----
101-	ٹی ایم اے لہ کی ناقص منصوبہ بندی کی وجہ سے بارش اور گندے پانی	
483	سے پورے شہر میں ڈینگی اور وبائی امراض پھوٹنے کا خدشہ	-----
102-	گجرات کے پٹوار خانوں میں لاکھوں کی رشوت اور کرپشن کا انکشاف	485
103-	محکمہ خوراک کے عملہ کی عدم توجہ کی وجہ سے زائد المیاد	
487	گوشت کی سپلائی کے سیکنڈل کا انکشاف	-----
	سرکاری کارروائی	
	مسودہ قانون (جو متعارف ہوا)	
104-	مسودہ قانون (ترمیم) آرمز پنجاب 2014	489
	مسودات قانون (جو زیر غور لائے گئے)	
105-	مسودہ قانون اوور سیز پاکستانی کمیشن پنجاب 2014	489
106-	مسودہ قانون گوداموں کی رجسٹریشن پنجاب 2014	498
107-	مسودہ قانون (ترمیم) لوکل گورنمنٹ پنجاب 2014	509
108-	مسودہ قانون (ترمیم) لوکل گورنمنٹ پنجاب 2014	520
109-	کورم کی نشاندہی	525
110-	مسودہ قانون (ترمیم) لوکل گورنمنٹ پنجاب 2014	525

صفحہ نمبر	مندرجات
	سو مواع، 27- اکتوبر 2014
	جلد 10: شماره 6
530	111- ایجنڈا
534	112- تلاوت قرآن پاک و ترجمہ
535	113- نعت رسول مقبول ﷺ
	سوالات (محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی)
536	114- نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات
567	115- نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)
	توجہ دلاؤ نوٹس
	116- گجرات: اشتہاری ملزم کی فائرنگ سے شہریوں کے شدید زخمی ہونے
597	اور ملزم کی گرفتاری سے متعلق تفصیلات (--- جاری)
	117- شیخوپورہ سے لاہور آنے والی وین کو روک کر ڈکیتی اور ڈاکوؤں
598	کے ہاتھوں دو افراد کی ہلاکت سے متعلق تفصیلات
	تحریر ایک التوائے کار
	118- گلوٹیاں موڑ، گوجرانوالہ سیالکوٹ روڈ پر قائم سٹون کرشنگ فیکٹریوں
601	کی وجہ سے بیشتر آبادی کھانسنے کی بیماری میں مبتلا
	119- غیر قانونی متوازی بنکاری کے ظلم و ستم سے مجبور
605	اور بے کس لوگوں کو پریشانی کا سامنا
	120- ڈائریکٹر جنرل ہیلتھ آفس کی جانب سے خرید کی گئی انسٹھیریا کے
606	غیر معیاری ہونے کے باوجود کمپنی کو رقم ادا کرنا
	سرکاری کارروائی
	121- قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب کے قاعدہ 127 کے تحت
607	تحریک کا پیش کیا جانا

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	قرارداد	
122-	ہنگامی قانون NUR انٹرنیشنل یونیورسٹی لاہور 2014 کی میعاد میں توسیع	608
123-	قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب کے قاعدہ 127 کے تحت	
	تحریک کا پیش کیا جانا	609
	قراردادیں	
124-	ہنگامی قانون (ترمیم) دھماکا خیز مواد پنجاب 2014 کی میعاد میں توسیع	609
125-	پالیسی اصول کی ترویج کے لئے وفاقی حکومت اور پارلیمنٹ سے آرٹیکل 27	
610	کی کلاز-1 کی تیسری شرط کے تحت قانون سازی کا مطالبہ	
	مسودات قانون (جو زیر غور لائے گئے)	
126-	مسودہ قانون (دوسری ترمیم) لوکل گورنمنٹ پنجاب 2014	611
127-	مسودہ قانون سٹریٹجک کوآرڈینیشن پنجاب 2014	618
128-	مسودہ قانون مفت اور لازمی تعلیم پنجاب 2014	627
	بحث	
129-	جمہوریت سے متعلقہ قرارداد پر عام بحث اور رائے شماری (--- جاری)	634
130-	اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ	635
131-	انڈکس	

1

اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(49)/2014/1127. 4th October 2014. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:-

"In exercise of the powers conferred on me under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan,

I, Mohammad Sarwar, Governor of the Punjab, hereby withdraw/recall the order dated: 27th September 2014, summoning Provincial Assembly of the Punjab to meet on

10th October 2014, and instead summon Provincial Assembly of the Punjab to meet on 20th October 2014 at 3.00 pm in Assembly Chambers Lahore.

Dated: 04/10/2014

**MOHAMMAD SARWAR
GOVERNOR OF THE PUNJAB"**

3

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 20- اکتوبر 2014

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

آرڈیننسز کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

- (1) آرڈیننس (ترمیم) دھماکا خیز مواد پنجاب 2014
ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم) دھماکا خیز مواد پنجاب 2014 ایوان میں پیش کریں گے۔
- (2) آرڈیننس NUR انٹرنیشنل یونیورسٹی لاہور 2014
ایک وزیر آرڈیننس NUR انٹرنیشنل یونیورسٹی لاہور 2014 ایوان میں پیش کریں گے۔
- (3) آرڈیننس نصاب تعلیم و ٹیکسٹ بک بورڈ پنجاب 2014
ایک وزیر آرڈیننس نصاب تعلیم و ٹیکسٹ بک بورڈ پنجاب 2014 ایوان میں پیش کریں گے۔
- (4) آرڈیننس ہائر ایجوکیشن کمیشن پنجاب 2014
ایک وزیر آرڈیننس ہائر ایجوکیشن کمیشن پنجاب 2014 ایوان میں پیش کریں گے۔
- (5) آرڈیننس (دوسری ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2014
ایک وزیر آرڈیننس (دوسری ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2014 ایوان میں پیش کریں گے۔

5

صوبائی اسمبلی پنجاب

1- ایوان کے عہدے دار

جناب سپیکر	:	رانا محمد اقبال خان
جناب ڈپٹی سپیکر	:	سردار شیر علی گورچانی
وزیر اعلیٰ	:	میاں محمد شہباز شریف
قائد حزب اختلاف	:	میاں محمود الرشید

2- چیئر مینوں کا پینل

1-	انجینئر قمر الاسلام راجا، ایم پی اے	پی پی-5
2-	میاں مرغوب احمد، ایم پی اے	پی پی-150
3-	محترمہ صبا صادق، (ایڈووکیٹ)، ایم پی اے	ڈبلیو-306
4-	قاضی احمد سعید، ایم پی اے	پی پی-286

3- کابینہ

1-	راجہ اشفاق سرور	:	وزیر محنت و انسانی وسائل
2-	کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ	:	وزیر تحفظ ماحول، داخلہ *
3-	جناب شیر علی خان	:	وزیر کان کنی و معدنیات *
4-	جناب تنویر اسلم ملک	:	وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، مواصلات و تعمیرات *

- بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفیکیشن نمبر SO(CAB-II)2-10/2013 مورخہ 11-جون 2013 وزیر کو ان کے اپنے محکموں کے علاوہ دیگر محکمہ جات کا اضافی چارج برائے اجلاس (20-27 اکتوبر 2014) تفویض کیا گیا۔

6

- 5- جناب محمد آصف ملک : وزیر جنگلات، جنگلی حیات اور ماہی پروری
- 6- محترمہ حمیدہ وحید الدین : وزیر ترقی خواتین
- 7- جناب بلال حسین : وزیر خوراک
- 8- میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن : وزیر خزانہ، آبکاری و محصولات *
- 9- رانا مشود احمد خان : قانون و پارلیمانی امور *
- 10- میاں یاور زمان : وزیر آبپاشی
- 11- جناب عبدالوحید چودھری : وزیر جیل خانہ جات
- 12- ملک ندیم کامران : وزیر زکوٰۃ و عشر
- 13- میاں عطاء محمد خان مانیکا : وزیر اوقاف اور مذہبی امور
- 14- ڈاکٹر فرخ جاوید : وزیر زراعت
- 15- جناب آصف سعید منیس : وزیر خصوصی تعلیم
- 16- سید ہارون احمد سلطان بخاری : وزیر سماجی بہبود اور بیت المال
- 17- ملک محمد اقبال چتر : وزیر امداد باہمی
- 18- چودھری محمد شفیق : وزیر صنعت، تجارت اور سرمایہ کاری
- 19- محترمہ دکیہ شاہنواز خان : وزیر بہبود آبادی
- 20- جناب خلیل طاہر سندھو : وزیر انسانی حقوق اور اقلیتی امور

• بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفیکیشن نمبر SO(CAB-II)10/2013 مورخہ 13- اکتوبر 2014 میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن کو قانون و پارلیمانی امور کا اضافی چارج تفویض کیا گیا۔

7

4۔ پارلیمانی سیکرٹریز

- 1۔ چودھری سرفراز افضل : امور نوجوانان، کھیل، آثار قدیمہ و سیاحت
- 2۔ راجہ محمد اولیس خان : زکوٰۃ و عشر
- 3۔ جناب نذر حسین : قانون و پارلیمانی امور
- 4۔ صاحبزادہ غلام نظام الدین سیالوی : لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ
- 5۔ حاجی محمد الیاس انصاری : سماجی بہبود و بیت المال
- 6۔ جناب محمد ثقلین انور سپرا : اوقاف و مذہبی امور
- 7۔ محترمہ راشدہ یعقوب : ترقی خواتین
- 8۔ جناب عمران خالد بٹ : صنعت، کامرس و تجارت
- 9۔ جناب محمد نواز پٹوہان : ٹرانسپورٹ
- 10۔ جناب اکمل سیف چٹھہ : تحفظ ماحول
- 11۔ چودھری محمد اسد اللہ : خوراک
- 12۔ نواز بڑادہ حیدر مددی : مینجمنٹ اور پروفیشنل ڈویلپمنٹ
- 13۔ لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) شجاعت احمد خان : کالونیز، ایشیال املاک، پی ڈی ایم اے
- 14۔ خواجہ عمران نذیر : صحت
- 15۔ جناب رمضان صدیق بھٹی : لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ
- 16۔ چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ) : ایس اینڈ جی اے ڈی
- 17۔ جناب سجاد حیدر گجر : ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ
- 18۔ رانا محمد ارشد : اطلاعات و ثقافت

• بذریعہ قانون و پارلیمانی امور گورنمنٹ آف پنجاب نوٹیفیکیشن نمبر PA:4-18/2013 مورخہ 12- دسمبر 2013 پارلیمانی سیکرٹریز مقرر کئے گئے۔

8

- 19- میاں محمد منیر : آبکاری و محصولات
- 20- رانا اعجاز احمد نون : زراعت
- 21- محترمہ نغمہ مشتاق : بہبود آبادی
- 22- جناب احمد خان بلوچ : پبلک پراسیکیوشن
- 23- جناب عامر حیات ہراج : کان کنی و معدنیات
- 24- رانا بابر حسین : خزانہ
- 25- میاں نوید علی : محنت و انسانی وسائل
- 26- جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا : مواصلات و تعمیرات
- 27- جناب محمود قادر خان : چیف منسٹر انسپکشن ٹیم
- 28- سردار عاطف حسین خان مزاری : خواندگی و غیر رسمی بنیادی تعلیم
- 29- ملک احمد کریم قسور لنگڑیال : منصوبہ بندی و ترقیات
- 30- سردار عامر طلال گوپانگ : سیشل ایجوکیشن
- 31- مرزا اعجاز احمد اچلانہ : داخلہ
- 32- چودھری خالد محمود حجبہ : آبپاشی
- 33- میاں فدا حسین : جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری
- 34- چودھری زاہد اکرم : کالونیز
- 35- محترمہ شاہین اشفاق : امداد باہمی
- 36- محترمہ مہوش سلطانہ : ہائر ایجوکیشن
- 37- محترمہ جُولس رُوفن جُولیس : سکولز ایجوکیشن
- 38- جناب طارق مسیح گل : انسانی حقوق و اقلیتی امور

9

5- ایڈووکیٹ جنرل

جناب مصطفیٰ ارمہ

6- ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی : رائے ممتاز حسین بابر
 ڈائریکٹر جنرل (پارلیمانی امور اینڈ ریسرچ) : جناب عنایت اللہ لک
 سپیشل سیکرٹری : حافظ محمد شفیق عادل

11

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولہویں اسمبلی کا دسواں اجلاس

سوموار، 20- اکتوبر 2014

(یوم الاثنین، 24- ذی الحجہ 1435ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں شام 4 بج کر 35 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری سید صداقت علی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تَوْبُوا إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً تَصَوحًا عَسَىٰ رَبُّكُمْ أَن يُكَفِّرَ عَنْكُمُ سَيِّئَاتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ يَوْمَ لَا يُخْزِي اللَّهُ النَّبِيَّ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ نُورُهُمْ يَسْعَىٰ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا آتِنَا نُورَنَا وَاعْفُ لَنَا إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٨﴾

سورة التَّحْرِيم آیت 8

مومنو! اللہ کے آگے صاف دل سے توبہ کرو۔ امید ہے کہ وہ تمہارے گناہ تم سے دور کر دے گا اور تم کو باغنائے بہشت میں جن کے تلے نہریں بہہ رہی ہیں داخل کرے گا اس دن اللہ پیغمبر کو اور (ان لوگوں کو) جو ان کے ساتھ ایمان لائے ہیں رسوا نہیں کرے گا (بلکہ) ان کا نور ایمان ان کے آگے اور داہنی طرف (روشنی کرتا ہوا) چل رہا ہو گا اور وہ اللہ سے التجا کریں گے کہ اے پروردگار ہمارا نور ہمارے لئے پورا کر اور ہمیں معاف فرما۔ بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے (8)

وما علینا الالبلاغہ

نعت رسول مقبول ﷺ حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

اے خاصہ خاصا رُسلِ وقت دعا ہے
امت پہ تیری آ کے عجب وقت پڑا ہے
جو تفرقے اقوام کے آیا تھا مٹانے
اس دین میں خود تفرقہ اب آ کے پڑا ہے
اب جنگ و جدل چاروں طرف اس میں پڑا ہے
امت میں تیری نیک بھی ہیں بد بھی ہیں لیکن
نیت بہت اچھی ہے مگر حال بُرا ہے

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اب میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ پینل آف چیئرمین کا اعلان کریں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: پینل آف چیئرمین کا اعلان ہو جائے اس کے بعد آپ بات کریں۔

چیئرمینوں کا پینل

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب مصدرہ 1997 کے قاعدہ 13 کے تحت جناب سپیکر نے اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے لئے مندرجہ ذیل ترتیب سے چار معزز ممبران پر مشتمل پینل آف چیئرمین نامزد فرمایا ہے۔

- 1- انجینئر قمر الاسلام راجا، ایم پی اے پی پی-5
- 2- میاں مرغوب احمد، ایم پی اے پی پی-150
- 3- محترمہ صبا صادق (ایڈووکیٹ)، ایم پی اے ڈبلیو-306
- 4- قاضی احمد سعید، ایم پی اے پی پی-286

شکریہ

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: آپ مجھے کام کرنے دیں، میرے پیارے بھائی! آپ مجھے کام کرنے دیں۔

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر! دعائے مغفرت کے لئے عرض کرنا چاہتا ہوں۔

حلف

نومنتخب ممبر اسمبلی کا حلف

جناب سپیکر: مجھے معلوم ہے، میں نے قاری صاحب کو اسی لئے بٹھایا ہوا ہے۔ آپ پہلے میری بات سن لیں۔ میرے علم میں لایا گیا ہے کہ ایک نومنتخب ممبر صوبائی اسمبلی پنجاب جناب طارق محمود باجوہ صاحب پی پی-170 نکانہ صاحب حلف اٹھانے کے لئے پیہر میں موجود ہیں۔ میں ان سے گزارش کرتا ہوں کہ حلف اٹھانے کے لئے اپنی نشست کے سامنے کھڑے ہو جائیں، حلف اٹھائیں اور اس کے بعد حلف کے رجسٹر پر دستخط کریں۔

(اس مرحلہ پر نو منتخب ممبر صوبائی اسمبلی پنجاب پی پی۔170 جناب طارق محمود باجوہ

نے حلف اٹھایا اور حلف کے رجسٹر پر دستخط ثبت کئے)

جناب سپیکر: آپ کو مبارک ہو۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں نے بھی دعائے مغفرت کے لئے ہی کہنا تھا۔

تعزیت

معزز ممبران اسمبلی جناب نجیب اللہ خان، جناب خرم گلغام اور سابق ممبر اسمبلی
محترمہ رفعت سلطانہ ڈار، محترم مجید نظامی، صحافی گوہر کے والد محترم اور واہگہ بارڈر پر
شہید ہونے والوں و دیگر کی وفات پر دعائے مغفرت

جناب سپیکر: دعائے مغفرت کے لئے میں قاری صاحب سے کہہ رہا ہوں مولانا صاحب تشریف فرما
ہیں، مولانا صاحب دعا کروائیں۔ یہ انتہائی افسوسناک واقعہ رونما ہوا ہے کہ مرحوم جناب نجیب اللہ خان
ایم پی اے جو اس معزز ایوان کے ممبر تھے وہ 4- اکتوبر 2014 کو رضائے الہی سے وفات پا گئے ہیں۔
مرحوم کی روح کو ایصال ثواب کے لئے میں مولانا صاحب سے گزارش کروں گا کہ وہ فاتحہ خوانی کروائیں
اور اس کے علاوہ اس دوران جو دوسرے صاحبان فوت ہوئے ہیں ان کے لئے بھی فاتحہ خوانی کی جائے۔
مرحوم جناب خرم گلغام، محترمہ رفعت سلطانہ ڈار صاحبہ اور اس کے علاوہ بھی اگر کوئی نام ہیں تو قاری
صاحب کو دے دیئے جائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے انفارمیشن و کلچر (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! محترم مجید نظامی صاحب اور
ہمارے صحافی گوہر صاحب کے والد محترم کے لئے بھی فاتحہ خوانی کی جائے۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! واہگہ بارڈر پر شہید ہونے والوں کے لئے بھی فاتحہ خوانی کی جائے۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر مجید نظامی صاحب اور جو جو بھی بتائے جا رہے ہیں ہم سب کے لئے دعائے مغفرت
کرتے ہیں۔ بلوچستان کے ضلع حب میں جو مزدور شہید کئے گئے ہیں ان کے لئے بھی فاتحہ خوانی کی
جائے۔

(اس مرحلہ پر مرحومین کے لئے فاتحہ خوانی کی گئی)

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔

جناب طارق محمود باجوہ: جناب سپیکر! اگر مجھے دو منٹ ٹائم دے دیں تو بڑی مہربانی ہوگی۔

جناب سپیکر: جی، آپ کو دو چار منٹ دیتے ہیں۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: آپ کے سامنے نئے ممبر کھڑے ہیں ان کو موقع دیں، ان کی بات سن لیجئے۔ آپ کے ساتھی پی ٹی آئی کے معزز ممبران میں سے کوئی تشریف نہیں لائے؟ معزز ممبران: نہیں۔

جناب طارق محمود باجوہ: اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اِنَّا لَكَ عَبْدٌ وَاِنَّا لَكَ نَسِيعٌ۔

پورے قد سے جو کھڑا ہوں یہ تیرا ہے کرم
مجھ کو جھکنے ہی نہیں دیتا سہارا تیرا

جناب سپیکر! میں سب سے پہلے اللہ رب ذوالجلال کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور اس کے بعد اپنے حلقہ پی پی۔170 سانگلہ ہل اور خانقاہ ڈوگراں کے اپنے بزرگوں، بھائیوں، ماؤں بہنوں اور سیٹیوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے مجھے دوسری مرتبہ آزاد حیثیت سے بھاری اکثریت سے کامیاب کرایا۔ میرے پاس وہ الفاظ نہیں ہیں کہ میں اپنے حلقہ کی عوام کا شکریہ ادا کر سکوں لیکن میں اتنا ضرور کہوں گا کہ جس طرح میں نے ماضی میں آپ کی خدمت کی اس طرح انشاء اللہ پوری کوشش کروں گا کہ آپ کی توقعات پر پورا اتروں اور میں خداوند کریم سے دعا گو ہوں کہ اللہ پاک نے مجھے جو ذمہ داری دی ہے مجھے اس پر پورا اترنے کی توفیق عطا فرمائے۔

جناب سپیکر! وطن عزیز مشکلات سے دوچار ہے ایک طرف سیلاب کی تباہ کاریاں، دوسری طرف ہماری پاک فوج دہشتگردی کے خلاف ضرب عضب آپریشن میں مصروف ہے، آئی ڈی پیز کی ضروریات ایک طرف ہیں۔ ان حالات میں پوری قوم کو متحد ہو کر ملک کی خدمت کے لئے کام کرنا چاہئے مگر چند شر پسند عناصر جو یہودی لابی کا ایجنڈا لے کر آئے ہیں، جو پاکستانی جمہوریت کے میر جعفر اور میر صادق ہیں وہ تبدیلی اور انقلاب کے نام پر پاکستان کا امن تباہ کرنا چاہتے ہیں۔ مشرف کے ساتھ نو سال اقتدار میں رہنے والے آج کس منہ سے انقلاب اور لانگ مارچ کی باتیں کرتے ہیں؟ میں اس مولوی

صاحب اور ناراض خان صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ نے اس وقت دھرنا کیوں نہ دیا جب ڈکٹیٹر آمر مشرف کے دور میں لال مسجد میں ہمارے بچوں اور بچیوں کو قرآن پڑھتے ہوئے شہید کیا گیا؟ جناب سپیکر: باجوہ صاحب! میرے خیال میں آپ کسی کا نام نہ لیں تو بہتر ہے۔ آپ کی مہربانی۔

جناب طارق محمود باجوہ: جناب سپیکر! وہ کنٹینر پر بڑی بدتمیزی سے نام لیتے ہیں لیکن ہم تو floor پر نام لے رہے ہیں اور ساتھ ساتھ "صاحب" کہہ رہے ہیں۔ تم نے اس وقت لانگ مارچ کیوں نہ کیا جب اسلام آباد میں مشرف ڈکٹیٹر مکالسرار ہاتھ اور کراچی میں 48 نعشیں گری تھیں، تم نے اس وقت دھرنا کیوں نہ دیا جب اکبر بگٹی کو شہید کیا گیا تھا اور تم نے اس وقت لانگ مارچ کیوں نہ کیا جب پنجاب بنک میں 75- ارب روپے کا ڈاکا ڈالا گیا؟ ناراض خان صاحب! تم ایسا کر بھی کیسے سکتے تھے تم تو مشرف کے ریفرنڈم کا حصہ تھے۔۔۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں اب آپ wind up کریں۔

جناب طارق محمود باجوہ: جناب سپیکر! مجھے دو منٹ اور دے دیں۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ مہربانی کر کے wind up کریں۔

جناب طارق محمود باجوہ: جناب سپیکر! شرم کی بات ہے کہ نو سال اقتدار میں رہنے والے مشرف کو وردی میں دس دس بار صدر منتخب کرانے کی باتیں کرنے والے آج جمہوریت میں انقلاب کی باتیں کرتے ہیں۔ یہ دونوں صاحبان جن کا آپ کہہ رہے ہیں کہ نام نہ لیں، چوروں کی طرح جو سکرپٹ لکھا گیا تھا اس پر عمل کرنے کا معاہدہ ہوا۔ سکرپٹ لکھنے والے بھی پریشان ہیں وہ سوچ رہے ہیں کہ کیوں ناکامی ہوئی؟ سکرپٹ اس لئے کامیاب ہوتا تھا کہ اسٹیبلشمنٹ والے اپنے اچھے گھوڑے میدان میں اتارتے تھے لیکن اس دفعہ وہ پریشان ہیں کہ ہم گدھے میدان میں اتار بیٹھے ہیں۔ لندن پلان کا ساری دنیا کو پتا چل گیا ہے۔ خان صاحب جو پاکستان کی بات کرتے ہیں میں کہتا ہوں کہ پہلے آپ خیبر پختونخوا میں تبدیلی لائیں اس کو تو نیانائیں پھر پاکستان کی بھی بات کر لیں۔

جناب سپیکر: آپ relevant ہو جائیں۔

جناب طارق محمود باجوہ: جناب سپیکر! کہتے ہیں کہ عوام میں شعور آگیا ہے۔ ہاں شعور آگیا ہے بدتمیزی کا۔۔۔

جناب سپیکر: باجوہ صاحب! آپ کی مہربانی سیاست کی بات مناسب نہیں ہے۔ مہربانی کریں

جناب طارق محمود باجوہ: جناب سپیکر! [*****]

جناب سپیکر: طارق محمود باجوہ صاحب! آپ wind up کر لیں۔

جناب طارق محمود باجوہ: جناب سپیکر! [*****]

جناب سپیکر: طارق محمود باجوہ صاحب! آپ کسی کا نام نہ لیں۔ اس کو کارروائی کا حصہ نہ بنایا جائے۔

جناب طارق محمود باجوہ: میں نام نہیں لیتا۔ لوگ سیلاب کی وجہ مر رہے تھے جبکہ سونامی خان

صاحب، ان کے وزیر اعلیٰ اور ان کے ساتھی گانا گارہے تھے کہ

"عمران خان دے جلسے وچ آج میرا بچے نوں جی کر د"

جناب سپیکر: آپ اس بات کو چھوڑیں۔ آپ پھر نام لے رہے ہیں۔

جناب طارق محمود باجوہ: جناب سپیکر! یہ قوم کی سیٹیوں کو کیا سبق دے رہے ہیں؟ عورت کا اسلام میں

بڑا مقام ہے۔ وہ عورت جو ماں ہے اس کے قدموں تلے جنت ہے۔ سونامی خان صاحب! یاد رکھو گانے

کی آواز پر جھومنے والی عورتیں فنکار اور اداکار تو جنم دے سکتی ہیں مگر صلاح الدین ایوبی، محمد بن قاسم اور

طارق بن زیاد پیدا نہیں کر سکتیں۔ صلاح الدین ایوبی نے خوب کہا تھا کہ جب تلوار پر عورت اور شراب کا

سایہ پڑ جاتا ہے تو وہ لوہے کا ایک بیکار ٹکڑا بن جاتی ہے۔

جناب سپیکر: طارق محمود باجوہ صاحب! یہ باتیں آپ باہر جا کر کریں۔

جناب طارق محمود باجوہ: جناب سپیکر! مجھے دو منٹ تو دے دیں۔

جناب سپیکر: آپ کو بات کرتے ہوئے نو منٹ ہو چکے ہیں۔

جناب طارق محمود باجوہ: جناب سپیکر! وہاں کنٹینر پر بدتمیزی ہوتی ہے۔ وہ سب کو اوڑے کر کے بلاتے

ہیں جبکہ میں تو سونامی خان صاحب کہہ کر مخاطب کر رہا ہوں۔ اگر آپ انقلاب دیکھنا چاہتے ہیں تو پنجاب

میں دیکھو جو کہ میاں محمد شہباز شریف نے برپا کیا ہے۔ مولوی طاہر القادری صاحب! تم نے نوجوانوں

کے ہاتھوں میں کیلوں والے ڈنڈے اور غلیل پکڑائی مگر ہمارے قائد میاں محمد شہباز شریف نے نوجوانوں

کے ہاتھوں میں لیپ ٹاپ اور سولر پینل دیئے۔ تم نے نوجوان نسل کو بدتمیزی سکھائی مگر ہمارے

قائد نے تحریری اور تقریری مقابلوں سے اپنے بچوں کو بولنا سکھایا۔ سونامی خان صاحب! خوابوں پر کوئی

پابندی نہیں ہے۔

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر: جناب طارق محمود باجوہ صاحب! اب مہربانی کر کے بس کر دیں۔ آپ کا وقت ختم ہو چکا ہے۔

جناب طارق محمود باجوہ: جناب سپیکر! میں کہتا ہوں کہ پاکستان کے وزیر اعظم کے خواب دیکھو۔ سونامی خان صاحب کان کھول کر سن لو کہ آپ چور دروازے سے اقتدار پر قابض نہیں ہو سکتے۔ عوام کے پاس جاؤ۔

جناب سپیکر: جناب طارق محمود باجوہ صاحب! اب تشریف رکھیں۔ آپ کا بہت شکریہ۔ یہ وقفہ سوالات ہے اس لئے آپ مہربانی کر کے بیٹھ جائیں۔

جناب طارق محمود باجوہ: جناب سپیکر! میں اپنے حلقہ میں واقع ایک شوگر مل کے حوالے سے بھی بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ یہ بات پھر کر لیجئے گا۔ آپ کو پھر موقع دے دیں گے۔ اس وقت تشریف رکھیں۔ آپ اپنا مسئلہ لکھ کر مجھے دیں میں آپ کو اس پر بات کرنے کے لئے وقت دے دوں گا۔

جناب طارق محمود باجوہ: جناب سپیکر! آپ مجھے ابھی بات کرنے کی اجازت فرمادیں۔

جناب سپیکر: چلیں، کر لیں۔

جناب طارق محمود باجوہ: جناب سپیکر! میرے حلقہ میں ایک شوگر مل ہے جس کا نام پہلے فوجی شوگر مل تھا۔

جناب سپیکر: اب کیا نام ہے؟

جناب طارق محمود باجوہ: جناب سپیکر! اب اس کا نام ہدی شوگر مل ہے۔ جس کی یہ مل ہے وہ بہت بڑا مافیا ہے۔ جب فوجی شوگر مل تھی تو زمینداروں کو سود کے بغیر قرضے بھی دیئے جاتے تھے۔ وہاں زمینداروں کو مل والے بیج اور کھاد بھی دیتے تھے اور جب سے ہدی شوگر ملز والوں نے یہ مل خریدی ہے تو وہاں کے بے چارے زمیندار رُل گئے ہیں اور ان کے ارمانوں کا خون ہو چکا ہے۔ کوئی بندہ ان کو پیسے دینے کے لئے تیار نہیں ہے۔ میرے علاقے میں کوئی بڑے زمیندار نہیں ہیں بلکہ لوگ دس دس، بیس بیس ایکڑ کے مالک ہیں۔ وہ سوچتے ہیں کہ جب ہماری گئے کی فصل تیار ہو کر فروخت ہوگی تو ہم اپنی بیٹی کے ہاتھ پیلے کریں گے۔ اگر کوئی بیمار ہوتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ گئے کی فصل فروخت کر کے اپنا علاج کراؤں گا اور اسی طرح کچھ لوگ اپنے بچوں کی فیسیں ادا کرنے اور یونیفارم خریدنے کے لئے گئے کی فصل کا انتظار

کرتے ہیں مگر یہ ہدیٰ شوگر ملزوالے ان لوگوں کے ارمانوں کا خون کرتے ہیں۔ میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ اس حوالے سے انکو آڑی کرنے کے لئے اس ایوان کی ایک فعال کمیٹی بنادیں جو کہ اس شوگر مل مالکان سے غریب زمینداروں کو ان کے پیسے دلوائے۔ اسی طرح آپ CPR کو چیک کا درجہ دینے کے لئے قانون سازی کریں۔

جناب سپیکر: اس حوالے سے کین کمشنر صاحب کو بلوالیتے ہیں۔ میں سیکرٹری اسمبلی سے کہتا ہوں کہ دو دن کے بعد کین کمشنر کو میرے چیئرمین میں بلا یا جائے۔ معزز ممبر بھی تشریف لائیں تاکہ ہم مل بیٹھ کر اس مسئلے کا کوئی حل نکال سکیں۔ طارق محمود باجوہ صاحب! میں نے کین کمشنر کو دو دن کے بعد اپنے چیئرمین میں بلوایا ہے۔ اب آپ تشریف رکھیں۔

جناب طارق محمود باجوہ: جناب سپیکر! میں آخر میں چند دعائیہ شعر عرض کرنا چاہتا ہوں کہ:

خدا کرے کہ میری ارضِ پاک پر اترے
وہ فصل گل جسے اندیشہ زوال نہ ہو
یہاں جو پُھول کھلے وہ کھلا رہے صدیوں
یہاں خزاں کو بھی گزرنے کی مجال نہ ہو
خدا کرے میرے اک بھی ہم وطن کے لئے
حیاتِ جُرم نہ ہو زندگی و بال نہ ہو

جناب سپیکر! میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے اس معزز ایوان میں بات کرنے کا موقع دیا ہے۔

جناب سپیکر: آپ نے زبردستی بات کی ہے۔

جناب طارق محمود باجوہ: جناب سپیکر! یہ میری خوش قسمتی ہے کہ میں نے آپ جیسے باکردار اور منجھے ہوئے پارلیمنٹیرین کے سامنے بات کی ہے۔ آپ کی بہت مہربانی۔

سوالات

(محکمہ لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ وقفہ سوالات شروع ہو چکا ہے۔ پہلا سوال محترمہ عائشہ جاوید صاحبہ کا ہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، سردار شہاب الدین خان صاحب!

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! آج چاہئے تو یہ تھا کہ ملک کی موجودہ صورتحال کے پیش نظر معزز وزیر اعلیٰ پنجاب یہاں ایوان میں تشریف لاتے۔ بڑے عرصہ کے بعد یہ اجلاس ہو رہا ہے۔ میں لمبی بات کروں گا اور نہ ہی اعتراف احسن صاحب کی تقریر کو دہراؤں گا۔ آج کے اجلاس میں وزیر اعلیٰ پنجاب کو آنا چاہئے تھا۔ پاکستان پیپلز پارٹی reconciliation کے حوالے سے جمہوریت کی گاڑی کو چلتے دیکھنا چاہتی ہے لیکن حکومت پاکستان اور حکومت پنجاب کے برسر اقتدار لوگ شاید اس کے متعلق سوچ نہیں رہے۔ آج یہاں وزیر اعلیٰ صاحب خود ایوان میں تشریف لاتے اور ہماری باتیں سننے۔ پاکستان پیپلز پارٹی کی پالیسی ہے کہ جمہوریت derail نہ ہو۔ ہم ان کے ساتھ کھڑے ہیں لیکن ان کے پاس معزز ممبران کی بات سننے کا بھی وقت نہیں ہے۔

جناب سپیکر: سردار صاحب! ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ آپ کی بات note ہو گئی ہے لہذا اب آپ تشریف رکھیں۔ آپ اچھے کی امید رکھیں۔ Lets hope for the good۔ میرے خیال میں اب مجھے آگے چلنے دیں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ good governance کا یہ حال ہے کہ آج جس محکمہ کے سوالات ہیں ہمیں ان کے وزیر کا بھی علم نہیں ہے۔ مجھے معلوم نہیں ہے کہ محکمہ لوکل گورنمنٹ کا انچارج وزیر کون ہے؟

جناب سپیکر: ابھی آپ کو بتا دیتے ہیں کہ لوکل گورنمنٹ کا انچارج وزیر کون ہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! good governance کے لئے آپ کو منسٹر بنانے چاہئیں جو کہ اس مقدس ایوان کو جواب دہ ہوں۔

جناب سپیکر: یقیناً یہاں پر منسٹر صاحبان بیٹھے ہیں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! کم از کم لوکل گورنمنٹ کا منسٹر تو بنادیں۔

جناب سپیکر: اس وقت بھی ایوان میں تقریباً نو منسٹر صاحبان بیٹھے ہوئے ہیں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں اس کے ساتھ ساتھ یہ گزارش کروں گا کہ ہمارے پی ٹی آئی کے معزز ممبران آج یہاں پر موجود نہیں ہیں ہمیں چاہئے کہ اُن سے بات کر کے انہیں یہاں لے کر آئیں۔

جناب سپیکر: وہ اس ایوان کے معزز ممبر ہیں لیکن میں زبردستی کسی کو یہاں پر لانا نہیں سکتا۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں یہ بات on record لانا چاہتا ہوں کہ پاکستان پیپلز پارٹی نے سب سے پہلے ان دھرنوں کے حوالے سے جرگہ کی بات کی تو ہمیں چاہئے کہ ہم انہیں منا کر یہاں پر لے آئیں۔

جناب سپیکر: مجھے آپ کی بات پر اعتراض نہیں ہے بہر حال میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ میں نے تو انہیں invite کیا ہے انہیں ٹیلی فون بھی کروائے ہیں لیکن انہوں نے یہاں آنے کے حوالے سے کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ میرے لئے معزز ممبر ہیں وہ حکومت کی اپوزیشن ہوں گے لیکن وہ سپیکر کی اپوزیشن تو نہیں ہیں؟

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں گزارش کروں گا کہ سیاست میں بڑا حوصلہ اور کھلادل رکھنا چاہئے۔ یہاں پر ہمارے معزز منسٹر صاحبان بھی موجود ہیں تو۔۔۔

جناب سپیکر: آپ اس پر بعد میں حکومت کے ساتھ بیٹھ کر بات کر لیجئے گا۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! شکریہ

جناب سپیکر: جی، محترمہ عائشہ جاوید صاحبہ! پہلا سوال آپ کا ہے۔

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 122 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

(بروز منگل 11- مارچ 2014 کے ایجنڈا سے زیر التواء نشان زدہ سوال)

ضلع اوکاڑہ: بصیر پور تادیپالپور سڑک کی تعمیر

*122: محترمہ عائشہ جاوید: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بصیر پور تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ کی سڑک بصیر پور تادیپالپور ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پچھلے دس سال میں مذکورہ سڑک کی تعمیر و مرمت پر کوئی توجہ نہ دی گئی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب نے حویلی لکھا میں خطاب کرتے ہوئے اس سڑک کو دورویہ تعمیر کرنے کا وعدہ کیا تھا؟

(د) اگر جزائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ سڑک کو دورویہ تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ بصیر پور تادیپالپور سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔

(ب) سڑک مذکورہ کی کل لمبائی 20 کلومیٹر ہے جس میں سے 0.75 کلومیٹر (دو حصوں میں) مالی سال 2012-13 میں مرمت کی گئی۔ ضلعی حکومت کی جانب سے مبلغ 8.340 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں جس سے سیکشن قائد اعظم چوک تابواؤز ڈگری کالج (4.250 ملین) اور اڈا دھرمالوالہ (4.090 ملین) لاگت سے سڑک کو اونچا کیا گیا ہے۔

(ج) ہاں! یہ درست ہے۔

(د) ضلعی حکومت اوکاڑہ فنڈز کی فراہمی پر اس سڑک کو دورویہ تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جس کے لئے مبلغ 934.774 ملین کی رقم درکار ہے۔ اگر اسی سڑک کو دوبارہ بحال کیا جائے تو اس کے لئے مبلغ 80.000 ملین روپے کی رقم درکار ہے۔ فنڈز کی فراہمی کے لئے محکمہ پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ کو letter ارسال کر دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! یہ سوال دیپالپور کی سڑک کے بارے میں کیا گیا تھا تو میں پوچھنا چاہوں گی کہ یہ سڑک 20 کلو میٹر لمبی تھی جس میں سے ابھی 0.75 کلو میٹر سڑک مکمل ہوئی ہے تو کیا معزز پارلیمانی سیکرٹری بتانا پسند کریں گے کہ یہ سڑک مکمل نہ ہونے کی وجوہات کیا ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! یہ سڑک 2012-13 میں ایک بار مرمت ہوئی تھی۔ اب اس سڑک کے لئے 170 ملین روپے جاری کر دیئے ہیں اور موقع پر نئی سڑک بننے کا کام جاری ہے۔

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! میں نے یہ سوال 30- اکتوبر 2013 کو جمع کرایا تھا تو محترم پارلیمانی سیکرٹری صاحب بتائیں گے کہ اس سوال کا مثبت جواب آیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! اس سوال کا جواب اسمبلی میں پہلے آچکا تھا لیکن ابھی میں نے موجودہ status بتایا ہے کہ موقع پر سڑک کی تعمیر شروع ہو چکی ہے اور اسی سال مکمل ہو جائے گی۔

MRS AYESHA JAVED: Mr Speaker! I am satisfied.

جناب سپیکر: شکریہ۔ محترمہ اگلا سوال بھی آپ کا ہی ہے۔

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! شکریہ۔ میرا سوال نمبر 314 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

(بروز منگل 11- مارچ 2014 کے ایجنڈے سے زیر التواء نشان زدہ سوال)

جہلم: 5 مرلہ کالونی (بھٹو سکیم) کی گلی کو غیر قانونی بند کرنے کی تفصیلات

*314: محترمہ عائشہ جاوید: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ طارق آباد داغلی چتن روہتاس روڈ جہلم میں واقع پانچ مرلہ کالونی (بھٹو سکیم) کی گلی جو کہ شارع عام تھی کورات کی تاریکی میں اہل گلی نے ایک طرف سے بند کر دیا ہے؟

(ب) مذکورہ گلی کتنا عرصہ تک شارع عام رہی اور کب بند کی گئی؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ کافی دفعہ گزارش کے باوجود انتظامیہ نے مفاد عامہ کے پیش نظر گلی کو نہیں کھولا؟

(د) اگر جزائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کب تک مذکورہ گلی کو کھولنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کریں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):

(الف) یہ درست ہے کہ گلی کو ایک طرف سے بند کر دیا گیا تھا۔

(ب) یہ گلی کافی عرصہ تک شارع عام تھی جو کہ 11-11-30 کو بند کر دی گئی تھی۔

(ج، د) ٹی ایم اے جہلم کے عملہ نے اس گلی کو مورخہ 12-02-14 کو کھول دیا تھا جو کہ دوبارہ بند کر دی گئی تھی مگر اب ٹی ایم اے نے 19-08-2013 کو گلی دوبارہ کھول دی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! یہ گلی کھولنے اور بند کرنے کا سلسلہ کب تک صحیح ہوگا؟ کیونکہ جب سوال جاتا ہے تو یہ بات علم میں آتی ہے کہ گلی کھول دی گئی ہے اور اس کے بعد دوبارہ بند کر دی جاتی ہے۔ سوال کرنے کا مقصد ہی یہ ہوتا ہے کہ محکمہ اس کے اوپر کوئی عملدرآمد کرے تو اگر اس کے اوپر ٹھوس کام ہو سکے تو زیادہ بہتر ہوگا؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):

جناب سپیکر! ہم نے پہلے بھی اس گلی کو کھولا تھا لیکن بعد میں پھر اس کو بند کر دیا گیا تھا اور ابھی موقع کے اوپر یہ گلی کھلی ہے۔ یہ ایک پرانی آبادی تھی اور یہاں پر گلی کا deadend ہے۔ وہاں پر کاشتکاروں کی فصلیں تھیں تو ان فصلوں کا نقصان ہوتا تھا جس کی وجہ سے انہوں نے اس گلی کو پچھلے آٹھ دس سال بند رکھا۔ اب وہاں پر آبادی بڑھتی جا رہی ہے اور وہ بڑا commercial area بن گیا ہے تو وہاں پر جن کی

زمینیں تھیں انہوں نے وہاں پر ایک چھوٹی سی کالونی بنا کر پلاٹ وغیرہ بیچنے شروع کئے تو انہوں نے اس گلی کو کھولنے کی کوشش کی تو مقامی لوگوں نے اس چیز پر اعتراض کیا کہ پچھلے آٹھ دس سال تو آپ نے ہمیں یہاں سے گزرنے نہیں دیا تو اب آپ اس گلی کو کیوں کھولنا چاہتے ہیں؟ وہاں پر مقامی لوگوں نے جلوس بھی نکالا جس پر وہاں کے ڈی سی او اور ٹی ایم اے نے کارروائی بھی کی لیکن ابھی موقع پر وہ گلی کھلی ہوئی ہے۔

MRS AYESHA JAVED: Mr Speaker! No more supplementary question.

جناب سپیکر: شکریہ۔ اگلا سوال جناب احمد شاہ کھگہ صاحب کا ہے۔

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 29 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع جہلم: پنڈی بکھ تاپن وال روڈ کی تعمیر

*29: جناب احمد شاہ کھگہ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ یو سی-48 (دولت پور) تحصیل پنڈ دادو خان ضلع جہلم میں لکڑپنڈی اور پنڈی بکھ کے رہائشیوں کے لئے 1992 میں پنڈی بکھ تاپن وال تک پانچ کلو میٹر روڈ بنائی گئی تھی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ لکڑپنڈی اور پنڈی بکھ میں بچوں اور بچیوں کے لئے کوئی مڈل سکول اور ہسپتال نہیں ہے جس کی وجہ سے وہاں کے رہائشیوں کو پنن وال جانا پڑتا ہے نیز کاشتکاروں کو بھی اپنی اجناس فروخت کرنے کے لئے پنن وال منڈی میں جانا پڑتا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ پنڈی بکھ تاپن وال بننے والی روڈ سیلاب آ جانے کی وجہ سے مکمل تباہ ہو گئی تھی جس کی وجہ سے مذکورہ رہائشیوں کو دوسرا راستہ جو دس کلو میٹر کا بنتا ہے وہ اختیار کرنا پڑتا ہے؟

(د) اگر جزائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت پنڈی بکھ تاپن وال روڈ جلد از جلد بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):
(الف) یہ درست ہے کہ کلکٹریٹ اور پنڈی بکھ کے رہائشیوں کے لئے 1992 میں پنڈی بکھ پنن وال سڑک کی لمبائی 1.40 کلومیٹر بنائی گئی تھی اور یہ بھی درست ہے کہ پنڈی بکھ پنن وال سڑک کی کل لمبائی 4.40 کلومیٹر بنتی ہے۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ج) یہ درست ہے کہ 1992 میں سیلاب آنے اور بعد میں آنے والے سالوں میں بارشوں کی وجہ سے یہ سڑک اس وقت خراب حالت میں ہے یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ رہائشیوں کو دوسرا راستہ جو تقریباً 9 کلومیٹر بنتا ہے اختیار کرنا پڑتا ہے۔

(د) ڈی سی او جہلم کی ہدایت پر سڑک کی تعمیر کا بقیہ حصہ اور برائے مرمت لمبائی 3.40 کلومیٹر کا تخمینہ لاگت 14.124 ملین روپے بنا کر مورخہ 13-01-23 کو ڈی سی او جہلم کی منظوری و فنڈز اجراء کے لئے بھیج دیا ہے تاہم ابھی تک کوئی فنڈز نہیں ملے ہیں جیسے ہی منظوری ہوگی اور فنڈز جاری ہوں گے اس سڑک کے ٹینڈر حسب ضابطہ اخباروں میں نوٹس بھیجنے کے بعد کام الاٹ کر کے موقع پر کام شروع کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! جز (د) کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ مورخہ 23-01-2013 کو ڈی سی او جہلم کی منظوری و فنڈز اجراء کے لئے بھیج دیا گیا تھا تاہم ابھی تک کوئی فنڈز نہیں ملے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب بتادیں کہ یہ فنڈز کب تک جاری ہو جائیں گے اور کب تک سڑک بنادی جائے گی؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):
جناب سپیکر! اس سکیم کا موجودہ status یہ ہے کہ ضلعی انتظامیہ کی طرف سے یہ سکیم فنڈز کے لئے چیف منسٹر سیکرٹریٹ کو بھیج دی گئی ہے تو جیسے ہی وہاں سے فنڈز جاری ہوں گے یہ سڑک بنادی جائے گی۔

جناب سپیکر: یہ ADP کی سکیم ہے یا کوئی اور سکیم ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):
جناب سپیکر! یہ ADP کی سکیم نہیں ہے اس کے لئے چیف منسٹر صاحب سے خصوصی فنڈز کی request
کی گئی ہے۔

جناب سپیکر: جنہوں نے یہ سوال دیا ہے اُن سے آپ coordinate کر کے اور فنڈز کا پتہ کر کے مجھے
بتائیں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):
جناب سپیکر! ہم نے چند دن پہلے ہی چیف منسٹر صاحب سے request کی ہے۔

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب بتادیں کہ تین ماہ تک یہ سڑک بن جائے
گی؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):
جناب سپیکر! میں معزز ممبر کو اور آپ کو بھی latest status کے بارے میں بتا دوں گا۔

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 68 ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کا ہے انہوں نے request بھیجی ہے کہ
میرے سوالات کو pending کر دیا جائے۔ ان کے سوالات پہلے بھی pending ہیں تو اب میں کیا
کروں کیونکہ اتنے سوالات تو pending نہیں ہو سکیں گے۔ محترمہ عائشہ جاوید صاحبہ! آپ کا بھی ایک
سوال pending ہوا تھا میرے خیال میں آپ کا یہ وہی pending سوال ہے؟

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! میں ملک سے باہر تھی اس لئے میں نے اپنے سوال کو pending
کرانے کے لئے application دی تھی۔ میرا سوال نمبر 119 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع اوکاڑہ: بصیر پورتا محمد نگر براستہ کوٹ شیر خان طاہر خورد روڈ کی تعمیر

*119: محترمہ عائشہ جاوید: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے
کہ:

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ بصیر پور تا محمد نگر براستہ کوٹ شیر خاں، طاہر خورد، فیض آباد تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ کی سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے؟
- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سڑک جب سے بنائی گئی ہے اس کی مرمت نہ کی گئی ہے؟
- (ج) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ سڑک کو مزید تین فٹ چوڑا کر کے نئے سرے سے بنانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):

- (الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ مذکورہ سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔
- (ب) یہ درست نہ ہے۔ مذکورہ سڑک کی مرمت کا کام کلومیٹر نمبر 0.00 تا کلومیٹر نمبر M&R 6.40 پروگرام 2007-08 کے تحت کروایا گیا تھا جس پر مبلغ 3.00 ملین روپے کی رقم خرچ ہوئی تھی۔
- (ج) ضلعی حکومت کے مالی حالات اس قابل نہ ہیں کہ وہ اپنے وسائل سے مذکورہ سڑک کو تین فٹ چوڑا کر کے نئے سرے سے تعمیر کر سکے۔ فنڈز کی دستیابی کی صورت میں اس سڑک کو مزید تین فٹ چوڑا کر کے نئے سرے سے تعمیر کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

MRS AYESHA JAVED: I am satisfied. No supplementary question.

- جناب سپیکر: شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 136 بھی ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کا ہے اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ راحیلہ خادم حسین صاحبہ کا ہے۔
- محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 173 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔
- جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: غیر قانونی پلازوں کی تفصیلات

*173: محترمہ راحیلہ خادم حسین: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) حلقہ پی پی-143، 144، 145 اور 146 لاہور میں کل کتنے پلازے ہیں ان میں سے کتنے پلازے ایل ڈی اے سے منظور شدہ ہیں اور کتنے غیر منظور شدہ ہیں۔ الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) متذکرہ حلقوں میں حکومت نے غیر قانونی پلازوں کے خلاف کیا کارروائی کی، کتنے مالکان کو جرمانہ، سزائیں اور ان کے پلازے غیر قانونی ہونے کی وجہ سے گرا دیئے الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):

(الف) حلقہ پی پی-143، 144، 145 اور 146 کے جواب کے لئے ایل ڈی اے کو تحریر کیا گیا جس پر ڈائریکٹر جنرل ایل ڈی اے نے تحریر کیا کہ یہ تمام علاقے ایل ڈی اے بلڈنگ کنٹرول میں نہیں آتے ہیں اس لئے سوال متعلقہ سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور کا ہے لہذا سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور سے رپورٹ طلب کی گئی۔ تفصیل تسمہ (الف و ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور میں کثیر المنزلہ عمارتوں کا سروے کروایا گیا جن کے معائنے کے لئے عدالت عظمیٰ نے جسٹس ریاض احمد کیانی کی سربراہی میں ایک کمیشن قائم کیا جس نے تمام عمارتوں کا جائزہ لینے کے بعد مفصل رپورٹ عدالت عظمیٰ کو بجھا دی جیسے ہی عدالت عظمیٰ کا فیصلہ آئے گا تو اس پر فوری عملدرآمد کیا جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! یہ کیس عدالت میں ہے اس لئے اس سوال پر کوئی ضمنی سوال نہیں ہو سکتا۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! میرا ایک ضمنی سوال ہے۔ ہم عدالتوں کی پوری respect کرتے ہیں لیکن یہ 10-2009 تک کے کیس تھے اور اس سے پہلے جتنی کمرشل بلڈنگز بنی تھیں ان کے بارے میں یہ رپورٹ آنا تھی۔ گزارش یہ ہے کہ اُس کے بعد تین سال کے اندر پلازوں کا ایک جم غفیر بنا ہے اور illegal activities ہوئی ہیں اُس کا کوئی ذمہ دار بنے گا یا نہیں بنے گا؟

جناب سپیکر! 10-2009 سے پہلے کے پلازوں کی رپورٹ میں 14-2013 کے پلازوں کا کوئی ذکر نہیں ہے تو ان کے بارے میں کیا قانونی ایکشن لیا گیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! پچھلے 12-2011 اور ابھی onward کی ذمہ داری TMA's and City District Government کی ہے وہاں پر باقاعدہ ایک برانچ ہوتی ہے۔ وہ وقتاً فوقتاً نوٹس بھی کرتے ہیں، ان پر FIR's بھی کراتے ہیں اور ان کے خلاف ایکشن بھی لیتے ہیں۔ اس سے پہلے کی جتنی بھی کثیر المنزلہ بلڈنگز تھیں ان کے کیس چونکہ عدالت میں ہیں جن پر کمیشن بنا ہوا ہے تو وہ جب decide کریں گے تو پھر ان کے خلاف ایکشن ہوگا۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! اس میں ٹی ایم اے نے کوئی activity کرنے سے بالکل انکار کر دیا ہے۔ سوال یہ تھا کہ حلقہ پی پی-143، 144، 145 اور 146 تقریباً آدھا لاہور بنتا ہے تو اس میں غیر قانونی پلازوں کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ہے، کتنے مالکان کو جرمانہ کیا گیا ہے، کتنوں کو سزائیں دی گئی ہیں اور جو پلازے غیر قانونی ہونے کی وجہ سے گرا دیئے گئے ہیں الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے؟ اس کے جواب میں یہ کہا گیا ہے کہ سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور میں کثیر المنزلہ عمارتوں کا سروے کروایا گیا ہے جن کے معائنے کے لئے عدالت عظمیٰ نے جسٹس ریاض احمد کیانی کی سربراہی میں یعنی 10-2009 میں کمیشن قائم کیا گیا جس نے تمام عمارتوں کا جائزہ لینے کے بعد مفصل رپورٹ عدالت میں بھجوا دی ہے جیسے ہی عدالت سے فیصلہ آئے گا اس کے بعد کارروائی کی جائے گی۔ اس سے مراد یہ ہے کہ پچھلے تین سال سے ان چاروں صوبائی حلقوں کے اندر کسی ٹی ایم اے نے کوئی action نہیں لیا۔ انہوں نے یہاں یہ اقرار کیا ہے لیکن فرض کریں کہ اگر جواب ٹھیک نہیں آ سکا اور اگر کوئی کارروائی کی گئی ہے تو roughly جناب پارلیمانی سیکرٹری بتادیں کہ کوئی کارروائی ان چاروں صوبائی حلقوں میں ہوئی ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! میرے پاس fresh status یہ ہے کہ Walled City Authority نئی بنی ہے۔ یہ پہلے راوی ٹاؤن کا area تھا، راوی ٹاؤن اور شمال مار ٹاؤن جو لاہور کے بنیادی ٹاؤن ہیں یہ صوبائی حلقہ جات

انہی میں آتے ہیں۔ میرے پاس FIR's اور جو Towns اور Walled City Authority کی طرف سے ان کو notices serve کئے گئے ہیں وہ میں معزز ممبر کو دکھا دوں گا۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! کیا یہ جواب ٹھیک دیا گیا ہے کہ ڈیڑھ سال کے بعد اس ایوان کے اندر جواب آیا ہے اور اس میں یہ کہا گیا ہے کہ جب عدالت کا فیصلہ آئے گا پھر کارروائی کریں گے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب فرما رہے ہیں کہ مجھے علیحدہ سے رپورٹ دی گئی ہے کہ کارروائی کی گئی ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہ رہا ہوں کہ کیا یہ جواب غلط ہے یا درست ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! معزز ممبر کا یہ کہنا بالکل ٹھیک ہے۔ اس وقت جواب detail میں نہیں دیا گیا تھا۔ اس میں ایک عدالت کے کیس کا حوالہ دیا گیا تھا کہ جس میں ایک کمیشن بنا تھا وہ pending ہے لیکن اصول تو یہ بنتا ہے کہ اس کمیشن کے بعد جو پلازے بنے ہیں ان کے ذمہ دار لوکل گورنمنٹ کے ڈیپارٹمنٹ جیسے سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ، TMA's اور Town Plan Branches ہیں۔ میں نے جیسے بتایا ہے کہ وہ اپنی ذمہ داری نبھا رہے ہیں اور ان کے Enforcement Inspectors بھی ہیں لیکن ہر ٹاؤن میں ان کی تعداد بہت تھوڑی ہوتی ہے۔ ٹاؤن بہت وسیع علاقہ پر پھیلا ہوتا ہے اس میں دو سے تین Enforcement Inspectors ہوتے ہیں جن کے پاس اتنے وسائل نہیں ہوتے ہیں۔ میں نے ابھی بتایا بھی ہے کہ میرے پاس FIR's اور notices کی نقول بھی ہیں جو ان کو جاری کئے گئے ہیں۔ میں معزز ممبر کو وہ دکھا دوں گا۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! میرا آخری سوال ہے اور میری گزارش یہ ہے جس کی طرف میں توجہ دلانا چاہ رہا ہوں کہ لاہور کے چار صوبائی حلقوں کا ذکر کیا گیا ہے جس میں لاکھوں کی آبادی ہے اور ایک ہی ادارہ ٹی ایم اے ہے جو لاہور کی بہتری کے لئے کام کرتا ہے جو ڈیڑھ سال کے بعد جواب یہ دے رہا ہے کہ ان تمام صوبائی حلقوں کے اندر جتنی کمرشل عمارتیں پچھلے چار سال سے بن رہی ہیں اس پر ہماری نظر نہیں ہے جب عدالت فیصلہ کرے گی تب ان کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔ یہ سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کی طرف سے جواب آیا ہے۔ میں ان سے یہ پوچھنا چاہ رہا ہوں کہ اگر ڈیڑھ سال کے بعد انہوں نے یہ جواب دیا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ انہوں نے اپنی ذمہ داری سے انکار کر دیا ہے کہ ہم نے کسی غیر قانونی پلازہ کے خلاف کارروائی نہیں کرنی۔ یہ جو عجیب و غریب جواب آیا ہے کیا پارلیمانی سیکرٹری صاحب اس پر ان کے خلاف کوئی کارروائی کریں گے؟

جناب سپیکر: میرے خیال میں ان کو اپنے کیس کو pursue کرنا چاہئے، معلوم کرنا چاہئے کہ final کیا ہوا ہے اور اس کے مطابق عمل کرنا چاہئے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! جن لوگوں نے اس میں کوتاہی کی ہے ہم ان کے خلاف کارروائی کریں گے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ اگلا سوال بھی محترمہ راحیلہ خادم حسین صاحبہ کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر سوال نمبر 259 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: ناجائز تجاوزات کے خلاف آپریشن و دیگر تفصیلات

*259: محترمہ راحیلہ خادم حسین: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) سال 2012 اور 2013 کے دوران جی ٹی روڈ باغبانپورہ لاہور میں کتنی دفعہ ناجائز تجاوزات کے خلاف آپریشن کیا گیا تاریخ و سال سے بھی آگاہ فرمائیں؟

(ب) مذکورہ آپریشن میں کتنے دکانداروں کو ناجائز تجاوزات کی مد میں کتنا جرمانہ کیا گیا نیز کتنے دکانداروں کو سزائیں ہوئیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):

(الف) دوران سال 2012 تا 2013 شمال مارٹاؤن (ریگولیشن) ونگ نے جی ٹی روڈ پر ناجائز تجاوزات کے خلاف 14 مئی 2012 میں آپریشن کیا تھا اور روزانہ کی بنیاد پر فالو اپ آپریشن ہوتا رہتا ہے اور آج تک جاری ہے۔

(ب) مذکورہ آپریشن میں اٹھائیس تجاوز کنندگان کا سامان ضبط کیا گیا اور جرمانہ کی مد میں بھی -/42591 روپے جمع ہوئے جبکہ 97 دکانداروں کو سزا کے طور پر جرمانہ کے ٹکٹ جاری کئے گئے جس کی مد میں -/95,200 روپے خزانہ ٹی ایم اے شمال مارٹاؤن میں جمع کروائے گئے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! میں نے سوال پوچھا ہے کہ باغبانپورہ لاہور میں کتنی دفعہ ناجائز تجاوزات کے خلاف آپریشن کیا گیا؟ اس کا جواب یہ آیا ہے کہ انہوں نے کافی دفعہ آپریشن کیا ہے اور اسے follow up بھی کیا ہے۔ میں پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے یہ پوچھنا چاہوں گی کہ موجودہ صورتحال کیا ہے؟ یہاں معزز ایوان میں بیٹھے ہوئے کافی ممبران ایسے ہیں جو وہاں سے تعلق رکھتے ہیں لہذا ذرا سوچ سمجھ کر اس کا جواب دیں۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کی ہرٹی ایم اے میں جو enforcement team ہوتی ہے ان کا تو کام ہی یہی ہے کہ وہ جہاں کہیں encroachment دیکھیں، غیر قانونی چیز یا لاقانونیت دیکھیں جو encroachment یا راستوں کی تنگی کے حوالے سے ہو یا عارضی encroachment ہو تو وہ کارروائی کریں اس کے لئے کوئی مخصوص ٹائم نہیں ہے۔ یہ تو صرف جواب میں بتایا گیا ہے کہ مسلسل کارروائی ہو رہی ہے اس لئے جب سے TMA's وجود میں آئی ہیں تب سے کارروائی ہو رہی ہے۔ میں خصوصی طور پر ذکر کروں گا کیونکہ پاکستان میں آپ کو معلوم ہے کہ لوگوں کے معاشی حالات ٹھیک نہیں ہیں۔ اس میں چیف منسٹر پنجاب کی خصوصی ہدایت ہے کہ جو بالکل غریب ریڑھی والا ہے جو انتہائی غریب ہے اسے راستے کی رکاوٹ سے تو ہٹا دیا جائے لیکن اس کو proper وہاں سے ختم نہ کیا جائے تاکہ اسے روزگار کا مسئلہ نہ ہو اس لئے ٹی ایم اے اس ہدایت کے مطابق جن لوگوں نے پکے تھرے بنائے ہیں، پکے اڈے بنائے ہیں انہیں تو remove کر دیتے ہیں لیکن ریڑھی والوں کو وہ تھوڑا سا آگے پیچھے کر دیتے ہیں تاکہ ٹریفک کے flow کو بہتر بنایا جاسکے۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! ہم ان کی بات سے بالکل متفق ہیں کہ ٹی ایم اے کو یہ کہا گیا ہے کہ آپ چھوٹی ریڑھی والوں کو تنگ نہ کریں لیکن ابھی بھی وہاں پر موجودہ صورتحال یہ ہے کہ شام ڈھلتے ہی جی ٹی روڈ پر ناجائز تجاوزات کی بھرمار ہو جاتی ہے جس میں وہ لوگ شامل ہیں جو ہزاروں روپیہ اس سڑک سے روزانہ شام کو کماتا کھاتے ہیں۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ذرا ان ریڑھی والوں کے بارے میں پارلیمانی سیکرٹری بتانا پسند کریں گے کہ وہ کن ناجائز تجاوزات میں شامل ہوتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! معزز ممبر نے جو نشانہ ہی کی ہے انشاء اللہ ہم ان کے خلاف کارروائی کریں گے کہ شام کے وقت جو لوگ سڑک پر encroachment کرتے ہیں۔ ہمارے لاہور کی ثقافت اس طرح کی ہے کہ اگر آپ لاہور کے کسی علاقہ میں جیسے لکشمی چوک یا کسی دوسری جگہ چلے جائیں وہاں شام کو کھانے پینے کی دکانیں چل پڑتی ہیں، رونق لگ جاتی ہے اور وہ کچھ نہ کچھ encroachment کر لیتے ہیں۔ اس کے علاوہ رات کو مارکیٹیں بند ہو جاتی ہیں اور ٹریفک زیادہ نہیں ہوتی تو پھر حکومت بھی چاہتی ہے کہ غریب آدمی کا روزگار لگا ہوا ہے اور رات کو اسے سڑک تھوڑی بہت خالی ملتی ہے اور وہاں پر لوگ اپنے روزگار کے لئے کچھ کام کر لیتے ہیں تو پھر تھوڑا سا نظر انداز بھی کرنا پڑتا ہے۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! میں غریب آدمی کی بات تو یہاں کر رہی نہیں رہی۔ غریب آدمیوں کی توجہ کی روڈ پر بے شمار ریڑھیاں موجود ہیں اور وہ دن رات پھل اور سبزیاں فروخت بھی کرتے ہیں اور اپنا چھوٹا موٹا کاروبار بھی کرتے ہیں۔ میں تو ان ناجائز تجاوزات کی بات کر رہی ہوں جو تواتر کے ساتھ اور روزانہ کی بنیاد پر شام ہوتے ہی جی ٹی روڈ کے اوپر اپنا کاروبار جما لیتے ہیں اور سڑکوں کو block کر دیتے ہیں۔ میں تو ان ہزاروں روپیہ کمانے والے لوگوں کے بارے میں پوچھ رہی ہوں جن کو ٹی ایم اے چھوٹی موٹی رشوت یا بڑی رشوت لے کر چھوڑ دیتا ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! کوئی particular case بتائیں پھر وہ اس پر کوئی action کریں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! ایسی کوئی کی encroachment جسے یہ سمجھتی ہیں کہ کسی نے باقاعدہ کوئی کھوکھیا دکان بنا لی ہے یا کوئی پھٹا لگا لیا ہے جو وہیں پر موجود رہتا ہے تو ہم اس کو ہٹا دیتے ہیں۔ یہ صرف نشانہ ہی کر دیں لیکن جو غریب لوگ شام کو ریڑھیاں لے کر آتے ہیں تو ان کے لئے میں نے پہلے بتایا ہے کہ پاکستان میں لوگوں کے جو معاشی حالات ہیں ان کے لئے حکومت کی طرف سے نرم گوشہ ہے۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! میں نے قطعاً غریب آدمی کو وہاں سے ہٹانے کی بات کی ہے اور نہ ہی میں مزید کوئی ضمنی سوال اس پر کروں گی۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں وہ بھی اس بات کو سمجھ گئے ہیں اور وہ action کریں گے۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! اگر یہ سمجھ گئے ہیں تو پھر آگے سے ٹاؤن کو بھی سمجھ آنی چاہئے۔ مہربانی۔

جناب سپیکر: جی، باؤ اختر علی صاحب!

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! یہ سوال میرے حلقہ سے متعلق ہے اس میں معزز ممبر نے جو نکتہ اٹھایا ہے وہ عارضی تجاوزات کا نہیں بلکہ پختہ تجاوزات کا ہے۔ اس میں ٹی ایم اے والے بالکل ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے ہیں اور صبح سے ہی وہ اپنی معمول کی وصولی کے جو agreements ہوئے ہوئے ہیں اس پر چڑھ پڑتے ہیں اور وہاں سے کسی کا گزرنا بھی مشکل ہوتا ہے۔ وہ اس طرح کی پختہ تجاوزات ہیں کہ صبح کو تو وہ اپنی دکانیں کھولتے ہیں اور دکانوں کے آگے۔۔۔

(اذان مغرب)

جناب سپیکر: اب نماز مغرب کے لئے 20 منٹ کا وقفہ کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر نماز مغرب کے لئے اجلاس کی کارروائی 20 منٹ کے لئے ملتوی کی گئی)

(نماز مغرب کے وقفہ کے بعد جناب سپیکر شام 6:00 بجے کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: جی، باؤ اختر علی صاحب!

باؤ اختر علی: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں فاضل پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جی ٹی روڈ باغبانپورہ میں جو ناجائز اور پختہ تجاوزات ہیں اور یہ اسی پر اتفاق نہیں کرتے بلکہ دکانداروں نے پختہ تجاوزات کے آگے پارکنگ سٹینڈ بنائے ہوئے ہیں جو انہوں نے اپنے طور پر قائم کئے ہیں۔ اس کے علاوہ شام ڈھلنے کو آتی ہے تو دکانداروں نے تیسرے step پر جو ریسٹوران والے یا مچھلی والے ہیں ان کو سڑک بھی کرائے پر دے رکھی ہے، کیا پارلیمانی سیکرٹری یہ بتا سکتے ہیں کہ اس روڈ کو مستقل تجاوزات سے پاک کرنے کے لئے بھی کوئی منصوبہ زیر غور ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! معزز ممبر جن مستقل تجاوزات کی بات کر رہے ہیں وہ ان کی نشاندہی کریں، ہم ان کے خلاف کارروائی کریں گے کیونکہ ہمارے علم میں یہ ہے کہ شام کو چھوٹے ریڑھی والے یا برگر شاپس جو دو تین گھنٹے اپنا کاروبار کرتے ہیں پھر چلے جاتے ہیں کیونکہ بڑی مارکیٹیں بند ہو جاتی ہیں ان بند دکانوں کے سامنے

وہ اپنے اڈے یا ریڑھیاں یا برگر شاپس لگاتے ہیں اور صبح کے وقت ختم کر دیتے ہیں۔ معزز ممبر نشاندہی کر دیں اگر کوئی پختہ encroachments ہیں تو ہم ان کے خلاف سخت کارروائی کریں گے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب وہ معزز ممبر کا حلقہ ہے وہ آپ کو نشاندہی کرتے ہیں اور باغبانپورہ کا انہوں نے ذکر بھی کر دیا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! اس سوال کے جواب میں تحریر ہے کہ ٹاؤن جو وقتاً فوقتاً کارروائی کرتا ہے، لوگوں کا سامان بھی وہاں سے ضبط کیا ہے، جرمانے بھی کئے ہیں اور ٹاؤن تو وقتاً فوقتاً کارروائی کرتا رہتا ہے۔ میں انشاء اللہ تعالیٰ باؤاختر صاحب کے ساتھ وہاں visit بھی کر لیتا ہوں۔

باؤاختر علی: جناب سپیکر! میں پارلیمانی سیکرٹری کے جواب سے مطمئن ہوں لیکن ان کی توجہ ان پارکنگ سٹینڈ کی طرف دلانا چاہتا ہوں جو وہاں پر بنے ہوئے ہیں جو legalize نہیں ہیں بلکہ دکانداروں نے illegally بنائے ہوئے ہیں جو تمام جی ٹی روڈ کو روکے ہوئے ہیں ان کے متعلق بھی ذرا بتادیں کہ لوکل باڈی کی کوئی پالیسی ہے کہ سٹرک کو ان تجاوزات سے پاک کیا جاسکے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ ٹریفک پولیس کے ساتھ مل کر اس طرح کی campaigns لاہور میں اکثر چلتی رہتی ہیں کہ جہاں پر بھی سٹرک کے کنارے illegal پارکنگ ہو یا نو پارکنگ کا بورڈ لگا ہوا ہو وہاں پر پارکنگ ہو تو نہ صرف ٹریفک پولیس بلکہ سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ مل کر کارروائی کرتے ہیں اور اپنے طور پر بھی کرتے رہتے ہیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر۔۔۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ فائزہ احمد ملک صاحبہ!

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں پارلیمانی سیکرٹری کی توجہ اسی سوال کے حوالے سے دلانا چاہتی ہوں کہ جب ٹی ایم اے کارروائی کرنے کے لئے آتا ہے تو ٹی ایم اے کے آنے سے پہلے یا ٹرک کے آنے سے پہلے ایک منبر پورے علاقے میں دکانداروں کو خبر پہنچاتا ہے اور آٹا گاناؤں پر آندھی اور طوفان کی طرح within seconds دکانیں خالی ہو جاتی ہیں ہم نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے تو گزارش یہ ہے کہ

حالات کو قابو کرنے کے لئے مخبر بھیجنے کی بجائے خود کسی وقت چھاپہ ماریں، بغیر پروٹوکول کے جائیں بیگم صاحبہ کو ساتھ لے جائیں آپ کو خود حالات کا پتا چل جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب آپ پورا زور دیں اس بات پر جو انہوں نے نشاندہی کی ہے اور میرے خیال میں اب اس پر ضمنی سوال رہنے دیں۔ اگلا سوال نمبر 293 جناب جاوید اختر صاحب کا ہے اس سوال کو pending کیا جاتا ہے معزز ممبر کی ممبر شپ معطل ہے اگلا سوال نمبر 294 بھی جناب جاوید اختر صاحب کا ہے اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 307 جناب ظہیر الدین خان علیزئی صاحب کا ہے ان کی بھی ممبر شپ معطل ہے ان کے سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 308 بھی جناب ظہیر الدین خان علیزئی صاحب کا ہے اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 583 میاں طاہر صاحب کا ہے ان کا بھی یہی معاملہ ہے اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے اگلا سوال نمبر 604 فیضان خالد ورک صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 662 چودھری شوکت علی لا لیکا صاحب کا ہے ان کا بھی suspension والا معاملہ ہے اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال احمد شاہ گھگھ صاحب کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولنے گا۔

جناب احمد شاہ گھگھ: جناب سپیکر! سوال نمبر 800 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع پاکپتن: پاکپتن تا کمیر والا روڈ کی تعمیر و مرمت

*800: جناب احمد شاہ گھگھ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پاکپتن تا کمیر والا روڈ جو تقریباً 20 کلو میٹر پر محیط ہے، انتہائی مصروف ترین روڈ ہے، یہ روڈ انتہائی تنگ اور ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے اور ایک عرصہ سے اس کی تعمیر و مرمت نہیں ہوئی؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت پاکپتن تا کمیر والا روڈ کو دورویہ بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) سٹرک کو دورویہ کرنے کا منصوبہ پراونشل ہائی وے ڈویژن ساہیوال نے پی اینڈ ڈی

ڈیپارٹمنٹ میں submit کیا ہے اور مجاز اتھارٹی کی منظوری کے بعد منصوبہ پر کام شروع

ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب احمد شاہ گھگھ: جناب سپیکر! میں نے سوال میں پوچھا تھا کہ پاکپتن تاکمیر والہ روڈ 20 کلو میٹر پر محیط ہے یہ مصروف ترین روڈ ہے یہ انتہائی چھوٹا اور ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے اس کو بڑا کیا جائے۔ محکمہ نے تسلیم کیا ہے کہ واقعی ان کی بات درست ہے تو اس میں میرا ضمنی سوال ہے کہ ہائی وے ڈویژن ساہیوال پی اینڈ ڈی کو یہ سٹرک بنانے کا منصوبہ کب تک بھجوا گیا تھا انہوں نے بتایا ہے کہ بھیجا ہوا ہے اس کی کب تک منظوری ہو جائے گی تاکہ یہ کام مکمل ہو سکے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب جواب دیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):

جناب سپیکر! یہ جو سٹرک ہے اس کو اے ڈی پی میں شامل کر لیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: اگر میں اے ڈی پی کا نمبر پوچھوں تو آپ بتا سکتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):

جناب سپیکر! یہ 15-2014 کا ہے سریل نمبر 1472 ہے۔

جناب سپیکر: 1472، کیا sure ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):

جناب سپیکر! جی ہاں، میرے پاس تو یہی ہے پی اینڈ ڈی سے جو لیٹر آیا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، چلو کوئی امید اچھی ہوگی۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں یہ درست کروانا چاہتا ہوں کہ یہ جو کمیر والہ روڈ

ہے جو میرے حلقہ میں fall کرتا ہے یہ کیر والہ خانوال میں ہے۔

جناب سپیکر: جی، درست کر لیں اس کو note کر لیں۔ اگلا سوال نمبر 846 جناب سیف الملوک کھوکھر صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس لئے اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 850 بھی جناب سیف الملوک کھوکھر صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس لئے اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1090 محترمہ راحیدہ انور صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس لئے اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب امجد علی جاوید صاحب کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔ جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! سوال نمبر 1103 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ: پی پی۔ 86 میں ٹوٹ پھوٹ کا شکار سڑکوں کی تفصیلات
*1103: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی۔ 86 ٹوبہ ٹیک سنگھ کے وہ دیہات جو حلقہ این اے 92 تحصیل گوجرہ تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ میں آتے ہیں ان کی رابطہ سڑکات تقریباً پچھلے بیس سال سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ گزشتہ بیس سال سے ان سڑکات کی تعمیر و مرمت کے لئے کوئی رقم خرچ نہ کی گئی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ کاشتکاروں کو اپنی فصلات مندھی تک لے جانے میں بہت مشکلات پیش آتی ہیں؟

(د) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت کب تک ان تمام دیہاتوں کی سڑکات کی تعمیر و مرمت کے لئے فنڈز مختص کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو وجوہات سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):

(الف) یہ درست نہ ہے بلکہ Devolution 2001 سے قبل لنک روڈز مین شہرات اور شوگر سسٹمز روڈز ہائی وے ڈویژن ٹوبہ ٹیک سنگھ کی زیر نگرانی مرمت ہوتی رہی ہیں لیکن Devolution 2001 کے بعد لنک روڈز اور شوگر سسٹمز روڈز کی تعمیر و مرمت ضلعی

حکومت ٹوبہ ٹیک سنگھ کے دائرہ اختیار میں آگئی ہے۔ پچھلے بیس سال میں حلقہ پی پی-86 کی مرمت کی گئی سڑکات کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
یہاں یہ امر توجہ طلب ہے کہ ضلعی حکومت ٹوبہ ٹیک سنگھ تقریباً پچھلے پانچ سال سے شدید مالی بحران کا شکار ہے جس کی وجہ سے اس حلقہ کی سڑکات کی مرمت M&R فنڈز کین سیس فنڈز میں سے انتہائی محدود سطح پر کی گئی۔

(ب) درست نہ ہے بلکہ ہر سال مختلف سڑکات مرمت ہوتی رہیں تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) درست نہ ہے بلکہ حلقہ کی تمام سڑکات کسی نہ کسی دوسری سڑک سے منسلک ہیں اور تمام سڑکات مرمت طلب نہ ہیں بلکہ بیشتر سڑکات کی مرمت درکار ہے تاہم کاشتکار کسی بھی رابطہ سڑک سے اپنی فصلات مارکیٹ تک لے جاتے ہیں۔

(د) حلقہ پی پی-86 (این اے 92) ایک سڑک از تحصیل باؤنڈری گوجرہ تا 438 ج ب بھوانہ چوک گوجرہ لمبائی 2.57 کلومیٹر تخمینہ لاگت 2.566 ملین روایں مالی سال میں M&R فنڈز میں مرمت کے لئے تجویز کی گئی ہے جو کہ منظوری کے مراحل میں ہے۔ مزید برآں حکومت تمام سڑکات کی مرمت کا ارادہ رکھتی ہے متعلقہ محکمہ ڈی او، روڈز، ہائی وے ڈویژن ٹوبہ ٹیک سنگھ کو ہدایت کی ہوئی ہے کہ تمام مرمت طلب سڑکات کا تخمینہ لگا کر حکومت کو پہنچایا جائے۔

جناب سپیکر: پہلے آپ یہ بتائیں کہ آج آپ کیلے کیوں ہیں؟

جناب امجد علی جاوید: جی، میاں صاحب کو آج کسی جنازے میں شرکت کے لئے جانا پڑا۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! اس کے جز (الف) میں ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی-86 ٹوبہ ٹیک سنگھ کے وہ دیہات جو حلقہ این اے-92 تحصیل گوجرہ جبکہ میرا سوال تحصیل گوجرہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ سے تھا اور یہاں تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ درج کر دیا گیا ہے ان کی رابطہ سڑکات تقریباً پچھلے بیس سال سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں۔ محکمہ نے جواب دیا ہے کہ یہ درست نہ ہے تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ پارلیمانی سیکرٹری صاحب بتادیں کہ اس علاقے میں سے کون سی سڑک ایسی ہے سب کو چھوڑیں جو ٹوٹ پھوٹ کا شکار نہ ہو کسی ایک کا نام بتادیں؟

جناب سپیکر: جی، آپ اس کی بات کریں جس کے متعلق آپ نے سوال پوچھا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر میں نے تو وہاں کے دیہات کی تمام سڑکوں کا کما تھا تو پھر میں نے کہا ہے کہ ایک ہی بتادیں کیونکہ انہوں نے کہا ہے کہ آپ کا سوال درست نہیں ہے کہ وہ سڑکیں ٹھیک ہیں تو یہ ایک سڑک بتادیں تاکہ میں بھی جا کر دیکھ لوں جو ٹوٹ پھوٹ کا شکار نہیں ہے؟

جناب سپیکر: نہیں، ایسے نہیں آپ نشانہ ہی کریں کہ فلاں سڑک کو دیکھ لیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! اس میں انہوں نے آگے جو جواب دیا ہے اس کا کچھ حصہ تتمہ (الف) میں لکھا ہے اس میں بھی جواب درست نہیں دیا گیا۔ جو میرا سوال تھا اس کے مطابق نہیں ہے۔ یہ پہلا جواب لکھا ہے missing link road 1993-94 چک نمبر 356 جبکہ یہ اس حلقے میں ہی نہیں ہے یہ پتا نہیں کہاں کی سڑک لکھ دی ہے۔

جناب سپیکر: آپ نے دیکھا ہے تتمہ جو انہوں نے دیا ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں تتمہ ہی تو پڑھ رہا ہوں انہوں نے 356 ج ب لکھا ہے یہ اس حلقے میں ہی نہیں ہے یہ پتا نہیں کہاں کی سڑک ہے جس پر انہوں نے پیسے لگائے ہیں۔ دوسرا چک نمبر 306 لکھا ہے یہ بھی اس حلقے میں نہیں ہے۔ 1995-96 میں بھی کوئی نہ ہے، 1996-97 1998-99، 1997-98 اور 1999-2000 میں بھی نہ ہے۔ اس کے بعد جو دیا ہے وہ بھی تحصیل ٹوبہ کی سڑک ہے تحصیل گوجرہ کی نہیں ہے۔ یہ تمام جواب حقیقت پر مبنی نہیں ہے بلکہ یہ صرف بات گھما پھرا کر کرنے کی کوشش کی گئی ہے اور جو میں نے سوال پوچھا ہے اس کی کوئی سڑک اس میں موجود نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری! کیا آپ اس سوال کا اچھے طریقے سے جواب بتائیں گے کہ ہمیں کیا کرنا چاہئے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! میں یہ گزارش کروں گا کہ جو جواب آیا ہے اس میں فارم تمار کیٹ جتنی بھی سڑکیں تھیں ان تمام کا ذکر کر دیا گیا ہے، ایسا نہیں ہے کہ اس میں گوجرہ کا ذکر نہیں ہے بلکہ اس میں فارم سے لے کر مارکیٹ تک جتنی بھی سڑکیں اس فنڈ سے بنی تھیں ان سب کا ذکر کر دیا گیا ہے۔ اگر یہ سیریل نمبر 1، 2 پر

دیکھیں تو وہ دونوں گوجرہ کی سڑکیں ہیں اور اسی طرح آخر میں 21, 22, 23 گوجرہ کی ہیں اور نمبر 15 سڑک بھی گوجرہ کی ہے جس کو تعمیر کیا گیا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں نے حلقہ پی پی-86 کی سڑکوں کے متعلق سوال کیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! حلقہ پی پی-86 این اے-92 کی ایک سڑک از تحصیل باؤنڈری گوجرہ تا 438 چوک گوجرہ لمبائی 2.57 کلو میٹر تخمینہ لاگت 2.566 ملین کی لاگت سے 14-2013 میں مرمت کی گئی اور یہ ان کے حلقے کی سڑک ہے۔ اس کے علاوہ ان کے حلقے کی مزید سڑکوں کا بھی تخمینہ لگایا گیا ہے جس میں ایک سڑک تحصیل باؤنڈری سے صادق موڑ گوجرہ تک ہے، ایک سڑک پھتوالی چوک سے ٹوبہ جھنگ روڈ تک ہے اس کا بھی تخمینہ لگایا گیا ہے۔ اسی طرح ٹوبہ جھنگ روڈ سے لے کر چک نمبر 383 تک بھی سڑک کا estimate لگایا گیا ہے۔۔۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں نے estimate نہیں پوچھا بلکہ میں نے مرمت کا پوچھا ہے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! میں ذکر کر چکا ہوں کہ جو سڑک مرمت کی گئی ہے وہ سڑک تحصیل باؤنڈری گوجرہ تا 438 (ج ب) بھوآ نہ چوک تک ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! یہ سڑک میرے سوال کے بعد میری گرانٹ سے مرمت ہوئی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ جب بھی کہیں روڈ وغیرہ بنائی جاتی ہے تو یقیناً اس کی تجاویز معزز ممبران کی طرف سے ہی لی جاتی ہیں۔ انتظامیہ اپنے طور پر بھی دیکھتی ہے کہ جو سڑکیں خراب ہیں وہ صحیح کی جائیں لیکن کوئی بھی شہری جو سمجھتا ہو کہ یہ مسئلہ حل ہونے والا ہے وہ سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کو اپنی تجویز پیش کر سکتا ہے۔ ممبران کو بھی کوئی خصوصی فنڈز اس طرح کے جاری نہیں ہوتے بلکہ وہ بھی

صرف سڑکیں تجویز کرتے ہیں اور جس پر ڈسٹرکٹ ڈویلپمنٹ کمیٹی متفق ہوتی ہے اس کو فنڈز جاری کر دیئے جاتے ہیں۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اس سوال کے جز (الف) میں یہ پوچھا گیا ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی-86 ٹوبہ ٹیک سنگھ کے وہ دیہات جو حلقہ این اے-92 تحصیل گو جڑہ تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ میں آتے ہیں ان کی رابطہ سڑکات تقریباً پچھلے بیس سال سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! اس میں اس کا کہیں ذکر نہیں ہے اور پتا نہیں کس حلقے کی سڑکوں کا اس میں ذکر ہے۔

جناب سپیکر: تو کیا یہ آپ کے حلقے سے نہیں گزرتی؟

جناب امجد علی جاوید: نہیں۔ جو دیہات دیئے گئے ہیں یہ اس میں نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! اس سے پہلے گزارش کی گئی ہے کہ جو انہوں نے لسٹ لگائی ہے وہ پورے ضلع کی لگا دی ہے جو سڑکیں مارکیٹ تا فارم جاتی ہیں جن پر کام ہوا اور جن پر کام نہیں ہوا لیکن جو میں نے ابھی آپ کو سڑک بتائی ہے وہ ان کے حلقے میں ہے جس کا معزز ممبر نے اقرار بھی کیا ہے کہ وہ ان کے فنڈز سے تعمیر کی گئی ہے۔ ہمارے پاس کوئی فنڈز نہیں ہوتے بلکہ ہم صرف سڑکیں تجویز کرتے ہیں اور executing agencies تو ادارے ہی ہوتے ہیں۔ میں نے ایک سڑک حلقہ پی پی-86 این اے-92 کا ذکر کیا ہے از تحصیل باؤنڈری گو جڑہ تا 438 ج ب بھو آ نہ چوک یہ انہی کے حلقے میں ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں نے یہ گزارش کی ہے کہ یہ سڑک میرے سوال دینے کے بعد تعمیر ہوئی ہے پہلے نہیں ہوئی۔ اس میں غلط بیانی ہے اور جو جواب دیا گیا ہے وہ حقائق پر مبنی نہیں ہے۔ جز (ب) میں ہے کہ کیا یہ بھی درست ہے کہ گزشتہ بیس سال سے ان سڑکات کی تعمیر و مرمت کے لئے کوئی رقم خرچ نہ کی گئی ہے؟ اس کا بھی جواب وہی ہے کہ درست نہ ہے بلکہ ہر سال مختلف سڑکات مرمت ہوتی رہی ہیں تفصیل تہمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ یہ بھی وہی بات آ جاتی ہے کہ میں نے پی پی-86 کے متعلق سوال کیا ہے وہ تہمہ (الف) میں تو ہے ہی نہیں۔ یہ بتادیں کہ انہوں نے پی پی-86 کی کون سی سڑک مرمت کی ہے؟

جناب سپیکر: یہ تو آپ ہی بتا سکتے ہیں کہ آپ کے حلقے میں کون سی سڑک ہے وہ کیسے بتائیں گے؟
جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں یہی کہہ رہا ہوں کہ وہاں اگر پندرہ سڑکیں ہیں ان میں سے ایک کی بھی مرمت نہیں ہوئی ہے۔ جو انہوں نے جواب دیا ہے وہ تو ہے ہی نہیں، میں اس کے بارے میں کیا کہوں؟

جناب سپیکر: میرے خیال میں آپ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ coordinate کریں اور ان کو سمجھانے کی کوشش کریں۔ اس سوال کو اب dispose of کرتے ہیں لیکن کہیں کوئی کمی بیشی ہے تو آپس میں بیٹھ کر اس کو درست کر لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):
جناب سپیکر! ٹھیک ہے کر لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 1193 جناب فیضان خالد ورک کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1262 ڈاکٹر مراد راس کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1275 میاں طاہر صاحب کا ہے چونکہ ان کی پوزیشن suspension والی ہے اس لئے اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے۔ محترمہ! ٹائم بھی ختم ہو گیا ہے آپ ایک منٹ میں اپنی بات ختم کر لیں۔
محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1302 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔
جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور شہر میں لگائے گئے رمضان بازاروں کی تفصیلات

*1302: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور شہر میں کس کس جگہ سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کی جانب سے رمضان بازار قائم کئے گئے ہیں؟

(ب) ان بازاروں کے انعقاد پر سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ اور صوبائی حکومت نے کتنی رقم خرچ کی ہے؟

(ج) ہر رمضان بازار میں کتنے سٹال / دکانیں قائم کی گئی ہیں؟

- (د) ہر رمضان بازار میں کتنے سرکاری اہلکار تعینات کئے گئے ہیں، ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور جگہ تعیناتی بازار کی تفصیل بتائیں؟
- (ہ) کس کس رمضان بازار میں صحیح انتظام نہ کرنے پر کن کن سرکاری ملازمین کے خلاف کیا گیا ایکشن لیا گیا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):

(الف) لاہور شہر کے تمام ٹاؤنز میں مختلف مقامات پر رمضان بازار قائم کئے گئے جن کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

نام ٹی ایم اے	تعداد رمضان بازار	مقام
شالامار ٹاؤن	2	1- پارکنگ گراؤنڈ شالامار باغ 2- گول گراؤنڈ شاد باغ
سمن آباد ٹاؤن	2	1- گلشن راوی 2- وحدت کالونی
عزیز بھٹی ٹاؤن	3	1- تاج پورہ 2- ہرمن پورہ 3- چوکی دو گنج
اقبال ٹاؤن	4	1- میاں پلازہ جوہر ٹاؤن 2- ماڈل بازار سبزہ زار 3- ماڈل بازار ٹھوکر نیا زیگ 4- ماڈل بازار رائیونڈ
نفسر ٹاؤن	3	1- ماڈل بازار ٹاؤن شپ 2- کابنہ نو 3- نفسر کالونی
دلگہ ٹاؤن	1	1- جلو موڑ
گلبرگ ٹاؤن	2	1- ماڈل ٹاؤن لکب روڈ 2- سکہ کالونی گلبرگ
داتا گنج بخش ٹاؤن	2	1- شادمان 2- اسلام پورہ
راوی ٹاؤن	2	1- دہلی گیٹ 2- بیگم کوٹ

- (ب) رمضان بازاروں پر اٹھنے والے اخراجات کی ٹاؤن وار تفصیل حسب ذیل ہے:
- ٹی ایم اے شالامار ٹاؤن نے دو بازاروں پر کل -/1,12,189 روپے خرچ کئے۔
- ٹی ایم اے سمن آباد ٹاؤن لاہور نے دو بازاروں پر کل -/38,16,760 روپے خرچ کئے۔
- ٹی ایم اے عزیز بھٹی ٹاؤن لاہور نے تین بازاروں پر کل -/37,00,000 روپے خرچ کئے۔

- ٹی ایم اے اقبال ٹاؤن لاہور نے چار بازاروں پر کل - / 65,00,000 روپے خرچ کئے۔
 ٹی ایم اے نشتر ٹاؤن لاہور نے تین بازاروں پر کل - / 17,92,000 روپے خرچ کئے۔
 ٹی ایم اے واہگہ ٹاؤن لاہور نے ایک بازار پر کل - / 8,22,000 روپے خرچ کئے۔
 ٹی ایم اے گلبرگ ٹاؤن لاہور نے دو بازاروں پر کل - / 81,85,000 روپے خرچ کئے۔
 ٹی ایم اے داتا گنج بخش ٹاؤن لاہور نے دو بازاروں پر کل - / 46,72,460 روپے خرچ کئے۔
 ٹی ایم اے راوی ٹاؤن لاہور نے دو بازاروں پر کل - / 25,20,125 روپے خرچ کئے۔
 (ج) رمضان بازاروں میں قائم کی گئی دکانات و سٹالز کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

نام ٹی ایم اے	رمضان بازار	سٹال / دکانیں
سٹال مار ٹاؤن	1۔ پارکنگ گراؤنڈ سٹال مار	30
	باغ	25
	2۔ گول گراؤنڈ سٹال باغ	
سمن آباد ٹاؤن	1۔ گلشن راوی	30
	2۔ وحدت کالونی	40
عزیز بھٹی ٹاؤن	1۔ تاج پورہ	40
	2۔ ہرنس پورہ	30
	3۔ چوکنی دوکچ	20
اقبال ٹاؤن	1۔ میاں پلازہ جوہر ٹاؤن	80
	2۔ ماڈل بازار سبزہ زار	46
	3۔ ماڈل بازار ٹھوکر نیاز	30
	بیگ	35
	4۔ ماڈل بازار رائیونڈ	
نشتر ٹاؤن	1۔ ماڈل بازار ٹاؤن شپ	30
	2۔ کابنہ نو	35
	3۔ نشتر کالونی	30
واہگہ ٹاؤن	1۔ جلو موڑ	25
گلبرگ ٹاؤن	1۔ ماڈل ٹاؤن لنک روڈ	40
	2۔ مکہ کالونی گلبرگ	90
داتا گنج بخش ٹاؤن	1۔ شادمان	140
	2۔ اسلام پورہ	65
راوی ٹاؤن	1۔ دہلی گیٹ	35
	2۔ بیگم کوٹ	25

- (د) رمضان بازاروں میں تعینات کئے گئے سرکاری اہلکاران کے نام، عہدہ، گریڈ اور جگہ تعیناتی کی تفصیل ایوان کی میر پور رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) تمام رمضان بازاروں میں تعینات کئے گئے کسی بھی سرکاری اہلکار کے خلاف کوئی شکایت موصول نہ ہوئی جس کی وجہ سے کسی اہلکار کے خلاف کوئی کارروائی عمل میں نہ لائی گئی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! انہوں نے جز (ب) میں جو تفصیل دی ہے اس میں اخراجات کی detail دی ہے اس میں مجھے کوئی balance نظر نہیں آتا۔ جو بڑا ٹاؤن ہے اس میں تھوڑی رقم ہے اور جو چھوٹا ٹاؤن ہے اس میں بڑی رقم ہے۔

جناب سپیکر: سوال بھی تو آپ نے بڑا ہی کیا ہے کہ بتایا جائے کہ پاکستان میں کتنے اشخاص ہیں اور ان کے نام کیا ہیں؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں نے تو لاہور کا پوچھا ہے۔

جناب سپیکر: میں نے تو مثال دی ہے میں نے یہ تو نہیں کہا کہ یہ ابھی بتادیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! اس میں جو رقم بتائی گئی ہے میرا آپ کے توسط سے پارلیمانی سیکرٹری سے ضمنی سوال یہ ہے کہ رمضان بازاروں میں یہ رقم کس مد میں خرچ ہوتی ہے اس سے وہاں پر کیا کام لیا جاتا ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! ایک تو سوال محترمہ نے یہ کیا تھا کہ اخراجات میں فرق کیوں آ رہا ہے؟ کچھ ایسے ٹاؤن تھے جہاں بازاروں کی تعداد کسی میں تین تھی کسی میں دو تھی اور اگر کسی ٹاؤن میں رمضان بازار کی تعداد ایک ہے تو اس میں سٹال کی تعداد زیادہ تھی۔ وہاں پر جو اخراجات کئے جاتے ہیں اس میں ٹینٹوں کا لگانا، خریداروں کے لئے بیٹھنے کی جگہ، advertisement کرنا اور خریداروں کو جو سہولتیں فراہم کی جاتی ہیں یہ رقم ان پر خرچ ہوتی ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! یہاں پر پارلیمانی سیکرٹری نے کہا کہ وہاں پر سہولتیں فراہم کی جاتی ہیں۔ وہاں جو سہولتیں فراہم کی جاتی ہیں، اس سے ہم سب بخوبی آگاہ ہیں۔ رمضان بازار میں چیزوں کی کوالٹی کا معیار کیا ہوتا ہے اور وہاں کتنی سہولیات ہوتی ہیں اس سے بھی سب بخوبی آگاہ ہیں۔ کہیں پر رقم 20 ہزار روپے ہے اور کہیں پر 81 لاکھ روپے تک بھی ہے۔

جناب سپیکر: ہو سکتا ہے کہ آبادی کے لحاظ سے کیا ہو، میرا خیال ہے کہ اس کو چھوڑ دیا جائے۔
محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! انہوں نے جواب کے جز (ج) میں گلبرگ ٹاؤن کے دو سستے بازار بتائے ہیں۔ میری پارلیمانی سیکرٹری سے گزارش یہ ہے کہ ماڈل ٹاؤن لنک روڈ انتہائی پوش ایریا ہے یہاں پر رمضان بازار لگانے کی مجھے کوئی وجہ سمجھ نہیں آئی اور یہ انتہائی چھوٹی سڑک ہے جس پر رمضان بازار لگایا جاتا ہے۔ وہاں پر پورا ایک مہینہ لوگوں کو انتہائی inconvenience ہوتی ہے کیونکہ وہاں شاپنگ مالز ہیں جب ان کے درمیان رمضان بازار لگتا ہے تو وہاں کے لوگوں کو شاپنگ کرنے میں دقت ہوتی ہے اور وہاں پر کوئی ایسی قریب آبادی نہیں ہے اس لئے وہاں دور سے لوگ سامان لینے کے لئے آتے ہیں تو کیا اس رمضان بازار کو ماڈل ٹاؤن کے کسی ایسے ایریا یا location میں نہیں لے جایا جاسکتا جہاں پر غریب لوگ اس سے فائدہ اٹھا سکیں؟

جناب سپیکر: جی، آئندہ سے اس کو چیک کر لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):
جناب سپیکر! میں تفصیل بتانا چاہوں گا کہ یہ صرف نام سے ظاہر نہیں ہوتا کہ یہ بازار لنک روڈ پر لگتا ہے۔ یہ بالکل کوٹ لکھپت اور لیاقت آباد کے ساتھ ہے اس کو ماڈل ٹاؤن کے آر، ایس اور کیو بلاک لگتے ہیں اس میں زیادہ تر پانچ مرلہ سکیم ہے اور ماڈل ٹاؤن کے دوسرے ایریا کی طرح یہاں پر ایک اور دو کنال کے گھر نہیں ہیں۔ یہاں پر تین مرلہ سکیم ہے جو کہ کیو بلاک کی ہے، ماڈل ٹاؤن کی کچی آبادی کو شفٹ کیا گیا ہے اور ایل ڈی اے نے ان کے لئے تین مرلہ سکیم بنائی۔ اس بازار کے سامنے بھٹی کالونی کے نام سے بھی ایک پرانی آبادی وہاں پر موجود ہے جو کسی طرح بھی ماڈل ٹاؤن کا حصہ نہ ہے تو یہاں پر زیادہ تر لوگ وہاں سے آتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، وقفہ سوالات ختم ہوا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):
جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔
جناب سپیکر: بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جوابوں کی میر پر رکھے گئے)

شیخوپورہ: پی پی۔ 166 میں لگائے گئے فلٹریشن پلانٹس کی تفصیلات

*604: جناب فیضان خالد ورک: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پی پی۔ 166 شیخوپورہ میں پچھلے پانچ سالوں کے دوران کتنے واٹر فلٹریشن پلانٹ لگائے گئے اور ان پر کتنی رقم خرچ ہوئی تھی؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ پی پی۔ 166 شیخوپورہ میں جو واٹر فلٹریشن پلانٹ لگائے گئے ہیں وہ آبادی کے لحاظ سے بہت کم ہیں، کیا حکومت مزید فلٹریشن پلانٹ لگانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) حلقہ پی پی۔ 166 میں ٹی ایم اے شیخوپورہ نے پچھلے پانچ سال کے دوران کوئی واٹر فلٹریشن پلانٹ نہ لگایا ہے۔

(ب) حکومت پنجاب نے حال ہی میں صاف پانی کے نام سے ایک کمپنی قائم کی ہے جس کے تحت صوبہ پنجاب کی عوام کو تمام اضلاع میں پینے کا صاف پانی مہیا کرنے کے لئے واٹر فلٹریشن پلانٹ لگائے جائیں گے۔

لاہور: سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کا قیام و دیگر تفصیلات

*846: ملک سیف المملوک کھوکھر: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ سالڈ ویسٹ مینجمنٹ لاہور کب وجود میں آیا؟

(ب) درج بالا محکمہ کے ذمہ کیا کام ہے؟

(ج) سالڈ ویسٹ کو کہاں پر dispose کیا جاتا ہے؟

(د) اس محکمہ میں کتنے افراد تعینات ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

- (الف) محکمہ سالڈ ویسٹ مینجمنٹ 1992 میں وجود میں آیا۔
- (ب) ایل ڈبلیو ایم سی کی ذمہ داریاں درج ذیل ہیں۔
- (i) شہریوں کو مکمل سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کی خدمات فراہم کرنا۔
- (ii) شہر میں سالڈ ویسٹ مینجمنٹ سسٹم کی بہتری کے لئے مختلف پلان تشکیل دینا اور انہیں عملی جامہ پہنانا۔
- (iii) لاہور شہر میں صفائی ستھرائی سے متعلقہ تمام انتظامات کی دیکھ بھال اور بہتری عمل میں لانا۔
- (iv) سالڈ ویسٹ کو جمع کرنا، اسے متعلقہ مقام تک پہنچانا۔
- (v) ایک ایسی حوصلہ افزاء فضا مہیا کرنا جو پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کو فروغ دے۔
- (ج) فی الوقت لاہور سالڈ ویسٹ کمپنی تمام ویسٹ محمود بوٹی ڈسپنگ سائٹ پر dispose کر رہی ہے جبکہ دوسری لینڈ فل سائٹ کھوڈیر کے مقام پر زیر تعمیر ہے۔ یہ جگہ 140 ایکڑ رقبہ پر محیط ہے اس کا ڈیزائن ترک کمپنی نے تشکیل دیا ہے یہ پراجیکٹ پاکستان میں واحد نوعیت کا ہے جہاں کوڑے کو ماحول دوست طریقے سے تلف کیا جائے گا۔ مستقل قریب میں اس کوڑے سے بجلی پیدا کرنے کا منصوبہ بھی زیر غور ہے۔
- (د) لاہور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی میں تقریباً 70 افراد ہیڈ آفس شاہین کمپلیکس میں اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں جبکہ 8979 افراد فیلڈ میں کام کر رہے ہیں۔

لاہور: خستہ حال عمارات کی تعداد و کارروائی کی تفصیلات

*850: ملک سیف الملوک کھوکھر: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) لاہور شہر میں عوام کو نقصان پہنچانے والی خستہ حال و خطرناک عمارات کی تعداد کتنی ہے نیز کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) کیا ان خستہ حال عمارات کے مالکان کو کوئی نوٹس جاری کئے گئے ہیں؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو ان نوٹسز کی روشنی میں محکمہ نے کیا کارروائی کی ہے، ایوان کو تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) لاہور شہر میں واقع خستہ حال وخطرناک عمارات کی ٹاؤن وار تفصیل درج ذیل ہے۔

سیریل نمبر	نام ٹاؤن	خستہ حال عمارات کی تعداد
1-	گلبرگ ٹاؤن	کوئی نہیں
2-	نیشنل ٹاؤن	09
3-	عزیز بھٹی ٹاؤن	35
4-	راوی ٹاؤن	270
5-	واگہ ٹاؤن	37
6-	اقبال ٹاؤن	49
7-	شالامار ٹاؤن	80
8-	سمین آباد ٹاؤن	95
9-	داتا گنج بخش ٹاؤن	160

(ب) تمام ٹاؤنز میں واقع خستہ حال عمارات کے مالکان کو نوٹسز جاری کر دیئے گئے ہیں۔

(ج) نوٹسز کے نتیجے میں زیادہ تر مالکان نے اپنی عمارتیں مرمت کروالی ہیں جبکہ بہت زیادہ خستہ حال عمارات کو گرا دیا گیا اور ٹاؤن وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جہلم: مین بازار میں تجاوزات کو ہٹانے کی تفصیلات

*1090: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جہلم شہر کے مین بازار میں دکانداروں نے کمرشل ایریا میں تھڑے بنائے ہوئے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ جہلم شہر کے مین بازار میں دکانوں کے مالکان نے پیسے لے کر خوانچہ فروشوں کو اوڑھے لگانے کی اجازت دے رکھی ہے؟

(ج) کیا انتظامیہ مذکورہ بازار میں ان تجاوزات کو فوری ہٹانے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ ٹریفک بلاک نہ ہو، اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) جہلم شہر اور مین بازار میں ناجائز تجاوزات کو ختم کرنے کے لئے ٹی ایم اے جہلم نے ایک سکواڈ انٹی انکروچمنٹ قائم کیا ہوا ہے جو کہ صبح 10.00 بجے سے شام 6.00 بجے تک جہلم شہر

اور مین بازار میں کام کرتا ہے جس کی وجہ سے جہلم شہر اور مین بازار میں ناجائز تجاوزات بشمول ریڑھی اور تھڑے ختم ہو گئے ہیں۔

(ب) اس معاملے کا ٹی ایم اے کے ساتھ کوئی تعلق نہ ہے لیکن ٹی ایم اے جہلم نے مین بازار سے خوانچہ فروشوں اور ریڑھی والوں کو ہٹا دیا ہے جس کی وجہ سے مین بازار میں آمدورفت کا اب کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

(ج) اس سلسلہ میں ٹی ایم اے نے روزانہ کی بنیاد پر آپریشن شروع کیا ہوا ہے جس کی وجہ سے آمدورفت کا کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

شیخوپورہ: ٹی ایم اے کے پاس مشینری کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1193: جناب فیضان خالد ورک: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ٹی ایم اے شیخوپورہ کے پاس پچھلے پانچ سالوں میں کتنی مشینری تھی، ان کی تعداد بتائیں اور کتنی کون کون سی مشینری خریدی گئی؟

(ب) ٹی ایم اے کے پاس ٹریکٹر، موٹر سائیکل، کاریں، صفائی کے لئے ٹرائیاں اور دوسرے آلات کی اب کتنی تعداد ہے؟

(ج) ٹی ایم اے کے پاس جو ٹریکٹرز، موٹر سائیکل، کاریں مشینری ہے، اس پر 2009 سے آج تک پٹرول و ڈیزل اور مرمت پر جو اخراجات آئے ان کی سال وار تفصیل فراہم کریں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ٹی ایم اے شیخوپورہ کے پاس پچھلے پانچ سالوں میں جو مشینری موجود تھی اس کی تعداد درج ذیل ہے:

سیریل نمبر	نام مشینری	تعداد
1	ٹریکٹر ٹرائیاں	08 عدد
2	واٹر ٹینکر	02 عدد
3	ٹریکٹر لوڈر	02 عدد
4	ٹریکٹر بلیڈ کرا	01 عدد
5	فائر بریگیڈ لاریاں	07 عدد (ایک ٹی ایم اے مرید کے کوڈے دی گئی۔ ایک عدد ناکارہ ہو گئی ہے۔)
6	چیپ سوزو کی پوٹھو ہار	03 عدد
7	سوزو کی کلش کار	01 عدد
8	نسان سنی کار	01 عدد

خرید کی گئی مشینری کی تعداد درج ذیل ہے:

تعداد	نام مشینری	سیریل نمبر
25 عدد	کنٹینرز	1
02 عدد	کمپیکل سوپر	2
04 عدد	ٹریکٹر مٹی 240	3
02 عدد	لوڈر	4
04 عدد	ٹریکٹر مع ٹرالیاں	5
02 عدد	ماسٹر ٹرک	6
01 عدد	متسویٹی ٹرک	7
01 عدد	واٹر ٹینکر	8
06 عدد	موٹر سائیکل	9
01 عدد	فورک لفٹر	10
100 عدد	ہتھ ریڈھیاں	11
01 عدد	جنریٹر 100KVA	12

(ب) تفصیل جز (الف) میں درج ہے۔

(ج) پٹرول، ڈیزل اور مرمت پر آئے اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سال	POL اخراجات	مرمت مشینری اخراجات
2009-10	7410914/- روپے	9418278/- روپے
2010-11	12725367/- روپے	6541814/- روپے
2011-12	17521974/- روپے	7413887/- روپے
2012-13	20521154/- روپے	8339154/- روپے
2013-14	10850813/- روپے	4208225/- روپے

لاہور: خستہ حال عمارات کو گرانے کی تفصیلات

*1262: ڈاکٹر مراد راس: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سال 2013 میں راوی ٹاؤن میونسپل انتظامیہ لاہور نے 180 خستہ حال عمارات کو گرانے کی نشاندہی کی ہے، ان میں سے صرف 35 عمارات کو گرانے کا انتخاب کیا گیا ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت باقی ماندہ عمارات کو گرانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ٹاؤن میونسپل ایڈمنسٹریشن راوی ٹاؤن کی حدود میں سال 2013 میں جو سروے کیا گیا اس کے مطابق 270 عمارتیں خطرناک تھیں۔ خطرناک عمارتیں دو قسم کی ہیں:

- 1- وہ عمارتیں جو زیادہ بوسیدہ ہوتی ہیں اور ان کو گرا دیا جانا اشد ضروری ہوتا ہے راوی ٹاؤن میں 17 عمارتیں ایسی تھیں جو قابل استعمال نہ تھیں اور کسی بھی وقت گر سکتی تھیں۔ ان عمارتوں کے مکینوں کو نوٹس دے کر عمارتیں خالی کروا کر گرا دیا گیا تھا۔
- 2- 22 عمارتوں کے مالکان نے کارروائی کے نتیجہ میں مرمت کروالی تھیں۔
- 3- جبکہ 231 عمارتیں قابل مرمت تھیں ان کے مالکان کو نوٹس جاری کر دیئے گئے کہ وہ عمارتیں مرمت کروالیں

(ب) دوسری قسم کی بلڈنگز کے مالکان کو قابضان کو ہر سال ٹی ایم اے راوی ٹاؤن کی طرف سے نوٹس جاری کئے جاتے ہیں کہ وہ موسم برسات کے آنے سے پہلے اپنی عمارتوں کی مرمت کروالیں۔ بیشتر مالکان اپنی عمارتیں مرمت کر والیتے ہیں جو نہیں کرواتے ان مالکان کی عمارتیں گرانے کے نوٹس جاری کر دیئے جاتے ہیں اور خالی کرانے کے بعد وہ گرا دی جاتی ہیں۔ دونوں قسم کی عمارتوں کی فہرست ایوان کی میر پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور: ناجائز تجاوزات کو ختم کرنے کی تفصیل

*1314: محترمہ لبنیٰ ریحان: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ایک مؤقر اخبار "نوائے وقت" کی خبر مورخہ 2013-7-4 کے مطابق، شاہدرہ اور بیگم کوٹ چوک راوی ٹاؤن لاہور تہہ بازاری عملے کی ملی بھگت سے دکانداروں نے ناجائز تجاوزات قائم کر کے شہریوں کے راستے بند کر رکھے ہیں؟

(ب) کیا متعلقہ انتظامیہ اس مسئلہ کو حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک؟ وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) درست نہ ہے۔ روزنامہ "نوائے وقت" مورخہ 2013-7-4 کی خبر کے مطابق شاہدرہ بیگم کوٹ چوک میں جو تجاوزات قائم ہیں وہ عارضی نوعیت کی ہیں۔ عارضی تجاوزات میں

سرفہرست ریڑھیاں ہیں ان کو ختم کرنے کے لئے ٹی ایم اے راوی ٹاؤن نے تین سکواڈ قائم کر رکھے ہیں جو روزانہ کی بنیاد پر تجاوزات کو ختم کر رہے ہیں۔

(ب) سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ نے مورخہ 2-18-2014 سے لاہور میں تجاوزات کے خلاف میگا آپریشن شروع کر رکھا ہے جس میں لاہور کے 9 ٹاؤنز کو تین زون ABC میں تقسیم کیا گیا ہے۔ اس آپریشن میں شامل تین ٹاؤنز کا عملہ مع مشینری اور ٹرک شامل ہوتے ہیں۔ جس کا پہلا آپریشن 18-02-2014 کو ونڈالہ روڈ شاہدرہ سے شروع ہوا اور عرصہ 20 سال سے قائم ناجائز تجاوزات کو ہٹا دیا گیا۔ اس طرح بیگم کوٹ، کھوکھر روڈ، عامر روڈ صدیقیہ کالونی مین بازار اور ٹمبر مارکیٹ میں آپریشن کیا گیا اور سینکڑوں کی تعداد میں قائم شدہ تھڑے سیڑھیاں اور شیڈز ختم کر دیئے گئے۔ یہ آپریشن تاحال جاری و ساری ہے۔

ضلع لاہور: کمرشل آپریشن فیس کی وصولی و دیگر تفصیلات

*1379: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں کمرشل آپریشن فیس کس حساب سے وصول کی جاتی ہے؟
(ب) ضلع لاہور میں موجود کمرشل پلازوں اور شاپنگ سنٹروں نے سال 2013 میں کل کتنی کمرشل آپریشن فیس قومی خزانے میں جمع کروائی؟
(ج) کیا یہ درست ہے کہ ضلع لاہور میں کمرشل پلازوں میں شاپنگ سنٹروں نے سال 2013 میں کمرشل آپریشن فیس جمع نہیں کروائی بلکہ بعض افسروں کو لاکھوں روپے کی رشوت دے کر معاملے کو ختم کروایا ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) سال 2013 میں جاری کردہ نوٹیفیکیشن نمبر 38-18/2009 SOR(LG) بتاریخ 06-06-2012 جاری کردہ شیڈول کے مطابق فیس وصول کی گئی (نوٹیفیکیشن کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مالی سال 2013 میں کمرشل آپریشن فیس کی مد میں مبلغ -/20,60,77,809 روپے قومی خزانے میں جمع کروائے گئے۔

(ج) درست نہ ہے۔

لاہور: گراں فروشوں کو جرمانوں کی تفصیلات

*1380: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) لاہور میں یکم جنوری 2013 تا 30 جون 2013 گراں فروشوں کو کتنا جرمانہ ہوا؟
- (ب) یکم جنوری 2013 تا 30 جون 2013 کتنے دکانداروں کے خلاف مقدمات درج ہوئے اور کتنے دکانداروں کو گرفتار کیا گیا؟
- (ج) مذکورہ عرصہ میں جرمانوں کی مد میں کل کتنی رقم قومی خزانے میں جمع ہوئی؟ وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):
- (الف) لاہور میں یکم جنوری 2013 تا جون 2013 گراں فروشوں کو 11293550 روپے جرمانہ ہوا۔
- (ب) لاہور میں یکم جنوری 2013 تا جون 2013 میں 998 گراں فروشوں کے خلاف مقدمات درج کروائے گئے اور ان میں سے 897 منافع خوروں کو گرفتار کیا گیا۔
- (ج) مذکورہ عرصہ میں جرمانوں کی مد میں 1,12,93,550 روپے خزانہ میں جمع کروادیئے گئے ہیں۔

فیصل آباد پی پی۔ 58 میں سڑکوں کی تعمیر

*1401: جناب احسن ریاض فقیانہ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) پی پی۔ 58 فیصل آباد میں سال 2011-12 اور 2012-13 کے دوران کون کون سی سڑکیں تعمیر کی گئیں، ان سڑکوں کے نام اور لمبائی مع تخمینہ لاگت بیان کریں؟
- (ب) ان سڑکوں کی تعمیر کب شروع ہوئی اور کب مکمل ہوئی، کون کون سی ابھی زیر تکمیل ہیں؟
- (ج) ان سڑکوں کی تعمیر کرنے والی فرم / ٹھیکیدار کی تفصیل بتائیں؟
- (د) ان سڑکوں کی تعمیر میں معیاری میٹریل استعمال کرنے اور ان سڑکوں کی تعمیر مقررہ معیار کے مطابق کروانے کی تصدیق کروائی گئی ہے تو ان اداروں کے نام بتائیں؟

(ہ) کس کس سڑک کی تعمیر غیر معیاری اور معیار کے مطابق نہ ہونے پر حکومت نے ذمہ داران کے خلاف کیا ایکشن لیا ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) پی پی۔ 58 فیصل آباد میں سال 2011-12 کے دوران 10 سڑکیں اور سال 2012-13 کے دوران 19 سڑکیں تعمیر ہوئیں ان کے نام اور لمبائی مع تخمینہ لاگت تسمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تمام سڑکیں مکمل ہو چکی ہیں۔

(ج) سڑکوں کی تعمیر کرنے والی فرموں / ٹھیکیداروں کی تفصیل تسمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ان سڑکوں کی معیاری تعمیر کے لئے محکمہ ہذا اپنے محکمہ کی ہائی وے لیبارٹری سے کام کی تعمیر کے دوران ٹیسٹ لگا کر کام مکمل کرتا ہے اور پھر ٹھیکیداروں کو ادائیگی کی جاتی ہے۔

(ہ) ان سڑکوں کی تعمیر معیار کے مطابق کروائی گئی ہے اور سڑکیں تسلی بخش حالت میں ہیں۔

فیصل آباد: پی پی۔ 58 میں کچی سڑکوں کو پختہ کرنے کے لئے

اٹھائے گئے اقدامات و دیگر تفصیلات

*1402: جناب احسن ریاض قتیانہ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔ 58 فیصل آباد میں ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کی کون کون سی سڑکیں ہیں اور ان میں کون کون سی پختہ اور کون کون سی پختہ نہ ہیں؟

(ب) پختہ سڑکوں کی لمبائی اور چوڑائی کی تفصیل بیان کریں؟

(ج) کچی سڑکوں کی لمبائی اور چوڑائی علیحدہ علیحدہ بیان کریں؟

(د) کچی سڑکوں کو پختہ یا سولنگ لگانے کے لئے سڑک وار تخمینہ لاگت تفصیل بتائیں؟

(ہ) ان کچی سڑکوں کو پختہ یا ان پر سولنگ لگانے کے لئے صوبائی اور ضلعی حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) 77 نمبر سڑکات پی پی پی-58 میں پختہ ہیں اور 88 نمبر سڑکیں کچی ہیں تفصیل تہہ (الف و ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب)

لہائی	چوڑائی	ٹوٹل پختہ سڑکات
59.25KM	24ft	7
7.00KM	18ft	1
56.00KM	12ft	8
99.00KM	10ft	61

(ج) کچی سڑکوں کی لمبائی 181 کلو میٹر ہے اور چوڑائی 20 فٹ ہے۔

(د)

سو لگ کے لئے لاگت	پختہ کرنے کے لئے لاگت
16,50,000/- روپے فی کلو میٹر	40,000,00/- روپے فی کلو میٹر
29,86,50,000/- روپے	72,40,000,00/- روپے

(ه) سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ فیصل آباد ہر سال حکومت پنجاب کی طرف سے مہیا کردہ فنڈز کے مطابق سڑکات پختہ کر رہی ہے۔ گزشتہ تین سالوں میں پی پی پی-58 میں سات سڑکات پختہ کی گئیں جن کی تفصیل تہہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع اوکاڑہ: سڑکوں کی تعمیر و مرمت کی تفصیلات

*1482: ملک تیمور مسعود: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع اوکاڑہ بصیر پور تادیپالپور، بصیر پور تادیفیض آباد براستہ کوٹ شیر خان، بصیر پور تادیمنڈی احمد آباد و ہیڈ گل شیر تارا جوال پل کینال روڈ یہ تمام سڑکات نہایت ہی ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں اور پچھلے کئی سال سے ان کی مرمت نہ کی گئی ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ تمام سڑکوں کی تعمیر و مرمت کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

- (الف) ہاں! یہ درست ہے کہ یہ تمام سڑکات ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں البتہ گزشتہ مالی سال 2012-13 کے دوران سڑک از بصیر پور تا دیپالپور کے کچھ حصوں کی مرمت کر دی گئی ہے رواں مالی سال 2013-14 میں فنڈز کی دستیابی پر بقیہ سڑک بھی مرمت کر دی جائے گی۔
- (ب) حکومت مذکورہ تمام سڑکوں کی تعمیر و مرمت کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ان تمام سڑکات کی تعمیر و مرمت کے لئے تخمینہ مبلغ سات کروڑ روپے ہے جبکہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کی مالی حالت کمزور ہے پھر بھی پراونشل گورنمنٹ سے فنڈز کی دستیابی پر ان سڑکات کی تعمیر و مرمت کا کام شروع کر دیا جائے گا۔ فنڈز کی فراہمی کے لئے محکمہ پی اینڈ ڈی کو مراسلہ ارسال کر دیا گیا ہے۔

ضلع اوکاڑہ: حویلی لکھا شہر میں پانی کی فراہمی کے لئے لگائے گئے

ٹیوب ویلوں کی تعداد دیگر تفصیلات

*1545: محترمہ لمبئی ریحان: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) میونسپل ٹاؤن حویلی لکھا شہر ضلع اوکاڑہ میں لوگوں کو سرکاری پانی کی فراہمی کے لئے کتنے ٹیوب ویل کام کر رہے ہیں اور ان سے شہر کی کتنے فیصد آبادی کو پیئے کا پانی فراہم کیا جا رہا ہے؟
- (ب) کیا یہ درست ہے کہ شہر کی 70 فیصد آبادی کو سرکاری پانی فراہم نہیں کیا جا رہا ہے؟
- (ج) گزشتہ پانچ سالوں کے دوران مذکورہ شہر کو پانی فراہم کرنے کے لئے کتنے ٹیوب ویل خریدے گئے۔ ان کو کن کن مقامات پر نصب کیا گیا اور ان ٹیوب ویلوں کی موجودہ صورتحال کیا ہے؟
- (د) کیا موجودہ حکومت مذکورہ شہر کی آبادی کو صاف پانی کی فراہمی کے لئے کوئی ٹھوس اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، تاریخ سال سے ایوان کو آگاہ کریں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

- (الف) پانچ عدد ٹیوب ویل میونسپل ٹاؤن حویلی لکھا شہر میں نصب ہیں جو کہ شہر کی آبادی کی 60 فیصد ضروریات کو پورا کر رہے ہیں۔

- (ب) یہ درست نہ ہے شر کی تقریباً 60 فیصد آبادی کو پیسے کا صاف پانی فراہم کیا جا رہا ہے۔
 (ج) میونسپل کمیٹی حویلی لکھا میں ٹی ایم اے، دیپالپور نے کسی نئے ٹیوب ویل کی تنصیب نہ کی ہے۔

(د) موجودہ پالیسی کے مطابق پانی کی فراہمی کے لئے سکیم محکمہ پبلک ہیلتھ بناتی ہے اور اس کی تکمیل کے بعد یہ دیہاتی علاقوں میں user committee اور شہری علاقوں میں متعلقہ ٹی ایم اے کو منتقل کر دی جاتی ہے مذکورہ علاقے میں پانی کی فراہمی کے لئے محکمہ لوکل گورنمنٹ نے PHED کو التجا کی ہے کہ وہ آئندہ مالی سال میں اس کی تعمیر پر غور کرے۔ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع رحیم یار خان: عارف ٹاؤن میں سیوریج اور واٹر سپلائی کی ابتر صورت حال
 *1568: قاضی احمد سعید: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ عارف ٹاؤن تحصیل صادق آباد ضلع رحیم یار خان کی گلی نمبر 9 کا سیوریج عرصہ دراز سے خراب ہے؟
 (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پوری کالونی میں واٹر سپلائی لائن کا نظام بہت بوسیدہ اور خراب ہو چکا ہے اور لوگوں نے اپنی مدد آپ کے تحت پانی کے کنکشن لگائے ہوئے ہیں؟
 (ج) کیا حکومت مذکورہ ٹاؤن کی گلی کو پختہ کرنے، سیوریج اور واٹر سپلائی کا سسٹم ٹھیک کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

- (الف) عارف ٹاؤن تحصیل صادق آباد ضلع رحیم یار خان کی گلی نمبر 9 کی سیوریج لائن بوسیدہ یا خراب نہ ہے بلکہ موقع پر سیوریج لائن چل رہی ہے اور ڈھکنے جات بھی مکمل ہیں۔
 (ب) مذکورہ علاقہ کی واٹر سپلائی کا نظام درست ہے اور مکینوں کو صاف پانی کی فراہمی جاری ہے اور کنکشنز ٹی ایم اے کی طرف سے منظور شدہ ہیں تصدیق محلہ داران تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) مذکورہ ٹاؤن کی واٹر سپلائی اور سیوریج کا نظام درست ہے جبکہ گلی مذکور کے نصف حصہ میں ٹف ٹائل لگی ہوئی ہے اور باقی حصہ میں پختہ روڈ بنی ہوئی ہے۔

ضلع اوکاڑہ: میونسپل ٹاؤن حویلی لکھا میں تجاوزات کے خلاف آپریشن کی تفصیلات

*1583: جناب احمد خان بھچھر: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) میونسپل ٹاؤن حویلی لکھا ضلع اوکاڑہ میں گزشتہ دو سال کے دوران کن کن مقامات پر ناجائز تجاوزات کے خلاف آپریشن کیا گیا؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ اس ٹاؤن کے اہلکاران و افسران کی ملی بھگت سے ناجائز تجاوزات پھر انہی مقامات پر قائم کروادی گئی ہیں؟

(ج) یہ آپریشن کن افسران کی سربراہی میں کیا گیا اور کیا موجودہ ٹاؤن انتظامیہ جہاں جہاں ناجائز تجاوزات ہیں ان کے خلاف آپریشن کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) حویلی لکھا ٹاؤن میں منور شہید روڈ، سرکلر روڈ، پاکپتن روڈ، ہیڈ سلیما کی روڈ اور حجرہ شاہ مقیم روڈ سے آپریشن کر کے عارضی ناجائز تجاوزات کا خاتمہ کروایا گیا ہے اور روزانہ کی پڑتال کے لئے ٹاؤن مذکورہ میں انٹی انکروچمنٹ سکواڈ و انفورسمنٹ انسپکٹر حسب ضابطہ تعینات ہیں۔

(ب) ناجائز تجاوزات عارضی کو بذریعہ انفورسمنٹ انسپکٹر ٹاؤن ہذا روزانہ کی بنیاد پر ختم کروایا جاتا ہے۔ کسی بھی انکروچر سے یا عوام الناس سے ملی بھگت کی کوئی شکایت موصول نہ ہوئی ہے ٹاؤن ہذا کے اہلکاران و افسران کی عارضی ناجائز تجاوز کنندگان سے ساز باز ہے اور نہ ہی ملی بھگت ہے۔

(ج) متذکرہ بالا آپریشن عارضی ناجائز تجاوزات مندرجہ جواب نمبر 1 چیف آفیسر ٹاؤن ہذا کی سربراہی میں بذریعہ انفورسمنٹ انسپکٹر و دیگر عملہ انٹی انکروچمنٹ سکواڈ ٹاؤن ہذا کیا گیا۔ ٹاؤن انتظامیہ میں ناجائز تجاوزات کے خاتمہ کے لئے انفورسمنٹ انسپکٹر تعینات کر رکھا ہے جو کہ

روزانہ کی بنیاد پر کارروائی کرتا ہے۔ علاوہ ازیں حسب نشاندہی / شکایت حکام بالا ناؤن انتظامیہ حویلی لکھاہمہ وقت خاتمہ ناجائز تجاوزات کے لئے مستعد رہتی ہے۔

ضلع لیہ: ڈسٹرکٹ روڈ کی مرمت کروانے کی تفصیلات

*1640: سردار قیصر عباس خان لکھی: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) تحصیل چو بارہ ضلع لیہ میں کتنی ڈسٹرکٹ روڈز ہیں جو ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں؟

(ب) کیا حکومت ان سڑکات کو مرمت کرانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) تحصیل چو بارہ ضلع لیہ میں 20 سڑکات قابل مرمت ہیں۔ سڑکات کی تفصیل اور تخمینہ لاگت تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع لیہ کی سڑکات کو اہمیت اور استعمال کے لحاظ سے دستیاب وسائل سے ایک پروگرام کے تحت مرمت کیا جاتا ہے۔ اگر کہیں آبادی کا رابطہ منقطع ہونے کا خدشہ ہو تو وہ سڑک فوری مرمت کر دی جاتی ہے تاہم ان سڑکات میں ایسی صورت نہ ہے۔

لاہور: ملیر یا اور ڈینگی بخار سے بچاؤ کے لئے بنائے گئے

سنٹرز و دیگر تفصیلات

*1654: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور میں ملیر یا اور ڈینگی بخار سے بچاؤ کے لئے کتنے سپرے سنٹرز کام کر رہے ہیں اور کب سے؟

(ب) ان سنٹروں سے کون کون سے علاقوں میں اس سال سپرے کیا گیا اور اس پر کتنے اخراجات آئے، یو سی وار اخراجات سے آگاہ کریں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سنٹروں کی لاپرواہی اور بروقت سپرے نہ کرنے کی وجہ سے لاہور میں ڈینگی کی وباء پھیلی، اگر ہاں تو آئندہ کے لئے حکومت نے کیا لائحہ عمل تیار کیا ہے، اس سے آگاہ کریں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

- (الف) لاہور میں ملیر یا اور ڈینگی بخار سے بچاؤ کے لئے 2010 سے 150 سنٹرز کام کر رہے ہیں۔
- (ب) تمام سنٹرز سے متعلقہ یونین کونسل کی آبادیوں میں سپرے کیا گیا۔ ان یونین کونسلز کا علیحدہ بجٹ نہیں ہوتا بلکہ اکٹھا بجٹ متعلقہ ٹاؤن میں ہوتا ہے۔ ٹاؤن کے فراہم کردہ اعداد و شمار کے مطابق ان پر تقریباً 1,72,21,050 روپے خرچ ہوئے اس طرح اوسطاً ہریونین کونسل میں 1,14,807 روپے خرچہ ہوا۔
- (ج) یہ درست نہیں ہے بلکہ مذکورہ سنٹرز پوری محنت اور ایمانداری کے ساتھ سپرے اور سروے کر رہے ہیں اور آئندہ کے لئے گھر گھر سرویلینس اور ڈینگی سے آگاہی مہم چلائی جا رہی ہے۔ مزید برآں حکومت کا WHO ہدایت کے مطابق اب Adult مچھر کی بجائے Larva ختم کرنے کی پالیسی ہے جو کہ انتہائی کامیابی سے جاری ہے۔

لاہور: دریائے راوی کے دونوں کناروں پر غیر قانونی

کالونیاں بنانے کی تفصیلات

*1698: سردار محمد آصف نکئی: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ قبضہ مافیانے لاہور میں دریائے راوی کے دونوں کناروں پر غیر قانونی کالونیاں بنادی ہیں اور تعمیرات کا سلسلہ جاری ہے؟
- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان کالونیوں میں رہائش پذیر لوگوں کی زندگیوں کو داؤ پر لگایا گیا ہے اور کسی بھی وقت دریائے بہاؤ میں اضافے سے ان کی جان و مال کو ناقابل تلافی نقصان پہنچ سکتا ہے؟
- (ج) کیا حکومت کے متعلقہ ادارے مذکورہ بالا تعمیرات کو روکنے کے لئے ضروری اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتے ہیں تاکہ وہاں کے رہائشیوں کو تحفظ فراہم کیا جاسکے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

- (الف) یہ درست نہیں کہ قبضہ مافیائے لاہور میں دریائے راوی کے دونوں کناروں پر غیر قانونی کالونیاں بنادی ہیں بلکہ یہ تعمیرات انفرادی ہیں کالونی کی شکل میں نہیں ہیں یہ تعمیرات عرصہ دراز سے تعمیر شدہ ہیں اور فی الحال کوئی تعمیر نہ ہو رہی ہے۔
- (ب) یہ درست نہیں ہے۔ دریا کے کنارے کوئی منظور شدہ سکیم نہ ہے لوگوں نے رہنے کے طور پر کچھ مکانات تعمیر کر لئے ہیں جن کو نوٹس جاری کر دیئے گئے ہیں اور ان کے خلاف کارروائی جاری ہے۔
- (ج) راوی ٹاؤن انتظامیہ نے غیر قانونی تعمیرات کا سروے کر کے متعلقہ افراد کو نوٹس جاری کر دیئے ہیں۔

سیالکوٹ: گلوٹیاں گاؤں سے گھوکل گاؤں جانے والی

سڑک کی ابتر صورت حال کی تفصیلات

*1710: جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) موٹر گلوٹیاں سے گلوٹیاں گاؤں (ڈسکہ سیالکوٹ) اور گھوکل گاؤں جانے والی سڑک پر پیدل، سائیکل، موٹر سائیکل، وگن، کار اور بس پر جاننا ممکن ہے بلکہ پیدل سفر کرنا بھی انتہائی مشکل ہے کیونکہ سڑک پر 3/3 فٹ کے گہرے گڑھے پڑ چکے ہیں؟
- (ب) اس سڑک کی دیکھ بھال کے لئے کتنے ملازمین مامور ہیں۔ ان کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟
- (ج) سال 2010-11 تا 2012-13 تک اس سڑک کی سالانہ مرمت پر کتنی رقم خرچ کی گئی تھی؟
- (د) اس سڑک کی از سر نو تعمیر کے لئے کس کس آفیسر یا ملازم نے اپنے اعلیٰ افسران کو کب تحریری طور پر مطلع کیا تھا؟
- (ه) اس سڑک کی تعمیر کب تک حکومت کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

- (الف) اس میں کوئی شک نہ ہے کہ حالیہ سیلاب کی وجہ سے سڑک کی حالت ابتر ہے۔ فنڈز نہ ہونے کی وجہ سے اس کی اب تک مرمت نہ کی جاسکی ہے۔
- (ب) سڑکوں کی دیکھ بھال کے لئے پورے ضلع میں سٹاف بہت ہی کم ہے لہذا جہاں ضرورت ہو سٹاف تعینات کر دیا جاتا ہے۔
- (ج) سال 11-2010 تا 13-2012 تک اس سڑک کی سالانہ مرمت پر کوئی رقم خرچ نہ کی گئی ہے۔
- (د) ڈی سی او، سیالکوٹ نے فنڈز کے لئے چیف منسٹر سیکرٹریٹ کو درخواست کی ہے، مراسلہ کی کاپی تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ه) حکومت اس سڑک کی مرمت کا ارادہ رکھتی ہے فنڈز کی فراہمی کے لئے ڈیمانڈ کی گئی ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

چنیوٹ: سینٹری ورکروں سے متعلق تفصیلات

34: الحاج محمد الیاس چنیوٹی: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ چنیوٹ کی آبادی کے لحاظ سے 520 سینٹری ورکرز کی ضرورت ہے مگر موقع پر 272 کام کر رہے ہیں؟
- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ 176 سینٹری ورکرز کی اسامیوں کی منظوری کے لئے حکومت کو درخواست کی گئی ہے؟
- (ج) اگر جڑھائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت چنیوٹ شہر کے رہائشیوں کو صفائی کی سہولیات مہیا کرنے کے لئے مزید عملہ بھرتی کرنے کو تیار ہے تو کب تک، نہیں تو وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ٹی ایم اے چنیوٹ کے پاس موجود سینٹری ورکروں کی تعداد 272 ہے۔

(ب و ج) محکمہ بلدیات کو ٹی ایم اے چنیوٹ کالیٹر مورخہ 02-06-2014 (الف) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے ڈی سی او چنیوٹ کے توسط سے لیٹر مورخہ 04-06-2014 کو موصول ہوا ہے۔ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے جس میں التجا کی گئی ہے کہ ٹی ایم اے چنیوٹ میں سینٹری ورکروں کی موجودہ تعداد جو کہ 272 ہے اس کو بڑھا کر 498 کر دیا جائے۔ محکمہ بلدیات نے مورخہ 10-06-2014 (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے کو ٹی ایم اے چنیوٹ سے کاغذات کے لئے لکھا ہے۔ جو نئی کاغذات موصول ہوں گے نئی اسامیوں کی درخواست پر قانون کے مطابق عمل کیا جائے گا۔

فیصل آباد: جیل روڈ کی تعمیر و مرمت سے متعلق تفصیلات

72: میاں طاہر: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جیل روڈ فیصل آباد کی تعمیر و مرمت کا کام 14 کروڑ روپے سے کروایا گیا ہے؟

(ب) اس رقم سے اس روڈ کا جو حصہ تعمیر کیا گیا اس ایریا کی نشاندہی فرمائیں؟

(ج) اگر اس کی تعمیر سے قبل اس کا اسٹیٹس تیار کروایا گیا تھا تو وہ کتنی مالیت کا تھا؟

(د) کن کن افسران نے اس کام کا معائنہ کیا اور انہوں نے اس کی تعمیر و مرمت میں کن نقائص کی نشاندہی کی؟

(ه) کیا اس روڈ کا جو کام ہوا ہے اس کام سے ایف ڈی اے کے افسران مطمئن ہیں، اگر نہیں تو پھر اس سلسلہ میں حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ درست نہ ہے سڑک مذکورہ پر 30-06-2014 تک مبلغ 95.00 ملین روپے خرچ ہوئے۔

(ب) مذکورہ سڑک کے درج ذیل حصے اس رقم سے تعمیر کئے گئے۔

(I) پولیس لائن چوک تا اکبر آباد قبرستان / واسپینل (پارٹ I)

(II) اکبر آباد قبرستان تا لائیڈ موڑ (پارٹ II)

(ج) مذکورہ سڑک کے تخمینہ جات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(I) مبلغ 83.87 ملین روپے (پارٹ I)

(II) مبلغ 46.60 ملین روپے (پارٹ II)

(د) کمشنر فیصل آباد ڈویژن، ڈی سی او فیصل آباد، ای ڈی او (ورکس اینڈ سروسز) فیصل آباد، ڈی او

(روڈز) فیصل آباد اور ریزیدنٹ انجینئر، نیسپاک نے مذکورہ سڑک کا معائنہ کیا اور کام کو معیار

کے مطابق قرار دیا۔

(ه) یہ سڑک ایف ڈی اے کے زیر نگرانی نہ ہے۔

وال چانگ ایکٹ کے متعلق تفصیلات

79: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے

کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب اسمبلی سے ایک ایکٹ پاس ہوا تھا جس کے تحت وال چانگ منع

کی گئی تھی اور خلاف ورزی پر باقاعدہ سزا مقرر ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ متعلقہ ذمہ داران کی طرف سے اس ایکٹ پر عملدرآمد نہ کروانے کی

وجہ سے وال چانگ بدستور جاری ہے؟

(ج) اگر جزائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت اس بابت اسمبلی سے پاس کئے ہوئے ایکٹ

پر عملدرآمد کروانے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) درست ہے۔

(ب) درست نہ ہے البتہ کچھ لوگ، تنظیمیں غیر قانونی وال چانگ کرتے ہیں جس کو ختم کرنے

کے لئے حکومت کی وقتاً فوقتاً جاری کردہ ہدایات کے مطابق تمام کمشنرز وال چانگ ختم کرنے

کی ماہانہ رپورٹ حکومت کو ارسال کر رہے ہیں۔

(ج) جیسا کہ اوپر جز (ب) میں بیان کیا گیا ہے۔

خطرناک کیمیکلز کی غیر قانونی فروخت سے متعلقہ تفصیلات

122: جناب احمد خان بھچر: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ خطرناک کیمیکلز تیزاب گندھک اور پوٹاش کی فروخت پر پابندی عائد ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پابندی کے باوجود سرگودھا کے اکثر علاقوں میں ان کیمیکلز کی غیر قانونی فروخت جاری ہے؟

(ج) حکومت نے ان کیمیکلز کی غیر قانونی فروخت پر اب تک کیا کارروائی کی ہے، تفصیل بتائی جائے۔

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) درست نہ ہے۔

(ب) ضلع سرگودھا میں ہر قسم کے خطرناک کیمیکلز کی غیر قانونی فروخت کے بارے میں کوئی شکایت موجود نہ ہوئی ہے مزید برآں ڈی پی او سرگودھا نے تمام ایس ایچ او کو ہدایت کی ہے کہ وہ صورتحال پر کڑی نظر رکھیں اور خطرناک کیمیکلز کی غیر قانونی فروخت کرنے والوں کے خلاف بمطابق قانونی کارروائی عمل میں لائیں۔

(ج) خطرناک کیمیکلز کے کاروبار کو regulate کرنے کے لئے محکمہ لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ نے ریگولیشنز آف دی ٹریڈ آف کیمیکلز ماڈل بائی لاز تیار کر کے تمام ضلعی حکومتوں کو ارسال کئے ہیں۔ تمام ضلعی حکومتیں درج بالا بائی لاز کے تحت ہر قسم کے غیر قانونی کیمیکلز کے کاروبار کو روکنے کے لئے اقدامات کر رہی ہیں۔

الحاج محمد الیاس چینیوٹی: جناب سپیکر! ہمارے سوالات ابھی رہتے ہیں۔

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب سپیکر: چینیوٹی صاحبہ! اٹنم ختم ہو گیا ہے۔ اب ہم Call Attention Notices لیتے ہیں۔ پہلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 611 میاں محمود الرشید کی طرف سے ہے۔ ان کا معاملہ بھی suspension

والا ہے اور وہ قائد حزب اختلاف بھی ہیں اس توجہ دلاؤ نوٹس کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 603 میاں طارق محمود صاحب کی طرف سے ہے۔ جی، میاں طارق محمود صاحب بیان فرمائیں۔

گجرات: اشتہاری ملزم کی فائرنگ سے شہریوں کے شدید زخمی

ہونے اور ملزم کی گرفتاری سے متعلقہ تفصیلات

603: میاں طارق محمود: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ یکم جولائی 2014 کو مسمیٰ محمد یوسف ولد غلام قوم گجر سکھ سیکریالی تھانہ ڈنگہ ضلع گجرات اور اس کے دیگر ساتھیوں کو اشتہاری ملزم محمد اکرم ولد محمد حسین نے کلاشکوف سے فائرنگ کر کے شدید زخمی کر دیا؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ ملزم کے خلاف مختلف ایف آئی آرز کے تحت مقدمات درج ہیں مگر پولیس اس کو گرفتار نہیں کر رہی؟

(ج) کیا حکومت اس ملزم اور اس کے ساتھیوں کو گرفتار کرنے اور ان کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر داخلہ (کرنل) (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ: جناب سپیکر!

(الف) درست ہے کہ مورخہ یکم جولائی 2014 کو مسمیٰ محمد یوسف ولد غلام قوم گجر سکھ سیکریالی تھانہ ڈنگہ میں مقدمہ نمبر 259/جرم 324/34/109 (ت پ) درج رجسٹرڈ ہوا۔ مورخہ 08-07-14 کو مدعی کا بھانجا تصور حسین جو مضروب ہوا تھا وہ انہی زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے جاں بحق ہو گیا جس پر جرم 302 (ت پ) ایذا ہوا۔ تفتیش مقدمہ زیر نگرانی DSP/SDPO کھاریاں سرکل تفتیشی آفیسر ایس آئی محمد ریاض تھانہ ڈنگہ کے سپرد ہوئی ہے۔

(ب) درست ہے کہ مجرم اشتہاری کے خلاف مختلف تھانہ جات میں مقدمات درج رجسٹرڈ ہیں۔ ہر دو فریقین کی آپس میں سابقہ دشمنی قتل ہے۔ مجرم اشتہاری محمد اکرم کی گرفتاری کے لئے سپیش ٹیمیں زیر نگرانی DSP/SDPO کھاریاں سرکل تشکیل دی گئی۔

(ج) ضلع گجرات پولیس نے مجرم اشتہاری محمد اکرم اور اس کے ساتھیوں کی گرفتاری کے لئے سپیشل ٹیمیں زیر نگرانی DSP/SDPO کھاریاں سرکل تشکیل دی ہیں۔

مجرم اشتہاری محمد اکرم کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی کرتے ہوئے زیر دفعہ 88 ض ف اس کی غیر منقولہ جائیداد 4 کنال 3 مرلہ کی قرقی عمل میں لائی جا چکی ہے اور مجرم کی گرفتاری کے لئے مورخہ 12-04-12 کو ہیڈ منی 2 لاکھ روپے مقرر کروائی جا چکی ہے۔ مجرم اشتہاری کو پناہ دینے والوں کے خلاف 216 تپ کی کارروائی کی گئی ہے علاوہ ازیں مجرم اشتہاری کو بیرون ملک فرار سے روکنے کے لئے اس کا نام ای سی ایل میں شامل کروایا گیا ہے۔

جدید ٹیکنالوجی سے استفادہ کرتے ہوئے CDR حاصل کیا گیا ہے اور لوکیٹر سے مجرم اشتہاری کی لوکیشن چیک کروائی گئی ہے جو لاہور، گوجرانوالہ اور شیخوپورہ کے گرد و نواح میں آتی رہی ہے۔ جہاں پر مجرم اشتہاری کی گرفتاری کے لئے متعدد ریڈ کئے گئے۔ تمام وسائل و جدید ٹیکنالوجی کو بروئے کار لاتے ہوئے مجرم اشتہاری کے گرد گھیراتنگ کیا جا رہا ہے۔ انشا اللہ جلد از جلد مجرم اشتہاری محمد اکرم اور اس کے ساتھیوں کو گرفتار کر کے کیفر کردار تک پہنچایا جائے گا۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! یہ بڑی دردناک story ہے۔ اس نے پہلا قتل 07-07-13 کو کیا تھا اور ایف آئی آر نمبر 343 ہے، دوسرا قتل 07-07-30 کو کیا تھا، تیسرا قتل 07-09-21 کو کیا، اس طرح اور واقعہ اس نے 07-12-17 کو کیا، پھر اس نے 08-02-21 کو کیا، پھر 08-10-13 کو کیا، پھر 09-07-16 کو کیا اور پھر 2010-08-04 کو کیا۔

جناب سپیکر گزارش یہ ہے کہ منسٹر صاحب SDPO کی بات کرتے ہیں۔ میرے پاس گاؤں کے لوگ آتے ہیں، وہ ایک ٹیلیفون کرتا ہے اور کہتا ہے کہ وہاں آدمی کو جا کر بیان دو اور یہ پراپرٹی اس کے نام کر دو۔ ورنہ میں آپ کو مار دوں گا مجھے اتنے پیسے چاہئیں۔ میری صرف یہ گزارش ہے کہ میرے پاس لوگ آئے اور میں نے ابھی ایک fresh application چیف منسٹر پنجاب کو چیف منسٹر سیکرٹریٹ میں دی اور یہ درخواست 19-08-2014 کو دی ہے۔ اس کی ایک کاپی بھی مجھے چیف منسٹر سیکرٹریٹ نے ارسال کی ہے۔ منسٹر صاحب نے یہاں پر جس SDPO کی بات کی ہے، ایک SDPO اس سے پہلے کھاریاں سے گیا ہے۔ کھاریاں SDPO صاحبان کے لئے پنجاب کی سب سے اچھی تحصیل ہے چونکہ وہ وہاں پر مال و دولت اکٹھا کرنے جاتے ہیں۔ یہ SDPO اپنے دفتر میں بیٹھا رہتا ہے اور ایک دن بھی کسی

اشتہاری کے پیچھے نہیں گیا۔ یہ ظلم کی داستان بہت بڑی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ کرنل صاحب ان معاملات کو deal بھی کر رہے۔ یہ آئی جی صاحب کے ساتھ ایک میٹنگ کریں اور ہماری حکومت کا تو vision ہے کہ ایسے لوگوں کو اگلے 24 گھنٹے میں گرفتار کرنا چاہئے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر داخلہ!

وزیر داخلہ (کرنل) (ریٹائرڈ) شجاع خاندادہ: جناب سپیکر! یہ کیس میرے پاس آج آیا تھا اور میں نے آج ہی پڑھا ہے۔ میری DPO concerned سے بات already ہو گئی ہے، انہوں نے جس طرح اس کی تاریخی تفصیل کراؤم دکھائی ہے وہ میں نے DPO سے exchange کر کے رکھ دی ہے۔ میں DPO کو خود ملوں گا اور وہ میرے پاس آئے گا۔ میں انشاء اللہ ان کو ٹائم لائن دوں گا کہ کس ٹائم لائن میں اس اشتہاری اکرم کو پکڑنا ہے۔ معزز ایوان یقین کر لے کہ جو بات میں یہاں کہتا ہوں اس کو پورا کرتا ہوں۔ میں اس پر serious ہوں، انشاء اللہ تعالیٰ اس کو پکڑنے اور قانون کے کٹھمرے میں کھڑا کرنے کی پوری کوشش کروں گا۔

جناب سپیکر: آج آپ کو پتا تھا کہ اسمبلی میں جواب دینا ہے تو آپ کو ڈی پی او صاحب کو یہاں پر بلا کر بٹھانا چاہئے تھا اور صحیح طرح سے جواب بھی دینا چاہئے تھا۔

وزیر داخلہ (کرنل) (ریٹائرڈ) شجاع خاندادہ: جناب سپیکر! یہ کیس میں نے آج دیکھا ہے بلکہ آج یہاں آتے ہوئے تقریباً ایک گھنٹہ پہلے دیکھا ہے۔ جس طرح سے میں نے آج اس کا جواب دینا تھا، میں نے یہی سوچا ہوا تھا کہ پہلے میں اس کے متعلق آپ سے بات کروں گا۔

جناب سپیکر: اس توجہ دلاؤ نوٹس کو pending کیا جاتا ہے۔ آپ ڈی پی او کو بلائیں اور اس سے مفصل رپورٹ لیں، اس کے بعد اس کی تفصیل ایوان کو بتائیں۔

وزیر داخلہ (کرنل) (ریٹائرڈ) شجاع خاندادہ: جناب سپیکر! میں اس پر پوری طرح سے action لے کر اس معزز ایوان کو inform کروں گا۔

جناب سپیکر: آپ نے جمعرات تک اس کی تفصیل بتانی ہے۔

وزیر داخلہ (کرنل) (ریٹائرڈ) شجاع خاندادہ: جناب سپیکر! میری گزارش ہو گی کہ جمعرات تک اس کو pending کرنے کی بجائے اگلے سو موارت تک کر دیں تو آپ کی مہربانی ہو گی کیونکہ جمعرات کو میں یہاں پر نہیں ہوں گا۔

جناب سپیکر: اس توجہ دلاؤ نوٹس کو اگلے سو مواریتک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔
وزیر داخلہ (کرئل) (ریٹائرڈ) شجاع خازندہ: جناب سپیکر! شکریہ

رپورٹیں

(جو پیش ہوئیں)

جناب سپیکر: جناب محمد افضل گل صاحب مجلس قائمہ برائے زراعت کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

مسودہ قانون گوداموں کی رجسٹریشن پنجاب 2014 کے بارے میں

مجلس قائمہ برائے زراعت کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

جناب محمد افضل گل: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں

The Punjab Registration of Godowns Bill 2014 (Bill

No. 21 of 2014)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے زراعت کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

جناب سپیکر: رپورٹ پیش کر دی گئی ہے۔ اب باؤ اختر صاحب مجلس قائمہ برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں ان کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

مسودہ قانون اوور سیز پاکستانی کمیشن پنجاب 2014 کے بارے میں

مجلس قائمہ برائے ایس اینڈ جی اے ڈی کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

باؤ اختر علی: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں

The Punjab Overseas Pakistani Commission Bill

2014 (Bill No. 23 of 2014)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کی رپورٹ
ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

جناب سپیکر: رپورٹ پیش کر دی گئی۔ اب اگلی رپورٹ انجینئر قمر الاسلام راجا صاحب مجلس قائمہ برائے
تعلیم کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں ان کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

مسودہ قانون مفت اور لازمی تعلیم 2014 کے بارے میں

مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

انجینئر قمر الاسلام راجا: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں

The Punjab Free and Compulsory Education Bill

2014 (Bill No.16 of 2014)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

جناب سپیکر: رپورٹ پیش کر دی گئی۔ اب اگلی رپورٹ مخدوم سید محمد مسعود عالم صاحب مجلس قائمہ
برائے ہوم افیئرز کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں ان کو دعوت دیتا ہوں کہ رپورٹ
پیش کریں۔

مسودہ قانون پنجاب سٹریٹجک کوآرڈینیشن 2014 کے بارے میں

مجلس قائمہ برائے ہوم افیئرز کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

مخدوم سید محمد مسعود عالم: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکریہ۔ جناب سپیکر! میں

The Punjab Strategic Coordination Bill 2014 (Bill No.

22 of 2014)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہوم افیئرز کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا

ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

جناب سپیکر: رپورٹ پیش کر دی گئی۔ اگلی رپورٹ جناب حماد نواز خان ٹیپو صاحب مجلس قائمہ برائے مقامی حکومت ودیہی ترقی کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں ان کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹیں پیش کریں۔

مسودات قانون (ترمیم) لوکل گورنمنٹ پنجاب نمبر 19 اور 20 بابت 2014
کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مقامی حکومت ودیہی ترقی کی رپورٹوں
کا ایوان میں پیش کیا جانا

جناب حماد نواز خان ٹیپو: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں

The Punjab Local Government (Amendment) Bill 2014

(Bill No. 19 of 2014 and the Punjab Local Government

(Amendment) Bill 2014 (Bill No. 20 of 2014)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مقامی حکومت ودیہی ترقی کی رپورٹیں ایوان
میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹیں پیش ہوئیں)

جناب سپیکر: رپورٹیں پیش کر دی گئیں۔

شیخ علاؤ الدین: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: آپ کی بھی کوئی تحریک التوائے کار ہے؟

شیخ علاؤ الدین: جناب سپیکر! اگر ہوگی تو آپ کو مشکل پیش آئے گی۔

تحریر التوائے کار

جناب سپیکر: محترمہ شنیلا روت صاحبہ کی ایک تحریک التوائے کار نمبر 14/531 جو کہ پہلے سے

pending شدہ تھی اس کو take up کرتے ہیں۔ اس کا جواب آگیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جی، اس تحریک التوائے کار کا

جواب آگیا ہے۔

جناب سپیکر: جواب پڑھ دیں۔

لاہور میں لگائے گئے اتوار بازار ضلعی انتظامیہ کی عدم توجہ کے باعث غیر فعال صورتحال کا شکار

(--- جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ تحریک التوائے کار نمبر 531/14 کا جواب آیا ہے کہ لاہور کے تمام ٹاؤنز اپنے ایریاز میں بہترین اتوار بازار لگا رہے ہیں، اتوار بازار کے ساتھ ساتھ ٹی ایم اے بدھ بازار، جمعہ بازار، سہولت بازار اور سہولت مرکز بھی قائم کئے ہوئے ہیں۔ یہاں سے عوام سبزی، فروٹ اور پرچون کی اشیاء سستے داموں خرید سکتے ہیں۔ اندرون شہر ایک کمرشل اور تجارتی منڈی کی شکل اختیار کر گیا ہے۔ وہاں کے رہائشی اپنی پراپرٹی بیچ کر بیرون شہر جا چکے ہیں۔ ایک اندازے کے مطابق اندرون شہر اب صرف پچاس ہزار افراد رہائش پذیر ہیں۔ اندرون شہر میں اتوار بازار قائم کرنے کے لئے کوئی مناسب جگہ میسر نہ ہے، ویسے بھی اکبری منڈی اجناس اور پرچون اشیاء کی تھوک مارکیٹ ہے اور اس کے ساتھ ہی دہلی گیٹ کے درمیان فروٹ اور سبزی منڈی کے لئے سہولت بازار قائم کیا گیا ہے۔ سبزی منڈی اور میوہ منڈی بھی پرانے شہر سے دور نہ ہیں۔ اس کے علاوہ اندرون شہر میں اعظم کلاتھ مارکیٹ، پاکستان کلاتھ مارکیٹ، شاہ عالمی میں کاسمیٹکس، الیکٹرانکس اور کراکری کی ہول سیل مارکیٹیں موجود ہیں اس لئے عوام کی عدم دلچسپی کی وجہ سے پرانے شہر میں اتوار بازار قائم نہیں کیا جاسکتا۔ اس کے علاوہ دیگر جو ٹاؤنز ہیں، گلبرگ ٹاؤن، سمن آباد ٹاؤن، شمال مار ٹاؤن، اقبال ٹاؤن، نشتر ٹاؤن، واہگہ ٹاؤن، داتا گنج بخش ٹاؤن اور عزیز بھٹی ٹاؤن یعنی ان تمام میں جتنے بھی متعلقہ بازار ہیں جیسے اتوار بازار، جمعہ بازار اور سہولت بازار قائم کئے جا چکے ہیں۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔

سرکاری کارروائی

ہنگامی قوانین

(جو پیش ہوئے)

جناب سپیکر: اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر درج ذیل سرکاری کارروائی ہے۔

ہنگامی قانون NUR انٹرنیشنل یونیورسٹی لاہور 2014

MR SPEAKER: The NUR International University Lahore Ordinance 2014. Minister for Law may lay the NUR International University Lahore Ordinance 2014.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS

(Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehmen): Mr Speaker I lay the NUR International University Lahore Ordinance 2014.

MR SPEAKER: The NUR International University Lahore Ordinance 2014 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House under rule 91(6) of Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Education with the direction to submit its report within two months.

ہنگامی قانون (ترمیم) دھماکا خیز مواد پنجاب 2014

MR SPEAKER: Now, Minister for Law may lay the Punjab Explosives (Amendment) Ordinance 2014.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS

(Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehmen): Mr Speaker I lay the Punjab Explosives (Amendment) Ordinance 2014.

MR SPEAKER: The Punjab Explosives (Amendment) Ordinance 2014 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House under rule 91(6) of Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Home with the direction to submit its report within two months.

ہنگامی قانون نصاب تعلیم و ٹیکسٹ بک بورڈ پنجاب 2014

MR SPEAKER: Now, Minister for Law may lay the Punjab Curriculum and Text Book Board Ordinance 2014.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS

(Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehmen): Mr Speaker! I lay The Punjab Curriculum and Text Book Board Ordinance 2014.

MR SPEAKER: The Punjab Curriculum and Text Book Board Ordinance 2014 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House under rule 91(6) of Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Education with the direction to submit its report within two months.

ہنگامی قانون ہائر ایجوکیشن کمیشن پنجاب 2014

MR SPEAKER: Now, Minister for Law may lay the Punjab Higher Education Commission Ordinance 2014.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS

(Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehmen): Mr Speaker! I lay the Punjab Higher Education Commission Ordinance 2014.

MR SPEAKER: The Punjab Higher Education Commission Ordinance 2014 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House under rule 91(6) of Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Education with the direction to submit its report within two months.

ہنگامی قانون (دوسری ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2014

MR SPEAKER: Now, Minister for Law may lay the Punjab Local Government (2nd Amendment) Ordinance 2014.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS

(Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehmen): Mr Speaker! I lay the Punjab Local Government (2nd Amendment) Ordinance 2014.

MR SPEAKER: The Punjab Local Government (2nd Amendment) Ordinance 2014 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House under rule 91(6) of Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Local Government and Rural Development with the direction to submit its report within seven days.

اب وزیر قانون میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن، ملک کی حالیہ سیاسی صورتحال کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں۔ جی، وزیر قانون!

قواعد کی معطلی کی تحریک

وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے ملک کی حالیہ سیاسی صورتحال کے حوالے سے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے ملک کی حالیہ سیاسی صورتحال کے حوالے سے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے ملک کی حالیہ سیاسی صورتحال کے حوالے سے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

قرارداد

ملک میں احتجاج کی آڑ میں جمہوریت کے خلاف ہونے والی سازش کی پُر زور مذمت وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان ملک میں کچھ عرصے سے جاری احتجاج کی آڑ میں جمہوریت کے خلاف ہونے والی سازش کی نہ صرف پُر زور مذمت کرتا ہے بلکہ اس عزم کا بھی اظہار کرتا ہے کہ ان سازشوں کا بھرپور مقابلہ کیا جائے گا اور انہیں ناکام بنانے میں کوئی کسر نہ چھوڑی جائے گی۔ یہ ایوان جمہوریت دشمن عناصر کی جانب سے ملکی مفاد کے منافی سرگرمیوں کو ملکی سلامتی اور بقا کے منافی تصور کرتا ہے۔ اس ایوان کی یہ متفقہ رائے ہے کہ جمہوریت کا تسلسل ہی ملک کی ترقی اور سلامتی کا ضامن ہے۔ یہ ایوان منتخب وزیراعظم میاں محمد نواز شریف اور منتخب وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف پر اپنے بھرپور اعتماد کا اظہار کرتا ہے جن کی ولولہ انگیز قیادت میں ملک ترقی کی جانب گامزن ہو چکا ہے۔ یہ ایوان ان دونوں قائدین کو اپنی مکمل حمایت اور تائید کا یقین دلاتا ہے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان ملک میں کچھ عرصے سے جاری احتجاج کی آڑ میں جمہوریت کے خلاف ہونے والی سازش کی نہ صرف پُر زور مذمت کرتا ہے بلکہ اس عزم کا بھی اظہار کرتا ہے کہ ان سازشوں کا بھرپور مقابلہ کیا جائے گا اور انہیں ناکام بنانے میں کوئی کسر نہ چھوڑی جائے گی۔ یہ ایوان جمہوریت دشمن عناصر کی جانب سے ملکی مفاد کے منافی سرگرمیوں کو ملکی سلامتی اور بقا کے منافی تصور کرتا ہے۔ اس ایوان کی یہ متفقہ رائے ہے کہ جمہوریت کا تسلسل ہی ملک کی ترقی اور سلامتی کا ضامن ہے۔ یہ ایوان منتخب وزیراعظم میاں محمد نواز شریف اور منتخب وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف پر اپنے بھرپور اعتماد کا اظہار کرتا ہے

جن کی ولولہ انگیز قیادت میں ملک ترقی کی جانب گامزن ہو چکا ہے۔ یہ ایوان ان

دونوں قائدین کو اپنی مکمل حمایت اور تائید کا یقین دلاتا ہے۔"

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! میں اسے oppose کرتا ہوں۔

رانائثناء اللہ خان: جناب سپیکر! میں اس سلسلے میں عرض کرنا چاہوں گا کہ اس طرح کی ایک قرارداد پارلیمنٹ میں بھی پاس ہوئی لیکن پارلیمنٹ میں اس قرارداد پر ایک لمبی بلکہ کئی روز پر محیط discussion ہوئی اور موجودہ صورتحال کے ہر پہلو پر ہر معزز ممبر پارلیمنٹ نے اپنا اظہار خیال کیا اور اس کے بعد وہ قرارداد پاس ہوئی۔ میں سمجھتا ہوں کہ آج یہ قرارداد ایوان میں put ہو گئی ہے یا جب put ہو جائے تو اس کے بعد اس ایوان کے ہر معزز ممبر کا جو بھی نقطہ نظر ہے اسے پیش کرنے کا موقع دیا جائے کیونکہ موجودہ صورتحال نے پورے ملک کو متاثر کیا ہے، ہر فرد کو متاثر کیا ہے اور یہ ایک ایسی سازش ہے جس کے تانے بانے اس ملک کے اندر اور باہر جا کر ملتے ہیں اور یہ پاکستان کے خلاف بہت بڑی سازش ہے جو پاکستان کی ترقی کے پیسے اور economic revival کو روکنے کے لئے کچھ ملک دشمن طاقتوں نے کی ہے۔ اس پر ہر معزز ممبر اپنا اظہار خیال کرے اور اس کے بعد اسے ایوان سے پاس کرنے کے لئے put کیا جائے۔ ہمارا ایک طریق کار بنا ہوا ہے کہ جب تک کوئی اسے oppose نہ کرے تو اس وقت تک وہ اس پر بات نہیں کر سکتا، میں سمجھتا ہوں کہ چیمہ صاحب نے جو بات کی ہے یقیناً ان کا بھی یہی مقصد ہے اور چیمہ صاحب کا اس پر جس طرح کا بھی موقف ہو وہ اپنا موقف بیان کریں پورا ایوان اسے سنے۔ میری گزارش ہے کہ آج اس قرارداد پر جتنے دوست اظہار خیال کر سکیں، کریں اور آنے والے دنوں میں بھی اس پر جتنے بھی دوست اظہار خیال کرنا چاہیں آپ انہیں موقع دیں اور اس کے بعد اسے ایوان میں put کریں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جو صاحبان اس پر بات کرنا چاہتے ہیں وہ اپنے اپنے نام لکھوا دیں۔ چیمہ صاحب، قاضی صاحب اور محترمہ فائزہ احمد صاحبہ بات کرنا چاہتے ہیں۔ جی، چیمہ صاحب!

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! یہ سلسلہ جو پچھلے کچھ ماہ سے چل رہا ہے حکومت نے قومی اسمبلی میں ہر ایک کو سنا اور جمہوریت کے حوالے سے بات کی۔ ہم تمام جمہوریت کے پیروکار ہیں، جمہوریت میں ہی اس ملک کی بقا اور ضمانت ہے، چونکہ ہم عوام سے ووٹ لے کر آتے ہیں اور عوام ہی کی بات کرتے ہیں اور یہ جمہوریت کا حسن ہے کہ اس میں حزب اختلاف اور حزب اقتدار اپنی اپنی رائے کا اظہار کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، ضرور۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! جمہوریت کے تو کوئی بھی خلاف نہیں ہے لیکن اس چیز کو مد نظر رکھنا ہو گا کہ قومی اسمبلی میں قرارداد پیش ہوئی تو اس پر ہر ممبر نے بات کی لیکن اس کا نتیجہ کیا نکلا؟ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ عوامی رد عمل حکومت کے حق میں نہیں بلکہ against گیا ہے۔ وہاں پر تاثر یہ ہے کہ حکومتی لوگ اور ایوان میں بیٹھے ہوئے نمائندگان عوام کے حقوق کی بات نہیں کرتے بلکہ صرف اپنی بات کرتے ہیں۔ وہاں پر کسی نے ایسی بات نہیں کی کہ جس سے یہ پتا چلے کہ کیا آج جمہوریت کے ثمرات عوام تک جا رہے ہیں؟ کیا بجلی مہنگی کر کے عوام سے اربوں روپے کے زائد بل وصول نہیں کئے جا رہے، کیا آج غریب کو روٹی کا نوالہ مل رہا ہے اور یہ وہ چیزیں ہیں، یہ وہ معاملات ہیں جن پر ہمیں اپنا نقطہ نظر دیکھنا ہو گا کہ کیا ہم جمہوریت کو مضبوط کر رہے ہیں یا خود جمہوریت کو پھٹی سے اتارنے کی کوشش کر رہے ہیں؟ حکومت نے سال سوا سال میں وہ کون سی good governance دکھائی ہے کہ جس سے حکومت کی کارکردگی پر آج عوام داد دیتے یا ان کا ساتھ دیتے؟ آج اگر دیکھا جائے کہ پی ٹی آئی کے جلسوں میں عوام کیوں اکٹھی ہو رہی ہے اور کیوں جا رہی ہے؟ آج حکومت کی ناکام پالیسیوں کی وجہ سے یہ سارا سلسلہ ہو رہا ہے۔ میرا خیال ہے کہ قومی اسمبلی کی قرارداد کے بعد بھی حکومت نے ابھی تک کوئی سبق حاصل نہیں کیا۔ کاش! ان دھرنوں سے حکومت کوئی سبق لیتی اور یہ دھرنے حکومت کی مضبوطی کا باعث بنتے۔ یہ دھرنے کیوں دیئے گئے؟ اس لئے کہ عام آدمی کی آواز کو ان ایوانوں میں بھی دیا جاتا رہا۔ ظاہر ہے کہ جب ایک شخص کہتا ہے کہ الیکشن میں دھاندلی ہوئی ہے اور وہ مطالبہ کرتا ہے کہ چار حلقے کھول دیئے جائیں تو ان حلقوں کو کھولنے کی بجائے ایک طویل عرصے تک اس معاملے کو گھسیٹا گیا، نوبت یہاں تک پہنچی کہ مجبوراً انہیں دھرنے دینے پڑے اور تمام حزب اختلاف کی پارٹیوں کو اس سلسلے میں انہیں support کرنا پڑا۔ حکومت کو ایسے روئے اختیار کرنے چاہئیں کہ جس سے عوام کے مسائل حل ہو سکیں۔ میں کہتا ہوں کہ حکومت ہمیشہ شیشے کے گھر میں رہتی ہے اور شیشے کے گھر کو اگر ایک کنکر بھی لگ جائے تو وہ پاش پاش ہو جاتا ہے۔ حکومت کو ایسے اقدامات اٹھانے چاہئے تھے کہ جس سے اس جمہوری نظام کو مضبوطی ملتی، حکومت عوام کو بھی deliver کرتی اور حزب اختلاف کی بات بھی سنتی۔ اگر بدوق کی نوک پر معاملات کو حل کرنے کی کوشش کی جائے تو پھر ایسے ہی حالات پیدا ہوتے ہیں جو کہ آج کل حکومت کو درپیش ہیں۔ ابھی تک حکومت مذاکرات کرنے میں سنجیدہ ہے اور نہ ہی

مذاکرات کرنا چاہتی ہے۔ اسی طرح پی ٹی آئی ممبران کے استغفوں کے حوالے سے بھی حکومت کوئی فیصلہ نہیں کر سکی تو یہ حکومت کی ناکامی ہے۔

جناب سپیکر! دوسری بات مجھے انتہائی دکھ کے ساتھ کرنی پڑ رہی ہے کہ وہ ٹیلی ویژن چینلز جو کہ حکومت کو آئینہ دکھا رہے ہیں ان کی آواز کو دبانے کی کوشش کی گئی ہے اور اے آر وائی ٹیلی ویژن چینل کا لائسنس معطل کر دینا اس روئے کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ حکومت آج بھی وہی روش اختیار کئے ہوئے ہے جس کی وجہ سے دھرنوں کی نوبت آئی۔ حکومت نے اس سے کوئی سبق حاصل نہیں کیا اور حکومت کی کارکردگی بڑھنے کی بجائے کم ہوئی ہے۔ حکومت کی good governance نظر آتی ہے اور نہ ہی عوامی مسائل کو حل کیا جا رہا ہے۔ حکومت کی دیواروں میں جو دراڑیں پڑ چکی ہیں ان کی وجہ سے اب حکومت مضبوط ہوتی نظر نہیں آتی۔ اب حکومت کو fresh election کی طرف جانا پڑے گا یا پھر محنت کر کے ایسی پالیسیاں اختیار کرنی پڑیں گی کہ جس سے عام آدمی کو relief مل سکے۔

جناب سپیکر: چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب! آپ تجاویز دیں کہ حکومت کو بہتری کے لئے کیا کرنا چاہئے؟

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! میں نے تجاویز دی ہیں اور میں نے کہا ہے کہ ان حالات میں حکومت کو خود fresh election کی طرف جانا چاہئے کیونکہ دھاندلی ثابت ہو چکی ہے اور حکومت کی پالیسیاں عوام کو relief دینے میں ناکام ہو چکی ہیں۔ یہ جمہوریت عوام کی وجہ سے ہے۔ ہم عوام کو ان کے حقوق دلوانے کے لئے الیکشن لڑ کر ان اسمبلیوں میں آئے ہیں۔ جب ہم عوام کو grass roots level پر کوئی relief اور حقوق نہیں دے سکے تو پھر ایسی ناکام حکومت کو رہنے کا کوئی حق نہیں ہے۔

جناب سپیکر: حزب اقتدار کی طرف سے اس وقت تک اکیس معزز ممبران کے نام کی چٹیں آچکی ہیں کہ وہ اس قرار داد پر بات کرنا چاہتے ہیں۔ حزب اختلاف کے معزز ممبران کی تعداد کم ہے۔ بہر حال پہلے قاضی احمد سعید صاحب بات کر لیں اس کے بعد دوسرے معزز ممبران کو موقع دیا جائے گا۔ میں امید کرتا ہوں کہ حزب اختلاف کے معزز ممبران اپنی بات کرنے کے بعد حزب اقتدار کے لوگوں کی بات بھی سنیں گے۔

قاضی احمد سعید: جناب سپیکر! پاکستان پیپلز پارٹی نے ہمیشہ جمہوریت اور جمہوری اداروں کے تقدس کی بات کی ہے۔ پاکستان پیپلز پارٹی نے جمہوریت کے لئے بہت سی مصیبتیں جھیلی ہیں۔ پاکستان پیپلز پارٹی کے ورکرز اور قائدین نے جمہوریت کے لئے قربانیاں دی ہیں۔ میں سابق صدر پاکستان

جناب آصف علی زرداری کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے جمہوری انداز اپناتے ہوئے الیکشن کے بعد حکومت مسلم لیگ (ن) کے حوالے کی تھی۔ آج دھرنوں، احتجاج اور کنٹینر کی سیاست کی بات ہو رہی ہے۔ پاکستان پیپلز پارٹی کا یہ موقف ہے کہ ہم جمہوریت کو derail نہیں ہونے دیں گے۔ میں یہ بھی واضح کرنا چاہتا ہوں کہ ہم جمہوریت کے ساتھ ہیں اور حکومت کے ساتھ بالکل نہیں ہیں۔ میں آپ کو صحابہ کرامؓ کے دور کی ایک مثال دیتا ہوں۔ حضرت عمر فاروقؓ کا زمانہ تھا۔ آپؓ منبر پر تشریف فرما تھے کہ ایک صحابی نے پوچھا اے عمر! ہمیں ایک چادر ملی ہے آپ کو دو چادریں کیسے ملیں؟ اس پر حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ میرا بیٹا عبد اللہ اس کا جواب دے گا۔ حضرت عبد اللہؓ نے بتایا کہ میں نے اپنی چادر اپنے والد کو دے دی ہے۔ تو ایسی جمہوری روایات قائم کرنے کی ضرورت ہے۔ حکمرانوں میں بات سننے کا حوصلہ ہونا چاہئے۔ اگر وزیر اعلیٰ پنجاب پر کوئی الزام ہے تو انہیں بڑے پیار اور خندہ پیشانی سے ان کی بات سن کر جواب دینا چاہئے۔ ایسا نہیں ہونا چاہئے کہ آپ ماریں اور رونے بھی نہ دیں۔ یہ جمہوریت نہیں ہے۔ پاکستان پیپلز پارٹی نے عدلیہ اور میڈیا کی آزادی کے لئے جنگ لڑی ہے۔ میں نے ٹیلی ویژن پر سنا ہے کہ اے آر وائی چینل پر پابندی لگائی جا رہی ہے اور اس کا لائسنس منسوخ کیا جا رہا ہے۔ یہ جمہوریت نہیں ہے۔ اگر جمہوریت سیکھنی ہے تو محترمہ بے نظیر بھٹو شہید کی پالیسیوں سے سیکھیں۔ انہوں نے چارٹر آف ڈیموکریسی پر دستخط کر کے مسلم لیگ (ن) کی حکومت پر احسان کیا تھا۔ آپ اس سے حکومت کے روئے اور سنجیدگی کا اندازہ لگالیں کہ آج پورے چار مہینے کے بعد پنجاب اسمبلی کا اجلاس بلا گیا ہے۔ ٹھیک ہے کہ آئین میں اس کی provision ہے لیکن ملکی حالات کو بھی تو مد نظر رکھنا چاہئے۔ ملک اور صوبہ پنجاب میں ایسے حالات، تغیرات، احتجاج، ہنگامے اور دھرنے آئے تو کیا اس ایوان کے معزز ممبران کی اتنی اہمیت نہیں تھی کہ اجلاس بلا کر ان کی رائے حاصل کی جاتی؟

(اذان عشاء)

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ حکومت کنٹینرز اور دھرنوں کی سیاست سے اتنی خوفزدہ ہو گئی کہ حکومت کے ارباب اختیار لوگوں نے ثالث پیدا کئے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان دھرنوں کی سیاست کو سب سے پہلے پاکستان پیپلز پارٹی نے condemn کیا۔ حکومت ان دھرنوں سے اتنی خوفزدہ ہوئی کہ اُس نے اپنے تمام وسائل ان دھرنوں کو روکنے اور ہٹانے کے لئے صرف کئے جس کی وجہ سے ملک میں لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ پیدا ہو گیا۔ آپ نے دیکھا کہ "حب" میں سات آٹھ مزدوروں کو سرعام قتل کیا گیا ہے۔ ابھی ایک محترم ممبر نے بتایا کہ ایک قاتل چھ سات قتل کر کے دندنا پھر رہا ہے تو

یہ لاء اینڈ آرڈر کی صورت حال ہے۔ جب چار چار مہینے اس ایوان کا اجلاس نہیں ہوگا تو کیسے پتا چلے گا کہ پنجاب میں کیا حالات ہیں؟ پنجاب میں کتنی کرپشن ہے، پنجاب میں کیا لاء اینڈ آرڈر ہے اور پنجاب میں سیلاب کی کیا صورت حال ہے؟ 10- اکتوبر کو اجلاس ہونا تھا تو یہ کہہ کر اجلاس cancel کیا گیا کہ سیلاب کی وجہ سے ممبران مصروف ہیں۔ اس صورت حال میں ممبران کی بڑی اہمیت ہونی چاہئے کیونکہ اس ایوان کا بڑا تقدس ہے اس لئے ان حالات میں ہر مہینے اجلاس چلنا چاہئے تاکہ حکومتی اور حزب اختلاف کے معزز ممبران کی رائے سامنے آئے۔ میں مختصر آگموں گا کہ پاکستان پیپلز پارٹی، سابق صدر آصف علی زرداری اور چیئر مین بلاول بھٹو زرداری کا بھی واضح موقف ہے کہ ہم حکومت کا حصہ نہیں ہیں لیکن ہم اس حکومت کو غیر جمہوری طریقے سے گرنے نہیں دیں گے۔ آئین اور پارلیمنٹ کی بالادستی کی بات کریں گے اور جن لوگوں نے دھرنے دیئے ہیں حکومت کو انہیں سنجیدگی کے ساتھ سُننا چاہئے۔ پاکستان پیپلز پارٹی کے بھی تحفظات ہو سکتے ہیں بلکہ تحفظات ہیں تو انہیں بھی سُننا چاہئے اور بار بار مذاکرات کرنے چاہئیں۔ سیاست میں انا نہیں ہے کیونکہ جمہوریت ہے، بادشاہت نہیں ہے اور جب آپ بادشاہت قائم کریں گے تو پھر جمہوریت نہیں چلے گی۔ پاکستان پیپلز پارٹی تو ہر وقت کوشش کرے گی کہ حکومت derail نہ ہو، آگے وفاقی حکومت ہو یا صوبائی حکومت ہو، اُن کی اپنی مرضی ہے کہ وہ اس حکومت کو کتنی حد تک چلا سکتے ہیں لہذا یہ اُن پر منحصر ہے۔ شکریہ

جناب سپیکر: رانا محمد ارشد صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت (رانا محمد ارشد): بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میرے بھائیوں نے اپنا اپنا point of view دیا لیکن میں آپ کی خدمت میں یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جنرل (ریٹائرڈ) اسلم بیگ کا بنایا ہوا دستکٹن، لندن پلان آج عوام کے سامنے open ہو گیا ہے۔ عوام پوچھنا چاہتی ہے کہ اتنا زیادہ پیسہ کہاں سے آ رہا ہے؟ آج کیا ہو رہا ہے کہ میاں محمد نواز شریف اگر جون 2013 کو oath لیتے ہیں تو وہ اپنے بہترین دوست چائنا کے پاس جاتے ہیں تاکہ پاکستان کے اندر investors کو لایا جائے، یہاں پر بجلی کے منصوبے لگائے جائیں کیونکہ بجلی پیدا ہوگی تو انڈسٹری لگے گی، انڈسٹری لگے گی تو ہمارے نوجوان بیٹوں اور بیٹیوں کو روزگار ملے گا جس کی وجہ سے پاکستان خوشحالی کی طرف جائے گا۔ 12- اکتوبر 1999 کو جن لوگوں نے پاکستان کے آئین کو suspend کیا اور 10 سال تک ملک کے اندر عوام کے بنیادی حقوق پر غاصبانہ قبضہ کر کے بیٹھے رہے اور اسی ایوان کے اندر یہ نعرے لگاتے رہے کہ ہم پرویز مشرف کو وردی سمیت بار بار منتخب کریں

گے۔ اس پرویز مشرف نے قوم کو کیا دیا؟ اُس نے قوم کو ڈرون حملے، دہشتگردی، خود کش حملے، بے روزگاری، لاقانونیت اور بجلی کی لوڈ شیڈنگ جیسے تحفے دیئے۔ آج پھر ہم یہ کہنا چاہتے ہیں کہ 2002 کی قومی اسمبلی میں محترم عمران خان بھی اکلوتے ممبر تھے اور ڈاکٹر طاہر القادری بھی اکلوتے ممبر تھے لیکن انہیں اُس وقت election reforms یاد نہ آئیں؟ جب پرویز مشرف کا ریفرنڈم ہوا تب عمران خان صاحب Chief Polling Agent تھے اور آج وہ ہمیں کس زبان سے اصول پرستی سکھاتے ہیں؟ اُن کی اصول پرستی تو یہ ہے کہ اسلام آباد کے اندر اُن کا چار سو کنال کا گھر سوالیہ نشان ہے۔ وہ قوم کو بیچ بتائیں کہ وہ کس نے gift دیا اور کیوں gift دیا گیا؟ پرویز مشرف کی باقیات میں سے ان کا ایک سیکرٹری جنرل ہے اُس کے پاس سفر کرنے کے لئے جہاز ہے وہ جہاز ملک کے اندر سفر کرے یا دبئی جائے اُس کو جیسے مرضی استعمال کریں۔ یہ 50/50 گاڑیوں کا پروٹوکول لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم غریب کو روٹی دیں گے۔ میں ان سے پوچھتا ہوں کہ آپ نے کبھی غریب کے ساتھ hand shake بھی کیا ہے؟ 2002 کی قومی اسمبلی کے 5 سال 3 مہینے میں عمران خان کو ایک بار بھی توفیق نہیں ہوئی کہ وہ ایک بار بھی میانوالی میں اپنے حلقے میں جائیں اور اگر آج میاں محمد شہباز شریف دن رات کام کر رہے ہیں تو یہ اُن پر تنقید کرتے ہیں۔ آج افواج پاکستان اور حکومت پاکستان ملک کے اندر چھپے ہوئے دشمنوں اور بیرونی دشمنوں کا مقابلہ کرنے کے لئے ایک pitch پر کھڑے ہیں۔ 10 لاکھ IDP's اپنے گھر بار چھوڑ کر خیبر پختونخوا میں بیٹھے ہوئے ہیں تو محترم عمران خان صاحب اور اُن کے وزیر اعلیٰ کو توفیق نہیں ہوئی کہ اُن کے پاس جا کر اُن کی ادویات اور اُن کے کھانے پینے کا بندوبست کریں۔ پنجاب کے ایم پی ایز اور قومی اسمبلی کے ایم این ایز اپنی تنخواہوں سے پیسے اکٹھے کر کے اور Punjab Relief Fund سے پیسے اکٹھے کر کے اُن کو عید گفٹ بھی دیا جائے اور اُن کے موبیشیوں کے لئے پنجاب سے روزانہ 20 ٹرک چارہ جائے تو خیبر پختونخوا کی حکومت کیا کر رہی ہے؟ بنوں اور ڈی آئی خان کی جیل سے 450 دہشتگردوں کو 60 گاڑیوں میں یہ facilitate کرتے ہیں۔ وہاں پر 9 گھنٹے کا آپریشن ہوا جب کہ عمران خان اور پرویز خٹک سوئے رہے۔ وہاں پر شیعہ کمیونٹی کے لوگوں کو ہلا کر سولہ کے سر قلم کئے گئے تب ان کو انصاف یاد نہ آیا؟ ان کو قوم کے سامنے اپنا مکمل failure چھپانے کے لئے یہ باتیں یاد آ گئیں۔ میاں محمد نواز شریف تین مہینے پہلے جب ان کے چار سو کنال کے گھر میں گئے تو عمران خان نے کہا کہ میرے گھر کی سڑک بنادیں اور میرے گھر کے باہر غریب بیٹھے ہیں اُن کو اٹھا دیں تو یہ تھا ان کا ایجنڈا۔ یہ بیرونی ہدایات پر روبرو کی طرح ڈانس کرنے والے ہمیں بتائیں کہ یہ قوم کی کیا خدمت کرنا چاہتے ہیں؟ پنجاب کے سولہ اضلاع میں سیلاب آیا تو

میاں محمد شہباز شریف صبح 6:00 بجے سے لے کر شام 7:00 بجے تک اُن کی خدمت کریں اور رات کو 2:00 بجے تک میٹنگیں کریں تو وہ کام کرتے ہیں اور ان کے پیٹ میں مروڑ اُٹھتے ہیں۔ میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کی supervision میں اگر ایک غریب آدمی کے بچے کو Education Endowment Fund کے ذریعے scholarship ملتا ہے جس سے وہ اعلیٰ تعلیم حاصل کرتا ہے تو یہ کیوں روتے ہیں اور یہ "الزام خان" رونے سے باز کیوں نہیں آتا؟ یہ اپنی کتاب میں فرمان جاری کرتے ہیں کہ میں اپنے قرضے اُتارنے کے لئے تھوڑا تھوڑا جوا کھیلتا تھا۔ ان کی طرح سول نافرمانی تو گاندھی نے کی تھی جبکہ بانی پاکستان نے سول نافرمانی سے روکا تھا۔ یہ گاندھی کا پیر و کار آج پاکستان کے اندر ہمارے نوجوان بیٹوں اور سیٹیوں کو کس طرف لے کر جانا چاہتا ہے؟ الحمد للہ 11- مئی 2013 کے الیکشن میں ڈیڑھ کروڑ عوام نے میاں محمد نواز شریف کو mandate دیا ہے اور ہم انشاء اللہ اس mandate کا تحفظ کریں گے اور کسی کا باپ بھی ہم سے استعفیٰ نہیں لے سکتا۔ یہ لوگ بیرونی ایجنڈا لے کر آنے والے ہیں۔ ان کا دھڑنا بکمل طور پر ناکام ہو چکا ہے۔ یہ وہاں پر جو culture promote کر رہے ہیں اس سے international level پر پاکستان کے image کو تباہ کر رہے ہیں۔ انشاء اللہ میاں محمد شہباز شریف کی قیادت میں پنجاب خوشحالی کی طرف جا رہا ہے اور میاں محمد نواز شریف کی قیادت میں پاکستان خوشحالی کی طرف جا رہا ہے۔ ہم ان کو ترقی میں رکاوٹ نہیں بننے دیں گے اور انشاء اللہ پنجاب اسمبلی کے تمام ممبران جمہوریت کی مضبوطی کے لئے اکٹھے ہیں جیسے پارلیمنٹ کے ممبران اکٹھے ہیں۔ ہم یہ بھی سمجھتے ہیں کہ جو بھی election reforms لانی ہیں لائیں لیکن ہم کسی کو جمہوریت پر شب خون نہیں مارنے دیں گے۔ ہم پرویز مشرف کی باقیات کو یہاں پر بیرونی ایجنڈا کا میاب نہیں کرنے دیں گے۔ ہم انشاء اللہ اکٹھے ہیں اور اکٹھے رہ کر پاکستان کو قائد اعظم اور علامہ اقبال کا پاکستان بنائیں گے۔ شکریہ

جناب سپیکر: شکریہ۔ جناب خلیل طاہر سندھو صاحب!

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں سب سے پہلے پیپلز پارٹی، عوامی نیشنل پارٹی اور تمام قومی جماعتوں کا شکر گزار ہوں کہ جنہوں نے قومی اسمبلی میں جمہوریت کا ساتھ دیا۔ آج یہاں فاضل ممبران بھی اپنی تقاریر میں فرما رہے تھے لیکن دکھ اس بات کا ہے کہ اس قرارداد کی چور دروازوں سے آنے والوں نے پھر مخالفت کی ہے حالانکہ ان کو معلوم ہے کہ اب کوئی امر نہیں آئے گا جن کے یہ جوتے پالش کرتے تھے اور ان کے ہاتھ نہیں بلکہ ان کے چسمرے کالے

ہوئے ہیں۔ اب راولپنڈی کا "شیدائلی" شرارت کر کے کسی کو اکسارہا ہے۔ اس کی وجہ سے اب وہ اور چودھری شجاعت حسین اور چودھری پرویز الہی کسی چور دروازے سے نہیں آ سکتے ہیں۔
اکثر دھوکا دے جانے والے نہیں شکلوں دیکھے جاچے لوک
تے سانوں آ کے راہواں دسن اپنے گھروں گواچے لوک
(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! وہ جو کہتے تھے کہ امپائر کی انگلی اٹھے گی تو کسی امپائر کی انگلی نہیں اٹھی بلکہ یہ باعث شرم ہے کہ IDP's وہاں پر بیٹھے ہیں اور ان کے چیف منسٹر کی انگلیاں ڈانس کرنے کے لئے ضرور اٹھی ہیں۔ میرا خیال ہے کہ ورزش کر کے اب اس کی انگلیاں بھی تھک گئی ہیں۔ وہ IDP's کے پاس نہیں جا رہا بلکہ وہ سٹیج پر ڈانس میں مصروف ہے اور رقص و سرور کی محفلیں وہاں پر سجائی جا رہی ہیں۔
جناب سپیکر! جمہوریت یہ ہے کہ تمام جمہوری قوتوں نے جمہوریت کا ساتھ دیا ہے اور آج پھر اسی طرف یہ واپس لوٹے جس طرح ہمارے لیڈر میاں محمد نواز شریف صاحب کہتے تھے کہ آئین کا راستہ اپنائیں اور جو استغنی مانگے گئے تھے آج خود استغنی دے کر واپس آ گئے ہیں۔

جناب سپیکر! میں انتہائی ادب اور احترام کے ساتھ محترم ظہور الحق عرف جناب طاہر القادری صاحب جن کا اٹھارہ ہزاری کے ساتھ تعلق ہے، جب عالم دین جھوٹ بولے گا تو قوم کدھر جائے گی؟ انہوں نے مینار پاکستان پر بولا کہ میری گاڑی اٹھارہ ہزاری گئی اور اس کے چاروں اطراف کوئی ڈیڑھ سو لوگ چیک لے کر آ گئے کہ ہمارے یہ چیک کیش نہیں ہوئے۔ ان کو یہ پتا نہیں ہے اور انہیں کسی نے یہ نہیں بتایا کہ غریب سیلاب زدگان کو تو چیک دیئے ہی نہیں گئے ان کو تو نقد رقم دی گئی ہے۔ اگر کوئی عالم دین ہو کر جھوٹ بولے گا تو پھر قوم کی صورت حال کیا ہوگی؟

جناب سپیکر! پاکستان میں جو سرمایہ کاری آئی تھی۔ چین ہمارا سب سے پہلا دوست ہے۔ ہمیں اس بات کا دکھ نہیں کہ چین کے صدر بھارت گئے لیکن ہمیں اس بات کا ضرور دکھ ہے کہ انہوں نے انہی ظہور الحق عرف طاہر القادری اور عمران خان کی وجہ سے پاکستان کے دورے کو منسوخ کیا۔ یہ ہم سے ایم اے کارزلٹ مانگتے ہیں تو ہم وہ بھی دیں گے لیکن یہ جو زبان نوجوانوں کے منہ میں ڈال رہے ہیں۔ ان کو پتا نہیں کہ کل کو یہی نوجوان ان کی زبان گدی سے کھینچ لیں گے۔ ہمارے لیڈر نے آج تک ہمیں اس بات کا درس نہیں دیا کہ ہم ان کے بارے میں اس طرح کی بات کریں لیکن پارلیمنٹ کی بالادستی کو قائم رکھنا ہوگا۔

جناب سپیکر! یہ جس لیڈر کے پیچھے چل رہے ہیں اس نے اپنی ایک آبِ بیتی لکھی اور اس کا عنوان "سب سے پہلے پاکستان" رکھا۔ اس کتاب کے صفحہ نمبر 299 پر لکھا اور اس بات کو تسلیم کیا کہ اس نے 327 افراد کو ڈالروں کے عوض امریکہ کے حوالے کیا۔ یہ جس طرح کی باتیں کر رہے ہیں ان کو اس بات پر شرم آنی چاہئے۔ ان کے دھرنے ناکام اور ساری سازشیں بے نقاب ہو گئی ہیں۔ ہم پاکستان کے 18 کروڑ عوام کسی صورت بھی ان کی سازشوں کو کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔ آخر میں، میں اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ:

ہمارا شیوہ ہے کہ اندھیروں میں جلاتے ہیں چراغ
ان کی سازش ہے کہ زمانے میں یونہی رات رہے
بہت شکریہ

جناب سپیکر: محترمہ فائزہ احمد ملک صاحبہ!

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! شکریہ۔ آج جس طرح چار ماہ کے مشکل ترین وقت کے بعد یہ اجلاس منعقد کیا گیا ہے اور ہم سب یہاں اکٹھے ہوئے ہیں۔ ہم سب جتنی دلچسپی کے ساتھ یہاں اکٹھے ہوئے ہیں اس پر صرف افسوس ہی کیا جاسکتا ہے۔ ہمارا ملک اور ہمارا صوبہ اس وقت انتہائی مشکل ترین حالات سے دوچار ہے۔ آج پنجاب اسمبلی میں آپ کو یہ قرارداد پیش کرنے کی ضرورت پیش آگئی کہ ملک کے خلاف سازشیں ہو رہی ہیں اور سازشیں کرنے والوں کو یہاں discuss کیا جائے۔

جناب سپیکر! میں یہ گزارش کروں گی کہ جب یہ کہا جاتا ہے کہ اس ملک میں جمہوریت کی گاڑی کو پھڑی سے اتارنے کے لئے سازش ہو رہی ہے اور یہ سازش نہیں ہونی چاہئے تو پاکستان پیپلز پارٹی ایک جمہوری جماعت ہے۔ پاکستان پیپلز پارٹی کی قیادت نے ہمیشہ جمہوریت کی بقاء اور مضبوطی کے لئے نہ صرف قربانیاں دی ہیں بلکہ ہم نے 124 ممبران کے ساتھ پانچ سال نامساعد ترین حالات میں بھی مکمل کئے۔ آج آپ 300 سے زیادہ سیٹیں لے کر مرکز میں اور 300 سے زیادہ سیٹیں پنجاب اسمبلی میں لے کر بیٹھے ہیں لیکن میں compare کروں تو وہ 124 ممبران کا ایوان آپ کی 300 سیٹوں سے زیادہ مضبوط تھا اس لئے کہ وہ ایوان بہت بڑی قربانی کے بعد بنا تھا اور وہ سچا ایوان تھا۔ اس وقت بھی بہت دھاندلی ہوئی تھی لیکن ہم مضبوطی اور ایمان کے ساتھ اس ملک میں جمہوریت کو آگے بڑھانے کے لئے کھڑے تھے۔ ہم نے وہ پانچ سال ان سازشوں کا مقابلہ کیا جن کا آپ حصہ اور آلہ کار بنے تھے۔ ہم نے آپ کے دھرنے کو اور سب کچھ face کیا لیکن ہم نے آپ کا ساتھ نہیں چھوڑا۔ آپ آج دیکھ لیں کہ

آپ 300 سے زیادہ سیٹیں لے کر اس ایوان میں بیٹھے ہیں اور آج بھی اگر آپ کو جمہوریت کو بچانے کی ضرورت ہے تو کون آگے بڑھا۔ پاکستان پیپلز پارٹی آگے بڑھی اور ہم نے یہ نہیں دیکھا کہ آپ ہمارے ساتھ کیا روایت قائم کر کے آگے آئے تھے۔ آج ہم نے آپ کی اس روایت کو توڑا ہے اور آج ہم آپ کے ساتھ اس لئے نہیں کھڑے کہ آپ کی حکومت بہت مضبوط ہے پھر بھی آپ کو ہماری ضرورت ہے اس لئے کہ آج پاکستان کو اگر ضرورت ہے تو پاکستان پیپلز پارٹی اپنی روایت کو نبھاتے ہوئے آگے آئے گی۔ ہم نے اس ملک میں جمہوریت کی گاڑی کو آگے چلانے کے لئے، اس ملک کے عوام کو مضبوط کرنے کے لئے، جمہوریت کو جس تسلسل کی ضرورت ہے اس میں اپنا حصہ ڈالا ہے اور آئندہ بھی ڈالتے رہیں گے۔ اس ملک کو مشکلات سے نکالنے کے لئے ہماری جو ذمہ داری ہے۔ ہم کبھی بھی اپنے اس عہد سے پیچھے نہیں ہوں گے چاہے کسی جماعت کی بھی حکومت ہو۔ ہم اس ملک کو جب بھی مشکل میں دیکھیں گے ہم آگے آکر نہ صرف پارلیمنٹ کی بالادستی کے لئے جدوجہد کریں گے بلکہ اپنے آئین کی بالادستی کے لئے بھی جدوجہد کریں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اس کا مطلب ہر گز یہ نہیں ہے کہ اگر پیپلز پارٹی آج ملک اور آئین کی بات کر رہی ہے تو وہ (ن) لیگ کی حکومت کو بچانے کی بات کر رہی ہے لیکن میں آج اپنے بھائیوں سے یہ بھی گزارش کروں گی کہ اگر ہم آئین اور پارلیمنٹ کی بالادستی کی بات کرتے ہیں تو پھر پنجاب اسمبلی کے تمام ممبران چاہے وہ اُس طرف بیٹھے ہیں یا اُس طرف بیٹھے ہیں، ان کی بھی ایک بھاری ذمہ داری ہے کہ ہماری صوبائی اسمبلی جو کہ سب سے بڑا ایوان ہے اور سب سے بڑا صوبہ ہے اس کی بالادستی کی بھی جدوجہد کرنی چاہئے۔ ہمارا وزیر اعلیٰ کبھی اس پارلیمنٹ میں آتا ہی نہیں، ہمیں اس وقت بھی ایک ہو کر کھڑے ہونا چاہئے۔ وزیر اعلیٰ جو ہمارے ووٹوں سے منتخب ہوئے جنہوں نے ہم سے ووٹ لیا لیکن آج تک اتنے بُرے حالات کے باوجود انہوں نے کبھی اس پارلیمنٹ کو مضبوط نہیں بنایا، انہوں نے کبھی یہ کوشش نہیں کی کہ وہ ہمیں آکر اعتماد میں لیں، ہمیں بتائیں کہ کیا حالات ہیں اور کون سے عناصر ہیں جو اس پارلیمنٹ کو کمزور کرنے کی سازش کر رہے ہیں؟ یہ ان کا آئینی اور قانونی فرض ہے۔ اس صوبے میں اتنے بُرے حالات پیش آئے جہاں ایک جماعت جو کہ سیاسی جماعت نہیں تھی وہ ایک مذہبی جماعت تھی، جب اس کے اراکین کو مارا گیا تو کیا یہ فرض نہیں کہ آج دو ماہ گزر چکے ہیں اس کی ایف آئی آر نہیں کاٹی گئی۔ آج یہ نوبت آگئی ہے کہ پورا ملک داؤ پر لگ گیا ہے۔ جس کو آپ جو ڈیشل کمیشن کہتے ہیں جب پانی سر سے گزر جاتا ہے تو اس حکومت کو یاد آتا ہے کہ کمیشن بنادیا جائے۔ کمیشن بن گیا پھر جو ڈیشل کمیشن نے اپنی رپورٹ دی۔ دو

ماہ سے زیادہ کا عرصہ گزر گیا ہے تو کیا پنجاب حکومت کا یہ فرض نہیں تھا کہ جوڈیشل کمیشن کی رپورٹ کو پبلک کیا جاتا، کیا یہ ضروری نہیں تھا کہ آج اس ایوان کو اعتماد میں لیا جاتا کہ اتنے بڑے سانحہ اور اتنے بڑے واقعات کے بعد جوڈیشل کمیشن کی رپورٹ کو پڑھ کر اس ایوان میں سنایا جاتا تھا کہ عوام کو اور دنیا کو پتا چلتا کہ پنجاب حکومت اپنے کئے پر شرمندہ ہے اور عدالتیں اپنا فرض ادا کر رہی ہیں؟ یہاں میرے ساتھی ابھی بات کر رہے ہیں اور مزید بھی کریں گے۔ آپ کہتے ہیں کہ پی ٹی آئی کی وجہ سے culture develop ہو گیا یقیناً میں بھی اس culture کی مذمت کرتی ہوں کہ ان کے دھرنوں اور جلسوں میں جو زبان سیاسی لیڈروں کے بارے میں استعمال ہوتی ہے لیکن ساتھ ہی میں یہاں قائد ایوان کی بھی مذمت کروں گی کیونکہ قائد ایوان بھی ہمارے ملک کے جو حاضر صدر تھے ان کے بارے میں غلیظ اور گندی زبان استعمال کرتے رہے ہیں آپ اپنے گریبانوں میں بھی جھانکیں۔ ہم نے بھی اپنی قوم کو ایک گندی زبان کا تعارف دیا، آپ لوگوں نے اس کو condemn نہیں کیا، آپ لوگوں نے اپنی پارلیمانی میسنجز میں بھی کبھی یہ نہیں کہا کہ وزیر اعلیٰ صاحب اجتناب کریں اور جو صدر مملکت پاکستان ہیں ان کی عزت کرنی چاہئے۔ اگر وہ کسی کو ذاتی شخصیت کے طور پر ناپسند ہیں تو اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ ان کے خلاف باتیں کریں۔

جناب سپیکر: محترمہ! ان باتوں کو چھوڑیں اور آپ روشن مستقبل کی تلاش میں رہیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں اس طرف ہی ہوں۔

جناب سپیکر: محترمہ! بڑی مہربانی۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! جو بات میں نے کی ہے کہ ہمیں اپنے حالات کو درست کرنا ہے۔ اپوزیشن کی طرف سے مختلف issues پر، بجٹ اور دھاندلی پر بار بار نشانہ ہی اس پنجاب اسمبلی کے ایوان میں کی گئی اور پی ٹی آئی نے نیشنل اسمبلی میں as Opposition جو کردار ادا کرنا چاہئے تھا وہ بے شک ادا نہیں کیا لیکن پنجاب اسمبلی کے اندر چودہ ماہ کے عرصے میں جتنی بار بھی اجلاس بلایا گیا پی ٹی آئی کی طرف سے بھرپور احتجاج ریکارڈ کروایا گیا۔ کیا یہی اچھا ہوتا کہ اپوزیشن جماعتوں کی طرف سے جو احتجاج ہوتا رہا اس احتجاج پر حکومت پنجاب good governance کو بہتر کرنے کی کوشش کرتی لیکن یہاں تو governance نام کی کوئی چیز ہے اور نہ ہی اس کو درست کرنے کا کوئی راستہ نظر آرہا ہے۔ میں سمجھتی ہوں کہ ان کا اس طرح ایوان سے باہر بیٹھنا آج افسوس کی بات ہے کہ دو ماہ سے ان کے

resignation آپ کے پاس پڑے ہیں لیکن اس حکومت نے اتنا گوارا نہیں کیا کہ اس معاملے کو resolve کر دے یا ان کے استعفیٰ قبول کر لے یا ان کو مناکر واپس لے آئے۔

جناب سپیکر: محترمہ! گورنمنٹ نے تو استعفیٰ منظور نہیں کرنے۔ وہ استعفیٰ انہوں نے مجھے دیئے ہیں۔ وہ آ کر مجھے کچھ بتائیں گے تو پھر میں کوئی action کروں گا۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! action تو حکومت نے کرنا ہے اور اس نے صلح کرنی ہے۔ پہل حکومت نے کرنی ہے اور بڑے بھائی کے طور پر سر پر ہاتھ یا مرہم رکھنے کا کردار اس وقت موجودہ حکومت نے step اٹھانا ہے۔ موجودہ حکومت اگر مسائل کا حل نکالے گی تو یقیناً میں سمجھتی ہوں کہ وہ بھی سوچنے پر مجبور ہوں گے۔ جب تمام سیاسی جماعتیں آپ کے ساتھ کھڑی ہیں تو پھر میرا خیال ہے کہ سیاسی جماعتوں کا پریشران کے اوپر ڈالتے اور ان کی کچھ باتیں مان کر کچھ لے دے کر ان کو اس ایوان میں واپس لاتے اور جمہوریت کی جو گاڑی لڑھک رہی ہے ادھر ادھر اُس کو نہ لڑھکنے دیتے۔ آج بھی وقت کہیں نہیں گیا، آج بھی ان کو واپس لایا جاسکتا ہے۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! اس ایوان کے وہ معزز ممبر ہیں وہ آئیں، وہ کیوں نہیں آتے اور میں تو ان کو بلارہا ہوں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! وہ احتجاج کر کے resign کر چکے ہیں لہذا ان کو واپس لانا آپ کا اور حکومت کا کام ہے۔ کس طریقے سے ان کو واپس لانا ہے یہ strategy حکومت نے بنانی ہے لہذا میں یہ گزارش کروں گی کہ حکومت بھی اپنی good governance کو improve کرنے کی کوشش کرے۔ جس طرح سے لاء اینڈ آرڈر ہے اور جس طرح آپ یہ ذمہ داری بنا کر فارغ ہو جاتے ہیں کہ جوڈیشل کمیشن بنا دیا ہے اس کی بات ہے وہ جو بھی فیصلہ کرے گا۔ جوڈیشل کمیشن کا فیصلہ آچکا ہے لہذا اس کو عوام کے سامنے پبلک کریں تاکہ عوام کو پتا چلے کہ غلطی کس کی تھی، کس نے یہ گناہ کیا ہے اور کس نے اتنی جانیں شہید کی ہیں؟ عوام کے سامنے حقائق آنے چاہئیں تاکہ ان کے زخموں پر بھی مرہم رکھا جائے جو اس وقت زخمی ہیں یا غصے میں ہیں۔ اگر ہم دوستی کا ہاتھ نہیں بڑھائیں گے کیونکہ ہمارا ملک اس وقت سیاسی اور مشکل ترین حالات میں ہے لہذا ہمیں دوستی اور محبت کا پیغام نہ صرف دینا ہے بلکہ اس پر عمل بھی کرنا ہے۔ دوستی اور محبت کا پیغام تب ہی ہوتا ہے جب آپ کسی کا مددوایا اس کے زخموں پر مرہم رکھتے ہیں۔ زخم دیتے جائیں لیکن اس کا مرہم اور مددوانہ کریں تو پھر دوستی نہیں ہوتی پھر دشمنی ہی آگے بڑھتی ہے۔ میرا خیال ہے کہ آج جو political crisis اس ملک کو درپیش ہیں اس سے پہلے پچھلے کئی سال

گزرے، ہماری پیپلز پارٹی کی حکومت نے بھی پچھلے پانچ سال گزارے ہیں تو بدترین حالات ہمارے سامنے آئے لیکن ہم کیلے اپنے اتحادیوں کے ساتھ مل کر ان حالات سے نمٹ سکے۔ میرا خیال ہے کہ سیاسی جماعتیں ایک طاقت ہوتی ہیں اور اگر سیاسی جماعتیں آپ کے ساتھ کھڑی ہیں تو اس طاقت کا استعمال کرتے ہوئے ملک کو بحران سے نکالیں۔ آپ کہتے ہیں کہ پی ٹی آئی کی وجہ سے معاشی ترقی نہیں ہو رہی لیکن میں کہتی ہوں کہ آپ کے اپنے اعمال کی وجہ سے معاشی ترقی نہیں ہو رہی۔ آپ اگر good governance کو صحیح طریقے سے رائج کرتے، چیزوں کو کنٹرول کرتے، منگائی کو کنٹرول کرتے اور جس base پر آپ ووٹ لے کر آئے تھے اس کو پورا کرتے۔ بجلی کا بحران ختم کرنے کی بات کر کے آپ نے عوام کو دھوکا دیا وہ دھوکا آپ صحیح کرتے، آپ چھ مہینے میں بجلی لاتے چاہے الٹے لٹک کر لاتے لیکن بجلی لاتے تو پھر بات ہوتی کہ آپ نے اپنی کی ہوئی دس باتوں میں سے ایک پر عمل کیا ہے۔ آپ ڈیڑھ سال میں کی ہوئی دس باتوں میں سے ایک پر بھی عمل نہیں کر سکے۔ دو تہائی سے زیادہ majority رکھنے والی حکومت جب ایک relief بھی عوام کو نہیں دیتی تو پھر اس حکومت کا یہی حال ہوتا ہے۔ میں آپ کے توسط سے یہی گزارش کروں گی کہ آج بھی حکومت ہوش کے ناخن لے، بڑا بنے، بڑا بن کر آگے ہو کر ہمت کرے، ہمت کر کے ان کو منائے اور روٹھی ہوئی باقی اپوزیشن جو باہر ہے اس کو اس ایوان میں لے کر آئے۔ بہت بہت شکریہ

جناب سپیکر: الحاج محمد الیاس چنیوٹی صاحب!

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! بہت شکریہ

جناب سپیکر: تمام حضرات مہربانی کر کے ذرا وقت کا بھی خیال رکھیں۔ جی، چنیوٹی صاحب!

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! میں پہلے نمبر پر یہ گزارش کروں گا کہ خان صاحب نے جب دھرنوں کی یہ سیاست شروع کی تو پہلا الزام یہ لگایا کہ الیکشن میں دھاندلی ہوئی ہے۔ میرا پہلا سوال یہ ہے کہ اگر یہ دھاندلی زدہ الیکشن تھے تو اس کے نتیجے میں کامیاب ہونے والے وزیراعظم کو مبارکباد کیوں دی؟ دوسرا سوال یہ ہے کہ وہ ملکی سیاست کی بات کرتے ہیں، دوسرے ملکوں سے جا کر مشورے کرتے ہیں اور وہاں جا کر قادری صاحب میٹنگیں کرتے ہیں۔ نام نہ لیں تو خان صاحب کے بارے میں کہوں گا کہ انگلینڈ میں بیٹھے ہوئے ایک قادیانی کے گھر میں اسرائیلی وزیر کے ساتھ جا کر دو مرتبہ مذاکرات کیوں کئے؟ تیسرا سوال یہ ہے کہ خان صاحب اگر پاکستان کے لئے اتنے مخلص ہیں تو بتائیں کہ نادیہ رمضان جو دھری جو اپنے آپ کو پی ٹی آئی کا سیکرٹری کہتی ہے وہ مرزا مسرور جو آئینی طور پر غیر مسلم ہیں،

جو پاکستان کے وجود کے دشمن ہیں، اپنا شناختی کارڈ صحیح طریقے سے نہیں بنواتے اور پاسپورٹ نہیں بنواتے، ان کے پاس 2013 کے الیکشن میں ووٹوں کی امداد اور بھیک مانگنے کیوں گئی؟ میں خان صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ قوم کی بیٹیوں کو بچا کر چاہے اس کو ڈانس کہیں یا کچھ کہیں، یہ کیسا انقلاب ہے؟ سب سے افسوسناک بات جو میں نے دھرنوں میں محسوس کی ہے وہ یہ کہ ان دھرنوں کے اندر کچھ بیزر دیکھے گئے جن میں ایک طرف عمران خان کا فوٹو تھا اور دوسری طرف یونس الگوہر کا فوٹو تھا۔ اس کی ویڈیو کلپ دیکھنے کی جرأت بھی نہیں ہے۔ پتا نہیں اس نے کون کون سے روپ دھارے ہیں اور کیا کیا کرتب دکھائے ہیں؟ بیت اللہ شریف کو اس نے ننگی گالیاں دی ہیں، جاج کرام کو بلا تفریق گالیاں دی ہیں اور پھر سب سے بڑھ کر اس نے اللہ تعالیٰ کا نام لے کر اللہ تعالیٰ کی توہین کی ہے۔ اس کی تصویر عمران خان کے ساتھ لگی ہوئی ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر یہ انقلاب ہے جس نے اللہ تعالیٰ کو گالیاں دلائی ہیں تو میں ایسے انقلاب پر کروڑوں مرتبہ لعنت بھیجتا ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! خدا کی قسم جب میں اس منحوس کی شکل دیکھتا ہوں جو اللہ تعالیٰ کے دماغ کے بارے میں باتیں کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے اوپر مختلف الزامات لگاتا ہے پھر اس کی تصویر عمران خان کے ساتھ ہوتی ہے لیکن آج تک اس کو ہمت نہیں ہوئی کہ وہ اس کی تردید کرے کہ اس نے میری یہ تصویر اپنے ساتھ غلط لگائی ہے یا میرا وہ ساتھی نہیں یا ٹیم کا حصہ نہیں ہے جبکہ وہ claim کرتا ہے کہ ہماری جماعت نے ان دونوں آدمیوں کو بہت بڑے مقصد کے لئے اسلام آباد بھیجا ہے۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ شکست خوردہ قوتوں نے جب دیکھا کہ پنجاب میں روز بروز ترقی کا جال بچھ رہا ہے تو یہ کام شروع ہوا۔ الحمد للہ میں کسی کی ترجمانی نہیں کرتا بلکہ یہ کہتا ہوں کہ ضلع چنیوٹ کے میرے ایک حلقے میں تقریباً 4-ارب روپے کے میگا پراجیکٹ دیئے گئے ہیں جس کا باقاعدہ طور پر بجٹ میں ذکر آچکا ہے اور اس پر عمل ہو رہا ہے۔ اسی طریقے سے پاکستان کے جتنے دشمن ہیں وہ دیکھ رہے تھے کہ بجلی کے منصوبے چل رہے ہیں۔ میں نیلم جہلم پراجیکٹ پر خود گیا ہوں۔ وہاں 28 کلو میٹر جو غار بن رہی ہے جس سے پانی آئے گا اور بجلی چلے گی وہ کامیابی کی طرف آرہے تھے لیکن پاکستان کے دشمن یہ سمجھتے ہیں کہ اگر یہ حکومت پانچ سال تک اچھے طریقے سے کام کرتی رہی اور یہ پنجاب ترقی کر گیا تو شکست خوردہ قوتوں کو پھر کبھی حکومت کرنے کا موقع نہیں ملے گا اس لئے وہ ان لوگوں کو اکسارہے ہیں اور پاکستان اور اسلام کی سلامتی کے ساتھ کھیل رہے ہیں۔ میں دعا گو بھی ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کے عزائم اور منصوبوں کو ناکام کرے اور ہماری حکومت کو صحیح طریقے سے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: شکریہ۔ انجینئر قمر الاسلام راجا صاحب! آپ بھی ذرا short کریں کیونکہ دوسرے صاحبان بھی انتظار میں ہیں کہ ہماری باری کب آتی ہے؟
انجینئر قمر الاسلام راجا: جناب سپیکر! بہت شکریہ

وہ محفل اٹھ گئی جس دم تو مجھ تک دورِ جام آیا

میں پوری دیانتداری سے سمجھتا ہوں کہ اس وقت الزام تراشی اور مجاذرائی کی سیاست کسی طور پر بھی اس ملک اور معاشرے کے مفاد میں نہیں ہے۔ الزام تراشی چاہے کسی طرف سے بھی ہو میں سمجھتا ہوں کہ اس کی حوصلہ شکنی کی جانی چاہئے۔ میں آج کے موجودہ حالات کے معاشی تناظر میں بات کروں گا۔ اس وقت توانائی کے حوالے سے بات ہوئی ہے تو توانائی کے حوالے سے ہمارے پاکستان کا سب سے بڑا مسئلہ معاشی تھا کیونکہ آٹھ سے دس ہزار میگاواٹ کا shortfall تھا جس کے لئے ہمیں جو finances درکار تھے وہ اتنے زیادہ تھے کہ شاید اگلے تین چار سالوں کے بجٹ متاثر ہوتے۔ بجلی کے منصوبوں کے حوالے سے وزیر اعظم پاکستان بالخصوص وزیر اعلیٰ پنجاب جب متحرک ہوئے تو ہمارا سب سے بنیادی مسئلہ finances تھا۔ یہ اسی طرح تھا جیسے یہاں پر ایک لطیفہ مشہور ہے کہ "داتا صاحب جاؤ تے آپے کھا آتے ساڈے واسطے لے آنا" اس کے لئے بنیادی طور پر چائنا سے ہمیں جو مدد ملی اس میں نہ صرف technical expertise تھیں بلکہ الحمد للہ وہ منصوبے اس وقت physically شروع ہو چکے ہیں اور یہ صرف کاغذوں میں نہیں ہیں۔ وہ منصوبہ چاہے گڈانی ہے، ساہیوال کا ہے، چاہے نیلم پاور پراجیکٹ ہے جو سرد خانے میں پڑا ہوا تھا ان تمام پر کام شروع ہو گیا ہے۔ اس میں تھوڑی سی تاخیر ضرور ہوئی ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ان پر بھرپور طریقے سے کام جاری ہے اور میں پوری ذمہ داری سے یہ کہتا ہوں کہ یہ منصوبے بہت جلد انشاء اللہ پایہ تکمیل تک پہنچیں گے۔ میں صرف ایک بات کا ذکر ضرور کروں گا کہ ہمارے ساتھ economic corridor میں چائنا کی جو دلچسپی تھی، اگر آپ پاکستان اور چائنا کے نقشے پر نظر دوڑائیں تو چائنا کی economic policy یہ ہے کہ Xinjiang جو ان کا سب سے بڑا صوبہ ہے جس طرح ہمارا بلوچستان ہے اور وہ پاکستان کے بارڈر کے ساتھ ملحقہ ہے وہ اس کو صنعتی طور پر ترقی دینا چاہتے ہیں۔ چائنا کی قریب ترین بندرگاہ Xinjiang صوبے سے پانچ ہزار کلومیٹر پر ہے اور مشرقی سائیڈ پر Shanghai اور دیگر بندرگاہیں ہیں۔ گوادر کی بندرگاہ صرف پچیس سو کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ economic corridor میں پاکستان اور چین کے کھربوں ڈالر کے منصوبہ جات ہیں۔ 32- ارب ڈالر کی بات ہوئی تھی جس کا چینی صدر معاہدہ کرنے کے

لئے آرہے تھے جو اس کا ایک چھوٹا سا حصہ تھا جس کے ثمرات سے پاکستان کے عوام نے مستفید ہونا تھا لیکن ایک عالمی سازش کے ذریعے اس کو روکنے کی کوشش کی گئی اور کوشش کی جارہی ہے۔ چائنا سے پاکستان میں ریلوے لائن اور موٹروے کے ضمن میں آئندہ آنے والے سالوں میں جو کھربوں ڈالر کی investment آئی تھی اور روزگار کے مواقع پیدا ہونے تھے انشاء اللہ وہ ہوں گے مگر اس کو روکنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس عالمی سازش سے لوگوں کو سمجھنے اور سمجھانے کی ضرورت ہے اور حکومتی سطح پر بھی اس issue کو اٹھانے کی ضرورت ہے۔ چونکہ ان منصوبوں سے پاکستان اور چائنا کو جو فائدہ ہو گا وہ بھارت کے مفاد میں ہے اور نہ دیگر دنیا کی معاشی طاقتوں کے مفاد میں ہے جن کی معیشت چائنا کے ہاتھوں خطرے میں ہے۔ ابھی سوال کیا گیا کہ اتنا پیسہ کہاں سے آرہا ہے تو جہاں پر عالمی طاقتوں کا کھربوں ڈالر کا مفاد وابستہ ہے وہاں پر شاید چند لاکھ یا چند کروڑ ڈالر خرچ کرنا ان کے لئے گھائے کا سودا نہیں ہے۔ میں صرف یہ اپیل کروں گا کہ اس وقت ہمیں نظام کو مضبوط بنانے کی ضرورت ہے اور ہمیں اس بات کا اقرار کرنا چاہئے کہ واقعی ہمارے نظام میں بہت سی خرابیاں ہیں چاہے امن و امان کا نظام ہے یا دیگر نظام ہیں ان میں خرابیاں ہوں گی اور یقیناً ہر دور میں ہوتی رہی ہیں لیکن ہمیں مل کر اس کو دور کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ ہمارے پاس اس کے لئے فورم موجود ہیں جیسے پنجاب اسمبلی کا فورم موجود ہے۔ تمام سیاسی پارٹیوں کے لئے ایک راستہ موجود تھا جس کو bypass کر کے ضد اور ہٹ دھرمی کی سیاست کو فروغ دیا جا رہا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ قابل مذمت ہے۔

جناب سپیکر: بہت مہربانی۔ شاباش، زندہ باد۔

انجینئر قمر الاسلام راجا: جناب سپیکر! ہمیں اس کو سمجھنے کی ضرورت ہے، عوام کو سمجھانے کی ضرورت ہے اور اس کی روشنی میں آئندہ کے لائحہ عمل کو طے کرنے کی ضرورت ہے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: شیخ اعجاز احمد صاحب!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ جناب عبدالرؤف مغل صاحب!

جناب عبدالرؤف مغل: جناب سپیکر! آج جس قرارداد پر یہاں بحث کی جارہی ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک ایسا topic ہے جو ہر محب وطن پاکستانی اور یہاں پر بیٹھے پاکستانی عوام کے نمائندے کی دل کی آواز ہے۔ جن مشکل حالات کا سامنا پاکستانی قوم کر رہی ہے جس میں گیس اور توانائی کا بحران سرفہرست ہے۔ معیشت کا جو پہیہ جام ہے اس کو دوبارہ متحرک کرنے کے لئے جتنی تیز رفتاری کے ساتھ بیرون ممالک میں 2013 کے الیکشن کے بعد بننے والی حکومت نے جس تندہی کے ساتھ رابطے کئے وہ کسی سے پوشیدہ نہ ہیں۔ ایک طرف export پر جو پابندیاں تھیں وہ یورپی یونین سے ختم کروائیں اور import پر

جو اضافی ٹیکس لگتے تھے وہ ختم کروائے۔ اس سے یہ فائدہ ہوا کہ پاکستانی export پہلی دفعہ 26 بلین پر پہنچی اور دوسری طرف چائنا نے عہد کیا کہ وہ اپنے دوست ملک کا ہاتھ پکڑے گا اور اسے توانائی کے بحران سے نکالے گا۔ تیسرا پاکستانی معیشت کو مضبوط کرنے کے لئے شیخوپورہ کے قریب 600 دیہات پر مشتمل ایک انڈسٹریل اسٹیٹ جو اس وقت الحمد للہ زیر تکمیل ہے اس میں چائنا نے عہد کیا کہ وہاں پر زیادہ سے زیادہ investment چین کی طرف سے کی جائے گی تاکہ دنیا بھر میں پاکستانی ایکسپورٹ میں اضافہ ہو۔ پھر ایک corridor بنانے کا عہد کیا گیا تاکہ چین کی مصنوعات پاکستان میں بھی اور پاکستان کے راستے سے دنیا بھر میں جانا آسان ہو اور پاکستان کو بھی اس کی راہداری کے حوالے سے بہت سی آمدن متوقع ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بڑے سنجیدہ معاملات ہیں جن میں پیشرفت ہو رہی تھی اور یہ جو ڈیڑھ دو مہینے کا دھرنہ دیا گیا اور مارچ کے حوالے سے ایک ناکارہ کوشش کی گئی۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ پاکستانی قوم کے خلاف بدترین سازش ہے جس سے پاکستانی معیشت کے متحرک ہوتے ہوئے پیسے کو جام کرنے کی کوشش کی گئی۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ بجا طور پر پاکستانی عوام نے ٹھیک طور پر ادراک کیا کہ ان دھرنوں میں، ان لانگ مارچوں میں شرکت کی دعوت دی جا رہی ہے، یہ غلط ہے اور یہ موقع محل نہیں ہے کہ پاکستان ایک طرف دہشتگردی سے بچنے کے لئے، دہشتگردوں کے خاتمے کے لئے بھرپور جنگ لڑ رہا ہے اور دوسری طرف میں سمجھتا ہوں کہ اگر آپ کو اور پوری قوم کو آج ڈرون حملوں پر ایک رکاوٹ نظر آرہی ہے کہ وہ کم ہو گئے ہیں تو اس میں آپ کا یہ ایکشن بھی شامل ہے اور پوری دنیا کو بجا طور پر یہ احساس ہو گیا ہے کہ پاکستان ان مشکلات سے نکلنے میں سنجیدہ ہے کہ وہ خود بھی دہشتگردی سے نکلے اور پاکستان کو ایک محفوظ ملک بنائے تاکہ پاکستان میں دنیا بھر سے آنے والے انجینئرز، تاجر اور بیرون ممالک سے آنے والے سرمایہ کار چاہے وہ پاکستانی ہوں یا غیر ملکی وہ یہاں پر اپنے آپ کو محفوظ سمجھیں، اپنے سرمائے کو محفوظ سمجھیں اور یہاں پر investment کریں۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ آج ہمیں عہد کرنا ہے کہ موجودہ حکومت اور موجودہ سسٹم کو جس میں خاص طور پر یہ جمہوری سسٹم اور یہ آئین شامل ہے ہم نے اس آئین کی پاسداری کرنی ہے اور اسے آگے بڑھانا ہے۔ آپ دیکھیں کہ بھارت میں کانگریس آئی پھر بی جے پی آئی، پھر کانگریس آئی اور اب پھر بی جے پی آئی ہے لیکن وہ ایک سسٹم کو چلا رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہاں جو دھرنے ناکام ہوئے ہیں اور پاکستان کے عوام نے انہیں reject کیا ہے، انہیں ناپسند کیا ہے اور انہیں وہ پذیرائی نہیں ملی

باوجود اس کے کہ وہ ریڈ زون میں چلے گئے، باوجود اس کے کہ انہوں نے پی ٹی وی پر قبضہ کر لیا اور اس کے بعد صرف "اے میرے پیارے ہم وطنو" ایڈریس کرنے کی بات تھی لیکن میں سمجھتا ہوں کہ ایک واضح پیغام افواج پاکستان کی طرف سے بھی ملا ہے کہ ہم متحمل نہیں ہو سکتے کہ پاکستانی سسٹم کو جو آئین اور قانون ہے، اس کو دوبارہ derail کیا جائے۔ یہ بحال رہے گا اور پاکستان ایک مذہب ملک کی طرح دنیا میں متعارف ہو گا۔ پاکستانی قوم ایک تہذیب یافتہ اور ایک سسٹم پر چلنے والی، آئین رکھنے والی قوم کے طور پر متعارف ہوگی۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہم میں سے یہاں پر بیٹھا ہوا ہر معزز ممبر اس کی بھرپور حمایت کرے گا اور ہم اس کی تائید کرتے ہیں کہ ہم اس سسٹم کو derail نہیں ہونے دیں گے۔۔۔

جناب سپیکر: انشاء اللہ

جناب عبدالرؤف مغل: جناب سپیکر! داسے، درے اور سنخے بلکہ انشاء اللہ ہم اپنی جانیں نچھاور کر دیں گے کیونکہ ہم نے پاکستان کو ایک مذہب ملک کا روپ دینا ہے۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ یہاں پر اخبار میں خبر شائع ہو کہ پاکستانی حکومت کا تختہ الٹ دیا گیا ہے۔ وہ دور گزر گیا اور اب انشاء اللہ پاکستان ترقی کرے گا اور اس کی ترقی روکی نہیں جاسکتی۔ اللہ تعالیٰ ہمارا حامی و ناصر ہو۔ ہم انشاء اللہ پاکستان کے آئین کے ساتھ ہیں اور آئین کے ساتھ رہیں گے۔

جناب سپیکر: مغل صاحب! بہت شکریہ۔ جی، وارث کلو صاحب!

ملک محمد وارث کلو: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکریہ۔ جناب سپیکر! آج کا موضوع آج کل کے حالات کے مطابق انتہائی ضروری تھا جس پر آپ نے موقع فراہم کیا۔ میں یہاں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ یہ ملک پاکستان کتنی قربانیوں کے بعد بنا۔ آپ سب لوگ ماشاء اللہ پڑھ لکھے ہیں قائد اعظم محمد علی جناح اور اس وقت کی مسلم لیگی قیادت نے اس ملک کو پوری طرح یہود و ہنود اور امریکہ وغیرہ کی خواہشات کے برعکس پاکستان بنایا جو کہ جیو گرافیکل طور پر ایک تھا اور نہ ہی نسلوں کے حساب سے ایک تھا بلکہ مذہب اسلام اور مسلمانوں کے نام پر یہ ملک بنا لیکن اس کو دل سے تسلیم نہ کیا گیا اور sanctity of inception of Pakistan کے خلاف اور اس وقت جو قائد اعظم محمد علی جناح کا وژن تھا، وہ جمہوریت تھی جس کے خلاف سازشیں شروع ہو گئیں اور آپ نے دیکھا کہ ہمارے قائد ملت لیاقت علی خان کے ساتھ کیا ہوا اور اس کے بعد خواجہ ناظم الدین صاحب کے ساتھ کیا ہوا؟ اس کے بعد آپ دیکھیں کہ:

نارنگی سیاست کے انداز دیکھئے
منزل انہیں ملی جو شریک سفر نہ تھے

اور وہ لوگ جو پاکستان کے وجود کے بھی خلاف تھے، انہوں نے اس وقت کی اسٹیبلشمنٹ اور عالمی طاقتوں کے ساتھ مل کر پاکستان میں وہ کھیل کھیلے کہ دنیا میں ہم مذاق بن کر رہ گئے اور بھارتی وزیراعظم نہرو نے کہا تھا کہ میں تو اتنی دھوتیاں نہیں بدلتا جتنے پاکستان میں وزیراعظم بدل جاتے ہیں۔ جناب سپیکر! آپ نے دیکھا کہ اس وقت سے پھر آکر آگئے اور یہ سلسلہ چلتا رہا۔ آج آپ مجھے مہربانی کر کے ٹائم دے دیں۔ یہ آمریتوں کا دور اس وقت تک رہا، آپ دیکھیں کہ جن جن ممالک نے ہمارے ساتھ آزادی حاصل کی، چین کو دیکھیں، ہندوستان کو دیکھیں، ملائیشیا کو دیکھیں، انڈونیشیا کو دیکھیں اور جاپان کو دیکھیں کہ وہ شرمسار ہوئے۔ وہ کس وجہ سے شرمسار ہوئے کہ وہاں جمہوریت چلی اور جمہوریت کا یہ پھل تھا کہ آج وہ ملک پتا نہیں کہاں سے کہاں پہنچ گئے لیکن شومنی قسمت کہ ہمارے ملک میں "رضیہ غنڈوں میں گھر گئی" ہماری جیو گرافیکل condition، ہمارے ذخائر اور ساری چیزیں ہی ہمارے خلاف ہو گئیں اور یہ پوری عالمی طاقتیں، Jews Think Tanks اور یہود و ہنود سے متعلق تو ہمیں قرآن کریم اور الہامی کتابوں میں بتایا گیا ہے، انہوں نے آج تک ہمیں چلنے نہ دیا۔ آپ دیکھیں کہ ایک سے ایک سازش کامیاب ہوتی رہی اور آج یہ بھی note کریں گے کہ کس طرح ہمارے ہی ملک سے اپنے اپنے مفادات کی خاطر، کبھی کسی مفاد کی خاطر اور کبھی کسی مفاد کی خاطر عالمی طاقتوں کو میر جعفر اور میر صادق میسر آتے رہے۔ ان کے نام چاہے کچھ دے دیں وہ آپ کے سامنے ہیں۔ کبھی کنونشن مسلم لیگ بنتی ہے اور کبھی کوئی مسلم لیگ بنتی ہیں اور کبھی کسی نام سے آتے ہیں اور کبھی ڈاکٹر خان والی بنتی ہے اور کبھی قائد اعظم مسلم لیگ بنتی ہے۔ اب آپ یہ دیکھیں اور اس پر غور کریں کہ آج کل یہ صرف coincidence نہیں ہیں کہ جن لوگوں نے اسمبلی میں کھڑے ہو کر الیکشن کو قبول کیا اور مبارکباد دی، اپنے گھر بلایا اور اس کے بعد یہ coincidence نہیں ہے کہ آج ایک قادری صاحب جنہوں نے الیکشن میں حصہ نہیں لیا اور وہ کہتے ہیں کہ الیکشن میں رنگ ہوئی ہے۔

جناب سپیکر! میں پورے اس معرزا یوان کو کہتا ہوں، پوری قوم کو آپ کے توسط سے کہتا ہوں کہ ایک آدمی جو 2004 سے کینیڈا میں بیٹھا ہے، اس کے کیا مفادات ہیں اور وہ وہاں پر کر کیا رہا ہے۔ وہ ہمارے اسلام کے خلاف سازشیں کر رہا ہے۔ وہ مولانا ہے نہ ہم اسے عالم مانتے ہیں جسے لایا گیا اور ادھر سے عمران خان صاحب 2002 سے انہی کے ساتھ تھے۔ آپ دیکھیں تو سہی کہ شیخ رشید صاحب ان

سب کے لیڈر ہیں اور آپ یہ بھی دیکھیں کہ چودھری صاحبان ان کے ساتھ ہیں۔ لندن میں کیا ہنڈیا پک رہی ہے اور اب تو یہ سارا کچھ سامنے آگیا ہے۔ جب طاغوتی طاقتوں نے دیکھا کہ پاکستان میں جمہوریت چلنے لگی ہے، یہاں پر دو ہی بڑے مسئلے تھے اور اگر دو مسئلے حل ہو جاتے تو آپ کی معیشت ٹھیک ہو جاتی۔ ایک تو بجلی یعنی لوڈ شیڈنگ کا مسئلہ اور دوسرا دہشتگردی کا مسئلہ ہے۔ آپ دیکھیں کہ گزشتہ 13/14 سالوں میں کوئی ایک میگا واٹ بجلی نہیں بنائی گئی لیکن آج یہ note کر لیں، ٹی وی پر پراپیگنڈہ ہوتا ہے۔ 200 میگا واٹ پروڈکشن میں آگیا ہے نندی پور سے یعنی 200 میگا واٹ produce ہو گیا ہے اور پور ایک ہزار میگا واٹ بہت جلد یعنی دو سال کے اندر اندر انشاء اللہ تعالیٰ ہمارے سسٹم میں include ہو گا۔

جناب سپیکر! آپ دہشتگردی کو دیکھیں کہ کسی نے آج تک چیلنج نہیں کیا اور سب سے پہلے پورے سسٹم کے ساتھ ہمارے قائد میاں محمد نواز شریف نے قومی اسمبلی کو اعتماد میں لے کر مذاکرات کئے اور جب مذاکرات ناکام ہوئے تو انہوں نے وہاں پر "ضرب عضب" شروع کیا تو اب یہ کہتے ہیں کہ نہیں وہ تو فوج نے کیا۔ ہمارے قائد جو Chief Executive of the Country ہیں، نے وہ پراجیکٹ شروع کیا۔ اس کے بعد انہوں نے دیکھا کہ اگر انہیں پورا وقت دے دیں تو یہ تو اگلا دور بھی لے جائیں گے۔

جناب سپیکر: کلو صاحب! جلدی ختم کریں۔

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر! میں اپنی بات کو مختصر کرتا ہوں تو اب یہ وزیراعظم بننے کے شوق میں جس طرح میں نے آپ سے عرض کی کہ کئی لوگ پہلے بھی مفادات کی زد میں چڑھتے رہے اب بھی وزیراعظم بننے کے شوق میں، ہمیں سمجھ نہیں آتا کہ ان میں سے وزیراعظم کس نے بننا ہے انہوں نے لانگ مارچ اور دھرنے کر کے ایک نیا کلچر introduce کرایا فحاشی کا کلچر بد تمیزی کا کلچر جو کہ ہمارے ملک میں پہلے نہیں تھا۔

جناب سپیکر! انشاء اللہ تعالیٰ یہ جو روشن خیال بننے جا رہے ہیں ان کی روشن خیالی اور ان کے سارے منصوبے دھرنے کے دھرنے رہ جائیں گے۔ اب وہ پاکستان نہیں رہا جہاں وہ خلیل خان فاختہ اڑایا کرتے تھے وہ دن اب گزر گئے ہیں۔

جناب سپیکر: کلو صاحب! بہت شکریہ۔ جناب محمد ارشد ملک صاحب!۔۔۔ موجود نہیں ہیں یہ بدھ کا کہہ گئے ہیں تو ان کا نام نکال دیں۔ next غلام مرتضیٰ صاحب!

جناب غلام مرتضیٰ: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں پاکستان مسلم لیگ (زیڈ) کی طرف سے نمائندگی کرتے ہوئے اظہار خیال کرنا چاہوں گا کہ پچھلے چند مہینوں سے بڑی مشکوک سرگرمیاں ہم دیکھ رہے ہیں جس کا سلسلہ اسلام آباد سے شروع کیا گیا، لاہور سے شروع کیا گیا پھر اسلام آباد اور اب پورے ملک میں اس انار کی کو پھیلانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اس میں شک نہیں ہے کہ کسی بھی بات پر احتجاج ہر شہری کا حق ہے لیکن احتجاج کا ایک طریق کار ہوا کرتا ہے جس کے نتیجے میں اس مسئلہ کے حل کی طرف بڑھا جائے کہ جب بھی اس مسئلہ کے احتجاج کرنے والے سے پوچھا گیا کہ انہیں اس معاملہ کو حل کرتے ہیں تو یہ حل کی طرف نہیں گئے۔ ہر ذی شعور شخص یہ سوچنے پر ضرور مجبور ہوا ہے کہ مطالبہ تو کیا گیا ہے اپنا مسئلہ سامنے رکھ کر اپنی تکلیف کا اظہار کر کے اور جب حل ان کو پیش کیا گیا ہے تو اس سے روگردانی اس حد تک برتی گئی کہ ہر ادراک رکھنے والا شخص یہ سوچنے پر مجبور ہوا ہے کہ مسئلہ کچھ اور ہے، ان mysterious اور مشکوک سرگرمیوں کا مقصد کچھ اور ہے۔ عوام کے مسائل کا حل ان کا ایجنڈا دراصل نہیں تھا ایک تو اس احتجاج کے نتیجے میں ملکی معیشت کی جو تباہی ہوئی ہے، لوگوں کی قیمتی جانوں کا جو ضیاع ہوا ہے میں اس پر احتجاج کرتا ہوں ان راہنماؤں کا کام قوم کی راہنمائی کرنا ہوتا ہے لیکن افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ ایک لیڈر نے پچھلے چند ماہ میں انتہائی غیر ذمہ داری کا مظاہرہ کرتے ہوئے قوم کی راہنمائی نہیں کی بلکہ ملکی معیشت جو ترقی کی طرف گامزن تھی اس کو پٹری سے اتارنے کی کوشش کی ہے اور ملک کو بھی انتہائی نامساعد حالات کی طرف دھکیل دیا گیا ہے حالانکہ دیکھا جائے تو جب اس حد تک انار کی بڑھنے لگے یا اس حد تک لاقانونیت کی طرف جب لوگوں کا ہاتھ بڑھتا ہے تو سیٹھ کا ہاتھ پھر ان لوگوں کو روکنے کے لئے بڑھتا ہے اس میں شاید یہ مصلحت سامنے رکھ کر حکمران پارٹی نے انتہائی دانشمندی اور صبر و تحمل کے ساتھ کام کیا۔ میں سمجھتا ہوں وزیراعظم میاں محمد نواز شریف اور وزیراعلیٰ میاں محمد شہباز شریف نے دانشمندی کا مظاہرہ کرتے ہوئے حد سے زیادہ صبر کا مظاہرہ کیا ہے اور اس کے نتیجے میں یہ ضرور ہوا کہ جتنی جانوں کا ضیاع ان احتجاج کرنے والوں کی غیر ذمہ داری سے پہنچ چکا تھا مزید اس نقصان کو اپنی اس برداشت کے ساتھ روک دیا گیا لیکن ساتھ ہی ساتھ ہم اس بات پر مبارکباد نہیں دے سکتے حالانکہ حق بنتا ہے اور پوری دنیا میں پاکستان کے اس image کی حفاظت کرنا ہوتی اور جگہ ہنسائی سے بچنا ہوتا تو جب سیٹھ کی بلڈنگ محفوظ نہ رہے اور پھر وہاں مصلحت کا مظاہرہ کیا جائے تو ہم خوش ضرور ہو سکتے ہیں کہ ہمارے اندرونی حالات اس طرح کے تھے کہ اگر اس پراکیشن لیا جاتا تو اس پر زیادہ جانوں کی ہلاکت کا خدشہ تھا لیکن باقی دنیا کو اس بات سے غرض نہیں ہے وہ یہ ضرور سوچنے پر مجبور ہوئے ہوں گے کہ جس

ملک کی سٹیٹ بلڈنگ محفوظ نہیں ہیں وہاں کیا investment کی جائے اور اُس ملک کی طرف سرمایہ کار کس لحاظ سے رُخ کریں؟ میں اس ایوان سے بھی گزارش کرتا ہوں کہ ضرور ان باتوں کو appreciate کرنے کی بجائے ان کی حوصلہ شکنی کی جائے کہ احتجاج کا جو ایک مثبت اور مناسب رویہ اپنانا چاہئے اور ضرور اس معاملہ میں اپنی آواز اُٹھاتے ہیں کہ احتجاج کا ایسا رویہ، ایسا طریقہ ہرگز نہ اپنایا جائے جو ملک کو اس کی منزل کی طرف جانے سے روکے اور ساتھ جو الیکشن ہوا ہے اسے دیکھا جائے۔ میں nominate نہیں کرنا چاہتا کہ بچھلا جو دور گزرا ہے اُس میں ملک کے ساتھ جو کیا گیا ہے اور جتنی بھی پریشانیاں قوم نے اس عرصہ میں اُٹھائی ہیں اور بے شمار ایسے معاملات تھے اور پھر زبانیں خاموش کیوں رہی ہیں؟ یہ بہت بڑا ایک سوالیہ نشان ہے اور اب ان کی زبانیں ایک حد سے کیوں بڑھ گئی ہیں اور معاملات ایک حد سے کیوں بڑھ گئے ہیں وہ سمجھنے کے لئے کسی راکٹ سائنس کی ضرورت نہیں ہے کچھ چیزیں جو ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: میرا خیال ہے کہ آپ اس تحریک پر ہی رہیں تو بہتر ہے۔

جناب غلام مرتضیٰ: جناب سپیکر! جو یہ تحریک پیش کی گئی ہے ہم اس کی بھرپور حمایت بھی کرتے ہیں اور ہم یہ گزارش بھی کرتے ہیں کہ آئندہ جب بھی ایسی صورت حال پیدا ہو خدا نہ کرے کہ یہ نوبت دوبارہ آئے میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ اتنی زیادہ مصلحت کا مظاہرہ بھی نہیں کرنا چاہئے جس سے پاکستان کی جگہ ہنسائی ہو، پاکستان کی جو سٹیٹ کا image اور تشخص ہے وہ ہمیں اپنی ذات سے زیادہ عزیز ہونا چاہئے اور ہے ہم اس تحریک کی بھرپور حمایت کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی! بہت شکریہ۔ باؤ اختر علی صاحب!

باؤ اختر علی: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! آج جو قرارداد پیش کی گئی ہے اس کا صحیح فورم پارلیمنٹ ہی ہے۔ اپوزیشن بچوں پر بیٹھے ہوئے میرے فاضل دوست جنہوں نے اظہار رائے کیا میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ بچھلی گورنمنٹ اور اس سے بچھلی گورنمنٹ تو اپنا اپنا tenure پورا کرتی ہیں اور جب میاں محمد نواز شریف عوام سے ووٹ لے کر اکثریت کے ساتھ مرکز میں آتے ہیں تو وہ کون سی قوتیں ہیں جن کے پیٹ میں مروڑا ٹھنا شروع ہو جاتے ہیں؟ مرکز کی حکومت جو پاکستان مسلم لیگ نے اکثریتی ووٹوں کے ساتھ حاصل کی ہے اور چودہ مہینے گزرتے ہی سازشیں شروع ہو گئیں۔ آمریت کے دور کی روایت قائم رکھتے ہوئے میاں محمد نواز شریف کی حکومت کو disable کرنے اور مفلوج کرنے کی کوشش کی گئی۔ پنجاب میں وزیر اعلیٰ کے تمام کام جو پانچ سال سے جاری تھے اور وہ ترقی کی پٹری پر گامزن تھے

چاہے وہ معاشیات میں ہو، اقتصادیات میں ہو، صنعت میں ہو، تعمیرات میں ہو اور چاہے وہ انرجی میں ہو۔ مرکز میں حکومت آئی تو پچھلے دور کے انرجی سیکٹر یا گیس سیکٹر میں جو کیا دھرا تھا، معیشت کو مضبوط کرنے کے لئے فنانس کی ضرورت تھی جس کے لئے وزیر اعلیٰ پنجاب کو آج قوم خراج تحسین پیش کرتی ہے کہ جس طرح وہ ہمہ تن گوش پچھلے پانچ سال محنت کرتے رہے اور انہوں نے مرکز کے ساتھ تعاون کرتے ہوئے اس کام کا بیڑا اٹھایا۔ فنانس کو مضبوط کرنے کے لئے، معاشی بحران کو ختم کرنے کے لئے وہ دوست ملکوں میں گئے اور وہاں سے اکانومی لے کر آئے۔ اس کا اعادہ کرنے کے لئے چین کے صدر نے کہا کہ میں خود ملک پاکستان میں آؤں گا اور اس معاہدے کی توثیق کروں گا جو میں نے ملک پاکستان کی قوم کے بہترین مفاد کے عوض کیا۔ ساتھ ہی انہوں نے اس معاہدے میں لکھا کہ اس کا سر امیاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کے سر جاتا ہے۔ آج یہ قوم realize کر چکی ہے کہ ان دھرنے والوں، لانگ مارچ اور انقلاب مارچ کرنے والوں کا ایجنڈا کیا ہے۔ ان کا کوئی ایجنڈا نہیں ہے یہ پاکستانی قوم کے خلاف ایک سازش ہے۔ مرکز میں میرے اپوزیشن کے بھائی پارلیمانی لیڈر نے جیسے کہا کہ ہم نے جمہوریت کے حق میں ووٹ دیا ہے۔ جمہوریت derail کرنے کا نام نہیں ہے، جمہوریت میں تبدیلی آتی ہے، وہ ووٹ کے ذریعے آتی ہے اور ووٹ ہی جمہوریت کا حسن ہے۔ اگر تبدیلی جمہوریت سے آئے تو تمام قوم اس کو سراہتی ہے۔ آج دیکھیں وہ انوکھا لاڈ لا جو اپنے آپ کو پی ٹی آئی کا چیز مین کہتا ہے اس کو کس نے استعمال کیا، وہ قومی طور پر ایک سازش جس کا پردہ اس کی اپنی پارٹی کے President نے چاک کر دیا اور پوری قوم نے اس پردے کو چاک ہوتے ہوئے دیکھا۔ آج اس کو شرم کے ساتھ ڈوب مرنا چاہئے کہ اس کے اپنے President نے اس کی سازش کو بے نقاب کر دیا جو ایک قوم کے خلاف سازش تھی۔ آج یہاں پر good governance کا نام لیا جاتا ہے تو مجھے بتائیں کہ میاں محمد نواز شریف جیسا good governance کرنے والا وزیراعظم کس ملک کا ہوگا؟ جب ان کا قافلہ لاہور سے اسلام آباد چلا تو ان پر ایک کنکر بھی نہیں لگا اور ان کو اسلام آباد پہنچا دیا گیا۔ اس کے بعد ان کا دوسرا step آتا ہے جس کا ساری قوم کو علم ہے اور وہ ڈی چوک پہنچ جاتے ہیں۔ وہاں ان کو اشارہ آتا ہے کہ جائیں پارلیمنٹ پر قبضہ کریں اور پی ٹی وی کی عمارت پر حملہ کریں۔ ایسی سوچ رکھنے والا وزیراعظم کہاں سے لائیں گے جس کے اندر تحمل کی بے پناہ طاقت ہے اور انہوں نے اسی تحمل مزاجی سے اپنے vision کو جو جمہوریت کا حسن ہوتا ہے، جو بی بی شہید محترمہ بے نظیر بھٹو نے بھی اس ملک کو دیا ہے۔ یہ جس انقلاب کی بات کرتے ہیں میں ان کو بتانا چاہتا ہوں کہ ان کو ماؤزے تنگ کو پڑھنا چاہئے، ان کو نیلسن منڈیلا کو پڑھنا چاہئے۔ یہ کہتے

ہیں کہ ایران میں انقلاب آیا تو وہ کس نام پر آیا؟ وہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے نام پر آیا۔ یہ کیسا انقلاب لانا چاہتے ہیں جس کا سر ہے نہ پاؤں اللہ بلکہ یہ قوم کے مجرم ہیں۔ انہوں نے prisons vans سے criminals کو آزاد کروایا اور جب ایجنسی حرکت میں آئی تو کون سا ہاتھ ہے جو یہ کہتا ہے کہ بنی گالہ سے واپس آ جاؤ۔ پاکستان کا کوئی شہری کسی قیدی کو، کسی مجرم کو پولیس والے سے چھڑالے تو کیا اس کے خلاف ایجنسیاں حرکت میں نہیں آتیں؟ میں پارلیمنٹ سے یہ گزارش کرتا ہوں کہ پارلیمنٹ اعلیٰ ادارہ ہوتا ہے اس سے کوئی ادارہ بھی اعلیٰ نہیں ہوتا اگر وہ کسی پارٹی کے پیروکار بنے ہیں تو پارلیمنٹ کے اندر آنے کی جرأت پیدا کریں اور پارلیمنٹ میں آکر اپنا ایجنڈا پیش کریں۔ اگر اس ایجنڈے کی مخالفت میں ووٹ آجائیں تو پھر ان چیزوں کا کوئی اخلاقی جواز نہیں رہتا۔ پارلیمنٹ نے گیارہ جماعتوں کے ساتھ ایک قرارداد منظور کی ہے اور اب کوئی جمہوریت کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھ سکتا۔ میں بھی آج پنجاب اسمبلی کے اس فورم پر اس قرارداد کی رُو سے آپ سے گزارش کرتا ہوں چاہے وہ پارلیمنٹ مرکز میں ہو، پنجاب میں ہو، بلوچستان میں ہو، سرحد میں ہو، سرحد میں بھی ہمارے پاکستانی بھائیوں کی پارلیمنٹ ہے اور سندھ میں ہو جو بھی اس کی طرف illegal action لے گا، جو بھی کسی سازش کے ذریعے اس کو derail کرنے کی کوشش کرے گا تو پاکستان کے بیس کروڑ عوام متحرک کھڑے ہیں۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ جلسے ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے کیونکہ ہم نے تو اس جنرل کا کالاقانون دیکھا ہے، اس جنرل کی کالی راتیں دیکھی ہیں، اس جنرل کی سنگینیاں دیکھی ہیں، اس جنرل کے وہ در دیکھے ہیں جس میں ہم نے جمہوریت کی آواز بلند کی، اپنے قائد کی آواز بلند کی اور آئین کی آواز بلند کی۔ یہ پارلیمنٹ فورم ہے اگر ان میں اخلاقی جرأت ہے تو آئیں اور یہاں آکر اپوزیشن کا کردار ادا کریں۔ انہوں نے گاڑیاں رکھی ہوئی ہیں، مراعات لی ہوئی ہیں، دفتر استعمال کرتے ہیں، تنخواہیں لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم نے استعفیٰ دیا ہوا ہے۔ اخلاقیات بھی کوئی چیز ہوتی ہے اگر ہم استعفیٰ دیں تو کبھی بھی یہ اخلاقی جرأت نہیں کریں گے کہ اس بلڈنگ کے اندر آجائیں۔ میں اپنے قائد میاں محمد نواز شریف کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں اور ان دھرنوں کی مذمت کرتا ہوں جو لاقانونیت کی مثالیں ہیں، فحاشی کی ایک انتھک کوشش ہے اور پاکستانی قوم کو ترقی کی پٹری سے نیچے اتارنے کی ایک سازش بھی ہے۔ میں ایسے انقلاب اور ایسے لانگ مارچ کی مذمت کرتا ہوں جو پاکستانی قوم کے ساتھ ایک گھناؤنی سازش کے تحت کیا جائے۔ ملک پاکستان کی خیر ہو، پاکستان میں رہنے والوں کی خیر ہو، میاں محمد نواز شریف زندہ باد اور میاں محمد شہباز شریف زندہ باد۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ اس تحریک کے حق میں جو صاحبان بولنا چاہیں گے ان کے لئے بدھ کا دن بھی ہے۔ آج کے اجلاس کا ٹائم ختم ہو چکا ہے، اب اجلاس مورخہ 21۔ اکتوبر 2014 بروز منگل صبح 10:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

106

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 21- اکتوبر 2014

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات خزانہ، امداد باہمی اور اطلاعات و ثقافت)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

(مفاد عامہ سے متعلق قراردادیں)

- 1- ڈاکٹر سید وسیم اختر: مجید نظامی (مرحوم) نظریاتی صحافت کا ایک تاناک اور زیریں عہد تھے جو اپنے اختتام کو پہنچ گئے۔ یہ ایوان اس تاناک اور روشن عہد صحافت کو خراج تحسین پیش کرتا ہے اور اللہ رب العزت سے دعا گو ہے کہ وہ انہیں کروٹ کروٹ جنت عطا فرمائے۔ آمین۔
- 2- محترمہ کنول نعمان: اس ایوان کی رائے ہے کہ حکومت پاکستان معذور افراد کو قومی دھارے میں شامل کرنے کے لئے غیر سرکاری اداروں کو مختلف ترغیبات دے تاکہ وہ بھی اپنے اداروں میں معذور افراد کو سرکاری کوٹے کی طرح بھرتی کریں۔
- 3- شیخ علاؤ الدین: اس ایوان کی رائے ہے کہ ملک بھر میں نوجوان نسل میں منشیات نوشی کے رجحان میں دن بدن تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق 80 لاکھ سے زائد افراد منشیات نوشی کی دلدل میں پھنس چکے ہیں۔ زیادہ تر منشیات نوشی کا استعمال تعلیمی اداروں اور یونیورسٹیوں میں ہو رہا ہے۔ صوبائی اسمبلی کا یہ نمائندہ ایوان صوبائی حکومت اور وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ ملک بھر میں منشیات نوشی کی بڑھتی ہوئی تباہ کاریوں کے معاشرہ پر اثرات کا فوری تدارک کیا جائے اور ایسا لائحہ عمل بنایا جائے کہ نوجوان نسل منشیات نوشی کی لعنت سے بچ سکے۔
- 4- محترمہ نگہت شیخ: یہ ایوان صوبائی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ صوبہ میں بچوں کے حقوق کے تحفظ، سماجی اور معاشرتی آزادی کے لئے نیز معاشرے میں بچوں کے ساتھ بڑھتی بے راہروی کو روکنے کے لئے موجود ادارہ چائلڈ پروٹیکشن بیورو کے دائرہ اختیار کو بڑھا کر اسے ڈائریکٹوریٹ کا درجہ دیا جائے۔

107

5۔ محترمہ ختمہ پرویز بٹ: یہ ایوان وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ ملک کے تمام ٹی وی چینلز پر زیادتی کا شکار لڑکیوں اور خواتین کے clips بار بار دکھانے پر پابندی عائد کی جائے تاکہ ان خواتین اور ان کے خاندان کی عزت نفس کو مزید مجروح ہونے سے بچایا جاسکے۔

108

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولہویں اسمبلی کا دسواں اجلاس

منگل، 21- اکتوبر 2014

(یوم الثلاثاء، 25- ذی الحج 1435ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11 بج کر 5 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری نور محمد نے پیش کیا۔

اعوذ بالله من الشیطن الرجیم O

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ O

وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَا

إِلَى اللَّهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَقَالَ إِنِّي مِنَ الْمُسْلِمِينَ ﴿٣٥﴾

وَلَا تَسْتَوِ الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ۚ ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ

فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ ﴿٣٦﴾

وَمَا يُلْقِهَا إِلَّا الَّذِينَ صَبَرُوا وَمَا يُلْقِهَا إِلَّا ذُحْحَظٍ

عَظِيمٌ ﴿٣٧﴾

سُورَةُ حَمَّ السَّجْدَةِ آيَات 33 تا 35

اور اُس شخص سے بات کا اچھا کون ہو سکتا ہے جو اللہ کی طرف بلائے اور عمل نیک کرے اور کہے کہ میں مسلمان ہوں (33) اور بھلائی اور برائی برابر نہیں ہو سکتی۔ تو (سخت کلامی کا) ایسے طریق سے جواب دو جو بہت اچھا ہو (ایسا کرنے سے تم دیکھو گے) کہ جس میں اور تم میں دشمنی تھی گویا وہ تمہارا گرم جوش دوست ہے (34) اور یہ بات ان ہی لوگوں کو حاصل ہوتی ہے جو برداشت کرنیوالے ہیں اور ان ہی کو نصیب ہوتی ہے جو بڑے صاحب نصیب ہیں (35)

وما علینا الالبلاغ O

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

دلوں سے غم مٹاتا ہے، محمدؐ نام ایسا ہے
 نگر اجڑے بساتا ہے، محمدؐ نام ایسا ہے
 محبت کے کنول کھلتے ہیں ان کو یاد کرنے سے
 بڑی خوشبوئیں لاتا ہے، محمدؐ نام ایسا ہے
 مدد حاصل ہے مجھ کو ہر گھڑی شاہِ مدینہ کی
 میری بگڑی بناتا ہے، محمدؐ نام ایسا ہے
 انہی کے ذکر سے پائی فقیروں نے شمنشاہی
 خدا سے بھی ملاتا ہے، محمدؐ نام ایسا ہے

تعزیت

معزز ممبر محترمہ نسیم لودھی کے بھائی مشرف خان کی وفات پر دعائے مغفرت
جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ محترمہ نسیم لودھی صاحبہ کے بھائی مشرف خان قضائے الہی سے
وفات پاگئے ہیں۔ میں مولانا صاحب سے کموں گا کہ ان کی روح کے ایصال ثواب کے لئے فاتحہ خوانی کی
جائے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر محترمہ نسیم لودھی کے بھائی کی روح
کے ایصال ثواب کے لئے فاتحہ خوانی کی گئی)

آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات خزانہ، امداد باہمی اور اطلاعات و ثقافت سے متعلق سوالات کئے جائیں گے
اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

پوائنٹ آف آرڈر

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔
جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

پی ٹی آئی کے معزز ممبران کے استغفوں کو زیر غور اور وزیر اعلیٰ
کو ایوان میں لانے کا مطالبہ

سردار شہاب الدین خان: شکریہ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں نے کل بھی گزارش کی
تھی کہ اگر پی ٹی آئی کے استغفوں کے معاملے کو آپ مہربانی کر کے consider کریں تو مجھے پتا ہے کہ وہ
لوگ آسکتے ہیں۔ پاکستان پیپلز پارٹی نے ہمیشہ جمہوریت کی بات کی ہے۔ حکومت کو derail ہونے سے
متعلق ہماری واضح پالیسی ہے کہ ہم نے جمہوریت کو بچانا ہے۔ جو سازشیں اب تک اس ملک میں
جمہوریت کو derail ہونے کے لئے ہو رہی ہیں، ہم پہلے بھی شروع سے اب تک، اگر میں تاریخ
میں جاؤں تو شہید ذوالفقار علی بھٹو صاحب کی تو بہت لمبی بات ہو جائے گی کہ جمہوریت کو بچانے
کے لئے پاکستان پیپلز پارٹی نے جو قربانیاں دیں، اگر ان کی آج تک کی تاریخ بیان کروں تو منٹ کیا گھنٹے
لگ سکتے ہیں لیکن ہم پاکستان پیپلز پارٹی آج بھی پاکستان مسلم لیگ (ن) کی حکومت کے ساتھ ہیں مگر
پاکستان مسلم لیگ (ن) کی حکومت کو ہوش کے ناخن لینے چاہئیں کہ ان کے رویے اپوزیشن کے ساتھ

درست نہیں ہیں۔ میں نے کل بھی عرض کیا تھا کہ وزیر اعلیٰ صاحب کو اسمبلی میں آنا چاہئے تھا جو ملک کی current situation ہے۔۔۔

جناب سپیکر: سردار صاحب! آج پرائیویٹ ممبر زڈے ہے۔ آپ مہربانی کریں اور دیکھیں کل بھی میں نے آپ سے گزارش کی تھی کہ میرے لئے تمام ممبران معزز ہیں اور وہ بھی اس ایوان کے معزز ممبر ہیں۔ جب جی چاہے وہ یہاں تشریف لاسکتے ہیں اور ان کے لئے کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔ سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میری گزارش تو سن لیں۔ میں ایک منٹ میں اپنی بات ختم کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ اپوزیشن چاہے ایوان میں ایک، دو یا تین ہوں، یہاں اپوزیشن ممبرز کی تعداد اس سے بھی کم رہی ہے لیکن خدا کے لئے حکومت پنجاب کو حوصلہ رکھنا چاہئے کہ وہ ہماری باتیں سنے۔ اگر یہ حوصلہ نہیں رکھیں گے، ہم تو یہ چاہتے ہیں کہ یہ حکومت پانچ سال پورے کرے اور یہ حکومت جو اپنا وژن لے کر آئی ہے اسے پورا کرے لیکن حکومت حقیقتاً گوئی positive results نہیں دے رہی۔ آج سولہ ماہ ہو گئے ہیں تو کہاں گئی وہ لوڈ شیڈنگ۔۔۔

جناب سپیکر: میرا خیال ہے کہ اب کافی بات ہو گئی ہے اس لئے آپ تشریف رکھیں۔ آپ کی بات آگئی ہے اور انہوں نے نوٹ کر لی ہے، ان کے نوٹس میں آگئی ہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! اگر بولنے کی اجازت نہیں ہے۔۔۔

جناب سپیکر: میں نے آپ کو گزارش کر دی ہے کہ میرے لئے وہ معزز ممبر ہیں۔ وہ جب جی چاہے تشریف لاسکتے ہیں۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر سردار شہاب الدین خان احتجاجاً ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: اب آپ کیا کہنا چاہتے ہیں؟

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میں اس حوالے سے کچھ بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: میرا خیال ہے کہ آپ کچھ نہ کہیں تو بہتر بات یہی ہے۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میں ان کے خلاف بات نہیں کرنے لگا۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ یہ وقفہ سوالات ہے اس کے بعد آپ بات کر لیں۔
وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! استغفوں کا معاملہ آپ کے اور ان ممبران کے درمیان ہے۔ حکومت کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔
جناب سپیکر: جی، بس ٹھیک ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔ انہوں نے اپنی بات کر لی ہے۔
چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔
جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): شکریہ۔ جناب سپیکر! سردار صاحب! استغفوں سے آگے بھی کچھ بات کر رہے تھے تو انہیں بات کرنے دیں۔ سردار صاحب ایوان سے واک آؤٹ کر گئے ہیں لہذا انہیں منانے کے لئے کسی کو بھیجا جائے۔

جناب سپیکر: بات ادھر سے بھی کرنا چاہتے ہیں لیکن میں انہیں وقت نہیں دے رہا کیونکہ جو ایجنڈا آپ نے دیا ہے تو کیا اس کے مطابق آپ مجھے نہیں چلنے دینا چاہتے؟ کل عام بحث ہوگی تو اس وقت بات کر لیں گے۔ وزیر جیل خانہ جات چودھری عبدالوحید صاحب انہیں منا کر لائیں۔

(اس مرحلہ پر وزیر جیل خانہ جات چودھری عبدالوحید سردار شہاب الدین خان

کو منانے کے لئے ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ / قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ / قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): شکریہ۔
جناب سپیکر! آج پرائیویٹ ممبر زڈے ہے اور سردار صاحب بات کرنا چاہ رہے ہیں تو ہم نے کل جو بحث شروع کی تھی اس حوالے سے عرض ہے کہ وہ ہمارے انتہائی معزز ممبر ہیں جو بات کرنا چاہتے ہیں۔ ہم نے کل بدھ اور پرسوں جمعرات دو دن مزید کل شروع ہونے والی بحث کے لئے رکھے ہیں جس میں ہمارے کافی ممبران نے حصہ لیا۔ اس دوران وہ اپنا point of view دیں اور اس پر بات کریں۔ جہاں

تک سردار صاحب وزیر اعلیٰ کے حوالے سے بات کر رہے ہیں تو وزیر اعلیٰ صاحب بھی انشاء اللہ تعالیٰ اس ایوان میں اس اجلاس کے دوران تشریف لائیں گے اور اس ایوان میں چلنے والی بحث کو خود wind up کریں گے۔

سوالات

(محکمہ جات خزانہ، امداد باہمی اور اطلاعات و ثقافت)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات شروع کرتے ہیں۔ پہلا سوال نمبر 2445 ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کا ہے ان کی طرف سے request آئی ہے کہ اس سوال کو pending کر دیا جائے۔ اگلا سوال میاں طارق محمود صاحب کا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میرے سوال کا نمبر 3999 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔
جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

(بروز منگل مورخہ 20- مئی 2014 کے ایجنڈا سے زیر التواء نشان زدہ سوال)

گجرات: محکمہ اطلاعات کے دفاتر سے متعلقہ تفصیلات

*3999: میاں طارق محمود: کیا وزیر اطلاعات و ثقافت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) ضلع گجرات میں محکمہ اطلاعات کے کتنے دفاتر کہاں کہاں ہیں؟
- (ب) ان میں کتنے ملازم کام کر رہے ہیں، تفصیل عمدہ اور گریڈ وار بتائیں؟
- (ج) اس ضلع میں محکمہ کے پاس رجسٹرڈ کون کون سی اخبارات اور رسائل نکلتے ہیں؟
- (د) اس ضلع میں محکمہ کی سال 2011-12 اور 2012-13 کی آمدن بتائیں؟
- (ه) اس وقت مذکورہ ضلع میں محکمہ اطلاعات کے کون کون سے منصوبے چل رہے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت (رانا محمد ارشد):

(الف) ضلع گجرات میں محکمہ اطلاعات پنجاب کا صرف ایک آفس کام کر رہا ہے۔ جو کہ A-951 جیل روڈ گجرات میں واقع ہے۔

(ب) ضلعی دفتر گجرات میں اس وقت تین ملازمین اپنے فرائض انجام دے رہے ہیں جبکہ انفارمیشن آفیسر (BS-17)، فوٹو گرافر (BS-13) جو نیئر کلرک (BS-07) اور نائب قاصد (BS-01) کی ایک ایک اسامی خالی ہے۔ کام کرنے والے ملازمین کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نام اسامی	عہدہ / بمعہ سکیل	تعداد
حافظ شہباز احمد	سینئر کلرک (BS-09)	01
غلام غوث	ڈرائیور (BS-04)	01
محمد عمران	چوکیدار (BS-01)	01

(ج) ضلع گجرات میں اس وقت رجسٹرڈ اخبارات، رسائل و جرائد کی کل تعداد 218 ہے۔ جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) چونکہ محکمہ ہذا revenue generate کرنے والا ادارہ نہ ہے اس لئے اس کی کوئی آمدن نہ ہے۔

(ه) مذکورہ ضلع دفتر اطلاعات میں فی الوقت کوئی منصوبہ زیر تکمیل نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (ج) میں ہے کہ اس وقت ضلع گجرات میں رجسٹرڈ اخبارات، رسائل و جرائد کی کل تعداد 218 ہے جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کسی بھی اخبار، رسالہ یا جریدے کی اشاعت کے لئے کیا طریق کار ہے اور اس کے لائسنس کے لئے کیا qualification ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت (رانا محمد ارشد): بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! وہاں پر 218 اخبارات تو رجسٹرڈ ہیں جو حکومت کے Rules & Regulations کے مطابق آتے ہیں اور انہیں رجسٹرڈ کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد مقامی سطح پر ان کی رجسٹریشن بھی ہوتی ہے اور ہمارے ڈی جی پی آر آفس میں بھی ریکارڈ ہوتا ہے۔ اس میں جو بھی criteria مکمل کر لیتا ہے اسے اجازت دے دی جاتی ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں نے پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے یہی تو پوچھا ہے کہ طریق کار کیا ہے، یہ بتائیں کہ طریق کار کیا ہے اور لائسنس دینے والے کی qualification کیا ہے؟

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ ایسا کریں کہ اس کے salient feature ان کو بتادیں۔ پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! وہ requirement form بھی ہے جس کی Terms & Conditions ہیں۔ جو بھی درخواست دیتے ہیں انہیں پھر بلایا جاتا ہے اور اس کے بعد انہیں permission دے دی جاتی ہے۔۔۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرا بھی ضمنی سوال ہے تو ساتھ ہی اس کا بھی جواب دے دیں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب بتائیں کہ کس law کے تحت لائسنس دیئے جاتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! law تو موجود ہے اور میں یہی تو عرض کرنے لگا ہوں کہ جو سوال پوچھا گیا ہے۔۔۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! انہیں law کا تو پتا ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: سندھو صاحب! آپ سن تولیں ناں۔ وہ بتا رہے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! اس حوالے سے law موجود ہے اور اسی Law کے تحت انہیں permission دی گئی ہے جو 218 مقامی اخبارات رجسٹرڈ ہیں۔ اگر وہ کوئی اور ضمنی سوال کرنا چاہتے ہیں۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب کو تو law کے متعلق ہی علم نہیں ہے اس لئے یہ جواب کیا دیں گے؟ اس کا مطلب ہے کہ یہ ایسے ہی آگئے ہیں اور انہیں کوئی پتا نہیں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے ان کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ کون سے law کی بات کر رہے ہیں کیونکہ law پہلے سے موجود ہے اور اس میں تمام parameters بھی موجود ہیں۔

جناب سپیکر: سندھو صاحب! آپ بغیر permission کیسے بول رہے ہیں؟
پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! یہ ضمنی سوال کریں میں اس کا جواب دوں گا۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ گیلری اس ایوان کا حصہ نہیں ہے۔
جناب سپیکر: آپ کو کس نے کہا ہے؟

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر یہ میں نے کہا ہے۔

جناب سپیکر: کیسے آپ نے یہ نئی بات کر دی ہے؟

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اگر گیلری حصہ ہے تو سیکرٹری اطلاعات کو یہاں پر ان کے ساتھ بٹھادیں۔

جناب سپیکر: جی، یہاں صرف معزز ممبر ہی بیٹھ سکتے ہیں یا ایڈووکیٹ جنرل بیٹھ سکتے ہیں آپ کو پتا ہونا چاہئے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! میں جو عرض کر رہا ہوں کہ پریس لاء موجود ہے جس کے مطابق جو بھی درخواست دیتا ہے وہ Terms & Conditions مکمل کرتا ہے تو ان کو permission دے دی جاتی ہے۔ اگر تو Terms & Conditions کسی نے مکمل کی ہیں اور اس کو permission نہیں ملی تو وہ مجھے بتائیں کہ یہ permission کیوں نہیں دی گئی یا parameters تبدیل ہوئے ہیں یا کیا reason ہے وہ تو میں بتا سکتا ہوں اگر تو سوال میں لکھا ہوا ہے کہ by-laws کی کاپی پیش کی جائے تو میں وہ بھی پیش کرنے کے لئے تیار ہوں۔

(اس مرحلہ پر وزیر جیل خانہ جات عبدالوحید چودھری ایوان میں تشریف لائے تو

جناب سپیکر نے انہیں واپس بھیجا کہ معزز ممبر کو ساتھ لے کر آئیں)

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میری آپ سے گزارش ہے کہ میرا جو ضمنی سوال آپ نے سنا ہے کیا وہ غلط ہے مجھے صرف اُس کا جواب چاہئے۔ پارلیمانی سیکرٹری محترم رانا ارشد صاحب جو بات کر رہے ہیں مقصد صرف یہ ہے کہ 218 لوگوں کو انہوں نے لائسنس جاری کئے صحافت وہ پیشہ ہے جس میں لوگوں کی راہنمائی بھی کرنی ہوتی ہے ان کے معاملات کو بھی discuss کرنا ہوتا ہے اگر اس طرح لوگوں

کو اٹھا کر لائنس issue کر دیں کہ جو چاہے جیسے چاہے وہ لوگ جا کر کرتے رہیں اس کے اوپر کیا طریق کار ہے یہ بتائیں اس کو واضح کریں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر سردار شہاب الدین خان واک آؤٹ)

ختم کر کے ایوان میں واپس تشریف لے آئے)

جناب سپیکر: اگر انہوں نے کوئی غلط لائنس issue کیا ہے یا آپ کو پتا ہے کہ وہ غلط آدمی ہے تو اس کی نشاندہی آپ کر سکتے ہیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں نے صرف یہی پوچھا ہے ابھی تو ان کے پاس چٹ بھی آگئی ہے یہ طریق کار بتائیں پھر اگلا ضمنی سوال ان کے سامنے پیش کیا جائے گا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! میاں صاحب جو فرما رہے ہیں وہ fresh question بنتا ہے۔ جو سوال لکھا ہوا ہے اس کا جواب موجود ہے اس کے علاوہ جو میاں صاحب کی ڈیمانڈ ہے اس کے لئے by-laws کی کاپی پیش کر دی جائے گی۔

جناب سپیکر: آپ درمیان میں interruption نہ کریں میں آپ کو ایسے اجازت نہیں دے سکتا اور مناسب بھی نہیں ہے آپ ان کے بعد ضمنی سوال کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! اب جو یہاں پر سوال کیا ہے اس کا جواب ہے اب اگر اس کے بعد سندھو صاحب اور کچھ پوچھنا چاہتے ہیں وہ فرمائیں۔ میں ان کی خدمت میں پیش کرنے کے لئے حاضر ہوں لیکن ہمیں بہتری کے لئے اپنا طریق کار تھوڑا سبب بدل کرنا ہو گا۔

جناب سپیکر: جی، انہیں تھوڑا سا clarify کریں کہ آپ کس طرح انہیں لائنس جاری کرتے ہیں؟ بات تو اتنی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! یہ سوال کی کاپی آپ کے پاس بھی ہے اور میرے پاس بھی ہے۔ سوال یہاں یہ تھا کہ اس ضلع میں محکمہ کے پاس رجسٹرڈ کون کون سے اخبارات اور رسائل نکلتے ہیں۔ یہ پوچھا گیا ہے اب ان کی تعداد کی detail دے دی گئی ہے اور اس کے بعد فرداً جو process ہے وہ موجود ہے جو parameters ہیں وہ سب کے لئے ایک ہیں۔ میاں صاحب کا یہ سوال بڑا valid ہے کہ اگر کسی کو as a special case ملا ہے تو point out کریں ہم ان کو

قانون کے مطابق دیکھیں گے اور اگر کسی کو special concession ملی ہے تو ہم اس کو review کریں گے اور میاں صاحب کی خواہش کے مطابق اس کو تبدیل کر لیں گے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں نے جو ضمنی سوال کیا ہے آپ ماشاء اللہ دوسری دفعہ سپیکر ہیں کیا میرا یہ ضمنی سوال نہیں بنتا؟ صرف میں یہ آپ سے پوچھتا ہوں اگر یہ بنتا ہے تو کیا ان کے پاس جواب نہیں ہے یا تو pending کروادیں جب یہ چاہیں گے جواب لے انہیں مجھے بتادیں جواب تو ہونا چاہئے۔
جناب سپیکر: جی، pending تو اس صورت میں ہوگا جو آپ اب کہیں گے کہ فلاں لائسنس جو انہوں نے غلط جاری کئے ہیں اس کی تصدیق نہیں کی جاتی۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں اس وقت یہ کہوں گا جب یہ بتائیں گے کہ اس کا طریق کار کیا ہے۔
جناب سپیکر: جی، طریق کار تو انہوں نے بتا دیا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! ریکارڈ میں جو لکھا ہے اس کی پارلیمانی سیکرٹری اور منسٹر صاحب کے پاس information ہونی چاہئے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! جب میاں صاحب نے سوال خود دیا ہے اگر یہ چیز وہ بھی ساتھ mention کر دیتے کہ اس کا طریق کار اور parameters بھی بتائے جائیں تو میں وہ بھی عرض کر دیتا ہوں اب جو یہ ضمنی سوال کر رہے ہیں یہ fresh question بنتا ہے۔

جناب سپیکر: ضمنی سوال یہ پوچھ سکتے ہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! میں یہی عرض کر رہا ہوں کہ اُس کا قانون parameter موجود ہے اس کے مطابق ہی سب کو لائسنس ملے ہیں اور اگر کسی کو as a special case ملا ہے یا قانون کی violation ہوئی ہے، موجودہ by-laws میں کوئی violation ہوئی ہے تو وہ یہ point out کر دیں تاکہ ہم اس میں ترمیم کر لیں یا اس کو review کر لیں یا دیکھ لیں۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، ضمنی سوال غور سے سنیں۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! محترم پارلیمانی سیکرٹری صاحب بتائیں کہ لائسنس کے لئے qualification or disqualification کیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، وہ لائسنس کی qualification or disqualification کے بارے میں پوچھ رہے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! اخبار کا declaration متعلقہ ڈی سی او نے جاری کرنا ہوتا ہے اور جو tackle ہے وہ حکومت پاکستان نے declare کرنا ہوتا ہے اور پی آئی ڈی ڈیپارٹمنٹ ہے جو یہ دیتا ہے۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): میں نے qualification or disqualification کا پوچھا ہے۔ میں نے یہ نہیں پوچھا کہ کس نے جاری کرنا ہوتا ہے۔ میں یہ پوچھ رہا ہوں کہ اُس کی qualification کیا ہے؟ موصوف بتائیں کہ qualification or disqualification کس کو کہتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! وقت کے ساتھ ساتھ اس میں بہت سی amendments لانی ہوں گی۔ میرے معزز ممبر اگر کوئی چیز propose کرتے ہیں کہ یہ ہونا چاہئے تو اس کے مطابق ہم تبدیلی لے آئیں گے۔ اب parameters موجود ہیں، قانون موجود ہے اس سے ہم پیچھے تو نہیں جاسکتے اور اگر کوئی special case ہے تو وہ مجھے ضرور point out کر دیں اس کو ہم as a special دیکھ یا بلا بھی لیں گے۔ اب میری سمجھ سے یہ بات بالاتر ہے کہ جو سوال ہے اس کے مطابق تو ہم جواب دے رہے ہیں اگر کوئی fresh question دینا چاہتے ہیں یا information لینا چاہتے ہیں تو ہم انشاء اللہ ضرور دیں گے اجلاس کے بعد آج ہی ہم ان کو provide کر دیں گے۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرے سوال کا جواب نہیں آیا میری گزارش سن لیں۔۔۔

جناب سپیکر: وہ کہہ رہے ہیں کہ جو اس criteria پر پورا نہیں اُترتا، قاعدہ قانون جو بنایا ہوا ہے لائسنس کے لئے وہ یہ بتا رہے ہیں کہ اس پر جو پورا نہیں اُترے گا اُس کو نہیں ملے گا۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر میری ایک عرض سن لیں your honour please don't come for the rescue of the Parliamentary Secretary اور پہلے ہی ہمارے ساتھ بہت کچھ ہو چکا ہے تو much water has flown اب ہمیں چاہئے کہ ہم سیدھے راستے پر آجائیں اور یہ جو parameters کی بات کر رہے ہیں ان کو کہیں کہ یہ licensing کے parameters بتادیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! اگر اب یہ declaration متعلقہ ڈی سی او نے دینی ہے تو وہاں پر اس کی فیس ہے، اس کا فارم fill ہوتا ہے اور تمام terms and conditions مکمل کرنا پڑتی ہیں۔ کچھ لوکل اخبار ہیں اور کچھ نیشنل level کے ہیں۔ ہمارا جو 2002 کا آرڈیننس ہے اس کے مطابق ان کو دیکھا جاتا ہے، permission بھی دی جاتی ہے اور جو لوکل ہیں ان کے parameters الگ ہیں۔ سندھو صاحب کون سا پوچھنا چاہتے ہیں؟ اگر نیشنل اخبار میں کسی کو permission غلط ملی ہوئی ہے اور ان کے پاس کوئی specific case ہے تو ہمیں بتائیں۔ چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اس سوال کو pending کر لیا جائے کیونکہ پارلیمانی سیکرٹری صاحب اس کا جواب نہیں دے سکے۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ آپ کیا کرتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! میں کون سا جواب نہیں دے سکا؟ جو سوال دیا گیا ہے اس کے مطابق میں نے جواب دیا ہے۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب بالکل تیاری کر کے نہیں آئے۔

جناب سپیکر: چلیں، آئندہ تیاری کر کے آپ کو بتادیں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! ہم تیاری کر لیا کریں گے، ہمیں پتا چل گیا ہے اور ہم سندھو صاحب سے وہ guideline لے لیا کریں گے جو وہ فرما رہے ہیں۔ کاش بہتر ہو تاکہ سندھو صاحب خود اپنا سوال دیتے، ہم ان کو جواب دیتے اور ان کو clear کرتے۔ یہ میرے بھائی ہیں سوال کا جواب لینا ان کا حق ہے لیکن کتنا بہتر ہوتا کہ وہ ہمیں پہلے بتا دیتے تاکہ ہم وہ

information جو وہ چاہ رہے ہیں ان کی خدمت میں پیش کر دیتے۔ انشاء اللہ ہم ان کو satisfy کریں گے یہ ہمارے بھائی ہیں اور ان کو جو بھی further information چاہئے وہ ہم ان کو دیں گے۔ چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ ایوان میں satisfy کریں، باہر بیٹھ کر نہ کریں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں معذرت کے ساتھ یہ بات on record کرنا چاہتا ہوں کہ اگر منسٹر اور پارلیمانی سیکرٹری proper جواب نہیں دے سکتے تو یہ سیشن میں مت آیا کریں۔ جناب سپیکر: نہیں، ایسی بات نہیں ہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! حکومتی بچوں سے یہ باتیں آرہی ہیں۔۔۔ جناب سپیکر: سوالات میں کوئی ایسی بات نہیں آرہی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! ہم اس کے پابند ہیں کہ جو انہوں نے سوال پوچھا ہوتا ہے ہم وہی جواب دیں۔ اگر انہیں کوئی اور چیز چاہئے تو یہ نیا سوال دے دیں ان کا بالکل حق ہے کہ ہم سے جواب لیں اور ہم جواب دینے کے لئے تیار ہیں۔

سردار شہاب الدین خان: ہمارے سوالات kill کر دیئے جاتے ہیں۔۔۔ جناب سپیکر: سردار صاحب! آپ ایسے ہی الزام نہ لگائیں، ایسے نہیں ہوتا۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! یہ ریکارڈ میں ساتھ لایا ہوں۔ میرے پاس سوالات اور تحریک التوائے کار ہیں، ان سب کو kill کر دیا جاتا ہے۔ میں یہ بات on record بتا رہا ہوں، صرف حکومتی بچوں کے بزنس کو لیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ کیا ڈاکٹر نوشین حامد گورنمنٹ کی ممبر ہیں؟ ایسے تو نہ کریں۔ جو طریق کار ہے اس کے مطابق ہی وہ چلتے ہیں، آپ انتظار کریں، آپ کی باری آسکتی ہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ Question Hour میں ہمارے سوالات کیوں kill کر دیئے جاتے ہیں؟

جناب سپیکر: نہیں کئے جاتے، ایسا نہیں ہوتا۔ میں آپ کی بات کیسے مانوں، مہربانی کریں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! جب ہمیں بات ہی نہ کرنے دی جائے۔۔۔

جناب سپیکر: کیوں نہ کرنے دی جائے یہ کیا بات ہوئی؟ اگلا سوال محترمہ عائشہ جاوید کا ہے۔
محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 268 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔
جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

(بروز بدھ مورخہ 28- مئی 2014 کے ایجنڈا سے زیر التواء نشان زدہ سوال)

لاہور: ایل ڈی اے ایمپلائز ہاؤسنگ سکیم کے جنرل باڈی کے انتخابات سے متعلق تفصیلات
*268: محترمہ عائشہ جاوید: کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ایل ڈی اے ایمپلائز ہاؤسنگ سکیم ٹھوکر نیاز بیگ کے قیام کا عرصہ اور آج تک ہونے والے
جنرل باڈی کے الیکشن کی تعداد اور تاریخ بیان فرمائیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ یکم مئی 2011 کو جنرل باڈی کے الیکشن میں منتخب ہونے والے امیدوار
سابقہ جنرل باڈی یا ایڈمنسٹریٹر کی باڈی میں بھی خدمات انجام دے چکے ہیں۔ ان کے نام اور
عرصہ سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ افراد میں سے اکثر سابقہ امداد میں بدعنوانی میں ملوث پائے
گئے اور ان میں سے جن افراد کو محکمہ نے نکال دیا تھا ان افراد کے ناموں سے آگاہ کریں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ آخری منتخب شدہ جنرل باڈی کے خلاف محکمہ نے بدعنوانی پر انکوائری
شروع کی تو تمام عہدیداران مستعفی ہو گئے اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) سو سائٹی ہذا کو قیام پذیر ہوئے تقریباً 33 سال ہو چکے ہیں جبکہ آج تک ہونے والے جنرل
باڈی کے الیکشن کی مکمل تفصیل ایوان کی میر پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) درست نہ ہے۔

(ج) درست نہ ہے۔

(د) عہدیداران کی ذاتی مصروفیات کی بناء پر اور باہمی تفاوت کی بنیاد پر استعفیے دیئے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! سوال کے جز (د) میں پوچھا گیا تھا کہ کیا یہ بھی درست ہے کہ آخری
منتخب شدہ جنرل باڈی کے خلاف محکمہ نے بدعنوانی پر انکوائری شروع کی تو تمام عہدیداران مستعفی

ہو گئے؟ جواب دیا گیا کہ یہ اپنی ذاتی مصروفیات کی وجہ سے مستعفی ہوئے ہیں۔ میں یہ پوچھنا چاہوں گی کہ 2011 سے اگر ان کی باڈی نہیں بنی اور اب 2014 ہے تو کیا یہ بغیر باڈی کے کام کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، چنڑ صاحب!

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! انہوں نے کہا کہ اس میں کرپشن ہوئی ہے اور یکم مئی 2011 کی جنرل باڈی کی جو انتظامیہ تھی کیا اس کو برطرف کیا گیا؟ اس میں انکوائری ہوئی تھی، LDA Employees Cooperative Housing Society 10-3-1980 کو وجود میں آئی جس کا ابھی تک نقشہ پاس نہیں ہوا۔ مختلف الیکشن بھی ہوتے رہے جبکہ سوسائٹیز کے الیکشن نہ ہوئے۔ اس میں چھ ایڈمنسٹریٹر تعینات ہوئے اور پانچ Care Taker Committees بنیں۔ ہم نے اس میں rule 43 کے تحت انکوائری کروائی، اس میں کچھ بدعنوانی پائی گئی، ان کو A-50 کے تحت طلب کیا گیا اور ان کی اگلی پیشی 8-11-2014 کو ہے۔ اب نیب میں فیصلہ ہو گا اور جنہوں نے بدعنوانی کی ہے ان کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔ اس وقت تک 17 کروڑ روپے کی بدعنوانی سامنے آئی ہے اور 62 لوگوں کو طلب کیا گیا ہے جن کے خلاف کارروائی کی جا رہی ہے۔ اس میں کچھ ریٹائرڈ جنرل ہیں اور کچھ بیوروکریٹس بھی ہیں جن کے خلاف عدالت میں کارروائی ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر: آپ بیوروکریٹس کی جگہ سرکاری افسران ہی کہہ دیں کیونکہ بیوروکریٹس لفظ ٹھیک نہیں ہے۔

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! میں ان کے جواب سے بالکل متفق ہوں۔ میں صرف یہ چیز point out کرنا چاہ رہی ہوں کہ جو منسٹر صاحب جواب دے رہے ہیں وہ بالکل صحیح ہے اور انہوں نے میرے سوال کے مطابق ہی جواب دیا ہے جبکہ محکمہ یہ حقیقت ماننے سے انکاری ہے وہ کہہ رہا ہے کہ عہدیدار ذاتی مصروفیات کی وجہ سے مستعفی ہوئے ہیں۔ میں نے یہاں یہ کہا تھا کہ کرپشن اور بدعنوانی کے اوپر ان کی انکوائری شروع ہوئی ہے اور محکمہ یہ بات کیوں لکھ کر دے رہا ہے؟ محکمہ کا جواب غلط ہے اور میری آپ کی وساطت سے یہ گزارش ہوگی کہ مجھے سے پوچھا جائے کہ انہوں نے غلط جواب کیوں دیا ہے؟ منسٹر صاحب کی information ٹھیک ہے جبکہ مجھے نے جواب غلط دیا ہے۔

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! انہوں نے یکم مئی 2011 کے بارے میں پوچھا تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ یکم مئی 2011 کو جنرل باڈی کے الیکشن میں منتخب ہونے والے امیدوار

سابقہ جنرل ہاڈی یا ایڈمنسٹریٹر کی ہاڈی میں بھی خدمات انجام دے چکے ہیں ان کے نام اور عرصہ سے آگاہ فرمائیں؟ تو یہ درست نہیں ہے۔ باقی ہم نے جو انکوائری کی ہے میں نے اس بارے میں ایوان میں عرض کر دیا ہے کہ اس میں 62 افراد شامل ہیں ان کو ہم نے سیکشن 43 کے تحت طلب کیا ہے اور A-50 کے تحت کارروائی کر رہے ہیں۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔
جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں انتہائی احترام سے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ویسے جو کچھ ہماری کارگزاری ہے وہ بھی سامنے ہی ہے لیکن اگر ان کا جواب ملاحظہ فرمائیں تو اس کو کہتے ہیں کہ "سوال گندم جواب چنا" سوال کچھ ہے اور جواب کچھ ہے۔ جو میرے معزز بھائی ہیں میں ان سے بھی یہ درخواست کروں گا کہ سارا دن۔۔۔

جناب سپیکر: آپ ضمنی سوال کریں آپ کیا شروع کر دیتے ہیں؟

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں نے ضمنی سوال کیا ہے میری عرض سن لیں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ سنائیں۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب! خدا کے لئے آپ ایوان کو اس طرح bulldoze نہ کیا کریں۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ آپ اس طرح بات نہ کیا کریں، آپ غلط کرتے ہیں، صرف ضمنی سوال پر آئیں۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کر رہا ہوں۔ آپ پہلے میری بات تو سن لیں۔۔۔

جناب سپیکر: ہر بات عجیب کرتے ہیں۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! پہلے میں ضمنی سوال کرتا ہوں اس کے بعد بات کروں گا۔ اگر میرے معزز ممبران نہیں چاہتے کہ یہاں ایوان میں سوسائٹی ہذا کی تفصیل آئے اور بیورو کریسی تفصیل دے تو مجھے تو کوئی اعتراض نہیں ہے۔ میں نے اپنا فرض پورا کرنا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ اپنا فرض پورا کریں اور ضمنی سوال کریں تاکہ میں اُن سے پوچھوں۔
چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ مجھے فرمادیں کہ یہ لکھا ہے کہ، سوال تو میں تب کروں جب مجھے آپ عرض کرنے دیں۔ آپ جناب! اُسی وقت آجاتے ہیں۔ دیکھیں! خدا کے واسطے ایسے نہ کریں۔ سو سائٹی ہذا کو قیام پذیر ہوئے تقریباً 33 سال مکمل ہو چکے ہیں جبکہ آج تک ہونے والے جنرل باڈی کے انتخابات کی مکمل تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے تو میں نے پوچھنا تھا کہ وہ ایوان کی کون سی میز ہے تاکہ میں ادھر سے جا کر دیکھ لوں۔۔۔

جناب سپیکر: مجھے افسوس ہے اگر آپ کو یہ نہیں پتا کہ ایوان کی میز کدھر ہے؟
چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ کسی کو بھیجیں، مجھے افسوس ہے کہ جو ایوان کی میز ادھر ہے، حالانکہ میز تو ہے ہی نہیں اور نہ ہی آپ نے بننے دینی ہے لیکن یہ ہے کہ۔۔۔
جناب سپیکر: آپ کیا بات کرتے ہیں، ادھر ادھر کی بات مت کریں۔ آپ مہربانی کریں، یہ میز ہے، آپ ادھر آکر پتا کریں۔

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! تفصیل میرے پاس ہے۔
جناب سپیکر: ان کو کیسے بتائیں کہ ایوان کی میز کدھر ہے، آج انہوں نے یہ بات بھی پوچھی ہے۔
چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ تفصیل میرے پاس تو نہیں ہے۔
جناب سپیکر: جی، نہیں۔ ایوان کی میز ادھر ہے، آپ ایوان کی میز نہیں ہیں۔ جس کا سوال ہے انہوں نے اس کو جواب پہنچا دیا ہے۔ آپ کی مہربانی آپ ضمنی سوال کریں، کیا کرنا چاہتے ہیں؟
چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کرنے لگا ہوں۔ آج تو پرائیویٹ ممبر زڈے ہے۔ آج تو بہت ٹائم ہے، جلدی کس بات کی ہے۔۔۔
جناب سپیکر: Question Hour ایک گھنٹہ ہوتا ہے آپ کو پتا ہونا چاہئے۔
چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ اس کو چار گھنٹے تک بھی لے کر جاسکتے ہیں۔
جناب سپیکر: جی، آپ بات کریں۔
چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! کوئی ایسی بات نہیں، آپ بات کرنے دیا کریں۔
یہ جو Question Hour کے ساتھ بھی ہو رہا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ دوسروں کا ٹائم نہ لیں، ان کا بھی ٹائم ہے۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ابھی میرے محترم بھائی نے کہا ہے کہ اس میں کچھ بیوروکریٹس ہیں اور کچھ دوسرے ہیں۔ حالانکہ محترم بہت اچھے منسٹر ہیں اور میرے لئے انتہائی قابل احترام ہیں لیکن اس ایوان کے knowledge کے لئے عرض ہے کہ ایل ڈی اے میں کیا ہو رہا ہے یہ ساری تفصیلات میں one by one ذرا ان کے نام بتائیں تاکہ پتا چلے کہ کون کون سے ہیں اور ان کو کیا کیا سزائیں دی گئی ہیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر موصوف! بتائیں۔

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! ابھی تک یہ معاملہ عدالت میں زیر سماعت ہے اور عدالت میں موجود ہے اس کی date of hearing 18-11-2014 ہے۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ سوال pending کر لیں تو next session میں۔۔۔

جناب سپیکر: کیا pending کا اختیار ان کے پاس ہے؟

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ کے پاس ہے۔ ایک تو گزارش یہ ہے کہ میں آپ کا تابعدار بھی ہوں لیکن آپ کو شک پڑ جاتا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ میرے لئے بہت قابل احترام ہیں۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! مجھے امید ہے کہ بات کروں گا تو آپ بات سنیں گے۔۔۔

جناب سپیکر: ماشاء اللہ آپ بہت پڑھ لکھے ہیں اس میں کوئی شک کی بات نہیں ہے۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہاں ان پڑھ اور پڑھ لکھے کا کوئی فرق ہے اور ادھر نہ کوئی پڑھائی کا فائدہ ہے بلکہ ادھر ان پڑھ زیادہ بہتر ہیں۔

جناب سپیکر: بڑے افسوس کی بات ہے، آپ ایسی بات کر رہے ہیں۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں صحیح بات کر رہا ہوں، میں جو کچھ دیکھ رہا ہوں وہ یہی ہے۔ میں نہایت احترام سے دوبارہ عرض کرتا ہوں کہ آپ اس سوال کو pending کر دیں

اور میرے محترم بھائی کو کہیں کہ جو allegation ہے اور جو انکوائری کی proceeding اب تک ہوئی ہے وہ ایوان میں آجائے تاکہ یہ ایوان دیکھ لے کہ کیا ہوا ہے اور کیا نہیں ہوا، اگر آجائے گا تو اس میں کیا فرق پڑے گا؟

جناب سپیکر: وہ پتا چل جائے گا، وہ بتادیں گے جو رزلٹ آئے گا۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! بتائیں دیں گے یہ اس وقت ایوان کو بتائیں۔ میری بات سنیں کہ majority is the authority، اگر میرا point غلط ہے تو پھر آپ voting کرالیں۔ اگر یہ میرے بھائی نہیں چاہتے تو ٹھیک ہے اور آپ نہ رکھیں۔۔۔

جناب سپیکر: کس چیز کی voting؟ اگر آپ کے خلاف ووٹنگ ہوئی تو پھر آپ کیا کریں گے؟ چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں پھر اپنی بات واپس لے لوں گا اور پھر میڈیا کو بتاؤں گا۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کی مہربانی، ایسے سوال pending نہیں ہوتے۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! دیکھیں! اس پر ووٹنگ کروائیں، اگر میں ہار گیا تو۔۔۔

جناب سپیکر: آپ یہ کیسے کر سکتے ہیں، آپ کے پاس ایسا کون سا قانون ہے؟ آپ اچھے قانون دان ہیں۔ آپ کی بڑی مہربانی۔ let me proceed on this.

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ایل ڈی اے میں ایک فراڈ ہوا ہے، اس میں کرپشن ہوئی ہے اور یہ کرپشن کی آماجگاہ ہے اور اس کی انکوائری کی رپورٹ ایوان میں آنی چاہئے۔۔۔ جناب سپیکر: جی، جب انکوائری مکمل ہو جائے گی تو اس کی مکمل تفصیل منسٹر صاحب ایوان میں آکر بتائیں گے۔

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! میری request بھی سن لیں۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال بھی محترمہ آپ کا ہے۔ سوال نمبر بولنے گا۔

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! سوال نمبر 269 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

(بروز بدھ مورخہ 28- مئی 2014 کے ایجنڈا سے زیر التواء نشان زدہ سوال)

لاہور: نقشہ کی منظوری کے بغیر چلنے والی ایل ڈی اے ایمپلائز ہاؤسنگ سکیم کی تفصیلات

*269: محترمہ عائشہ جاوید: کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ایل ڈی اے ایمپلائز ہاؤسنگ سکیم ٹھوکر نیاز بیگ کا نقشہ آج تک متعلقہ محکمہ سے منظور نہ ہوا ہے؟

(ب) قیام سے آج تک کتنی دفعہ مذکورہ سکیم کا نقشہ تبدیل کیا گیا اس کی وجوہات اور تاریخ بیان فرمائیں؟

(ج) اگر سوسائٹی کا نقشہ آج تک پاس نہ ہوا ہے تو اس کی الاٹمنٹ اور دیگر کام کس اتھارٹی کے تحت کس نے کئے؟

(د) نقشہ کی تبدیلی ایڈمنسٹریٹر کے دور میں ہوئی یا سوسائٹی انتظامیہ کے دور میں ہوئی؟

(ه) آج تک تبدیل ہونے والے نقشہ جات کی نقول ایوان میں پیش کی جائیں؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چٹو):

(الف) درست ہے۔

(ب) سوسائٹی ہذا کا نقشہ پاس نہ ہوا ہے۔

(ج) انتظامیہ نے بائی لاز کے مطابق عمل سرانجام دیا ہے۔

(د) سوسائٹی ہذا کا نقشہ پاس نہ ہوا ہے۔

(ه) سوسائٹی ہذا کا نقشہ پاس نہ ہوا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! محکمہ اس میں کہہ رہا ہے کہ درست ہے کہ ایل ڈی اے ایمپلائز ہاؤسنگ سکیم کا نقشہ پاس نہیں ہوا۔ مجھے سمجھ نہیں آرہی کہ میں سوال کیسے کروں کہ یہ کون سی سوسائٹی ہے۔ ایل ڈی اے تو لوگوں کو خود نقشے پاس کروائے بغیر کسی کو اجازت نہیں دیتا اور اگر ان کی اپنی ہاؤسنگ سکیم کا نقشہ پاس نہیں ہوا تو یہ کیسے اس پر کام چلا رہے ہیں؟ اگلے سوال میں انتظامیہ نے By-laws کے مطابق عمل سرانجام دیا ہے تو By-laws آپ کو کیسے اجازت دے دیتے ہیں اگر آپ کا نقشہ پاس ہی نہیں ہوا؟ کیا مجھے منسٹر صاحب یہ ذرا بتانا پسند کریں گے۔

جناب سپیکر: وہ پوچھ رہے ہیں کہ پھر نقشہ کیسے پاس ہوا؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! یہ درست ہے کہ اس سوسائٹی کا نقشہ آج تک پاس نہیں ہوا لیکن 1984 میں ایک نقشہ ایل ڈی اے میں منظوری کے لئے جمع کروایا گیا لیکن ایل ڈی اے کے اعلیٰ افسران میں نقشہ منظور نہ ہوا۔ بہر حال By-laws کے تحت یہ پلاٹ الاٹ ہوئے ہیں اور اس کے بعد پھر By-laws جو اشتہار کوآپریٹو نے جاری کئے تھے اس کے مطابق پھر اس پر عمل کیا جا رہا ہے اور اس کے تحت یہ پلاٹ الاٹ کئے جا رہے ہیں۔ اس میں کٹوتی بھی کی گئی ہے اور سنگین نوعیت کے الزامات کی نشاندہی کی گئی ہے یہ 05-07-2011 کو رپورٹ پیش کی ہے انکوائری زیر دفعہ 43 کوآپریٹو سوسائٹی ایکٹ 1925 کی رپورٹ میں پلاٹوں پر غیر قانونی کٹوتی لگانے کے علاوہ سنگین نوعیت کے الزامات کی نشاندہی کی گئی ہے۔ اس پر کورٹ میں معاملہ چل رہا ہے اور اس کی 18-11-2014 کو date of hearing ہے اور اس میں جتنے بھی ڈیفالٹرز ہیں اور جنہوں نے بدعنوانی کی ہے ان کے خلاف سخت سے سخت کارروائی کی جائے گی۔

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! مجھے سمجھ نہیں آئی ہے کہ کیا منسٹر صاحب ابھی نقشے کے متعلق کہہ رہے ہیں؟

جناب سپیکر: وہ کہہ رہے ہیں کہ By-laws کے مطابق وہ بن گیا ہے لیکن ابھی کسی جگہ پر معاملہ pending بھی ہے اور انکوائری ہو رہی ہے اس کے بعد آپ کو بتادیں گے۔

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! میرا سوال یہ تھا کہ نقشے کے بغیر By-laws میں construction کی اجازت ہے؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! بالکل اجازت نہیں ہے۔ ایل ڈی اے میں کیونکہ طاقتور لوگ بیٹھے ہیں، اس کے administrators بھی طاقتور ہیں اور میں ایوان میں کہہ رہا ہوں کہ ایل ڈی اے سوسائٹی میں کرپشن بہت زیادہ ہے، غریبوں کے حق مارے جا رہے ہیں اور ان سے زیادتی ہو رہی ہے۔ اس وقت جو عدالتوں میں کیس زیر سماعت ہو رہا ہے میں آپ کو یقین دہانی کراتا ہوں کہ جو ملزمان ہیں ان کے خلاف سخت سے سخت کارروائی کی جائے گی، ان کو جرمانہ بھی کیا جائے گا اور ان کو جیل بھی بھجوا یا جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، اب آپ مطمئن ہیں۔

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے؟

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میرا بھی ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! ہم نے آپ کو ابھی دیکھا ہے welcome ابھی آپ تشریف رکھیں کیونکہ انہوں نے پہلے ضمنی سوال کی بات کی ہے۔ let him speak first جی، سردار صاحب! فرمائیں۔
سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! میرا اسی سے متعلقہ ضمنی سوال یہ ہے کہ ابھی محترم منسٹر صاحب نے فرمایا کہ ان کو جلد از جلد سزا دی جائے گی تو سوال یہ ہے کہ اس سوسائٹی کو قیام پذیر ہوئے کتنی دیر ہو گئی ہے؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! 34 سال ہو گئے ہیں۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! 24 سالوں میں اگر ان کو۔۔۔

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! میں 34 سال کی بات کر رہا ہوں، 24 سال کی بات نہیں کر رہا۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! کتنے دکھ کی بات ہے کہ یہ ایوان صوبہ پنجاب کا سب سے معتبر ایوان ہے۔ اس کے اندر موصوف کھڑے ہو کر فرما رہے ہیں کہ ایل ڈی اے میں بہت غلطیاں ہیں اور وہ 24 سال میں نہیں نکال سکے تو یہ ابھی کیسے نکال سکیں گے۔ 24 نہیں شاید 34 سال میں وہ نہیں کر سکے تو یہ کیسے کریں گے؟

جناب سپیکر: وہ چیہ صاحب بتائیں گے کہ انہوں نے کیا کیا ہے،

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ ہمیں یا اس ایوان کو کمزوری نہ دکھائی جائے۔ ہمیں ایک ٹائم لائن دی جائے یعنی دو مہینے، چار مہینے یا سال کے اندر، یہ 34 سال کی جو غلطی چلی آرہی ہے اس کی تلافی کی جائے تاکہ ہمیں بھی پتا لگے کہ یہ ایوان کچھ کر رہا ہے۔ یہاں صرف تقریریں کرنے سے غلطی صحیح نہیں ہوتی۔

جناب سپیکر: چلیں! ٹھیک ہے ابھی پوچھتے ہیں۔ جی، وزیر موصوف! فرمائیں۔

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! میری درخواست یہ ہے کہ یہ سوال سٹینڈنگ کمیٹی کے سپرد کیا جائے جو ہماری سوسائٹی کی کمیٹی بنی ہوئی ہے یا پھر ایک سب کمیٹی بنادیں۔
جناب سپیکر: نہیں، کمیٹی کیوں بنادیں۔ آپ کس بات کا علاج ہیں؟ آپ حکومت ہیں۔
وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! میں نے عرض کیا ہے کہ۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، جو کچھ کرنا ہے آپ نے اس کا کام کرنا ہے۔ اس بات کو جلد از جلد نمٹائیں۔
وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! میری درخواست یہ ہے کہ اس کو سٹینڈنگ کمیٹی کے سپرد کیا جائے تاکہ اس کی مکمل چھان بین کی جائے کہ 34 سال میں یہ نقشہ approve کیوں نہیں ہوا، آخر اس میں کیا غامی تھی، کیا کوتاہی تھی کہ ایل ڈی اے نے نقشہ approve نہیں کیا؟ میں تو یہ بھی کہوں گا کہ اس میں ایل ڈی اے کی کوتاہی، غفلت اور لاپرواہی ہے لہذا میری آپ سے استدعا ہے humble submission ہے کہ اس کو متعلقہ سٹینڈنگ کمیٹی کے سپرد کیا جائے اور تمام معاملات ایوان کے سامنے لائے جائیں۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! اس معاملے کو 34 سال ہو گئے ہیں۔

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): ان 34 سالوں میں مختلف حکومتیں آئی ہیں، سب سے کوتاہی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: Minister: On the request of the Minister اس معاملے کو کمیٹی کے سپرد کر دیتے ہیں۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! جب یہ 34 سال میں کچھ نہیں کر سکے اب کیا کریں گے؟
جناب سپیکر: تشریف رکھیں۔ Order in the House میں تو کہتا ہوں پہلے آپ اس کو اپنے طور پر دیکھیں۔ (قطع کلامیاں)

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! یہ میری بات خاموشی سے سن لیں کہ 34 سال ہماری حکومت نہیں تھی، اس دوران مختلف حکومتیں آتی رہی ہیں، اگر پچھلے 34 سال میں کچھ نہیں ہو سکا تو ان ایک دو سالوں میں اس کا کیا ہونا تھا۔ آپ ہمیں ٹائم دیں، ہم اس معاملے کو دیکھتے ہیں۔

جناب سپیکر: چنڑ صاحب! آپ اس پر initiative لیں یہ تو بات ٹھیک نہیں ہے کہ آپ کے سامنے کرپشن ہو اور آپ بیٹھے دیکھتے رہیں۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! وزیر موصوف کو سوال کا جواب تو دینے دیں۔

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! جو سوال تھا اس کا میں نے جواب دے دیا ہے اور میں نے اپنے محکمہ کی کمزوری بھی ایوان میں بتادی ہے۔

جناب سپیکر: اس کمزوری کو دور کر کے بتائیں۔

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! میں نے جھوٹ نہیں بولا، میں نے سچ کہا ہے اور ایوان میں مجھے سچی بات کرنی چاہئے اس لئے میں نے ایوان میں سچی بات کی ہے کہ اس معاملے میں ایل ڈی اے کا قصور ہے۔

جناب سپیکر: آپ اگلے اجلاس میں اس کی تفصیل بتادیں۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! یہ حکومت کے واحد وزیر ہیں جو سچ بول رہے ہیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میری آپ سے گزارش ہوگی کہ جس قسم کا معاملہ سامنے آیا ہے اس پر ایوان کی ایک کمیٹی بنادی جائے تاکہ اس معاملے کو resolve کیا جاسکے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ آپ تشریف رکھیں، میں خود اس پر کمیٹی بنا دوں گا۔ اس سوال کو اگلے اجلاس تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: شکر ہے کہ آج آپ آگئے ہیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! کوئی مجبوری بھی ہوتی ہے ورنہ میرے سے زیادہ حاضر باش اس ایوان میں اور کوئی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: مجھے یہی تو احساس تھا کہ کل آپ کیوں تشریف نہیں لائے؟

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! مجبوری تھی ایک بزرگ فوت ہو گئے تھے۔ ابھی جو زیر نظر سوال ہے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ میری بات سنیں، وہ سوال تو pending ہو چکا ہے۔ اب اگلے سوال پر آپ ضمنی سوال کر لیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! آپ میری بات کو ریکارڈ پر تو لے آئیں وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ یہ کوتاہی ہے، یہ فلاں ہے۔۔۔

جناب سپیکر: وہ ریکارڈ پر آچکا ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! وہ فرما رہے ہیں کہ اختیارات کا ناجائز استعمال کیا گیا ہے، میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ ایل ڈی اے والے زیادہ طاقتور ہیں یا قانون زیادہ طاقتور ہے؟

جناب سپیکر: میں اس سلسلے میں ایک کمیٹی بنا رہا ہوں، آپ تشریف رکھیں۔ اگلا سوال نمبر 110 میاں نصیر احمد صاحب کی طرف سے ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے اس لئے یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1179 محترمہ عائشہ جاوید صاحبہ کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتیں، اس لئے یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1715 ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتیں اس لئے یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 271 جناب فیضان خالد ورک صاحب کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1201 بھی جناب فیضان خالد ورک صاحب کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ محترمہ نگہت شیخ صاحبہ!

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! سوال نمبر 2749 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں آرٹ گیلریز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2749: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر اطلاعات و ثقافت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) صوبہ پنجاب میں کل کتنی آرٹ گیلریز کن کن اضلاع میں موجود ہیں؟
- (ب) ضلع لاہور میں کل کتنی آرٹ گیلریز ہیں نیز یہ کس کس جگہ پر موجود ہیں؟
- (ج) ضلع لاہور میں آرٹ گیلریز کا انتظام کس کے سپرد ہے اور اس کا ہیکل کون ہے؟
- (د) ضلع لاہور میں آرٹ گیلریز کو چلانے کے لئے کل کتنا سٹاف موجود ہے نیز سٹاف کے نام، عمدہ و گریڈ کی مکمل تفصیل سے اس ایوان کو آگاہ کیا جائے؟
- (ه) ضلع لاہور میں آرٹ گیلریز کو سال 2011-12 کے دوران کل کتنا فنڈ دیا گیا نیز اس فنڈز کا استعمال کہاں کہاں کیا گیا؟

(و) ضلع لاہور میں موجود آرٹ گیلریز میں سال 2011 کے دوران کل کتنے پروگرامز کا اہتمام کیا گیا نیز ان آرٹ گیلریز میں کون کون سے موضوعات پر تصویریں نمائش پیش کی گئیں اور یہ نمائش کب منعقد کی گئیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت (رانا محمد ارشد):

(الف) صوبہ پنجاب سرکاری وغیرہ سرکاری سطح پر 33 آرٹ گیلریاں ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع لاہور میں سرکاری وغیرہ سرکاری سطح پر 13 آرٹ گیلریاں موجود ہیں۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام گیلری / ادارہ	نوعیت	سرکاری / غیر سرکاری	ایڈریس
1	اللہ بخش آرٹ گیلری، لاہور آرٹس کونسل لاہور	عارضی نمائش	سرکاری	ایڈریس: الحمراء، کلچرل لمپکس، قذافی سٹیڈیم، فیروزپور روڈ، لاہور
2	الحمراء آرٹ گیلری، لاہور آرٹس کونسل لاہور	مستقل نمائش	سرکاری	لاہور آرٹس کونسل، مال روڈ، لاہور
3	پنجاب آرٹ گیلری، پنجاب انسٹیٹیوٹ آف میٹروپولیٹن آرٹ اینڈ گیلری، لاہور	مستقل نمائش	سرکاری	پنجاب لمپکس، 1 قذافی سٹیڈیم، فیروزپور روڈ، لاہور
4	شاکر علی میوزیم	مستقل نمائش	سرکاری	شاکر علی لین، میٹروپولیٹن، نیو گارڈن، لاہور
5	Coopera آرٹ گیلری	محمد جاوید	غیر سرکاری	7 نمائشیں / Parti مشین ڈیزائننگ / گرگٹ ڈیزائن 70 شاہراہ قائد اعظم، لاہور
6	ہائل آرٹ گیلری	جیل احمد	غیر سرکاری	Y-174 کمرشل زون، فیروزپور، لاہور
7	انجائز آرٹ گیلری	محمد رمضان	غیر سرکاری	B/79 ایم ایم عالم روڈ، گلبرگ III، لاہور
8	Collectors آرٹس گیلری	مسر سکھیا	غیر سرکاری	الحمراء، کلچرل لمپکس، لاہور
9	کلر آرٹ گیلری	یوسف صلاح الدین	غیر سرکاری	اندرون لاہور
10	چھتائی میوزیم ٹرسٹ آرٹ گیلری	عارف رحمان چھتائی	غیر سرکاری	لین 4، گارڈن ٹاؤن، مین فیروزپور روڈ، لاہور
11	نیرنگ آرٹ گیلری	نیر علی دادا	غیر سرکاری	میڈیٹ قلیٹ جیل روڈ، لاہور
12	روٹاس آرٹ گیلری	سلیم ہاشمی	غیر سرکاری	G-6-215 ہاؤس ٹاؤن، لاہور
13	ظہور الاخلاق گیلری	پرنسپل NCA	غیر سرکاری	نیپٹل کالج آف آرٹس، 4 وی مال لاہور

(ج) ضلع لاہور میں سرکاری وغیرہ سرکاری سطح پر آرٹ گیلریوں کے انتظام اور ان کے ہیڈ کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام گیلری / ادارہ	زیر انتظام	سرکاری / غیر سرکاری	ہیڈ
1	اللہ بخش آرٹ گیلری	لاہور آرٹس کونسل لاہور	سرکاری	محمد علی بلوچ، ایگزیکٹو ڈائریکٹر، لاہور آرٹس کونسل، لاہور
2	الحمراء آرٹ گیلری	لاہور آرٹس کونسل لاہور	سرکاری	محمد علی بلوچ، ایگزیکٹو ڈائریکٹر، لاہور آرٹس کونسل، لاہور

3	پنجاب آرٹ گیلری،	پنجاب انسٹیٹیوٹ آف لیگنوج، آرٹ اینڈ ٹیکسٹائل، لاہور	سرکاری	خالد محمود قاضی، ڈائریکٹر جنرل، پنجاب انسٹیٹیوٹ آف لیگنوج، آرٹ اینڈ ٹیکسٹائل، لاہور
4	Coopera آرٹ گیلری	محمد جاوید	غیر سرکاری	Y-174 کمرشل زون، فیہا، DHA لاہور
5	ہائل آرٹ گیلری	جمیل احمد	غیر سرکاری	Y-174 کمرشل زون، فیہا، DHA لاہور
6	اعجاز آرٹ گیلری	محمد رمضان	غیر سرکاری	B/79 ایم ایم عالم روڈ، گلبرگ III، لاہور
7	Collectors آرٹس گیلری	سر سنجیو	غیر سرکاری	الحمد ٹریڈنگ کمپنی، لاہور
8	گلز آرٹ گیلری	یوسف صلاح الدین	غیر سرکاری	اندرون لاہور
9	چھٹی میوزیم ٹرسٹ آرٹ گیلری	عارف رحمان چھٹی	غیر سرکاری	لین 4، گاؤں ٹاؤن، مین فیروز پور روڈ، لاہور
10	نیرنگ آرٹ گیلری	نیر علی دادا	غیر سرکاری	(Habitat) پیسٹیل فیلڈ، روڈ، لاہور
11	روٹاس آرٹ گیلری	سلیم ہاشمی	غیر سرکاری	G-6 215 ہاؤس ٹاؤن، لاہور
12	ظہور الاخلاق گیلری	پرنسپل نیپل کالج آف آرٹس	غیر سرکاری	نیپل کالج آف آرٹس، ہادی مال لاہور

(د) ضلع لاہور میں سرکاری سطح پر آرٹ گیلریوں سے متعلق سٹاف کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام گیلری	نام سٹاف	عہدہ / گریڈ
1	اللہ بخش آرٹ گیلری	زیر اہل خاں	ڈپٹی ڈائریکٹر (فائن آرٹس) بی ایس۔ 18
		قائم علی جعفری	گیلری انڈنٹ، بی ایس۔ 2
		صدام حسین	گیلری انڈنٹ، بی ایس۔ 1
2	الحمد آرٹ گیلری	تہیہ سہیل	کیوریٹر، بی ایس 18
		محمد عمران	جونیئر کلرک، بی ایس۔ 7
		فیصل رفیق	گیلری انڈنٹ، بی ایس۔ 1
3	پنجاب آرٹ گیلری	محمد عاصم	ریسرچ آفیسر / ڈپٹی ڈائریکٹر، (آرٹ اینڈ کلچر) بی ایس۔ 17

(ه) ضلع لاہور میں سرکاری وغیرہ سرکاری سطح پر آرٹ گیلریوں کو سال 2011-12 کے دوران کوئی فنڈز نہیں دیئے گئے۔

(و) ضلع لاہور میں سال 2011 کے دوران سرکاری سطح پر موجود آرٹ گیلریوں میں درجہ ذیل پروگرام / نمائشیں پیش کی گئیں۔

نمبر شمار	نام گیلری	پروگرام / نمائش	منعقد
1	الحمد آرٹ گیلری، لاہور آرٹس کونسل (اللہ بخش آرٹ گیلری)	فوٹو گرافی، کچھ، کیلگرافی، پورٹریٹ، لینڈ سکیپ پینٹنگز، آرٹسٹکچر، ڈیزائننگ اور نمائش کتب کے موضوعات پر 58 نمائشیں منعقد کی گئیں۔ 200 پینٹنگز مستقل نمائش کے لئے موجود ہیں، موضوعات پر مشتمل ہیں۔	سال 2011
2	پنجاب آرٹ گیلری	تصاویر مستقل نمائش کے لئے موجود ہیں جن میں صوفیاء کرام / شعراء کی تصاویر، پنجاب کی ثقافت و ہجرت، پنجاب کی تاریخی عمارات اور پنجاب میں کچھ عہد سے متعلق تصاویر شامل ہیں۔ مستقل نمائش کے ساتھ ساتھ درج ذیل نمائشیں بھی منعقد کی گئیں:	فروری 2011
		I۔ "پنجاب کی ثقافت	اکتوبر 2011
		II۔ "آرٹ اینڈ کرافٹ"	

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جزی (ب) میں انہوں نے لاہور میں آرٹس گیلری کی جو رپورٹ دی ہے اس میں سے پانچ آرٹ گیلریز سرکاری سطح پر ہیں، میرا وزیر موصوف سے سوال یہ ہے کہ سرکاری سطح پر مزید آرٹ گیلریز بنانے کے لئے حکومت کا کوئی ارادہ ہے اور ساتھ ہی جو غیر سرکاری آرٹ گیلریز ہیں ان کو حکومت کیا سہولیات فراہم کرتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! تین آرٹ گیلریز گورنمنٹ کی سرپرستی میں ہیں اور باقی پرائیویٹ سطح پر ہیں۔ گورنمنٹ پرائیویٹ آرٹ گیلریز کو بھی promote کرتی ہے، کلچر کو فروغ دینے کے لئے ان کو facilitate بھی کرتے ہیں۔ یہ حکومت پنجاب کا ایک مشن بھی ہے اور جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب کلچر کو special promote کرنا چاہتے ہیں۔ اس سلسلے میں ہم further بھی promote کریں گے اور ہر طرح سے facilitate کریں گے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: شکریہ۔ جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ صوبہ بھر میں جو اس وقت آرٹ گیلریز ہیں ان کو خود مختار کیوں نہیں کیا جاتا؟ جس طرح لاہور کے اندر الحمراء آرٹ سنٹر ایک independent body ہے، اسی طرح پورے صوبہ کے اندر مختلف آرٹ کونسلز کی بہت بری حالت ہے، میں یہ جاننا چاہتی ہوں کہ کیا پنجاب حکومت کے پاس کوئی ایسی تجویز زیر غور ہے کہ صوبے کے اندر تمام آرٹ گیلریز کو خود مختار کر دیا جائے تاکہ ان کی کارکردگی بہتر ہو سکے؟

جناب سپیکر: یہ آپ کا ضمنی سوال تو نہیں ہے بلکہ آپ نے ایک تجویز پیش کی ہے، آپ اس پر ضمنی سوال کریں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! سوال ہے کہ صوبہ میں آرٹ گیلری کی تعداد اور ان کی تفصیلات، اس لئے تفصیلات میں میرا ضمنی سوال آتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! محترمہ کا سوال بڑا اچھا ہے کیونکہ آرٹ گیلریز جو already بنی ہوئی ہیں جو گورنمنٹ کی custody میں ہیں یا پرائیویٹ طور پر

بنی ہوئی ہیں ہم ان کو بھی اسی طرح سے facilitate کر رہے ہیں۔ محترمہ عظمیٰ بخاری صاحبہ کا سوال بڑا valid ہے، ہم ان گیلریوں کو further promote کرنا چاہتے ہیں، اس معاملے پر اس وقت healthy discussion جاری ہے، انشاء اللہ عنقریب ہم ان parameters میں amendment بھی لائیں گے اور اس کی further promotion بھی کریں گے۔

جناب سپیکر: یہ تو آپ کی طرف سے بڑی اچھی بات ہوگی۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! جز (د) میں انہوں نے کہا ہے کہ سرکاری سطح پر موجود آرٹ گیلریوں میں نمائش اور مختلف پروگراموں کا جو انعقاد کیا گیا ہے، میرا اس پر سوال یہ ہے کہ یہ انعقاد سرکاری سطح پر سرکاری فنڈ سے ہوا یا غیر سرکاری طور پر ہوا، اس کی funding کہاں سے ہوئی ہے؟

جناب سپیکر: وہ پوچھ رہے ہیں کہ اس کی funding کہاں سے ہوئی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! ہماری جو سرکاری آرٹ گیلریاں ہیں ان کی فنڈنگ بھی گورنمنٹ کی طرف سے ہے، ہم سٹوڈنٹس کو بھی facilitate کرتے ہیں اور جو exhibitions کا انعقاد کیا جاتا ہے وہ بھی گورنمنٹ کی سطح پر کیا جاتا ہے۔ پرائیویٹ آرگنائزیشنز جو ہوتی ہیں ان کے اپنے اخراجات ہوتے ہیں۔

محترمہ نگہت شیخ: میں پوچھنا چاہتی ہوں کہ ان پروگراموں کے لئے نمائشوں کے لئے funding کس نے کی تھی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! جہاں تک funding کی بات ہے جو ادارے لاہور آرٹس کونسل کے ماتحت ہیں وہ کرتے ہیں، جو پنجاب آرٹس کونسل کے ماتحت ہیں وہ کرتے ہیں۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب کے جواب کے مطابق سرکاری طور پر funding کی گئی جبکہ سوال کے جز (د) میں، میں نے 2011-12 کے جو فنڈز پوچھے ہیں، اس کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ ان آرٹ گیلریوں کو اس سال کوئی فنڈ نہیں دیا گیا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! میں یہ وضاحت کر دوں کہ as such Government کی طرف سے funds allocate نہیں ہوئے لیکن جو ہمارا

internal set up وہاں سے جو revenue generate ہوتا ہے اسی میں سے ان کو ہم facilitate کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 1346 جناب جاوید اختر انصاری صاحب کا ہے۔ میرا خیال ہے ان کی suspension ہے لہذا یہ سوال بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال بھی محترمہ نگہت شیخ صاحبہ کا ہے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 1499 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔
جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب بینک کے چیئرمین اور صدر کے نام و دیگر تفصیلات

*1499: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر خزانہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پنجاب بینک کے چیئرمین اور صدر کے نام کیا ہیں، یہ کتنے عرصہ سے اس عہدے پر تعینات ہیں اور یہ بینک سے تنخواہ کے علاوہ کیا کیا سہولیات لے رہے ہیں؟
(ب) مذکورہ بینک کے لئے 2011-12 میں کتنا بجٹ رکھا گیا اور اس میں ملازمین کی تنخواہوں پر کتنا خرچ ہوا؟

(ج) بینک کو مذکورہ بالا عرصہ میں کتنا منافع ہوا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (رانانا بابر حسین):

(الف) بینک آف پنجاب کے چیئرمین کا نام غفور مرزا ہے اور یہ مورخہ 11-06-2011 سے بینک ہذا میں تعینات ہیں۔

بینک آف پنجاب کے صدر کا نام نعیم الدین خان ہے اور یہ مورخہ 24-09-2008 سے بینک ہذا میں تعینات ہیں۔

جناب غفور مرزا	چیئرمین دی بینک آف پنجاب ہیڈ آفس لاہور کی سہولیات کی تفصیلات
سزئی سہولیات	دو عدد گاڑیاں مع ڈرائیور اور استعمال شدہ پیٹرول کی اصل رقم کی ادائیگی
طبی سہولیات	ذاتی، زوجہ اور زیر کفالت بچوں کے لئے ہر قسم کی طبی سہولتوں، آپریشن، تشخیصی رائے امراض، مشورہ معالجین خاص کی سہولتیں حاصل ہیں۔
یوٹیلیٹی بلز	پانی، بجلی، گیس اور ٹیلی فون کے ماہانہ بلوں کی اصل رقم کی ادائیگی
خاطر تواضع الاؤنس	20 ہزار روپے ماہانہ
بونس	بینک / بورڈ کے فیصلے کے مطابق
چوکیدار	بینک کی طرف سے ایک گن مین 9 ہزار روپے کی ادائیگی

گھریلو ملازم	ذاتی ملازم کی حیثیت سے ایک ملازم کی تنخواہ 9 ہزار روپے کی ادائیگی
موبائل فون	زیادہ سے زیادہ تین ہزار روپے تک ماہانہ کی ادائیگی
ٹیلی فون	زیادہ سے زیادہ تین ہزار روپے تک ماہانہ کی ادائیگی
رہائشی سہولت	بنک کی طرف سے فرنشڈ گھریلو ماہانہ ایک لاکھ روپے کی ادائیگی
لائف انشورنس	دس لاکھ روپے
کلب رکنیت	پنجاب کلب کی ماہانہ فیس کی ادائیگی (موجودہ چیز مین نے ابھی تک اس سہولت سے فائدہ نہیں اٹھایا۔)

دیگر کوئی ایسی سہولت جو چیئر مین کی حیثیت سے بنک کی جانب سے دستیاب ہو۔

جناب نعیم الدین خان صدر دی بنک آف پنجاب کی سہولیات کی تفصیلات درج ذیل ہیں:

سفری سہولیات	دو عدد گاڑیاں مع ڈرائیور بنک قوانین کے مطابق گاڑیوں کی مرمت و تبدیلی پر زہ جات پرائٹنڈ والے اخراجات کا اصل خرچ)۔ (بنک قوانین کے مطابق استعمال شدہ پیٹرول کی اصل رقم کی ادائیگی) زیر استعمال گاڑیوں کی خریداری بنک قوانین کے مطابق
بنک کے مقاصد کے لئے سفر اور رہائش	اندرون ملک ہوائی ٹکٹ کا اصل خرچ (بزنس کلاس) (قیام و طعام) فائینسٹار ہوٹل، رہائش کا اصل کرایہ قیام و طعام الاؤنس - /5000 روپے روزانہ بیرون ملک - /450 امریکی ڈالر روزانہ بشمول قیام و طعام
طبی سہولیات	اندرون اور بیرون ملک علاج و معالجہ کی مکمل سہولتیں برائے خود، زوجہ اور زیر کفالت بچے یا میڈیکل انشورنس (بنک بورڈ آف ڈائریکٹرز کے فیصلے کے مطابق)
لائف انشورنس	1000,000 روپے صرف
بونس	بنک قواعد و ضوابط کے مطابق ریگولر / کارکردگی کی بنیاد پر
موبائل چارجز	(بنک قوانین کے مطابق اصل اخراجات پر ادائیگی)
گریجویٹی	ملازمت کا ہر سال مکمل ہونے پر ایک بنیادی تنخواہ
خاطر تواضع الاؤنس	اصل اخراجات کے مطابق
کلب رکنیت	(بنک قوانین کے مطابق دو کلبوں کی رکنیت کی سہولت داخلہ فیس (Admission Fee) اس میں شامل نہیں۔ اصل ماہانہ Subscription کی ادائیگی
گھر کی سجاوٹ	بنک ملازمت کا آغاز کرنے پر پہلی ادائیگی چار لاکھ روپے بعد ازاں ہر تین سال بعد ایک ادائیگی
تفریحی چھٹیوں کی ادائیگی	(LFA) سال میں ایک مرتبہ خود اور زوجہ کے لئے بزنس کلاس ہوائی ٹکٹ (لندن اور واپسی) اور دو ہزار امریکی ڈالر فی دورہ بطور اخراجات سفر
گھریلو ملازم	تین ملازمین کی تنخواہ (12 ہزار روپے ماہانہ فی ملازم) یہ سہولت صرف بنک ملازمت کے دوران حاصل رہے گی۔
گاڑی کا قرضہ	بنک قوانین کے مطابق

(ب) دسمبر 2012 کو ختم ہونے والے سال کے کل انتظامی اخراجات کے لئے بنک نے 2548

ملین روپے مختص کئے اور اس میں 2420 ملین روپے بنک ملازمین کی تنخواہوں پر خرچ ہوئے۔

(ج) بنک کو دسمبر 2012 کو ختم ہونے والے سال میں مبلغ 1634 ملین روپے بعد از ٹیکس منافع ہوا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! جز (الف) میں بنک آف پنجاب کے چیئرمین اور صدر کی تعیناتی کا جو پیریڈ دیا گیا ہے۔ میرا ضمنی سوال ہے کہ یہ اپنی سیٹ پر کتنے سال تک تعینات رہ سکتے ہیں؟
جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! محترمہ پوچھ رہی ہیں کہ وہ کتنے عرصے تک ایک سیٹ پر تعینات رہ سکتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (رانا بابر حسین): جناب سپیکر! اس میں کوئی date mention نہیں کی جاتی، بنیادی طور پر یہ Board of Directors کی طرف سے فیصلہ ہوتا ہے۔۔۔ (شور و غل)
MR SPEAKER: Order please, Order please. Order in the House.
پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (رانا بابر حسین): بورڈ آف ڈائریکٹرز کی طرف سے یہ فیصلہ لیا جاتا ہے کہ ان کو کب تبدیل کرنا ہے۔

جناب سپیکر: مجھے آپ کی بات نہیں سنائی دی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (رانا بابر حسین): جناب سپیکر! ایسا کوئی قانون موجود نہیں کہ کس پوسٹ پر کون بندہ کتنی دیر رہے گا۔ بنیادی طور پر یہ اختیار بورڈ آف ڈائریکٹرز کا ہے کہ جو آدمی جس پوزیشن پر بھی کام کر رہا ہے اسے کب ہٹانا ہے اور کب لگانا ہے یہ فیصلہ totally بورڈ آف ڈائریکٹرز کے زمرے میں آتا ہے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میں پارلیمانی سیکرٹری صاحب کی بات سمجھ نہیں سکی یا پھر اپنا سوال ان کو سمجھا نہیں سکی۔ میں پوچھنا چاہتی ہوں کہ کتنا عرصہ تعینات رہنے کے بعد انہیں ٹرانسفر یا change کیا جانا چاہئے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (رانا بابر حسین): جناب سپیکر! پنجاب بنک میں ایک پوزیشن ہوتی ہے اس لئے یہ ٹرانسفر تو کہیں بھی نہیں ہو سکتے۔ ان کو dismiss کیا جاسکتا ہے یا تبدیل کیا جاسکتا ہے لیکن ان کا ٹرانسفر نہیں ہو سکتا اور اس میں کہیں بھی time limit نہیں ہے۔ مثال کے طور پر اگر ماضی

میں بورڈ اچھا نہیں چل رہا تھا اور ابھی بہتر چل رہا ہے تو اگر کوئی بہتر performance دے رہا ہے تو بلاوجہ اسے کیوں change کیا جائے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: ادھر سے بھی ضمنی سوال ہے ذرا خیال کریں۔ جی، محترمہ!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: شکریہ۔ جناب سپیکر! ابھی ہم جو پارلیمانی سیکرٹری صاحب کی بات سے سمجھ سکے ہیں وہ یہ ہے کہ بورڈ آف ڈائریکٹرز طے کرتے ہیں کہ تعیناتی کتنے عرصے کے لئے ہوگی اور کیا ہوگی؟ میرا پہلا سوال تو یہ ہے کہ بورڈ آف ڈائریکٹرز کو Chair کون کرتا ہے؟

جناب سپیکر! دوسرا سوال یہ ہے کہ اس سے پہلے کوئی ایسا precedent موجود ہے کہ بینک آف پنجاب میں ایک صدر پانچ یا چھ سال تک تعینات رہے ہوں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (رانا بابر حسین): جناب سپیکر! محترمہ اپنا سوال repeat کر دیں۔

جناب سپیکر: وہ پوچھ رہی ہیں کہ بورڈ آف ڈائریکٹرز کو Chair کون کرتا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (رانا بابر حسین): جناب سپیکر! جو چیز مین ہے وہی Chair کرتا ہے۔ محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! جو چیز مین خود Chair کرتا ہے وہ کیوں کہے گا کہ مجھے اجازت دے دیں یا مجھے change کر دیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ میں نے پوچھا تھا کہ کیا precedent موجود ہے کہ آج سے پہلے بینک آف پنجاب کا کوئی صدر چھ سال سے زیادہ اپنی سیٹ پر قائم رہا ہو؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (رانا بابر حسین): جناب سپیکر! یہ بینک اتنا پرانا نہیں ہے precedent تو تب ہوتا جب بینک ساٹھ ستر سال سے موجود ہوتا لیکن اس کی تو life بھی تھوڑی ہے۔ محترمہ! آپ کے کہنے پر تبدیل کرنے کا سوچتے ہیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! ہمارے کہنے کی بات نہیں۔ گزارش یہ ہے کہ پنجاب حکومت کے جو rules and regulations ہیں ان کے مطابق تین سال ایک specific term ہے اور specific term کے بعد reshuffling ویسے بھی ضروری اور اچھی ہوتی ہے، نئے لوگوں کو آگے آنے کا موقع ملنا چاہئے اور نئے thoughts کو آگے آنے کا موقع ملنا چاہئے۔ میں نہیں جانتی لیکن بلاشبہ جو بھی وہ صاحب ہیں اچھا کام کر رہے ہوں گے لیکن کیا یہ ضروری نہیں ہے کہ بینک آف پنجاب

گورنمنٹ آف پنجاب کے regulations کے مطابق کام کرے۔ اسے بالکل independent کر دیا ہے کہ وہ Chair بھی خود کرے اور اپنی تعیناتی اور ٹرانسفر کا فیصلہ بھی خود کرے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (رانا بابر حسین): جناب سپیکر! معزز ممبر کی طرف سے جو proposal آئی ہے انشاء اللہ میں اسے اپنے ڈیپارٹمنٹ میں discuss کروں گا اور I will convey this message to Chief Minister.

جناب سپیکر! انہوں نے propose کر دیا ہے آگے آپ اس پر کوئی اچھے طریقے سے عملدرآمد کرائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (رانا بابر حسین): جناب سپیکر! انشاء اللہ اس پر عمل کریں گے۔ جناب سپیکر! اگلا سوال باؤاختر علی صاحب کا ہے۔

باؤاختر علی: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 4889 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب آرٹس کونسل کے قیام سے متعلق تفصیلات

*4889: باؤاختر علی: کیا وزیر اطلاعات و ثقافت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب آرٹس کونسل کا قیام کب عمل میں آیا؟

(ب) مذکورہ آرٹس کونسل کو سال 2011-12 اور 2012-13 کے دوران کتنی رقم بطور گرانٹ

دی گئی اور یہ رقم کن کن مدوں پر خرچ ہوئی؟

(ج) اگر آرٹس کونسل کے پاس کوئی گاڑیاں ہیں تو وہ کس کس کے زیر استعمال ہیں اور ان کی

مرمت، تیل پر مذکورہ سالوں میں کتنی رقم خرچ ہوئی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت (رانا محمد ارشد):

(الف) پنجاب آرٹس کونسل کا قیام 31-مارچ 1975 کو پنجاب کونسل آف دی آرٹس ایکٹ مجریہ

1975 کے تحت وجود میں آیا۔ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) پنجاب آرٹس کونسل کو مالی سال 2011-12 میں 55.236 ملین اور مالی سال 2012-13

میں 83.093 ملین کی گرانٹ حکومت پنجاب کی طرف سے دی گئی اور اخراجات کی مد میں

خرچ کی گئی۔ زائد رقم آرٹس کونسل اپنی آمدن سے پورا کرتی ہے۔

اخراجات کی مد	اخراجات برائے سال 2011-12	اخراجات برائے سال 2012-13
تنخواہ برائے افسران	11,607,465/-	14,509,893/-
تنخواہ برائے سٹاف	16,415,220/-	19,797,426/-
الاؤنس	13,850,741/-	23,527,149/-
کلچرل ٹروپ	1,037,893/-	1,319,669/-
سی پی فنڈ	1,985,975/-	2,051,711/-
Contingencies	4,339,044/-	13,227,727/-
ثقافتی سرگرمیاں	7,462,522/-	6,761,690/-
		(تفصیل B-1-Annex)
		ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)
میزبان	56,698,860/-	81,195,265/-

(ج) پنجاب آرٹس کونسل کے پاس کل چھ گاڑیاں ہیں جو کہ سرکاری کاموں کے لئے استعمال ہوتی ہیں جن کی تفصیل اور تیل و مرمت پر خرچہ درج ذیل ہے:

گاڑی نمبر	مالی سال 2011-12	مالی سال 2012-13	تیل	مرمت	تیل	مرمت
ہندوائی LW7398	209,881/-	72,154/-	363,881/-	37,466/-		
(1300cc) سٹاف کار زیر استعمال برائے ایگزیکٹو ڈائریکٹر مائیکل 2006	282,681/-	60,793/-	151,857/-	20,748/-		
سوزوکی بولان وین LEH6325	—	—	164,575/-	17,327/-		
(800cc) ماڈل 2007، جنرل پول						
سوزوکی بولان وین LEG1556						
(800cc) ماڈل 2012،						
برائے جنرل پول						
سوزوکی کپ LHN7929	96,229/-	30,000/-	77,667/-	29,044/-		
(800cc) ماڈل 1986، جنرل پول						
سوزوکی بولان وین RIP3598	604,072/-	13,805/-	85,163/-	74,180/-		
(800cc) ماڈل 1986						
جنرل پول برائے راولپنڈی آرٹس کونسل						
ٹویو ٹامبا لیس وین LHR9748	214,515/-	55,582/-	180,025/-	28,240/-		
(2400cc) ماڈل 1986،						
جنرل پول برائے مری آرٹس کونسل						
ٹوئل:	1,407,378/-	232,334/-	1,023,168/-	207,005/-		

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے۔

باؤاختر علی: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری سے میرا ضمنی سوال ہے کہ جز (ب) میں یہ بتایا گیا ہے کہ پنجاب آرٹس کونسل کو مالی سال 2011-12 میں 55.236 ملین اور مالی سال 2012-13 میں 83.093 ملین کی گرانٹ حکومت پنجاب کی طرف سے دی گئی اور اس کے ساتھ ہی add کیا گیا ہے کہ زائد رقم آرٹس کونسل اپنی آمدن سے خرچ کرتی ہے۔ کیا پارلیمانی سیکرٹری ایوان کو بتا سکتے ہیں کہ زائد

رقم سے کیا مراد ہے، آرٹس کونسل کس کس مد میں یہ رقم حاصل کرتی ہے اور انہوں نے ایوان کے اندر جو لکھ کر بھیجا ہے اس کی تفصیل کیا ہے؟

جناب سپیکر: ذرا ضمنی سوال کو بھی تھوڑا سا مختصر ہونا چاہئے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! باؤ صاحب کے سوال کی تفصیل دی گئی ہے جس میں 12-2011 میں 55.236 ملین ہے اور اس کی تفصیل یہ کہ تنخواہیں دی گئی ہیں جن میں افسران کی تنخواہیں ہیں سٹاف کی تنخواہیں ہیں الاؤنسز ہیں، اس کے بعد کلچر ٹروپ، cp فنڈ ہے۔ جو زائد کی بات کی ہے ہماری جو سکریٹ سکروٹنی کمیٹی ہے جس میں فیسیں جمع کرائی جاتی ہیں جو ڈرامے والے جمع کراتے ہیں ان کے لئے فیس مقرر ہے۔ جو فیسیں آتی ہیں ان کی detail ہوتی ہے اور جو زائد اخراجات آتے ہیں وہ ان سے کرتے ہیں۔ اگر باؤ صاحب کہیں گے تو اس کی تفصیل بھی انہیں مہیا کر دی جائے گی۔ سکریٹ کے علاوہ آڈیٹوریم کا کرایہ ہے وہ بھی ہم نے as such minimum رکھا ہوا ہے کلچر activities کو promote کرنے کے ساتھ ساتھ ہمارے کچھ internal programme ہوتے ہیں، صوفی ازم promote کرنا ہے، کلچر کو promote کرنا ہے۔ اس کے بعد اگر کوئی ہمارے ہالز رینٹ پر لیتے ہیں تو اس سے بھی ہمیں کچھ revenue generate ہوتا ہے اور اس میں سے خرچ کیا جاتا ہے۔ اگر باؤ صاحب کہیں گے تو اس کی تفصیل بھی ان کو مہیا کی جاسکتی ہے۔

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری سے گزارش ہے کہ اسی جز (ب) میں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ ان کو گزارش نہ کریں بلکہ اپنا ضمنی سوال کریں۔

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! انہوں نے 12-2011 میں آرٹ کونسل کے متفرق اخراجات میں 43,39000 روپے خرچ کئے اور 13-2012 میں یہ رقم بڑھ کر ایک کروڑ 32 لاکھ 27 ہزار 727 روپے ہو گئی۔ کیا پارلیمانی سیکرٹری صاحب یہ بتا سکتے ہیں کہ متفرق اخراجات کی کیا definition ہے اور یہ کس کس مد میں خرچ ہوئے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! اس کی تفصیل موجود ہے اس میں یوٹیلیٹی بلز ہوتے ہیں جن میں بجلی کا بل ہے، سوئی گیس کا بل ہے یہ شامل ہوتے ہیں، چھوٹی موٹی جو repair ہے، جو سٹیشنری کا سامان ہوتا ہے وہ ہے اس کی تفصیل بھی دی جاسکتی ہے۔ جو بلز ادا کئے جاتے ہیں اور جو چیزیں خریدی گئی ہیں ان کی تفصیل بھی موجود ہے ہم وہ بھی مہیا کر سکتے ہیں۔

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (ج) میں انہوں نے چھ گاڑیوں کی تفصیل دی ہے جو کہ آرٹ کو نسل کے استعمال میں ہیں۔ آیا یہ چھ گاڑیاں گورنمنٹ پول سے آئی ہیں یا پنجاب آرٹ کو نسل نے اپنے وسائل سے لی ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! صاحب نے بالکل ٹھیک کہا کہ ہمارے پاس چھ گاڑیاں موجود ہیں ان میں ایک گاڑی ہنڈاسی ہے جو پنجاب آرٹ کو نسل کے ایگزیکٹو ڈائریکٹر کے پاس ہے جو پورے پنجاب کی look after کرتے ہیں، تین گاڑیاں پول میں ہیں جو دیگر activities کے لئے استعمال کی جاتی ہیں، ایک چھوٹی بولان گاڑی ہے جو راولپنڈی آرٹس کو نسل میں ہے وہ وہاں کی activities کے لئے کام کرتی ہے اور ایک ٹیوٹا ہائی ایلز مری میں ہے۔ ہمارے پاس یہ چھ گاڑیاں ہیں جو گورنمنٹ نے دی ہوئی ہیں ان کا تیل اور مرمت ہمیں جو detail دی جاتی ہے اس سے خرچ کرتے ہیں۔ یہ گاڑیاں گورنمنٹ آف پنجاب کی ہیں اور گورنمنٹ نے ہی میا کی ہوئی ہیں۔

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! گاڑیوں کے تیل و مرمت کے اخراجات جواب میں درج کئے گئے ہیں۔ کیا ان کا سالانہ آڈٹ paperwork میں موجود ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! بالکل ساری تفصیل موجود ہے۔ گاڑیوں کو جتنا تیل allocate کیا گیا اور جو مرمت کروائی گئی اس کی مکمل تفصیل موجود ہے۔ ہمارے پاس سارا ریکارڈ موجود ہے اور متعلقہ بک میں اس کی entry بھی کی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میرے سوال نمبر 3450 اور 3870 رہ گئے ہیں اور یہ take up نہیں ہو سکے۔ یہ دونوں سوالات انتہائی اہم ہیں اس لئے میں آپ سے گزارش کرتی ہوں کہ ان کو pending فرمالیں۔

جناب سپیکر: محترمہ فائزہ احمد ملک کے سوال نمبر 3450 اور 3870 کو pending کیا جاتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ): جناب سپیکر! میں بھی بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ (رانا بابر حسین): جناب سپیکر! میں بھی بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جواب ایوان کی میز پر رکھے گئے)

لاہور: پنجاب لیکوڈیشن بورڈ کی پراپرٹی و دیگر تفصیلات

*110: میاں نصیر احمد: کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب لیکوڈیشن بورڈ کی کل کتنی پراپرٹی لاہور میں موجود ہے، تفصیل بتائیں؟

(ب) کیا ان پراپرٹیز میں سے کسی پر ناجائز قباضین بھی ہیں؟

(ج) کیا گورنمنٹ مذکورہ پراپرٹی کرایہ پر دینے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) ضلع لاہور میں پی سی بی ایل کی ملکیتی کل 60 پراپرٹی ہائے ہیں جن کی تفصیل تسمہ (الف)

ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) پراپرٹی ہائے تسمہ (الف) میں سے 22 پر کلی یا جزوی طور پر تجاوزات موجود ہیں اور یہ

زیر ناجائز قباضین ہیں۔ تفصیل تجاوز شدہ پراپرٹی ہائے تسمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی

ہے۔ ان 22 پراپرٹی ہائے میں سے 6 پراپرٹی ہائے کے بارے میں معاملات مختلف عدالتوں

میں زیر سماعت ہیں جن کی مؤثر پیروی کی جا رہی ہے جبکہ باقی تجاوز کنندگان کو بے دخل

کرنے کے لئے قانونی کارروائی کا تحرک کیا جا چکا ہے۔

(ج) وہ جائیدادیں جو متنازعہ ہیں یا جن کے مقدمات عدالت ہائے میں زیر سماعت ہیں یا جو ابھی

لسٹ برائے فروخت میں شامل ہیں کو عارضی طور پر نیلام عام کے ذریعہ گیارہ ماہ کی

پٹہ داری / کرایہ داری پر دیا جاتا ہے تاکہ ان کی حفاظت ہو سکے اور معقول رقم بطور کرایہ داری

وصول ہو سکے۔ پٹہ داری کی مد میں دوران مالی سال 2012-13 مبلغ -/1,78,02,613

روپے کی آمدنی ہوئی۔

کالج لائبریریز کے ملازمتی ڈھانچہ و سروسز رولز کی تفصیلات

*1179: محترمہ عائشہ جاوید: کیا وزیر خزانہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ کالج لائبریریز کے ملازمتی ڈھانچہ اور سروسز رولز کے بارے میں وزیر اعلیٰ پنجاب کی ہدایت پر فنانس ڈیپارٹمنٹ کی ایڈوائس کے اجراء اور اس کے بعد ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے آڈٹ کا پی آر سال کی جاچکی ہے؟
- (ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو فنانس ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے فائنل نوٹیفیکیشن کب تک جاری ہو جائے گا، اگر نفی میں ہے تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے؟
- وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن):

- (الف) یہ درست ہے۔
- (ب) یہاں اس امر کی وضاحت ضروری ہے کہ جو آڈٹ کا پی ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ نے بھجوائی تھی وہ قابل اصلاح تھی۔ محکمہ خزانہ نے اس کی اصلاح کر کے ترمیم شدہ آڈٹ کا پی جاری کر دی ہے۔

لاہور: عجائب گھر کی عمارت کی خستہ حالی کی تفصیلات

*1715: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر اطلاعات و ثقافت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) کیا یہ بھی درست ہے کہ لاہور عجائب گھر کی بلڈنگ کی چھتیں جگہ جگہ سے خراب ہو چکی ہیں جس کی وجہ سے بارشوں کا پانی نیچے کمروں میں آ رہا ہے، جس کی وجہ سے کسی وقت بھی کوئی بڑا حادثہ ہو سکتا ہے؟
- (ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت عجائب گھر کی بلڈنگ کی تعمیر و مرمت کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

- (الف) لاہور عجائب گھر کی بلڈنگ کی چھتیں پچھلے سال سی اینڈ ڈبلیو ڈیپارٹمنٹ نے مرمت کی ہیں جو کہ تاحال درست حالت میں ہیں اور بارش کا پانی نیچے نہیں گرتا۔
- (ب) سوال کا جواب نہ میں ہے۔

لاہور: ایل ڈی اے ایمپلائز ہاؤسنگ سکیم کا قیام و دیگر تفصیلات

*271: جناب فیضان خالد ورک: کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) ایل ڈی اے ایمپلائز ہاؤسنگ سکیم ٹھوکر نیاز بیگ لاہور کب قائم کی گئی؟
 (ب) قیام کے وقت مذکورہ سکیم کا کل کتنا رقبہ تھا اس وقت کتنے بلاک تھے ہر بلاک میں کس کس سائز کے کتنے کتنے پلاٹس تھے؟
 (ج) مذکورہ سکیم کے ہر بلاک میں اس وقت کتنے کس کس سائز کے پلاٹ ہیں؟
 (د) مذکورہ سکیم کے ماسٹر پلان کی کاپی فراہم کی جائے؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ):

- (الف) ایل ڈی اے ایمپلائز کوآپریٹو سوسائٹی مورخہ 10-03-1980 کو زیر دفعہ 10 کوآپریٹو سوسائٹی ایکٹ 1925 کو محکمہ کوآپریٹوز کے ساتھ رجسٹر ہوئی۔
 (ب) سوسائٹی کے قیام کے وقت سوسائٹی کی کوئی ملکیتی جگہ نہ تھی تاہم سوسائٹی کی پہلی انتظامیہ کمیٹی جس کے سربراہ میجر جنرل ایم ایچ انصاری اس وقت کے ڈی جی ایل ڈی اے تھے نے مورخہ 04-04-1982 سے لے کر 23-10-1982 تک 319 کنال 16 مرلے جگہ خرید کی جبکہ اس کے بعد 16-08-1984 کو منتخب ہونے والی انتظامیہ کمیٹی نے 86 کنال 7 مرلہ زمین دوران عرصہ 20-10-1985 تا 19-11-1985 خرید کی جہاں تک سوسائٹی کے بلاکس کا معاملہ ہے۔ اس ضمن میں عرض ہے کہ مذکورہ سوسائٹی میں بلاک کی تقسیم نہ ہے الاٹمنٹ بذریعہ قرعہ اندازی مورخہ 25-08-1984 کی گئی جس میں 500 پلاٹس الاٹ کئے گئے اور انتظامیہ کمیٹی نے کامیاب افراد کو الاٹمنٹ لیٹر جاری کرنے کا اختیار سیکرٹری سوسائٹی کو دیا۔

- (ج) اس وقت سوسائٹی میں 2 مرلہ، 5 مرلہ، 8 مرلہ، 12 مرلہ، 15 مرلہ، 16 مرلہ، 18 مرلہ، 20 مرلہ کے کل 796 پلاٹوں کی الاٹمنٹ کی گئی ہے۔
 (د) غیر منظور شدہ زیر عمل لے آؤٹ پلان کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

شیخوپورہ: ای ڈی او (خزانہ) کے آفس کے ملازمین کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1201: جناب فیضان خالد ورک: کیا وزیر خزانہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) ای ڈی او فنانس شیخوپورہ کے ماتحت کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟
- (ب) ای ڈی او فنانس شیخوپورہ کی ذمہ داریاں اور فرائض کیا ہیں؟
- (ج) سال 2011-12 تا 2012-13 کے دوران اس آفیسر کو کتنی گرانٹ حکومت کی طرف سے موصول ہوئی؟
- (د) رقم کے خرچ کی تفصیل مدوار بتائیں؟
- (ه) کتنی رقم سرکاری ملازمین کی تنخواہوں، ٹی اے / ڈی اے پر خرچ ہوئی اور کتنی رقم سرکاری گاڑیوں پر خرچ ہوئی؟

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن):

- (الف) ای ڈی او (فنانس) کے ماتحت مندرجہ ذیل ملازمین کام کر رہے ہیں۔

دفتر کا نام	موجودہ اسامیاں	خالی اسامیاں	کل اسامیاں
ای ڈی او فنانس	7	19	26
ڈی او بجٹ	5	10	15
ڈی او اکاؤنٹس	5	5	10
ڈی او پلاننگ	6	8	14
ڈی او انڈسٹری	13	1	14
ڈی او ایکسائز	85	62	147
کل میرٹن	121	105	226

- (ب) ای ڈی او (فنانس) شیخوپورہ کی ذمہ داریوں سے متعلق پنجاب لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 2001 کے سیکشن نمبر 31، رولز آف بزنس کے 3 (2) سیکنڈ شیڈول نمبر 5 کے تحت ادا کی جاتی ہیں جو کہ Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

- (ج) سال 2011-12 تا 2012-13 کے دوران اس آفیسر کو جتنی گرانٹ حکومت کی طرف سے موصول ہوئی وہ درج ذیل ہے:

نمبر شمار	سال	رقم موصول ہوئی	رقم خرچ ہوئی
1	2011-12	1657.046	1197.350
2	2012-13	1591.244	1112.056

- (د) رقم کے خرچ کی تفصیل مدوار (Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ه) ضلع بھر کے سرکاری ملازمین کی تنخواہوں، ٹی اے / ڈی اے اور سرکاری گاڑیوں پر مندرجہ ذیل رقم خرچ ہوئی۔

مالی سال	تتواہ کا خرچہ (ملین میں)	ٹی اے / ڈی اے خرچہ (ملین میں)	سرکاری گاڑیوں کی مرمت کا خرچہ (ملین میں)
2011-12	3452.612	4.858	4.993
2012-13	4940.605	6.834	6.168

ضلع لاہور: کوآپریٹو بنکوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1417: محترمہ راحیلہ خادم حسین: کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) ضلع لاہور میں کل کتنے کوآپریٹو بنک ہیں؟
 (ب) ضلع لاہور میں کوآپریٹو بنک کا ہیڈ آفس کہاں پر واقع ہے؟
 (ج) ضلع لاہور میں موجود کوآپریٹو بنکوں میں کس کس گریڈ کے کل کتنے ملازمین کام کرتے ہیں
 نیز ان کو حکومت کی طرف سے کیا کیا مراعات حاصل ہیں۔ مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چٹو):

- (الف) ضلع لاہور میں کوآپریٹو بنک کی ایک برانچ ہے۔
 (ب) ضلع لاہور میں کوآپریٹو بنک لاہور زون کا زونل آفس 41 جیل روڈ پر واقع ہے۔
 (ج) ضلع لاہور میں موجود کوآپریٹو بنک میں ملازمین کی تعداد اور ان کے گریڈ کی تفصیل اس طرح ہے:

نمبر شمار	عمدہ	تعداد	سکیل / گریڈ
1	زونل ہیڈ	1	بی ایس-8 (20010-1570-62400)
2	ڈپٹی زونل ہیڈ	3	بی ایس-7 (13020-1490-53020)
3	منیجر	2	بی ایس-6 (12195-1065-39883)
4	آفیسر گریڈ II	19	بی ایس-5 (6310-830-31410)
5	آفیسر گریڈ III	1	بی ایس-4 (5610-535-21660)
6	میسنجر	5	بی ایس-2 (4900-285-13450)
7	گارڈ	5	بی ایس-2 (4900-285-13450)

حکومت کی طرف سے کوآپریٹو بنک کے ملازمین کو کوئی مراعات حاصل نہ ہیں کیونکہ کوآپریٹو بنک ایک خود مختار ادارہ ہے اور وہ اپنی آمدنی سے ہی ملازمین کو مراعات دیتا ہے۔

75 سال سے زائد عمر والے ریٹائرڈ سرکاری ملازموں

کی پنشن دگنا کرنے کی تفصیلات

*1570: ڈاکٹر نجمہ افضل خان: کیا وزیر خزانہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محتسب اعلیٰ پنجاب نے سپریم کورٹ کے فیصلہ کو مد نظر رکھتے ہوئے 75 سال سے زیادہ عمر والے ریٹائرڈ سرکاری ملازموں کی پنشن دگنا کرنے کے احکامات جاری کئے؟

(ب) اگر یہ درست ہے تو یہ احکامات کب جاری ہوئے۔ ان پر عملدرآمد کی کتنی مدت تھی اور کیا ان پر عملدرآمد ہو چکا ہے؟

(ج) اگر نہیں تو اس کی وجہ بتائی جائے اور اگر ہو چکا ہے تو کس تاریخ سے ہوا ہے؟ وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ب) محتسب پنجاب کا حکم نامہ 22-04-2013 کو جاری ہوا تھا۔ اس کے عملدرآمد کی تاریخ 21-05-2013 تھی۔ اس حکم پر عملدرآمد اس وجہ سے نہیں ہوا ہے کیونکہ عزت مآب صوبائی محتسب کو اس طرح کے احکامات جاری کرنے کا اختیار نہ ہے۔ یہاں یہ ذکر کرنا بھی ضروری ہے کہ سیکرٹری قانون سے اس امر پر مشورہ کیا گیا انہوں نے یہ ایڈوائس دی ہے کہ ملازمت کے قواعد و ضوابط پر جناب صوبائی محتسب حکم دینے کے مجاز نہ ہیں لہذا سیکرٹری صوبائی محتسب کو اس بارے میں اطلاع کر دی گئی ہے۔

(ج) جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے کہ محکمہ ہذا نے محکمہ قانون و پارلیمانی امور سے جناب صوبائی محتسب پنجاب کے حکم کی تعمیل کے بارے میں رائے طلب کی، جس پر انہوں نے رائے کا اظہار کیا کہ صوبائی محتسب ایکٹ 1997 کی شق نمبر 9 کے تحت صوبائی محتسب حکومت کی پالیسی کے برخلاف کوئی فیصلہ صادر کرنے کا مجاز نہ ہے۔ منسلکہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے لہذا معزز ایوان کو مطلع کیا جاتا ہے کہ حکومت پنجاب نے سپریم کورٹ آف پاکستان میں 47 پبلیس دائر کی ہوئی ہیں جس میں یہ استدعا کی گئی ہے کہ لاہور ہائیکورٹ کے ڈبل کمیوٹیشن کے حق میں دیئے گئے احکامات کو کالعدم قرار دیا جائے لہذا سپریم کورٹ کے فیصلے کے مطابق حکومت پنجاب عمل کرے گی۔

ساہیوال: محکمہ اطلاعات کی عمارت سے متعلقہ تفصیلات

*4925: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر اطلاعات وثقافت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

- (الف) ضلع ساہیوال میں محکمہ اطلاعات کے دفتر کی اپنی عمارت موجود ہے یا کرائے کی عمارت میں کام کر رہے ہیں؟
- (ب) محکمہ کرایہ کی مد میں سالانہ کتنی رقم ادا کرتا ہے؟
- (ج) ضلع ساہیوال میں محکمہ اطلاعات کے کتنے ملازمین فرائض سرانجام دے رہے ہیں ان کے نام اور سکیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟
- (د) اس وقت ملازمین کی کتنی سیٹیں کون کون سے سکیل میں کب سے خالی ہیں، محکمہ کب تک پر کرنے کا ارادہ رکھتا ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

- (الف) ضلعی دفتر ساہیوال کرائے کی بلڈنگ میں کام کر رہا ہے۔
- (ب) ضلعی دفتر ساہیوال کرایہ کی مد میں سالانہ مبلغ -/214500 روپے ادا کرتا ہے۔ (ماہانہ مبلغ -/17875 برائے مالی سال 2013-14)
- (ج) ضلعی دفتر ساہیوال میں محکمہ اطلاعات کے آٹھ ملازمین کام کر رہے ہیں۔ ان کے نام اور سکیلز کی تفصیل درج ذیل ہے:

1. محمد عقیل اشفاق، ڈپٹی ڈائریکٹر (BPS-18)
2. آفتاب احمد، فوٹو گرافر (BPS-13)
3. رمضان ناصر، فوٹو گرافر (BPS-13)
4. بشیر احمد، سینئر کلرک (BPS-09)
5. ظہور احمد، جونیئر کلرک (BPS-07)
6. غلام مرتضیٰ، ڈرائیور (BPS-05)
7. ارشد اقبال، نائب قاصد (BPS-02)
8. وقاص سعید، ڈاک رنر (BPS-01)

- (د) ضلعی دفتر محکمہ اطلاعات ساہیوال میں اس وقت صرف ایک فوٹو گرافر (BPS-14) کی اسامی 2012 سے خالی پڑی ہے۔ مزید یہ کہ سینئر فوٹو گرافر کی اسامی پر موشن کوٹا سے تعلق

رکھتی ہے۔ عتقریب DPC کے تحت مذکورہ اسامی اہل ملازم کو ترقی دے کر پُر کر لی جائے گی۔

ضلع لاہور: قرضہ جات جاری کرنے کی تفصیلات

*1418: محترمہ راحیلہ خادم حسین: کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں موجود کوآپریٹو بینک نے سال 2012-13 میں کل کتنے قرضہ جات جاری کئے؟

(ب) ضلع لاہور میں موجود کوآپریٹو بینک نے سال 2012 میں جن لوگوں کو قرضہ جات جاری کئے، ان کے لئے کیا شرائط رکھی گئیں؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چٹڑ):

(الف) ضلع لاہور میں موجود کوآپریٹو بینک نے سال 2012-13 میں مبلغ 4 کروڑ 25 لاکھ 6 ہزار 200 روپے کے قرضہ جات جاری کئے۔

(ب) ضلع لاہور میں موجود کوآپریٹو بینک نے سال 2012 میں جن لوگوں کو قرضہ جات جاری کئے ان کے لئے درج ذیل شرائط رکھی گئیں:

نمبر شمار	قسم قرضہ	شرائط
1	ڈیری لائیو سٹاک	یہ قرضہ جات 15.80 اور 18 فیصد مارک اپ سالانہ پر زرعی پاس بک کے عوض جاری کئے گئے۔
2	فصلی قرضہ سوسائٹی	یہ قرضہ جات 16 فیصد مارک اپ سالانہ پر محکمہ امداد باہمی کی سفارش پر عندالطلب پروٹھ پر جاری کئے گئے۔
3	گولڈ فنانس	یہ قرضہ جات 16 اور 20 فیصد مارک اپ سالانہ پر سونے کے زیورات کے عوض جاری کئے گئے۔

پنجاب کے افسران اور ایم پی ایز کے بیرون ملک علاج کی تفصیلات

*2155: میاں محمد اسلم اقبال: کیا وزیر خزانہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پچھلے پانچ سالوں کے دوران پنجاب کے کن کن سرکاری آفیسران کا علاج بیرون ملک ہوا اور ان پر کتنے کتنے اخراجات آئے؟

(ب) مذکورہ عرصہ کے دوران کن صوبائی اسمبلی کے ارکان کا علاج بیرون ملک ہوا اور ان پر کتنے کتنے اخراجات آئے؟

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن):

(الف) یہاں یہ وضاحت کرنا مناسب ہو گا کہ افسران اور ایم پی اے کے بیرون ملک علاج کے لئے اخراجات کی منظوری زیادہ تر محکمہ صحت کے دائرہ کار میں آتی ہے۔ تاہم پچھلے پانچ سالوں میں مندرجہ ذیل افسران و ایم پی ایز کے بیرون ملک علاج کے لئے اخراجات کی منظوری متعلقہ محکمہ کے ذریعے محکمہ خزانہ سے حاصل کی گئی ہے۔

پچھلے پانچ سالوں کے دوران پنجاب کے کن کن سرکاری آفیسران کا علاج بیرون ملک ہوا اور ان پر کتنے کتنے اخراجات آئے۔

نمبر شمار	تفصیل	متعلقہ محکمہ جس کے ذریعے منظوری حاصل کی گئی	جاری کردہ رقم	مالی سال
1	جناب ناصر حسین اسسٹنٹ پرو فیسر، گورنمنٹ کالج ہاؤس شپ، لاہور برائے لیور ٹرانسپلانٹ (جگر کی پیوندکاری)	ہائپر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ	3.800 ملین	2013-14
2	جناب محمد افضل ساجد، ریسرچ آفیسر ہیئر ٹری ریسرچ انسٹیٹیوٹ، لاہور برائے لیور ٹرانسپلانٹ (جگر کی پیوندکاری)	لائو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ	5.000 ملین	2009-10
3	جناب کبیر حسین ولد یاور حسین، ایڈیشنل سیکرٹری (ایڈمن) ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ	ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ	1.037 ملین	2012-13
4	سید اسماعیل علی شاہ ولد جسٹس سید منصور علی شاہ، چیف لاہور ہائیکورٹ، لاہور	لاہور ہائیکورٹ لاہور	6.400	2012-13
5	مس مایین تقی قریشی دختر مس سارہ اسلم، ایڈیشنل سیکرٹری (اسٹینڈیشن)، گورنمنٹ سیکرٹریٹ	ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ	1.376 ملین	2013-14
6	جناب وقاص عالم ایڈیشنل سیکرٹری (ایڈمن) سی اینڈ ڈیوڈ پیارٹمنٹ برائے علاج والد جناب محمد عالم خان کل رقم	سی اینڈ ڈیوڈ پیارٹمنٹ	4.487 ملین	2012-13
				22.100 ملین

(ب) مذکورہ عرصہ کے دوران جن ارکان صوبائی اسمبلی کا بیرون ملک علاج ہوا اور ان پر اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے:-

نمبر شمار	تفصیل	متعلقہ محکمہ جس کے ذریعے منظوری حاصل کی گئی	جاری کردہ رقم	مالی سال
1	جناب محمد احمد ولد شوکت محمود بسرا، ایم پی اے براؤننگر	ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ	1.296 ملین	2011-12
2	جناب شاہد انجم، ایم پی اے برائے علاج زوجہ	ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ	0.435 ملین	2012-13
3	مسز نیلم جبار زوجہ عبدالجبار، وزیر پالپولیشن ویلفیئر پنجاب کل رقم	ایس اینڈ جی اے ڈی ڈیپارٹمنٹ	4.000 ملین	2009-10
				5.731

ضلع ساہیوال میں محکمہ ثقافت کے ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

*4935: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر اطلاعات و ثقافت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

- (الف) ضلع ساہیوال میں محکمہ ثقافت کے کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟
- (ب) ضلع ساہیوال میں محکمہ ثقافت کے ملازمین کے پاس کل کتنی گاڑیاں ہیں؟
- (ج) ضلع ساہیوال میں موجود ثقافت کے محکمے میں موجود ملازمین کی کتنی اسامیاں عرصہ دراز سے خالی چلی آرہی ہیں، ان خالی اسامیوں کو کب تک پر کر دیا جائے گا؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

- (الف) ضلع ساہیوال میں محکمہ ثقافت کے تحت ساہیوال آرٹس کونسل کا قیام مالی سال 2012-13 میں وزیر اعلیٰ پنجاب کی منظوری سے ہوا۔ ساہیوال آرٹس کونسل کے لئے 16 اسامیاں بھی منظور ہوئیں۔ اس وقت کل آٹھ ملازمین کام کر رہے ہیں۔ دو مستقل بنیادوں پر جبکہ باقی جزوقتی یومیہ اجرت پر کام کر رہے ہیں باقی اسامیاں خالی ہیں۔
- (ب) ضلع ساہیوال میں محکمہ ثقافت کے تحت ساہیوال آرٹس کونسل میں کسی بھی ملازم کے پاس کوئی بھی سرکاری گاڑی نہیں ہے۔
- (ج) ضلع ساہیوال میں محکمہ ثقافت کے تحت ساہیوال آرٹس کونسل میں اس وقت کل 14 اسامیاں خالی ہیں، چونکہ اس وقت نئی بھرتی پر پابندی عائد ہے۔ جو نئی بھرتی پر سے پابندی اٹھالی جائے گی تو پھر خالی اسامیوں کو قواعد و ضوابط کے مطابق پر کر لیا جائے گا۔

پراونشل کوآپریٹو بینک کی طرف سے لئے گئے قرضہ کی واپسی کی تفصیلات

*1770: محترمہ لبنیٰ ربیعان: کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) پراونشل کوآپریٹو بینک نے پچھلے پانچ سالوں کے دوران سٹیٹ بینک کا کتنا قرضہ واپس کیا اور کتنا بقایا ہے سال وار تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟
- (ب) مذکورہ بینک نے یہ قرضہ کون کون سے ذرائع سے ہونے والی آمدن سے واپس کیا، اس کی تفصیل سے آگاہ کریں؟
- (ج) سٹیٹ بینک کا بقایا قرضہ کب تک ادا کر دیا جائے گا، تاریخ و سال سے آگاہ کریں؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) دی پنجاب پراونشل کوآپریٹو بینک لمیٹڈ نے پچھلے پانچ سالوں کے دوران سٹیٹ بینک آف پاکستان کا جتنا قرضہ واپس کیا اور جتنا بقایا ہے اس کی سال وار تفصیل تہمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) دی پنجاب پراونشل کوآپریٹو بینک لمیٹڈ نے مبلغ 350 ملین روپے اصل زر اور 2742 ملین روپے مارک اپ کل مبلغ 3092 ملین روپے اپنے بٹلنگ آپریشنز سے ہونے والی آمدن سے واپس کئے اور حکومت پنجاب نے مبلغ 7650 ملین روپے اصل زر کی مد میں واپس کئے۔

(ج) بنک ہذا کے ذمہ سٹیٹ بینک آف پاکستان کا کوئی قرضہ بقایا نہ ہے۔

ضلع جہلم: تحصیل دینہ میں سب ٹریڈری آفس کا قیام و دیگر تفصیلات

*2345: مہر محمد فیاض: کیا وزیر خزانہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل دینہ ضلع جہلم میں سب ٹریڈری آفس قائم نہ ہونے کی وجہ سے تحصیل کے پیشتر کی رجسٹریوں و سٹمپس اور دیگر سرکاری شعبہ جات کے ملازمین کو جہلم خزانہ میں جانا پڑتا ہے؟

(ب) حکومت عوامی فلاح کے لئے تحصیل دینہ میں کب تک سب ٹریڈری آفس کی تعیناتی اور دفتر کی بلڈنگ تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن):

(الف) تحصیل دینہ میں سب ٹریڈری آفس قائم نہیں ہے۔ البتہ پیشتر اپنی خواہش کے مطابق اپنے نزدیک ترین بینک برانچ سے پنشن وصول کر رہے ہیں نیز سٹیمپ پیپر ز دفتر خزانہ جہلم سے بلا تعطل جاری ہو رہے ہیں اور دوسرے شعبہ جات کے افراد اپنے دفتری معمولات کے لئے جہلم دفتر آتے ہیں۔

(ب) تحصیل دینہ ضلع جہلم میں تاحال نیشنل بینک کی sub. chest برانچ قائم نہ ہوئی ہے، جیسے ہی NBP اپنی sub. chest برانچ قائم کرے گا تو وہاں پر سب ٹریڈری آفس کی تعیناتی کر دی جائے گی اور بلڈنگ بھی تعمیر کر دی جائے گی۔

پی آئی اے ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی میں کروڑوں کے گھپلوں کی تفصیلات

*2475: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پی آئی اے ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لاہور میں کروڑوں روپے کا فراڈ ہوا ہے، اس فراڈ کے خلاف محکمہ کوآپریٹو کے افسران نے تاحال کیا کارروائی کی ہے۔ سوسائٹی کا آڈٹ کب تک ہو چکا ہے اور latest آڈٹ رپورٹ میں سوسائٹی کے حسابات میں کن غلطیوں کی نشاندہی کی گئی ہے؟

(ب) سوسائٹی کی AGM کب منعقد ہوئی، کیا تمام اہم فیصلوں کی منظوری AGM سے حاصل کی گئی ہے؟

(ج) کیا سوسائٹی کے رہائشی پلاٹس کو کمرشل میں تبدیل کرنے کے کوئی اصول و ضوابط بنائے گئے ہیں، اگر جواب نہ میں ہے تو اس کی وجہ اور کمرشلائزیشن سے کتنی آمدنی سوسائٹی کو حاصل ہوئی؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) یہ درست نہ ہے۔ سوسائٹی ہذا کا آڈٹ سال 2012-2013 تک ہو چکا ہے۔ آڈٹ اعتراضات متعلقہ آفیسر کو مورخہ 2014-01-23 برائے تعمیل جاری کر دیئے گئے ہیں۔

(ب) آخری AGM مورخہ 13-12-15 کو منعقد ہوئی ایجنڈا کی تمام آئٹمز حاضر ممبران نے منظور کیں، ماسوائے حساب کتاب برائے سال 2013-07-01 تا 2014-06-30 کئے۔ تاہم AGM کی اس کارروائی کو رجسٹرار کوآپریٹو پنجاب لاہور کے پاس چیلنج کیا گیا جس پر رجسٹرار کوآپریٹو پنجاب لاہور نے اپنے فیصلہ مورخہ 2014-02-21 میں AGM کو بمطابق قانون درست قرار دیا۔

(ج) سوسائٹی مذکور نے رہائشی پلاٹوں کو کمرشل پلاٹوں میں تبدیل کرنے کے لئے تاحال کوئی اصول و ضوابط نہ بنائے ہیں اور نہ ہی سوسائٹی نے رہائشی پلاٹوں کو کمرشل پلاٹوں میں تبدیل کیا ہے۔ البتہ ایل ڈی اے نے جو کہ مجاز اتھارٹی ہے۔ مین بلیوارڈ روڈ کے دونوں اطراف کو کمرشل کر دیا تھا۔ یہ روڈ حاکم چوک سے واپڈا چوک تک جاتی ہے تاہم سوسائٹی ممبران کی درخواست پر معاملہ ایل ڈی اے کو بھیج دیا جاتا ہے تاکہ ایل ڈی اے اس کا فیصلہ کرے البتہ سوسائٹی اس ضمن میں upgradation فیس -/3000 روپے فی مرلہ چارج کرتی تھی جو

کہ سال 2008 میں بڑھا کر -/45000 روپے فی مرلہ کر دی گئی ہے۔ اس مد میں اب تک مندرجہ ذیل رقم سوسائٹی وصول کر چکی ہے۔

سال	فیس
30-06-2008	-/4,54,000 روپے
30-06-2009	NIL
30-06-2010	-/2,375,000 روپے
30-06-2011	-/1,621,493 روپے
30-06-2012	-/3,690,000 روپے
30-06-2013	-/6,247,500 روپے
31-12-2013	-/2,643,750 روپے

صوبہ میں خط افلاس سے نیچے زندگی گزارنے والے لوگوں کی تفصیلات

*2443: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر خزانہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ پنجاب کے کون کون سے اضلاع کے لوگ خط افلاس (Line Poverty) سے نیچے زندگی گزارنے پر مجبور ہیں اس میں انتہائی غربت (poverty absolutely) سے متاثر اضلاع کون کون سے ہیں؟

(ب) صوبہ پنجاب میں غربت کو ختم کرنے اور لوگوں کا معیار زندگی بہتر بنانے کے لئے کیا اقدامات تجویز کئے گئے ہیں؟

(ج) کیا حکومت غریب اور مستحق افراد کے لئے ایسے خدمت خلق کے مراکز قائم کرنے کو تیار ہے جہاں بہت ہی سستا کھانا اور دیگر ضروریات زندگی فراہم ہوں؟

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن):

(الف) اقوام متحدہ کے متعین کردہ معیار کے مطابق جن افراد کی یومیہ آمدنی \$1.25 سے کم ہے یا وہ لوگ جو یومیہ 2350 calories سے کم consume کرتے ہیں خط افلاس سے نیچے زندگی گزار رہے ہیں۔

November, Sustainable Development Policy Institute کے

2012 کے سروے کے مطابق صوبہ پنجاب میں 19 فیصد افراد خط افلاس سے نیچے زندگی

گزارنے پر مجبور ہیں۔ انتہائی غربت سے متاثرہ اضلاع راجن پور، مظفر گڑھ، ڈی جی خان،

بہاولپور اور لیہ ہیں۔

(ب)

- (1) جنوبی پنجاب کی پسماندگی کے پیش نظر حکومت پنجاب نے بجٹ میں Southern Punjab Poverty Alleviation Project (SPPAP) کے تحت ملین روپے کی رقم مخصوص اضلاع بہاول پور، بہاولنگر، راجن پور اور مظفر گڑھ میں مختص کی گئی ہے۔ یہ رقم بلواسطہ تابلا واسطہ غربت کے خاتمے کے لئے مختص ہے۔
- (2) Punjab Economic Opportunity Programme کے تحت حکومت پنجاب نے صوبے کو مخصوص اضلاع بہاول پور، بہاولنگر، لودھراں، مظفر گڑھ، لاہور، گوجرانوالہ، فیصل آباد، سرگودھا، چنیوٹ، بہاولپور میں ایک ارب کی رقم مختص کی ہے۔ یہ سکیم ہنرمندی کی تعلیم دیتی ہے تاکہ افراد کی استعداد کو بڑھا کر ان کے لئے روزگار کے بہتر مواقع پیدا کئے جاسکیں۔
- (3) Tribal Area Development Project کے تحت حکومت پنجاب نے 200 ملین روپے کی رقم مخصوص اضلاع ڈیرہ غازی خان، راجن پور اور ڈیرہ غازی خان کے قبائلی علاقہ کے لئے مختص کی گئی ہے۔
- (4) Southern Punjab Development Programme کے تحت حکومت پنجاب نے 5- ارب سے زائد کی رقم مخصوص اضلاع بہاول پور، ڈیرہ غازی خان، ملتان، بہاولنگر، خانیوال، لودھراں، مظفر گڑھ، رحیم یار خان، راجن پور اور وہاڑی کی ترقی کے لئے مختص کی ہے۔
- (5) جنوبی پنجاب کی دیگر سکیموں کے لئے بجٹ میں تقریباً 5- ارب کی رقم مختص کی ہے۔

(ج)

- (1) موجودہ حکومت جنوبی پنجاب اور دوسرے پسماندہ اضلاع کی ترقی اور غربت کے خاتمے پر خصوصی توجہ مرکوز کئے ہوئے ہے۔ بجٹ میں مختص رقم علاقے کی ترقی اور مہاں کے لوگوں کی غربت میں کمی پر خرچ کی جا رہی ہے۔
- (2) حکومت پنجاب ہر غریب فرد اور ضرورت مند خاندان کی ماہانہ مالی معاونت کا پروگرام شروع کرنے کی خواہشمند ہے۔ اس ضمن میں محکمہ خوراک پنجاب کے تعاون سے کوششوں کا آغاز کیا جا چکا ہے تاکہ اس پروگرام پر عملدرآمد کیا جاسکے۔ حکومت پنجاب فوری طور پر Punjab Social Protection Authority کا قیام عمل میں لارہی ہے۔ اس اتھارٹی کا مقصد صوبے کے نادار اور پسے ہوئے غرباء کے لئے جامع Social Protection System متعارف کروانا ہے۔

(3) حکومت پنجاب صوبہ میں غربت کے خاتمے کے لئے مختلف مواقع پر خصوصی بازاروں کا اہتمام کرتی ہے، مثلاً رمضان بازاروں کا اہتمام، اس میں سستا آغا رسانی نخری نر خوں پر فراہم کیا جاتا ہے۔ اس ضمن میں محکمہ خزانہ پنجاب سال 2013-14 میں 1804.55 ملین روپے محکمہ خوراک کو ادا کر چکا ہے۔

ضلع ساہیوال: محکمہ امداد باہمی کے دفاتر کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2724: محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) ضلع ساہیوال میں امداد باہمی کے کتنے دفاتر کہاں کہاں واقع ہیں؟
 (ب) اس ضلع میں محکمہ ہذا کے کل ملازمین کی تعداد کتنی ہے، تفصیل عہدہ اور گریڈ وار بتائیں؟
 (ج) اس ضلع میں کتنی پوسٹیں کس کس گریڈ کی کب سے خالی پڑی ہیں؟
 (د) حکومت اس ضلع میں خالی اسامیاں کب تک پر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف)

1- ڈسٹرکٹ آفیسر کوآپریٹوز، ساہیوال	2- اسسٹنٹ رجنٹلر کوآپریٹوز سائیز، ساہیوال
3- اسسٹنٹ رجنٹلر کوآپریٹوز سائیز، چچہ وٹنی	4- انسپکٹر کوآپریٹوز سائیز، ساہیوال صدر
5- انسپکٹر کوآپریٹوز سائیز، ڈیرہ رحیم	6- انسپکٹر کوآپریٹوز سائیز، برجوالہ
7- انسپکٹر کوآپریٹوز سائیز، ہڑپہ	8- انسپکٹر کوآپریٹوز سائیز، نور شاہ
9- انسپکٹر کوآپریٹوز سائیز، چچہ وٹنی	10- انسپکٹر کوآپریٹوز سائیز، کسوال
11- انسپکٹر کوآپریٹوز سائیز، غازی آباد	12- انسپکٹر کوآپریٹوز سائیز، شاہکوٹ

(ب)

عہدہ	گریڈ	تعداد
ڈسٹرکٹ آفیسر کوآپریٹوز، ساہیوال	17	01
اسسٹنٹ رجنٹلر کوآپریٹوز سائیز	16	02
اسسٹنٹ	14	01
انسپکٹر کوآپریٹوز سائیز	11	09
سینئر کلرک	09	02
جونیئر کلرک	07	16
سب انسپکٹر کوآپریٹوز سائیز	06	36
ڈرائیور	04	01
نائب قاصد	01	13
چوکیدار	01	01
مالی	01	01
خاکروب	01	01

(ج)

تعداد / عمدہ	کب سے خالی پڑی ہے۔
1- انسپکٹر کوآپریٹو سوسائٹیز، سائیہوال صدر	11-01-2013
2- انسپکٹر کوآپریٹو سوسائٹیز، ڈیرہ رحیم	14-11-2013
3- انسپکٹر کوآپریٹو سوسائٹیز، ہڑپہ	01-10-2013
4- انسپکٹر کوآپریٹو سوسائٹیز، نور شاہ	01-11-2013
5- انسپکٹر کوآپریٹو سوسائٹیز، چھچھو و طنی	01-08-2013
6- انسپکٹر کوآپریٹو سوسائٹیز، غازی آباد	01-08-2013
7- انسپکٹر کوآپریٹو سوسائٹیز، شاہ کوٹ	01-11-2013
1- سب انسپکٹر کوآپریٹو سوسائٹیز، 58/G.D	04-10-2013
2- سب انسپکٹر کوآپریٹو سوسائٹیز، نائی والا	01-07-2013
3- سب انسپکٹر کوآپریٹو سوسائٹیز، 85/6-R	24-05-2013
4- سب انسپکٹر کوآپریٹو سوسائٹیز، چھچھو و طنی	02-04-2013
5- سب انسپکٹر کوآپریٹو سوسائٹیز، مراد کے کاٹھیر	02-04-2013
6- سب انسپکٹر کوآپریٹو سوسائٹیز، 168/9-L	05-07-2013
7- سب انسپکٹر کوآپریٹو سوسائٹیز، 96/12-L	01-03-2013
1- نائب قاصد و فٹرسٹرکٹ آفیسر کوآپریٹو، سائیہوال	07-11-2013
2- نائب قاصد و فٹرسٹنٹ رجزرار کوآپریٹو سوسائٹیز، سائیہوال	01-12-2012

(د) تقرریوں پر پابندی حکومت پنجاب کی جانب سے ہے۔ جو نئی پابندی اٹھائی جائے گی قواعد و ضوابط کے مطابق تقرریاں کر دی جائیں گی۔

چنیوٹ: ضلع کا درجہ حاصل ہونے پر تعمیر و ترقی کے جاری

ون ٹائم گرانٹ سے متعلقہ تفصیلات

*3926: الحاج محمد الیاس چنیوٹی: کیا وزیر خزانہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چنیوٹ کو 2009 میں ضلع کا درجہ حاصل ہوا اور اس کی تعمیر و ترقی کے لئے ون ٹائم گرانٹ جاری کی گئی، ون ٹائم گرانٹ کی مقدار کیا ہے؟

(ب) ضلع چنیوٹ کو ملنے والی ون ٹائم گرانٹ کن کن جگہوں پر استعمال کی گئی، ان کی تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(ج) جن جگہوں پر ون ٹائم گرانٹ استعمال کی گئی۔ ان کے لئے جو کوٹیشنز اور ٹینڈرز جن جن ریٹوں پر منظور کئے گئے ان کی مکمل تفصیل کا غذاتی ثبوتوں کے ایوان میں پیش کی جائے؟

- (د) جن کمپنیز اور پرائیویٹ اداروں سے مذکورہ کام کروائے گئے ان کے نام و پتے مکمل تفصیل سے بتائے جائیں جن اٹھارٹیز نے منظوری دی ان کی بھی وضاحت بیان کی جائے؟
وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن):
- (الف) ہاں! یہ درست ہے کہ چنیوٹ کو 2009 میں ضلع کا درجہ دیا گیا تھا اور اس کو ون ٹائم گرانٹ جاری کی گئی۔ ون ٹائم گرانٹ کی مقدار 80.000 ملین تھی۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ب) ون ٹائم گرانٹ مختلف سرکاری دفاتر اور رہائش گاہوں کی مرمت کے علاوہ سرکاری دفاتر کے لئے فرنیچر Machinery and Equipment وغیرہ کی خریداری کے لئے خرچ کی گئی جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ج) تمام متعلقہ کاغذات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (د) تمام کمپنیز اور ادارے جن سے کام کروائے گئے ان کی لسٹ بمعہ اتھارٹی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے تمام کام (Competent Authority) DDC کی منظوری سے کئے گئے۔

ضلع گجرات: تحصیل کھاریاں میں انجمن امداد باہمی سے متعلقہ تفصیلات

*4085: میاں طارق محمود: کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) تحصیل کھاریاں گجرات میں محکمہ امداد باہمی کے تحت انجمن امداد باہمی کی تعداد کتنی ہے؟
- (ب) ان کو سال 2011-12 اور 2012-13 کے دوران کتنی رقم بطور قرض جاری کی گئی؟
- (ج) ان میں سے کتنی ڈیفالٹرز ہیں ان کے نام اور ان کے ذمہ قرض کی تفصیل بتائیں؟
- وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ):

- (الف) مورخہ 14-05-2014 کے مطابق تحصیل کھاریاں ضلع گجرات میں محکمہ امداد باہمی کے تحت رجسٹرڈ انجمن ہائے امداد باہمی کی تعداد 292 ہے۔
- (ب) ان دو سالوں کے دوران 233 انجمن ہائے امداد باہمی کو قرضہ جاری کیا گیا جس کی سال وار تفصیل اس طرح ہے:

سال	تعداد انجمن ہائے	سال وار جاری کردہ رقم قرضہ
2011-12	120	16,004,000/-

15,360,000/-	113	2012-13
31,364,000/-	233	میزان
ملغ 1 کروڑ 60 لاکھ 4 ہزار روپے	=	سال 2011-12 میں جاری کردہ رقم قرضہ
ملغ 1 کروڑ 53 لاکھ 60 ہزار روپے	=	سال 2012-13 میں جاری کردہ رقم قرضہ
ملغ 3 کروڑ 13 لاکھ 64 ہزار روپے	=	میزان

(ج) تحصیل کھاریں ضلع گجرات میں سال 2011-12 اور 2012-13 کے دوران جن انجمن ہائے امداد باہمی کو قرضہ جاری کیا گیا ان میں سے کوئی بھی ڈیفالٹر نہ ہے اور نہ ہی ان سے اس وقت کوئی قرضہ واجب الوصول ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

راولپنڈی میں کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی سے متعلقہ تفصیلات

14: محترمہ صوبیہ نورستی: کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) ضلع راولپنڈی کی کون کون سی کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹیز فعال ہیں اور کون سی ایسی ہیں جنہوں نے صرف نام رجسٹرڈ کروا رکھا ہے اور غیر فعال ہیں؟
- (ب) نیز: پچھلے پانچ سالوں میں ضلع راولپنڈی میں کون کون سی ہاؤسنگ سوسائٹیز نے پارک سکول / مسجد و گرین سیٹ کے لئے اراضی کا اسٹیٹس تبدیل کروایا، تفصیل بیان فرمائیں؟
- (ج) کس مجاز اتھارٹی کی اجازت سے ان پلاٹوں کا اسٹیٹس تبدیل کیا گیا براہ کرم قانون کا حوالہ بھی فراہم کریں؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چتر):

- (الف) ضلع راولپنڈی میں کل 33 کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹیز ہیں جن میں سے 24 فعال ہیں۔ ایک سوسائٹی زیر انصرام اور آٹھ سوسائٹیز غیر فعال ہیں۔ فہرست ہمراہ ایوان کی میرز پر رکھ دی گئی ہے۔

- (ب) بمطابق آمدہ رپورٹ کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹیز بذریعہ فیلڈ سٹاف راولپنڈی پچھلے پانچ سالوں میں انرپورٹ ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ راولپنڈی کی انتظامیہ کمیٹی کی استدعا پر ڈسٹرکٹ آفیسر کوآپریٹو راولپنڈی نے سال 2012 میں پارک کا اسٹیٹس تبدیل کرنے کی منظوری دی جس پر پارک کی جگہ پر رہائشی پلاٹ بنا کر الاٹ کر دیئے گئے۔ تاہم بعد ازاں ڈسٹرکٹ آفیسر کوآپریٹو راولپنڈی کی طرف سے منظوری واپس لے لی گئی۔ تاہم پارک کا

status بحال نہ ہوا ہے۔ اس کے علاوہ کسی کو آپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی نے پارک سکول / مسجد و گرین سیٹ کے لئے مختص اراضی کا status تبدیل نہیں کروایا۔
(ج) پارک کے status کی سوسائٹی کی انتظامیہ کمیٹی کی استدعا پر اس وقت کے ڈسٹرکٹ آفیسر کو آپریٹو زراولپنڈی نے بمطابق بائی لاز نمبر (c)(2)34 کی منظوری دی۔

کو آپریٹو کالج فیصل آباد سے متعلقہ تفصیلات

230: میاں طاہر: کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کو آپریٹو کالج فیصل آباد کب قائم ہوا، اس کے مقاصد کیا تھے؟

(ب) اس کالج کی بلڈنگ کتنے کمروں پر مشتمل ہے؟

(ج) اس کالج میں اس وقت کتنا عملہ گریڈ اور عہدہ وار تعینات ہے؟

(د) اس کالج کا سال 2013-14 کا بجٹ کتنا ہے؟

(ه) اس کالج میں اس وقت کون کون سی کلاسز جاری ہیں؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) کو آپریٹو ٹریننگ کالج فیصل آباد 1960 کو قائم ہوا۔ کو آپریٹو ٹریننگ کالج کا اصل مقصد محکمانہ

ملازمین اور کو آپریٹو بنک کے ملازمین کو محکمانہ تربیت فراہم کرنا ہے۔

(ب) کالج ہذا کی بلڈنگ 12 کمرہ جات و 4 کلاس رومز اور 1 لائبریری پر مشتمل ہے۔

(ج) کو آپریٹو کالج میں اس وقت 64 آفیسرز / آفیشلز تعینات ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

عہدہ	تعداد پوسٹ	گریڈ
1- پرنسپل	1	19
2- وائس پرنسپل	1	18
3- سینئر انسٹرکٹر	3	17
4- انسٹرکٹر	5	16
5- لائبریری	1	16
6- جونیئر انسٹرکٹر	4	11
7- نان ٹیچنگ سٹاف (گریڈ 15 تا 49)	49	

(د) کو آپریٹو کالج کا سال 2013-14 کا بجٹ 34.369 ملین روپے ہے۔

(ه) کو آپریٹو ٹریننگ کالج میں دوران سال 2013-14 انسپکٹر ٹریننگ کلاس از 2013-8-1 تا

2014-3-31 اور 2013-12-1 تا 2014-06-30 کا انعقاد کیا گیا۔ اس کے علاوہ سال

14-2013 میں ڈسٹرکٹ level ریفریٹر کورسز / کم دورانیے کے تربیتی کورسز کا انعقاد کیا گیا۔ رواں سال 15-2014 ماہ جولائی میں دو ریفریٹر کورسز کلریکل سٹاف بتاریخ 14-07-17 تا 14-07-19 اور 14-07-22 تا 14-07-24 منعقد کئے گئے۔

پنجاب پراونشل کوآپریٹو بینک کا طوائی زیورات پر قرضہ دینے سے متعلقہ تفصیلات

275: محترمہ بشریٰ انجم بٹ: کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) دی پنجاب پراونشل کوآپریٹو بینک کا طوائی زیورات کے عوض قرضہ دینے کا طریق کار کیا ہے؟

(ب) قرض کی واپسی نہ ہونے پر بینک کتنی دیر بعد کیا ایکشن لیتا ہے؟

(ج) لاہور میں طوائی زیورات پر سال 13-2012 کے دوران کتنا قرض دیا گیا؟

وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چتر):

(الف) دی پنجاب پراونشل کوآپریٹو بینک کا طوائی زیورات کے عوض قرضہ دینے کا طریق کار درج ذیل ہے:

1. سائل کے اصل شناختی کارڈ کی کاپی جو زائد المیعا نہ ہو اور نادر آئن لائن ریکارڈ کے مطابق

درست ہو۔

2. سٹیٹ بینک آف پاکستان کی طرف سے جاری کردہ ECIB رپورٹ جس میں وہ کسی اور فنانسل

ادارے کا نادر ہندہ نہ ہو۔

3. ایک عدد ضامن مع اصل شناختی کارڈ ہونا ضروری ہے۔

4. سونا بطور سکیورٹی لیا جاتا ہے گولڈ سمٹھ اس کا گراس وزن کرنے کے بعد اصل وزن نکال کر اس

کی مارکیٹ ویلیو نکال دیتا ہے جس کا 75 فیصد قرضہ جاری کر دیا جاتا ہے۔

(ب) یہ قرض ایک سال کے لئے جاری کیا جاتا ہے اگر مقروض مقررہ وقت میں قرضہ واپس نہ

کرے تو اس کو مدت پوری ہونے پر ریکوری نوٹس جاری کئے جاتے ہیں جس میں واضح کیا جاتا

ہے کہ آپ نادر ہندہ ہیں اگر آپ نے ریکوری نہ دی تو آپ کا گولڈ نیلام کر دیا جائے گا اور اگر

نوٹس موصول ہونے کے بعد بھی مقروض اپنے ذمہ قرض کی رقم واپس نہیں کرتا تو کسی قومی

اردو اخبار میں زیورات مقروض کی تفصیلات شائع کر دی جاتی ہیں اس میں بھی ایک ماہ کی

مدت دی جاتی ہے پھر بھی وہ قرضہ ادا نہ کرے تو اس کا گولڈ نیلام کر دیا جاتا ہے۔ نیلامی کے بعد قرضہ بے باقی کر دیا جاتا ہے باقی رقم بچ جائے تو وہ اس کے اکاؤنٹ میں جمع کر دی جاتی ہے۔
(ج) ضلع لاہور میں بینک ہذا کی ایک ہی برانچ ہے جو مال روڈ بینک سکوائر میں واقع ہے۔ سال 13-2012 کے دوران برانچ ہذا نے مبلغ 2 کروڑ 97 لاکھ 63 ہزار 987 روپے طلائی زیورات کے عوض قرض جاری کیا ہے۔

ضلع فیصل آباد میں پنجاب پراونشل کوآپریٹو بینک کی شاخوں سے متعلق تفصیلات 300: محترمہ مدیحہ رانا: کیا وزیر امداد باہمی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-
(الف) ضلع فیصل آباد میں پنجاب پراونشل کوآپریٹو بینک کی کتنی شاخیں کہاں کہاں واقع ہیں؟
(ب) ان شاخوں سے سال 12-2011 سے آج تک کتنے قرضے کن مقاصد کے لئے جاری کئے گئے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟
(ج) ان قرضہ جات پر کس شرح سے کتنا مارک اپ وصول کیا گیا؟
وزیر امداد باہمی (ملک محمد اقبال چنڑ):

(الف) ضلع فیصل آباد میں پنجاب پراونشل کوآپریٹو بینک کی سات شاخیں ہیں جو کہ درج ذیل مقامات پر واقع ہیں۔

1. پنجاب پراونشل کوآپریٹو بینک لمیٹڈ، فیصل آباد
2. پنجاب پراونشل کوآپریٹو بینک لمیٹڈ، چک جھمرہ
3. پنجاب پراونشل کوآپریٹو بینک لمیٹڈ، سمندری
4. پنجاب پراونشل کوآپریٹو بینک لمیٹڈ، ڈجلوٹ
5. پنجاب پراونشل کوآپریٹو بینک لمیٹڈ، جڑانوالہ
6. پنجاب پراونشل کوآپریٹو بینک لمیٹڈ، ماموں کابنجن
7. پنجاب پراونشل کوآپریٹو بینک لمیٹڈ، تانڈ لیا نوالہ

(ب) ان شاخوں سے سال 12-2011 سے مورخہ 06-30-2014 تک مبلغ ایک ارب 25 کروڑ 15 لاکھ 40 ہزار 96 روپے کے قرضہ جات جن مقاصد کے لئے جاری کئے گئے اس کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان قرضہ جات پر 12 فیصد سے 18 فیصد شرح مارک اپ کے حساب سے مبلغ 19 کروڑ 7 لاکھ 47 ہزار 172 روپے مارک اپ وصول کیا گیا۔ تفصیل مندرجہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں اپنی بات مفصل کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، سردار شہاب الدین خان صاحب! آپ اپنی بات مکمل کریں۔

حکومت کو الیکشن سے قبل کئے گئے وعدوں کو پورا کرنے اور اپوزیشن

سے نامناسب رویہ سے اجتناب کا مطالبہ

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! معزز وزیر قانون و پارلیمانی امور میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن صاحب بھی تشریف فرما ہیں تو میں گزارش کروں گا کہ اگر معزز ممبران کے سوالوں کے جوابات پارلیمانی سیکرٹری اور وزیر صاحبان اپنے محکمہ جات سے نہیں لیتے تو پھر اس ایوان میں سوالات دینے کا فائدہ کیا ہے؟ میں کہوں گا کہ اگر نوکر شاہی یہاں آفیشل گیلری میں بیٹھنا پسند نہیں کرتی تو پھر اس معزز ایوان میں معزز ممبران اور وزیر صاحبان کا بیٹھنا بے سود ہے۔ پاکستان پیپلز پارٹی نے اپنے پانچ سال پورے کئے اور اس کے بعد الیکشن کے حوالے سے تمام تر تحفظات کے باوجود ایک منتخب حکومت کو اقتدار منتقل کیا۔ آج میں حکومتی بچوں سے تعلق رکھنے والے ممبران کی باتیں سن رہا تھا کہ ان کے سوالوں کے جوابات بھی نہیں آتے۔ میں اپنی بات کو دہراتے ہوئے کہوں گا کہ تخت لاہور کی نوکر شاہی کے جو اضلاع میں باؤ یعنی ڈی سی اوز اور ڈی پی اوز بیٹھے ہوئے ہیں اگر انہوں نے حکمرانی کرنی ہے تو پھر اس جمہوریت سے تو آمریت ہی ٹھیک ہے۔ پاکستان پیپلز پارٹی نے یہ کیوں کہا کہ ہم جمہوریت کو derail نہیں ہونے دیں گے اس لئے کہ پاکستان پیپلز پارٹی کے ورکرز اور قائدین نے جمہوریت کو بچانے کے لئے اپنی جانوں کی قربانیاں دی ہیں۔

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار صاحب اپنی بات جاری رکھیں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں بات کر رہا تھا کہ پاکستان پیپلز پارٹی نے جمہوریت کی خاطر قربانیاں دی ہیں۔ ہمارے بانی قائد شہید ذوالفقار علی بھٹو کو پھانسی پر چڑھا دیا گیا اور اس کے بعد judiciary نے تسلیم کیا کہ ان کی پھانسی غلط تھی۔ محترمہ بے نظیر بھٹو بھی اسی جمہوریت کی خاطر شہید ہوئیں۔ خدا کے لئے حکومت ان جمہوری رویوں کو سمجھے۔ اس سے پہلے قومی اسمبلی میں یہ باتیں کی جا چکی ہیں لیکن حکومت نے کوئی سبق نہیں سیکھا۔ آج صوبائی اسمبلی پنجاب میں بھی بات کرنے کا موقع ملا ہے تو میں حکومت کی سنجیدگی کے حوالے سے کموں گا کہ ہمارے معزز وزیر صاحبان اس جانب کوئی توجہ ہی نہیں دے رہے۔ یہاں ایوان میں معزز ممبران کے سوالات کے صحیح جوابات بھی نہیں دیئے جا رہے۔ پی ٹی آئی اور دوسری کچھ جماعتوں کے لوگ کیوں دھرنے دیئے ہوئے ہیں اور کیوں جلسے ہو رہے ہیں؟ یہ باتیں سوچنے اور سمجھنے کے لئے حکومت کے پاس تو شاید وقت ہی نہیں ہے۔ اگر حکومت کے صاحب اقتدار لوگوں نے آج اپنے رویوں کو تبدیل نہ کیا تو پھر شاید بہت دیر ہو جائے گی۔ حکومت کی نااہلیوں کی ایک لمبی تفصیل ہے۔ صوبے میں حکومت پنجاب نے شعبہ تعلیم، شعبہ صحت اور شعبہ زراعت کی ترقی کے حوالے سے اب تک کیا کارکردگی دکھائی ہے؟ پاکستان پیپلز پارٹی جمہوریت بچانے کے لئے شروع دن سے کام کر رہی ہے اور آخری دم تک جمہوریت کی خاطر لڑے گی۔

جناب سپیکر! میں نے کل بھی عرض کیا تھا کہ ہمیں قائد حزب اختلاف اور پی ٹی آئی کے معزز ممبران صوبائی اسمبلی کو منا کر ایوان میں واپس لانا چاہئے لیکن مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ کل میری اس بات کو consider ہی نہیں کیا گیا۔ آج میں اپنی بات پھر دہرا رہا ہوں کہ ہمیں پی ٹی آئی کے ممبران کو اس ایوان میں واپس لانا چاہئے۔ یہ ٹھیک ہے کہ مسلم لیگ (ن) کی پنجاب اسمبلی میں اکثریت ہے اور حزب اختلاف کے ممبران کی تعداد بہت کم ہے۔ اگر حزب اختلاف میں پاکستان پیپلز پارٹی کے دو یا تین ممبر بھی رہ گئے تو پھر بھی ہم عوام کی خاطر ہمیشہ بات کرتے رہیں گے۔ میں آپ کے توسط سے حکومت پنجاب سے پوچھوں گا کہ لوڈ شیڈنگ کیوں ختم نہیں ہوئی؟ آپ اس وقت کہتے تھے کہ چھ ماہ میں ہم لوڈ شیڈنگ ختم کر دیں گے اور آج تو سولہ ماہ گزر چکے ہیں لیکن لوڈ شیڈنگ ختم نہیں ہو سکی۔ اسی طرح بے روزگاری میں اضافہ ہو رہا ہے اور منگائی آسمان کو پھور ہی ہے۔ یہ تمام چیزیں سوچنی ہوں گی۔ یہ فرد واحد یا بادشاہت کا طریقہ نہیں چلے گا۔ معزز وزیراعظم میاں محمد نواز شریف اور معزز چیف منسٹر میاں محمد شہباز شریف کو اپنی پالیسی کو review کرتے ہوئے تمام political stakeholders کو

ساتھ لے کر چلنا ہو گا۔ اگر یہ نہیں کریں گے تو اللہ نہ کرے، اللہ نہ کرے اس ملک کا مستقبل تابناک نہ ہو۔ میں اپنی بات کو ختم کرتے ہوئے یہ کہوں گا کہ معزز چیف منسٹر میاں محمد شہباز شریف کو کل آنا چاہئے تھا وہ نہیں آئے، آج آنا چاہئے تھا وہ نہیں آئے۔ اگر اس معزز ایوان کی اہمیت یہی ہے کہ انہوں نے اپنے معزز ممبران کو ملنا ہی نہیں ہے، اپنے معزز ممبران سے تجاویز بھی نہیں لینی اور اس صوبے کے مسائل کے حل میں ان کی مشاورت بھی نہ ہو تو پھر میں دیکھ رہا ہوں اور عمران خان third umpire کی بات ایسے نہیں کر رہا تھا۔ یہ third umpire کی بات اُس وقت ختم ہوگی جب political stakeholders حکومت کا ساتھ دیں گے جیسا کہ قومی اسمبلی میں دیا اور third umpire بیٹھ گیا۔ جناب سپیکر! خدارا، خدارا پنجاب حکومت کو بھی چاہئے کہ پاکستان پیپلز پارٹی کی ترجیحات کو سُنے، اُن کو consider کرے اور انشاء اللہ پاکستان پیپلز پارٹی جمہوریت کی جنگ آخری حد تک لڑے گی۔ بہت شکریہ

تحریر التوائے کار

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ اب ہم تحریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 14/560 چودھری عامر سلطان چیمہ کی طرف سے ہے یہ تحریک التوائے کار پڑھی جا چکی ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اس کا جواب پڑھ دیں۔

سرگودھا شہر میں ذخیرہ اندوزی کی وجہ سے آٹے کی قلت کا خدشہ

(--- جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! اس ضمن میں عرض یہ ہے کہ ضلع سرگودھا میں آٹے کی کسی قسم کی قلت نہ ہے۔ دکاندار و ڈیلر حضرات کے پاس وافر مقدار میں آٹا موجود ہے۔ اس کے علاوہ فلور ملوں کی باقاعدہ چیکنگ کی جارہی ہے۔ جہاں تک آٹے کے ریٹ کا تعلق ہے جناب ڈی سی او سرگودھا نے منعقدہ میٹنگ مورخہ 05-05-2014 آٹے کا ریٹ مبلغ -/680 روپے فی 20 کلو گرام تھیلا اوپن مارکیٹ میں فروخت کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس طرح آٹے کے ریٹ میں تقریباً 100 روپے فی تھیلا کمی واقع ہوئی ہے۔ محکمہ خوراک و ضلعی انتظامیہ کے افسران و قلائد فلور ملوں و مارکیٹوں کا معائنہ کرتے رہتے ہیں جس کی وجہ سے مارکیٹ میں آٹے کی دستیابی کافی مقدار میں موجود ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے لہذا یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! میں نے یہ تحریک التوائے کار رمضان شریف میں جمع کرائی تھی اُس وقت آٹے کی شدید قلت تھی اور اخبارات میں بھی یہ خبر آئی تھی۔ آج بے شک آٹے کی کمی نہیں ہے لیکن کم از کم اُس وقت آٹے کی کمی کے حوالہ سے انہیں کوئی نہ کوئی ایکشن لینا چاہئے تھا اور یہاں آج اس معزز ایوان میں بتانا چاہئے تھا کہ ہم نے یہ اقدامات اٹھائے ہیں۔ میری صرف یہ گزارش ہے کہ آئندہ بھی جب وزیر صاحب یا پارلیمانی سیکرٹری تحریک التوائے کار کا جواب دیں تو آپ ان کو ہدایات دیں کہ وہ کم از کم اُس تاریخ کو مد نظر رکھا کریں جب ہم نے تحریک پیش کی ہوتی ہے تاکہ اُس حوالے سے اُس کا جواب دیا جاسکے۔ بہت شکریہ

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! انشاء اللہ آئندہ اس کی تعمیل ہوگی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب اگلی تحریک التوائے کار نمبر 14/587 ڈاکٹر صلاح الدین خان صاحب کی ہے۔ یہ تحریک التوائے کار پڑھی جا چکی ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب اس کا جواب دے دیں۔

ضلع میانوالی کے حاضر سروس اور مرحوم سرکاری ملازمین کو محکمہ بہبود فنڈ کی جانب سے جہیز فنڈ کی درخواستیں التواء میں رکھنے سے پریشانی کا سامنا

(--- جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس ضمن میں عرض یہ ہے کہ فیکٹری ملازمین کی تنخواہوں سے ایک مخصوص شرح سے ہر ماہ کٹوتی کی جاتی ہے۔ یہ کٹوتی پنجاب بہبود فنڈ بورڈ کے پاس نہیں آتی تاہم اس فنڈ سے صرف صوبائی سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں سے کی جانے والی کٹوتی کی رقم جمع ہوتی ہے اُس میں سے سرکاری ملازمین کے بچوں کو تعلیمی وظائف، جہیز فنڈ اور تجسیر و تکفین کی گرانٹ دی جاتی ہے۔ پورے پنجاب میں گزٹڈ ملازمین کو The Punjab Government Servants Benevolent Fund Part-I, rules 1965 کے تحت صوبائی بہبود فنڈ بورڈ الفلاح بلڈنگ لاہور سے جبکہ نان گزٹڈ ملازمین کو ضلع کی سطح پر The Punjab Government Servants Benevolent Fund Part-II, rules 1966 کے تحت

ضلعی بہبود فنڈ بورڈ کے ذریعے مذکورہ بالا امداد دی جاتی ہے۔ ڈی سی او/چیسر مین ضلعی بہبود فنڈ بورڈ میانوالی کی رپورٹ مورخہ 28-05-2014 کے مطابق جنوری 2010 سے تاحال یعنی کہ 2014 تک سکالرشپ، شادی گرانٹ اور تجہیز و تکفین گرانٹ کی کل 5113 درخواستیں نان گزیٹڈ ملازمین کی طرف سے ضلعی بہبود فنڈ بورڈ میانوالی میں جمع کرائی گئی ہیں ان میں سے 3922 درخواستوں پر امداد جاری کی جا چکی ہے جبکہ 28-05-2014 کو ضلعی بہبود فنڈ بورڈ میانوالی کا اجلاس منعقد کیا گیا جس میں سکالرشپ، شادی اور تجہیز و تکفین گرانٹ کی 1199 درخواستوں کو زیر غور لایا گیا ان میں صرف سکالرشپ کی کل 911 درخواستوں میں سے 104 درخواستیں بوجہ عدم اہلیت خارج کی گئیں اور بقایا 807 درخواستیں سکالرشپ، 171 درخواستیں شادی گرانٹ اور 117 درخواستیں تکفین و دفن کی گرانٹ کی مد میں منظور کی گئی ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے لہذا یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔ اب اگلی تحریک التوائے کار نمبر 14/589 سردار شہاب الدین خان، خواجہ محمد نظام المحمود، قاضی احمد سعید صاحب کی طرف سے ہے یہ تحریک التوائے کار بھی پڑھی جا چکی ہے۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

لاہور میں ایل ای ڈی لائٹس کے ٹھیکوں میں گھسپلوں کا انکشاف

(-- جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کا جواب یہ ہے کہ میاں مدثر جناح بحیثیت ٹاؤن آفیسر آئی اینڈ ایس پنجاب، لوکل گورنمنٹ آرڈیننس کے مطابق اپنے طور پر کوئی ترقیاتی، غیر ترقیاتی سکیم منظور کرنے اور کام کروانے کے مجاز نہ ہیں۔ اس وقت ٹی ایم اے اقبال ٹاؤن، لاہور کے اندر سٹریٹ لائٹس کا بجلی کا بل اوسطاً ایک کروڑ روپے ماہانہ ہے اور 30 کروڑ روپے سے زائد رقم بجانب لیسکو واجب الادا ہے۔ ایڈمنسٹریٹو ٹی ایم اے اقبال ٹاؤن، لاہور نے وزیر اعلیٰ پنجاب کی پالیسی اور افسران بالا کی ہدایت کی روشنی میں ٹی ایم اے کی حدود میں وی آئی پی روٹس اور چند ایک عام شاہراہوں پر LED lights کی فراہمی و تنصیب کی انتظامی منظوری دی تھی اس عمل میں TOI&S کا کوئی عمل دخل نہ تھا۔ بعد ازاں انتظامی منظوری کے بعد سب انجینئرز اور اسسٹنٹ اکاؤنٹس آفیسر نے تخمینہ جات تیار کئے اور اخبار اشتہار کے بعد اس سکیم پر کام ہوا اور پیپر رولز

کے مطابق ادائیگی ہوئی۔ میاں مدثر جناح کی تعیناتی بطور TOI&S سمن آباد میں اڑھائی ماہ، ٹی ایم اے داتا گنج بخش ٹاؤن، لاہور میں گیارہ ماہ اور ٹی ایم اے اقبال ٹاؤن، لاہور میں تین ماہ ہے جس سے یہ بات عیاں ہے کہ اس مختصر عرصہ تعیناتی میں مذکورہ افسر کا کوئی قابل ذکر عمل دخل بابت سالانہ ترقیاتی پروگرام ہے اور نہ ہی کوئی وسیع پیمانے پر گھپلوں میں ملوث ہے اس لئے ٹاؤن آفیسر TOI&S کا تفصیلی جواب، حکومتی ہدایت اور LED lights تنصیب کرنے کی مکمل تفصیل گوشوارہ بچت ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے لہذا یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میری گزارش سن لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار صاحب! اس پر بحث نہیں ہو سکتی۔ اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے۔ سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر تحریک پیش کرنے والا ممبر اگر جواب سے مطمئن نہیں ہے اور میں پہلے بھی یہی گزارش کر چکا ہوں کہ معزز وزیر تحریک التوائے کار پر یہ رولز پڑھ لیں۔ میں section بتا دیتا ہوں کہ ایک پارلیمانی سیکرٹری جواب دہ نہیں ہے بلکہ معزز وزیر جواب دہ ہے۔ جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، یہ رولز میں کہیں پر بھی نہیں ہے۔ میں اس پر باقاعدہ ruling دے چکا ہوں اور آپ کو اس کی کاپی مل جائے گی۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! آپ نے میری تحریک التوائے کار کو dispose of کر دیا ہے۔ اس میں کرپشن کی بات تھی، اس میں لوگ involve تھے جو بڑی سیٹوں پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ میری یہ گزارش ہوگی کہ اس پر کمیٹی بنائیں کیونکہ میں اس جواب سے مطمئن نہیں ہوں۔ اس معاملے کی انکوائری ہونی چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ اس پر تحریک استحقاق دے دیں۔ اس تحریک التوائے کار کا جواب آچکا ہے اور میں نے رولز کے مطابق اس تحریک التوائے کار کو dispose of کر دیا ہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! آپ اپوزیشن کو مت مجبور کریں اور اگر آپ نے یہ سب کچھ ایسے ہی چلانا ہے تو میں اس پر walkout کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، سردار صاحب! ایسی بات نہیں ہے۔

(اس مرحلہ پر سردار شہاب الدین خان احتجاجاً ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

سردار صاحب! میں اس کورولز کے مطابق ہی چلا رہا ہوں۔ اب اگلی تحریک التوائے کار نمبر 14/590 قاضی احمد سعید صاحب، سردار شہاب الدین خان صاحب، خواجہ محمد نظام المحمود صاحب کی طرف سے ہے۔ یہ تحریک التوائے کار بھی پڑھی جا چکی ہے پارلیمانی سیکرٹری صاحب اس کا جواب دے دیں۔ چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! مؤدبانہ گزارش ہے، یہ روایت رہی ہے کہ تحریک التوائے کار کا پہلا وقتوں میں ہمیشہ متعلقہ منسٹر جواب دیا کرتا تھا۔ منسٹر کے جواب دینے سے اس کو پتا چل جاتا تھا کہ اس کے محکمہ میں کیا کام ہوا ہے اور کم از کم اس کے نوٹس میں آ جاتا تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ جوابات بھی اسی محکمہ سے آتے ہیں اور وہاں سے لے کر بتائے جاتے ہیں۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری کے جواب دینے سے متعلقہ منسٹر کو تو پتا ہی نہیں ہے۔ متعلقہ منسٹر تو اس پر توجہ ہی نہیں دے پار ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چیمہ صاحب! اس پر کافی بحث ہو چکی ہے۔ جی، اس کا جواب دے دیں۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! اس کے بعد ایوان کی کارکردگی بھی متاثر ہو رہی ہے۔ اسی لئے تو good governance کی جو بات کی جاتی ہے وہ رہی ہی نہیں اور وہ صرف کاغذوں میں رہ گئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، میاں صاحب!

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! آپ اس پر ضرور سوچیں کہ جو متعلقہ منسٹر ہے واقعی جس کے خلاف انکوائری کی رپورٹ آ جائے، ہمارے پاس مواد بھی موجود ہو اور پھر بھی اس طرح ہو جائے تو kindly اس پر کچھ کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رولز کے مطابق اگر غلط جواب دیا ہے تو آپ تحریک استحقاق لے کر آئیں۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

وحدت روڈ لاہور کے اتوار بازار میں پنجاب فوڈ اتھارٹی اور مانیٹرنگ ٹیموں کی موجودگی میں جعلی اشیاء کی سرعام فروخت

(--- جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اس ضمن میں جواب یہ ہے کہ پنجاب فوڈ اتھارٹی ضلع لاہور میں مورخہ 2- جولائی 2012 کو پنجاب فوڈ اتھارٹی ایکٹ 2011 کے تحت معرض وجود میں آئی تاکہ لوگوں کے لئے صاف اور ستھری خوراک کی فراہمی کو یقینی بنایا جاسکے۔ ضلع لاہور کے 9 ٹاؤنزمیں پنجاب فوڈ اتھارٹی اس سلسلہ میں اپنی کارکردگی بڑی مستعدی سے ادا کر رہی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب طاہر خلیل سندھو صاحب! سردار شہاب الدین خان صاحب اس ایوان کے انتہائی قابل احترام ممبر ہیں میری درخواست ہے کہ آپ جا کر انہیں مناکر لے آئیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! پنجاب فوڈ اتھارٹی کی ٹیمیں لاہور کے تمام اتوار بازاروں کو باقاعدگی سے چیک کرتی ہیں اور کسی قسم کی شکایت پر سخت کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔ مورخہ 2- جولائی 2012 سے لے کر اب تک ضلع لاہور میں پنجاب فوڈ اتھارٹی کی ٹیمیں مختلف ملاوٹ شدہ اور ناقص خوراک کی فروخت کے بارے میں تادیبی کارروائی کر رہی ہیں۔ اس حوالے سے کل 117647 جگہیں visit کی گئیں جن میں سے 16233 سیمپل لئے گئے، 29196 نوٹس جاری کئے گئے، 2244 دکانیں سیل کی گئی ہیں اور 12 کڑور 12 ہزار ایک سو روپے جرمانہ وصول کیا گیا ہے۔ مزید برآں ٹاؤن وار مفصل رپورٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ پنجاب فوڈ اتھارٹی کی ٹیمیں لاہور کے تمام ٹاؤنزمیں جعلی اشیاء اور ملاوٹ شدہ خوراک کی روک تھام کے لئے بلا امتیاز کارروائی کر رہی ہیں اور بڑی کامیابی سے لاہور میں ملاوٹ کرنے والوں کے خلاف مہم چلائی جا رہی ہے۔ اس سلسلہ میں کسی قسم کی رعایت کسی کے ساتھ نہیں برتی جا رہی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے اس لئے یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔ اب اگلی تحریک التوائے کار نمبر 14/ 628 محترمہ راحیلہ انور صاحبہ، ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ اور محترمہ نبیلہ حاکم علی خان صاحبہ کی طرف سے تھی یہ تحریک التوائے کار بھی پڑھی جا چکی ہے اس کا جواب آنا تھا۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پنجاب میں حکومتی عدم دلچسپی اور سیاسی مداخلت کی وجہ سے لوکل زکوٰۃ کمیٹیوں کی تشکیل میں تاخیر

(--- جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس ضمن میں عرض ہے کہ زکوٰۃ و عشر آئین کی دفعہ 16 کے تحت مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کی تشکیل ضلعی زکوٰۃ کمیٹیوں کی ذمہ داری ہے۔ صوبہ پنجاب میں کل 24398 مقامی زکوٰۃ کمیٹیاں ہیں جن میں سے 22873 مقامی زکوٰۃ کمیٹیاں اپنی تین سالہ مدت کار مکمل کر کے تحلیل ہو گئی تھیں۔ ان کمیٹیوں میں سے 11827 کمیٹیاں تشکیل پا چکی ہیں اور بقیہ 11046 کمیٹیوں کی تشکیل کا عمل جاری ہے۔ صوبائی زکوٰۃ انتظامیہ کی طرف سے ضلعی زکوٰۃ کمیٹیوں کو مسلسل ہدایت کی جا رہی ہے کہ وہ مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کی تشکیل کا عمل بلا تاخیر مکمل کریں۔ ضلعی زکوٰۃ کمیٹیوں سے مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کی تشکیل کے بارے میں روزانہ رپورٹیں منگوائی جا رہی ہیں اور محکمہ نہایت مستعدی سے اس معاملہ کی نگرانی کر رہا ہے جلد ہی تمام کمیٹیوں کی تشکیل مکمل کر لی جائے گی تاہم یہ بات مد نظر رکھنی ضروری ہے کہ مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کی تشکیل میں خاصا وقت درکار ہوتا ہے کیونکہ ضلعی زکوٰۃ کمیٹی اس مقصد کے لئے ٹیمیں بناتی ہے جو روزانہ کی بنیاد پر مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کے ارکان کا حسب ضابطہ چناؤ کرتی ہیں۔ علاوہ ازیں زکوٰۃ کمیٹیوں کی تشکیل میں سیاسی مداخلت اور ممبران قومی و صوبائی اسمبلی کی طرف سے لوگوں کو accommodate کرنے کی بات درست نہ ہے۔ مزید برآں زکوٰۃ فنڈز کی تقسیم کا عمل جاری ہے اس وقت تک مالی سال 2013-14 کے کل بجٹ کا تقریباً 74 فیصد مستحقین میں تقسیم کیا جا چکا ہے جو کہ تسلی بخش ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے اس لئے یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔ اب اگلی تحریک التوائے کار 632/14 محترمہ نگت شیخ صاحبہ کی طرف سے تھی یہ تحریک التوائے کار بھی پڑھی جا چکی ہے اس کا جواب آنا تھا۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

محکمہ تحفظ ماحول آلودگی پھیلانے والے کارخانوں اور گاڑیوں کے خلاف کارروائی کرنے میں ناکام

(--- جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس ضمن میں عرض یہ ہے کہ محکمہ مال نے سال 2013 میں ریکارڈ کام کیا، ڈینگی مہم کے ساتھ تقریباً 1900 سے زائد آلودگی پھیلانے والی فیکٹریوں، ہسپتالوں سرکاری و غیر سرکاری اداروں کے خلاف پنجاب تحفظ ماحول ایکٹ 1997 کے سیکشن 16 کے تحت کارروائی کرتے ہوئے تحفظ ماحول کے حکمنامے جاری کئے گئے۔ ان حکمناموں کے تحت آلودگی پھیلانے والوں کو ماحول صاف کرنے کے لئے وقتاً فوقتاً عملدرآمد کرنے کا کہا گیا ہے اور 1035 کیس ماحولیاتی ٹریبونل میں دائر کئے گئے ہیں۔ سال 2013 میں ضلع فیصل آباد کے آلودہ پانی کے اخراج کرنے والے کارخانوں کے خلاف ایک خصوصی مہم چلائی گئی تاکہ سمندری ڈرین، پہاڑنگ ڈرین، مدووانہ ڈرین دریائے راوی اور دریائے چناب کو آلودگی سے بچایا جاسکے۔ اس خصوصی مہم میں تقریباً تمام آلودگی پھیلانے والے کارخانوں کے خلاف تحفظ ماحول ایکٹ کے سیکشن 16 کے تحت کارروائی کی گئی۔ کارخانوں کے علاوہ واسا اور ٹی ایم ایز کے خلاف بھی تحفظ ماحول ایکٹ کے حکمنامے جاری کئے گئے۔ اس کے علاوہ وزیر اعلیٰ پنجاب کے خصوصی حکم پر چار وزراء اور دس محکموں کے سیکرٹری صاحبان نے فیصل آباد جاکر فیصل آباد کے ماحول و دیگر مسائل کے لئے میٹنگ منعقد کی۔ مزید برآں ماحولیاتی مسائل کے حل کے لئے رانا محمد افضل خان صاحب، ایم این اے کی سربراہی میں ایک کمیٹی تشکیل دی گئی ہے سیکرٹری محکمہ تحفظ ماحول بذات خود چیئرمین آف کامرس اینڈ انڈسٹری میں میٹنگ کا انعقاد کیا اور ماحولیاتی مسائل کے مستقل حل کے لئے احکامات جاری کئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے اس لئے یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔ اب اگلی تحریک التوائے کار نمبر 14/638 چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب کی طرف سے تھی یہ تحریک التوائے کار بھی پڑھی جا چکی ہے اس کا جواب آنا تھا۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

کرول گھائی بند روڈ لاہور کی فیکٹریوں میں ٹائروں اور پاؤڈر کوئلہ
کو جلانے سے آلودگی میں خطرناک حد تک اضافہ

(-- جاری)

پارلیمانی سپیکر ٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس سلسلہ میں عرض یہ ہے کہ سوئی گیس کی لوڈ شیڈنگ کی وجہ سے شمالی لاہور میں واقع فیکٹریوں نے غیر معیاری ایندھن استعمال کرنا شروع کر دیئے تھے جن میں ٹائر، پاؤڈر کوئلہ اور پلاسٹک ویسٹ شامل تھے جس کی وجہ سے آلودگی میں اضافہ ہونا شروع ہوا۔ محکمہ ماحول نے آلودگی کا باعث بننے والی سٹیل ملوں کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے 260 ملوں کو پنجاب تحفظ ماحول قانون 1997 کے تحت احکامات جاری کئے اور اس کے علاوہ 238 ملوں کے خلاف ڈسٹرکٹ آفس تحفظ ماحول نے پنجاب لوکل گورنمنٹ آرڈیننس کے تحت کارروائی کرتے ہوئے غیر معیاری ایندھن استعمال کرنے والی 135 ملوں کو سیل کیا۔ محکمہ تحفظ ماحول کی کوششوں سے اب 160 سٹیل ملوں نے pollution control device لگالی ہیں۔ اس علاقہ میں آلودگی کا باعث بننے والے ٹائروں سے تیل نکالنے والے کارخانوں کو سیل کیا گیا ہے جن میں سے تین بند ہو چکے ہیں اور باقی کے کیس مختلف عدالتوں میں زیر سماعت ہیں۔ علاقہ میں موجود 10 سکے نکالنے والی فیکٹریوں کے خلاف بھی حسب ضابطہ احکامات جاری ہو چکے ہیں۔ ایسی اور فیکٹریوں کے خلاف بھی کارروائی جاری ہے۔ یہ تاثر درست نہ ہے کہ فیکٹریوں کو سیل کرنے کے چند دن بعد کھول دیا جاتا ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ڈسٹرکٹ آفیسر تحفظ ماحول کے فیکٹری سیل کرنے کے خلاف فیکٹری مالکان ڈی سی او کے پاس اپیل کر سکتے ہیں اور وہاں سٹیمپ پیپر پر بیان حلفی داخل کرنے کے بعد حسب ضابطہ ڈی سی او کی تسلی کے مطابق اور قانون کے مطابق پابندی کی شرائط پر پابندی کرتے ہوئے دوبارہ ان کو کام کرنے کی اجازت دی جاتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے اس لئے یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔ تحریک التوائے کار کا وقت ختم ہوتا ہے۔ اب ہم غیر سرکاری ارکان کی کارروائی شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر درج ذیل کارروائی ہے۔ مفاد عامہ سے متعلق قراردادیں ہیں۔

شیخ علاؤ الدین: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شیخ صاحب!

شیخ علاؤ الدین: شکریہ۔ جناب سپیکر! میری آپ سے گزارش یہ ہے کہ ابھی PILDAT نے ایک سروے دیا ہے جس نے پنجاب اسمبلی کی کارکردگی کو پاکستان میں سب سے نیچے دکھایا ہے اور مایوس کن کہا ہے۔ میری آپ سے گزارش یہ ہے کہ اگر ہم بلوچستان اسمبلی کی کارروائی سے بھی نیچے آگئے ہیں اور میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ میں کل سے سپیکر صاحب سے floor مانگ رہا تھا اور میں یہ بات کہنے میں حق بجانب ہوں کہ خاص طور پر floor پر میرا کام نہیں لایا جاتا۔ محترم سیکرٹری صاحب تشریف فرما ہیں میں نے خوشونت سنگھ کے لئے ایک resolution move کیا، میرا نام بھی نکلا لیکن پاکستان کے اس ہمدرد کا resolution میں یہاں پیش نہیں کر سکا۔ اسی طرح میں نے گزارش کی تھی آپ نے Ruling دے دی میں خاموش رہا۔ آج میرے بھائی عامر چیمبر صاحب نے بھی وہی بات کی، اور لوگوں نے بھی کی ہے۔ میں آپ کی Ruling کو challenge نہیں کرتا۔

جناب سپیکر! آج آپ مجھے یہ بتادیں کہ تقریباً چار مہینے کے بعد یہ اجلاس ہو رہا ہے ہماری کارکردگی جو کہ ہم تاریخ میں لکھ رہے ہیں مجھے اس سے کوئی غرض نہیں ہے کہ کیا ہوگا لیکن مجھے افسوس اس بات کا ہے کہ اس میں میرے جیسے گنہگاروں کا نام بھی آئے گا کہ یہ بھی وہاں بیٹھا ہوا تھا۔ پہلے بھی پنجاب اسمبلی کی کارروائی کو PILDAT نے condemn کیا تھا کہ یہ لوگ عوام کو اس کا حق deliver نہیں کر سکے۔ میں نے پچھلے اور اس سے پچھلے اجلاس میں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ صاحب! اجلاس کے بعد آپ آجائیں اس پر بیٹھ کر بات کر لیتے ہیں۔

شیخ علاؤ الدین: جناب سپیکر! آپ کی مہربانی میری عرض سنیں۔ میں آپ لوگوں کے پاس جاتا ہوں آپ بڑی عزت دیتے ہیں۔ سپیکر صاحب مجھے بالکل گمشدہ بھائی کی طرح عزت دیتے ہیں جیسے آج ہی ملا ہوں لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا میرے ساتھ ویسا سلوک ہے؟ میں تو آج تک آپ سے سوال نامے نہیں لے سکا جو اس اسمبلی کا حق ہے اور مجھے یہ نہیں پتا کہ میرا سوال اگلے دن آئے گا۔ پچھلی اسمبلی میں رانا ثناء اللہ صاحب نے مجھ گنہگار کے کہنے پر آپ سے کہا تھا کہ ایک یا دو secretaries کو بلا لیا کریں اور وہ یہاں بیٹھ جائیں۔ ہم لوگ جو غلطی سے politics میں آگئے ہیں یقین کریں ہمیں secretaries کو ڈھونڈنا پڑتا ہے، آپ کے فون کرنے پر تو وہ آجاتے ہیں۔ خدا نہ کرے کہ ہمیں ان سے کوئی ذاتی کام

ہو لیکن آج تک کوئی secretary یہاں آنے کو تیار نہیں ہے۔ میں آپ کو بتاؤں آپ کی شخصیت سے مجھے بہت ہمدردی ہے لیکن جب کوئی منسٹر کسی بات کا جواب نہیں دے گا تو secretaries پر کیا اثر جائے گا؟ ہم نے آپ سے اور آپ نے ہم سے power derive کرنی ہے۔ یہ لفظ انکم ٹیکس کا ہے میں اس لئے بول رہا ہوں کہ آپ کو سمجھ آ جائے کہ ہم نے ایک دوسرے کو power دینی ہے۔ اگر ہم نے ایک دوسرے کو power نہیں دینی تو اس کا کوئی معیار نہیں ہو گا اور اس اسمبلی کا کہیں کوئی نام نہیں ہو گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ صاحب! بالکل میں آپ کی بات سے متفق ہوں۔

شیخ علاؤ الدین: جناب سپیکر! میں جو کہتا ہوں خدا کے لئے اس پر غور کیجئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ صاحب! میں آپ کی بات سے متفق ہوں۔ بہت شکریہ۔ جی، کلو صاحب!

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر! یہ جو رپورٹ آئی ہے اس سے میری، آپ کی اور اس ایوان کی پورے پاکستان میں humiliation ہوئی ہے۔ پنجاب پاکستان کا نام ہے اور پچھلے ایک سال میں جس طریقے سے پنجاب اسمبلی کی کارروائی چلی ہے یہ شیخ صاحب کہہ رہے ہیں کہ میرے جیسے گنہگار بھی بیٹھے ہیں۔ شیخ صاحب کو میں یہ بھی کہہ دوں کہ گنہگار ادھر ڈھیر سارے لوگ بیٹھے ہیں لیکن لوگ لا تعلق ہو گئے ہیں۔ میں آپ کو سچ بتا رہا ہوں کہ آپ سے لوگ لا تعلق ہو گئے ہیں۔ جس طریقے سے ایک سال میں یہاں پنجاب اسمبلی کی کارروائی چلائی گئی ہے اس میں لوگوں نے یہ بہتر سمجھا ہے کہ عزت کے ساتھ بجائے اس کے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کلو صاحب! اس میں دو چیزیں تھیں ایک تو میں آپ کو ابھی بتا دیتا ہوں دوسری میں آپ کو۔۔۔

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر! یہ آپ کا، میرا، ہماری حکومت اور سب کا concern ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کلو صاحب! اس سروے میں ہمیں جو سب سے کم نمبر دیئے گئے ہیں وہ اجلاس ٹائم پر شروع نہ ہونا ہے اور اس میں آپ کا اور ہم سب ممبران کا ہاتھ ہے۔

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ میری بات سنیں۔۔۔

ملک محمد وارث کلونیہاں problem یہی ہے کہ Chair بات نہیں سنتی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کل صاحب! بات سنیں، بے شک آپ بات جاری رکھیں لیکن پہلے میری بات سن لیں کہ میں آپ کو کیا کہنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے جو سروے کیا تھا باقی سب چیزوں میں پنجاب اسمبلی آگے تھی دو چیزیں تھیں ایک کا تو میں یہاں ذکر کر دیتا ہوں اور دوسرا جب آپ میرے چیمبر میں آئیں گے تو بتادوں گا۔ ایک اجلاس ٹائم پر شروع نہیں ہوتا۔ Chair اکیلی یہاں بیٹھ کر کس سے سوال کرے اور کس کو جواب دے؟

شیخ علاؤ الدین: جناب سپیکر! چلیں میں تو نالائق ہوں، آپ مجھے اس معزز ایوان کے کسی ممبر کی کوئی ایک تحریک التوائے کار کا بتادیں جو آپ نے یا سپیکر صاحب نے اس ایوان میں منظور کی ہو؟ مت کریں ایسا، ہمارا قصور نہیں تھا۔ خدا کی قسم میرے بس میں ہو تو یہ پنجاب اسمبلی عوام کے لئے اتنا کچھ کر سکتی ہے کہ ہمارے تصور سے باہر ہو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ صاحب! کر بھی رہی ہے۔ بہت شکریہ

شیخ علاؤ الدین: جناب سپیکر! آپ نے ایک تحریک التوائے کار پر بھی بحث نہیں کرنے دی۔

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ صاحب! بہت شکریہ۔ اس کا ایک طریق کار ہے آپ سمجھدار ہیں اور پرانے politician ہیں۔ اب ہم مفاد عامہ سے متعلق قراردادیں لیتے ہیں۔ پہلی قرارداد ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں ان کی request آئی ہوئی ہے لہذا اس قرارداد کو اگلے اجلاس تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ دوسری قرارداد محترمہ کنول نعمان کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! نہیں، آپ تشریف رکھیں۔ دوسری قرارداد محترمہ کنول نعمان کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

معذور افراد کو قومی دھارے میں شامل کرنے اور غیر سرکاری اداروں

میں سرکاری کوٹے کی طرح بھرتی کرنے کا مطالبہ

محترمہ کنول نعمان: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ حکومت پاکستان معذور افراد کو قومی دھارے میں

شامل کرنے کے لئے غیر سرکاری اداروں کو مختلف ترغیبات دے تاکہ وہ بھی

اپنے اداروں میں معذور افراد کو سرکاری کوٹے کی طرح بھرتی کریں۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ حکومت پاکستان معذور افراد کو قومی دھارے میں

شامل کرنے کے لئے غیر سرکاری اداروں کو مختلف ترغیبات دے تاکہ وہ بھی

اپنے اداروں میں معذور افراد کو سرکاری کوٹے کی طرح بھرتی کریں۔"

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ / قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب سپیکر!

I oppose اس سلسلے میں عرض یہ ہے کہ Disabled Persons Employment and

Rehabilitation Ordinance 1981 کے تحت ایسے تمام غیر سرکاری ادارے جن کے

ملازمین کی تعداد پچاس یا اس سے زائد ہوں ان کے لئے لازم ہے کہ دو فیصد اسامیاں معذور افراد کے لئے

مختص کریں لہذا وفاقی حکومت کو اس سلسلے میں مزید استدعا کرنے کی ضرورت نہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! اس قرارداد کو oppose کیا گیا ہے۔ کیا آپ کوئی بات کرنا چاہتی ہیں؟

محترمہ کنول نعمان: جناب سپیکر! اگر اداروں میں already موجود ہے کہ دو فیصد کوٹا معذور افراد کے

لئے رکھیں تو پھر اس کا way out کیا ہے؟

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ / قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب سپیکر!

اس میں جو دو فیصد کوٹا ہے وہ آپ کے تمام سرکاری اور غیر سرکاری اداروں میں جیسا کہ میں نے

بتایا ہے کہ وہاں پچاس سے زیادہ employees ہوں ان کے لئے according to the Disabled

Persons, Employment and Rehabilitation Ordinance 1981 یہ compulsory

ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ کنول نعمان: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ حکومت پاکستان معذور افراد کو قومی دھارے میں

شامل کرنے کے لئے غیر سرکاری اداروں کو مختلف ترغیبات دے تاکہ وہ بھی

اپنے اداروں میں معذور افراد کو سرکاری کوٹے کی طرح بھرتی کریں۔"

(قرارداد نامنظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: تیسری قرارداد شیخ علاؤ الدین صاحب کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

شیخ علاؤ الدین: جناب سپیکر! اب میرا حق تو نہیں ہے لیکن۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ صاحب! قرارداد پیش کریں۔

شیخ علاؤ الدین: جناب سپیکر! میری عرض تو سن لیں۔ اگر خاموشی تھی پھر تو فیصلہ "ہاں" میں ہونا چاہئے تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ صاحب! جب سپیکر صاحب ہوتے ہیں تو میرا خیال ہے آپ کی توپوں کا رخ ادھر کم ہوتا ہے اور آپ میرا امتحان زیادہ لیتے ہیں۔

شیخ علاؤ الدین: جناب سپیکر! نہیں نہیں، بالکل نہیں، آپ یقین کریں ایسا بالکل نہیں ہے۔ میں آپ کا As a Speaker بہت احترام کرتا ہوں لیکن سپیکر صاحب بھی اگر یہ سوچیں ہم ایک تاریخ لکھ رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ صاحب! قرارداد پیش کریں۔

نوجوان نسل کو منشیات سے بچانے کے لئے حکومتی سطح

پر مؤثر لائحہ عمل بنانے کا مطالبہ

شیخ علاؤ الدین: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ ملک بھر میں نوجوان نسل میں منشیات نوشی کے

رجحان میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق 80 لاکھ

سے زائد افراد منشیات نوشی کی دلدل میں پھنس چکے ہیں۔ زیادہ تر منشیات نوشی کا

استعمال تعلیمی اداروں اور یونیورسٹیوں میں ہو رہا ہے۔ صوبائی اسمبلی کا یہ نمائندہ ایوان صوبائی حکومت اور وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ ملک بھر میں منشیات نوشی کی بڑھتی ہوئی تباہ کاریوں کے معاشرہ پر اثرات کا فوری تدارک کیا جائے اور ایسا لائحہ عمل بنایا جائے کہ نوجوان نسل منشیات نوشی کی لعنت سے بچ سکے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ ملک بھر میں نوجوان نسل میں منشیات نوشی کے رجحان میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق 80 لاکھ سے زائد افراد منشیات نوشی کی دلدل میں پھنس چکے ہیں۔ زیادہ تر منشیات نوشی کا استعمال تعلیمی اداروں اور یونیورسٹیوں میں ہو رہا ہے۔ صوبائی اسمبلی کا یہ نمائندہ ایوان صوبائی حکومت اور وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ ملک بھر میں منشیات نوشی کی بڑھتی ہوئی تباہ کاریوں کے معاشرہ پر اثرات کا فوری تدارک کیا جائے اور ایسا لائحہ عمل بنایا جائے کہ نوجوان نسل منشیات نوشی کی لعنت سے بچ سکے۔"

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ / قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب سپیکر! ہم بالکل اس قرارداد کو approve کرتے ہیں اور شیخ صاحب نے جو قرارداد پیش کی ہے اس میں already محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن پنجاب بہت سارے پراجیکٹ اس حوالے سے کر رہا ہے۔ میں اس ایوان کو تھوڑا سا بتانا چاہوں گا کہ ہمارا Lahore Drug Free City Project بھی چل رہا ہے۔ اس کے علاوہ Rehabilitation Centres کے لئے بھی تین ہسپتال Nawaz Sharif Social Security Hospital, Punjab Institute of Mental Health and Government Teaching Hospital Shahdara میں علاج کی سہولیات فراہم کرنے کے لئے کام ہو رہا ہے اور محکمہ صحت بھی ایک سو بستروں پر مشتمل جدید ہسپتال کی تعمیر کا آغاز کر رہا ہے جو منشیات کے عادی افراد کے لئے rehabilitation کا کام کرے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس قرارداد کو oppose نہیں کیا گیا۔

یہ قرارداد پیش کی گئی اور اب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ ملک بھر میں نوجوان نسل میں منشیات نوشی کے

رجحان میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے۔۔۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں بھی کچھ بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! میں question put کر چکا ہوں لہذا آپ اس کے بعد بات کر لیجئے

گا۔

"اس ایوان کی رائے ہے کہ ملک بھر میں نوجوان نسل میں منشیات نوشی کے

رجحان میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق 80 لاکھ

سے زائد افراد منشیات نوشی کی دلدل میں پھنس چکے ہیں۔ زیادہ تر منشیات نوشی کا

استعمال تعلیمی اداروں اور یونیورسٹیوں میں ہو رہا ہے۔ صوبائی اسمبلی کا یہ نمائندہ

ایوان صوبائی حکومت اور وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ ملک بھر

میں منشیات نوشی کی بڑھتی ہوئی تباہ کاریوں کے معاشرہ پر اثرات کا فوری تدارک

کیا جائے اور ایسا لائحہ عمل بنایا جائے کہ نوجوان نسل منشیات نوشی کی لعنت سے بچ

سکے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، میاں صاحب!

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں شیخ علاؤ الدین صاحب کی قرارداد کی حمایت کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سارے ایوان نے اس کی حمایت کر دی ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! ایوان نے بھی کر دی ہے لیکن میں اس میں تھوڑی سی ترمیم اور اضافہ کی

تجویز دینا چاہتا ہوں کہ منشیات نوشی کے ساتھ منشیات فروشی کا بھی تدارک کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! آپ اس میں نئی قرارداد لے آئیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! منشیات فروشی ہوگی تو منشیات نوشی بھی ہوگی۔ میں شیخ علاؤ الدین صاحب سے یہ درخواست کروں گا کہ وہ اپنی اس قرارداد میں ترمیم کر لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ اس پر نئی قرارداد لے آئیں اس کو ہم ایوان میں پیش کر دیں گے۔ چوتھی قرارداد محترمہ نگہت شیخ صاحبہ کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

صوبہ میں بچوں کے لئے قائم ادارہ چائلڈ پروٹیکشن بیورو

کو ڈائریکٹوریٹ کا درجہ دینے کا مطالبہ

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"یہ ایوان صوبائی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ صوبہ میں بچوں کے حقوق کے تحفظ، سماجی اور معاشرتی آزادی کے لئے نیز معاشرے میں بچوں کے ساتھ بڑھتی بے راہروی کو روکنے کے لئے موجود ادارہ چائلڈ پروٹیکشن بیورو کے دائرہ اختیار کو بڑھا کر اسے ڈائریکٹوریٹ کا درجہ دیا جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"یہ ایوان صوبائی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ صوبہ میں بچوں کے حقوق کے تحفظ، سماجی اور معاشرتی آزادی کے لئے نیز معاشرے میں بچوں کے ساتھ بڑھتی بے راہروی کو روکنے کے لئے موجود ادارہ چائلڈ پروٹیکشن بیورو کے دائرہ اختیار کو بڑھا کر اسے ڈائریکٹوریٹ کا درجہ دیا جائے۔"

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS

(Mian Mujtaba Shuja Ur Rehman): Sir, I oppose.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس قرارداد کو oppose کیا گیا ہے۔ محترمہ! آپ بات کریں۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! اگر منسٹر صاحب مجھے تھوڑا سا یہ بتا دیتے کہ اس کو کس base پر oppose کیا گیا ہے یا اس میں کیا ایسی برائی ہے تو میرا خیال ہے کہ میں زیادہ بہتر بات کر سکتی۔

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ / قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب سپیکر! چائلڈ پروٹیکشن بیورو ایک خود مختار ادارہ ہے اور Punjab Destitute and Neglected Children Act 2004 کے تحت یہ constitute کیا گیا ہے۔ ان کی یہ قرارداد technically

correct نہیں ہے۔ میں محترمہ سے صرف یہ گزارش کروں گا کہ ابھی اس کو واپس لے لیں اور لاء ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ اس کو discuss کر کے دوبارہ ایوان میں پیش کر لیں۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! یہی قرارداد میں نے پہلے پیش کی تھی جب لاء منسٹر انانشاء اللہ تھے۔ میں نے اس وقت قرارداد میں یہ demand کی تھی کہ بچوں کے حقوق کے لئے باقاعدہ ایک منسٹری ہونی چاہئے تو اس وقت لاء منسٹر صاحب نے کہا تھا کہ منسٹری تو نہیں لیکن آپ اس کو ڈائریکٹوریٹ لکھ کر پیش کریں۔ اب جب میں اس کو اس طریقے سے پیش کر رہی ہوں تو اب پھر مجھے کہا جا رہا ہے کہ اس کو تبدیل کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ لاء منسٹر صاحب کے ساتھ بیٹھ کر discuss کر کے ان کی opinion لے لیں، ابھی اس کو واپس لے لیں اور اگلی دفعہ پیش کر دیں۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! آپ اس قرارداد کو pending کر دیں تاکہ میں اس میں ترمیم کر کے پیش کروں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! اس کو آپ واپس لے لیں اور اگلے سیشن میں بے شک پیش کر لیجئے گا۔ محترمہ نگہت شیخ: جی، ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پانچویں قرارداد محترمہ حنا پرویز بٹ کی ہے وہ اسے پیش کریں۔
میاں طارق محمود: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس کے بعد آپ بات کر لیجئے گا۔ جی، محترمہ! محترمہ حنا پرویز بٹ: میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"آج کل ہمارے ملک میں خواتین کے ساتھ جنسی زیادتی کا بہت رجحان پایا جا رہا ہے پھر ہمارا میڈیا مظلوم خواتین کو بار بار سکریں پر دکھاتا ہے اس سے ان خواتین اور ان کے خاندان کی عزت نفس۔۔۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ کوئی اور قرارداد پڑھ رہی ہیں۔

ملک میں زیادتی کا شکار ہونے والی لڑکیوں کے clips کو ٹی وی چینلز

پر بار بار دکھانے پر پابندی کا مطالبہ

محترمہ خنیا پرویز بٹ: میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"یہ ایوان وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ ملک کے تمام ٹی وی

چینلز پر زیادتی کا شکار لڑکیوں اور خواتین کے clips بار بار دکھانے پر پابندی عائد

کی جائے تاکہ ان خواتین اور ان کے خاندان کی عزت نفس کو مزید مجروح ہونے

سے بچایا جاسکے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"یہ ایوان وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ ملک کے تمام ٹی وی

چینلز پر زیادتی کا شکار لڑکیوں اور خواتین کے clips بار بار دکھانے پر پابندی عائد

کی جائے تاکہ ان خواتین اور ان کے خاندان کی عزت نفس کو مزید مجروح ہونے

سے بچایا جاسکے۔"

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ / قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب سپیکر! We

approve this resolution لیکن میں اس سلسلے میں معزز ممبر کو تھوڑا explain بھی کر دوں کہ

10- ستمبر 2013 کو اس سلسلے میں PEMRA نے بڑا تفصیلی لیٹر لکھا ہوا ہے جس کی کاپی میرے پاس

ہے وہ میں ان کو دے دیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس قرارداد کو oppose نہیں کیا گیا ہے لہذا یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال

یہ ہے کہ:

"یہ ایوان وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ ملک کے تمام ٹی وی

چینلز پر زیادتی کا شکار لڑکیوں اور خواتین کے clips بار بار دکھانے پر پابندی عائد

کی جائے تاکہ ان خواتین اور ان کے خاندان کی عزت نفس کو مزید مجروح ہونے

سے بچایا جاسکے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: سپیکر کانفرنس کی روشنی میں وزیر قانون میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن اور جناب قاضی احمد سعید صاحب، ایم پی اے Diplomatic اور Blue Passport کے حوالے سے قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں وہ اپنی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ / قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے سپیکر، ڈپٹی سپیکر کو Diplomatic Passport اور ارکان صوبائی اسمبلی و اسمبلی سیکرٹریٹ کے سینئر افسران کو Blue Passport جاری کرنے کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے سپیکر، ڈپٹی سپیکر کو Diplomatic Passport اور ارکان صوبائی اسمبلی و اسمبلی سیکرٹریٹ کے سینئر افسران کو Blue Passport جاری کرنے کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے سپیکر، ڈپٹی سپیکر کو Diplomatic Passport اور ارکان صوبائی اسمبلی و اسمبلی سیکرٹریٹ کے سینئر افسران کو Blue Passport جاری کرنے کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

قرارداد

وفاقی حکومت سے صوبائی اسمبلیوں کے سپیکر اور ڈپٹی سپیکر کو ڈپلومیٹک پاسپورٹ، ارکان اسمبلی اور اسمبلی کے سینئر افسران کو بلیو پاسپورٹ فوری جاری کرنے کے لئے ضروری اقدامات کا مطالبہ

وزیر آبکاری و محصولات / خزانہ / قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ صوبائی اسمبلیوں کے سپیکر اور ڈپٹی سپیکر صاحبان کو Diplomatic Passport اور ارکان صوبائی اسمبلی اور اسمبلی سیکرٹریٹ کے سینئر افسران کو Blue Passport جاری کرنے کے لئے فی الفور ضروری اقدامات کئے جائیں۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ صوبائی اسمبلیوں کے سپیکر اور ڈپٹی سپیکر صاحبان کو Diplomatic Passport اور ارکان صوبائی اسمبلی اور اسمبلی سیکرٹریٹ کے سینئر افسران کو Blue Passport جاری کرنے کے لئے فی الفور ضروری اقدامات کئے جائیں۔"

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ صوبائی اسمبلیوں کے سپیکر اور ڈپٹی سپیکر صاحبان کو Diplomatic Passport اور ارکان صوبائی اسمبلی اور اسمبلی سیکرٹریٹ کے سینئر افسران کو Blue Passport جاری کرنے کے لئے فی الفور ضروری اقدامات کئے جائیں۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے لہذا اب اجلاس کل بروز بدھ مورخہ 22- اکتوبر 2014 صبح 10:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

192

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 22- اکتوبر 2014

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ ٹرانسپورٹ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

سرکاری کارروائی

مسودہ قانون کا ایوان میں پیش کیا جانا

مسودہ قانون تعلیم القرآن و سیرت انسٹیٹیوٹ پنجاب 2014

ایک وزیر مسودہ قانون تعلیم القرآن و سیرت انسٹیٹیوٹ پنجاب 2014 ایوان میں پیش کریں گے۔

عام بحث

جمہوریت سے متعلقہ قرارداد پر عام بحث

194

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولہویں اسمبلی کا دسواں اجلاس

بدھ، 22- اکتوبر 2014

(یوم الاربعاء، 26- ذی الحج 1435ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11 بج کر 22 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قُلْ صَدَقَ اللَّهُ

فَاتَّبِعُوا مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا ۚ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿۹۵﴾
 إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَكَّةَ مُبَارَكًا وَهُدًى
 لِلْعَالَمِينَ ﴿۹۶﴾ فِيهِ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ مَّقَامُ إِبْرَاهِيمَ ۖ وَمَنْ
 دَخَلَهُ كَانَ آمِنًا ۚ وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ
 اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنِ
 الْعَالَمِينَ ﴿۹۷﴾

سُورَةُ آلِ عِمْرَانَ آيات 95 تا 97

کہہ دو کہ اللہ نے سچ فرمادیا پس دین ابراہیم کی پیروی کرو جو سب سے بے تعلق ہو کر ایک (اللہ) کے ہو رہے تھے اور مشرکوں سے نہ تھے (95) پہلا گھر جو لوگوں (کے عبادت کرنے) کے لئے مقرر کیا گیا تھا وہی ہے جو کے میں ہے بابرکت اور جہاں کے لئے موجب ہدایت (96) اور اس میں کھلی ہوئی نشانیاں ہیں جن میں سے ایک ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ ہے جو شخص اس (مبارک) گھر میں داخل ہو اس نے امن پایا اور لوگوں پر اللہ کا حق (یعنی فرض) ہے کہ جو اس گھر تک جانے کا مقدور رکھے وہ اس کا حج کرے اور جو اس حکم کی تعمیل نہ کرے گا تو اللہ بھی اہل عالم سے بے نیاز ہے (97)

وما علینا الالبلاغ

نعت رسول مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

بلغ العلیٰ بکمالہ کشف الدجیٰ بجمالہ
حسنّت جمیع خصالہ صلو علیہ وآلہ

جے چاہا در پہ بلا لیا

جے چاہا اپنا بنا لیا

یہ بڑے کرم کے ہیں فیصلے

یہ بڑے نصیب کی بات ہے

میں تھا کیا مجھے کیا بنا دیا

مجھے عشق احمد عطا کیا

ہو بھلا حضور کی آل کا

مجھے مرنا جینا سکھا دیا

کیوں نہ اشک بار رہا کروں

کیوں نہ بے قرار رہا کروں

جو قرار آئے نہ بن تیرے

تو تو ہی بتا میں کیا کروں

صلو علیہ وآلہ صلو علیہ وآلہ

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: دیکھیں، جب سپیکر بول رہا ہو تو مہربانی فرمائیں آپ تشریف رکھیں۔ آج کے ایجنڈا پر محکمہ ٹرانسپورٹ سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ جب وقفہ سوالات ختم ہو گا تو اس کے بعد میں آپ کو پوائنٹ آف آرڈر بھی دوں گا۔

اسمبلی اجلاس تاخیر سے شروع کرنے اور قائد حزب اختلاف کے بغیر اجلاس

کی کارروائی چلانے پر جناب سپیکر سے رولنگ کا مطالبہ

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! وقفہ سوالات شروع ہونے سے پہلے میری عرض سن لیں بہت اہمیت کا معاملہ ہے۔ میری درخواست ہے کہ پہلے اس چیز کو under consideration لایا جائے۔ سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ 10:00 بجے کا اجلاس ہے 11:30 پر اجلاس شروع ہوا ہے ڈیڑھ گھنٹہ اس وقت میں سے لیا گیا ہے جس میں ہمیں ہی نہیں بولنے دیا جاتا کیونکہ وقت کی کمی کی ہر تلوار ہمارے اوپر چلائی جاتی ہے۔

جناب سپیکر! آپ چیک کر لیں کہ اپوزیشن یا جتنے بھی ممبران یہاں پر آئے ہیں وہ یہاں پر کس وقت پہنچے تھے اور اجلاس کس وقت شروع کیا گیا ہے۔ آپ ہماری حق تلفی نہیں کر سکتے کہ ساڑھے گیارہ بجے ٹہلتے ٹہلتے پہنچیں، وزیر قانون ابھی بھی چیئرمین ہال کے اندر تشریف نہیں لائے ہیں یہ ہے پہلی بات اور میری اگلی بات یہ ہے کہ قائد حزب اختلاف نے resign دیا ہوا ہے۔ ہمیں آپ کی طرف سے اپوزیشن کی جو باقی پارٹیاں ہیں رولنگ چاہئے کہ اس طرح اسمبلی کا بزنس کیسے چل سکتا ہے یا ان کے resigns قبول کئے جائیں وہ حکومت کا معاملہ ہے یا جناب آپ کی طرف سے ہمیں رولنگ دی جائے کہ قائد حزب اختلاف کی غیر موجودگی میں یہ سارا نظام کیسے چلے گا؟ ہم حکومت کو چوپڑی اور دو دو نہیں کھانے دیں گے۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ میں اس پر رولنگ دے دوں گا۔ اپوزیشن تو موجود ہے آپ اپوزیشن نہیں ہیں؟

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! قائد حزب اختلاف نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں۔ دیکھیں! میری بات سنیں انہوں نے جو استغفہ دیئے ہیں قانون کے مطابق میرے پاس میرے دفتر میں پہنچے اور میں نے انہیں call کیا ہے وہ ابھی تک تشریف نہیں لائے اور پھر اس کے بعد ان کو دوبارہ بھی لیٹر لکھا گیا ہے وہ تشریف نہیں لائے، جب تک وہ آئیں گے نہیں satisfy نہیں کریں گے سپیکر کو کہ آیا threat انہوں نے استغفہ دیئے ہیں یا اپنی مرضی سے دیئے ہیں، میں اس وقت تک کیسے اس کو منظور کر سکتا ہوں؟

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! باقی parties کا کیا قصور ہے؟ اگر یہ آپ کا اور تحریک انصاف کا معاملہ ہے تو اس کے اندر ہم اپوزیشن ہیں اور ہمارا لیڈر آف اپوزیشن نہیں۔ آپ اس کے اوپر رولنگ دے دیں کہ جب تک معاملہ resolve نہیں ہوتا آپ اس کے اوپر ہمیں بتادیں کہ اس طرح سے ہو سکتا ہے۔ جب اجلاس شروع ہوتا ہے تو سپیکر، ڈپٹی سپیکر اور اپوزیشن لیڈر۔۔۔

جناب سپیکر: وہ ضروری نہیں ہے، مہربانی۔ میری طرف سے وہ ممبر ہیں، میرے کاغذات میں لیڈر آف اپوزیشن موجود ہیں۔ اُن کے استغفہ ابھی منظور نہیں ہوئے۔ آپ بولیں جو آپ کہنا چاہتے ہیں۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! کس capacity میں بولیں؟

جناب سپیکر: آپ ممبر کی حیثیت سے بولیں،

You are member of Provincial Assembly of the Punjab

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی آپ کی No point of order آپ کی amendments آئی ہیں ہم اُن پر بھی غور کریں گے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، مجھے اُن کی بات سننے دیں، آپ نے کیا شروع کر دیا؟ مہربانی۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! مجھے اگلی بات بھی کرنے دیں۔

جناب سپیکر: جی، آپ اگلی بات بھی کر لیں۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! آخری بات یہ ہے کہ کل پیپلز پارٹی کے ممبران کے ساتھ حکومت نے commitment کی تھی کہ ایل ڈی اے کی کمیٹی اور جو اُن کی تحریک التوائے کار kill کی گئی

ہے اُس کے اوپر اُن کے جو تحفظات ہیں اُن کی تلافی کی جائے گی۔ انہوں نے یہ کہا ہے کہ جب تک اُن تحفظات کو دور نہیں کیا جائے گا وہ باہر بیٹھے رہیں گے۔ میں نے اُن کا پیغام آپ تک پہنچا دیا ہے اس پر حکومت جو step لینا چاہتی ہے وہ لے لے۔ کل وہ واک آؤٹ کر کے گئے تھے آپ نے ایک وزیر صاحب کو بھیجا تھا وہ آگئے تھے لیکن انہوں نے کہا تھا کہ اس commitment پر جب تک عمل نہیں ہو گا باہر بیٹھنا اُن کا decision ہے۔ میں نے آپ کو یہ convey کر دیا ہے اب اس پر آپ فیصلہ لے لیں۔

جناب سپیکر: اب میں اُن سے گزارش کروں گا کہ میں جب office میں بیٹھوں تو وہ ضرور وہاں تشریف لائیں، ان کے جو grievances ہوں گے وہ دور کئے جائیں گے لیکن ایوان میں ان کو آنا چاہئے، میرے خیال میں واک آؤٹ تو نہیں کیا، انہوں نے واک آؤٹ کیا ہوا ہے؟

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! میں اُن کا نمائندہ نہیں ہوں۔ میں نے اُن کا پیغام آپ تک پہنچا دیا ہے۔

جناب سپیکر: آپ اپوزیشن کے نمائندے ہیں اور کیا ہے؟

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! قائد حزب اختلاف کہاں ہیں؟

جناب سپیکر: قائد حزب اختلاف سے جا کر پوچھیں، آپ کہاں ہیں؟

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! حکومت کیوں نہیں پوچھتی؟

جناب سپیکر: مجھے کیوں پوچھتے ہیں؟ میرے کاغذوں میں تو وہ موجود ہیں۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! آپ اس ایوان کے Custodian ہیں۔

جناب سپیکر: رولز کے مطابق ابھی تک وہ member of the House ہیں، قائد حزب اختلاف

موجود ہیں۔ جی، now، Lets proceed further now، مہربانی آپ کی۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! قائد حزب اختلاف نہیں ہیں؟

جناب سپیکر: It is not necessary: میں اُن کو زبردستی لاسکتا ہوں؟

Is it possible? میں تو اُن کو ہر روز کہتا ہوں کہ تشریف لائیں۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! تو آپ قائد حزب اختلاف کو کیوں نہیں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ اپنے لیڈر کو لے کر آئیں، مجھے کیا کہہ رہے ہیں؟ آپ کا لیڈر ہے۔۔۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! میرا لیڈر نہیں ہے۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی، قائد حزب اختلاف ہیں you are in opposition یہ آپ کا مشترکہ ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! اجلاس 11:30 پر شروع نہیں ہوا۔ یہ سردار وقاص حسن مؤکل صاحب نے درست بیان نہیں فرمایا۔ 11:30 پر تو انہوں نے پوائنٹ آف آرڈر پر بات کی ہے اُس سے پہلے نعت رسول مقبول ﷺ ہوئی۔

سوالات

(محکمہ ٹرانسپورٹ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: چلیں، کوئی بات نہیں، اسے چھوڑ دیں، بس ٹھیک ہے۔ میرے خیال میں ہم سب کو ٹائم کی پابندی کرنی چاہئے اس میں برائی کی کیا بات ہے۔ اب وقفہ سوالات شروع کرتے ہیں۔ پہلا سوال نمبر 436 جناب ظہیر الدین خان علیزئی صاحب کا ہے جن کی membership suspend ہے لہذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 437 بھی جناب ظہیر الدین خان علیزئی صاحب کا ہے اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 463 ڈاکٹر مراد اس صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: میں آپ کو منع کرتا ہوں؟ It is the property of this House. You are allowed to do it, if you want to do dispose of

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! ڈاکٹر مراد اس کا سوال ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، اب وہ سوال dispose of ہو گیا ہے۔ آپ بولے نہیں ہیں۔ جی، اگلا سوال سردار وقاص حسن مؤکل صاحب کا ہے،

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! سوال نمبر 466 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع قصور: اولڈ سٹیزن اور معذور افراد کے لئے رعایتی کارڈ جاری کرنے کی تفصیلات

*466: سردار وقاص حسن مؤکل: کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا حکومت ضلع قصور کے اولڈ سٹیزن اور معذور افراد کے لئے اربن ٹرانسپورٹ پر سفر کرنے کے لئے رعایتی کارڈ جاری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ب) کیا حکومت طلباء و طالبات کے لئے بھی تمام کیٹیگری کی ٹرانسپورٹ میں سفر کے لئے سٹوڈنٹ کارڈ جیسا کہ پہلے جاری کئے گئے تھے، جاری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان):

(الف) فی الحال گورنمنٹ ایسا کوئی ارادہ نہ رکھتی ہے۔

(ب) فی الحال گورنمنٹ ایسا کوئی ارادہ نہ رکھتی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ انہوں نے اس سوال کے جواب

میں لکھا ہوا ہے کہ "گورنمنٹ کسی قسم کا کوئی student card اور نہ ہی کوئی رعایتی کارڈ دینے کا ارادہ

رکھتی ہے۔" میرا سوال یہی ہے کہ policies میں discrepancy کیوں ہے؟ میٹرو بس سروس پر

20 روپے سبسڈی ہے تو یہ بے چارے اس کے اندر کیوں نہ لکھے گئے ہیں اور معذور افراد اور جو

students ہیں تو ان کو کیوں اس چیز کے اندر include نہیں کیا جا رہا؟ پالیسی یا تو uniform ہو، پورے

پنجاب میں کہیں پر بھی کسی ایک روپے کی بھی کسی کو آپ سبسڈی نہ دیں تو بات سمجھ میں آتی ہے۔ یہ کیا

کہ آدھا تیز آدھا بیٹر لاہور میں سبسڈی ہے اور باقی اگر قصور ضلع ہے یا معذور افراد ہیں یا نادار ہیں یا

students ہیں تو ان کے لئے نہیں ہے تو اس پر وزیر موصوف موجودہ policies پر اپنے point of

view سے ہمیں آگاہ کریں تاکہ ہمیں پتا چلے کہ اس پر پنجاب ٹرانسپورٹ پالیسی کیا کہتی ہے؟

جناب سپیکر: جی، بتائیں انہوں نے جو ضمنی سوال کیا ہے اس کا جواب دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر!

میرے بھائی نے جو بات کی ہے وہ میں مانتا ہوں لیکن فی الحال گورنمنٹ ایسا کوئی ارادہ نہ رکھتی ہے۔ ان

کے سوال کے دو جز ہیں ایک (الف) اور دوسرا (ب) انہوں نے جو بات کی ہے میں انشاء اللہ تعالیٰ

ڈیپارٹمنٹ سے بات کر کے آپ کو بتاؤں گا لیکن حکومت فی الحال ایسا کوئی ارادہ نہیں رکھتی۔ رعایتی کارڈ صرف ان جگہوں پر دیئے جاتے ہیں جہاں حکومت نے سبسڈی کے لئے بسیں چلائی ہیں۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! انہوں نے جو بات پوچھی ہے وہ جواب دیں آپ نے وہ جواب نہیں دیا۔ انہوں نے پوچھا ہے کہ discrepancy کیوں ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! میں نے عرض کیا ہے کہ فی الحال رعایتی کارڈ صرف اس جگہ پر دیئے جا رہے ہیں جہاں پر حکومت سبسڈی دیتی ہے اور انہوں نے جو قصور کا پوچھا ہے تو وہاں پر ایسا کوئی منصوبہ نہیں ہے، جب وہ آئے گا تو انشاء اللہ تعالیٰ ان کو بھی کارڈ مل جائیں گے۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! انہوں نے میرا سوال شاید سمجھا نہیں ہے یا میں سمجھا نہیں سکا۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ پالیسی کیا کہتی ہے کہ سبسڈی کس بنیاد پر دی جائے، میٹرولس سروس میں کیوں دی گئی؟ میں ساتھ یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ کوئی سیاسی سوال نہیں ہے بلکہ بڑا سیدھا سادہ سامعہ پبلک کا سوال ہے کہ ٹرانسپورٹ کا محکمہ ادھر سبسڈی کیوں دے رہا ہے اور باقی جگہوں پر کیوں نہیں دے رہا؟ میرا سوال policy level کا ہے جواب تو میں نے پڑھ لیا ہے اس کی ضرورت نہیں ہے بلکہ یہ میرے سیدھے سادے سوال کا سیدھا سیدھا جواب دیں۔ اگر ان کے پاس جواب نہیں ہے تو بتادیں کہ ہمارے پاس جواب نہیں ہے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اطمینان سے کھڑے ہو کر ان کی بات کا جواب دیجئے گا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! انہوں نے نیا سوال کیا ہے لیکن یہ بات میں already کر چکا ہوں کہ جہاں پر سبسڈی ہے وہاں پر کارڈ ہے۔ انہوں نے یہ بات کی ہے اور میں نے واضح کر دیا ہے۔ انہوں نے جو پوچھا ہے وہ میں تفصیل سے بتا رہا ہوں لیکن ابھی جو وہاں پر ٹرانسپورٹ بس چل رہی ہے، وہاں پر لوگ afford نہیں کر سکتے۔ صرف قصور ہی نہیں بلکہ پورے پنجاب میں چیک کریں وہاں پر جو پرائیویٹ ٹرانسپورٹ چل رہی ہے تاکہ وہاں پر کوئی لڑائی جھگڑا وغیرہ نہ ہو اس لئے وہاں پر کارڈ جاری نہیں ہو سکتا۔ جب یہاں قصور میں سبسڈی کے حوالے سے ٹرانسپورٹ چلے گی تو انشاء اللہ تعالیٰ کارڈ بھی جاری ہو جائیں گے۔

جناب سپیکر: شیر علی خان صاحب! آپ ذرا تشریف لے جائیں میرے خیال میں باہر لابی میں سردار شہاب الدین خان صاحب بیٹھے ہوئے ہیں وہ پیپلز پارٹی کے ہمارے ساتھی ہیں اور کسی بات سے تھوڑا سا ناراض ہیں۔ میں ان کی ناراضگی اپنے آفس میں بیٹھ کر ضرور دور کروں گا ان کو کہیں کہ ایوان میں تشریف لے آئیں۔

(اس مرحلہ پر وزیر کان کنی و معدنیات جناب شیر علی خان سردار شہاب الدین خان

کو منانے کے لئے ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! آپ کا تعلق ضلع قصور سے ہے؟

جناب سپیکر: میرا تعلق؟

سردار وقاص حسن مؤکل: جی۔

جناب سپیکر: جی، ہاں۔ فرمائیں میرے لئے کیا حکم ہے؟

سردار وقاص حسن مؤکل: پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے ایک سوال ہے چونکہ یہ ضلع قصور سے متعلق تھا اس لئے میں نے آپ کو بھی اس میں include کیا ہے۔ انہوں نے ارشاد فرمایا ہے کہ ضلع قصور کے اندر پرائیویٹ بسیں چل رہی ہیں تو کیا Busco service پرائیویٹ ہے؟

جناب سپیکر: کون سی؟

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! Busco Service جو آپ کی طرف جاتی ہے، چونیاں جاتی ہے، قصور جاتی ہے، الہ آباد جاتی ہے اور کنگن پور تک بھی جاتی ہے۔ ان سے پوچھیں کہ کس وقت حکومت اپنا طریق کار بدلے گی؟ اگر ان کو پالیسی کا نہیں پتا تو میں تو کچھ نہیں کہہ سکتا لیکن وہ بات تو ٹھیک کریں۔ کون سی private service بھلا private services کی سبڈی میں کیوں پوچھوں گا؟ میرا تو اپنا پرائیویٹ کام ہے تو میں ان کو کہوں گا کہ حکومت سبڈی دے۔ سرکاری transportation پر سبڈی کی بات ہو رہی ہے اور وہ آگے سے کہہ رہے ہیں کہ یہ private services ہیں۔

جناب سپیکر: جی، بتادیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! یہاں پر اربن ٹرانسپورٹ ہے۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! گیلری سے پرچیاں آرہی ہیں آپ ان سے کہیں کہ میں پانچ منٹ دیتا ہوں تاکہ سیکرٹری ٹرانسپورٹ ان کو تفصیل سے بتادیں کہ انہوں نے کیا جواب دینا ہے، یہ جواب تو ٹھیک دیں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! ہماں پراربن ٹرانسپورٹ ہے اور پانچ بڑے شہروں میں اربن ٹرانسپورٹ ہے جہاں پر سبسڈی بھی دی جا رہی ہے اور وہاں پر یہ رعایتی کارڈ بھی جاری ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ ذرا مائیک سے تھوڑا پیچھے ہٹ جائیں تاکہ مجھے بھی سمجھ آئے، مجھے سمجھ نہیں آرہی تھی۔ اطمینان سے کھڑے ہو کر بات کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! میں نے عرض کیا ہے کہ جہاں پر اربن ٹرانسپورٹ ہے وہاں پر سبسڈی بھی دی جا رہی ہے اور وہاں پر یہ کارڈ بھی جاری کئے جا سکتے ہیں۔ انہوں نے اسی حوالے سے قصور کی بات کی ہے تو وہاں پر اربن ٹرانسپورٹ ہے اور نہ ہی کوئی سبسڈی والا معاملہ ہے۔

جناب سپیکر: سردار صاحب! آپ اگلا ضمنی سوال کریں۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! مجھے ابھی پچھلے سوال کا جواب نہیں ملا میں اگلا ضمنی سوال کیا پوچھوں؟ میرا سوال صرف اتنا تھا کہ گورنمنٹ نے discrepancy کیوں رکھی ہوئی ہے اور کس پالیسی کے تحت رکھی ہے؟ یہ کوئی گورنمنٹ کا official letter دکھادیں، کسی چیز کا حوالہ دے دیں یا پھر یہ admit کر لیں کہ ایک جگہ تو یہ سہولت ہے باقی پورے صوبے میں نہیں ہے کیونکہ وہ پنجاب کے رہنے والے نہیں ہیں اور وہ مستحق نہیں ہیں تو میں مان لیتا ہوں۔ ابھی تک میرے پہلے سوال کا جواب نہیں آیا اور آپ مجھے اگلا ضمنی سوال کا کہہ رہے ہیں یا پھر یہ یوں کہیں کہ ہماری کوئی پالیسی نہیں ہے ہم نے اپنی مرضی سے جہاں ہمارا دل کیا وہاں سبسڈی دے دی اور جہاں دل نہیں کیا وہاں نہیں دی۔ (شور و غل)

MR SPEAKER: Order please, order in the House.

بات کی سمجھ نہیں آرہی۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ ذرا آرام آرام سے ان کو سمجھادیں۔ یہ مطمئن نہیں ہیں۔ آپ انہیں دوبارہ اچھی طرح سے سمجھادیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! گورنمنٹ اس پر plan کر رہی ہے انشاء اللہ تعالیٰ جب plan مکمل ہو جائے گا تو ان کو بتا دیا جائے گا۔
جناب سپیکر: وہ کہہ رہے ہیں کہ گورنمنٹ planning کر رہی ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر سردار شہاب الدین خان واک آؤٹ ختم

کر کے ایوان میں واپس تشریف لے آئے)

Thank you very much. Welcome جی، سردار وقاص صاحب! آپ کا ضمنی سوال ہے۔
سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! یہ پانچ سالہ یا پچیس سالہ منصوبہ ہے اگر اس کا ہمیں کوئی time frame بتادیں تو میں اس کو صدق دل سے قبول کر لوں گا۔ کیا اب تک حکومت صحیح نہیں تھی، پبلک ٹرانسپورٹ کب سے شروع ہوئی ہے؟ جب سے پاکستان قیام میں آیا ہے اس وقت سے کوئی نہ کوئی، کسی نہ کسی طریقے سے تو پبلک ٹرانسپورٹ چل رہی ہے اور 2014 کو یہ کہہ رہے ہیں کہ حکومت سوچ رہی ہے۔ جب میں نے سوال کیا تو ان کو خیال آگیا۔ ہمیں ٹائم دے دیں کہ کب تک حکومت یہ پالیسی بنالے گی؟

جناب سپیکر: جی، بتادیں کہ حکومت کب تک یہ پالیسی بنالے گی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! ربن ٹرانسپورٹ کے حوالے سے پانچ بڑے شہر ہیں جہاں پر ربن ٹرانسپورٹ چل رہی ہے۔ وہاں پر پالیسی تو ہے لیکن یہ جو قصور کی بات کر رہے ہیں ابھی انٹر سٹی پالیسی بڑے شہروں میں open کی ہوئی ہے انشاء اللہ چھوٹے شہروں میں بھی ہم رسائی کریں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: چلیں، وہ مطمئن ہو گئے ہیں آپ کی مہربانی۔ اگلا سوال نمبر 533 محترمہ عائشہ جاوید صاحبہ کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 537 بھی محترمہ عائشہ جاوید صاحبہ کا ہے۔۔۔ اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 775 محترمہ راحیلہ انور صاحبہ کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتیں اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 875 میاں محمود الرشید صاحب کا ہے ان کی ممبر شپ suspend ہے یہ سوال pending کیا جاتا ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں ان کے behalf پر ہوں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ اگلا سوال نمبر 1026 ملک تیمور مسعود صاحب کا ہے۔۔۔ ان کی بھی ممبر شپ suspend ہے اس لئے اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1027 بھی ملک تیمور مسعود صاحب کا ہے۔۔۔ اس لئے اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1035 جناب آصف محمود صاحب کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے اس لئے اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1036 بھی جناب آصف محمود صاحب کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے اس لئے اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1040 شیخ علاؤ الدین صاحب کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے اس لئے اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! On his behalf

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ کیا کر رہے ہیں، کچھ تھوڑا سا خیال کریں؟

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! آپ ہی میرا خیال نہیں کرتے، میں تو آپ کا بہت خیال کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 1041 بھی شیخ علاؤ الدین صاحب کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1219 ڈاکٹر مراد راس صاحب کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1423 راحیلہ خادم حسین صاحبہ کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال بھی محترمہ راحیلہ خادم حسین صاحبہ کا ہے۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! میں آگئی ہوں۔

جناب سپیکر: وہ تشریف لے آئی ہیں۔ آپ کا پہلا سوال dispose of ہو گیا ہے۔ یہ دوسرا سوال ہے۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! مہربانی کریں اس سوال کو بھی entertain کر لیں۔

جناب سپیکر: نہیں، وہ جا چکا ہے۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1424 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع لاہور: شمالی لاہور میں چلنے والی بسوں اور ویکنوں کی تفصیلات

*1424: محترمہ راحیلہ خادم حسین: کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) شمالی لاہور میں کتنے روٹس پرویگنیں اور کتنے روٹس پر بسیں چل رہی ہیں الگ الگ تفصیل سے اس ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ شمالی لاہور میں ایک پرائیویٹ کمپنی کو نوازنے کے لئے عرصہ دراز سے ویگنیں بند کر دی گئی ہیں؟

(ج) شمالی لاہور میں چلنے والی ویگنوں کی تعداد کتنی ہے نیز ہر روٹس کی الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان):

(الف) شمالی لاہور میں اس وقت سات روٹس پرویگنیں چل رہی ہیں اور اسی طرح 8 روٹوں پر بسیں اور مزدے / منی بسیں چلائی جا رہی ہیں۔

(ب) یہ درست نہ ہے کہ کسی بھی پرائیویٹ کمپنی کو نوازنے کے لئے ویگنوں کے روٹس بند کئے گئے۔ لاہور شہر میں عوام الناس کو سفری سہولیات کے پیش نظر 2006 میں حکومت پنجاب نے ٹرانسپورٹ ماہرین کے زیر نگرانی لاہور شہر کا سروے کروایا گیا جس میں ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی کے ٹرانسپورٹ اور اربن پلاننگ کے ماہرین شامل تھے۔ اس جامع سٹڈی کے مطابق پنجاب گزٹ 2006 مرتب کیا گیا۔ پنجاب گزٹ 2006 کے مطابق لاہور شہر کے تمام روٹس کا بغور جائزہ لیا گیا جس میں ویگنوں اور بسوں کے روٹس کو حتمی شکل دی گئی جو کہ منظوری کے بعد لاگو کر دیا گیا۔ شہر لاہور بشمول شمالی لاہور کے لئے چلنے والے تمام روٹس (بس، ویگن) اسی جامع سٹڈی کے مطابق چلائے جا رہے ہیں اس لئے یہ کہنا درست نہ ہے کہ کسی پرائیویٹ کمپنی کو نوازنے کے لئے ویگنوں کے روٹس کو بند کیا گیا۔

(ج) شمالی لاہور کی طرف جانے والے مختلف روٹس پر چلنے والی بسوں اور مزدوروں کی تعداد ذیل میں تفصیلاً بیان کی جا رہی ہے۔

59	=	روٹ نمبر 108 (جنرل بس سٹینڈ تاہیر پنڈ برستہ گڑھی شاہو، دھر پورہ)
18	=	روٹ نمبر 111 (ریلوے سٹیشن تا بیگوال برستہ اک مور یہ، داتا نگر، اعظم پارک)
0	=	روٹ نمبر 119 (اک مور یہ ٹیل، کوپ سنور، مغلپورہ)
		مذکورہ روٹ نمبر 119 بوجہ غیر قانونی چنگ چی رکشاویگن مالکان نے چلانا بند کر دیا۔
23	=	روٹ نمبر 128 (بھائی گیٹ تا گجر پورہ سکیم)
0	=	روٹ نمبر 129 (بھائی گیٹ تا چاند سکیم)
		مذکورہ روٹ نمبر 129 بوجہ غیر قانونی چنگ چی رکشاویگن مالکان نے چلانا بند کر دیا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! میرا کوئی ضمنی سوال نہیں ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 1627 ڈاکٹر نو شین حامد صاحبہ کی طرف سے ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2190 ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کا ہے اور ان کی request آئی ہے لہذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال میاں طارق محمود صاحب کی طرف سے ہے، میاں صاحب! سوال نمبر بولنے گا۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر 2288 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع گجرات: بس اور ویگن سٹینڈز کی تعداد دو دیگر تفصیلات

*2288: میاں طارق محمود: کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گجرات میں کل کتنے بس اور ویگن سٹینڈز ہیں اور ان میں منظور شدہ بس سٹینڈز کتنے ہیں؟

(ب) ان سٹینڈز پر عوام کے لئے کیا سہولیات فراہم کی گئی ہیں؟

(ج) گزشتہ دو سالوں کے دوران ضلع گجرات میں بسوں / ویگنوں کے اڈوں سے کل کتنی آمدن ہوئی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان):

(الف) ضلع گجرات میں کل 16 ویگن / بس سٹینڈز ہیں اور یہ تمام سٹینڈز منظور شدہ ہیں۔

(ب) موٹر ویکلز رولز 1969 کی شق 256 کے تحت مسافروں کے لئے تمام سہولیات مہیا کی گئی ہیں۔ ان تمام سٹینڈز کا وقتاً فوقتاً دورہ کیا جاتا ہے اور تمام بنیادی سہولیات کی فراہمی کو یقینی بنایا جاتا ہے جیسا کہ مسافروں کے لئے ٹھنڈے پانی کے کولر، اچھے صاف ستھرے ٹائلڈ اور بیٹھنے کے لئے خواتین و حضرات کے لئے الگ الگ ویٹنگ رومز نیز ڈینگی سے بچاؤ کے لئے حکومت کی ہدایات کے مطابق سپرے کروائے گئے اور حفاظتی تدابیر کا شعور اُجاگر کرنے کے لئے میگزینز فلکس وغیرہ آویزاں کروائے گئے ہیں۔

(ج) تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن (ایم ٹی اے) گجرات کو گزشتہ دو سالوں میں بس سٹینڈ لاری اڈا کی نیلامی سے۔ /15,400,000 روپے کی آمدن ہوئی جبکہ وگن سٹینڈز کی دو سال کی آمدن /312,000 روپے رہی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (ب) کے جواب میں لکھا ہوا ہے کہ موٹر وہیکلز رولز 1969 کی شق 256 کے تحت مسافروں کے لئے تمام سہولیات مہیا کی گئی ہیں۔ ان تمام سٹینڈز کا وقتاً فوقتاً دورہ کیا جاتا ہے اور تمام بنیادی سہولیات کی فراہمی کو یقینی بنایا جاتا ہے جیسا کہ مسافروں کے لئے ٹھنڈے پانی کے کولر، اچھے صاف ستھرے ٹائلٹ اور بیٹھنے کے لئے خواتین و حضرات کے لئے الگ الگ ویٹنگ رومز نیز ڈینگی سے بچاؤ کے لئے حکومت کی ہدایات کے مطابق سپرے کروائے گئے ہیں اور حفاظتی تدابیر کا شعور اجاگر کرنے کے لئے بیزر فلکس وغیرہ آویزاں کروائے گئے ہیں۔

جناب سپیکر: مجھے تو آپ کہہ رہے تھے کہ اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کر لیا جائے اور آپ اس کو خود سے پڑھ رہے ہیں؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ جو جز (ب) میں جواب دیا گیا ہے یہ درست ہے اور کیا یہ ساری سہولتیں وہاں پر موجود ہیں؟

جناب سپیکر: وہ یہ پوچھ رہے ہیں کہ جز (ب) میں جو جواب دیا گیا ہے کیا یہ درست ہے؟ پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! یہ جواب جو لکھا ہوا ہے یہ درست ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ جو سوال ہم لاتے ہیں تو وہ عوامی فلاح و بہبود اور مفاد کے لئے لاتے ہیں۔ بسوں اور وگنوں کے اڈوں کا standard آپ جانتے ہیں، میں جانتا ہوں اور سارا ایوان بھی جانتا ہے کہ کیا ہے۔ یہ مفاد عامہ کا مسئلہ ہے مجھے صرف پورے ضلع گجرات میں سولہ سٹینڈ بتائے ہیں اور ان میں ایک بھی سٹینڈ ان سہولتوں کے مطابق ہے تو اس کا visit کر لیں اور دیکھ لیں۔ یہ انتہائی اہم مسئلہ ہے میں سمجھتا ہوں کہ اگر کہہ دیا جائے کہ کہیں بھی کوئی اڈا standard کے مطابق ہے تو بالکل مان لیا جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، انہوں نے تو کہہ دیا ہے آپ بتائیں کیونکہ آپ ضمنی سوال کر رہے ہیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ صرف ایک اڈا بتادیں جو standard کے مطابق ہے؟

جناب سپیکر: انہوں نے تو سولہ اڈوں کا بتایا ہے اور آپ ایک کی بات کر رہے ہیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں یہ گزارش کر رہا ہوں کہ کیا ایک بھی standard کے مطابق ہے؟

جناب سپیکر: جی، یہ آپ کو چیلنج کر رہے ہیں، آپ اس کے بارے میں کیا کہیں گے بتائیں؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! جب سہولتیں وہاں پر نہ ہوں تو چیلنج کرنا پڑتا ہے۔ یہ بتادیں کہ انہوں نے گجرات میں کوئی ایک ایسا اڈا بنایا ہوا ہے؟

جناب سپیکر: نہیں، میاں صاحب! میری بات سنیں۔ انہوں نے جن کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ ان تمام میں یہ سہولیات موجود ہیں۔ آپ کوئی نشاندہی کریں کہ کون سا ایسا اڈا ہے جس میں یہ سہولتیں نہیں ہیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں یہ کہتا ہوں کہ کھاریاں جی ٹی روڈ کے ساتھ ایک بس سٹینڈ ہے، سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ انہوں نے تفصیل ہی نہیں دی کہ اگر سولہ اڈے منظور شدہ ہیں تو وہ کون کون سے ہیں اور یہ انہیں دینی چاہئے تھی۔ اس کے بعد میں صرف یہ کہتا ہوں کہ کھاریاں جی ٹی روڈ پر ہے، لالہ موسیٰ جی ٹی روڈ پر ہے ان پر کوئی سہولتیں نہیں ہیں، ان سہولتوں کے لئے محکمہ ٹرانسپورٹ کیا کچھ کرنا چاہتا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! جس طرح میرے بھائی بات کر رہے ہیں میں نے پچھلے ماہ تین شہروں کا visit کیا جن میں راولپنڈی کا اڈا پیرودھائی شامل ہے، فیصل آباد اور گوجرانوالہ بھی شامل ہیں۔ میرے بھائی نے بات کی ہے میں ان کے ساتھ ہوں اور اکٹھے چل کر اس کو چیک کر لیتے ہیں اور اگر وہاں پر کوئی کمی بیشی ہے تو اس کو مل کر دور کیا جائے گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

اگر وہاں پر ثابت ہوا کہ کوئی سہولت نہیں ہے تو وہاں جو لوگ ذمہ دار ہوں گے ان کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔ میں اپنے بھائی کو یقین دلاتا ہوں کہ میرے ساتھ چلیں کیونکہ میرا متعلقہ ڈویژن بھی گوجرانوالہ ہے اور یہ میرے بھائی گجرات کے رہنے والے ہیں ان کے ساتھ جا کر چیک کر لیتے ہیں اور اگر کوئی معاملہ ہو گا تو حل کر دیں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: بہت شکریہ

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! بڑی اچھی بات ہے، ان کے ساتھ سیکرٹری ٹرانسپورٹ بھی ہوں اور وہ اڈے ضرور چیک کریں۔ مجھے بھی ساتھ لیں تو میں بھی ان کے ساتھ ہوں گا اور ان میں جو کوتاہیاں ہیں ان کو ٹھیک کرنے کی ضرورت ہے وہ کریں۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے on the floor of the House جو کہا ہے مجھے ان کی بات سے اتفاق ہے۔ یہ بتادیں کہ یہ کب جائیں گے یا کتنے عرصے کے اندر اندر جائیں گے؟

جناب سپیکر: میرے خیال میں اب محرم کے بعد ہی جائیں گے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! ایک مہینہ وقت کافی ہے، اگر یہ سیکرٹری ٹرانسپورٹ اور پارلیمانی سیکرٹری صاحب ان اڈوں کا visit کریں گے۔۔۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! دسویں محرم کے بعد پروگرام رکھ لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! موصوف خود ٹائم دے دیں، میں خود اسی ٹائم پر پہنچ جاؤں گا۔

جناب سپیکر: جی، ان کو بتادیں اور آپس میں coordinate کر لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! اجلاس کے بعد آپ مجھے ٹائم دے دیں۔۔۔

میاں طارق محمود: آپ کی تو بات نہیں ہے، آپ کی اور میری کون سنتا ہے، سیکرٹری ٹرانسپورٹ ہوں گے پھر بات ہوگی۔

جناب سپیکر: آپ اپنا tour programme بتادیں یا ان کو telephonic message دے دیں کہ فلاں تاریخ کو میں آپ کے ساتھ جانا چاہتا ہوں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! اجلاس کے بعد ان کو بتا دیتے ہیں۔ سیکرٹری ٹرانسپورٹ بھی ہوں گے اور میں بھی ہوں گا۔

جناب سپیکر: چلیں! ٹھیک ہے آپ کی مرضی ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میرا اس میں آخری ضمنی سوال یہ ہے کہ جن اڈوں پر سہولتیں نہیں ہیں اور غلط طریقے سے بنے ہوئے ہیں کیا ان کے خلاف ایکشن لیں گے؟

جناب سپیکر: جی، انہوں نے یہ کہہ دیا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، میاں صاحب کی بات ذرا غور سے سنیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! پہلے تو میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے شفقت اور مروت فرمائی۔

جناب سپیکر: نہیں۔ شکریہ کی بات نہیں ہے، آپ کا حق ہے اور آپ اپنا حق استعمال کریں۔ میں کچھ نہیں کہتا۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! حق تو میرا اس وقت بھی تھا میں ریکارڈ کو درست کرنا چاہتا تھا۔

جناب سپیکر: جی، آپ ضمنی سوال پر آئیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! سوال نمبر 2288 کا جز (ب) میں جو بیان کیا گیا ہے کہ تمام بنیادی سہولتوں کی فراہمی، ٹھنڈے پانی کے کولر، اچھے صاف ستھرے ٹائلٹ اور بیٹھنے کے لئے خواتین و حضرات کے لئے الگ الگ ویٹنگ رومز نیز ڈینگی سے بچاؤ کے لئے حکومت کی ہدایات کے مطابق سپرے کروائے گئے یہ بڑی ایک آئیڈیل صورت حال ہے اور یہ آئیڈیل صورت حال پاکستان بھر میں کوئی ایسا بس سٹینڈ نہیں ہے جہاں پر یہ سہولیات میسر ہوں۔

خوشی سے مرنے جاتے جو اعتبار ہوتا

شکریہ

جناب سپیکر: یہ کیا ضمنی سوال بنا؟ یہ کوئی ضمنی سوال نہیں بنتا۔ اگلا سوال چودھری محمد اشرف صاحب

کی طرف سے ہے۔ چودھری محمد اشرف صاحب سوال نمبر بولے گا۔

چودھری محمد اشرف: جناب سپیکر! سوال نمبر 2291 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گجرات: بسوں اور ویگنوں کے روٹس و دیگر تفصیلات

*2291: چودھری محمد اشرف: کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گجرات سے کتنے روٹس پر بسیں چلتی ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ گجرات سے چلنے والی بسیں اور ویگنیں اوور چارجنگ کر رہی ہیں، نیز مسافروں کو سٹاپ ٹو سٹاپ اتارا اور بیٹھایا نہیں جا رہا جس سے سواروں کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے؟

(ج) مذکورہ مسئلہ کو حل کرنے کے لئے محکمہ کوئی مثبت اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان):

(الف) ضلع گجرات میں کل دس روٹوں پر بسیں چلتی ہیں اور ان کے منظور شدہ روٹس مندرجہ ذیل

ہیں:

گجرات تا ہیدمرالہ	بس / ویگن
گجرات تا اعوان شریف	بس
گجرات تا جلا پور جٹاں	بس / ویگن
گجرات تا کڑیا نوالہ	بس / ویگن
گجرات تا چیمب براستہ ٹانڈہ	بس
گجرات تا منڈی، ماؤ الدین براستہ منگوال	بس / ویگن
کھاریاں تا کوٹلار ب علی خان براستہ گلیانہ / صبور	بس
کھاریاں تا جلا پور جٹاں براستہ گلیانہ	بس
سرائے عالمگیر تا بولانی	بس
سرائے عالمگیر تا میرپور	بس

(ب) اوور چارجنگ کے سلسلے میں مسلسل ایکشن لیا جاتا ہے جبکہ ٹرانسپورٹرز پٹرول / ڈیزل

کی قیمتوں میں کمی بیشی کا بہانہ بنا کر اوور چارجنگ کرتے ہیں اور چارجنگ کی مد میں سیکرٹری ڈی آر ٹی اے گجرات نے جو چالان اور جرمانے کئے ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

ماہ	ٹوٹل چالان	کل جرمانہ
ستمبر	56	28,200
اکتوبر	68	49,300
نومبر	49	38,400

نیز یہ کہ مسافروں کو سٹاپ ٹو سٹاپ اتارایا بیٹھایا نہیں جاتا اس سلسلہ میں کسی طرح کی کوئی شکایت موصول نہ ہوئی ہے محکمہ کا عملہ ہمہ وقت تیار رہتا ہے جہاں سے بھی شکایت ملتی ہے فوری ایکشن لیا جاتا ہے۔

(ج) جیسا کہ جز (ب) میں کی گئی کارروائی کی تفصیل دی گئی ہے اسی طرح کے مثبت اقدامات محکمہ کی طرف سے مستقبل میں بھی جاری رکھے جائیں گے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری محمد اشرف: جناب سپیکر! سوال کے جز (ب) کے جواب میں لکھا ہوا ہے کہ overcharging کے نتیجے میں مسلسل ایکشن لیا جاتا ہے جبکہ ٹرانسپورٹرز، پیٹرول و ڈیزل کی قیمتوں میں کمی پیشی کا بہانا بنا کر overcharging کرتے ہیں اور overcharging کی مد میں سیکرٹری آر ٹی اے گجرات نے چالان و جرمانے کئے ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے تو میری گزارش یہ ہے کہ ایک تو یہ جرمانے بہت کم ہیں، اتنے عرصے میں اتنے جرمانے کرنا کسی صورت بھی ٹھیک نہیں ہیں جس طرح ہر وقت ٹرانسپورٹ غلط طریقے سے استعمال کی جا رہی ہے اور لوگوں کو کھچا کھچ بھر کر سوار یوں کو تنگ کر کے ٹرانسپورٹ چلا رہی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ ضمنی سوال کریں پھر میں ان سے پوچھوں کہ اس کا آپ جواب دیں۔

چودھری محمد اشرف: جناب سپیکر! میں یہ پوچھتا ہوں کہ overcharging کا بہانا کیا ہے، یہ کیوں بہانا کیا جاتا ہے، یہ کس کا کام ہے اور وہ اپنے معاملات کے بارے میں بتائیں کہ ایسا کیوں ہے؟ اس میں بہانے وغیرہ تو نہیں چلنے چاہئیں۔ کبھی پیٹرول، گیس، ڈیزل نہ ہونے کا بہانا بنا کر، یہ بہانے کس لئے ہیں؟ جناب سپیکر: مجھے سمجھ نہیں آئی تو وہ آپ کو کیا بتائیں گے۔ میں ان سے کیا پوچھوں؟

چودھری محمد اشرف: جناب سپیکر! میرا سوال ہے کہ overcharging کیوں ہوتی ہے؟

جناب سپیکر: آپ کوئی particular case بتائیں تو میں ان سے پوچھوں کہ آپ نے کیوں اس پر notice نہیں لیا۔

چودھری محمد اشرف: جناب سپیکر! روزانہ گجرات میں overcharging ہوتی ہے کوئی ایک جگہ ہو تو بتاؤں۔

جناب سپیکر: ویسے یہ ضمنی سوال تو نہیں بنتا، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ کی مرضی ہے اگر آپ جواب دینا چاہتے ہیں تو دے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! سوال میں پوچھا گیا ہے کہ مسافروں کو ٹھاپ ٹھاپ اتارایا بٹھایا نہیں جاتا، اس سلسلہ میں کسی طرح کی شکایت موصول نہ ہوئی ہے محکمہ کا عملہ ہر وقت تیار رہتا ہے جہاں سے بھی کوئی شکایت موصول ہوتی ہے فوری طور پر ایکشن لیا جاتا ہے۔ اگر میرے بھائی کو کوئی شکایت ہے تو اس کو بھی چیک کر لیتے ہیں اور اس پر ایکشن بھی لیا جائے گا۔

چودھری محمد اشرف: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے شکایت ہی تو کر رہا ہوں، یہ لوگوں کی شکایت ہے اور وہی میں کر رہا ہوں، وہی تو پوچھ رہا ہوں، اس کے باوجود بھی اگر شکایت نہیں ہے تو پھر ہم کیا کہہ سکتے ہیں؟

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ اس کا نوٹس لیں، ان سے کہیں کہ overcharging نہ کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! میں عرض کر رہا ہوں کہ ابھی تک in writing کوئی شکایت موصول نہیں ہوئی ہے، اگر ان کی کوئی ایسی شکایت موجود بھی ہے تو اس پر عمل کرتے ہوئے ان کے خلاف ایکشن لیا جائے گا اور اس کا ازالہ بھی کیا جائے گا لیکن ابھی تک ہمیں in writing کوئی شکایت موصول نہیں ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اس میں مزید محنت کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جی، ٹھیک ہے۔

چودھری محمد اشرف: جناب سپیکر! ان کے اپنے جواب میں بھی یہ لکھا گیا ہے کہ overcharging ہو رہی ہے، میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس کا سدباب کب ہوگا؟

جناب سپیکر: وہ تو قانون کے مطابق جب کوئی شکایت آتی ہے تو اس کے خلاف کارروائی کرتے ہیں۔

چودھری محمد اشرف: جناب سپیکر! ایکشن نہیں لیا جا رہا میں اسی لئے تو گزارش کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ کوئی particular case بتائیں پھر ہم ان سے پوچھیں کہ آپ نے یہ کیوں نہیں کیا؟

چودھری محمد اشرف: جناب سپیکر! میں تو عرض کر رہا ہوں کہ یہ روزانہ اور ہر وقت ہو رہا ہے۔ آپ مجھے بتائیں کہ اس کازالہ کب تک اور کیسے ہوگا؟

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! میں اپنے بھائی سے گزارش کرنا چاہوں گا کہ overcharging کے سلسلے میں ہماری جو ٹرانسپورٹ کی ٹیم ہے، اس کا تمام عملہ روڈز پر رہتا ہے اور ٹرانسپوٹ کو چیک بھی کرتا رہتا ہے، ٹاپ ٹوشاپ بھی چیک کیا جاتا ہے لیکن ابھی تک ہمارے پاس کوئی شکایت موصول نہیں ہوئی۔ جب کوئی شکایت موصول ہوگی تو اس پر ایکشن لیا جائے گا۔

چودھری محمد اشرف: جناب سپیکر! بسوں میں کرایہ نامہ کیوں آویزاں نہیں ہوتا؟

جناب سپیکر: کرایہ نامہ آپ نے پرنٹ کیوں نہیں کروایا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! کرایہ نامہ کی کاپی میرے پاس موجود ہے میں اجلاس کے بعد ان کو provide کر دوں گا۔

چودھری محمد اشرف: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: مہربانی۔ اگلا سوال ملک محمد ارشد (ایڈووکیٹ) کی طرف سے ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سوال نمبر 2299 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب میں چلنے والی گاڑیوں کے سالانہ فٹنس سرٹیفکیٹ جاری کرنے کا طریق کار و دیگر تفصیلات

*2299: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پنجاب میں چلنے والی تمام ٹرانسپورٹ بس، ٹرک، ٹریلر، ویگن، ہائی ایس، پک اپ، کار وغیرہ نیز ہر قسم کی گاڑیوں کے سالانہ / ششماہی فٹنس سرٹیفکیٹ جاری کرنے کا طریق کار وضع کیا جائے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ سرٹیفکیٹ کے اجراء کے وقت گاڑیوں کو فزیکل طور پر چیک ہی نہیں کیا جاتا، ایم وی ای اپنے دفاتر میں بیٹھے بیٹھے ہی طے شدہ فیس وصول کر کے سرٹیفکیٹ جاری کر دیتے ہیں؟

(ج) کیا مستقبل میں محکمہ فزیکل چیکنگ کرنے کا ارادہ رکھتا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان):

(الف) پنجاب میں چلنے والی تمام ٹرانسپورٹ بس، ٹرک، ٹریلر، دیگن، ہائی ایس، پک اپ وغیرہ نیز ہر قسم کی گاڑیوں کو ہر چھ ماہ بعد فزیکل چیکنگ کے بعد تجدید فٹنس سرٹیفکیٹ جاری کیا جاتا ہے اور فٹنس سرٹیفکیٹ موٹر وہیکل آرڈیننس 1960 اور موٹر وہیکل رولز 1969 میں وضع کردہ قوانین کی روشنی میں جاری کیا جاتا ہے جبکہ پہلی مرتبہ نئی ہیوی ٹرانسپورٹ جن میں بسیں اور ٹرک شامل ہیں کو ایک سال کے لئے فٹنس سرٹیفکیٹ جاری کیا جاتا ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے گاڑیوں کے فٹنس سرٹیفکیٹ کے اجراء کے وقت گاڑیوں کو فزیکل طور پر چیک کیا جانا ضروری ہے اور چیک کیا جاتا ہے محکمہ کی طرف سے متعلقہ سیکرٹری DRTA کو واضح ہدایات جاری کی گئی ہیں کہ وہ MVE's کی ورکنگ کو مہینہ میں کم از کم ایک بار ضرور چیک کریں اور خلاف ورزی کی صورت میں محکمہ کارروائی عمل میں لائیں۔

(ج) جیسا کہ جز (ب) میں بیان کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جواب کے جز (ب) میں لکھا ہوا ہے کہ یہ درست نہ ہے۔ گاڑیوں کے فٹنس سرٹیفکیٹ کے اجراء کے وقت گاڑیوں کو فزیکل چیک کیا جانا ضروری ہے اور چیک کیا جاتا ہے محکمہ کی طرف سے متعلقہ سیکرٹری DRTA کو واضح ہدایات جاری کی گئی ہیں کہ وہ MVE's کی ورکنگ کو مہینہ میں کم از کم ایک بار ضرور چیک کریں اور خلاف ورزی کی صورت میں محکمہ کارروائی عمل میں لائیں، میرا یہ سوال تھا کہ گاڑیوں کو چیک نہیں کیا جاتا، گھر بیٹھے ہی stamps لگادی جاتی ہیں اور گاڑیوں کو فٹنس سرٹیفکیٹ جاری کر دیا جاتا ہے۔ اگر تو یہ فزیکل چیک کرتے ہیں پھر انہوں نے جو پچھلے چھ مہینوں میں گاڑیاں چیک کی ہیں تو یہ مجھے بتادیں کہ اس میں کتنی گاڑیاں دھواں چھوڑ رہی تھیں، کتنی گاڑیوں کی میعاد ختم ہو چکی تھی اور ان میں سے کتنی گاڑیاں dismantle کی ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! میرے بھائی جو بات کر رہے ہیں یہ ان کا ضمنی سوال نہیں بنتا یہ مجھے facts دے دیں، میں اس کی تفصیل ان کو بتا دوں گا۔ انہوں نے اپنے سوال کا جواب تو پڑھ لیا ہوگا، اس ٹکے کے بارے میں میرا بھی پہلے یہی خیال تھا کہ یہ ایسے ہی فنٹنس سرٹیفکیٹ جاری کر دیتے ہیں جب میں خود موقع پر گیا ہوں اور میں نے ریکارڈ بھی چیک کیا ہے تو میں نے محسوس کیا ہے کہ گاڑیوں کو باقاعدہ چیک کیا جاتا ہے، ہر چھ ماہ بعد ان کو یہ سرٹیفکیٹ حاصل کرنا پڑتا ہے جس کی تین سو روپے فیس بھی دینی پڑتی ہے۔ اگر کوئی نیا سوال کرنا چاہتے ہیں تو کریں میں اس کی دوبارہ تفصیل بتا دوں گا۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں یہ اس معاملے میں کافی سختی کرتے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اگر آپ اجازت دیں تو میں یہ پوچھ لوں، پارلیمانی سیکرٹری صاحب فرما رہے ہیں کہ یہ گاڑیاں باقاعدہ چیک ہوتی ہیں، کیا انہیں پتا ہے کہ فنٹنس گاڑی کی رجسٹریشن پر ہوتی ہے اور بطور پارلیمنٹیرین میں یہ بات ذمہ داری سے کہتا ہوں کہ ایسا عملی طور پر نہیں ہوتا، میں انہیں چیلنج تو نہیں کرتا ہوں پر بہت سارے دوست ایسے بیٹھے ہیں جنہیں یہ معلوم ہے کہ میں خود بھی ایک ٹرانسپورٹر ہوں۔

جناب سپیکر: آپ اپنا ضمنی سوال کریں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرا تو ضمنی سوال ہی یہ ہے جسے انہوں نے غلط قرار دے دیا ہے، وہ کہتے ہیں کہ فنٹنس کے لئے گاڑیوں کی باقاعدہ چیکنگ ہوتی ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ایک گاڑی بھی چیک نہیں ہوتی، موٹر وہیکلز ایگزامینرز کے گھروں میں stamps پڑی ہوتی ہیں، تین سو روپے اور چھ سو روپے ریٹ ہے۔ ابھی آپ مجھے پچاس سو کا پیاں دیں میں ان کے گھر سے stamps لگوا کر لا دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: میری بات سنیں، اس طرح سے بات اچھی نہیں لگتی۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! On the floor of the House میں آپ سے کہہ رہا ہوں، پارلیمانی سیکرٹری صاحب کو تو یہ بھی پتا نہیں ہوگا کہ stamps لگتی کہاں پر ہیں؟ جناب سپیکر: ایسے نہ کہیں، پتا ان کو ضرور ہوگا، ایسی بات کرنا اچھا نہیں لگتا۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! پھر وہ میرے سوال کا جواب تو دیں۔ ہم اتنی محنت سے سوال تیار کرتے ہیں، اس کا کم از کم جواب تو دیں۔

جناب سپیکر: آپ اس سلسلے میں کوئی particular کیس بتائیں کہ فلاں کیس میں انہوں نے پیسے لئے ہیں پھر تو آپ کی بات بنتی ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میری ان سے صرف اتنی ہی گزارش ہے کہ انہوں نے گاڑیوں کی فزیکلی جو فٹنس چیک کی ہے، کیا یہ بتائیں گے کہ کتنی گاڑیاں ایسی تھیں جو فٹنس کے معیار پر پورا نہیں اترتی تھیں، کیا آپ کو یہ بھی معلوم ہے کہ اس وقت دھواں کتنا پھیل رہا ہے pollution کتنی بڑھ رہی ہے؟ (شور و غل)

جناب سپیکر: خاموشی اختیار کی جائے، ان کی بات کو سننے دیں وہ اہم ضمنی سوال کر رہے ہیں۔ میں معزز ممبر سے گزارش کروں گا کہ وہ ضمنی سوال کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! میرے بھائی جو بات کر رہے ہیں وہ اس کو بہتر طور پر جانتے ہیں۔ ہماری یہ کوشش ہے کہ جس طرح محکمہ مال میں تمام ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کر دیا گیا ہے محکمہ ٹرانسپورٹ میں بھی اس کو جلد از جلد آٹومیٹک کر دیا جائے گا، انشاء اللہ تعالیٰ ان کی یہ شکایت بھی دور ہو جائے گی۔

جناب محمد عامر اقبال شاہ: جناب سپیکر! محترم پارلیمانی سیکرٹری صاحب صرف یہ بتادیں کہ گاڑیوں کو چیک کرنے کا طریق کار کیا ہے، یہ ان گاڑیوں کو چیک کیسے کرتے ہیں، کسی ضلع میں کوئی لیبارٹری بنی ہوئی ہے، یہ کیا طریق کار ہے یہ مجھے بتادیں؟

جناب سپیکر: یہ تو نہیں چیک کرتے، ان کا عملہ کرتا ہے۔

جناب محمد عامر اقبال شاہ: اگر عملہ بھی چیک کرتا ہے، چیک کرنے کا کوئی طریق کار تو موجود ہو گا وہ طریق کار بتادیں وہی ہم پوچھنا چاہتے ہیں؟

جناب سپیکر: یہ تو انہوں نے اپنے جواب میں بتا دیا ہے، آپ نے جواب نہیں پڑھا؟ آپ جز (ب) کا جواب پڑھ لیں اس میں ساری تفصیل دے دی ہے۔

جناب محمد عامر اقبال شاہ: جناب سپیکر! میں نے یہ پورا پڑھ لیا ہے، اس میں انہوں نے لکھا ہے کہ 1969 کے رولز کے مطابق چیک کیا جاتا ہے، میں یہی پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ صرف اتنا بتادیں کہ کس

طرح سے چیک کیا جاتا ہے رولز ہی پڑھ کر بتادیں، چلیں سیکرٹری صاحب ان کو جو چٹیں بھیج رہے ہیں وہی پڑھ کر بتادیں؟

جناب سپیکر: مہربانی کریں اور ایسی بات آپ ایوان میں نہ کریں۔ یہ بات ٹھیک نہیں ہے۔

Order please, order in the House.

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرے سوال کا جو جز (ج) ہے اس میں پوچھا گیا ہے کہ کیا مستقبل میں محکمہ فزیکل چیکنگ کرنے کا ارادہ رکھتا ہے؟ میں آپ کا بڑا ممنون ہوں گا آپ صرف اس بارے میں مجھے ensure کروادیں۔

جناب سپیکر: کیا کروادیں؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ صرف اتنا ensure کروادیں کہ کیا یہ مستقبل میں چیکنگ کریں گے، قانون کے مطابق یہ گاڑیاں روڈز پر چیک کریں گے اور یہ کب تک اس پر عملدرآمد کروا دیں گے؟

جناب سپیکر: وہ تو کسی بھی وقت چیک کر سکتے ہیں، یہ تو کوئی بات نہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ ensure کروادیں کہ کب تک عملدرآمد کریں گے؟

جناب محمد عامر اقبال شاہ: جناب سپیکر! ابھی تک میرے سوال کا جواب نہیں آیا۔

جناب سپیکر: جنہوں نے سوال کیا ہے ان کا جواب تو آ لینے دیں۔ پہلے ان کو تو بات کرنے دیں۔

جناب محمد عامر اقبال شاہ: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ بعد میں ضمنی سوال کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! انہوں نے گاڑیوں کی فزیکل چیکنگ کی بات کی ہے، اس سلسلے میں عرض ہے کہ گاڑی کو موٹر وہیکل ایگزامینر کے آفس میں لایا جاتا ہے وہاں اس کے documents، اس کا انجن وغیرہ tools کے ذریعے چیک کیا جاتا ہے اور مکمل چیک کرنے کے بعد سرٹیفکیٹ جاری کرتے ہیں تب وہ گاڑی روڈ پر آتی ہے۔ یہ گاڑیاں rule 35 & 39 کے تحت چیک کی جاتی ہیں، اگر انہیں رولز کی کاپی چاہئے تو میں وہ بھی انہیں مہیا کر دوں گا۔

جناب محمد عامر اقبال شاہ: جناب سپیکر! میرے ضمنی سوال کا جواب نہیں آیا۔

جناب سپیکر: مجھے مجبور نہ کریں ان کے ضمنی سوال کا جواب آرہا ہے آپ اس کے بعد بات کرنا۔ آپ کی مہربانی اس طرح اچھا نہیں لگتا۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں، مجھے بھی موقع دے دیں۔

جناب سپیکر: کیوں نہیں؟ جب موقع آئے گا تو ضرور دوں گا۔

جناب محمد عامر اقبال شاہ: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: اب آپ کیا کہہ رہے ہیں؟

جناب محمد عامر اقبال شاہ: جناب سپیکر! میں پوچھنا چاہ رہا ہوں کہ یہ جو چیک کرنے جاتے ہیں کیا کسی ضلع میں کوئی لیبارٹری ہے؟

جناب سپیکر: یہ چیک کرنے نہیں جاتے۔

جناب محمد عامر اقبال شاہ: جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہ رہا تھا کہ یہ کہاں جا کر چیک کرتے ہیں یا صرف rules میں ہی چیک کر لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ ذرا ان کو تفصیل بتادیں کہ آپ کس طرح چیک کرتے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! گاڑی چیک کرنے کے لئے وہاں پر ایکسپرٹ موجود ہوتے ہیں۔ (شور و غل)

MR SPEAKER: Order please, Order please. Order in the House.

ان کی بات سننے دیں، پارلیمانی سیکرٹری صاحب معزز ممبر کے سوال کا جواب دے رہے ہیں انہیں satisfy کرنے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! دفتر میں ان کے ماہرین موجود ہوتے ہیں جو گاڑی کو physically چیک کرتے ہیں اور چیک کرنے کے بعد سرٹیفکیٹ جاری کرتے ہیں۔ یہ ماہرین دفتر میں موجود ہوتے ہیں اور گاڑی کو وہاں لایا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک بات ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔۔۔

MR SPEAKER: No, supplementary now. Thank you very much.

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اس پر عملدرآمد کریں۔
 جناب سپیکر: وہ کرا دیں گے۔ آپ ان سے مل کر بات کر لیں ایوان کا ٹائم خراب نہ کریں، آپ کی مہربانی۔
 میں آپ کو ان کے ساتھ بٹھا دیتا ہوں، آپ بعد میں بیٹھ کر بات کر لیں۔
 جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وہ ج: (ج) پر عملدرآمد کریں گے؟
 جناب سپیکر: انہوں نے آپ کی بات سن لی ہے۔
 جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں اس جواب سے مطمئن نہیں ہوں لہذا یہ سوال pending کیا جائے۔

معزز ممبران: یہ بڑی زیادتی ہے۔
 جناب سپیکر: آپ بیٹھیں، آپ کے تین سوال مکمل ہو چکے ہیں، اب ایسے نہ کریں۔
 جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! وہ اس پر عملدرآمد نہیں کریں گے۔
 جناب سپیکر: انہوں نے کہہ دیا ہے وہ آپ کی بات پر عمل کریں گے اور آپ کو convey بھی کریں گے۔ اب آپ بیٹھیں۔
 میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔
 جناب سپیکر: نہیں۔ اگلا سوال میاں طارق محمود صاحب کا ہے۔
 میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 2338 ہے اور میری گزارش یہ ہے کہ پارلیمانی سیکرٹری صاحب اس کا جواب پڑھ دیں۔
 جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! ان کا جواب پڑھ دیں۔ آگے جن کے سوال آئیں گے وہ بے چارے پریشان ہوں گے۔

ضلع گجرات: ٹرانسپورٹ کے اڈوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2338: میاں طارق محمود: کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گجرات میں ٹرانسپورٹ کے اڈے کہاں کہاں قائم ہیں؟

(ب) ان میں سے کتنے پرائیویٹ اور کتنے سرکاری ہیں؟

(ج) ہر اڈا کے رقبہ کی تفصیل بتائیں؟

- (د) کیا ان اڈوں پر وہ تمام سہولیات مسافروں کے لئے مہیا ہیں جو حکومت کی پالیسی کے تحت ہونی چاہئیں؟
- (ه) ان کی چیکنگ کرنے کی مجاز اتھارٹی کون ہے اور اس نے کس کس تاریخ کو یکم جنوری 2013 سے آج تک وزٹ کیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان):

(الف) ضلع گجرات میں کل 16 اڈے موجود ہیں جن کی تفصیل نیچے دی جا رہی ہے۔

تھیل گجرات میں	6 اڈے
تھیل کھاریاں میں	9 اڈے
تھیل سرانے عالمگیر میں	1 اڈا
کل	16

- (ب) ان میں صرف ایک اڈا سرکاری اور پندرہ اڈے پرائیویٹ ہیں۔
- (ج) جنرل بس سٹینڈ گجرات کا رقبہ 92 کنال ہے جبکہ موٹر وہیکلز آرڈیننس 1965 اور موٹر وہیکلز رولز 1969 میں بیان کئے گئے قوانین کے مطابق ہر پرائیویٹ سٹینڈ کا رقبہ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر میں 4 کنال اور تحصیل ہیڈ کوارٹر میں 2 کنال ہے۔
- (د) موٹر وہیکلز رولز 1969 کی شق 256 کے تحت مسافروں کے لئے تمام سہولیات مہیا کی گئی ہیں۔ ان تمام سٹینڈز کا وقتاً فوقتاً دورہ کیا جاتا ہے اور تمام بنیادی سہولیات کی فراہمی کو یقینی بنایا جاتا ہے جیسا کہ مسافروں کے لئے ٹھنڈے پانی کے کولر، اچھے صاف ستھرے ٹائلٹ اور بیٹھنے کے لئے خواتین و حضرات کے لئے الگ الگ ویٹنگ رومز نیز ڈینگی سے بچاؤ کے لئے حکومت کی ہدایات کے مطابق سپرے کروائے گئے اور حفاظتی تدابیر کا شعور اجاگر کرنے کے لئے بیزر فلکس وغیرہ آویزاں کروائے گئے ہیں۔
- (ه) ان اڈوں کو چیک کرنے کی اتھارٹی متعلقہ سیکرٹری ڈسٹرکٹ ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی اور ٹریفک پولیس ہے۔ ان اڈوں کو وقتاً فوقتاً ایک روٹین کے مطابق چیک کیا جاتا ہے اور ضرورت پڑنے پر قوانین کے مطابق کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میرے سوال کے جز (الف) میں لکھا ہوا ہے کہ ضلع گجرات میں ٹرانسپورٹ کے اڈے کہاں کہاں واقع ہیں؟ انہوں نے سارا اکٹھا جواب دے دیا ہے کہ ضلع گجرات میں

کل سولہ اڈے موجود ہیں جن کی تفصیل نیچے دی گئی ہے۔ تحصیل گجرات میں چھ اڈے ہیں، تحصیل کھاریاں میں 9 اڈے ہیں اور تحصیل سرانے عالمگیر میں ایک اڈا ہے لیکن ان کی تفصیل کدھر ہے؟ میں نے پوچھا تھا کہ کہاں کہاں واقع ہیں۔

جناب سپیکر: انہوں نے بتا دیا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! کیا یہ تفصیل ہے؟ آپ کے سامنے جواب پڑا ہے۔ یہ تفصیل ہے تو انہیں ایوان کی میز پر رکھنی چاہئے۔ آپ خود دیکھ لیں، سارا ایوان دیکھ رہا ہے۔ اگر اس طرح سے کارروائی ہو گی تو پھر اس کا کوئی مقصد نہیں ہے۔

معزز ممبران محلے بھی بتادیں گے۔

میاں طارق محمود: محلے کا مقصد نہیں ہے لیکن یہ بتانا چاہئے تھا کہ اڈا اس شہر میں ہے، اس شہر میں ہے اور ان کی location بھی بتانا چاہئے تھی، یہ تو بالکل کوئی جواب نہیں ہے۔ اگر آپ مطمئن ہیں تو ٹھیک ہے میں بیٹھ جاتا ہوں ورنہ یہ تو بالکل کوئی جواب نہیں ہے۔

جناب سپیکر: آپ میرے مطمئن ہونے کی بات نہ کریں۔ آپ اپنے آپ کو مطمئن کریں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں بالکل مطمئن نہیں ہوں۔ ضلع گجرات میں اڈے دس دس مرلے میں بنے ہوئے ہیں، لوگوں کی تباہی و بربادی ہو رہی ہے، جو غریب آدمی بس پر جاتا ہے اس کا بالکل کوئی معیار زندگی نہیں ہے، یہ سارے کا سارا جھوٹ ہے۔ حکومت اس پر فوری action لے اور تمام اڈوں کو ٹھیک طریقے سے چلوائے ورنہ کینسل کرے، اس میں بڑی آمدن بھی ہو سکتی ہے۔ غریب آدمی جو جا کر روڈ پر کھڑا ہوتا ہے، آپ یہ سوچیں کہ اگر کسی غریب آدمی نے ٹائلٹ میں جانا ہے تو اس کی کیا صورت حال ہوگی؟ میں اس جواب سے بالکل مطمئن نہیں ہوں۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! معزز ممبر آپ کے جواب سے مطمئن نہیں ہیں وہ کہہ رہے ہیں کہ آپ نے تفصیل نہیں بتائی کہ یہ اڈے کون کون سی جگہ پر ہیں۔ اگر آپ کے پاس تفصیل ہے تو انہیں بتائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! پہلے بھی ان کا اسی طرح کا سوال آیا ہے اس میں بھی یہی معاملہ تھا اور میں اس سلسلے میں پہلے عرض کر چکا ہوں۔ جو اڈوں کی

چیکنگ کا معاملہ ہے اس پر اجلاس کے بعد معزز ممبر کو ٹائم دیں گے، اگر انہوں نے یہ تفصیل لیٹی ہے کہ اڈے کہاں کہاں ہیں اور کس کس جگہ پر ہیں تو میں ان کی فردیں اور محل وقوع انہیں پیش کر دوں گا۔
جناب سپیکر: تفصیلی جواب کے لئے اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! ایوان کے سامنے میری یہ تجویز ہے کہ معزز ممبران پر مشتمل ایک کمیٹی بنائی جائے جس میں گجرات، گوجرانوالہ یا جدھر سے بھی چاہیں ایم پی ایز شامل کر دیں وہ ایک ضلع کے اڈے چیک کریں تو اس سے پورے پنجاب کو فائدہ ہو سکتا ہے لیکن انہیں چیک ضرور کرائیں۔

جناب سپیکر: آپ اس سوال کا جواب آنے دیں اس کے بعد میں اسے کہیں refer کروں گا اور انشاء اللہ آپ کو مطمئن کریں گے۔ اگلا سوال محترمہ تحسین فواد صاحبہ کا ہے۔

محترمہ تحسین فواد: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 2584 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔
جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

راولپنڈی: پبلک ٹرانسپورٹ میں مسافروں سے زائد کرایہ کی وصولی کی تفصیلات

*2584: محترمہ تحسین فواد: کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صدر کینٹ راولپنڈی سے پیپلز کالونی تک جو سوزو کی گاڑیاں چلتی ہیں ان کا کرایہ کتنا ہے، تفصیل کرایہ شاپ وار بتائیں یہ کتنے کلو میٹر بنتا ہے؟

(ب) کیا یہ کرایہ مقرر کردہ شرح کے مطابق وصول کیا جا رہا ہے؟

(ج) صدر کینٹ راولپنڈی سے کیانی روڈ تک ان کا کرایہ کتنا ہے اور یہ کتنے کلو میٹر بنتا ہے فی کلو میٹر کتنا کرایہ وصول کیا جا رہا ہے، حکومت کی جانب سے مقرر کردہ کرایہ نامہ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(د) زائد کرایہ وصول کرنے پر کتنی دفعہ سال 2013 میں ان گاڑیوں کے چالان کئے گئے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان):

(الف) صدر کینٹ راولپنڈی سے پیپلز کالونی تک جو سوزو کی گاڑیاں چلتی ہیں ان کا کرایہ مبلغ 18 روپے بنتا ہے اور یہ فاصلہ 4.2 کلو میٹر کا ہے۔

(ب) جی ہاں! یہ کرایہ مقرر شدہ شرح کے مطابق وصول کیا جا رہا ہے۔

(ج) صدر راولپنڈی سے کیانی روڈ کا فاصلہ 1.7 کلو میٹر ہے اور اس کا کرایہ 15 روپے ہے۔ حکومت پنجاب کے جاری کردہ نوٹیفیکیشن مورخہ 2۔ جنوری 2013 کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) اس روٹ پر چلنے والی گاڑیوں کے خلاف زائد کرایہ کی کوئی شکایت ابھی تک موصول نہ ہوئی ہے۔

سال 2013 میں ٹریفک چیکنگ کرتے ہوئے، روٹ پر مٹ، فٹنس سرٹیفکیٹ اور ڈرائیونگ لائسنس نہ رکھنے والی 36 گاڑیوں کے خلاف کارروائی کی گئی جبکہ اس دوران 432 گاڑیوں کے چالان بھی کئے گئے۔

محترمہ تحسین فواد: جناب سپیکر! مجھے نے جو جواب دیا ہے میں اس سے مطمئن ہوں۔ بہت شکریہ جناب سپیکر: محترمہ! اگلا سوال بھی آپ کا ہے۔

محترمہ تحسین فواد: جناب سپیکر! سوال نمبر 2585 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

راولپنڈی: صدر تاپیر ودھائی چلنے والی گاڑیوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2585: محترمہ تحسین فواد: کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صدر راولپنڈی تاپیر ودھائی کتنی گاڑیاں چلتی ہیں؟

(ب) ان گاڑیوں کا کرایہ نامہ اور ریٹ حکومت کی جانب سے کتنا مقرر کیا گیا ہے؟

(ج) ان گاڑیوں کا کرایہ نامہ کس طریق کار کے تحت تشکیل دیا گیا تھا؟

(د) یکم جنوری 2013 تا 31۔ اگست 2013 کتنی گاڑیوں کا مقررہ کرایہ سے زائد وصولی پر چالان

کیا گیا اور اس روٹ پر فی کلو میٹر اور سٹاپ ٹو سٹاپ کتنا کرایہ ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان):

(الف) صدر راولپنڈی تاپیر ودھائی کل 370 گاڑیاں چلتی ہیں جو کہ تمام سوزو کی وین دس سیٹر ہیں۔

(ب) حکومت کی جانب سے گاڑیوں کا کرایہ نامہ اور ریٹ کا چارٹ ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

- (ج) ان گاڑیوں کا کرایہ نامہ بمطابق نوٹیفیکیشن جاری شدہ 2۔ جنوری 2013 حکومت پنجاب کے تحت تشکیل دیا گیا ہے جس کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ پٹرول، ڈیزل اور گاڑیوں کے سپیئر پارٹس کی قیمتوں میں رد و بدل کو مد نظر رکھ کر کرایہ نامہ تشکیل دیا جاتا ہے۔
- (د) یکم جنوری تا 31۔ اگست 2013 کے دوران اس روٹ پر چلنے والی 310 گاڑیوں کے روٹ پر مٹ، فٹنس سرٹیفکیٹ اور ڈرائیونگ لائسنس نہ رکھنے پر چالان کئے گئے۔
- اربن روٹ کا کرایہ سٹیج وار ہوتا ہے جس کی پہلی سٹیج ایک کلو میٹر سے چار کلو میٹر تک ہوتی ہے۔ شاپ ٹو شاپ کرایہ کے نوٹیفیکیشن کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- محترمہ تحسین فواد: جناب سپیکر! میں جواب سے مطمئن ہوں۔
- جناب سپیکر: اگلا سوال محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری صاحبہ کا ہے۔
- محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! شکریہ۔ میرا سوال نمبر 2652 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔
- جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: میٹرو بس کے لئے بنائے گئے فلائی اوورز

کے ستونوں پر اشتہارات کی بھرمار دیگر تفصیلات

*2652: محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور میں عوام کی سہولت کے لئے اور میٹرو بس کو برق رفتار بنانے کی خاطر اربوں روپے کی لاگت سے تعمیر شدہ فلائی اوورز کے ستونوں پر آج کل بلا روک ٹوک اشتہارات چسپاں کئے جا رہے ہیں، جو شہر کو بد نما بنانے اور بد ذوقی کا ثبوت مہیا کرتے ہیں؟
- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ماضی میں دیواروں پر اشتہارات کے لکھنے کی قانوناً ممانعت تھی، کیا حکومت اسی قانون کے تحت فلائی اوورز کی دیواروں پر اشتہارات چسپاں کرنا بھی ممنوع قرار دینے کا ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان):

(الف) یہ بات درست نہیں ہے۔ میٹرو بس فلائی اوورز کے ستونوں پر اشتہارات چسپاں کرنے کی قانوناً ممانعت ہے جس کی خلاف ورزی کرنے کی صورت میں قانونی کارروائی بھی کی جاتی ہے اور اشتہارات اور بیزز کو فوری اتر دیا جاتا ہے۔

(ب) میٹرو بس فلائی اوور کی دیواروں پر بھی اشتہارات چسپاں کرنا قانوناً ممنوع ہے۔ خلاف ورزی کرنے کی صورت میں سخت کارروائی کی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میٹرو پر جو اشتہار بازی ہے میں نے اس بارے میں سوال کیا تھا لیکن جو جواب دیا گیا میں پہلے تو یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ کیا محکمہ یہ own کرتا ہے کہ جو جواب دیا گیا ہے یہ بالکل درست ہے؟

جناب سپیکر: انہوں نے own کر کے ہی جواب دیا ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! محترمہ پوچھ رہی ہیں کہ محکمہ اس جواب کو own کرتا ہے۔ ذرا بتائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! معزز ممبر کی بات بالکل ٹھیک ہے کہ وہاں پر اشتہارات لگائے جاتے ہیں لیکن ان کو remove کر دیا جاتا ہے۔ یہ بھی درست ہے کہ اشتہار لگانے کی اجازت نہیں بلکہ ممانعت ہے لیکن پتا نہیں چلتا کہ رات کو کون اشتہار لگا جاتا ہے؟ ہماری ٹیمیں ہمہ وقت موجود رہتی ہیں اور جب کوئی اشتہار لگاتا ہے تو اسے remove کر دیا جاتا ہے۔ آج کل ہمارے وکلاء بھائیوں کے الیکشن ہو رہے ہیں اور انہوں نے تمام ستونوں پر اشتہار لگائے ہوئے ہیں۔ یہ الیکشن ختم ہونے والا ہے اور انشاء اللہ ان اشتہارات کو جلد ہی remove کر دیا جائے گا۔ میٹرو بس کے فلائی اوورز کو خوبصورت رکھنا ہمارا فرض ہے۔ اگر معزز ممبر کسی جگہ کی نشاندہی کرتی ہیں تو انشاء اللہ تعالیٰ وہاں سے بھی اشتہارات کو remove کر دیا جائے گا۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میں نے جو سوال پوچھا تھا اس کا جواب مجھے مل گیا ہے کہ میٹرو بس کے لئے بنائے گئے فلائی اوورز کے ستونوں اور دیواروں پر اشتہارات موجود ہیں۔ اس تحریری جواب میں لکھا گیا ہے کہ "قانون کی خلاف ورزی کی صورت میں سخت کارروائی کی جاتی ہے" تو میں یہ پوچھنا چاہوں گی کہ آج تک کتنے لوگوں کے خلاف کارروائی کی گئی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! میں نے پہلے عرض کیا ہے کہ ہمیں پتا نہیں چلتا کہ کون اشتہار لگا جاتا ہے البتہ ہم یہ اشتہارات فوری طور پر remove کر دیتے ہیں۔ اگر ہمیں معلوم ہو جائے کہ یہ اشتہارات کون لگاتا ہے تو پھر لازماً اس کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔ میں اس ایوان اور معزز ممبر کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ ان تمام اشتہارات کو remove کر دیا جائے گا اور آئندہ سے اس بابت کڑی نگرانی رکھی جائے گی۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! مجھے اپنے بھائی کا بڑا احترام ہے لیکن آپ کو معلوم ہو گا کہ ان تمام جگہوں کے اوپر surveillance کے لئے کیمرے موجود ہیں۔ مجھے جواب میں کہا گیا ہے کہ سخت کارروائی کی جاتی ہے۔ میں نے اسی لئے ضمنی سوال میں پوچھا ہے کہ کتنے لوگوں کے خلاف اب تک کارروائی ہوئی ہے اور کیا کارروائی ہوئی ہے؟ پارلیمانی سیکرٹری صاحب مجھے اس ضمنی سوال کا جواب دے دیں۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! محترمہ کو مطمئن کریں۔ ان کے ضمنی سوال کا جواب دیں۔ پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! اس حوالے سے ابھی تک کسی کے خلاف کارروائی تو نہیں کی گئی لیکن اگر آئندہ خلاف ورزی ہوئی تو اس پر کارروائی کی جائے گی اور اس بارے میں محترمہ کو بھی آگاہ کر دیا جائے گا۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ اگر بات مذاق میں ٹالنی ہو تو پھر اور بات ہے لیکن جب محکمہ کی طرف سے مجھے یہ جواب دیا گیا ہے کہ "کارروائی کی جاتی ہے" تو پھر کارروائی ہونی چاہئے۔ اگر کسی کے خلاف اب تک کارروائی نہیں کی گئی تو پھر جواب میں "کارروائی کی جاتی ہے" کیسے لکھا گیا ہے؟ اس ایوان میں بات کرنے یا جواب دینے کا یہ کوئی طریقہ نہیں ہے۔ میں نے categorically and specific سوال پوچھا ہے۔ میں یہ بھی بتا رہی ہوں کہ وہاں پر surveillance کے لئے کیمرے موجود ہیں۔ اس کے باوجود پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے جو جواب دیا ہے وہ آپ نے سُن لیا ہے اس لئے اب میں اس پر احتجاجاً خاموش ہی ہو جاؤں تو بہتر ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! میں نے تو اقرار کر لیا ہے، تسلیم کر لیا ہے کہ ابھی تک کوئی کارروائی نہیں کی گئی لیکن آئندہ سے اس کی کڑی نگرانی رکھی جائے گی۔ میں محکمہ کے افسران جو کہ اس وقت آفیشل گیلری میں موجود ہیں کو ہدایت کرتا ہوں کہ

اشتہارات لگانے کے حوالے سے جو violation ہو رہی ہے اس کی روک تھام کی جائے اور ذمہ دار لوگوں کے خلاف کارروائی کی جائے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میں سوچ رہی تھی کہ اب مزید ضمنی سوال نہ کروں لیکن اب یہ ضرور پوچھنا چاہوں گی کہ کیا پارلیمانی سیکرٹری صاحب کبھی خود میٹرو کے روٹ پر تشریف لے کر گئے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، وہ آپ سے ایک personal question پوچھ رہی ہیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! مجھے personal question کرنے کی عادت نہیں ہے۔ یہ بالکل محکمہ کی کارکردگی کے حوالے سے سوال ہے۔ کیا پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے کبھی خود میٹرو بس کے روٹ کا visit کیا ہے اور کیا انہیں معلوم ہے کہ وہاں پر کیا ہو رہا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! پہلی بات یہ ہے کہ ستونوں کے نیچے کسی جگہ پر بھی کیمرے نصب نہیں ہیں۔ میں انشاء اللہ ذاتی طور پر میٹرو بس کے روٹ کا visit کروں گا اور محترمہ کو بعد میں اس حوالے سے آگاہ بھی کر دوں گا۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میٹرو بس خطیر رقم کے ساتھ بننے والا ایک بڑا ہی شاندار منصوبہ ہے اور یہ اشتہاری مہم اس کو واقعی کافی بد نما کر رہی ہے۔ اگر معزز پارلیمانی سیکرٹری اس ایوان کو یقین دہانی کرا دیں کہ وہ concerned authority کو ہدایات جاری کریں گے کہ ان تمام اشتہارات اور بیزز کو remove کر دیا جائے تو اس سے مسئلہ حل ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب پہلے ہی یقین دہانی کرا چکے ہیں کہ وہ یہ اشتہارات بہت جلد remove کروادیں گے۔ اگلا سوال میاں طاہر صاحب کا ہے۔

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! ان کے ایماء پر سوال نمبر 2727 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے میاں طاہر کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع فیصل آباد: فنڈز کی فراہمی و دیگر تفصیلات

*2727: میاں طاہر: کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) ضلع فیصل آباد میں 2012-13 کے دوران کتنا فنڈ کس کس مد کے لئے فراہم کیا گیا؟
- (ب) مذکورہ عرصہ میں کتنے روٹ پر مٹ جاری کئے گئے اور ان سے محکمہ کو کتنی آمدن ہوئی؟
- (ج) مذکورہ ضلع میں اس عرصہ کے دوران عوام کو ٹرانسپورٹ کی کیا سہولیات فراہم کی گئیں؟
- پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان):
- (الف) مالی سال 2012-13 میں محکمہ ٹرانسپورٹ کے ذیلی دفتر ڈسٹرکٹ ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی، فیصل آباد کو ضلعی حکومت کی طرف سے تنخواہوں و دیگر دفتری اخراجات کی مد میں مبلغ -/89,80,939 روپے بجٹ مہیا کیا گیا۔
- (ب) مالی سال 2012-13 کے دوران جاری کردہ روٹ پر مٹ، فٹنس سرٹیفکیٹ اور حکومت کو حاصل ہونے والی آمدن کی تفصیل درج ذیل ہے:

جاری شدہ روٹ پر مٹ	6,979
آمدن روٹ پر مٹ مبلغ	مبلغ -/13,990,400 روپے
جاری شدہ فٹنس سرٹیفکیٹ	3,9139
آمد فٹنس سرٹیفکیٹ	مبلغ -/14,783,600 روپے
ٹریفک چالان کی تعداد	4,845
عدالتی جرمانہ کی مد میں آمدن	مبلغ -/2,517,350 روپے
کل آمدن مبلغ	مبلغ 31,291,350 روپے
(ج) دوران سال 2012-13 ڈسٹرکٹ ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی فیصل آباد نے عوام کو سفری سہولیات کی فراہمی کے لئے مندرجہ ذیل اقدامات کئے۔	
(i) فیصل آباد کی تحصیلوں (چک جھمرہ، تاندلیا نوالہ، سمندری اور جزانوالہ) تک اربن روٹس کی توسیع حلقہ این اے-77 کی دیہی آبادی کے رہائشیوں کی درخواست پر فیصل آباد شہر سے چک 116 گ ب تک نئے اربن روٹ کی منظوری۔	
(ii) پینسرہ و گردونواح کی دیہی آبادیوں کو فوری ٹرانسپورٹ کی سہولت کے سلسلہ میں عوام کی درخواست پر اربن روٹ نمبر B-7 کی سدھار بائی پاس سے پینسرہ تک توسیع۔	
(iii) حلقہ این اے 70 کی نئی آبادیوں ملحقہ ستارہ کالونی، نوابانوالہ و گلشن اقبال کے عوام کی درخواست پر اربن روٹ نمبر B-4 کی مین ٹرینل فیصل آباد شہر سے ستارہ کالونی تک توسیع۔	

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! سوال کے جز (الف) میں یہ پوچھا گیا ہے کہ "ضلع فیصل آباد میں مالی سال 2012-13 کے دوران کتنا فنڈ کس کس مد میں فراہم کیا گیا؟ اس کے جواب میں لکھا گیا ہے کہ "مالی سال 2012-13 میں محکمہ ٹرانسپورٹ کے ذیلی دفتر ڈسٹرکٹ ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی، فیصل آباد کو ضلعی حکومت کی طرف سے تنخواہوں و دیگر دفتری اخراجات کی مد میں مبلغ -/89,80,939 روپے بجٹ مہیا کیا گیا۔" جب کوئی معزز ممبر اس ایوان میں سوال دیتا ہے تو اس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ محکمہ کی اصلاح ہو سکے۔ محکمہ ٹرانسپورٹ سے متعلقہ پہلے جو تین سوال take up ہو چکے ہیں ان کے جوابات گول مول دیئے گئے ہیں اور اب اس سوال میں بھی particularly اس مد کا ذکر نہیں کیا جو کہ سوال کی spirit تھی۔ یہ ہمارے عوام کے خون پینے کی کمائی کے پیسے ہوتے ہیں۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب particularly بتائیں کہ کس کس مد میں کتنی کتنی رقم مختص کی گئی ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! میرے بھائی نے درست فرمایا ہے۔ ان کا سوال تھا کہ "ضلع فیصل آباد میں 2012-13 کے دوران کتنا فنڈ کس کس مد کے لئے فراہم کیا گیا؟ اس کے جواب میں لکھا گیا ہے کہ "مالی سال 2012-13 میں محکمہ ٹرانسپورٹ کے ذیلی دفتر ڈسٹرکٹ ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی، فیصل آباد کو ضلعی حکومت کی طرف سے تنخواہوں و دیگر دفتری اخراجات کی مد میں مبلغ -/89,80,939 روپے بجٹ مہیا کیا گیا۔" اس میں مد کا ذکر کر دیا گیا ہے۔

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! چوہان صاحب میرے بھائی ہیں اور بے چارے غلطی سے پھنس گئے ہیں۔ یہ بڑے معصومانہ جواب دے رہے ہیں۔

جناب سپیکر: کیوں پھنس گئے ہیں؟ وہ اس ایوان کے معزز ممبر ہیں۔ آپ ان سے ضمنی سوال کریں وہ آپ کو جواب دیں گے۔

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! میں نے تو ویسے ہی پیار سے کہا ہے۔

جناب سپیکر: آپ کے پیار کا بہت شکریہ۔ آپ جلدی سے ضمنی سوال پوچھ لیں کیونکہ وقت ختم ہو رہا ہے۔

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! جواب میں لکھا ہوا ہے کہ "ضلعی حکومت کی طرف سے تنخواہوں و دیگر دفتری اخراجات کی مد میں مبلغ -/89,80,939 روپے بجٹ مہیا کیا گیا" جب گھیلے ہوتے ہیں تو وہ دیگر دفتری اخراجات کی مد میں ہی ہوتے ہیں۔ ان کو چاہئے تھا کہ specifically بتاتے کہ کس کس مد میں

پیسے دیئے گئے ہیں۔ یہ بڑا simple question ہے۔ بیوروکریسی کے اسی گورکھ دھندے میں عوام کو اُلجھایا جاتا ہے اور یہی بُرائی کی جڑ ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب بتائیں کہ یہ پیسے کس کس مد میں دیئے گئے ہیں؟

جناب سپیکر: معزز ممبر پوچھ رہے ہیں کہ آپ نے یہ پیسے کس کس مد میں مہیا کئے ہیں؟ پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! میں اجلاس کے بعد ان کو ساری تفصیلات فراہم کر دوں گا۔

جناب سپیکر: شیخ صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ اب ٹائم بھی ختم ہو گیا ہے۔ I am sorry. پارلیمانی سیکرٹری برائے ٹرانسپورٹ (جناب محمد نواز چوہان): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

لاہور: میٹرو بس سروس کے منصوبہ کی تفصیلات

*463: ڈاکٹر مراد اس: کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور میں میٹرو بس سروس کے منصوبہ کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے کل کتنے اخراجات ہوئے؟

(ب) اس منصوبہ کے لئے کن کن اداروں نے کتنا کتنا مالی تعاون کیا؟

(ج) میٹرو بس سروس شروع کرنے کے لئے کس ملک نے کتنی لاگت میں کتنی بسیں فراہم کیں؟

(د) 2012-13 میں اس ادارے کو کل کتنا بجٹ فراہم کیا گیا اور اس میں سے ملازمین کی تنخواہوں پر کتنا خرچ ہوا؟

(ه) اس ادارے میں کتنے ملازمین ایسے ہیں جن کو ایک لاکھ سے اوپر تنخواہ دی جا رہی ہے؟

(و) اس ادارے کی طرف سے اس کے قیام سے اب تک عوام کو سفری سہولیات فراہم کرنے پر کتنی رقم خرچ ہوئی، ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) لاہور میں میٹرو بس کے منصوبہ کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے تقریباً 30- ارب روپے خرچ ہوئے۔

(ب) اس منصوبہ کے لئے کسی بھی ادارے سے مالی مدد حاصل نہیں کی گئی۔

(ج) میٹرو بس سروس شروع کرنے کے لئے کسی بھی ملک سے کوئی بس نہیں لی گئی بلکہ تمام میٹرو بسیں پرائیویٹ کمپنی، پلیٹ فارم کی ملکیت ہیں۔

(د) 13-2012 میں اس ادارے کو 1,125 ملین روپے کی رقم بجٹ کی مد میں فراہم کی گئی اور جنوری تا جون 2013 تنخواہوں کی مد میں 12.9 ملین روپے خرچ ہوئے۔

(ه) میٹرو بس اتھارٹی میں مندرجہ ذیل 9 ملازمین کو ایک لاکھ سے اوپر تنخواہ دی جا رہی ہے۔

عمدہ	تنخواہ (روپے)
ایم ڈی	357,000
جی ایم آپریشن	300,000
جی ایم فنانس	175,000
ٹیکنیکل ایڈوائزر	250,000
میجر آپریشن ٹیکنیکل	180,000
میجر آپریشن پلاننگ	180,000
میجر آئی ٹی	175,000
آئی ٹی ایکسپرٹ	125,000
فنانس سپیشلسٹ	175,000

(و) پنجاب میٹرو بس اتھارٹی نے 30- جون 2013 تک تقریباً 859.9 ملین روپے (بشمول واجب الادا) کا خرچہ کیا جبکہ 308.3 ملین روپے کی آمدن ہوئی۔ اس طرح حکومت نے سبسڈی کی مد میں 551.6 ملین روپے خرچ کئے۔

لاہور: سائینسر کے بغیر چلنے والے رکشوں کی تفصیلات

*533: محترمہ عائشہ جاوید: کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور شہر میں چنگچی رکشاہزاروں کے حساب سے چل رہے ہیں، جن میں اکثر رکشوں کے سائینسر نہ ہیں جس کے باعث فضائی آلودگی میں اضافہ ہو رہا ہے؟

(ب) کیا محکمہ سائینسر کے بغیر چلنے والے رکشوں کے سائینسر لگوانے کا ارادہ رکھتا ہے تو کب تک؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ امر قابل ذکر ہے کہ ادارہ لاہور ٹرانسپورٹ کمپنی لاہور شہر میں اربن ٹرانسپورٹ کو ریگولیٹ کرتا ہے اور چنگچی رکشا غیر قانونی طور پر شہر کے مختلف روٹس پر چل رہا ہے ان غیر قانونی چنگچی رکشا کی روک تھام کے لئے ایک کمیٹی تشکیل دی گئی ہے جو کہ ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ، سٹی ٹریفک پولیس، سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ، عوامی نمائندگان اور میڈیا کے عہدیداران پر مشتمل ہے۔ کمیٹی ممبران مشترکہ طور پر ایک پالیسی مرتب کر رہے ہیں جس کے ذریعے عوام الناس کو محفوظ اور ماحول دوست پبلک ٹرانسپورٹ مہیا کی جاسکے۔ مزید یہ کہ لاہور ٹرانسپورٹ کمپنی محکمہ تحفظ ماحول (حکومت پنجاب) کے ساتھ ملکر بغیر سائینسر اور دھواں چھوڑنے والی ہر قسم کی پبلک ٹرانسپورٹ کے خلاف عوامی آگاہی مہم کا حصہ ہے۔

(ب) لاہور ٹرانسپورٹ کمپنی 4 سٹروک رکشا کو شہر میں چلنے کے لئے روٹ پر مٹ جاری کرتی ہے جو مکمل طور پر ایک ماحول دوست پبلک ٹرانسپورٹ ہے۔ بغیر سائینسر چلنے والے 2 سٹروک اور چنگچی رکشا کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لائی جا رہی ہے۔ پچھلے ماہ ستمبر 2013 کو 501 ایسے رکشوں کے خلاف کارروائی عمل میں لائی گئی جو بغیر سائینسر یا فضائی آلودگی میں اضافے کا سبب بن رہے تھے۔

لاہور: ساندہ کلاں سے سٹیشن اور آراے بازار کے لئے بس چلانے کی تفصیلات

*537: محترمہ عائشہ جاوید: کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ اسلام پورہ، ساندہ کلاں سے سٹیشن اور آراے بازار لاہور کے لئے روٹ نمبر 1، 2، 3 کی بسیں چل رہی تھیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اب ان روٹس پر یہ بسیں بند کر دی گئی ہیں جس اتھارٹی کے احکامات کے باعث ایسا ہوا اس کا نام، عہدہ اور موجودہ تعیناتی سے آگاہ کریں؟

(ج) ان روٹس پر کب تک بسیں چلا دی جائیں گی؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) پرانی الائنمنٹ میں روٹ نمبر 1 آراے بازار سے ساندہ تک تھا جس پر پرانی نان اے سی بسیں چلا کرتی تھیں مگر بعد میں اس وقت کی ٹرانسپورٹ کمپنی نے لاہور میں اپنی سروس کو بند کر دیا۔

روٹ نمبر 1- کی موجودہ الائنمنٹ جو کہ آراے بازار تا سول سیکر ٹریٹ ہے اس پر اے سی بسیں چلائی جا رہی ہیں اس الائنمنٹ کو BRT شروع ہونے کے بعد نئے سرے سے ڈیزائن کیا گیا ہے چونکہ ساندہ روڈ پر غیر قانونی تجاوزات اور چنگ چپ رکشوں کی بھرمار ہے اور سڑک کے بہت زیادہ تنگ ہونے کی وجہ سے وہاں پر بس آپریشن ناممکن ہے۔

روٹ نمبر 2- (جنرل بس سٹینڈ تا مراکہ) جو کہ عرصہ دراز سے بند پڑا ہوا تھا لاہور ٹرانسپورٹ کمپنی نے نئے سرے سے اس روٹ کا آغاز کیا اور اب اس الائنمنٹ پر نئی اے سی بسیں عوام الناس کو سفری سہولیات مہیا کر رہی ہیں۔

روٹ نمبر 3- (ریلوے سٹیشن تا اسلام پورہ) مورخہ 2013-10-23 سے آپریشنل کر دیا گیا ہے روڈ تنگ ہونے کی وجہ سے مزد / منی بس کو عارضی طور پر اس روٹ پر سروس مہیا کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ روٹس کسی بھی اتھارٹی کے کہنے پر بند نہ کئے گئے ہیں۔

(ج) روٹ نمبر 1، 2 اور 3 آپریشنل ہیں جن پر عوام الناس کو بہترین سفری سہولیات مہیا کی جا رہی ہیں۔ ایم اے او کالج سے ساندہ تک روڈ بس آپریشن کے لئے سازگار نہیں ہے اس لئے روٹ نمبر 3 پر مزد / منی بس کو چلنے کی اجازت دی گئی ہے۔

محکمہ ٹرانسپورٹ میں خالی اسامیوں کی تفصیلات

*775: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ ٹرانسپورٹ پنجاب میں سینکڑوں کی تعداد میں اسامیاں خالی ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ صوبہ کے زیادہ تر اضلاع میں سیکرٹری ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی تعینات نہ ہیں؟

(ج) کیا حکومت تمام اضلاع میں سیکرٹری ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ درست نہ ہے کہ محکمہ ٹرانسپورٹ پنجاب میں سینکڑوں کی تعداد میں اسامیاں خالی ہیں بلکہ محکمہ ٹرانسپورٹ میں فی الوقت 16 اسامیاں بوجہ Recruitment Ban خالی ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

MMPI	1
TSI	1
STENO GRAPHER	4
JUNIOR CLERK	6
DRIVER	2
NAIB QASID	2
TOTAL	16 posts

(ب) یہ درست نہ ہے صوبہ کے ڈویژنل ہیڈ کوارٹرز پر S&GAD سے سیکرٹری DRTA's تعینات ہیں جبکہ ڈسٹرکٹ لیول پر محکمہ ٹرانسپورٹ کے 19 سیکرٹری DRTA's تعینات ہیں باقی ڈسٹرکٹ میں چیئرمین DRTA (DCO) نے سیکرٹری DRTA کا اضافی چارج اے سی رینک کے آفیسر کو دیا ہوا ہے جو کہ اپنے دفاتر میں احسن طریقے سے ذمہ داریاں سرانجام دے رہے ہیں۔

محکمہ تمام اضلاع میں سیکرٹری DRTA تعینات کرنے کا ارادہ رکھتا ہے جو legal process مکمل ہونے پر جلد تعینات کر دیئے جائیں گے۔

(ج) اس سوال کا جواب جز (ب) میں دیا جا چکا ہے۔

ضلع راولپنڈی، روٹ پر مٹ جاری کرنے و آمدن کی تفصیلات

*1035: جناب آصف محمود: کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع راولپنڈی میں 2012-13 میں کتنے روٹ پر مٹ جاری کئے اور ان سے کتنی آمدنی ہوئی، آگاہ کریں؟

(ب) 2012-13 میں محکمہ نے ضلع راولپنڈی میں عوام کو ٹرانسپورٹ کی سہولیات فراہم کرنے کے لئے کتنا فنڈ رکھا اور کیا کیا سہولیات مہیا کی گئیں، آگاہ کریں؟
وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع راولپنڈی میں 2012-13 کے دوران 23,665 روٹ پر مٹ جاری کئے گئے اور ان سے 5,26,37,200 روپے آمدن ہوئی ہے۔

(ب) گورنمنٹ کی جانب سے محکمہ کو ٹرانسپورٹ کی سہولیات فراہم کرنے کے لئے کوئی فنڈ نہیں دیا جاتا البتہ عوام کو سفری سہولیات مہیا کرنے کے لئے ضلع ہذا میں پنجاب گورنمنٹ کی جانب سے پندرہ عدد سی این جی بسیں راول ٹریولرز کے اشتراک سے روٹ نمبر D-10 (جو کہ پی ایم اے بلڈنگ راولپنڈی سے گوجرانگ تک ہے) چلائی جا رہی ہیں۔ اسی طرح (C) کلاس اور (D) کلاس ویگن سٹینڈز مہیا کئے گئے ہیں جن پر مسافروں کو بہتر سہولیات مہیا کرنے کے لئے ٹھنڈے پانی کے کولر۔ صاف ستھرے ٹائلٹ اور بیٹھنے کے لئے خواتین و حضرات کے لئے الگ الگ ویٹنگ روم بنائے گئے ہیں نیز ڈینگی سے بچاؤ کے لئے حکومت کی ہدایات کے مطابق سپرے کروائے گئے اور حفاظتی تدابیر کا شعور اجاگر کرنے کے لئے بیسز اور فلکس وغیرہ آویزاں کروائے گئے۔

راولپنڈی: دھواں چھوڑتی گاڑیوں کے خلاف گرینڈ آپریشن کرنے کی تفصیلات

*1036: جناب آصف محمود: کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ راولپنڈی شہر میں سڑکوں پر دھواں چھوڑتی ہزاروں گاڑیوں سے فضائی آلودگی بڑھ رہی ہے، مختلف بیماریاں جنم لے رہی ہیں جس میں سانس کی بیماریاں سرفہرست ہیں؟

(ب) کیا حکومت دھواں چھوڑتی گاڑیوں کے خلاف گرینڈ آپریشن کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟
وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ درست نہ ہے راولپنڈی شہر میں دھواں چھوڑنے والی گاڑیوں کی تعداد نہ ہونے کے برابر ہے محکمہ ٹرانسپورٹ کے فیلڈ سٹاف، ایم ایم پی آئی اور موٹر ویکلز ایگزامینر ایسی گاڑیوں کے خلاف موٹر ویکلز رولز 1969 کی شق 163 کے تحت قانونی کارروائی عمل میں لاتے ہیں اور

ایسی گاڑیوں کے روٹ پر مٹ اور فٹنس سرٹیفکیٹ معطل کر دیئے جاتے ہیں تاوقتیکہ مالک گاڑی کو درست حالت میں دوبارہ متعلقہ آفیسر کے پاس فٹنس کے لئے نہ لائے۔
فضائی آلودگی کے تدارک کے لئے محکمہ ٹرانسپورٹ کے علاوہ ٹریفک پولیس اور محکمہ انوائرنمنٹ بھی قانونی کارروائی عمل میں لاتے رہتے ہیں۔

(ب) دھواں چھوڑنے والی گاڑیوں کے خلاف سیکرٹری ڈی آر ٹی اے راولپنڈی نے محکمہ تحفظ ماحول کے ساتھ مل کر حال ہی میں ایک ٹیم تشکیل دی ہے جو کہ ایسی تمام گاڑیوں کے خلاف کارروائیاں کر رہی ہے اور آئندہ اس کارروائی کو مزید تیز تر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اس ٹیم کے ممبران کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

1. SI, DRTA RAWALPINDI
2. INSPECTOR ENVIRONMENT
3. WARDON TRAFFIC POLICE

ضلع قصور: دھواں چھوڑتی گاڑیوں سے فضائی آلودگی میں اضافہ و تدارک کی تفصیلات

*1040: شیخ علاؤالدین: کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع قصور میں سڑکوں پر دھواں چھوڑتی گاڑیوں سے فضائی آلودگی روز بروز بڑھ رہی ہے؟

(ب) محکمہ اس فضائی آلودگی کے تدارک کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہا ہے؟

(ج) 2012-13 کے دوران ضلع قصور میں کل کتنی دھواں چھوڑتی گاڑیوں کے چالان کئے گئے اور ان کو کتنا جرمانہ کیا گیا؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع قصور میں گاڑیوں کی سخت چیکنگ کی وجہ سے فضائی آلودگی کے مسائل قابو میں ہیں۔

(ب) دھواں چھوڑنے والی گاڑیوں کے خلاف موٹر ویکل آرڈیننس کی شق 163 کے تحت چالان کر کے گاڑی کے مالک کو گاڑی ٹھیک کروانے کے لئے ہدایت کی جاتی ہے ایسی گاڑیوں کی فٹنس سرٹیفکیٹ اور روٹ پر مٹ بھی معطل کر دیئے جاتے ہیں تاوقتیکہ مالک گاڑی کو درست حالت میں دوبارہ متعلقہ آفیسر کے پاس فٹنس کے لئے نہ لائے۔

فضائی آلودگی کے تدارک کے لئے محکمہ ٹریفک پولیس اور محکمہ انوائرنمنٹ بھی قانونی کارروائی عمل میں لاتے رہتے ہیں۔

(ج) 2012-13 کے دوران ضلع قصور میں کل 105 گاڑیوں کے چالان کئے گئے جن میں سے 70 گاڑیاں بند کی گئیں اور بقیہ 35 گاڑیوں کو ٹھیک کروانے کے بعد مبلغ -/51,800 روپے جرمانہ کر کے چھوڑا گیا۔

ضلع قصور: خواتین کو ٹرانسپورٹ کی فراہمی کی تفصیلات

*1041: شیخ علاؤ الدین: کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع قصور میں عورتوں کو سفر کرنے کے لئے ٹرانسپورٹ کی شدید کمی کے سبب شدید مشکلات کا سامنا ہے؟

(ب) کیا حکومت قصور میں ورکنگ دومن (خواتین) کے لئے خصوصی ٹرانسپورٹ چلانے کے لئے سنجیدگی سے غور کر رہی ہے، اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) چونکہ قصور ایک چھوٹا ضلع ہے اس لئے قصور اربن ایریا میں نہ اربن ویگنیں اور نہ ہی بسیں چلتی ہیں البتہ ضلع قصور میں مختلف انٹر سٹی روٹوں پر 328 بسیں اور 280 ویگنیں عوام بشمول خواتین کو سفری سہولیات مہیا کر رہی ہیں۔ اس کے علاوہ لوکل / پرائیویٹ ٹرانسپورٹ (جس میں موٹر سائیکل رکشے اور سی این جی رکشے شامل ہیں) میں خواتین آسانی سفر کر سکتی ہیں۔

(ب) حکومت پنجاب نے گزشتہ سالوں میں وقفہ فوقہ مسافر خواتین کے لئے مختلف اضلاع میں علیحدہ بس سروس کا آغاز کیا تھا لیکن ان مخصوص بسوں میں خواتین مسافروں کی تعداد نشستوں کی تعداد کے لحاظ سے بہت کم تھی جو کہ مالی خسارے کا سبب بن رہی تھی جس کی وجہ سے اس سروس کو بند کر دیا گیا تھا۔

لاہور: جنرل ہسپتال سے داروغہ والا روٹ پر چلنے والی بسوں

میں اضافہ کرنے کی تفصیلات

*1219: ڈاکٹر مراد اس: کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) جنرل ہسپتال لاہور سے داروغہ والا روٹ پر کتنی 26 نمبر بسیں چل رہی ہیں؟

- (ب) کیا یہ درست ہے کہ اس روٹ نمبر 26 پر چلنے والی بسوں میں کمی کر دی گئی ہے؟
- (ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اتنے بڑے روٹ پر بسوں میں کمی کے باعث عوام کو شدید مشکلات کا سامنا ہے؟
- (د) کیا حکومت مذکورہ بالا روٹ پر مزید بسیں چلانے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ مسافروں کی مشکلات کو کم سے کم کیا جاسکے؟
- وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):
- (الف) روٹ نمبر B-26 پر اس وقت 12 نئی اے سی بسیں چلائی جا رہی ہیں اور بسوں کی تعداد تھرڈ پارٹی سروے کے بعد متعین کی گئی ہے۔
- (ب) یہ درست نہ ہے۔ متعلقہ روٹ پر مارچ 2013 سے نئی اے سی بس سروس کا آغاز کیا گیا تھا اور بسوں میں بغیر کسی تبدیلی یا کمی کے مسافروں کو اعلیٰ معیار کی سفری سہولیات بہم پہنچائی جا رہی ہیں۔
- (ج) یہ درست نہ ہے۔ متعلقہ روٹ پر بسوں کی تعداد میں کمی نہ کی گئی ہے۔
- (د) لاہور ٹرانسپورٹ کمپنی کا پلاننگ ونگ اس سلسلہ میں پسینجر رائڈر شپ کی جانچ پڑتال کے لئے فزیکل سروے کرواتی ہے جس سے بغور یہ جائزہ لیا جاتا ہے کہ روٹ پر مسافروں کی تعداد کے مطابق کتنی بسیں ہونی چاہئے۔
- مستقبل میں اگر مذکورہ روٹ پر بسوں کی تعداد کو بڑھانے کی ضرورت محسوس ہوئی تو متعلقہ آپریٹر کو ہدایات جاری کی جاسکتی ہیں۔
- مزید یہ کہ لاہور ٹرانسپورٹ کمپنی بسوں کے دورانیہ کو مزید کم کرنے کے لئے اقدامات کر رہی ہے اور ساتھ ہی تمام اربن روٹس بشمول B-26 پر بسوں کی تعداد بڑھانے کے لئے کوشاں ہے۔

لاہور: شمالی لاہور میں ٹرانسپورٹ کی سہولت فراہم کرنے کی تفصیلات

*1423: محترمہ راحیلہ خادم حسین: کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) شمالی لاہور میں اس وقت کتنی بسیں چل رہی ہیں؟

- (ب) کیا یہ درست ہے کہ شمالی لاہور میں حکومت کی طرف سے بہت کم بسیں چلائی جا رہی ہیں ان میں محکمہ اضافہ کرنے کا ارادہ رکھتا ہے تو کب تک؟
- (ج) شمالی لاہور میں گورنمنٹ اور پرائیویٹ کمپنیوں کی طرف سے کل کتنی بسیں چلائی جا رہی ہیں الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

- (الف) شمالی لاہور میں اس وقت مختلف روٹس پر بس اور مزد اٹرانسپورٹ عوام الناس کو سفری سہولیات فراہم کر رہی ہے جن کی تعداد درج ذیل ہے۔

بسوں کی تعداد = 67

مزدوں کی تعداد = 70

- (ب) یہ درست ہے کہ شمالی لاہور میں بسوں کی تعداد کم ہے جس کی بنیادی وجہ غیر قانونی چنگ چڑی رکشا ہے جو کہ شمالی لاہور کی طرف جانے والے بیشتر روٹس کے لئے بہت زیادہ مالی خسارہ کا باعث بن رہا ہے اور ساتھ ہی سڑک پر بس آپریشن کے لئے پریشانی کا سبب بنتا ہے جس کی وجہ سے مختلف حادثات رونما ہو چکے ہیں۔ آپریٹر حضرات مالی خسارہ اور بس آپریشن میں مشکلات کی وجہ سے ان روٹس پر اپنی بسوں کو چلانے کے لئے آمادہ نہیں ہیں۔ لاہور ٹرانسپورٹ کمپنی مختلف اوقات میں ان روٹس پر غیر قانونی چنگ چڑی رکشا کے خلاف کارروائی عمل میں لاتی ہے مگر میڈیا اور سیاسی اثر و رسوخ کی وجہ سے خاطر خواہ کامیابی ممکن نہ ہو سکی کیونکہ چنگ چڑی رکشا مالکان ایک مافیائی صورت اختیار کر چکے ہیں۔

نتیجتاً جب تک ان غیر قانونی چنگ چڑی رکشا کی روٹس پر موجودگی رہتی ہے کوئی بھی بس آپریٹر بس چلانے کے لئے آمادہ نہیں ہو سکتا اور اس مافیائے کے خلاف کارروائی ضلعی حکومت کے ساتھ مل کر ہی عمل میں لائی جاسکتی ہے۔

تمام تر مشکلات کے باوجود لاہور ٹرانسپورٹ کمپنی شمالی علاقہ کی طرف سے چلنے والے روٹس پر بسوں اور مزدوں کے ساتھ عوام الناس کو سفری سہولیات بہم پہنچا رہی ہے۔

- (ج) شمالی لاہور کی طرف جانے والے مختلف روٹس پر چلنے والی بسوں اور مزدوں کی تعداد ذیل میں تفصیلاً بیان کی جا رہی ہے۔

روٹ نمبر 4 (جنرل بس سٹینڈ جالو موڑ) = 10 مزدے

روٹ نمبر 12 (ریلوے سٹیشن تاننٹر کالونی براستہ دھر مپورہ، صدر چوک) = 22 بسیں

روٹ نمبر 12A (بھائی پوٹرن تاراے بازار براستہ دھر پورہ، صدر چوک)	=	9 بسیں
روٹ نمبر 17 (ریلوے سٹیشن تاج پونڈ)	=	12 مزدے
روٹ نمبر 22 (ٹھوکر ناز بیگ تاجو موڑ براستہ جلو پارک، گھر کی ہسپتال)	=	48 مزدے
روٹ نمبر 26 (نشتی پوٹرن تاجو گنگی سلامت پورہ براستہ مغلیہ پورہ، شمالا مارچوک، داروہ والا)	=	11 بسیں
روٹ نمبر 36 (داروہ والا تاجو گنگی امر سدھو)	=	15 بسیں
روٹ نمبر 59 (آراے بازار تایدیاں)	=	10 بسیں

لاہور-ریلوے سٹیشن سے جلو موڑ روٹ پر مزید بسیں چلانے کی تفصیلات

*1627: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور ریلوے سٹیشن سے (جی ٹی روڈ) جلو موڑ تک عوام کی سہولت کے لئے حکومت نے کتنی بسیں چلائی ہیں، تعداد بیان فرمائی جائے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ بسوں کی تعداد نہ ہونے کے برابر ہے؟

(ج) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ریلوے سٹیشن سے جلو موڑ تک بسوں کی تعداد میں اضافہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) مذکورہ روٹ نمبر B-4 (جنرل بس سٹینڈ تاجو موڑ براستہ ریلوے سٹیشن) اس وقت 10 سے

12 منی بسیں / مزدے عوام الناس کو سفری سہولیات دے رہے جو کہ عارضی بنیادوں شاف گیپ اینجمنٹ کے تحت چلائے جا رہے ہیں۔ لاہور ٹرانسپورٹ کمپنی مذکورہ روٹ پر بسیں چلانے کے لئے عملی طور پر اقدامات کر رہی ہے مگر بنیادی طور پر سب سے بڑی رکاوٹ غیر قانونی طور پر چلنے والے موٹر سائیکل رکشا ہیں جن کی وجہ سے آپریٹرز اس روٹ پر بسیں چلانے کے لئے آمادہ نہیں ہو رہے۔

یہ امر قابل ذکر ہے نیو خان ٹرانسپورٹ کمپنی کے بند ہونے کے بعد لاہور ٹرانسپورٹ کمپنی نے مذکورہ روٹ فرسٹ بس پرائیویٹ لمیٹڈ کو الاٹ کیا جو مرحلہ وار بسوں کی تعداد میں اضافہ بھی کر رہا تھا مگر غیر قانونی رکشا جو کہ مافیا کی صورت اختیار کر چکا ہے بس آپریٹر کے لئے بہت زیادہ مالی خسارہ کا باعث بنا جس کی وجہ سے آپریٹر کو مجبوراً روٹ کو بند کرنا پڑا۔ لاہور ٹرانسپورٹ کمپنی نے متعدد بار ان غیر قانونی موٹر سائیکل رکشا کے خلاف آپریشن کا آغاز کیا

مگر حکومت مخالف عناصر اور رکشا مافیا کی طرف سے پُر تشدد کارروائیوں کے سبب کامیابی ممکن نہ ہو سکی۔

- (ب) درج بالا جواب میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ فی الوقت مذکورہ روٹ پر مزدے / منی بسیں چل رہی ہیں اور ادارہ روٹ پر جلد از جلد بس سروس بحال کرنے کی ہر ممکن کوشش کر رہا ہے۔
- (ج) انشاء اللہ جلد ہی مذکورہ روٹ پر بس آپریشن کا آغاز کر دیا جائے گا اور مرحلہ وار بسوں کی تعداد میں اضافہ بھی ممکن ہو سکے گا۔

ضلع لاہور: فنڈز کی فراہمی و دیگر تفصیلات

*2731: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) ضلع لاہور میں 2012-13 کے دوران کتنا فنڈز کس کس مد کے لئے فراہم کیا گیا؟
- (ب) مذکورہ عرصہ میں کتنے روٹ پر مٹ جاری کئے گئے اور ان سے محکمہ کو کتنی آمدن ہوئی؟
- (ج) مذکورہ ضلع میں اس عرصہ کے دوران عوام کو ٹرانسپورٹ کی کیا کیا سہولیات فراہم کی گئیں؟
- وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) لاہور ٹرانسپورٹ کمپنی کو سال 2012-13 میں جو فنڈز حکومت کی طرف سے جاری ہوئے ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

- (i) آپریٹنگ اخراجات کی مد میں مبلغ -/139,606,339 روپے فنڈز جاری ہوئے۔
- (ii) آپریشنل سبسڈی کی مد میں مبلغ -/134,823,595 روپے فنڈز جاری ہوئے۔
- (ب) لاہور ٹرانسپورٹ کمپنی لاہور شہر اور گرد و نواح میں اربن ٹرانسپورٹ (اربن بس، وینگن، مزدا / منی بس، فورسٹروک رکشا، ٹیکسی) کو ریگولیٹ کرتا ہے۔

سال 2012-13 میں لاہور ٹرانسپورٹ کمپنی نے درج بالا پبلک ٹرانسپورٹ کے لئے 6,985 روٹ پر مٹ جاری کئے جس کی مد میں ادارہ و حکومت پنجاب کو مبلغ -/21,129,680 روپے کی آمدن ہوئی۔

- (ج) لاہور شہر میں عوام الناس کو بہترین سفری سہولیات کی فراہمی لاہور ٹرانسپورٹ کمپنی کی اولین ترجیح ہے اور اس مقصد کے تحت عملی طور پر کاوشیں بدستور جاری ہیں۔ ذیل میں ان روٹس کا ذکر کیا جا رہا ہے جو کہ 2012-13 کے دوران آپریشنل کئے گئے۔

- 1- روٹ نمبر B-1 (بیکر ٹریٹ تارے بازار)
- 2- روٹ نمبر B-2 (جنرل بس سٹینڈ تھراک)
- 3- روٹ نمبر B-4 (جنرل بس سٹینڈ تاجو موڑ)
- 4- روٹ نمبر B-8 (جنرل بس سٹینڈ علامہ اقبال انٹرنیشنل ایرپورٹ)
- 5- روٹ نمبر B-19 (نیازی چوک تالگرگ مین مارکیٹ)
- 6- روٹ نمبر B-21 (ریلوے سٹیشن تاشیخو پورہ)
- 7- روٹ نمبر B-22 (علامہ اقبال انٹرنیشنل ایرپورٹ تا ویلنیشیا گول چکر)
- 8- روٹ نمبر B-28 (علامہ اقبال انٹرنیشنل ایرپورٹ تا گرین ٹاؤن)
- 9- روٹ نمبر B-41 (ریلوے سٹیشن تالیقت آباد)
- 10- روٹ نمبر B-49 (ریلوے سٹیشن تاکاموکی)
- 11- روٹ نمبر B-49 A (ریلوے سٹیشن تھرید کے)
- 12- روٹ نمبر B-51 (گجومتہ تاقصور)
- 13- روٹ نمبر B-55 (ریلوے سٹیشن تاسبزہ زار کالونی)
- 14- روٹ نمبر B-58 (ٹھوکر نیازیگ تاپھول نگر)

مزید برآں لاہور ٹرانسپورٹ کمپنی دوسرے تمام نان آپریشنل اربن روٹس پر بھی معیاری اور سستی اے سی بس سروس چلانے کے لئے اقدامات کر رہی ہے تاکہ عوام الناس کو بہتر سفری سہولیات بہم پہنچائی جاسکیں۔

صوبہ میں چلنے والی سرکاری بسوں کی تعداد دیگر تفصیلات

*2966: محترمہ سعدیہ سہیل رانا: کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب میں سرکاری بسیں کن کن اضلاع میں کتنی کتنی چل رہی ہیں؟

(ب) حکومت مزید کن کن اضلاع میں سرکاری بسیں چلانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) حکومت پنجاب کی طرف سے کوئی سرکاری بسیں کسی بھی ضلع میں نہیں چل رہیں۔

(ب) اس جز کا جواب اوپر دے دیا گیا ہے۔

ضلع ٹوبہ سنگھ: بسوں اور ویگنوں کے اڈے و دیگر تفصیلات

*3024: لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) سردار محمد ایوب خان: کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش

بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں بسوں اور ویگنوں کے اڈوں کی تعداد کتنی ہے؟

- (ب) مذکورہ اڈوں پر محکمہ کی طرف سے کیا کیا سہولیات فراہم کی گئی ہیں؟
- (ج) کیا یہ درست ہے کہ اس ضلع کے تمام بسوں اور وگنوں کے اڈوں پر صفائی کا کوئی انتظام نہ ہے؟
- (د) کیا یہ بھی درست ہے کہ لاری اڈا ٹوبہ ٹیک سنگھ شہر کے وسط میں ہے جس کی وجہ سے ٹریفک کے مسائل بڑھ جاتے ہیں؟
- (ه) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان مسائل کے پیش نظر حکومت نے لاری اڈا کو شہر سے باہر منتقل کرنے کے لئے جگہ مختص کی ہوئی ہے، اگر ہاں تو حکومت کب تک لاری اڈا کو شہر سے باہر منتقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

- (الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں بسوں اور وگنوں کے اڈوں کی کل تعداد 4 ہے اور یہ تمام سی کلاس سٹینڈز ہیں۔

1-	ٹوبہ ٹیک سنگھ	2-	گوجرہ
3-	کمالیہ	4-	پیر محل

- (ب) چونکہ سی کلاس سٹینڈز کی دیکھ بھال سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے ذمے ہے اس لئے یہ سہولیات فراہم کرنا محکمہ ٹرانسپورٹ کی ذمہ داری نہ ہے مذکورہ اڈوں پر درج ذیل سہولیات موجود ہیں۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ	گوجرہ	کمالیہ	پیر محل
ٹرینل بلڈنگ	ٹرینل بلڈنگ	واش روم (مردانہ / زنانہ)	ٹرینل بلڈنگ
ویٹنگ ایریا	ویٹنگ ایریا	باؤنڈری وال	ویٹنگ ایریا
واش روم (مردانہ / زنانہ)	واش روم (مردانہ / زنانہ)	شید	واش روم (مردانہ / زنانہ)
لائٹنگ سسٹم	باؤنڈری وال	بیچ	باؤنڈری وال

- (ج) یہ درست نہ ہے۔ صفائی کا انتظام ٹھیک ہے اور وقتاً فوقتاً ان اڈوں کی چیکنگ بھی کی جاتی ہے۔
- (د) جی ہاں! ٹوبہ ٹیک سنگھ کا لاری اڈا شہر کے وسط میں ہے جس سے ٹریفک مسائل جنم لیتے ہیں جن کے تدارک کے لئے اقدامات کئے جا رہے ہیں اور زمین کے حصول کے لئے کوشش کی جا رہی ہے۔

(ہ) جی نہیں حکومت کی طرف سے لاری اڈا کو شہر سے باہر منتقل کرنے کے لئے ابھی تک زمین الاٹ نہیں کی گئی لیکن ٹی ایم اے ٹوبہ ٹیک سنگھ لاری اڈا شہر سے باہر منتقل کرنا چاہتی ہے اور زمین کے حصول کے لئے کوشش کی جا رہی ہے۔

ضلع ننکانہ صاحب: منظور شدہ ویگن / بس اڈوں کی تعداد دیگر تفصیلات

*3063: ملک ذوالقرنین ڈوگر: کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) پرائیویٹ ویگن اور بس اڈا منظور کروانے کے لئے کیا شرائط ہیں؟
 (ب) ضلع ننکانہ میں اس وقت منظور شدہ اڈوں کی تفصیل مع مالکان سے آگاہ فرمائیں؟
 (ج) ان اڈوں میں مسافروں کی سہولت کے لئے کئے جانے والے اقدامات کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟
 (د) اگر مسافروں کی سہولت کے لئے مکمل انتظامات نہیں ہیں تو کیا محکمہ ان اڈا مالکان کے خلاف کوئی کارروائی کا ارادہ رکھتا ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) پرائیویٹ ویگن / بس سٹینڈز کی (اصطلاح) رول 253 موٹر ویکلز رولز 1969 (MVR) کے تحت Class Stands (D) بیان کی گئی ہے ان سٹینڈز کی منظوری کے لئے شرائط و ضوابط مذکورہ موٹر ویکلز رولز کی شق نمبر A-253, 253, 263, 256 میں وضع کی گئی ہیں مذکورہ قواعد کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع ننکانہ صاحب میں منظور شدہ اڈوں C Class & D Class Stands کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) سیکرٹری ڈسٹرکٹ ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی ننکانہ صاحب موٹر ویکلز رولز کی شق نمبر 256 میں مقرر کی گئی سہولتوں کی فراہمی کو یقینی بنانے کے لئے ان اڈوں کا وقتاً فوقتاً معائنہ کرتے ہیں۔

(د) جیسا کہ ج: (ج) میں بیان کیا گیا ہے کہ اگر کسی سٹینڈ پر مذکورہ قانون کی شق کی رو سے مقرر کردہ سہولتوں کی فراہمی کو نظر انداز کیا گیا ہے تو اس سٹینڈ کے مالک کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

گوجرانوالہ: محکمہ ٹرانسپورٹ کے دفاتر و دیگر تفصیلات

*3166: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) گوجرانوالہ میں محکمہ ٹرانسپورٹ کے کون کون سے دفاتر کہاں کہاں کام کر رہے ہیں؟
 (ب) ان دفاتر میں کیا کیا فرائض سرانجام دیئے جا رہے ہیں؟
 (ج) ان دفاتر کے ذرائع آمدن کیا ہیں؟
 (د) ان دفاتر کے سال 2011-12 اور 2012-13 کے اخراجات اور آمدن کی تفصیل فراہم کریں؟
 (ه) ان دفاتر میں کل کتنے ملازم، عہدہ اور گریڈ وار کام کر رہے ہیں؟
 (و) ان ملازمین میں سے کس کس کے خلاف کس کس بناء پر محکمانہ کارروائی کہاں کہاں ہو رہی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

- (الف) ضلع گوجرانوالہ میں محکمہ ٹرانسپورٹ کے درج ذیل دفاتر کام کر رہے ہیں:
- (۱) دفتر ٹیکر ٹری، ڈسٹرکٹ ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی، جوکشر آفس گوجرانوالہ میں واقع ہے۔
 - (۲) دفتر موٹر ویکل ریگولیشن، جنرل بس سٹینڈ کی بلڈنگ گوجرانوالہ میں واقع ہے۔
- (ب) ان دفاتر میں سرانجام دیئے جانے والے فرائض کی تفصیل حسب ذیل ہے:-
- (۱) دفتر ڈسٹرکٹ ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی، گوجرانوالہ۔
 - (۱) منظوری، اجراء / تجدید لائسنس ہائے سی و ڈی کلاس سٹینڈرز۔
 - (۲) اجراء / تجدید لائسنس ہائے باڈی بلڈنگ و رکشاپس و گڈز فار وڈنگ انجینئرز۔
 - (۳) اجراء / تجدید روٹ پر مٹ ہائے برائے کرشل گاڑیاں۔
 - (۴) کلاسیفیکیشن برائے روٹ حدود ضلع گوجرانوالہ۔
 - (۵) تنسیخ و معطلی روٹ پر مٹ ہائے۔
 - (۶) شکایات وصولی زائد کرایہ و ناجائز وصولی پارکنگ فیس وغیرہ کا ازالہ کرنا۔
 - (۷) چالان ہائے گاڑیوں کی سماعت کرنا اور جرمانہ / سزا زیر موٹر ویکل آرڈیننس 1965 رولز 1969 عائد کرنا۔
 - (۸) بطور کلیم ٹریبونل متاثرین حادثات کے کلیم ہائے کا فیصلہ کرنا۔
 - (۲) دفتر موٹر ویکل ریگولیشن گوجرانوالہ
 - (۱) فٹنس سرٹیفکیٹ کا اجراء / تجدید کرنا۔ خستہ حال گاڑیوں کی فٹنس کو معطل کرنا۔
 - (۲) گورنمنٹ کی ناکارہ گاڑیوں کے کنڈم سرٹیفکیٹ جاری کرنا۔
 - (۳) گورنمنٹ کی گاڑیوں کو فی کلو میٹر اور تچ کے حساب سے سرٹیفکیٹ جاری کرنا۔

- (۴)۔ ٹریفک حادثات کی صورت میں ایکسیڈنٹ انکوائری کمیٹی کا ممبر۔
- (۵)۔ ڈرائیونگ ٹسٹ بورڈ میں کمرشل گاڑیوں کے ڈرائیوروں کو لائسنس جاری کرنے والی کمیٹی کا ممبر۔
- (۶)۔ گورنمنٹ کی گاڑیوں کی مرمت اور تبدیلی پر زہ جات کے لئے سرٹیفکیٹ جاری کرنا۔
- (۷)۔ گورنمنٹ کے دفاتر میں ڈرائیور حضرات کی بھرتی کے لئے ٹیکنیکل ممبر۔
- (۸)۔ موٹروے ایکٹ قوانین کی خلاف ورزی پر چالان کرنا۔
- (۹)۔ پرائیویٹ ڈرائیونگ ٹریننگ سکولز کی انسپکشن کرنا۔
- (۱۰)۔ ہاڈی بلڈنگ ورکشاپس کی انسپکشن کرنا۔

- (ج) یہ کہ ہر دو دفاتر حکومت پنجاب محکمہ ٹرانسپورٹ کے ذرائع آمدن درج ذیل ہیں:
- روٹ پر مٹ اجراء و تجدید فیس، فٹنس سرٹیفکیٹ اجراء و تجدید فیس، لائسنس فیس بابت اجراء و تجدید سی وڈی کلاس سٹینڈرز، لائسنس فیس بابت اجراء و تجدید گڈز فارورڈنگ رجسٹریز اور لائسنس فیس بابت اجراء و تجدید ہاڈی بلڈنگ ورکشاپس وغیرہ۔
- (د) یہ کہ ہر دو دفاتر کے اخراجات اور آمدن برائے مالی سال 2012-13، 2011-12 کی تفصیل درج ذیل ہے:

2011-12

نام فیس	کل وصولی / آمدن	اخراجات
روٹ	12,732,100/-	--
فٹنس	7,411,850/-	--
ٹریفک جرمانہ	884,400	--
کل میزبان	21,028,350	5,011,327

2012-13

نام فیس	کل وصولی	اخراجات
روٹ	19,113,500	--
فٹنس	8,536,750	--
ٹریفک جرمانہ	929,400	--
کل میزبان	28,559,650/-	4,978,510/-

- (ہ) یہ کہ ہر دو دفاتر میں کام کرنے والے ملازمین کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

دفتر سیکرٹری ڈسٹرکٹ ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی، گوجرانوالہ:-

عمدہ	گریڈ	تعداد ملازمین
سیکرٹری، ڈی آر ٹی اے، گوجرانوالہ	17	01
ایم، ایم پی، آئی	16	01

01	14	سینیو گرافر
01	14	اسٹنٹ
01	09	سینئر کلرک
02	07	جونیئر کلرک
02	05	کاسٹنڈیل
01	04	ڈرائیور
01	01	نائب قاصد
01	01	خاکروب
12		ٹوٹل

دفتر موٹر ویکلز ایگزامینر، گوجرانوالہ

01	11	موٹر ویکلز ایگزامینر
01	07	جونیئر کلرک
01	01	چوکیدار
03		ٹوٹل

(و) یہ کہ ان دفاتر میں اس وقت کام کرنے والے افسران / ملازمین میں سے کسی کے خلاف بھی کوئی باقاعدہ انکوائری نہ چل رہی ہے۔

لاہور: میٹرو بس سروس میں ملازمین کی تعداد و دیگر تفصیلات

*3197: میاں خرم جہانگیر وٹو: کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) میٹرو بس سروس لاہور کے دفتر میں کام کرنے والے افسران و ماتحت عملہ کی تعداد کتنی ہے، نام اور عہدہ و سکیل وار تفصیل بتائی جائے؟

(ب) کیا ان ملازمین کی تعیناتی مستقل بنیادوں پر ہے؟

(ج) ان ملازمین کی تنخواہوں و دیگر مددات میں سالانہ کتنے اخراجات ہوتے ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) میٹرو بس سروس لاہور کے دفتر میں کام کرنے والے افسران و ماتحت عملہ کی تعداد 49 ہے

ان افسران و ماتحت عملہ کے نام اور عہدہ و سکیل کی تفصیلات (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ب) ان ملازمین کی تعیناتی تین سالہ کنٹریکٹ کی بنیاد پر کی گئی ہے۔

(ج) مالی سال 2013-14 میں 31 مئی 2014 تک ملازمین کو تنخواہوں کی مد میں ادا کی جانے والی رقم -/45,771,008 روپے اور دیگر مدت میں ہونے والے اخراجات -/2,518,323,080 روپے ہیں۔

لاہور: میٹرو بس سروس سے ہونے والی آمدن و دیگر تفصیلات

*3198: میاں خرم جہانگیر وٹو: کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) میٹرو بس سروس میں شاہدہ تاجو متہ لاہور کے روٹ پر روزانہ کتنے مسافر سفر کر رہے ہیں؟

(ب) میٹرو بس سروس سے اب تک کتنی آمدن اور اخراجات ہوئے ہیں؟

(ج) حکومت نے میٹرو بس کی کچھنی کو اب تک کتنی سبسڈی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) میٹرو بس سروس میں شاہدہ تاجو متہ (لاہور) کے روٹ پر مئی کے اعداد و شمار کے مطابق اوسطاً 142,378 مسافر سفر کر رہے ہیں۔

(ب) مالی سال 2013-14 میں 31 مئی 2014 تک ہونے والی آمدنی -/905,361,108 روپے اور اخراجات -/2,564,094,088 روپے ہے۔

(ج) مالی سال 2013-14 میں 31 مئی 2014 تک ادا کی جانے والی سبسڈی کی رقم -/1,658,732,980 روپے ہے۔

صوبہ بھر میں رجسٹرڈ گاڑیوں سے متعلقہ تفصیلات

*3709: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب میں کتنی گاڑیاں رجسٹرڈ ہیں بالخصوص بسیں، مزدا، ویگن، پک اپ، ٹیکسیز، رکشا اور دیگر؟

(ب) مالی سال 2012-13 میں پنجاب میں کتنی گاڑیوں کو فٹنس سرٹیفکیٹ جاری کئے گئے؟

(ج) پنجاب میں فٹنس سرٹیفکیٹ کے بغیر چلنے والی گاڑیوں کی تعداد کیا ہے، کیا فٹنس سرٹیفکیٹ کے بغیر گاڑیوں کو سڑک پر آنے کی اجازت ہے، غیر معیاری سلنڈر ز اور فٹنس نہ رکھنے والی

گاڑیوں پر سی این جی اور پٹرول نہ دینے کی پابندی ہے۔ یہ حکومت مستقبل میں اس حوالے سے کیا اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن پنجاب سے اس کا جواب منگوا گیا جو درج ذیل ہے۔

مورخہ 31- دسمبر 2013 تک کے اعداد و شمار کے مطابق پنجاب میں کل رجسٹرڈ ہونے والی گاڑیوں کی تعداد 8,813,073 ہے جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مالی سال 2012-13 میں صوبہ پنجاب میں کل 397,175 کمرشل گاڑیوں کو فٹنس سرٹیفکیٹ جاری کئے گئے۔

(ج)

(i) پنجاب میں تمام کمرشل / پبلک سروس گاڑیاں فٹنس لینے کی پابند ہیں خلاف ورزی کی صورت

میں مؤثر کارروائی عمل میں لاتے ہوئے دوران ٹریفک چیکنگ 15,753 گاڑیاں چالان و بند کی گئیں اور فٹنس سرٹیفکیٹ حاصل کرنے کے بعد متعلقہ گاڑی ریلیز کی جاتی ہے۔

(ii) فٹنس سرٹیفکیٹ کے بغیر ٹرانسپورٹ و ہیکلز کے سڑک پر آنے کی اجازت نہ ہے۔

(iii) غیر معیاری سلنڈر اور فٹنس نہ رکھنے والی گاڑیوں پر سی این جی نہ دینے کی پابندی ہے جو کہ

(Joint Secretary/Chairman Tasks Force, Ministry of

Petroleum & Natural Resources) کی طرف سے جاری کردہ لیٹر نمبر

CNG-1/12 مورخہ 30-03-2012 کو لگائی گئی تھی۔ اس ضمن میں محکمہ ٹرانسپورٹ

کی طرف سے پورے پنجاب میں ایک مہم جاری ہے جس کے نتیجے میں سال 2013-14

میں کی گئی کارروائی درج ذیل ہے:

122,555	غیر معیاری سلنڈر ز اور فٹنس نہ رکھنے پر چالان کئے گئے۔
35,043	غیر معیاری سلنڈر ز اور فٹنس نہ رکھنے پر گاڑیاں بند کی گئیں
- / 48,575,070 روپے	غیر معیاری سلنڈر ز اور فٹنس نہ رکھنے پر جرمانہ کیا گیا

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

ایل ٹی سی کو چنگچی کا چالان کرنے سے متعلقہ اختیارات اور دیگر تفصیلات

287: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا لاہور ٹرانسپورٹ اتھارٹی، ایل ٹی سی کو چنگچی اور دوسرے رکشاجات کے چالان کرنے کا اختیار دیا گیا ہے؟

(ب) اگر ایل ٹی سی کو اختیار نہیں دیا گیا تو یہ کس اختیار کے تحت چنگچی رکشوں کے چالان کرتی ہے؟

(ج) نیز سال 2013-14 میں ایل ٹی سی نے کتنے چالان کئے اور کتنا جرمانہ کیا گیا؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) لاہور ٹرانسپورٹ کمپنی کا مقصد ضلع لاہور میں عوام الناس کو بہتر، معیاری، سستی اور محفوظ پبلک ٹرانسپورٹ مہیا کرنا ہے مزید یہ کہ موٹر وہیکل آرڈیننس U/S 72-E کے مطابق لاہور ٹرانسپورٹ کمپنی چنگچی، 4 سٹروک رکشا، 2 سٹروک رکشا اور دیگر اربن ٹرانسپورٹ کے خلاف قانونی کارروائی کا اختیار رکھتی ہے۔

(ب) لاہور ٹرانسپورٹ کمپنی کو اختیار حاصل ہے اور درج بالا جواب (الف) میں بیان کیا جا چکا ہے۔

(ج) سال 2013-14 (یکم جنوری 2013 تا 18 ستمبر 2014) کے دوران 156,487 گاڑیوں کے چالان کئے گئے اور مبلغ -/62,583,800 روپے جرمانوں کی مد میں حکومت کے خزانے میں جمع ہوئے۔

پبلک ٹرانسپورٹ کے فٹنس سرٹیفکیٹ سے متعلقہ تفصیلات

299: محترمہ خنا پرویز بٹ: کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پبلک ٹرانسپورٹ کے مالکان کو موٹر وہیکل ایگزامینر سے اپنی گاڑیوں کو Fitness کا سرٹیفکیٹ لینا ہوتا ہے کہ آیا وہ بطور پبلک ٹرانسپورٹ چلنے کے قابل ہیں یا نہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پبلک ٹرانسپورٹ کے لئے چلنے والی گاڑیوں کی ایک عمر ہوتی ہے اور اس عمر کے بعد انہیں روڈ پر آنے سے روک دیا جاتا ہے؟

(ج) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو پچھلے دو سالوں میں لاہور میں کتنی گاڑیوں کے Fitness certificate جاری کئے اور کتنی گاڑیوں کی عمر پوری ہونے پر انہیں روڈز پر آنے سے روکا گیا، نیز خلاف ورزی کرنے والوں کی تعداد کتنی ہے اور ان کے خلاف کیا action لیا گیا؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے ہر قسم کی پبلک ٹرانسپورٹ وہیکل کے مالک کے لئے موٹر وہیکلز رولز کے تحت لازم ہے کہ وہ اپنی گاڑی کا فٹنس سرٹیفکیٹ ہر چھ ماہ کے بعد متعلقہ موٹر وہیکلز ایگزامینر سے حاصل کرے بصورت دیگر چیکنگ کے دوران ایسی گاڑی جس کا فٹنس سرٹیفکیٹ valid نہ ہو یا سرے سے حاصل نہ کیا گیا ہو تو ایسی گاڑیوں کا روڈ پر چلنا ممنوع ہے اور ایسی گاڑیوں کے خلاف موٹر وہیکلز رولز کے تحت کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے ایسی گاڑیاں فزیکلی اور مکینیکلی درستی اور فٹنس سرٹیفکیٹ حاصل ہونے کے بعد ہی روڈ پر چل سکتی ہیں۔

(ب) پبلک ٹرانسپورٹ کے لئے چلنے والی گاڑیوں کی عمر کی کوئی حد مقرر نہ ہے عوام کے جان و مال کی حفاظت کے پیش نظر ہر پبلک ٹرانسپورٹ کو فزیکلی اور مکینیکلی طور پر چیک کرنے کے بعد چھ ماہ تک کا فٹنس سرٹیفکیٹ دیا جاتا ہے۔ فزیکلی اور مکینیکلی unfit گاڑی کا روٹ پر مٹ وقتی طور پر معطل کر دیا جاتا ہے اور جب تک گاڑی fit نہ ہو فٹنس سرٹیفکیٹ دیا جاتا ہے اور نہ ہی روٹ پر مٹ جاری کیا جاتا ہے۔

(ج) پچھلے دو سالوں میں لاہور میں کل - / 1,50,214 روپے گاڑیوں کے فٹنس سرٹیفکیٹ جاری کئے گئے نیز فٹنس سرٹیفکیٹ نہ ہونے کی وجہ سے - / 2,558 گاڑیوں کو چالان و بند کیا گیا اور ان کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے - / 167 گاڑیوں کے روٹ پر مٹ / فٹنس سرٹیفکیٹ معطل کئے گئے؟

جناب سپیکر: شیخ علاؤ الدین صاحب کچھ فرمانا چاہتے ہیں۔

شیخ علاؤ الدین: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں نے آج سے پہلے بھی کئی بار گزارش کی ہے کہ اول تو میرے سوال آتے نہیں ہیں۔ میرے سوال ایک ایک سال سے pending ہیں اور ان میں اہم ترین سوال ہے کہ properties کی original registries رجسٹر آفس رکھ رہا ہے اور ہمیشہ specific

questions کرتا ہوں۔ میرے پاس آج میرے سوالوں کی لسٹ موجود ہے۔ ایک سال سے زیادہ عرصہ ہو گیا ہے یہ سوال نہیں آتے۔۔۔

جناب سپیکر: آج جناب کے سوال تھے اور جناب تشریف نہیں لائے تھے تو اب اس پر کیا کرنا چاہئے؟ شیخ علاؤ الدین: جناب سپیکر! میری بات سُن لیجئے اگر کبھی میرے سوال آتے بھی ہیں تو انتہائی مشکل سے آتے ہیں اور میں نے آپ سے باقاعدہ رولز کا حوالہ دے کر کہا تھا کہ ممبر کوئی ولی تو نہ ہے، اُس کو کیسے پتا لگے گا کہ میرا سوال کل آ رہا ہے؟ سندھ، بلوچستان اور خیبر پختونخوا میں سوال نامے پہلے دیئے جا رہے ہیں اور رولز بھی یہ کہتے ہیں۔ مجھے اس میں زیادہ تکلیف نہیں ہے یہ باقی معزز ممبران کا بھی مسئلہ ہے۔ آپ اس معاملہ پر voting کرالیں کہ سوال نامہ پہلے آنا چاہئے تاکہ کم از کم ممبر کو پتا تو ہو کہ میرا سوال آ رہا ہے۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ یہاں پر روزانہ گاڑیاں اور موٹر سائیکلیں چوری ہو رہی ہیں اس پر میں نے باقاعدہ detailed question دیا تھا آج تک وہ بھی نہیں آ رہا۔ آپ اس ایوان کے Custodian ہیں اگر یہی حال رہا اور teethless قسم کے سوال آتے رہے اور اسی طرح اس ایوان کو چلایا جاتا رہا تو پھر تو کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ میں آپ کو یہ لسٹ دے رہا ہوں آپ صرف اس کو دیکھ لیجئے کہ ایک سال سے میرے سوال pending ہیں۔ آج مجھے ایک اور بات بتادیں مجھے آپ جو کہیں گے ہوگا تو ایوان میں وہی لیکن آپ بتادیں کہ ایک دن پہلے سوال دینے میں کوئی حرج ہے کہ معزز ممبر کو پتا لگ جائے کہ میرا سوال آ رہا ہے؟ بہت شکریہ

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، غیاث الدین صاحب!

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! میں آج ایک بڑی اہم بات آپ کے سامنے عرض کرنا چاہتا ہوں۔ گزارش یہ ہے کہ کل میرے حلقہ پی پی-133 (شکر گڑھ) میں ایک حادثہ ہوا۔ میاں بیوی موٹر سائیکل پر جا رہے تھے، حادثہ کے بعد اُن کو راہ گیر اٹھا کر تحصیل شکر گڑھ کے ہسپتال میں لے آئے۔ محترمہ زچگی کی حالت میں تھی وہ چیختی چلاتی رہی۔ اُس کے ورثاء بھی پہنچ گئے وہ بھی چیتے چلاتے رہے۔ وہاں لیڈی ڈاکٹر تھی اور نہ ہی کسی اور ڈاکٹر نے توجہ دی۔ ورثاء نے انتظامیہ کے ساتھ بھی رابطے کی کوشش کی لیکن انتظامیہ نے بھی اُن کی بات پر کوئی کان نہ دھرایا یہاں تک کہ وہ زخمی محترمہ چیخ چیخ کر

اللہ کو پیاری ہو گئی۔ زچہ اور بچہ دونوں فوت ہو گئے جس پر لوگوں نے احتجاج کیا۔ مجھے بھی اطلاع آئی تو میں نے ڈی سی او صاحب سے رابطہ کرنے کی کوشش کی لیکن رابطہ نہ ہوا۔ لوگوں نے بھی مجھے بتایا کہ ڈی سی او صاحب سے ہمارا رابطہ نہیں ہوا۔ رات تقریباً 12:30 بجے کے قریب میں نے کمشنر صاحب سے رابطہ کیا، پھر ڈی سی او صاحب کا فون آیا، کہنے لگے کہ جی ہمارا فون نمبر ہی بدل گیا ہے آپ پتا نہیں کون سے نمبر پر فون کرتے رہے ہیں؟

جناب سپیکر! لوگ وہاں پر سراپا احتجاج ہیں میں اس ایوان کی وساطت سے عرض کروں گا کہ جو ڈاکٹر یا جو بھی عملہ اس میں ملوث پایا گیا ہے اُن کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی کی جائے۔ جناب سپیکر! آپ کچھ لکھ کر مجھے بھجوائیں اُس کے بعد اُس پر نوٹس لیتے ہیں۔ مہربانی

پوائنٹ آف آرڈر

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، شہزاد منشی صاحب!

صدر بازار لاہور کینٹ میں نیو شیخ شوز مارکیٹ میں نیچے جانے والے

جو توں کے تلوؤں کے نیچے صلیب کے نشان کا انکشاف

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! پاکستان میں اقلیتوں میں سب سے بڑی تعداد مسیحیوں کی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان بنانے میں ہمارا بہت بڑا کردار ہے۔ عید الاضحیٰ سے دو دن پہلے لاہور کینٹ صدر بازار میں نیو شیخ شوز مارکیٹ پر شوز نیچے جارہے تھے جن کے تلوؤں کے نیچے مقدس صلیب کا نشان بنا ہوا تھا۔

جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ ایسا کام جس سے مسیحیوں کے جذبات کو مجروح کیا جائے جب بازار میں ایسی چیزیں لائی جاتی ہیں اور وزیر قانون اس وقت ایوان میں تشریف فرما ہیں وہ اس بات سے واقف ہیں کہ مقدس صلیب مسیحیوں کے لئے کتنی اہمیت کی حامل ہے۔ جب یہ شوز سیل ہو رہے تھے تو اُس وقت ہمارے لوگوں نے پولیس سٹیشن رابطہ کیا تو اُس شخص کے خلاف ایف آئی آر درج تو ہو گئی لیکن اُس بندے کو ابھی تک پکڑا نہیں گیا بلکہ اُس نے interim bail کرا لی۔ گزارش یہ ہے کہ پاکستان میں بسنے والے مسیحیوں کے جذبات کو مجروح کیا گیا ہے۔ محکمہ قانون کو ایسی قانون سازی کرنی چاہئے کہ

جو لوگ باہر سے ایسی چیزیں لے آتے ہیں اور بازار میں مہیا کر دیتے ہیں جس سے ہمارے مسیحیوں کے جذبات بھی مجروح ہوئے ہیں اور ہم اس کی پُر زور مذمت بھی کرتے ہیں۔ میرے پیارے بھائی وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور میری بات کا جواب دینے کے لئے یہاں ایوان میں کھڑے ہیں میں ان سے بھی request کرتا ہوں کہ ان کو بھی اپنا کردار واضح کرنا چاہئے کہ ایسے لوگ جو مسیحیوں کے جذبات کو مجروح کرتے ہیں ان کے خلاف سخت سے سخت کارروائی کریں۔ اگر ایسا نہ ہو تو لوگ سڑکوں پر آئیں گے اور وہ اپنا مذہبی اور جائز حق بھی استعمال کریں گے۔

جناب سپیکر: میری بات سُنیں۔ سارے پاکستانی ہیں اور پاکستان کے سب شہریوں کے حقوق برابر ہیں اور جہاں تک مذہبی معاملات ہیں اس میں اگر کسی کی کوئی دل آزاری ہوتی ہے یا کسی کو اس سے ٹھہیں پہنچتی ہے تو ہمیں اس کا ضرور نوٹس لینا چاہئے۔ جی، سندھو صاحب!

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! معزز ممبر جناب شہزاد منشی صاحب نے بڑے حساس point کی جانب توجہ دلائی ہے۔ اُن سے میری submission ہے کہ دس منٹ بعد مجھے اس شاپ کے بارے میں سارا کچھ بتادیں۔ ہم اُس شاپ کے مالک کی interim bail cancel کرانے کا بھی تحرک کریں گے کیونکہ اس کے بغیر تو گرفتار نہیں کیا جاسکتا۔ مسیحی برادری کے مذہبی جذبات مجروح ہوئے ہیں اس پر حکومت severe action لے گی۔ بہت شکریہ

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! میں وزیر صاحب سے ایک بات کروں گا۔ یہ واقعہ 14-10-05 کا ہے اور میں بڑے افسوس کے ساتھ کہوں گا کہ ہمارے وزیر کا گھر لاہور کینٹ میں موجود ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ پور لاہور بلکہ پورا پنجاب اس پر سراپا احتجاج ہے لیکن بڑے افسوس کی بات ہے کہ ہمارے وزیر صاحب کو ابھی تک اس واقعہ کی اطلاع تک موصول نہیں ہوئی۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! مجھے کہنا تو نہیں چاہئے، کل بھی معزز ممبر مجھے ملے تھے میں نے ان سے پوچھا بھی تھا۔ میں معزز ممبر سے دوبارہ کہتا ہوں کہ میرے ساتھ بیٹھیں جو بھی مسئلہ ہے یہ دیکھیں گے کہ We will take very severe action.

جناب سپیکر: جی، محترمہ فائزہ احمد ملک صاحبہ!

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! کل ہمارے ایک معزز ممبر سردار شہاب الدین صاحب نے چند issues پر واک آؤٹ کیا تھا۔ وہ واک آؤٹ پاکستان پیپلز پارٹی کا موقف بیان کرنے کے بعد کیا گیا تھا۔ آج صبح جب آپ کے علم میں یہ بات آئی تو آپ نے ہمیں اندر تو بلا لیا۔

جناب سپیکر: میں نے welcome کیا ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں گزارش کرنا چاہوں گی کہ اس point یا issue پر بات کی جائے۔

جناب سپیکر: میں نے کہا ہے کہ میں اپنے چیئرمین ان کی بات سنوں گا۔ آپ میرے چیئرمین تشریف لائیں ہم بیٹھ کر ان کی بات سنیں گے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! ایوان میں بات ہو جائے تو بہتر ہے۔

جناب سپیکر: ان کی genuine grievances کو انشاء اللہ دور کیا جائے گا۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! کل جس وقت پاسپورٹ کے حوالے سے قرارداد آئی تھی تو میں اس کو oppose کرنے کے لئے تین دفعہ کھڑی ہوئی لیکن ڈپٹی سپیکر صاحب اتنی تیز رفتاری کا مظاہرہ کر رہے تھے کہ انہوں نے مجھے oppose کرنے کا موقع بھی نہیں دیا۔

جناب سپیکر: محترمہ! عمر کا حساب ہوتا ہے۔ وہ ماشاء اللہ نوجوان ہیں اور نوجوان تیز چلتے ہیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! انہیں کم از کم یہ پوچھ لینا چاہئے تھا کہ آپ کیوں بار بار کھڑی ہو رہی ہیں؟

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

اسمبلی کے قواعد و ضوابط میں (ترمیم) کا بل ایوان میں لانے کا مطالبہ

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ Rules of Procedure میں ممبران کی تعداد بڑھنے کے بعد changes ناگزیر ہو گئی ہیں۔ اس پر پچھلی اسمبلی میں بھی ہم نے بہت کام کیا، ایک کمیٹی بنی تھی جس میں ہم نے کام کر کے comprehensive amendments ترتیب دی تھیں۔ اس دفعہ پھر کام کیا گیا ہے لیکن وہ ابھی تک ایوان میں نہیں لائی گئیں۔ میں آپ کی توجہ

چاہتی ہوں کہ PILDAT کی طرف سے اسمبلیوں کی کارکردگی کے حوالے سے جو سروے آیا ہے وہ ہمارے لئے تشویش کا باعث ہے کہ پنجاب اسمبلی سب سے نیچے ہے۔ میری گزارش یہ ہے کہ Rules of Procedure میں ترامیم کا جو بل ہے اس کے بارے میں پتا کرائیں کہ وہ کہاں ہے اور کہاں stuck ہے۔ اگر ہم اس کو لے آئیں گے تو کارکردگی میں بہتری ہو سکتی ہے۔ اگر یہ ترامیم پانچ سال بعد ہوں گی تو پھر میرا خیال کہ ان سے کوئی فرق پڑے گا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب سپیکر! معزز ممبر نے جو بات کی ہے ہم نے تمام ترامیم کے حوالے سے چیف منسٹر صاحب کو سمری بھیجی تھی وہ جیسے ہی ان کی طرف سے approve ہو کر آئیں گی ہم انہیں ایوان میں پیش کر دیں گے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ جہاں تک اسمبلی کی کارکردگی کا تعلق ہے تو پچھلے پارلیمانی سال میں ہم نے 31 بل پاس کئے ہیں اگر PILDAT کی رپورٹ میں دیکھیں تو اس حساب سے اسمبلی کا کام قانون سازی کرنا ہے اور قانون سازی میں ہم تمام صوبوں میں دوسرے نمبر پر ہیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، ملک محمد احمد خان صاحب!

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! لاء منسٹر صاحب نے مہربانی کی اور بتا دیا۔ معزز ممبر عظمیٰ زاہد بخاری صاحبہ نے جو اہم point اٹھایا ہے۔ Legislation تو List of Business پر آخری ایجنڈا ہوتا ہے یعنی آخری کام ہوتا ہے۔ آپ کا پہلا حق وقفہ سوالات ہے اور اس میں سوالات کے جو جوابات آرہے ہیں وہ سال سال کے التواء سے آرہے ہیں۔ اس کے بعد توجہ دلاؤ نوٹسز ہیں، ان پر کتنی میسنگز آج تک کی گئی ہیں ان کی تفصیل سامنے آجائے اور کتنوں کا نتیجہ نکلا جو ایوان کے سامنے پیش کیا گیا۔ ان کے بعد تحریک التوائے کار ہیں۔ Legislation اس ایوان کے functions کا آخری کام ہے۔ پہلا کام to address the problems of your constituents دوسرا لاء اینڈ آرڈر، تیسرا تحریک التوائے کار ہیں۔ یہ تین چیزیں redundant ہو چکی ہیں۔ آپ کے پاس ان کی effectiveness گاجے کرنے کا کوئی barometer ہو تو باقاعدہ طور پر اس کی افادیت آہستہ آہستہ دم توڑتی جا رہی ہے۔ اگر یہ Rules of Procedure ٹھیک نہیں ہوں گے اور انہیں آج کے وقت کی ضرورت کے مطابق amend نہیں کیا جائے گا تو ایوان اپنی افادیت کھوتا چلا جائے گا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب سپیکر! جیسا کہ معزز ممبر نے بات کی ہے۔ اس پر میں یہی کہوں گا کہ معزز ممبران نے amendments پر جو کام کیا ہے۔ وہ جیسے ہی ہوں گی تو کارکردگی میں بہتری آئے گی۔ اس کے علاوہ جو PILDAT کی رپورٹ ہے اگر اس میں دیکھیں تو سب سے بڑا issue جس کی وجہ سے پنجاب اسمبلی پیچھے ہے وہ یہ ہے کہ ہمارا اجلاس دیر سے شروع ہوتا ہے۔ اگر وقت 10 بجے کا ہوتا ہے تو اجلاس ڈیڑھ دو گھنٹے دیر سے شروع ہوتا ہے۔ میں معزز ممبران سے یہ بھی کہوں گا کہ ہمیں بھی دلچسپی لینا چاہئے اور وقت پر تشریف لائیں تاکہ سپیکر صاحب وقت پر اجلاس شروع کریں تو اس چیز کو ہم overcome کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ سب کو وقت کا پابند ہونا چاہئے۔ میرے خیال میں اس سے ہماری reputation کو نقصان پہنچتا ہے۔ معزز ممبران مہربانی فرمائیں اور وقت پر اجلاس میں شرکت کیا کریں، خصوصی طور پر منسٹر صاحبان اور پارلیمانی سیکرٹری صاحبان سے میں گزارش کروں گا کہ کم از کم وہ وقت پر ایوان میں تشریف لایا کریں۔ شکریہ

جناب احسن ریاض فقیانہ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فقیانہ صاحب!

فیصل آباد سمندری ڈرین کے حوالے سے ایوان سے متفقہ طور پر

منظور ہونے والی قرارداد پر عملدرآمد کا مطالبہ

جناب احسن ریاض فقیانہ: جناب سپیکر! میں نے پچھلے سال اکتوبر نمبر میں ایک قرارداد فیصل آباد کے environment کے issues کے حوالے سے پیش کی تھی جسے ایوان نے متفقہ طور پر منظور کیا تھا۔ یہ قرارداد فیصل آباد میں سمندری ڈرین کے حوالے سے تھی جس سے ہم سب کی زندگی ناگزیر ہو چکی ہے۔ اس قرارداد کو ایوان نے متفقہ طور پر منظور کیا تھا۔ اس پر غالباً کوئی کمیٹی بھی بنی تھی جس میں مجھے نہیں رکھا گیا لیکن اس پر کوئی کارروائی نہیں کی گئی جبکہ نوے یا سو دن کے اندر محکمہ نے دوبارہ اسمبلی کو بتانا ہوتا ہے کہ انہوں نے اس پر کیا عملدرآمد کیا ہے۔ میں دو تین دفعہ Legislation Branch سے notice بھی بھجوا چکا ہوں لیکن محکمہ نے اس ایوان کو اس کا جواب دینا پسند نہیں کیا۔ اس پر دو reminder جا چکے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، وہ آئیں گے۔ ان کو بلاتے ہیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! ہر بات پر پوائنٹ آف آرڈر مناسب نہیں لگتا۔ آپ مہربانی فرمایا کریں۔ مجھے آپ کو بھٹاتے ہوئے شرم آتی ہے۔ چلیں، اب آپ پوائنٹ آف آرڈر پر بات کر لیں۔ جی، میاں صاحب!

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! اس میں Chair اور اس معزز ایوان کا فائدہ ہے۔ میں ریکارڈ کی درستی کے لئے بات کرنا چاہتا ہوں۔ میں تو بہت دیر سے آپ سے پوائنٹ آف آرڈر پر وقت مانگ رہا تھا۔ آج سردار مؤکل صاحب نے اپنی سٹیٹمنٹ میں بات کی کہ آج اجلاس ساڑھے گیارہ بجے شروع ہوا ہے تو یہ درست نہیں ہے۔

جناب سپیکر: وہ ہم نے note کر لیا ہے اور correction ہو گئی ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں ریکارڈ کی درستی کے لئے یہ بات کرنا چاہتا ہوں۔ ساڑھے گیارہ بجے موصوف نے خود یہ بیان ریکارڈ کرایا ہے کہ آج ساڑھے گیارہ بجے اجلاس شروع ہوا ہے حالانکہ اس سے پہلے نعت رسول مقبول ﷺ، اس سے پہلے تلاوت قرآن مجید و ترجمہ پیش کیا جا چکا تھا اور اس سے پہلے آپ تشریف لائے تھے۔ یہ ریکارڈ پر دیکھا جاسکتا ہے کہ آج کا اجلاس کتنے بجے شروع ہوا۔ جناب سپیکر: آپ مجھ سے علیحدگی میں پوچھ لیں کہ انہوں نے ساڑھے گیارہ کیوں کہا ہے۔ میں آپ کو بتاؤں گا۔ مہربانی

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! ہمارے معزز ممبر ساڑھے گیارہ بجے کو issue بنا رہے ہیں۔ آپ پانچ منٹ پہلے کر لیں لیکن بات یہ نہیں ہے بلکہ بات تو رویوں کی ہے۔ انہوں نے جو بات کی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: میں یہ بات کر چکا ہوں۔ میں منسٹر صاحب کو بھی کہہ چکا ہوں۔ No point of order. بڑی مہربانی۔

تحریک استحقاق

جناب سپیکر: اب تحریک استحقاق لیتے ہیں۔ پہلی تحریک استحقاق چودھری غلام مرتضیٰ صاحب کی ہے۔ جی، چودھری صاحب!

چودھری غلام مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ ذرا غور سے ان کی تحریک استحقاق سنیں۔ تحریک کی ایک کاپی منسٹر صاحب کو دیں۔ منسٹر صاحب کو غور سے سننے دیں انہوں نے جواب دینا ہے۔

چودھری غلام مرتضیٰ: جناب سپیکر! معاملہ یہ ہے کہ گورنمنٹ بوائز ہائی سکول ہارون آباد میں کچھ ماہ قبل 307 درخت۔۔۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! آپ نے کیا پڑھا ہے؟ پتا نہیں چلا آپ شروع سے پڑھیں۔

ای ڈی او (ایجوکیشن) بہاولنگر کا معزز ممبر اسمبلی کے ساتھ نامناسب رویہ

چودھری غلام مرتضیٰ: میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ گورنمنٹ بوائز ہائی سکول ہارون آباد میں کچھ ماہ قبل 307 درخت جن میں تقریباً 290 درخت سرسبز تھے کو بغیر محکمہ اجازت کے کاٹ دیا اور فروخت کر دیا گیا۔ اس بابت میں نے سوال اسمبلی سیکرٹریٹ میں جمع کروایا تھا۔ 15- اکتوبر 2014 کی دوپہر ای ڈی او بہاولنگر نے مجھے فون کیا اور پوچھا کہ میں نے درختوں کی کٹائی کے متعلق اسمبلی میں سوال جمع کروایا ہے جس کا اثبات میں جواب دیا گیا۔ اس کے بعد ای ڈی او صاحب نے مجھے سخت لہجے میں کہا کہ مجھے یہ سوال جمع نہیں کروانا چاہئے تھا۔ دیکھیں جولیئر مجھے بھیجا گیا ہے اس میں لکھا ہے کہ دودن کے اندر جواب جمع کرواؤں۔ میں نے پورا ضلع چلانا ہے نہ کہ سوالوں کے جواب لکھتا پھروں اور جو جواب میں لکھ کر بھیجوں گا آپ کو بڑی تکلیف ہوگی۔ جناب سپیکر! میں نامناسب رویہ کی وجہ سے پریشان ہوا کیونکہ میں نے تو ای ڈی او صاحب سے جواب نہیں مانگا تھا اور پھر اس کال کے تین گھنٹے بعد ای ڈی او صاحب نے دوبارہ کال کر کے پوچھا کیا سوچا آپ نے؟ میں نے جواب دیا کہ چار ماہ پہلے میں نے سوال جمع کروایا تھا۔ ای ڈی او صاحب نے مجھے

dictate کرتے ہوئے کہا کہ سوال واپس لے کر مجھ سے رابطہ کرو اور پھر اس کا حل سوچتے ہیں اور یہ آپ کل ہی کریں۔ اس کے بعد میرے دفتر آجائیں اور ہم اس کو بیٹھ کے دیکھ لیں گے۔

جناب سپیکر! میں نے ای ڈی او صاحب کی گفتگو من و عن تحریر کی ہے۔ بحیثیت ممبر اسمبلی میرا حق اور ذمہ داری ہے کہ کسی محکمہ کے متعلق سوال جمع کروا سکتا ہوں۔ ای ڈی او صاحب نے مجھے میرے بنیادی فریضہ سے روکتے ہوئے انتہائی نامناسب لہجہ اختیار کیا جس سے میرا استحقاق مجروح ہوا ہے لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب سپیکر! یہ تحریک چودھری صاحب نے آج ہی جمع کروائی ہے جو ہمیں موصول ہوئی ہے اس کا جواب نہیں آیا، اگر آپ مناسب سمجھیں اور اس کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کرنا چاہیں تو بالکل کر دیں۔ اس میں کوئی ایسی بات نہیں ہے۔

ممبران اسمبلی کی درخواست ہائے رخصت

جناب سپیکر: جی، یہ تحریک کمیٹی کے سپرد کی جاتی ہے۔ اب میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ معزز ممبران کی رخصت کی درخواستیں ہیں وہ ان کو پڑھ دیں۔

محترمہ سعدیہ ندیم ملک

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ پہلی درخواست محترمہ سعدیہ ندیم ملک، ایم پی اے W-319 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"Sir

This is to inform your kind self that the undersigned due to food poisoning couldn't attend the Assembly Session on Friday and Saturday i.e. the 7th & 8th of May 2014.

Kindly sanction two days leaves & oblige. Thanking you."

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب ذوالفقار غوری

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست جناب ذوالفقار غوری، ایم پی اے NM-370 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

جناب عالی!

"گزارش ہے کہ مجھے مورخہ 13- مارچ 2014 کو سیالکوٹ میں ضروری کام ہے۔

مہربانی فرما کر مجھے ایک یوم کی رخصت عنایت فرمائی جائے۔" شکریہ

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ نسیم لودھی

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست محترمہ نسیم لودھی، ایم پی اے W-314 کی طرف سے ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ۔

جناب عالی!

"فلو اور بخار کی وجہ سے میں 12- مارچ 2014 کو اجلاس میں حاضر نہیں ہو سکی

تھی۔ براہ کرم متذکرہ یوم کی رخصت عنایت فرمائی جائے۔" شکریہ

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

مخدوم سید علی رضا شاہ

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست مخدوم سید علی رضا شاہ، ایم پی اے PP-89 کی طرف سے ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

جناب عالی!

"گزارش ہے کہ میں بوجہ آپریشن ڈاکٹر ہسپتال داخل تھا جس کی وجہ سے میں

29۔ نومبر تا 13۔ دسمبر 2013 اور 7 تا 14۔ فروری 2014 کے اجلاسوں میں

شرکت نہیں کر سکا تھا۔ مہربانی فرما کر متذکرہ ایام کی رخصت منظور فرمائی

جائے۔" شکریہ

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب رمیش سنگھ اروڑا

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست جناب رمیش سنگھ اروڑا، ایم پی اے NM-368 کی طرف سے

ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"Honourable Speaker!

This is to inform your good self that due to some

domestic issues I would not be able to attend Assembly

Proceedings from 11 to 13 March, 2014. May I request

to accept my Leave Application?"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب شکیل آئیون

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست جناب شکیل آئیون، ایم پی اے NM-367 کی طرف سے

ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

جناب عالی!

"گزارش ہے کہ میں 8- مارچ 2014 کو ضروری کام کے سلسلے میں کوئٹہ گیا ہوا تھا جس کی وجہ سے اجلاس میں شرکت نہ کر سکا۔ مہربانی فرما کر ایک یوم کی رخصت منظور فرمائی جائے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"
(رخصت منظور ہوئی)

ڈاکٹر صلاح الدین خان

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست ڈاکٹر صلاح الدین خان، ایم پی اے 44-PP کی طرف سے ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"Respected Sir,

It is submitted that I am unable to attend the Assembly Session from 17, 18 and 20 March 2014. I request leave for the said days." Thanks.

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"
(رخصت منظور ہوئی)

چودھری عامر سلطان چیمہ

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست چودھری عامر سلطان چیمہ، ایم پی اے 32-PP کی طرف سے ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"Respected Sir,

It is submitted that I am unable to attend the Assembly Session from 17th and 18th March 2014. It is further requested that my Adjournment Motions, Questions and Resolutions may be kept pending. I request leave for the said days." Thanks.

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"
(رخصت منظور ہوئی)

چودھری لیاقت علی خان

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست چودھری لیاقت علی خان، ایم پی اے 20-PP کی طرف سے ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

جناب عالی!

"گزارش ہے کہ گھریلو مصروفیات کی وجہ سے میں اجلاس میں حاضر نہیں ہو سکتا لہذا مورخہ 19- مارچ 2014 تا اجلاس کے اختتام تک کی رخصت منظور فرمائی جائے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"
(رخصت منظور ہوئی)

چودھری ارشاد احمد آرائیں

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست چودھری ارشاد احمد آرائیں، ایم پی اے 233-PP کی طرف سے ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

جناب عالی!

"گزارش ہے کہ میں اجلاس مورخہ 7- مارچ 2014 بروز جمعہ کو ذاتی مصروفیت کی وجہ سے attend نہیں کر سکا۔ براہ مہربانی ایک یوم کی رخصت منظور فرمائی جائے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"
(رخصت منظور ہوئی)

جناب محمد ثاقب خورشید

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست جناب محمد ثاقب خورشید، ایم پی اے PP-236 کی طرف سے ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

جناب عالی!

"گزارش ہے کہ چند اہم مصروفیات کی وجہ سے مورخہ 7 اور 15 مارچ 2014 دو

ایام کی چھٹی منظور فرمائی جائے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

میاں محمد رفیق

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست میاں محمد رفیق ایم پی اے PP-90 کی طرف سے ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

جناب عالی!

"گزارش ہے کہ 19 مارچ 2014 کو میرے عزیز کی شادی ہے جس کی وجہ سے

میں اجلاس میں شرکت نہیں کر سکتا۔ براہ مہربانی ایک یوم کی رخصت منظور

فرمائی جائے۔" شکریہ

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

ملک محمد حنیف اعوان

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست ملک محمد حنیف اعوان، ایم پی اے PP-114 کی طرف سے ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

جناب عالی!

"گزارش ہے کہ میں مورخہ 19- مارچ 2014 کو بوجہ ضروری کام اجلاس میں شرکت نہ کر سکا۔ مہربانی فرما کر میری متذکرہ یوم کی رخصت منظور فرمائی جائے۔" شکریہ

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"
(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ سمیرا سمیع

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست محترمہ سمیرا سمیع، ایم پی اے W-311 کی طرف سے ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

جناب عالی!

"گزارش ہے کہ میں عمرہ کی ادائیگی کے لئے سعودی عرب جا رہی ہوں۔ مہربانی فرما کر مجھے 28- اپریل تا 30- مئی 2014 کی رخصت عنایت فرمائی جائے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"
(رخصت منظور ہوئی)

جناب محمد نعیم صفدر انصاری

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست جناب محمد نعیم صفدر انصاری، ایم پی اے PP-177 کی طرف سے ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

جناب عالی!

"گزارش ہے کہ میں عمرہ کی سعادت کے لئے 15- مئی 2014 کو سعودی عرب جا رہا ہوں۔ براہ مہربانی 16 تا 23- مئی 2014 کے دوران آنے والے اجلاس کے ایام کی رخصت منظور فرمائی جائے۔" شکریہ

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"
(رخصت منظور ہوئی)

جناب محمد یعقوب ندیم سیٹھی

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست جناب محمد یعقوب ندیم سیٹھی، ایم پی اے PP-175 کی طرف سے ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے۔

جناب عالی!

"گزارش ہے کہ میں عمرہ کی سعادت کے لئے 15- مئی 2014 کو سعودی عرب جا رہا ہوں۔ براہ مہربانی 16 تا 23 مئی 2014 کے دوران آنے والے اجلاس کے ایام کی رخصت منظور فرمائی جائے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"
(رخصت منظور ہوئی)

جناب علی سلمان

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست جناب علی سلمان، ایم پی اے PP-168 کی طرف سے ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"Dear Sir,

With all due respect it is stated that I, Ali Salman, Member Provincial Assembly from PP-168, am proceeding abroad in connection with my some important personal commitments. Therefore, I will not be able to attend the session of Assembly, if any, from 9th to 22nd May 2014. Kindly grant me leave for the above stated period. I shall be highly thankful to you."

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

ڈاکٹر عالیہ آفتاب

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست ڈاکٹر عالیہ آفتاب، ایم پی اے 338-W کی طرف سے ہے۔
انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

Sir,

"I have to take my Mother for her Treatment to Dubai.

Kindly grant me leave for five days from 19th to 24th

May 2014."

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

الحاج محمد الیاس چنیوٹی

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست الحاج محمد الیاس چنیوٹی ایم پی اے 73-PP کی طرف سے
موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ گزارش ہے کہ میں نجی دورے پر جاپان اور تھائی

لینڈ جا رہا ہوں۔ مہربانی فرما کر 21۔ مئی تا یکم جون 2014 تک ہونے والے

اجلاس سے مجھے رخصت عنایت فرمائی جائے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ فوزیہ ایوب قریشی

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست محترمہ فوزیہ ایوب قریشی، ایم پی اے W-343 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

It is requested that my mother is ill, therefore, I would not be able to attend the session of the Assembly dated 22nd May 2014.

My application may be admitted and leave be granted for 22nd May 2014.

Thanking you in anticipation.

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"
(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ طحیانون

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست محترمہ طحیانون، ایم پی اے W-336 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

Dear Sir,

It is to bring to your kind attention that I, Tahia Noon, membership W-336, will be going abroad to attend some urgent family matters from 15th to 28th May 2014. I will not be available during this period to attend the Assembly Sessions.

You are requested to accept leave for the said period.

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"
(رخصت منظور ہوئی)

جناب ظفر اقبال

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست جناب ظفر اقبال، ایم پی اے 19-PP کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"گزارش ہے کہ 22- مئی 2014 کو ضروری میٹنگ کے سلسلہ میں مجھے اسلام آباد جانا ہے جس کی وجہ سے میں اجلاس میں شرکت نہیں کر سکتا۔ مہربانی فرما کر ایک یوم کی رخصت منظور فرمائی جائے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

رانا طاہر شبیر

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست رانا طاہر شبیر، ایم پی اے 203-PP کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"گزارش ہے کہ 26- مئی 2014 کو اپنے حلقے میں ضروری کام کی وجہ سے اجلاس میں شریک نہیں ہو سکا۔ مہربانی فرما کر ایک یوم کی رخصت منظور فرمائی جائے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

ڈاکٹر نجمہ افضل خان

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست ڈاکٹر نجمہ افضل خان، ایم پی اے 320-W کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

Sir,

"Most respectfully I have to state that I have an urgent piece of work on 28th May 2014. Kindly grant me a leave for one day. Thanks."

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

سید عبدالعلیم: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: دیکھیں، جب work in progress ہو اور چل رہا ہو تو پھر اس میں interruption ٹھیک نہیں ہوتی۔

سید عبدالعلیم: جناب سپیکر! میں نے ایک سوال کرنا ہے۔

جناب سپیکر: جی، بڑی مہربانی۔ سوال آپ بعد میں کریں گے۔

سید عبدالعلیم: جناب سپیکر! جن کی چھٹیاں منظور ہو چکی ہیں کیا ان کو آپ پیسے واپس کریں گے؟

تحریر التوائے کار

جناب سپیکر: جی، ان کے پیسے مل جائیں گے۔ اب تحریر التوائے کار کا وقت شروع ہوتا ہے۔ پہلی تحریر التوائے کار ڈاکٹر نو شین حامد صاحبہ کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس تحریر التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اب اگلی تحریر التوائے کار نمبر 890 ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحبہ کی ہے۔ انہوں نے درخواست لکھ کر بھیجی ہے لہذا یہ تحریر التوائے کار pending کی جاتی ہے۔ اگلی تحریر التوائے کار نمبر 893 شیخ اعجاز احمد صاحبہ کی ہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میری تحریر التوائے کار پر معزز منسٹر صاحب نے جواب نہیں دیا اور وہ ویسے ہی چلے گئے۔ یہ بڑا اہم مسئلہ ہے۔

جناب سپیکر: ایسے کیسے چلے گئے؟ جب وہ تحریر التوائے کار dispose of ہو گئی ہے تو اب میں کیا کروں؟ آپ پھر نئے سرے سے کوئی طریقہ اختیار کر لیں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! اس میں کرپشن involve ہے۔ ایک طرف حکومت کہتی ہے کہ ہم نے کرپشن ختم کر دی ہے اور یہاں on the floor of the House منسٹر صاحب نے admit بھی کر لیا۔ میں کل چیختا رہا کہ اس پر کمیٹی بنائیں اور اس کی انکوائری ہونی چاہئے۔

جناب سپیکر: کس کی انکوائری ہونی چاہئے؟

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میری تحریک التوائے کار پر جس کو منسٹر صاحب نے admit کیا تھا۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں دوبارہ پڑھ دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: میرے بھائی! آپ Legislator ہیں اور آپ کو اس بارے میں سمجھ ہونی چاہئے۔ آپ کا matter dispose of ہو چکا ہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میری عرض تو سنیں۔

جناب سپیکر: میری بات سنیں۔ میں آپ سے پھر بات کر لوں گا۔ اگر اس میں کوئی گنجائش ہوئی تو پھر آپ کو ضرور ٹائم دیں گے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! اسی وجہ سے تو میں نے کل واک آؤٹ کیا تھا۔

جناب سپیکر: آپ واک آؤٹ نہ کیا کریں ناں۔ آپ سمجھدار آدمی ہیں اور واک آؤٹ کو کیا آپ چھوٹی بات سمجھتے ہیں؟

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! ایک اہم مسئلہ وہ بھی یہاں discuss نہ ہو اور اس کا منسٹر صاحب جواب بھی نہ دیں تو پھر کیا کریں؟

جناب سپیکر: میں آپ سے بیٹھ کر بات کروں گا۔ جہاں گنجائش ہوگی تو ضرور دیکھیں گے۔

شیخ علاؤ الدین: جناب سپیکر! اگر تحریک التوائے کار کا وقت آ ہی گیا ہے تو مہربانی کر کے آپ اس کو شروع کروالیں۔ میری عرض یہ ہے کہ آپ پھر زیادہ ٹائم دے دیا کریں۔

جناب سپیکر: جو ٹائم لکھا ہوا ہے وہی ٹائم ہے۔ آپ اس کو amend کر لیں مجھے کیا اعتراض ہے۔ جی، شیخ صاحب!

الائیڈ ہسپتال اور ڈی ایچ کیو ہسپتال فیصل آباد میں عملہ کی غیر حاضری

شیخ اعجاز احمد: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ الائیڈ ہسپتال اور ڈی ایچ کیو ہسپتال فیصل آباد چونکہ بڑے ہسپتال ہیں اس لئے وہاں پر ضلع فیصل آباد کے علاوہ جھنگ، ٹوبہ ٹیک سنگھ اور چنیوٹ کے اضلاع سے آنے والے مریضوں کا بہت زیادہ رش ہوتا ہے لیکن انہیں دیکھنے والا کوئی نہیں ہوتا۔ اکثر یہ چیز دیکھنے میں آئی ہے کہ سٹاف اپنی حاضری لگانے کے بعد ادھر ادھر ہو جاتا ہے،

مریض بے چارے سارا دن دھکے کھاتے رہتے ہیں اور کوئی ان کا پرسان حال نہیں ہوتا۔ سسٹم ظریفی تو یہ ہے کہ پیرامیڈیکس کے ساتھ ساتھ ڈاکٹر حضرات بھی کسی سے پیچھے نہیں ہیں اور انہیں اس چیز کا بالکل ہی احساس نہیں کہ وہ عوام کے مسیحا ہیں بلکہ وہ دباڑی لگانے کے چکر میں ہوتے ہیں۔ یاد رہے کہ گورنمنٹ ہسپتال سمن آباد، جنرل ہسپتال غلام محمد آباد اور ٹی ایچ کیو ہسپتال جڑانوالہ میں بائیومیٹرک سسٹم نصب ہونے سے شاف کی حاضری بہتر ہے اور وہاں آنے والے مریضوں کو اچھے طریقے سے treat کیا جاتا ہے لیکن الائیڈ وڈی ایچ کیو ہسپتال فیصل آباد میں بائیومیٹرک سسٹم نہ ہونے کی وجہ سے شاف کی حاضری نہ ہونے کے برابر ہے جس سے ان دونوں بڑے ہسپتالوں میں آنے والے بے چارے مریضوں میں ارباب اختیار کے خلاف سخت غم و غصہ اور بے چینی کی لہر پائی جاتی ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دیتے ہوئے اس پرائیوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): شکریہ۔ جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کا جواب موصول ہو چکا ہے۔ الائیڈ ہسپتال 1385 بیڈز کا ہسپتال ہے۔ یہ درست ہے کہ فیصل آباد کے علاوہ جھنگ، ٹوبہ ٹیک سنگھ، چنیوٹ، سرگودھا اور دُردراز کے باقی اضلاع کے لوگ الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں refer کئے جاتے ہیں اور اس ہسپتال میں بہت زیادہ رش رہتا ہے۔ الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں حاضری کا ایک سسٹم ہے۔ تمام میڈیکل اور پیرامیڈیکل شاف کے رجسٹر بنے ہوئے ہیں اور ہر وارڈ میں ایک ایڈمن رجسٹرار کا تعین کیا گیا ہے جس کی ذمہ داری ہے کہ اگر کوئی عملہ غیر حاضر ہو تو وہ فوراً رپورٹ کرے۔ ہسپتال انتظامیہ بھی تین شفٹوں میں ہسپتال کا round کرتی ہے تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ عملے کا کوئی آدمی غیر حاضر نہ ہو۔ ہسپتال کی کارکردگی کا اس بات سے تعین کیا جاسکتا ہے کہ ایمر جنسی میں سو بیڈز ہونے کے باوجود چار ساڑھے چار سو مریضوں کو روزانہ داخل کر کے ان کی دیکھ بھال کی جاتی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: سردار شہاب الدین صاحب! آپ مجھے مل کر ہی کہیں جائیں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! ہسپتال میں جس وارڈ کی ایمر جنسی ہوتی ہے تو بیڈز کی کمی کی وجہ سے مریضوں کا سٹریچر پر بھی علاج کیا جاتا ہے اور اکثر بیڈز پر دو دو مریض ہوتے ہیں۔ بچہ، نرسری اور آئی سی یو میں تیس بیڈ ہونے کے باوجود روزانہ سو سے زیادہ بچے داخل ہوتے ہیں اور یہی حال باقی departments کا بھی ہے۔ اس کے باوجود ایمر جنسی میں

گنجائش سے زیادہ مریض داخل ہوتے ہیں پھر بھی تمام مریضوں کو ایمر جنسی میں ہر قسم کی ادویات اور تشخیص کی سہولت مفت فراہم کی جاتی ہے۔ اصل مسئلہ ڈاکٹروں اور پیرامیڈیکل سٹاف کی کمی ہے۔ الائیڈ ہسپتال پہلے 1050 بیڈز کا تھا اور اب یہ 1385 بیڈز کا ہو گیا ہے۔ ہسپتال میں مریض گنجائش سے زیادہ آتے ہیں لیکن ان کا بہتر طریقے سے علاج معالجہ کیا جا رہا ہے۔ حکومت یہ کوشش کر رہی ہے کہ جتنی بھی requirements بیڈز اور دیگر سہولتوں کے حوالے سے درکار ہیں جلد ہی ان کو پورا کیا جائے۔ حاضری کے سسٹم کو بہتر بنانے کے لئے بائیومیٹرک سسٹم بھی لگانے کی تجویز کی گئی ہے اور جلد اس کا اجراء کیا جائے گا۔

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! آپ یہ اندازہ کریں کہ ڈیپارٹمنٹ نے اتنا لمبا اور فضول جواب دیا ہے۔ چیف منسٹر صاحب کے vision کے مطابق جس طرح وہ دن رات محنت کرتے ہیں، اگر grass roots level پر بھی تمام چیزوں کو اسی طرح take up کیا جائے تو عام لوگوں کے مسائل حل ہو سکتے ہیں اور ہم ان کو علاج معالجہ کی بہترین سہولتیں فراہم کر سکتے ہیں۔ میں نے اس میں جو نشانہ ہی کی ہے جس پر بڑا simple سا ڈیپارٹمنٹ کا جواب آنا چاہئے تھا۔ جڑانوالہ کے اندر جنرل ہسپتال غلام محمد آباد جو کہ چھوٹا ہسپتال ہے۔۔۔

جناب سپیکر: شیخ صاحب! اب میں آپ کا کیا علاج کروں، مجھے سمجھ نہیں آرہی۔ What I should do for you? دیکھیں، آپ اس کو پڑھ لیں کہ اس پر کیا ہو سکتا ہے؟

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! میں وہی گزارش کرنے لگا ہوں۔

جناب سپیکر: جو کچھ انہوں نے بتا دیا ہے۔

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! آپ میری گزارش سن لیں۔

جناب سپیکر: میری بات سنیں۔ انہوں نے گورنمنٹ کی طرف سے آپ کو بتا دیا ہے اور اس کا آپ کو جواب مل گیا ہے۔

شیخ اعجاز احمد: آپ میری گزارش تو سن لیں۔

جناب سپیکر: دیکھیں، اس پر بحث تو ہو نہیں سکتی۔

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! بحث کی نہیں، میں تو اپنی بات کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: بحث کا ایک طریقہ ہے لیکن وہ آپ کو "وارہ" نہیں کھائے گا۔
 شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! اس میں گزارش یہ ہے کہ یہ بائیو میٹرک سسٹم دو بڑے ہسپتالوں الائیڈ ہسپتال اور ڈی ایچ جیو میں categorically نہیں۔۔۔

جناب سپیکر: حکومت کے نوٹس میں آگیا ہے اور میرا خیال ہے کہ اب آپ مہربانی کریں۔
 شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! میں نے ایک اہم موضوع پر تحریک التوائے کار جمع کروائی تھی۔۔۔
 جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! شیخ صاحب جو کہتے ہیں وہ لگوا دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! ان کے سوال میں صرف ایک ہی نکتہ تھا کہ بائیو میٹرک سسٹم لگایا جائے تو میں نے اس حوالے سے عرض کر دی ہے کہ حکومت کے نوٹس میں ہے اور جلد ہی انشاء اللہ لگوا دیں گے۔

جناب سپیکر: جی، جلد ہی لگوا دیں، بڑی مہربانی۔ اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اب اگلی تحریک التوائے کار نمبر 896 محترمہ نبیلہ حاکم علی صاحبہ کی ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتیں اس لئے تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ محترمہ ناہیدہ نعیم صاحبہ کی رکنیت ویسے ہی معطل ہے اس لئے تحریک التوائے کار نمبر 897 کو pending کیا جاتا ہے۔ اب اگلی تحریک التوائے کار نمبر 898 بھی انہی کی ہے اور اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 901 شیخ علاؤ الدین صاحب کی ہے۔

شیخ علاؤ الدین: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں ایک عرض کر لوں کہ اگر آپ پچھلے ڈیڑھ سال میں ایک تحریک التوائے کار، میری نہ سہی کسی کی بھی ایوان میں بحث کی اجازت دے دیتے تو شاید پلڈاٹ کی جو کارروائی آئی ہے وہ ہمارے بارے میں بہتر ہوتی۔

جناب سپیکر: میرے پیارے بھائی! آپ بھی سمجھدار ہیں اور میرے خیال میں۔۔۔

شیخ علاؤ الدین: جناب سپیکر! آپ کے اختیار میں ہے۔

جناب سپیکر: اس سٹیج پر اس point کو نہ چھیڑیں تو یہ آپ کے لئے فائدہ مند ہو گا۔

شیخ علاؤ الدین: جناب سپیکر! میں نہیں چھیڑتا۔ میرے بھائی میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن نے آج بڑی خوبصورت باتیں کہی ہیں لیکن میں مختصر آئیک بات بتانا چاہتا ہوں کہ ایک بچہ فیمل ہو گیا تو اس کے باپ

نے استاد کو پکڑا کہ یار تم اسے دو سال سے پڑھا رہے تھے تو یہ کیوں فیمل ہو گیا؟ اس نے کہا کہ جناب اس کی physique دیکھیں ناں game میں تو پاس ہو گیا ہے ناں۔ وہ یہ کہتے ہیں کہ ہم نے تو اپنا کام کر دیا ہے۔ وہ یہ نہیں کہتے کہ Question Hour آتے ہیں اور نہ ہی ہمیں سوالات کا پتہ لگتا ہے۔ اگر آپ اس پر بحث کروالیں آپ کسی ایک تحریک التوائے کار پر بحث کروالیں۔ میری نہ کروائیں، کسی کی کروالیں۔ جناب سپیکر: چلیں، جب ضرورت ہوگی تو ضرور کروائیں گے۔

لیہ میں Bhratri Trust کی 4300 ایکڑ اراضی کو قبضہ گروپوں کا متروکہ

جائیداد کے کلیموں کے عوض ٹرانسفر کروانے کا انکشاف

شیخ علاؤ الدین: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ 4300 ایکڑ اراضی واقع لیہ Bhratri Trust کی ملکیت تھی کو قبضہ گروپوں نے متروکہ جائیداد کے کلیموں کے عوض ٹرانسفر کروا لیا ہے۔ پاکستان بننے کے فوری بعد مذکورہ اراضی (Evacuee Trust Property Board) کو منتقل کی گئی جو حقیقتاً ہندو ڈیٹنگرہ خاندان کی ملکیت تھی اور ایک سکول کے اخراجات کو پورا کرنے کے لئے وقف کی گئی تھی جس کی بنیاد بھراتری پرائمری سکول 1905 میں رکھی گئی تھی جو 1912 میں مڈل ہو اور 1924 میں ہائی سکول بنا جس میں بے شمار ہندو اور مسلمان طلباء پڑھتے تھے۔ انتہائی قیمتی رقبہ جو 21 چوک پر مشتمل ہے، کے علاوہ 164 دکانیں جو اربن ایریا میں ہیں، اس کی ملکیت ہیں۔ 1973 میں جب سکول کو قومیا گیا تو سکول کو صرف 28 کنال زمین دے کر باقی تمام ارب ہاروپے کی جائیداد پر لینڈ مافیا نے قبضہ کر لیا۔ سو سال سے زائد عرصہ پہلے عوامی مفاد میں وقف کیا گیا یہ ارب ہاروپے کا زرعی اور سکنی رقبہ آج بھی ٹرسٹ کی امانت ہے جس کا مصرف صرف اور صرف ٹرسٹیز یعنی (متولی) کی بنیادی (Documents of Trust) سے آئینی اور قانونی طور پر مصرف بدلا جاسکتا ہے اور نہ ہی ملکیت کسی صورت بدلی جاسکتی ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر! اس سے پہلے کہ آپ اس تحریک التوائے کار کو dispose of کریں۔ میں آپ

سے صرف یہ بات پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ کو بہت علم ہے۔

(اذان ظہر)

شیخ علاؤ الدین: جناب سپیکر! میں عرض کر رہا تھا کہ ٹرسٹ چاہے ہندو ہو یا مسلم، ٹرسٹ ہمیشہ ٹرسٹ ہوتا ہے اسے تبدیل نہیں کیا جاسکتا اور آپ یہ خوب جانتے ہیں کہ جس طریقے سے ٹرسٹ کی پراپرٹیز کو لوٹا گیا ہے اس کے اوپر ضرور، ویسے بھی لیاقت نہروپیکٹ میں ہم نے کچھ وعدے کئے تھے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کا جواب موصول نہیں ہوا لہذا اسے اگلے ہفتے تک کے لئے pending کر دیں۔ انشاء اللہ جواب منگوا لیں گے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے اس تحریک التوائے کار کو اگلے ہفتے تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اب اگلی تحریک التوائے کار نمبر 907 باؤاختر علی صاحب کی ہے۔

جی ٹی روڈ باغبانپورہ لاہور پر قائم ایکسائز کازونل آفس تبدیل کرنے سے لوگوں کو پریشانی کا سامنا

باؤاختر علی: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ محکمہ ایکسائز پنجاب لاہور کا زونل آفس جو تقریباً 25 سال سے جی ٹی روڈ باغبانپورہ پی پی۔144 میں سر و سزدے رہا تھا، اس دفتر سے تقریباً 20 لاکھ افراد سر و سزدہ حاصل کر رہے تھے اور کسی کو کوئی بھی شکایت نہیں تھی۔ یہ دفتر ایک کرائے کی بلڈنگ کے مکمل پورشن میں کام کر رہا تھا جس کا ماہوار کرایہ 63 ہزار روپے تھا۔ اب بغیر کسی وجہ کے اس دفتر کو 10 کلو میٹر دور ایمپرس روڈ پر پانچ لاکھ روپے ماہانہ کرایہ کی بلڈنگ میں منتقل کر دیا گیا ہے جو سرکاری خزانہ پر بوجھ ہے۔ شمالی لاہور کے لوگوں کو اب میلوں سفر کر کے اس دفتر میں جانا پڑتا ہے جس کی وجہ سے جلو موڑ سے منٹو پارک، بند روڈ، بادامی باغ، مغل پورہ، باغبانپورہ، رنگ روڈ اور ملحقہ آبادیوں کے لوگوں کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ اہل علاقہ کی اعلیٰ حکام سے اپیل ہے کہ اس دفتر کو واپس نیشنل ہائی وے جی ٹی روڈ باغبانپورہ شفٹ کیا جائے تاکہ لاکھوں لوگوں کی تکلیفوں کا ازالہ ہو سکے۔ اس حوالے سے اہل شمالی لاہور میں شدید تشویش پائی جا رہی ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کا جواب موصول ہو چکا ہے۔ سابقاً زونل دفتر ایکسٹرا اینڈ ٹیکسیشن واقع 191 جی ٹی روڈ لاہور ایک پرانی بوسیدہ اور خستہ حال عمارت میں واقع تھا۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! تھوڑا سا آرام آرام سے پڑھیں تاکہ ہمیں بھی سمجھ آئے اور انہیں بھی سمجھ آئے کہ آپ کیا جواب دے رہے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! یہ درست نہ ہے کہ اس دفتر سے تقریباً 20 لاکھ افراد سروسز حاصل کر رہے تھے کیونکہ ریجن اے لاہور کے آٹھ زون میں سے صرف دو زون نمبر ایک اور دو کے دفاتر تھے جبکہ ریجن کے آٹھ زون اور پروفیشنل ٹیکس کے ٹیکس گزاروں کی تعداد تقریباً تین لاکھ کے قریب ہے۔ زون نمبر ایک اور دو میں ٹیکس گزاروں کی کل تعداد 85563 ہے۔ مذکورہ عمارت دفتر کے استعمال کے لئے بالکل نامناسب تھی۔ اس کا کل رقبہ دس مرلے تھا اور اس کا سیکنڈ اور تھرڈ فلور کرائے پر حاصل کیا گیا تھا۔ یہاں سیوریج کا کوئی مناسب انتظام نہ تھا جس کی وجہ سے اکثر گندہ اور بدبودار پانی کھڑا رہتا تھا۔ اہلکار اور ٹیکس گزار عوام الناس جو کہ اپنے کام کی غرض سے یہاں آتے تھے، اس سے شدید متاثر ہوتے تھے۔ مزید یہ کہ ٹیکس گزاروں کے بیٹھنے کے لئے بھی کوئی مناسب جگہ نہ تھی جبکہ اس کے مقابلے میں موجودہ دفتر واقع 23-ایمپرس روڈ ایک اچھی اور صاف ستھری locality میں واقع ہے جس سے ریجن اے لاہور سے متعلقہ علاقہ جات کے ٹیکس گزار مستفید ہو رہے ہیں۔ اس کا کل رقبہ 22-ہزار مرلے فٹ ہے اور یہاں سٹاف اور ٹیکس گزاروں کے لئے کھلی اور کشادہ ہوا دار جگہ موجود ہے۔ اسے باقاعدہ ایک کمپلیکس بنایا گیا ہے کیونکہ یہ ایک multi purpose عمارت ہے جس میں بیک وقت ریجن اے لاہور کے چھ زون، پروفیشنل ٹیکس کے افسران و دیگر عملہ اور موٹر رجسٹریشن اتھارٹی کے لوگوں کی سہولت کے لئے کام کر رہے ہیں جس کی وجہ سے ٹیکس گزاروں کے ایک ہی بلڈنگ میں سارے کام ہو جاتے ہیں اور انہیں مختلف دفاتر میں نہیں جانا پڑتا۔ مذکورہ عمارت لاہور کی central place میں واقع ہونے کی وجہ سے یہاں پبلک کی رسائی نہایت آسان ہے۔ لوگوں کی سہولت کے لئے اس عمارت میں لفٹ بھی موجود ہے چونکہ پراپرٹی ٹیکس کا نظام کمپیوٹرائزڈ کیا جا رہا ہے اور networking بھی کی جا رہی ہے جس کے لئے موجودہ عمارت نہایت مناسب اور موزوں ہے۔ یہ عمارت مفاد عامہ، ٹیکس گزاروں کی سہولت اور سکیورٹی کو مد نظر رکھتے ہوئے حاصل کی گئی ہے۔ اس کے ارد گرد دیگر عمارتیں اور دفاتر بھی واقع ہیں۔ اس کا کرایہ

بہت مناسب ہے کیونکہ اس علاقے میں کرائے کی شرح 64 سے 75 روپے ماہانہ فی مربع فٹ ہے جبکہ یہ دفتر 25 روپے ماہانہ فی مربع فٹ کرائے کی شرح سے حاصل کیا گیا ہے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، باؤ اختر علی صاحب!

پارلیمانی سپیکر ٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اصل میں جو سوال تھا اُس کے صرف تین جز تھے ایک یہ تھا کہ جی ٹی روڈ باغبان پورہ سے آفس کو ایمپرس روڈ پر شفٹ کیا گیا اور دوسرا کرائے کا تھا کہ پہلے جو 63 ہزار کرایہ تھا اب تقریباً 5 لاکھ 50 ہزار روپے ہے چونکہ اس کا محل وقوع کے لحاظ سے کرایہ ہے لوگوں کی سہولت کے لئے ایک central place بنائی گئی ہے جہاں رجسٹریشن اتھارٹی کے متعلق جتنے بھی متعلقہ دفاتر ہیں وہ تمام ایک جگہ اکٹھے کئے گئے ہیں اور ایسی جگہ منتخب کی گئی ہے جہاں عوام الناس کے لئے ہر قسم کی facility موجود ہو۔

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! پارلیمانی سپیکر ٹری صاحب نے بڑا تفصیلی جواب پڑھا لیکن یہ نہایت ہی پبلک کے مفاد عامہ کا مسئلہ ہے شمالی لاہور، لاہور کا 1/3 سے زیادہ علاقہ ہے اور آپ imagine کریں کہ اگر کوئی جلو موٹر سے ایمپرس روڈ آنا چاہے تو پہلے وہ 500 روپے کرایہ اپنی جیب میں باندھے اور یہ جس جگہ پر دفتر بتا رہے ہیں کہ وہاں پر کام کر رہا تھا وہ ایک سو 20 فٹ کا روڈ ہے، نیشنل ہائی وے ہے۔

جناب سپیکر: یہ ایوان کو تو آپ نے بتا دیا ہے، ان کے ساتھ آپ کی ایک میٹنگ ضروری ہے وہ اگر میرے خیال میں کر لیں تو کوئی بہتری کی بات نکل آئے گی۔

پارلیمانی سپیکر ٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جیسے باؤ صاحب کی مرضی۔۔۔ جناب سپیکر: میں خود satisfy نہیں ہوں کہ اتنی دور کا فاصلہ ایک شخص کو کرنا پڑے جس نے ان کے دفتر میں آنا ہے جہاں پہلے دفتر تھا اس کے نزدیک کہیں ہو جاتا۔

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ وہ دفتریوں شفٹ کیا گیا۔ ایک آفیسر گڑھی شاہو سے گزر کر وہاں جاتے تھے اُن کو ٹریفک کی problem بنی اور وہ دفتر اٹھا کے ایمپرس روڈ پر لے گئے۔

جناب سپیکر: چلیں، آپ بیٹھ کر ان کے ساتھ discuss کر لیں۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 908 شیخ علاؤ الدین، مقدر اچھے ہی لگتے ہیں۔

لاہور میں بڑھتی ہوئی آلودگی سے سانس کی بیماریوں میں اضافہ

شیخ علاؤ الدین: جناب سپیکر! شکریہ آج آپ نے ایک اچھی رولنگ دی ہے۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ (WHO) World Health Organization نے لاہور کو ماحولیاتی لحاظ سے دنیا کا دسواں polluted ترین شہر قرار دے دیا ہے۔ المیہ یہ ہے کہ روز بروز بڑھتی ہوئی آلودگی کے سدباب کے لئے کہیں کوئی منصوبہ نہ ہے۔ WHO کی ریسرچ کے مطابق دنیا میں 20 لاکھ لوگ سانس کی بیماریوں جس کی بنیاد ہوا میں کثافت اور آلودگی ہے، کی وجہ سے وفات پا جاتے ہیں۔ لاہور اور گرد و نواح کے شہروں، قصبوں اور دیہات کا ماحول تباہ ہونے کی ایک وجہ کونلے سے ہندوستانی پنجاب میں کول پاور پلانٹ کا چلنا ہے جس کو خود ہندوستان نے بگلیہار ڈیم کے مقدمہ میں تسلیم کیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پچھلے چند سالوں سے موسم سرما میں لاہور اور گرد و نواح میں دھند کی دیر نہتہ چھائی رہتی ہے۔ اس کے علاوہ ہندوستانی پنجاب میں کونلے سے بے شمار فیکٹریاں چلائی جا رہی ہیں جس کا براہ راست اثر لاہور اور قرب وجوار میں تمام علاقوں پر ہو رہا ہے۔ لاہور میں مخصوص انڈسٹریل ایریا اور شہری علاقوں میں قائم فیکٹریاں پرانے ٹائر اور پلاسٹک ویسٹ جلا رہے ہیں جس کی وجہ سے بھی لاہور کی آب و ہوا خراب ہو چکی ہے۔ جو کچھ دریائے راوی کے ساتھ ہوا، تارتخ ہمیں معاف نہیں کرے گی اور آج لاہور کا زیر زمین پانی بھی آلودہ ہو چکا ہے۔ مزید حیران کن امر یہ کہ (EPA) Environment Protection Agency کے پاس جو تین مانیٹرنگ یونٹ تھے، جن میں سے ایک ٹاؤن شپ، ایک ٹاؤن ہال اور ایک موبائل یونٹ تھا، تینوں خراب ہو چکے ہیں اور ان کی مرمت کے لئے سرمایہ بھی موجود نہ ہے اور محکمہ تحفظ ماحول صرف محکمہ انسداد ڈینگی بن چکا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ لاہور اور قرب وجوار کا علاقہ ہر گزرتے ہوئے دن کے ساتھ عجب منظر دکھا رہا ہے۔ اگر ماحول صاف نہ ہوگا تو لوگوں کی صحت درست نہ ہوگی تو ترقی کے منصوبے کیا معنی حاصل کریں گے؟ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک التوائے کار کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے۔ اس سلسلے میں عرض ہے کہ WHO کی 2011 کی رپورٹ میں لاہور کا

جو ڈیٹا دیا گیا ہے وہ 04-2003 کا ہے یہ ڈیٹا گیارہ سال پرانا ہے لاہور شہر کی آلودگی کو کنٹرول کرنے کے لئے گزشتہ سالوں میں حکومت پنجاب نے بہت سارے اقدامات اٹھائے ہیں جن میں سے سالد ویسٹ مینجمنٹ کمیٹی کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جس نے لاہور میں صفائی کے نظام کو بہتر کیا ہے اور سڑکوں کے کنارے سے اڑتی ہوئی دھول پر قابو پایا گیا ہے underpasses flyover and signal free چوک تعمیر ہوئے ہیں اور کنال روڈ کی widening کی گئی ہے جس سے ٹریفک روانی میں بہتری اور فضائی آلودگی میں کمی آئی ہے۔ رنگ روڈ اور VLT کے منصوبوں سے ٹریفک کی آلودگی میں قابل ذکر کمی آئی ہے۔ اس کے علاوہ دھواں دینے والی وگینوں کو ختم کرنے کے لئے نئی بسیں چلائی گئی ہیں۔ مزید برآں لاہور ٹرانسپورٹ کمپنی کے قیام اور میٹرو بس سروس سے شہر میں ٹریفک کی آلودگی میں کمی ہوئی ہے لاہور شہر سے دور سندھ رائڈ سٹریٹ اسٹیٹ کا قیام عمل میں لایا گیا ہے سندھ رائڈ سٹریٹ اسٹیٹ میں تین سو فیکٹریاں چل رہی ہیں اور مزید فیکٹریاں زیر تعمیر ہیں اس عمل سے شہر میں صنعتی آلودگی کو کم کرنے میں مدد ملے گی۔ لاہور ضلع میں 41 فیکٹریوں نے آلودہ پانی کو صاف کرنے کے لئے Treatment Plant لگا رکھے ہیں۔ دریائے راوی کو آلودگی سے پاک کرنے کے لئے واسا دوسٹریٹ Waste Water Treatment Plant لگانے پر کام کر رہا ہے فضائی آلودگی کی monitoring کے لئے محکمہ کی ایک موبائل لیبارٹری باقاعدگی سے کام کر رہی ہے اور EPA کے تینوں Monitoring Unit جس کا تحریک میں ذکر کیا گیا ہے unit مرمت ہونے کے بعد اپنا کام کر رہے ہیں یہ درست ہے کہ سوئی گیس کی لوڈ شیڈنگ کی وجہ میں شمالی لاہور میں واقعہ سٹیل ملوں نے غیر معیاری ایندھن استعمال کرنا شروع کر دیا تھا جس میں ٹائر، پاؤڈر کونلہ اور پلاسٹک ویسٹ شامل تھے جس کی وجہ سے آلودگی میں اضافہ ہونا شروع ہوا۔ محکمہ تحفظ ماحول نے آلودگی کے باعث بننے والی ان سٹیل ملوں کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے 260 ملوں کو پنجاب تحفظ ماحول قانون 1997 کے تحت notices جاری کئے۔ اس کے علاوہ 238 ملوں کے خلاف ڈسٹرکٹ آفس تحفظ ماحول نے پنجاب لوکل گورنمنٹ آرڈیننس کے تحت کارروائی کرتے ہوئے غیر معیاری ایندھن استعمال کرنے والی کئی ملوں کو سیل کیا۔ محکمہ تحفظ ماحول پنجاب اور ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور کی کاوشوں کے نتیجے میں 167 سٹیل ملوں نے اپنے pollution control devices لگائے ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھی گئی ہے۔

شیخ علاؤ الدین: جناب سپیکر! آپ اس جواب سے مطمئن ہیں؟ اگر آپ مطمئن ہیں تو پھر میں بھی ہوں۔ میں نے چار سال پہلے بھی عرض کیا تھا کہ پنجاب گورنمنٹ کو چاہئے تھا کہ وہ فیڈرل گورنمنٹ کو

کہتی کہ آپ ربڑ ویسٹ کی import کو ban کریں اور اس کو negative list میں لائیں۔ جب یہ negative list میں آئے گی تو ban ہوگی۔ صرف ٹائر جس کو cut tire کہتے ہیں وہ ربڑ ویسٹ ہے وہ اسی لئے import ہوتا ہے تاکہ وہ لوگوں کی صحت کو تباہ کرے۔ اب باقی باتیں تو میرے بھائی نے جو کہیں سو کہیں لیکن جو حالات ہیں کیا آپ اس سے مطمئن ہیں؟ اگر میں اس کو بھی مان لوں کہ 41 فیکٹریوں نے treatment plant لگائے ہوئے ہیں تو جس شہر کے ارد گرد بیس ہزار registered or unregistered فیکٹریاں ہوں یعنی باہر لکھا ہوا ہے "کرنل قدرت اللہ" اور اندر فیکٹری چل رہی ہے۔ اس کے کوئی قریب بھی نہیں جاسکتا اور یہی حال ہو رہا ہے۔ آخر آپ خود فیصلہ کریں کہ ہم جو ابہدہ ہیں اللہ کو اور عوام کو بھی۔ یہ صرف ربڑ ویسٹ ہی بند کروادیں تو pollution کم ہو جائے گی۔ چنگ پچی اپنا کام دکھا رہا ہے اور لاہور کے کچھ ایریا ایسے ہیں، دریائے راوی کے بارے میں آپ سے بہتر کون جانتا ہے کہ دریائے راوی کے دوسری طرف ہو کیا رہا ہے؟ جتنا hospital waste ہے وہ بھی جلایا جا رہا ہے۔ مجھے آپ جیسا حکم کریں گے میں مان جاؤں گا لیکن اگر آپ اس تحریک التوائے کا کار dispose of کرنا چاہتے ہیں تو کر دیں لیکن اس طرح کی ایک آدھی تحریک التوائے کا ضرور لے آئیں تاکہ کم از کم لوگوں کو یہ احساس ہو کہ ہم ان کے بارے میں یہاں باتیں کر رہے ہیں۔ نتیجے نکلے یا نہ نکلے باتیں تو کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: میں بھی اس جواب سے مطمئن نہیں ہوں۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! انہوں نے جو تحریک التوائے کا رپیش کی ہے میں بھی اس میں تھوڑا سا addition کروں گا۔ جب یہ تحریک التوائے کا رکھی جا چکی تھی اس وقت لاہور top ten میں تھا اور اب چوتھے نمبر پر آ چکا ہے۔

جناب سپیکر! دوسرا انہوں نے جواب میں 2003-04 کا ڈیٹا لکھا ہے وہ بھی غلط ہے۔ World Health Organization کی ویب سائٹ پر data base پڑی ہوئی ہے جس کے اندر انہوں نے 72 شہروں کا 2011 سے 2013 تک کا ریکارڈ اکٹھا کیا ہے اور اس کے مطابق لاہور چوتھے نمبر پر آ چکا ہے۔ جو یہ 2003-04 کی بات کر رہے ہیں وہ ایک لوکل اخبار میں آیا تھا اور اس میں یہ کہا گیا تھا کہ 2003-04 کے اندر پشاور، کوئٹہ اور لاہور تین شہروں کا بتایا گیا تھا۔ میرے خیال میں یہ ریکارڈ کی تصحیح بھی ضروری ہے اور جس طرح شیخ صاحب بات کر رہے ہیں کہ یہ بہت اہمیت کی حامل بات ہے۔ اگر یہ دسویں نمبر سے چوتھے پر آ چکا ہے تو میرا خیال ہے کہ ہم بہت جلد پہلے نمبر پر آ جائیں گے اس لئے میں

چاہوں گا کہ اس تحریک التوائے کار کو dispose of، سوال، جواب یا تحریک کی حد تک نہ رکھا جائے بلکہ اس پر باقاعدہ بحث ہو کہ کیا وجہ ہے کہ ہم دسویں سے چوتھے نمبر پر آچکے ہیں اور اس وقت کیا ہو گا جب ہم پہلے نمبر تک پہنچ جائیں گے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب سپیکر! یہ انتہائی اہمیت کا حامل مسئلہ ہے۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو pending کرتے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب سپیکر! میں یہی عرض کر رہا تھا کہ اس کو دوبارہ Environment Department کو بھیجتے ہیں تاکہ وہ اس کا proper جواب بھیجیں۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اب تحریک التوائے کار کا وقت ختم ہو چکا ہے۔

شیخ علاؤ الدین: جناب سپیکر! میری ایک اور شادی ہال والی تحریک التوائے کار تھی۔

جناب سپیکر: اب کیا کرنا ہے شادی کا؟ رہنے دیں اس پر پھر بات کریں گے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں مختصر آ عرض کروں گی کہ یہ واقعہ 13- اکتوبر کا ہے اور 13- اکتوبر سے آج پانچ دن ہو گئے ہیں، باہر سینکڑوں بچے احتجاج کے لئے بیٹھے ہوئے ہیں میں چاہتی ہوں کہ آپ کے گوش گزار کروں تاکہ آپ متعلقہ منسٹر سے کہیں کہ اس معاملے کو حل کرائیں۔ چار ہزار طلباء کا future stake پر لگا ہوا ہے انہوں نے غلط پیپروں کی چیلنگ کے لئے اپنا احتجاج جاری رکھا ہوا ہے یہ ہمارے ملک اور صوبے کا مستقبل ہے۔ ان کے پیپر غلط چیک ہوئے ہیں اور پیپروں کی غیر معیاری چیلنگ ہوئی ہے کیونکہ چار ہزار کوئی معمولی تعداد نہیں ہے میرے خیال میں یہ بہت بڑی بات ہے اس پر گورنمنٹ کو فوری طور پر ایکشن لینا چاہئے۔ آج وہ چھ دن سے احتجاج کر رہے ہیں اور کسی نے ان کو جا کر چیک نہیں کیا۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب سے پتا کرتے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب سپیکر! محکمہ ہائر ایجوکیشن نے اس take up matter کو کیا ہوا ہے اگر یہ محترمہ اجلاس کے بعد میرے چیمبر میں آجائیں تو میں محکمہ سے پوچھ کر بتا دوں گا کہ اس وقت اس کی existing position کیا ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! کل بھی احتجاج جاری تھا اور حکومت کی طرف سے کوئی بھی نہیں کیا تھا۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب! کسی کو باہر بھیجیں اور ان کا احتجاج ختم کروائیں۔

سرکاری کارروائی

مسودہ قانون

(جو متعارف ہوا)

جناب سپیکر: اب ہم سرکاری کارروائی کا آغاز کرتے ہیں۔

مسودہ قانون تعلیم القرآن و سیرت انسٹیٹیوٹ پنجاب 2014

MR SPEAKER: The Punjab Institute of Quran and Seerat Studies Bill 2014. Minister for Law to introduce the Punjab Institute of Quran and Seerat Studies Bill 2014.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I introduce the Punjab Institute of Quran and Seerat Studies Bill 2014.

MR SPEAKER: The Punjab Institute of Quran and Seerat Studies Bill 2014 has been introduced in the House under rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Religious Affairs and Auqaf for report within two months.

قواعد کی معطلی کی تحریک

جناب سپیکر: وزیر قانون و پارلیمانی امور میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن، محترمہ فائزہ احمد ملک اور قاضی احمد سعید ایم پی اے صاحبان بھارتی جارحیت کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں۔ محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے بھارتی جارحیت کے خلاف ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے بھارتی جارحیت کے خلاف ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے بھارتی جارحیت کے خلاف ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

قرارداد

پاکستان کی کنٹرول لائن اور ورکنگ باؤنڈری پر

بھارتی جارحیت کی پرزور مذمت

وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان کنٹرول لائن اور ورکنگ باؤنڈری پر جاری بھارتی جارحیت کی پرزور الفاظ میں مذمت کرتا ہے۔ پاک فوج کے ساتھ ساتھ عام شہریوں کو اپنی جارحیت کا نشانہ بنا کر بھارتی حکومت بین الاقوامی قوانین کی مسلسل خلاف ورزی کی مرتکب ہو رہی ہے۔ یہ ایوان بھارتی جارحیت کے نتیجے میں ہونے والی ہلاکتوں پر اظہار غم کرتا ہے اور شداء کی بلندی درجات کے لئے دعا گو ہے۔ یہ ایوان بھارتی جارحیت کو بین الاقوامی سطح پر اٹھانے کے وفاقی حکومت کے اقدام کو تحسین کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ عالمی برادری کے ذریعے بھارتی جارحیت اور اس کے جارحانہ عزائم کا نوٹس لے کر اسے بین الاقوامی قوانین کی پابندی پر مجبور کیا جائے۔"

مزید برآں یہ ایوان افواج پاکستان کو بھی خراج تحسین پیش کرتا ہے کہ انہوں نے بھرپور انداز میں دشمن کو منہ توڑ جواب دیا ہے تاکہ آئندہ ایسی جرأت نہ کر سکے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان کنٹرول لائن اور ورکنگ باؤنڈری پر جاری بھارتی جارحیت کی پرزور الفاظ میں مذمت کرتا ہے۔ پاک فوج کے ساتھ ساتھ عام شہریوں کو اپنی جارحیت کا نشانہ بنا کر بھارتی حکومت بین الاقوامی قوانین کی مسلسل خلاف ورزی کی مرتکب ہو رہی ہے۔ یہ ایوان بھارتی جارحیت کے نتیجے میں ہونے والی ہلاکتوں پر اظہار غم کرتا ہے اور شداء کی بلندی درجات کے لئے دعا گو ہے۔ یہ ایوان بھارتی جارحیت کو بین الاقوامی سطح پر اٹھانے کے وفاقی حکومت کے اقدام کو تحسین کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ عالمی برادری کے

ذریعے بھارتی جارحیت اور اس کے جارحانہ عزائم کانٹوٹس لے کر اسے بین الاقوامی قوانین کی پابندی پر مجبور کیا جائے۔

مزید برآں یہ ایوان افواج پاکستان کو بھی خراج تحسین پیش کرتا ہے کہ انہوں نے بھرپور انداز میں دشمن کو منہ توڑ جواب دیا ہے تاکہ آئندہ ایسی جرأت نہ کر سکے۔ " یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان کنٹرول لائن اور ورکنگ باؤنڈری پر جاری بھارتی جارحیت کی پرزور الفاظ میں مذمت کرتا ہے۔ پاک فوج کے ساتھ ساتھ عام شہریوں کو اپنی جارحیت کا نشانہ بنا کر بھارتی حکومت بین الاقوامی قوانین کی مسلسل خلاف ورزی کی مرتکب ہو رہی ہے۔ یہ ایوان بھارتی جارحیت کے نتیجے میں ہونے والی ہلاکتوں پر اظہار غم کرتا ہے اور شہداء کی بلندی درجات کے لئے دعا گو ہے۔ یہ ایوان بھارتی جارحیت کو بین الاقوامی سطح پر اٹھانے کے وفاقی حکومت کے اقدام کو تحسین کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ عالمی برادری کے ذریعے بھارتی جارحیت اور اس کے جارحانہ عزائم کانٹوٹس لے کر اسے بین الاقوامی قوانین کی پابندی پر مجبور کیا جائے۔

مزید برآں یہ ایوان افواج پاکستان کو بھی خراج تحسین پیش کرتا ہے کہ انہوں نے بھرپور انداز میں دشمن کو منہ توڑ جواب دیا ہے تاکہ آئندہ ایسی جرأت نہ کر سکے۔ " (قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

قواعد کی معطلی کی تحریک

جناب سپیکر: اب وزیر قانون و پارلیمانی امور ایک قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ اپنی تحریک پیش کریں۔ جی، وزیر قانون! وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے دختر پاکستان ملالہ یوسف زئی کو

امن کانوبل انعام 2014 ملنے پر مبارکباد دینے کے حوالے سے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے دختر پاکستان ملالہ یوسف زئی کو امن کانوبل انعام 2014 ملنے پر مبارکباد دینے کے حوالے سے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے دختر پاکستان ملالہ یوسف زئی کو امن کانوبل انعام 2014 ملنے پر مبارکباد دینے کے حوالے سے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون و پارلیمانی امور قرارداد پیش کریں۔

قرارداد

دختر پاکستان ملالہ یوسف زئی کو امن کانوبل انعام 2014

ملنے پر مبارکباد کا پیش کیا جانا

وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب سپیکر!

"یہ ایوان دختر پاکستان ملالہ یوسف زئی کو امن کانوبل انعام برائے 2014 ملنے پر مبارکباد پیش کرتا ہے اور قوم کی اس بچی کے کارنامے کو دنیا بھر میں سراہنے پر بڑے فخر کا اظہار کرتا ہے۔ نیز یہ ایوان بچیوں کے تعلیم کے لئے ملالہ کی کاوش اور قربانی کو سلام پیش کرتا ہے اور ناخواندگی اور انتہا پسندی کے خلاف اس بچی کی آواز پاکستان کے بچوں اور وسیع پیمانے پر دنیا بھر کے لئے ہمت، حوصلے اور امید کی کرن ہے۔"

مزید برآں یہ ایوان وفاقی حکومت کی طرف سے پاکستان میں بچوں کی تعلیم کے لئے ماحول یقینی بنانے کے لئے ہر سطح پر پالیسیوں اور پروگراموں کی پرزور تائید کا اظہار کرتا ہے۔

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"یہ ایوان دختر پاکستان ملالہ یوسف زئی کو امن کا نوبل انعام برائے 2014 ملنے پر مبارکباد پیش کرتا ہے اور قوم کی اس بچی کے کارنامے کو دنیا بھر میں سراہنے پر بڑے فخر کا اظہار کرتا ہے۔ نیز یہ ایوان بچیوں کے تعلیم کے لئے ملالہ کی کاوش اور قربانی کو سلام پیش کرتا ہے اور ناخواندگی اور انتہا پسندی کے خلاف اس بچی کی آواز پاکستان کے بچوں اور وسیع پیمانے پر دنیا بھر کے لئے ہمت، حوصلے اور امید کی کرن ہے۔"

مزید برآں یہ ایوان وفاقی حکومت کی طرف سے پاکستان میں بچوں کی تعلیم کے لئے ماحول یقینی بنانے کے لئے ہر سطح پر پالیسیوں اور پروگراموں کی پرزور تائید کا اظہار کرتا ہے۔"

چونکہ اس قرارداد کی مخالفت نہیں کی گئی ہے اس لئے اب سوال یہ ہے کہ:

"یہ ایوان دختر پاکستان ملالہ یوسف زئی کو امن کا نوبل انعام برائے 2014 ملنے پر مبارکباد پیش کرتا ہے اور قوم کی اس بچی کے کارنامے کو دنیا بھر میں سراہنے پر بڑے فخر کا اظہار کرتا ہے۔ نیز یہ ایوان بچیوں کے تعلیم کے لئے ملالہ کی کاوش اور قربانی کو سلام پیش کرتا ہے اور ناخواندگی اور انتہا پسندی کے خلاف اس بچی کی آواز پاکستان کے بچوں اور وسیع پیمانے پر دنیا بھر کے لئے ہمت، حوصلے اور امید کی کرن ہے۔"

مزید برآں یہ ایوان وفاقی حکومت کی طرف سے پاکستان میں بچوں کی تعلیم کے لئے ماحول یقینی بنانے کے لئے ہر سطح پر پالیسیوں اور پروگراموں کی پرزور تائید کا اظہار کرتا ہے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

بحث

جمہوریت سے متعلقہ قرارداد پر عام بحث

(--- جاری)

جناب سپیکر: آج کے ایجنڈے کی اگلی item جمہوریت سے متعلق قرارداد پر عام بحث ہے۔ قرارداد مورخہ 20- اکتوبر 2014 کو وزیر قانون پیش کر چکے ہیں، اس پر بحث جاری تھی اور اب بھی جاری رہے گی۔ اس میں جو صاحبان آرہے ہیں ان میں حاجی ملک محمد وحید صاحب!۔۔۔ موجود نہیں ہیں، جناب ماجد ظہور صاحب، یہ کل کا کہہ گئے ہیں، محترمہ گلناز شزادی صاحبہ!۔۔۔ وہ بھی موجود نہیں ہیں۔ جی، ملک محمد وحید صاحب تشریف لے آئے ہیں اور میں ان سے کہتا ہوں کہ وہ اپنی بحث قرارداد کے حق یا مخالفت میں شروع کریں۔

حاجی ملک محمد وحید: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں قرارداد کی مکمل تائید کرتا ہوں اور پاکستان اور پاکستان کی معیشت سے جو کھلواڑ کیا گیا میں اس پر بھی بات کرنا چاہتا ہوں۔ آپ نے دیکھا ہو گا کہ جس دن ہم نے اس پیارے پاکستان کو حاصل کیا وہ ہماری آزادی کا دن تھا اور ہم نے پاکستان "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللَّهِ" کی بنیاد پر حاصل کیا تھا لیکن اب طاغوتی طاقتوں کے جھنڈے تلے ایک پلان بنا اور وہ پلان جب پاکستان آپہنچا تو انقلاب کی صورت حال اختیار کر چکا تھا۔

جناب سپیکر! میں کہہ رہا تھا کہ 14- اگست 2014 والے دن پاکستان کے ساتھ جو کھلواڑ کیا گیا وہ دو انقلاب جو کہ خونیں انقلاب تھے جس پر اللہ رب العزت کی ذات پاک بھی ناراض ہوئی اور ایک وارننگ کے طور پر انہیں جھٹکا بھی دیا گیا لیکن اس جھٹکے کو بھی محسوس نہ کیا گیا، ڈالروں کی ہوس میں وہ دو انقلاب پاکستان کے دل کی طرف چلے کیونکہ وہ پاکستان کے دل پر ضرب لگانا چاہتے تھے۔ جب وہ خونیں انقلاب وہاں پر پہنچے تو انہوں نے پاکستان کے دل پر ضربیں لگائیں۔ اس سے آگے چلتے ہوئے ہم نے اس انقلاب کا تماشا دیکھا، وہ مداری ڈگڈگی بجاتے نظر آئے اور انہوں نے وہ تماشا سجایا جو ہمارے شایان شان نہ تھا۔ وہ ڈگڈگی بجانے والے مداری ہماری قوم کی سیٹیوں، عورتوں کو ڈھال بنا کر وہاں پر انہوں نے اپنے ڈیرے جمائے ہوئے تھے۔ میں ان کھلواڑ کھیلنے والوں سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ بتائیں کہ آپ نے پاکستان کے future کو تباہ کرنے کے لئے ایسا کیوں کیا؟ ایسی کون سی ضرورت آپ کو پیش آگئی کہ چودہ مہینے کے قلیل عرصہ میں آپ نے لانگ مارچ نکالا؟ آپ نے وہاں پر دھرنا دیا، ابھی تو ہم نے ترقیاتی

پراجیکٹ شروع کئے تھے، ابھی تو ان پر کام کرنا بھی باقی تھا، چین کے صدر نے یہاں آکر جو 35-ارب ڈالر کے منصوبے ہمیں دینے تھے وہ بھی کھٹارے میں ڈال دیئے۔ میں کہتا ہوں کہ اس سے قوم کا نقصان ہوا، ان دھرنے والوں کا کچھ نہیں گیا۔ ان کے پیٹ میں مروڑا ٹھہ رہے تھے اور یہ بھی ان باتوں کو سمجھ چکے تھے کہ اگر ان تمام پراجیکٹس پر کام مکمل ہو گیا تو پھر اگلی مرتبہ ہم کس بات پر سیاست کریں گے۔ میں اس کی مخالفت کرتے ہوئے اور مختصر آ اپنی حاضری ڈالتے ہوئے عرض کروں گا کہ پاکستان کا ان دھرنوں سے بہت زیادہ نقصان ہوا ہے، اس سے پاکستان کی معیشت ڈوبی، کاروباری حضرات ڈوبے لیکن ان کو پھر بھی شرم نہ آئی۔ میں یہ کہتا ہوں کہ اب یہ ڈگڈگی بند ہونی چاہئے۔

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

اب یہ مداری والے تماشے بند ہونے چاہئیں، یہ آئیں یہاں پارلیمنٹ میں ہمارے ساتھ بیٹھ کر اسی پارلیمنٹ کا حصہ بن کر اپنی اصلاحات کو لائیں، ہم انشاء اللہ ان اصلاحات کو مانیں گے۔ اللہ آپ کا اور میرا حامی و ناصر ہو۔ پاکستان زندہ باد، اسلام زندہ باد اور آپ سب پائندہ باد۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ سردار شہاب الدین خان! تشریف نہیں رکھتے، احسن ریاض فنیانہ صاحب! تشریف نہیں رکھتے۔ محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ!

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں یہاں پر یہ کہنا چاہوں گی کہ ڈیموکریسی کے حق میں کل جو ایک قرارداد سامنے آئی ہے، مجھے یہ دیکھ کر بڑی تشویش ہوئی کہ موجودہ حکومت کو یہ قرارداد لانے کی کیا ضرورت پیش آگئی ہے۔ کیا insecurities پیدا ہو گئی ہیں کہ نوبت یہاں تک آگئی ہے کہ یہ قرارداد لا کر، اپنے ہی چند بندے جو کہ ان کی ہاں میں ہاں ملاتے ہیں، ان کے سامنے عوام کو یہ تاثر دینا کہ ہم یہ سب کچھ ڈیموکریسی کے لئے کر رہے ہیں۔ ابھی میرے بھائی یہاں پر بات کر رہے تھے کہ جی یہ ڈر گئے ہیں، اس طرح کی باتیں کر رہے ہیں، اس طرح کی باتیں کرنے سے حقیقت چھپ نہیں سکتی۔ یہ چودہ مہینے کی بات کر رہے ہیں درحقیقت پچھلے پانچ سال کی پنجاب حکومت بھی انہی کے پاس تھی یہی حکمران تھے انہوں نے ایک میٹر ولس چلانے کے علاوہ اس صوبہ پنجاب کے عوام کے لئے کیا کیا ہے؟

(اس مرحلہ پر مسلم لیگ (ن) کی معزز خواتین ممبران نے "خدمت، خدمت" کی آوازیں لگائیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں۔ نہیں۔ ایسے نہ کریں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! آج یہ جمہوریت کی بات کرتے ہیں، اصل جمہوریت، اصل ڈیموکریسی کیا ہوتی ہے؟ یہ تو ان کو پتا ہی نہیں ہے اگر ان کو real democracy کا پتا ہوتا تو آج وزیراعظم کے

ساتھ ایسا نہ ہوتا۔ میں یہ بھی کہنا چاہوں گی کہ جب ادارے strong ہوتے ہیں تب ہی وہ چیف منسٹر یا پرائم منسٹر کو کوئی اہمیت دیتے ہیں۔ وزیراعظم صاحب ایک حکم دے رہے ہیں، جیسے بجلی کے بلوں کے بارے میں انہوں نے کہا لیکن ان کی باتوں کو کوئی سن نہیں رہا کیونکہ وہ ایک جمہوری وزیراعظم نہیں ہیں، وہ ایک جعلی مینڈیٹ کے ذریعے آئے ہوئے وزیراعظم ہیں، یہی وجہ ہے کہ آج جہاں پر بھی وہ جاتے ہیں ان کے خلاف "گو، گو" کے نعرے لگ رہے ہیں۔ اگر یہاں پر real democracy ہوتی، صحیح اور شفاف الیکشن کے ذریعے آج یہاں پر بیٹھے ہوتے تو وہ جہاں جاتے وہاں پر ان کو اس طرح کی ذلالت کا سامنا نہ کرنا پڑتا۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! الفاظ میں تھوڑا سی احتیاط برتیں، ورنہ پھر ادھر سے بھی interruption ہوگی۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! یہ میں تو نہیں کہہ رہی، آپ جہاں بھی جائیں، آپ جس جگہ پر بھی جائیں۔۔۔

(اس مرحلہ پر مسلم لیگ (ن) کی معزز خواتین ممبران نے No, No کہا)

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ ایسی بات مت کریں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! آپ جہاں بھی جائیں یہ باتیں موجود ہیں۔ سانحہ ماڈل ٹاؤن کے حوالے سے آپ دیکھیں کہ کیا یہ real democracy ہے؟ یہاں پر ہمارے اپنے ہی لوگوں کو گولیاں مار کر چھلنی کیا گیا ہے اور انہی کے orders پر یہ ہوا ہے، میں پوچھنا چاہتی ہوں کہ کیا یہ ڈیموکریسی ہے، ان کو ڈیموکریسی کے مطلب کا پتا ہے کہ ڈیموکریسی کیا ہے؟ (قطع کلام)

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ خاموشی اختیار کریں اور ان کی بات سنیں۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! اب کیا ہم ان کی یہاں پر تعریفیں کرنی شروع کر دیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: چیمہ صاحب! آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! یہ جو آج باتیں کر رہے ہیں انشاء اللہ تعالیٰ عوام اب جاگ اٹھی ہے اور عوام ان کا وہ حشر کرے گی کیونکہ انہیں اس بات کا افسوس ہی نہیں کہ خواتین کے سینوں پر گولیاں چلائی گئی ہیں، ابھی یہ کہہ رہے ہیں کہ پچھلے سات سالوں میں ہم نے یہ کر دیا وہ کر دیا، آپ نے تو پچھلے سات سالوں میں صرف ایجوکیشن کا یہ حال کر دیا ہے کہ ان سات سالوں میں تیس لاکھ بچے سکولوں سے اٹھ

کر چلے گئے ہیں اس وقت وہ پڑھ نہیں رہے، کیا یہ ڈیموکریسی ہے؟ اس لئے عوام نے ان کو ووٹ دیئے تھے بلکہ ان کو تو عوام نے ووٹ دیئے ہی نہیں تھے، وہ تو سب پریشان ہیں کہ ہم نے تو ان کو ووٹ دیئے ہی نہیں تھے یہ کہاں سے آکر ہمارے سر پر مسلط کر دیئے گئے ہیں۔ یہ ایک جعلی مینڈیٹ ہے، یہ ایک fake election ہے، شفاف الیکشن بالکل بھی نہیں ہے جس کی وجہ سے آج یہ لوگ بیٹھے ہوئے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ آج جو لوگ یہاں پر بیٹھ کر گن گارہے ہیں، ان کے لیڈرز تو اب بھی جہاں جاتے ہیں "گو نواز گو" کے نعرے لگ رہے ہیں۔ اب تو عید کی نماز بھی انہوں نے ڈر کے مارے اپنے گھر میں پڑھی ہے کہ یہ نہ ہو کہ وہاں پر لوگ ان کا حشر نشر کر دیں۔ یہ ایک مکافات عمل ہے، یہی ہوتا ہے جس وقت آپ قوم کے ساتھ، عوام کے ساتھ زیادتی کریں، عوام کا پیسا اس طرح سے ڈبوائیں، میٹرو بسوں پر ڈبوائیں تو پھر ایسے ہی ہوتا ہے۔ صحت کی حالت یہ ہے کہ یہ کہتے ہیں کہ ہم نے اربوں روپے صحت پر لگا دیئے ہیں پچھلے سات سال سے یہ حکومت میں ہیں اور اس وقت بھی ڈاکٹروں کی آٹھ ہزار اسمبلیاں خالی پڑی ہوئی ہیں۔ ہر چوتھے دن باہر ایک احتجاج ہو رہا ہوتا ہے، ایک protest ہو رہا ہوتا ہے۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ آرٹیکل 15 اور 16 کے تحت ہر شہری کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنا پرامن احتجاج کرے، ان کو اب کیا ایسی ضرورت درپیش تھی، کیا ان کو ایسی مصیبت پڑ گئی تھی کہ یہ قرارداد لے آئے ہیں، میری بات سنیں اس قرارداد کی وقعت کیا ہے؟ مجھے بتائیں اس مقدس ایوان کے اندر جتنی قراردادیں آج تک پاس ہوئی ہیں ان میں سے کتنی قراردادوں پر عمل ہوا ہے؟ آپ کالا باغ ڈیم کی ہی example لے لیں اس میں کتنا follow up ہوا ہے اور اس مقدس فورم پر (قطع کلامیاں)

MR DEPUTY SPEAKER: No cross talk.

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! اس وقت اربوں روپے لاء اینڈ آرڈر پر خرچ ہو رہے ہیں اور یہاں پر حالت یہ ہے کہ انصاف کے لئے تھانے کچسریوں میں جائیں تو دھکے ملتے ہیں، ان کی ایف آئی آر تک نہیں کٹتی۔ پچھلے دو مہینوں کے اندر آپ یہ دیکھ لیں کہ جب سے سانحہ ماڈل ٹاؤن ہوا ہے تو کتنے لوگوں کو حق مل سکا ہے، ان کی توفیق بھی نہیں ہو سکی ہے، ان کی ایف آئی آر تک نہیں کٹ سکی، یہ تو ان کا حال ہے اور یہ اس کو ڈیموکریسی کہتے ہیں، actually democracy یہ نہیں ہے، یہ سمجھتے ہیں کہ انہوں نے جو باریاں لگائی ہوئی ہیں وہ democracy ہے، اب تمہاری باری ہے اور اب ہماری باری ہے کیونکہ انہوں نے مکہ مکاکیا ہوا ہے لیکن عوام اب ان کے اس مکہ مکا پر بالکل یقین نہیں کرے گی وہ ان کو

بتائے گی۔ اگر ان میں تھوڑی سی بھی political sense ہوتی تو یہ پہلے دن ہی resign کر دیتے لیکن اچھا ہوا کیونکہ قدرت اوپر موجود ہے وہ ان کو دکھائے گی، یہ جہاں جہاں جاتے ہیں اب یہ لوگوں کو face نہیں کر پارہے۔ ایک ٹائم آئے گا جب لوگ انہیں جوتیاں ماریں گے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! بہت شکریہ

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! صرف دو منٹ دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آخری بات کر کے wind up کریں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! جمہوریت اور ڈیموکریسی یہ ہوتی ہے کہ عوام آپ کو ووٹ دیتی ہے تاکہ آپ پر ان کا trust ہو لیکن اب لوگوں کا ان پر trust ختم ہو چکا ہے۔ ان کے پاس کوئی ایسی پلاننگ نہیں ہے، انہوں نے پچھلے سات سالوں میں کچھ deliver نہیں کیا۔ اگر deliver کیا تھا تو وہ چودھری پرویز الہی صاحب نے کیا تھا۔ وہ منصوبے پر پورا ہوم ورک کر کے آتے تھے، وہ عوام کے پیسوں پر experiments نہیں کرتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ انہوں نے basic education free کی، انہوں نے ہیلتھ میں ایمر جنسی free کی، انہوں نے ریسکیو 1122 کا اجراء کیا۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! بہت شکریہ۔ اگلی مقرر محترمہ گلناز شزادی صاحبہ!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ جناب خالد غنی چودھری صاحب!۔۔۔ وہ بھی موجود نہیں ہیں۔ جناب امجد علی جاوید صاحب!

جناب امجد علی جاوید: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ

نثار میں تیری گلیوں پہ اے وطن کہ جہاں

چلی ہے رسم کہ کوئی نہ سراٹھا کے چلے

جو چاہنے والا کوئی تیرے طواف کو نکلے

نظر جھکا کے چلے جسم و جان بچا کے چلے

جناب سپیکر! پاکستان کی ایک تاریخ ہے کہ اس ملک کے بننے کے بعد سے آج تک لیاقت علی خان سے میاں محمد نواز شریف تک جس نے بھی اس ملک کو ترقی کی طرف گامزن کرنے کی کوشش کی، اپنے پیروں پر کھڑا ہونے کی بات کی اور عوام کے دیئے گئے حق کے مطابق اقتدار کو کلی طور پر مانگنا چاہا تو کبھی لیاقت علی خان کو گولی کا سامنا کرنا پڑا، کبھی بھٹو کو پھانسی لگنا پڑا، کبھی نواز شریف کو جلاوطن ہونا پڑا۔ اس ملک کے اندر جو بھی عوام کے دیئے گئے اقتدار کے مطابق اپنا حق مانگتا ہے پچھلے 68 برسوں سے اس

ملک کی یہ ریت رہی ہے کہ جب انتخابات ہوتے ہیں عوام کسی جماعت کو کسی لیڈر کو حق حکمرانی دیتی ہے تو یہاں کاغذوں کے اندر رجسٹری تو کروادی جاتی ہے لیکن کلی اقتدار منتقل نہیں کیا جاتا۔ جو لوگ اپنے اس حق کو مانگتے ہیں تو پھر اس طرح کے گماشتے اٹھتے ہیں جو ان کے خلاف سازشیں کرتے ہیں اور آج بھی میڈیا اس بات کا گواہ ہے کہ پیپلی میں جو یہ طوفان کھڑا کیا جا رہا ہے، انقلاب اور آزادی مارچ کے نام پر جو ڈرامے رچائے جا رہے ہیں سوال یہ اٹھتا ہے کہ یہ اربوں روپے کی فنڈنگ کہاں سے ہو رہی ہے؟ تو آج پردے اٹھ رہے ہیں کہ یونس الگور اور مدی فاؤنڈیشن جن کی اپنی فنڈنگ مسودی جماعتوں کی طرف سے ہو رہی ہے وہ عمران خان اور پی ٹی آئی کے سپورٹر کیوں بنے ہوئے ہیں، وہ یہ کیوں چاہتے ہیں کہ پاکستان کے اندر ان کی سوچ رکھنے والے لوگ یہاں آکر اقتدار پر براجمان ہو جائیں؟ یہاں پیپلز پارٹی کی طرف سے یہ بات بھی کی گئی کہ ہم نے 125 لوگوں کے ساتھ بڑے احسن طریقے سے ایوان چلایا لیکن پاکستان مسلم لیگ (ن) تین سو لوگوں کے ساتھ بھی ایوان نہیں چلا پارہی تو فرق صرف اور صرف یہ ہے کہ جب نواز شریف آتا ہے تو وہ اس ملک میں عوام کا حق حکمرانی نافذ کرنا چاہتا ہے، میاں محمد نواز شریف آتا ہے تو اس ملک کے اندر موڑوے بنتی ہے، میاں محمد نواز شریف آتا ہے تو اس ملک کے اندر ہوائی اڈے بنتے ہیں، میاں محمد نواز شریف آتا ہے تو پاکستان دنیا کی چھٹی اسٹی طاقت بنتا ہے، میاں محمد نواز شریف آتا ہے تو اس ملک کے اندر میٹرو بس بنتی ہے، میاں محمد نواز شریف آتا ہے تو وہ اس ملک کو معاشی آزادی دلانے کی بات کرتا ہے، میاں محمد نواز شریف آتا ہے تو اس ملک کے اندر پہلی مرتبہ economic corridor کی بات ہوتی ہے۔ چائنا گواڈر تک ایک نیاراستہ، ایک نیاروٹ بنانے کی بات کرتا ہے تو یہ لوگ جو پاکستان کو معاشی طور پر آزاد نہیں دیکھنا چاہتے پھر وہ سازشیں کرتے ہیں، پھر وہ ترقی کا راستہ روکنے کی بات کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! اس سارے سلسلے کی کڑیاں وہاں سے ملتی ہیں جو پاکستان کو ترقی کی طرف گامزن ہوتا ہوئے نہیں دیکھنا چاہتے۔ ہماری یہ دو جماعتیں دعویٰ کرتی ہیں کہ ہم پاکستان میں انقلاب لائیں گے، ہم پاکستان کے اندر تبدیلی لائیں گے تو مجھے یاد آتا ہے کہ 1977 کی نظام مصطفیٰ کی تحریک تھی تو مال روڈ پر خواجہ سراؤں نے ایک جلوس نکالا اور اس جلوس کے اندر وہ اپنے مخصوص انداز میں تالیاں لگا رہے تھے اور نعرے کیا تھے؟ اسلام کا سکھ ہم دنیا پر جمادیں گے۔

جناب سپیکر! یہ انقلاب کی باتیں کرنے والے بتائیں کہ انقلاب کن کے خلاف آیا کرتا ہے؟ انقلاب جاگیرداروں کے خلاف آتا ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! wind up! کر دیں۔

جناب امجد علی جاوید: انقلاب پیروں کے خلاف آتا ہے۔ ایک طرف پیر کھڑے ہوتے ہیں ایک طرف جاگیر دار کھڑے ہوتے ہیں اور یہ بات انقلاب کی کرتے ہیں۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: امجد علی جاوید صاحب! بہت شکریہ۔ جناب ذوالفقار علی خان صاحب!۔۔۔ موجود نہیں ہیں، سید عبدالعلیم شاہ صاحب!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ سردار خالد محمود وارن صاحب!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ جناب جعفر علی ہوچہ صاحب!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ جناب ذوالفقار غوری صاحب!

جناب ذوالفقار غوری: شکریہ۔ جناب سپیکر! ہمارے صوبائی وزیر قانون نے جو قرارداد پیش کی ہے میں سب سے پہلے تو اس قرارداد کی حمایت کرتا ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ جمہوریت کی ضرورت جتنی آج ہمارے ملک پاکستان میں ہے اس سے پہلے کبھی نہیں رہی کیونکہ پارلیمنٹ کی بالادستی اور مضبوطی بہت ضروری ہے اور یہ جمہوریت کا حسن ہے۔ ملک میں افراتفری اور انتشار پھیلایا گیا، میں سمجھتا ہوں کہ تحریک انصاف اور طاہر القادری صاحب کی جماعت نے جو زبان استعمال کی یہ اخلاقی قدروں کی پامالی ہے۔ دھرنوں کی سیاست سے ملک کی کون سی خدمت کی جا رہی ہے؟ دھرنوں کی سیاست سے ملک کی خدمت ہو رہی ہے اور نہ ہی ہوگی۔ کنٹینروں سے ملک کبھی ترقی نہیں کرتا، کنٹینر لگا کر، کنٹینر میں بات چیت کر کے ملک معاشی طور پر اور نہ ہی ترقی کے لحاظ سے آگے بڑھ سکتا ہے۔ جن اپوزیشن جماعتوں نے قومی اسمبلی میں حکومت پاکستان کا ساتھ دیا میں ان کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے جمہوریت کا صحیح حق ادا کیا ہے اور گیارہ سیاسی جماعتوں نے اس میں حصہ لیا۔ میں ان لیڈروں کی کیا بات کروں جو صبح کچھ کہتے ہیں دوپہر کو کچھ کہتے ہیں اور رات کو کچھ کہتے ہیں، وہ تو اپنی زبان کا پاس نہیں رکھتے تو انہوں نے جمہوریت کی کیا خدمت کرنی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس طرح جمہوریت کی کوئی خدمت کر سکتا ہے اور نہ ہی اس سے ملک ترقی کر سکتا ہے۔ میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف نے دن رات خدمت کا سلسلہ جاری رکھا اور میں سمجھتا ہوں کہ اس کی مثال پورے پاکستان اور کسی دوسری سیاسی جماعت یا لیڈر میں نہیں ملتی۔ انہوں نے IDPs کے حوالے سے بڑی خدمت کی ہے۔ بارڈر تک گئے، وہاں پر لوگوں سے ملے، ان کی حوصلہ افزائی اور مالی مدد کی اس کے بعد جب سیلاب آیا تو وہ ہر متاثرہ جگہ پر پہنچے۔ مورخہ 4- ستمبر کو بارشوں کا سلسلہ شروع ہوا اور 5- ستمبر 2014 کو ہمارے وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف سیالکوٹ تشریف لائے۔ اس کے بعد 7- ستمبر بروز اتوار کو وزیراعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف

سیالکوٹ تشریف لائے، انہوں نے پورے پاکستان میں سیلاب سے متاثرہ علاقوں کا دورہ کیا، وہاں پر وہ لوگوں کی خدمت، دلجوئی اور اظہار ہمدردی کرتے رہے۔ میں سیالکوٹ کا رہنے والا ہوں۔ ہمارے سیالکوٹ میں میاں محمد نواز شریف، میاں محمد شہباز شریف اور حمزہ شہباز شریف متعدد مرتبہ آئے۔ حزب اختلاف سے تعلق رکھنے والی میری بہن ابھی جمہوریت کے حوالے سے بات کر رہی تھی اس وقت وہ ایوان میں موجود نہیں ہیں۔ میں ان سے کہوں گا کہ اگر اس ملک میں جمہوریت نہ ہوتی تو آپ اس ایوان میں کیسے پہنچ سکتی تھیں؟ یہ جمہوریت کا ہی حُسن ہے کہ آپ اس ایوان کی ممبر ہیں۔ ہمارے وزیر اعلیٰ میاں محمد شہباز شریف گجرات میں بھی گئے تھے۔ وہ لاہور، سیالکوٹ، چنیوٹ، وہاڑی، رحیم یار خان اور سیلاب سے متاثرہ ہر جگہ پر گئے ہیں۔ میں نے دیکھا ہے کہ وہ صبح آٹھ بجے نکلتے اور رات گیارہ بارہ بجے تک متاثرہ علاقوں کا دورہ کرتے رہتے تھے۔ اس سے زیادہ اور کیا کیا جاسکتا ہے؟ حزب اختلاف نے تو "میں نہ مانوں" والی رٹ لگائی ہوئی ہے۔ یہاں پر لوگ پارٹیوں کو زیادہ ترجیح دیتے ہیں میں کہتا ہوں کہ آپ پاکستان کے مفاد کی بات کریں کیونکہ اگر پاکستان ہے تو ہم ہیں اور اگر پاکستان نہیں تو ہم بھی نہیں ہیں۔

جناب سپیکر! میں ہمیشہ خُدا سے اپنے عقیدے کے مطابق دُعا کرتا ہوں تو میری دُعا ہے کہ خُداوند تعالیٰ ہمارے ملک میں امن اور صلح و سلامتی قائم رکھے۔ ہم سب میں محبت، پیار، رفاقت اور یگانگت قائم رکھے۔ آمین

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ محترمہ نجمہ بیگم صاحبہ!

محترمہ نجمہ بیگم: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! جو قرارداد پیش کی گئی ہے میں اس کی بھرپور حمایت کرتی ہوں۔ پچھلے دو تین ماہ سے ہمارے ملک میں کچھ لوگوں نے لال و سبز رنگ کے میلے لگائے اور دھرنے دیئے ہوئے ہیں۔ وہ کیا چاہتے ہیں؟ ہم ان میوزیکل پروگراموں کو سیاسی جلسے نہیں کہہ سکتے۔ یہ میوزیکل پروگرام ہماری نوجوان نسل کو بگاڑنے کی ایک بھرپور سازش ہے۔ آپ ان ماؤں سے جا کر پوچھیں جن کے بچے ان کے دھرنوں اور میوزیکل پروگراموں میں شریک ہوتے ہیں۔ یہ سازشی عناصر ہمارے ملک کو ترقی کی راہ پر گامزن ہوتے نہیں دیکھ سکتے کیونکہ یہ محب وطن نہیں ہیں۔ یہ لوگ ہمارے بچوں کو بگاڑ رہے ہیں۔ کیا قائد اعظم محمد علی جناح اور محترمہ فاطمہ جناح نے پاکستان اس لئے بنایا تھا کہ یہاں پر نوجوان نسل کو بگاڑنے کی سازش کی جائے؟ ہمیں ایسی آزادی نہیں چاہئے۔ ہم آزاد ہو چکے ہیں، پاکستان حاصل کر لیا ہے اور اب ہم نے اس ملک کو ترقی کی طرف لے کر جانا ہے۔ میاں محمد نواز

شریف اور میاں محمد شہباز شریف اس ملک کو ترقی کی راہ پر گامزن کرنے کی بھرپور کوشش کر رہے ہیں اور انشاء اللہ یہ ملک ترقی کرے گا۔

جناب سپیکر! یہ دھرنوں کی سیاست کرنے والے ہماری عوام اور نوجوانوں کو بے وقوف بنا رہے ہیں۔ پرانا میٹریل اکٹھا کیا ہوا ہے اور نئے پاکستان کا نعرہ لگا رہے ہیں۔ ملتان کے جلسے اور میلے میں ہمارے نوجوان مر رہے تھے، پی ٹی آئی کے قائدین انہیں سٹیج سے مرتا ہوا دیکھ رہے تھے لیکن اس کے باوجود بھی یہ اپنی تقریریں جاری رکھے ہوئے تھے۔ میں کہتی ہوں کہ یہ ہمارے نوجوانوں کو کبھی بھی بے وقوف نہیں بنا سکتے۔ میں سمجھتی ہوں کہ انہوں نے الزامات لگانے کا ورلڈ کپ جیت لیا ہے۔ آئے روز نئے الزامات لگاتے ہیں۔ ہمارا ملک اس کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ ہم نے اپنے ملک کو ترقی کی طرف لے کر جانا ہے۔ ان سے چھوٹا گھر یعنی اپنا صوبہ تو سنبھالا نہیں جاتا اور یہ بڑے گھر پر نظریں رکھے ہوئے ہیں۔ کیا یہی تبدیلی اور انقلاب ہے؟ اس انقلابی دھرنے کی وجہ سے پانچ سو خواتین کو طلاقیں ہو چکی ہیں۔ اس دھرنے میں شامل پانچ سو خواتین کو اب تک طلاقیں ہو چکی ہیں۔ کیا یہ انقلاب ہے؟ اس انقلابی دھرنے کی وجہ سے ہماری نوجوان نسل بگڑ رہی ہے۔

جناب سپیکر! ہم جمہوریت چاہتے ہیں کیونکہ ہمارا ملک اسلامی جمہوریہ پاکستان ہے۔ ہمارے بزرگوں نے اس ملک کو حاصل کرنے کے لئے بہت ساری قربانیاں دی ہیں۔ اس ملک میں ہماری ماؤں، بہنوں اور بزرگوں کا خون شامل ہے۔ ہم ایسے رنگ برنگے میلوں اور میوزیکل پروگراموں سے تبدیلی نہیں چاہتے۔ ان کے پروگراموں میں شامل خواتین کو جس طرح سے میڈیا پر دکھایا جاتا ہے اس سے ہمیں شرمندگی ہوتی ہے۔ اس کی وجہ سے یہ بھی ہو سکتا ہے کہ خواتین کو سیاست میں آنے سے روک دیا جائے کیونکہ جس قسم کی حرکات ان کے پروگراموں میں میڈیا دکھا رہا ہے اس سے تو ہمارے سر شرم سے جھک گئے ہیں۔ ہم نے قائد اعظم محمد علی جناح اور محترمہ فاطمہ جناح کے vision کے مطابق اس ملک پاکستان کو بنانا ہے اور اس ملک کو ترقی کی طرف لے کر جانا ہے۔ میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کی قیادت میں ہمارا ملک ترقی کر رہا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ مزید ترقی کرے گا۔ میں آخر میں ایک شعر عرض کروں گی کہ:

ارادے جن کے ہوں پختہ نظر جن کی خدا پر ہو

تلاطم خیز موجوں سے وہ گھبرایا نہیں کرتے

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ محترمہ ثریا نسیم صاحبہ!

محترمہ ثریا نسیم: اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! اسلام آباد میں دھرنے ہو رہے تھے اب جو اپنے ہتک آمیز انجام تک پہنچ گئے ہیں میں ان کے حوالے سے بات کروں گی۔ دھرنے والوں نے ان شہروں میں رہنے والے لوگوں کو عذاب میں مبتلا کیا جہاں سے انہوں نے دو سیٹیں جیتی تھیں۔ انہوں نے راولپنڈی اور اسلام آباد کے شہریوں کا جینا حرام کیا۔ ان کے بچوں کی تعلیم متاثر ہوئی اور لوگوں کو آنے جانے اور اپنے رشتہ داروں کو ملنے میں مسائل کا سامنا کرنا پڑا۔ اسی طرح دھرنے والے سیکرٹریٹ میں ملازمت کرنے والوں کی تلاشی لیتے تھے۔ یہ ایک بہت بڑی سازش تھی۔ میں آپ کی وساطت سے یہ کہوں گی کہ:

ہیں کواکب کچھ نظر آتے ہیں کچھ

دیتے ہیں دھوکا یہ بازی گر کھلا

جناب سپیکر! یہ اپنے باجماعت دھرنوں میں عوام کے مسائل لے کر بیٹھے ہوئے تھے۔ یہ بتا رہے تھے کہ ہمارے دل میں عوام کا درد ہے۔ ان کے دل میں عوام کا درد نہیں بلکہ یہ تین بڑوں کی لڑائی تھی۔ یہ وہ قوتیں تھیں جو پاکستان کی مضبوط معیشت، ترقی اور خوشحالی کو نہیں دیکھ سکتیں۔ انہی دنوں میں صدر عوامی جمہوریہ چین کا دورہ پاکستان ملتا ہوا۔ آپ کے علم میں ہو گا کہ پچھلے سال وزیراعظم پاکستان نے چین کے ساتھ کاشغر سے گوادر تک جدید ترین موٹر وے بنانے کا معاہدہ کیا تھا۔ اسی طرح تیل کی پائپ لائن بچھانے اور ریلوے ٹریک بنانے کے معاہدے بھی ہوئے تھے۔ پاکستان اور چین کی دیرینہ اور مضبوط دوستی ہے جس سے دونوں ملکوں کا فائدہ ہو رہا ہے۔ چین اپنے مغربی اور پاکستان کے پڑوس میں واقع صوبہ سنکیانگ میں صنعتیں لگانا چاہتا ہے۔ صوبہ سنکیانگ کو ترقی دینا چاہتا ہے۔ مغربی چین میں ان کی جو بندرگاہیں ہیں ان کا سنکیانگ سے فاصلہ پانچ ہزار کلومیٹر کا ہے جبکہ گوادر سے یہ فاصلہ صرف پچیس سو کلومیٹر بنتا ہے۔ اسی طرح سمندری راستہ بارہ ہزار کلومیٹر کا ہے۔ گوادر سے وہ فاصلہ بہت کم ہے۔

جناب سپیکر! گوادر سے فاصلہ کم ہونے کی وجہ سے چائنا کو عالمی منڈی میں اپنی مصنوعات لے جانے سے اُس کو تیل، ٹرانسپورٹ اور کرایہ کے extra charges بچیں گے تو اُس کی مصنوعات عالمی منڈی میں سستی پہنچیں گی اس وجہ سے عالمی طاقتیں جن کو چائنا کے ساتھ ہماری دوستی ایک آنکھ نہیں بھاتی تو ان کی معیشت تباہ ہونے کا خطرہ ہے۔

جناب سپیکر! میں اس کے ساتھ ساتھ وزیراعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف کو خراج تحسین پیش کروں گی کہ انہوں نے ان دھرنوں کے دوران صبر، بردباری اور تحمل کا مظاہرہ کیا۔ کہتے ہیں کہ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ انہوں نے صبر کا دامن ہاتھ سے نہیں جانے دیا اور انہوں نے پاکستانی سیاست میں جمہوریت کے ایک نئے اسلوب کو متعارف کروایا جو جمہوریت کا پہلا اصول برداشت ہے۔ وہ کہتے ہیں!

عُرفی تو مندیش زہو ہائے رقیباں
آوازِ سگاں کم نہ کنند رزقِ گدراں

انشاء اللہ تعالیٰ اُن کے دھرنے ہتک آمیز اختتام تک پہنچ چکے ہیں اور پاکستان اسی طرح سے ترقی کی جانب جائے گا اور وہ دشمن عناصر جو پاکستان کو بڑھتا اور پھلتا پھولتا نہیں دیکھنا چاہتے وہ اپنے انجام تک پہنچ رہے ہیں اور آپ دیکھیں گے کہ پہنچیں گے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ ڈاکٹر نجمہ افضل صاحبہ!

ڈاکٹر نجمہ افضل: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ میں سب سے پہلے جمہوریت کے حوالے سے پیش ہونے والی قرارداد کی حمایت کرتی ہوں اور دھرنوں کی سیاست کی پُر زور مذمت کرتی ہوں۔ یہ دھرنے سراسر پاکستان مسلم لیگ (ن) کے developmental agenda کو sabotage کرنے کے لئے کئے گئے ہیں۔ ملک میں ایک منظم سازش کے تحت افراتفری اور انتشار پھیلا گیا۔ پاکستان میں شروع کئے گئے جتنے بھی ترقیاتی پروگرام تھے اُن کی speed slow کرنے کے لئے یہ دھرنے دیئے گئے۔ چور وازے سے اقتدار حاصل کرنے کا ایک کھیل کھیلا گیا۔ جمہوری پارٹیوں نے اظہارِ تکجی کرتے ہوئے اس کھیل کو ناکام بنا دیا۔ میں اُن تمام جمہوری پارٹیوں کو salute پیش کرتی ہوں جنہوں نے کھڑے ہو کر جمہوریت کا ساتھ دیا اور جمہوریت کو کامیاب کیا۔ ترقی یافتہ ممالک میں حکومتوں کے خلاف احتجاج ہوتے ہیں لیکن وہاں پر انہیں ایک fix time دیا جاتا ہے اُس کے لئے پیشگی اجازت بھی لینی پڑتی ہے تاکہ حکومت اور عوام کو disturbance نہ ہو لیکن یہاں پر دو ماہ کے لئے دھرنے دیئے گئے اور پورے اسلام آباد کو یرغمال بنا دیا گیا۔ تمام کاروبار معطل کر دیئے گئے، بچوں کے سکول وقت پر نہیں کھل سکے اور اُس کے بعد affects یہ ہوئے کہ ملک میں افراتفری کا جو منظر پیش کیا گیا کہ باہر ہمارا جو image گیا اُس سے ہمارے investors آنا بند ہو گئے جس کی سب سے بڑی مثال چائنا کے delegation نے آنا تھا جو کہ دورہ ملتوی ہو گیا تو اس سے معیشت کو سب سے بڑا نقصان پہنچا گیا۔ میں

سمجھتی ہوں کہ یہ ایک گہری سازش تھی اور اس کو ہم بروقت پہچان گئے۔ ان دھرنوں سے Stock Exchange crash ہو گیا جس سے ڈالر کی قیمت چڑھ گئی لیکن اب یہ دھرنے اپنی موت آپ مر رہے ہیں جیسا کہ کل ڈاکٹر طاہر القادری کی طرف سے اعلان کیا گیا کہ اسلام آباد سے دھرنے ختم کئے جا رہے ہیں تو میں سمجھتی ہوں کہ یہ بہت خوش آئند فیصلہ ہے، دیر آید درست آید۔ اسی طرح میں expect کرتی ہوں کہ عمران خان صاحب بھی اس پر غور کریں اور عوام کی بہتری و قوم کی ترقی کے لئے ان دھرنوں کے خاتمے کا اعلان کریں۔ اس وقت ملک کو بے پناہ چیلنجز درپیش ہیں۔ ہمارے 10 لاکھ IDP's بے گھر بیٹھے ہیں جنہوں نے امن کی خاطر قربانیاں دی ہیں۔ ہماری بہادر اور غیور افواج پاکستان ملک میں امن قائم کرنے کے لئے میدان جنگ میں ہیں۔ اس وقت ضرورت ہے کہ ہمارے تمام عوام پوری طرح سے یکسوئی کا اظہار کریں اور افواج پاکستان کے ساتھ اظہارِ یکجہتی کرتے ہوئے ان کے پیچھے کھڑے ہوں لیکن کنٹینرز سیاست کیا کر رہی ہے؟ وہ روز کھڑے ہو کر الزام تراشیاں کرتے ہیں اور ہمارے بچوں کو بہکا رہے ہیں اور انہیں ترغیب دے رہے ہیں کہ وہ civil disobedience کریں تو ہمیں ایسی سیاست نہیں کرنی جو عوام کو غلط راستے پر چلنے کی طرف لے جائے۔ وہ پہلے خیر پختونخوا میں deliver کر کے دکھائیں اور پھر پانچ سال کے بعد عوام کے دوٹوں سے جیت کر آئیں تو پھر میں سمجھوں گی کہ ان کی سیاست صحیح ہے۔ سیلاب زدہ عوام کا ساتھ دیں ان کی خدمت کریں۔ یہ وقت mid-term election کا نہیں ہے بلکہ کام اور صرف کام کرنے کا وقت ہے۔ حکومت کو ابھی صرف سوا سال ہوا ہے اور انشاء اللہ میاں محمد نواز شریف اپنی مدت پوری کریں گے۔ ہمیں سسٹم کو سنوارنے کے لئے جو reforms لانی ہیں ان کے لئے کوششیں تیز کرنی ہوں گی اور میں تمام ممبران اسمبلی سے یہ کہوں گی کہ وہ دیانت داری سے اپنے کام کی طرف توجہ دیں اور انہوں نے جو الزام لگائے ہیں ان کو غلط ثابت کریں۔ میں آخر میں ایک شعر عرض کرتی ہوں۔

بادِ مخالف سے نہ گھبرا اے عقاب
یہ تو چلتی ہے تجھے اونچا اڑانے کے لئے

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ محمد ارشد ملک صاحب۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ جی، میاں محمد رفیق صاحب!۔۔۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں نے اپنا نام کل کے لئے پیش کیا تھا تاکہ میری بات یہ پورا ایوان بھی سُنے اور میڈیا بھی سُنے۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ رانا منور غوث صاحب!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ شیخ اعجاز احمد صاحب!

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! میں بھی صبح بات کروں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے۔ جاوید اختر لنڈ صاحب!۔۔۔ وہ بھی موجود نہیں ہیں۔ منڈا صاحب! آپ بات کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ایس اینڈ جی اے ڈی (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! کل انشاء اللہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، آپ بھی کل ہی بات کر لیں۔ محترمہ نبیرہ عندلیب صاحبہ!

محترمہ نبیرہ عندلیب: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ میں اس قرارداد کی حمایت کرتی ہوں اور اس موقع پر اپنے لیڈران کی برداشت اور تحمل کا مظاہرہ جو دیکھا گیا ہے وہ بہت قابل ستائش اور تاریخی ہے۔ پاکستان تحریک انصاف اور ڈاکٹر طاہر القادری صاحب کے حوالے سے تو آپ سب جانتے ہیں کہ انہوں نے کیا کردار پیش کیا ہے۔ میں ان کے followers اور دھرنوں میں شریک ہونے والے لوگوں کے سامنے ایک سوال رکھتی ہوں کہ وہ ضرور سوچیں کہ انہوں نے کیا کھویا ہے اور کیا پایا ہے؟ میری نظر میں IDP's اور سیلاب سے سامنے آنے والے مسائل سے صرف نذر کرنے کے لئے یہ سب کیا گیا۔ خیر پختونخوا کی حکومت کی جو ذمہ داری تھی وہ انہوں نے نہیں نبھائی اور وہ دھرنوں کی نذر ہو گئی۔ میں سمجھتی ہوں کہ IDP's اور سیلاب زدگان کی بحالی کے حوالے سے اس وقت ملک کے جو مسائل ہیں ان میں عوام کو جوش کے ساتھ حصہ لینا چاہئے تھا لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ یہ جوش ہمیں دھرنوں میں نظر آیا۔ یہ جوش خصوصاً ان خواتین میں نظر آیا جنہوں نے ہاتھ لہرا کر، شکر زنگا کر اور جھنڈے اٹھا کر جوش کا مظاہرہ کیا۔ کیا ان کے ذہن میں IDP's کی خواتین کا خیال نہیں آیا کہ وہ خواتین جن کا ایک مذہبی کلچر ہے اُس کی وجہ سے وہ بہت سے مسائل کا شکار ہیں۔ میں اب حکومت کے لئے ایک بات سنجیدگی کے ساتھ کہنا چاہوں گی کہ حکومت IDP's اور سیلاب زدگان کی بحالی کے لئے اچھے اقدامات کرے ہم انشاء اللہ ان کے ساتھ ہیں لیکن IDP's کی خواتین کے لئے خصوصی طور پر میری

تجویز ہے کہ تیسرے اور چوتھے سال یعنی آخری سالوں میں جو ڈاکٹر پڑھ رہے ہیں ان کی ڈیوٹیاں وہاں لگائی جائیں تاکہ ان کے medical problems حل ہو سکیں اور ان خواتین کی مدد ہو سکے۔ شکریہ جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا لہذا اب اجلاس بروز جمعرات مورخہ 23- اکتوبر 2014 صبح 10:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

307

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 23- اکتوبر 2014

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ خوراک)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

(i) رپورٹس کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

- 1- بیت المال پنجاب کی سالانہ کارکردگی رپورٹس برائے سال 12-2011 اور 2013 ایک وزیر بیت المال پنجاب کی سالانہ کارکردگی رپورٹس برائے سال 12-2011 اور 2013 ایوان میں پیش کریں گے۔
- 2- فیصل آباد ڈویلمپمنٹ اتھارٹی، گوجرانوالہ ڈویلمپمنٹ اتھارٹی، راولپنڈی ڈویلمپمنٹ اتھارٹی اور ملتان ڈویلمپمنٹ اتھارٹی کی سالانہ رپورٹس برائے سال 13-2012 ایک وزیر فیصل آباد ڈویلمپمنٹ اتھارٹی، گوجرانوالہ ڈویلمپمنٹ اتھارٹی، راولپنڈی ڈویلمپمنٹ اتھارٹی اور ملتان ڈویلمپمنٹ اتھارٹی کی سالانہ رپورٹس برائے سال 13-2012 ایوان میں پیش کریں گے۔
- 3- پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سالانہ رپورٹ برائے سال 13-2012 ایک وزیر پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سالانہ رپورٹ برائے سال 13-2012 ایوان میں پیش کریں گے۔

308

- 4- پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی لاہور کی سالانہ رپورٹ برائے سال 2012-13
ایک وزیر پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی لاہور کی سالانہ رپورٹ برائے سال 2012-13 ایوان میں
پیش کریں گے۔
- 5- ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی (ٹیوٹا) کی سالانہ رپورٹ برائے سال 2011-12
ایک وزیر ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی (ٹیوٹا) کی سالانہ رپورٹ برائے سال
2011-12 ایوان میں پیش کریں گے۔

(ii) عام بحث

جمہوریت سے متعلقہ قرارداد پر عام بحث جاری رہے گی۔

309

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولہویں اسمبلی کا دسواں اجلاس

جمعرات، 23- اکتوبر 2014

(یوم الخمیس، 27- ذی الحجہ 1435ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 10 بج کر 50 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری نور محمد نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم O

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ O

لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا
مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا
رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إَصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ
مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ
وَاعْفُ عَنَّا وَاعْفُ رَحْمَتُكَ وَأَرْحَمْنَا إِنَّكَ مَوْلَانَا
فَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ﴿٢٨٦﴾

سُورَةُ الْبَقَرَةِ آیت 286

اللہ کسی شخص کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔ اچھے کام کرے گا تو اس کو ان کا فائدہ ملے گا بُرے کرے گا تو اسے ان کا نقصان پہنچے گا۔ اے پروردگار! اگر ہم سے بھول یا چوک ہو گئی ہو تو ہم سے مؤاخذہ نہ کیجئے۔ اے پروردگار! ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈالیو جیسا تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا اے پروردگار! جتنا بوجھ اٹھانے کی ہم میں طاقت نہیں اتنا ہمارے سر پر نہ رکھو اور (اے پروردگار) ہمارے گناہوں سے درگزر کرو اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما تو ہی ہمارا مالک ہے اور ہم کو کافروں پر غالب فرما (286)

وما علینا الالبلاغ O

نعت رسول مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

کوئی لمحہ بھی تیرے ذکر سے خالی نہ ہوا
میں تیرے بعد کسی در کا سوالی نہ ہوا
تُو ہے یثرب کو مدینے میں بدلنے والا
تیرے جیسا تو کسی شہر کا والی نہ ہوا
کوئی پیدا نہ ہوا تیرے مؤذن جیسا
پھر اذانوں میں کبھی سوزِ بلالی نہ ہوا
تیری اُمت کے سوا اور کسی اُمت میں
کوئی رومی نہ ہوا، کوئی غزالی نہ ہوا
میں نے ہر دور کی تاریخ میں جھانکا فخری
ایک بھی شخص محمد سا مثالی نہ ہوا

سوالات

(محکمہ خوراک)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈا پر محکمہ خوراک سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال نمبر 826 محترمہ راحیلہ انور صاحبہ کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتیں اس لئے یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1220 بھی محترمہ راحیلہ انور صاحبہ کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتیں اس لئے یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1304 محترمہ فائزہ احمد ملک صاحبہ کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتیں اس لئے یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1672 ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتیں اس لئے یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1673 بھی ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتیں اس لئے یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال میاں محمد کاظم علی پیر زادہ صاحب کا ہے۔

میاں محمد کاظم علی پیر زادہ: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 2028 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور جاتا ہے۔

فلور ملز کے تیار کردہ آٹے پر تحفظات اور حکومتی اقدامات

*2028: میاں محمد کاظم علی پیر زادہ: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب میں جو فلور ملز bagging کرنے کے بعد آٹا فروخت کر رہی ہیں اس پر کوئی لیبل نہ ہے، کیا اس سے consumer protection right کی خلاف ورزی نہیں ہو رہی؟

(ب) کیا Whole Wheat Flour اور Refined Wheat Flour کے علیحدہ علیحدہ سٹینڈرڈ حکومت نے approve کئے ہیں تو اس کی کاپی میاں کی جائے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ خوراک نے آٹے کے سٹینڈرڈ کو approve کرنے کے بعد اس کو لیبل پر پرنٹ کرنے کا پابند کیا ہے اور پرنٹ نہ ہونے کی صورت میں کیا قانونی مواخذہ ہے؟

(د) کیا آٹے میں کیرے پیدا ہونے کی وجہ bag میں آکسیجن نکال کر نائیٹروجن بھرنے کے اصول پر عمل نہ کرنا ہے۔ کیا محکمہ خوراک اس کی bagging اصولوں کے مطابق کرنے کا ارادہ رکھتا ہے؟

(ه) اگر پیکنگ پر شیڈرڈ پرنٹ نہیں ہے تو سیمپل لینے والے سیمپل پر کیا لکھ کر بھیجتے ہیں۔ کیونکہ سیمپل ٹیسٹ لیبل پر دی گئی specification کے مطابق کیا جاتا ہے؟

(و) صوبہ میں پچھلے تین سالوں میں ہر سال کتنے سیمپل ٹیسٹ کئے اور اس میں سے کتنے سیمپل ان فٹ ہوئے؟

(ز) کیا یہ بھی درست ہے کہ فلور ملوں کو گندم حکومت مہیا کرتی ہے۔ مگر فلور ملیں اس میں سے سو جی، میدہ، فائبر نکال کر آٹا عوام کو مہیا کرتی ہیں۔ جس کو خریدنا عوام کی مجبوری ہے؟

(ح) پنجاب میں کتنی فلور ملیں Whole Wheat Flour سپلائی کر رہی ہیں اور کیا اس کے لیبل پر اس کی nutrition value بھی پرنٹ کی گئی ہے تاکہ سچائی کو محکمہ خوراک چیک کر سکے؟

(ط) کیا محکمہ خوراک عوام کو گندم بحساب 4 کلو فی فرد فی ماہ (جیسا کہ انڈیا میں ہے) دینا پسند کرے گی تاکہ فلور ملوں کے خراب آٹا کی اجارہ داری سے جان چھڑائی جاسکے؟

(ی) World Health Organization نے آٹا کی fortification کے لئے جو سفارشات دی ہیں۔ کیا محکمہ خوراک نے اس پر عملدرآمد کیا ہے، اگر نہیں تو کیا حکومت ان سفارشات پر عملدرآمد کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ):

(الف) درست نہ ہے۔ پنجاب میں ہر فلور ملز کے 10 کلو گرام اور 20 کلو گرام تھیلا آٹا پیکنگ پر ہر مل کا مارکہ فلور مل کا نام، برانڈ، وزن، قیمت اور تاریخ پسنائی درج ہوتی ہے۔

(ب) حکومت پنجاب نے آٹا اور گندم کی دوسری مصنوعات کا معیار Pure Food Rules 2011 کے مطابق مقرر کیا ہوا ہے۔ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

نمبر شمار	مصنوعات	حد معیار
A	تیار آٹا	
1	گرٹ	ناقابل برداشت
2	ایش (Ash)	1.5 فیصد سے زیادہ نہ ہو
	ایش (Acid in soluble)	0.1 فیصد سے زیادہ نہ ہو

3	گلوٹن خشک	8 فیصد کم از کم
4	تیرابیت	0.115 فیصد سے زیادہ نہ ہو
5	نمی	13 فیصد سے زیادہ نہ ہو
6	چوکر (Dietary Fiber)	7.5 فیصد کم از کم
	(Crude Fiber)	2.1 فیصد سے 2.5 فیصد
B	میدہ	
1	الٹش (Ash)	0.5 فیصد سے زیادہ نہ ہو
	(Acid Insoluble)	0.05 فیصد تک
2	گلوٹن خشک	8 فیصد کم از کم
3	تیرابیت	0.115 فیصد سے زیادہ نہ ہو
4	نمی	13 فیصد سے زیادہ نہ ہو
C	سوجی	
1	کوالٹی	20 نمبر چھاننی سے گزر جائے لیکن 3 فیصد سے زیادہ چھاننی نمبر 100 سے نہ گزرے۔
2	گرٹ	گرٹ کے ساتھ، کرم خوردہ، الی اور خراب بو والی سوجی ناقابل برداشت ہے۔
3	الٹش (Ash)	1 فیصد سے زیادہ نہ ہو
4	نمی	12 فیصد سے زیادہ نہ ہو
5	گلوٹن خشک	8 فیصد کم از کم
6	تیرابیت	0.115 فیصد سے زیادہ نہ ہو

- (ج) آٹے کے approved سٹینڈرڈ درج بالا جز (ب) کا لیبل پر درج ہونا لازمی نہ ہے۔ تاہم جز (ب) میں درج معلومات پر نٹ نہ ہونے پر فلور ملز کے خلاف تادیبی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے جس میں مل ہذا کو جرمانہ / کوٹا بند کرنا شامل ہے۔
- (د) آٹا کے تھیلا میں سے آکسیجن نکال کر نائٹروجن بھرنے کی اس وقت کوئی تجویز زیر غور نہ ہے۔ آٹے میں کیڑے پیدا ہونے کی ممکنہ وجہ اس میں مقرر حد سے نمی کی زیادتی ہوتی ہے۔
- (ہ) آٹا کی تھیلا کی پیکنگ پر سٹینڈرڈ کا لکھنا ضروری نہ ہے۔ کیونکہ متعلقہ لیبارٹری آٹا کا تجزیہ Pure Food Rules 2011 کے تحت کرنے کے بعد رزلٹ مرتب کرتی ہے۔

(و) گزشتہ تین سالوں میں سیمپل کی رپورٹ مندرجہ ذیل ہے:-

سال	کل سیمپل	ان فٹ سیمپل
2010-11	3700	1936
2011-12	5509	2164
2012-13	4123	1800
میران	13332	5900

(ز) محکمہ خوراک پنجاب عام طور پر ستمبر سے اپریل تک اپنے ذخائر سے گندم کا اجراء فلور ملز کو کرتا ہے جبکہ بقایا مینوں میں فلور ملز مارکیٹ سے گندم خرید کر کے پسائی کرتی ہے۔ محکمہ خوراک پنجاب گندم سے آٹا اور دوسری مصنوعات بنانے کا ذکر اوپر جز (ب) میں بیان کردہ ہدایات کے مطابق اور حکومت کے مقررہ کردہ نرخ پر کرتا ہے تاکہ مارکیٹ میں بیکری، مٹھائیاں، فاسٹ فوڈ اور دوسری گندم سے متعلقہ مصنوعات کے بنانے کا ذکر اوپر جز (ب) میں بیان کردہ ہدایات کے مطابق اور حکومت کے مقررہ کردہ نرخ پر کرتا ہے تاکہ مارکیٹ میں بیکری، مٹھائیاں، فاسٹ فوڈ اور دوسری گندم سے متعلقہ مصنوعات کی عوامی ضروریات کا خیال رکھا جاسکے۔

(ح) اس ضمن میں عرض ہے کہ پنجاب میں کوئی بھی فلور ملز Whole Wheat Flour تیار نہ کرتی ہے۔ تاہم لیبل پر درج ذیل معلومات لکھی ہونا لازمی ہے:-

Weight	-----	Kg
Date of grinding	-----	
Name of Flour Mill	-----	
Ex-Mill Price Rs.	-----	
Retail Price Rs.	-----	

(ط) محکمہ خوراک میں عوام کو 4 کلو گرام فی فرد مہیا کرنے کی کوئی تجویز زیر غور نہ ہے۔

(ی) Punjab Nutrition Guideline Notes کے مطابق پی این ڈی ڈی پی آر نے آٹا میں Iron Fortification کی تجویز کو لازمی قرار دیا ہے جس کے مطابق پنجاب فوڈ اتھارٹی ایکٹ 2009 کی روشنی میں نوٹیفیکیشن کی تیاری متعلقہ اتھارٹی میں زیر تکمیل ہے۔ جبکہ پنجاب فلور ملز ایسوسی ایشن نے اس سلسلہ میں مکمل تعاون کا یقین دلایا ہے اور تجویز پیش کی کہ آرن فورٹیفیکیشن کے قانون کو کم از کم ایک سال تک مؤخر رکھا جائے تاکہ تمام فلور ملیں اپنے اپنے یونٹ میں premix لگوا سکیں۔ جس کے بعد ہر فلور مل کے لئے یہ لازمی ہوگا کہ وہ آرن فورٹیفائیڈ آٹا ہی تیار کرے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں محمد کاظم علی پیرزادہ: جناب سپیکر! مجھے پہلے نہیں بتایا گیا اس لئے میں اسے پڑھ نہیں سکا۔ اس سوال کو تھوڑی دیر کے لئے pending کر لیا جائے۔

جناب سپیکر: آپ نے جو ضمنی سوال کرنا ہے وہ کر لیں۔ یہ ذمہ داری تو آپ کی ہے۔
 میاں محمد کاظم علی پیرزادہ: جناب سپیکر! یہ آپ کی ذمہ داری نہیں ہے۔ اگر مجھے اسمبلی والے پہلے
 بتاتے تو میں اس کو پڑھ لیتا۔ میں نے تو اسے ابھی پڑھا ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: کیا آپ نے کسی سے پہلے پوچھا ہے؟

میاں محمد کاظم علی پیرزادہ: جناب سپیکر! نہیں۔

جناب سپیکر: میں پھر کیا کر سکتا ہوں؟

میاں محمد کاظم علی پیرزادہ: جناب سپیکر! مجھے دس منٹ کا وقت دے دیں تاکہ میں اس جواب کو پڑھ
 لوں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ آپ دس منٹ کے بعد ضمنی سوال کر لیں۔ اگلا سوال میاں طارق محمود صاحب
 کا ہے۔ جی، میاں صاحب!

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 2134 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں سٹور کی گئی گندم کی تفصیلات

*2134: میاں طارق محمود: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ خوراک کے پاس اس وقت کل کتنی گندم سٹور ہے؟

(ب) کیا یہ گندم اس سال کے لئے کافی ہے اگر نہیں تو کیا مزید گندم خرید کی جا رہی ہے؟

(ج) یہ گندم صوبہ میں کس کس جگہ پر کتنی کتنی سٹور ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ):

(الف) اس وقت محکمہ خوراک کے پاس مختلف اضلاع میں مورخہ 03-12-2013 تک

26,96,299 میٹرک ٹن گندم سٹور ہے۔

(ب) الحمد للہ محکمہ خوراک کے پاس موجود سٹاک گندم نئی فصل آنے تک صوبہ کی ضرورت پورا

کرنے کے لئے کافی ہے۔

(ج) صوبہ میں سٹور گندم کی اضلاع وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! محکمہ خوراک کے پاس صوبہ میں گندم کس کس جگہ پر کتنی کتنی سٹور ہے، اس کی تفصیل آگئی ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کتنی گندم سٹوروں میں اور کتنی گندم باہر گنجیوں میں عارضی طور پر رکھی ہوئی ہے۔ اس کی تفصیل بتادیں۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! اس وقت 37 لاکھ میٹرک ٹن گندم گجرات میں سٹوروں میں پڑی ہے۔

جناب سپیکر: آپ ان کا سوال سنیں اور اس کے بعد جواب دیں۔ وہ پوچھ رہے ہیں کہ کتنی کتنی گندم کون کون سے سٹور میں پڑی ہوئی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! اگلا سوال بھی میاں صاحب کا ہے اُس میں انہوں نے وہی پوچھا ہوا ہے جو یہ اس سوال میں ضمنی پوچھ رہے ہیں۔ اگلے سوال میں ان کے اس سوال کی تفصیل ہے۔ پی آر سنٹر گجرات آٹھ ہزار میٹرک ٹن، پی آر سنٹر گجرات سروس موڑ آٹھ ہزار میٹرک ٹن۔۔۔

جناب سپیکر: یہ تو اگلا سوال ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں نے جو کہا ہے کہ یہ میری بات کو سمجھیں۔ یہ دوسرے سوال پر چلے گئے ہیں۔ انہوں نے ایوان کی میز پر جو تفصیل رکھی ہے وہ میرے پاس ہے۔ میرا سوال صرف یہ ہے کہ پنجاب میں گندم سٹوروں میں پڑی ہوئی ہے اور عارضی طور پر ترپال کے نیچے بھی گندم پڑی ہوئی ہے تو وہاں پر کتنی کتنی گندم پڑی ہوئی ہے یہ مجھے علیحدہ علیحدہ بتادیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! 21 لاکھ ٹن گندم گوداموں میں اور 16 لاکھ ٹن گنجیوں میں پڑی ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ انہوں نے جو گندم بتائی ہے کہ اتنی گندم ہمارے پاس گوداموں کے علاوہ پڑی ہوئی ہے کیا اس وقت محکمہ خوراک کے سب اضلاع میں موجود گوداموں میں مزید گندم رکھنے کی کوئی گنجائش ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! گوداموں والی گندم پڑی رہتی ہے۔ پہلے ہم باہر والی گندم اٹھاتے ہیں اس لئے گوداموں میں ابھی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ میاں طارق محمود: جناب سپیکر! شاید انہیں میری بات کی سمجھ نہیں آئی۔ یہ گندم اٹھانے کی بات کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ سب کو سمجھالیں ان کو کیلے کونہ سمجھائیں۔ میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں صرف یہ کہہ رہا ہوں کہ ان کے پاس ہر ضلع میں گودام بھی موجود ہیں اور پالیسی کے مطابق ضلع میں جتنی گندم۔۔۔ جناب سپیکر: انہوں نے کہا ہے کہ ہمارے گوداموں میں گنجائش نہیں ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میرا بھی ان کے ساتھ یہی سوال تھا کہ کیا ان کے پاس پنجاب میں ہر ضلع کے level پر جتنے گودام ہیں کیا وہ سب بھرے ہوئے ہیں اور اس کے بعد گندم باہر پڑی ہے یا گودام خالی پڑے ہوئے ہیں اور گندم اس کے باوجود باہر پڑی ہوئی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! محکمہ خوراک پہلے باہر پڑی ہوئی گندم اٹھاتا ہے۔ اس کے علاوہ گوداموں میں جتنی گنجائش ہوتی ہے اس کے مطابق گندم گوداموں میں پڑی رہتی ہے جو گودام ٹھیک ہوتے ہیں۔ اگر کوئی گودام اس قابل نہیں ہے کہ اس میں گندم سٹور کی جائے وہ رہ سکتے ہیں۔ محکمہ خوراک والے پہلے گنجیوں میں پڑی گندم کو اٹھاتے ہیں اس لئے پہلے باہر والی گندم اٹھائی جاتی ہے اور گوداموں میں جگہ نہیں ہوتی۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں کچھ کہہ رہا ہوں اور یہ مجھے کچھ اور سمجھانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ میں صرف یہ کہہ رہا ہوں کہ اس وقت پنجاب حکومت کے پاس گودام بھی خالی پڑے ہوئے ہیں اور گندم بھی باہر پڑی ہوئی ہے۔ پہلے یہ ہوتا تھا کہ ضلع وار گندم کو ہر ضلع میں پہنچا دیا جاتا تھا۔ اب یہ ہے کہ گندم پیچھے ہی رہ جاتی ہے۔ آپ مجھے floor پر کہہ رہے ہیں کہ اب گوداموں میں کوئی گنجائش نہیں ہے۔ مجھے صرف یہ بتادیں کہ گوداموں میں گنجائش ہے یا نہیں ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! میں یہی بتا رہا ہوں کہ جو گودام بھی اس قابل ہیں کہ جن میں گندم سٹور کی جاسکتی ہے وہ سب گودام بھرے ہوئے ہیں مزید ان میں کوئی گنجائش نہیں ہے۔ شاید میں آپ کو سمجھا نہیں سکا۔

جناب سپیکر: نہیں۔ وہ بھی سمجھ گئے ہیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! یہ بڑا ضروری مسئلہ ہے اور اس سے محکمہ خوراک کا بڑا فائدہ ہے۔ اس میں ضلع وار بھی جو کچھ کہہ رہے ہیں میں ان سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ ایک دفعہ اپنے گودام چیک کر لیں کہ کیا واقعی جو کچھ میں کہہ رہا ہوں کہ راولپنڈی میں کتنے گودام ہیں، جہلم میں کتنے ہیں، گجرات میں کتنے ہیں اور بے تحاشا گودام خالی پڑے ہوئے ہیں اور گندم گنجیوں میں بڑی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! ان کی بات آپ نے سن لی ہے۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ ہمارے پاس گوداموں میں رکھنے کی جگہ نہیں ہے، گودام پہلے ہی بھرے ہوئے ہیں اور ہم پہلے گنجیوں کی گندم اٹھاتے ہیں۔ اگر آپ کوئی particular جگہ بتائیں گے تو اس نشاندہی پر وہ چیک کر لیتے ہیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! یہ ہر ضلع میں گوداموں کو چیک کرالیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! ہم چیک کر لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ آپ کی تجویز انہوں نے مان لی ہے۔ اگلا سوال بھی میاں طارق محمود صاحب کا ہے۔ جی، میاں صاحب!

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 2136 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع گجرات: گوداموں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2136: میاں طارق محمود: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گجرات میں گندم ذخیرہ کرنے کے لئے کتنے گودام ہیں، کیا یہ گودام گندم کو ذخیرہ کرنے کے لئے کافی ہیں، اگر نہیں تو حکومت مزید گودام بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ گندم ذخیرہ کرنے کے لئے ڈنگہ ضلع گجرات کے ارد گرد کوئی گودام نہیں ہے؟

(ج) کیا حکومت ڈنگہ ضلع گجرات میں گودام بنانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ):

(الف) ضلع گجرات میں تین جگہوں پر گودام موجود ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:-

نمبر شمار	نام جگہ	گوداموں کی سٹوریج کیپسٹی (میٹرک ٹن)
1	پی آر سنٹر گجرات محلہ فیض آباد نزد ریلوے لائن	8000.000
2	پی آر سنٹر گجرات، سروس موڑ	3000.000
3	پی آر سنٹر لالہ موسیٰ، محلہ دھامہ	5000.000
	میران	16000.000

ضلع گجرات میں تقریباً 29000.000 میٹرک ٹن گندم خرید ہوتی ہے۔ باقی گندم گنجیوں

کی صورت میں ذخیرہ کی جاتی ہے۔

(ب) یہ بالکل درست ہے کہ ڈنگہ ضلع گجرات کے ارد گرد کوئی گودام نہ ہے۔ ڈنگہ کے ارد گرد کی

گندم خرید کر کے ڈنگہ میں گنجیوں کی صورت میں ذخیرہ کی جاتی ہے مزید ڈنگہ میں محکمہ کے پاس کوئی سرکاری زمین نہ ہے۔

(ج) محکمہ کے پاس پنجاب بھر میں 20 لاکھ ٹن کے ذخائر کی ضرورت ہے۔ جس کے لئے مطلوبہ

وسائل فی الحال دستیاب نہ ہیں اس لئے مستقبل قریب میں حکومت ڈنگہ میں کوئی گودام

بنانے کی پوزیشن میں نہ ہوگی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! اس کے جز (ج) میں پوچھا گیا ہے کہ کیا حکومت ڈنگہ ضلع گجرات میں گودام بنانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک؟ اس کے جواب میں انہوں نے کہا ہے کہ یہ بالکل درست ہے کہ ڈنگہ ضلع گجرات کے ارد گرد کوئی گودام نہ ہے۔ ڈنگہ کے ارد گرد کی گندم خرید کر کے ڈنگہ میں گنجیوں کی صورت میں ذخیرہ کی جاتی ہے مزید ڈنگہ میں محکمہ کے پاس کوئی سرکاری زمین نہ ہے۔ محکمہ کے پاس پنجاب بھر میں 20 لاکھ ٹن کے ذخائر کی ضرورت ہے جس کے لئے مطلوبہ وسائل فی الحال دستیاب نہ ہیں اس لئے مستقبل قریب میں حکومت ڈنگہ میں کوئی گودام بنانے کی پوزیشن میں نہ ہوگی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ محکمہ خوراک کی future میں کوئی پالیسی نہیں ہے کہ یہ کیسے معاملات کو چلائے گی؟ اس جواب سے تو یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ان کے پاس کوئی future policy نہیں ہے۔ اگر کوئی پالیسی ہے تو وہ اسے واضح کریں کیونکہ اس سال جو سیلاب آیا ہے اور جس طرح بارشیں ہوئی ہیں، جس

جس علاقے سے وہ سیلاب گزرا ہے کیا وہاں گندم بچ گئی ہے اگر یہ ان کی پالیسی ہے تو اس کے بارے میں یہ کیا کہنا چاہتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! یہ ہم نے ڈنگہ اور گجرات کے لئے بتایا ہے کہ ڈنگہ میں ہمارے پاس سرکاری زمین available نہیں ہے، وسائل کی بھی کمی ہے لیکن فوڈ یوٹیلٹیز کی پالیسی ہے اور الحمد للہ ہم نئے گودام بنا رہے ہیں۔ اس سلسلے میں ہمارے راجن پور اور کئی دوسری جگہ پر پراجیکٹ شروع ہیں۔ انشاء اللہ ہم کوشش کریں گے جس طرح سے بھی گنجائش نکلے جو گندم باہر گنجیوں میں پڑی ہے ان سب کے لئے گودام بنائے جائیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! براہ مہربانی کوئی time period بتادیں کہ اتنے عرصے میں ہم محکمے کی بہتری کرنے جا رہے ہیں اور اس میں بھی اس سکیم کو شامل کریں گے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! ہماری پالیسی میں محکمہ تین لاکھ ٹن کے سائیلوز بنانے کا ارادہ رکھتا ہے اور تیس ہزار ٹن کے سائیلوز ابھی under process ہیں۔ امید ہے کہ 2015 تک ہم تیس ہزار ٹن کے سائیلوز مکمل کر لیں گے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! اس کا مطلب ہے کہ یہ ڈنگہ میں بھی ایک سائیلوز لگائیں گے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! محکمے کے پاس ڈنگہ میں سائیلوز لگانے کی ابھی کوئی پالیسی نہیں ہے۔ اگر آپ کہہ رہے ہیں تو انشاء اللہ محکمہ اس پر غور کرے گا۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! آپ نے کہا ہے کہ اگر زمین کا مسئلہ ہو تو وہ میں حل کروادوں گا۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! وہ آپ کو assurance دے رہے ہیں کہ اگر زمین کا مسئلہ ہو تو وہ حل کروادیں گے۔ بہت شکریہ۔ میاں محمد کاظم علی پیرزادہ اپنے سوال نمبر 2028 پر ضمنی سوال کریں۔

میاں محمد کاظم علی پیرزادہ: جناب سپیکر! میں نے اس سوال کے جز (الف) میں پوچھا ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ پنجاب میں جو فلور ملز bagging کرنے کے بعد آٹا فروخت کر رہی ہیں اس پر کوئی لیبیل نہ ہے، کیا اس سے Consumer Protection Right کی خلاف ورزی نہیں ہو رہی؟ اس کے جواب میں انہوں نے کہا ہے کہ پنجاب میں ہر فلور ملز کے 10 کلو گرام اور 20 کلو گرام تھیلا آٹا بیکنگ پر ہر مل

کاماکہ، فلور مل کا نام، برانڈ، وزن، قیمت اور تاریخ پستی درج ہوتی ہے۔ اس میں nutrition value کی detail نہیں لکھی ہوئی ہے جو کھنا ضروری ہے۔ Consumer Protection Right تو اسی میں سے compromise ہوتا ہے nutrition value detail نہیں ہوگی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! آپ نے اس کی نشاندہی کی ہے اور میں سارے ایوان سے اپیل کروں گا کہ یہ ہم سب کی ذمہ داری ہے کہ آپ اچھی تجاویز دیں، یہ آپ کی تجویز اچھی ہے اور ہم انشاء اللہ کوشش کریں گے کہ اس پر عمل کریں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، ضمنی سوال کریں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! سوال کے جز (ہ) میں پوچھا گیا کہ پنجاب میں کتنی فلور ملیں whole wheat flour سپلائی کر رہی ہیں اور کیا اس کے لیبل پر اس کی nutrition value بھی پرنٹ کی گئی ہے تاکہ سچائی کو محکمہ خوراک چیک کر سکے؟ اس کا جواب ہے کہ اس ضمن میں عرض ہے کہ پنجاب میں کوئی بھی فلور ملز whole wheat flour تیار نہ کرتی ہے تاہم لیبل پر درج ذیل معلومات لکھی ہونا لازمی ہے:

Weight	-----	Kg
Date of grinding	-----	
Name of Flour Mill	-----	
Ex-Mill Price Rs.	-----	
Retail Price Rs.	-----	

جناب سپیکر! میری request یہ ہوگی کہ جیسے جز (الف) میں پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے اس چیز کی assurance دی ہے کہ اس کی detail دیں گے۔ اگر whole wheat کی کوئی ایسی provision نہیں ہے کہ جو grind کر کے دیتی ہوں تو اس پر یہ specified law پہلے ہی in code کر دیں تاکہ کل کو کوئی whole wheat grinder آجائے تو وہ یہ سمجھے کہ میرے لئے یہ law applicable نہیں ہے۔ یہ law refined and whole wheat دونوں صورتوں میں ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! یہ suggestions ہیں تو آپ ان سے suggestions لے لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! میرا خیال ہے میں نے پہلے بھی بتایا ہے کہ۔۔۔

میاں محمد کاظم علی پیرزادہ: جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ نے اپنا دوسرا ضمنی سوال ملک صاحب کو دے دیا ہے اور اب تیسرا ضمنی سوال کر لیں اور دیکھ لیں۔ یہ آپ کا آخری ضمنی سوال ہو گا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! یہ اچھی تجویز ہے جو بھی تجاویز میرے ساتھی بہتری لانے کے لئے دے رہے ہیں، انشاء اللہ محکمہ کو شش کرے گا کہ اس کو قانونی شکل دے کر اس کو implement کروائیں۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔ اگلا سوال محترمہ لبنی فیصل صاحبہ کا ہے۔

میاں محمد کاظم علی پیرزادہ: جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال ہے۔ میں نے جزی (ب) میں پوچھا تھا کہ World Health Organization نے آٹا کی fortification کے لئے جو سفارشات دی ہیں کیا محکمہ خوراک نے اس پر عملدرآمد کیا ہے، اگر نہیں تو کیا حکومت ان سفارشات پر عملدرآمد کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ اس کے جواب میں انہوں نے کہا ہے کہ پنجاب فوڈ اتھارٹی ایکٹ 2009 کی روشنی میں نوٹیفیکیشن کی تیاری متعلقہ اتھارٹی میں زیر تکمیل ہے جبکہ پنجاب فلور ملز ایسوسی ایشن نے اس سلسلہ میں مکمل تعاون کا یقین دلایا ہے اور تجویز پیش کی ہے کہ iron fortification کے قانون کو کم از کم ایک سال تک مؤخر رکھا جائے تاکہ تمام فلور ملیں اپنے اپنے یونٹ میں premix لگوائیں جس کے بعد ہر فلور مل کے لئے یہ لازمی ہو گا کہ وہ iron fortification آٹا ہی تیار کرے۔ یہ اتھارٹی 2009 سے کام کر رہی ہے اور فلور ملز ایسوسی ایشن نے بھی اپنے تعاون کا یقین دلادیا ہے، اب 2014 آگیا ہے اور محکمہ نے ایک سال کا ٹائم مانگا تھا۔ کب تک یہ چیز مکمل ہو جائے گی اور لوگوں کو معیاری آٹا کھانے کو ملے گا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! اس میں پرنٹنگ کی غلطی ہے۔ یہ اتھارٹی 2009 میں نہیں بلکہ 2011 میں بنی تھی۔ اس کے بعد اس اتھارٹی نے کام شروع کیا ہے اور بہت ساری ملوں نے فورٹیفائیڈ آٹا تیار کرنا شروع کر دیا ہے اور دوسری ایسوسی ایشن کے ساتھ بات ہوئی ہے اور 2015 تک ساری ملز فورٹیفائیڈ آٹا تیار کرنا شروع کر دیں گی۔

جناب سپیکر: اگلا سوال محترمہ لبنی فیصل صاحبہ کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتیں۔

محترمہ لبنیٰ ریحان: جناب سپیکر! میں ان کے behalf پر ہوں۔

جناب سپیکر: سوال کا نمبر بولیں۔

محترمہ لبنیٰ ریحان: جناب سپیکر! سوال نمبر 2297 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز خاتون

ممبر نے محترمہ لبنیٰ فیصل کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ بھر میں ملاوٹ شدہ اشیاء کی سرعام فروخت و دیگر تفصیلات

*2297: محترمہ لبنیٰ فیصل: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب نے کھانے پینے کی اشیاء میں ملاوٹ روکنے کے لئے ایک

independent ادارہ بنایا ہوا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ ادارہ اپنا کام صحیح طریقہ سے سرانجام نہ دے رہا ہے جس بناء پر ہر

چھوٹے بڑے شہر کے سٹورز پر کھلے عام ملاوٹ شدہ اشیاء کی فروخت ہو رہی ہے؟

(ج) کیا حکومت اس بارے میں کوئی سخت ایکشن لینے کا ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری خوراک (چودھری محمد اسد اللہ):

(الف) یہ بات درست ہے کہ حکومت پنجاب نے کھانے پینے کی اشیاء میں ملاوٹ روکنے کے لئے

ایک independent ادارہ پنجاب فوڈ اتھارٹی ضلع لاہور میں مورخہ 2- جولائی 2012 کو

Punjab Food Authority Act, 2011 کے تحت قائم کیا تاکہ لوگوں کے لئے

صاف اور ستھری خوراک کی فراہمی کو یقینی بنایا جاسکے۔ فی الوقت پنجاب فوڈ اتھارٹی صرف

ضلع لاہور میں کارروائی کرنے کی مجاز ہے۔

(ب) پنجاب فوڈ اتھارٹی ضلع لاہور میں مورخہ 2- جولائی 2012 کو معرض وجود میں آئی تاکہ

لوگوں کے لئے صاف، ستھری اور ملاوٹ سے پاک خوراک کو یقینی بنایا جاسکے اور اس سلسلے

میں پنجاب فوڈ اتھارٹی مورخہ 2- جولائی 2012 سے ضلع لاہور میں اپنا کام بخوبی سرانجام

دے رہی ہے۔ ضلع لاہور میں پنجاب فوڈ اتھارٹی کی جانب سے اب تک 82,107 جگہوں کا

معائنہ کیا گیا اور 12694 نمونہ جات لئے گئے جو کہ ڈسٹرکٹ فوڈ لیبارٹری میں بھجوائے گئے

اور فیل شدہ نمونہ جات پر کارروائی کے لئے متعلقہ کورٹس میں مقدمے دائر کئے گئے ہیں

جس سلسلے میں اب تک 1,323 افراد کو جیل ہوئی۔ مزید برآں اب تک 17,051 کو Improvement Notices دیئے گئے تاکہ خوراک کے معیار کو بہتر سے بہتر کیا جاسکے۔ ناقص صفائی اور غیر معیاری خوراک کی وجہ سے ضلع لاہور میں اب تک 1,142 مقامات کو سیل کیا ہے۔ ٹاؤن وار رپورٹ منسلک (الف) برائے ملاحظہ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ مزید برآں پنجاب فوڈ اتھارٹی کا دائرہ کار صرف ضلع لاہور تک محدود ہے اور جلد ہی پنجاب کے باقی تمام شہروں میں بھی پنجاب فوڈ اتھارٹی عوام تک معیاری اور ملاوٹ سے پاک خوراک کی فراہمی کو یقینی بنانے کے لئے اپنا کام شروع کر دے گی۔

(ج) پنجاب فوڈ اتھارٹی کی ٹیمیں لاہور کے تمام ٹاؤنز میں ملاوٹ شدہ خوراک کی روک تھام کے لئے بلا امتیاز کارروائی کر رہی ہیں اور اس سلسلے میں کسی قسم کی رعایت نہ برتی جا رہی ہے۔ جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے۔

محترمہ لبنیٰ ریحان: جناب سپیکر! جز (ب) میں انہوں نے پوچھا ہے کہ پنجاب فوڈ اتھارٹی ضلع لاہور میں مورخہ 2 جولائی 2012 کو معرض وجود میں آئی اور صرف لاہور میں کام کر رہی ہے اور جلد ہی پنجاب کے باقی شہروں میں پنجاب فوڈ اتھارٹی عوام تک معیاری اور ملاوٹ سے پاک خوراک کی فراہمی کو یقینی بنائے گی اور اپنا کام شروع کرے گی۔ یہ اتھارٹی 2012 میں وجود میں آئی ہے اور ابھی تک صرف ضلع لاہور میں ہے تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ باقی شہروں میں کب تک ان کا کام شروع ہو جائے گا؟ پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! پورے پنجاب میں ڈی سی او صاحبان یہ کام کر رہے ہیں۔ یہ پائلٹ پراجیکٹ لاہور کے لئے بنایا تھا جس کی implementation کے بعد یہ successful رہا ہے اور اب انشاء اللہ اس کو دوسرے شہروں تک محکمہ خوراک اور گورنمنٹ شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب محمد عامر اقبال شاہ: جناب سپیکر! ڈی سی او صاحبان کس طریقے سے چیک کرتے ہیں یا کیا چیک کرتے ہیں، یہ ذرا پارلیمانی سیکرٹری صاحب بتادیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ): ڈی سی او صاحبان فوڈ ایکٹ کے مطابق اس کو چیک کرتے ہیں اور فوڈ ڈیپارٹمنٹ کا عملہ بھی ساتھ ہوتا ہے۔

جناب محمد عامر اقبال شاہ: جناب سپیکر! میں یہ پوچھ رہا ہوں کہ جس قانون کے تحت وہ چیک کرتے ہیں وہ بتادیں۔ اس کے علاوہ کیا انہوں نے ہر ضلع میں کوئی لیبارٹری قائم کی ہوئی ہے جہاں یہ ملاوٹ شدہ چیزیں چیک کرتے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! پنجاب پیور فوڈ ایکٹ ہے جس کے تحت ڈی سی او صاحبان چیک کرتے ہیں اور sample collect کر کے لیبارٹریوں کو بھیجتے ہیں۔

جناب محمد عامر اقبال شاہ: جناب سپیکر! یہ ذرا بتادیں کہ یہ لیبارٹریاں کس جگہ پر موجود ہیں اور کون سا آلہ ہے جس سے یہ چیک کرتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! PCSIR لیبارٹری ہے اس کو sample بھیج دیتے ہیں۔

جناب محمد عامر اقبال شاہ: وہ کہاں پر موجود ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ): یہ لیبارٹری لاہور میں موجود ہے۔

جناب محمد عامر اقبال شاہ: کیا پورے پنجاب کی صرف ایک جگہ پر checking ہوتی ہے؟

جناب سپیکر: آپ direct نہ ہوں۔ آپ میرے ذریعے سے ان سے سوال پوچھیں۔

جناب محمد عامر اقبال شاہ: جناب سپیکر! یہ جواب بتا ہی نہیں رہے۔ میں تو سوال پوچھ رہا ہوں۔

جناب سپیکر: انہوں نے بتا دیا ہے کہ لاہور میں لیبارٹری موجود ہے۔

جناب محمد عامر اقبال شاہ: جناب سپیکر! میں اس جواب سے مطمئن نہیں ہوں۔ یہ مجھے بتادیں کہ ہر ضلع میں کتنے sample چیک ہوتے ہیں اور کتنے لاہور میں وہ بھیجتے ہیں؟ کیا اس کو چیک کرنے کا کوئی اور طریقہ بھی ہے یا ضلع میں بھی sample چیک کرنے کا کوئی انتظام موجود ہے؟

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔ میں تھوڑی سی clarification چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! میں پورے صوبے کی detail تو نہیں دے سکتا بہر حال اس کے لئے ان کو fresh question کرنا پڑے گا۔ ویسے لیبارٹری ہر ضلع میں بھی موجود ہے۔

جناب محمد عامر اقبال شاہ: جناب سپیکر! سوال پورے پنجاب کے متعلق ہے اور جواب انہوں نے صرف لاہور کے متعلق دیا ہوا ہے۔ اصل سوال کا جواب انہوں نے دیا بھی نہیں ہوا۔ لاہور کے متعلق پوچھا ہی نہیں ہے۔ یہ بتائیں کہ پورے پنجاب میں کیسے چیک کرتے ہیں کیونکہ انہوں نے جواب میں صرف لاہور میں sample چیک کرنے کا بتا دیا ہے؟ کیا حکومت پنجاب لاہور کے علاوہ اور کسی جگہ پر نہیں ہے؟ جناب سپیکر! انہوں نے بتایا ہے کہ لاہور میں یہ اتھارٹی موجود ہے اور باقی اضلاع میں ڈی سی او صاحبان پیور فوڈ ایکٹ کے تحت اس پر عمل کرتے ہیں۔

راؤ کاشف رحیم خان: میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: اس پر تین ضمنی سوال ہو گئے ہیں۔ اب مجھے آگے چلنے دیں بلکہ ایک سوال احمد خان صاحب کا رہ گیا ہے تو میں ان سے بھی کہوں گا کہ وہ ذرا بیٹھیں۔ اگر کوئی گنجائش ہوئی تو اگلے سوال میں کر لیں۔ اگلا سوال بھی محترمہ لبنی فیصل صاحبہ کا ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! سوال نمبر 2335 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے محترمہ لبنی فیصل کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا) جناب سپیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: ہوٹلوں میں مردہ اور بیمار جانوروں کا گوشت پکا کر فروخت کرنے کی تفصیلات

*2335: محترمہ لبنی فیصل: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور کے کئی ہوٹلوں میں مردہ اور بیمار جانوروں کا گوشت پکا کر فروخت کیا جا رہا ہے؟

(ب) محکمے کے پاس ہوٹلوں میں مردہ اور بیمار جانور کے گوشت کو جانچنے کا کیا mechanism ہے؟

(ج) حکومت شہریوں کو حلال جانور کا گوشت کھلانے، مردہ اور بیمار جانوروں کے گوشت کی روک تھام کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے، تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ):

(الف) گوشت کی کوالٹی، ٹمپریچر اور وزن وغیرہ چیک کرنے کی ذمہ داری پنجاب اینیملز سلاؤٹر کنٹرول ایکٹ (Punjab Animals Slaughter Control Act, 1963) کے تحت محکمہ لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ اور متعلقہ ضلعی حکومت پر ہے۔ مزید برآں مذبح خانے (Slaughter houses) متعلقہ ضلعی انتظامیہ کے تحت کام کر رہے ہیں۔ علاوہ ازاں گوشت کی کوالٹی، ٹمپریچر، وزن وغیرہ چیک کرنے کے لئے پنجاب حکومت کی جانب سے پنجاب ایگریکلچر اینڈ میٹ کمپنی (PAMCO) بنائی گئی ہے لہذا قانونی طور پر گوشت کو چیک کرنے کی ذمہ داری محکمہ لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ اور متعلقہ ضلعی حکومت کی ہے۔ مزید برآں پنجاب فوڈ اتھارٹی کی جانب سے ہوٹلوں میں گوشت کو چیک کیا جاتا ہے اور اس بات کی تسلی کی جاتی ہے کہ گوشت پر محکمہ لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ کی سٹیپ موجود ہو۔ باسی اور خراب گوشت کو موقع پر ہی ضائع کر دیا جاتا ہے۔

(ب) پنجاب فوڈ اتھارٹی کی جانب سے ہوٹلوں میں گوشت کو چیک کیا جاتا ہے اور اس بات کی تسلی کی جاتی ہے کہ گوشت پر محکمہ لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ کی سٹیپ موجود ہو۔ باسی اور خراب گوشت کو موقع پر ہی ضائع کر دیا جاتا ہے۔

(ج) پنجاب فوڈ اتھارٹی کی تمام ٹیمیں ضلع لاہور میں لوگوں تک تازہ اور حلال جانوروں کے گوشت کی فراہمی کے لئے اپنا کردار بڑی تندہی سے ادا کر رہی ہیں۔ پنجاب فوڈ اتھارٹی کی جانب سے ہوٹلوں میں گوشت کو چیک کیا جاتا ہے اور اس بات کی تسلی کی جاتی ہے کہ گوشت پر محکمہ لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ کی سٹیپ موجود ہے۔ باسی اور خراب گوشت کو موقع پر ہی ضائع کر دیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! سوال کے جز (الف و ب) میں پوچھا گیا ہے کہ محکمہ کے پاس ہوٹلوں میں مردہ اور بیمار جانور کے گوشت کو جانچنے کا کیا mechanism ہے جس کے جواب میں یہ فرمایا گیا ہے کہ گوشت پر مہر دیکھی جاتی ہے۔ اس کو جانچنے کا mechanism کیا صرف مہر ہی ہے کیونکہ مہر تو جعلی بنتی بھی ہیں اور لگتی بھی ہیں؟ اس پر پارلیمانی سیکرٹری صاحب فرمادیں کہ کیا مہر ہی ایک mechanism ہے جس پر اتنا کیا جاسکتا ہے؟

جناب سپیکر: مہر تو ڈاکٹر لگاتے ہیں۔ یہ مہریں اپنے آپ تو نہیں لگ جاتیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! یہ مہریں اپنے آپ ہی لگتی ہیں۔ مہریں جعلی بنی ہوئی ہیں اور ڈاکٹر بھی آگے دے دیتے ہیں کہ مہریں لگائے جاؤ اور کھلائے جاؤ۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ ان کو بتائیں اور satisfy کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! Punjab Animals Slaughter Control Act 1963 ہے جس کے تحت محکمہ لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ اس کو چیک کرتا ہے۔ جب گوشت سلاٹر ہاؤسز میں حلال کیا جاتا ہے اور محکمہ کے پاس چیک کرنے کا طریق کار یہی ہے کہ وہ مہر چیک کر سکتے ہیں، کسی گوشت سے بدبو آ رہی ہو یا خراب ہو تو وہ چیک کر کے بتا سکتے ہیں اور اس کو ضائع کر دیتے ہیں۔ ویسے اس کو محکمہ لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ چیک کرتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر چیک کرتے ہیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! چونکہ جواب میں صرف مہری کو ایک اعلیٰ ترین instrument بتایا گیا ہے کہ مہری چیک کرتی ہے۔

جناب سپیکر: مہری زبان نہیں ہوتی۔ مہر کوئی چکھنے کا طریقہ نہیں ہوتا بلکہ ڈاکٹر اس کو چیک کرتے ہیں۔
میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! جواب دیا جاتا ہے کہ ڈاکٹر چیک کرتے ہیں تو کیا ان کے پاس وہاں لیبارٹری ہے جہاں چیک کرتے ہیں؟

جناب سپیکر: یہ بات understood ہے کہ مہر ڈاکٹروں کی ہوتی ہے اور کوئی نہیں ہوتی۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! جواب میں صرف مہر پر ہی اتفاق کیا گیا ہے لہذا یہ جواب تو ناکافی اور غیر تسلی بخش ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! میاں صاحب نے پورا جواب نہیں پڑھا۔ گوشت کی کوالٹی، ٹمپریچر اور وزن وغیرہ چیک کرنے کی ذمہ داری Punjab Animals Slaughter Control Act 1963 کے تحت محکمہ لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ اور متعلقہ ضلعی حکومت پر ہے۔ مزید برآں مذبح خانے متعلقہ ضلعی انتظامیہ کے تحت کام کر رہے ہیں۔ علاوہ ازیں گوشت کی کوالٹی، ٹمپریچر اور وزن وغیرہ چیک کرنے کے لئے پنجاب حکومت کی جانب سے پنجاب ایگریکلچر اینڈ میٹ کمپنی بنائی گئی ہے لہذا قانونی طور پر گوشت کو چیک کرنے کی ذمہ داری محکمہ لائیو سٹاک

اینڈڈیری ڈویلپمنٹ اور متعلقہ ضلعی حکومت کی ہے۔ مزید برآں پنجاب فوڈ اتھارٹی کی جانب سے ہوٹلوں میں گوشت کو چیک کیا جاتا ہے اور اس بات کی تسلی کی جاتی ہے کہ گوشت پر محکمہ لائیو سٹاک اینڈڈیری ڈویلپمنٹ کی مہر موجود ہو۔ باسی اور خراب گوشت کو موقع پر ہی ضائع کر دیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: اس کے علاوہ ساتھ جرمانہ بھی کیا جاتا ہوگا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! جرمانہ بھی کیا جاتا ہے۔ میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! یہ بات ہوٹلوں کی ہو رہی ہے۔ کیا وہاں پر پکا ہوا گوشت چیک کرتے ہیں یا کچا گوشت چیک کرتے ہیں؟ میں نے سوال کے جز (ب) کے جواب پر focus کیا ہے اور یہاں سارے سوال کے تمام جز پڑھ کر سنا دیئے گئے ہیں۔ جز (ب) پر اگر focus کیا جائے تو آپ خود جان جائیں گے کہ جواب غیر تسلی بخش ہے۔

جناب سپیکر: مجھے تو نہیں لگتا کہ اس میں کوئی ابہام ہو۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! گوشت چیک کرنے کا جو طریق کار میں نے بتایا ہے وہ اس کے related ہی ہے۔ طریق کار کے مطابق فوڈ پیئرٹمنٹ جو چیک کرتا ہے وہ آپ کو clear بتا دیا ہے کہ ہم stamp چیک کرتے ہیں، اس کے علاوہ باسی اور خراب گوشت چیک کرتے ہیں۔ اگر وہ گوشت خراب ہو تو ضائع کر دیتے ہیں، اس کے اوپر جرمانہ اور ہوٹلوں کو seal بھی کر دیتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

راؤ کاشف رحیم خان: میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، راؤ صاحب! آپ کیا کہنا چاہتے ہیں؟

راؤ کاشف رحیم خان: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، آپ بھی ضمنی سوال کر لیں۔

راؤ کاشف رحیم خان: جناب سپیکر! سوال کے جز (الف) میں پوچھا گیا ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ لاہور

کے کئی ہوٹلوں میں مردہ اور بیمار جانوروں کا گوشت پکا کر فروخت کیا جا رہا ہے؟

جناب سپیکر: راؤ صاحب! میں پہلے آپ کو پہچان نہیں سکا تھا۔

راؤ کاشف رحیم خان: جناب سپیکر! ہم کیا کہہ سکتے ہیں؟

جناب سپیکر: کیونکہ اتنے بالوں والے راؤ صاحب کو آج ہی میں نے دیکھا ہے۔

راؤ کاشف رحیم خان: جناب سپیکر! یہ آپ کا ظرف ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے کہا ہے کہ لاہور میں گوشت کی کوالٹی، ٹمپریچر اور وزن وغیرہ چیک کرنے کے لئے پنجاب حکومت کی طرف سے پنجاب ایگریکلچر اینڈ میٹ کمپنی بنائی گئی ہے۔ میرا ان سے ضمنی سوال یہ ہے کہ کمپنی بنے ہوئے تقریباً تین سال ہو چکے ہیں تو آج تک لاہور میں کتنے جانور چیک کئے گئے ہیں؟

جناب سپیکر: کیا کہہ رہے ہیں؟

راؤ کاشف رحیم خان: جناب سپیکر! میں پوچھ رہا ہوں کہ پنجاب میٹ کمپنی نے لاہور میں کتنے جانوروں کو سلاٹر کیا اور کتنے جانوروں کی کوالٹی چیک کی گئی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! سلاٹر ہاؤس کو چیک کرنے کا کام فوڈ ڈیپارٹمنٹ کا نہیں ہے۔۔۔

جناب سپیکر: یہ صرف گوشت فراہم کرتے ہیں اور چیک وہ کرتے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! فوڈ اتھارٹی نے جنوری سے جون 2014 تک 8977 ہوٹل چیک کئے ہیں، 1076 شادی ہال چیک کئے ہیں اور سویٹس اینڈ بیکرز 3953 چیک کئے ہیں، 434 فیکٹریاں چیک کی ہیں، دیگر 37990 چیک کئے ہیں، تقریباً 52454 premises کا ہم نے چیک کیا ہے جس میں سے 4844 سیمپل لئے گئے ہیں، 1418 کو seal کیا گیا اور 4.13 ملین روپے جرمانہ collect کیا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

راؤ کاشف رحیم خان: جناب سپیکر! میں نے ضلعی انتظامیہ کی بات نہیں کی۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب میرے ساتھ شاہ پور کا نچراں چلیں جہاں پر پلانٹ لگا ہوا ہے جہاں پر سلاٹرنگ ہوتی ہے اور کوالٹی چیک ہوتی ہے لیکن یہ کہتے ہیں کہ آج تک ہوا ہی نہیں۔

جناب سپیکر: جی، کیا کہہ رہے ہیں؟

راؤ کاشف رحیم خان: جناب سپیکر! پنجاب میٹ کمپنی نے شاہ پور کا نچراں میں سلاٹر ہاؤس بنایا ہوا ہے جہاں پر جانوروں کی سلاٹرنگ ہو رہی ہے۔ ضلعی انتظامیہ چیک نہیں کرتی۔ میں نے ان سے یہ سوال کیا

تھا کہ بنائی گئی کمپنی میں کتنے جانوروں کو آج تک سلاٹر کیا گیا ہے اور کتنے جانوروں کی کوالٹی چیک کی گئی ہے؟ میرا ضمنی سوال یہ تھا۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! یہ fresh question بنتا ہے۔

جناب سپیکر: راؤ صاحب! اس حوالے سے نیا سوال لے کر آئیں۔ مہربانی۔ اگلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کا ہے۔

میاں محمد کاظم علی پیرزادہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 2355 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معمرز ممبر نے ڈاکٹر سید وسیم اختر کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں دودھ سے کریم نکالنے کے پلانٹس و مضر صحت دودھ کی فراہمی کی تفصیلات

*2355: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ دیہاتوں میں جگہ جگہ دودھ سے کریم نکالنے کے پلانٹ لگے ہوئے ہیں کیا قانون اس کی اجازت دیتا ہے، اگر اجازت نہ ہے تو حکومت اس کے سد باب کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ لوگوں تک جو دودھ پہنچتا ہے وہ خالص نہیں ہوتا، کریم نکالنے کے بعد دودھ کی specific gravity کو برقرار رکھنے کے لئے نہروں کا پانی ڈالا جاتا ہے جو دریاؤں سے آتا ہے جس میں صنعتی فضلہ اور سیوریج کا پانی ملا ہوا ہوتا ہے جو بعد ازاں مختلف بیماریوں کا باعث بنتا ہے۔ اس بیماریوں سے بھرے دودھ سے عوام کو بچانے کے لئے محکمہ کیا اقدامات اٹھا رہا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ):

(الف) پنجاب فوڈ اتھارٹی ایکٹ 2011 کے مطابق کسی بھی ملاوٹ شدہ خوراک کے بنانے، بیچنے اور پیک کرنے کی اجازت نہ ہے۔

پنجاب فوڈ اتھارٹی کی جانب سے ملاوٹ شدہ دودھ کے خلاف سخت کارروائی عمل میں لائی گئی اور دیہاتوں سے ضلع لاہور میں آنے والے دودھ کی چیکنگ کے لئے لاہور کے داخلی راستوں پر پنجاب فوڈ اتھارٹی کی ٹیموں کی جانب سے ناکے لگائے جاتے ہیں تاکہ دودھ کی کوالٹی کو چیک کیا جاسکے۔ دودھ کی ناقص کوالٹی ہونے کی وجہ سے موقع پر دودھ ضائع کروایا جاتا ہے۔ پنجاب فوڈ اتھارٹی کی ٹیموں کی جانب سے ضلع لاہور میں اب تک 2771 دودھ کے سیمپلز لئے گئے جن میں سے 1,913 پاس ہوئے اور 858 فیل ہوئے اور 531 دکانیں سیل کی گئیں۔ فیل شدہ سیمپلز کے خلاف قانون کے مطابق متعلقہ کورٹس میں کارروائی شروع کروادی گئی ہے، تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

Milk Samples July 2012 to February 2014

Total Milk Samples	Failed Samples	Prosecuted Samples	Discarded (Liters)	Premises Sealed
2771	858	858	43075	531

(ب) ملاوٹ شدہ دودھ کی ترسیل اور فروخت کو روکنے کے لئے پنجاب فوڈ اتھارٹی اپنا کردار بڑی تندہی سے ادا کر رہی ہے اور ضلع لاہور کے تمام داخلی راستوں پر دیہاتوں سے آنیوالے دودھ کو چیک کرنے کے لئے ناکے لگائے جاتے ہیں اور دودھ کی تمام دکانوں پر ناقص دودھ کی فروخت کو روکنے کے لئے باقاعدگی سے چیکنگ کی جاتی ہے اور 43075 لیٹر دودھ کو ناقص کوالٹی کی بناء پر موقع پر ضائع کروادیا گیا۔

پنجاب فوڈ اتھارٹی کی ٹیمیں لاہور کے تمام ٹاؤنز میں ملاوٹ شدہ دودھ فروخت کرنے والوں کے خلاف بلا امتیاز کارروائی کر رہی ہیں اور اس سلسلے میں کسی قسم کی رعایت نہ برتی جا رہی ہے۔

جناب سپیکر: پہلے آپ نے کتنے سوال کئے ہیں اور اگر آگے آپ کا سوال ہوا تو وہ آپ نہیں لے سکیں گے
-this I tell you

میاں محمد کاظم علی پیرزادہ: جناب سپیکر! میں پہلے ایک سوال کر چکا ہوں اور آگے مزید کوئی میرا سوال نہیں ہے جبکہ ڈاکٹر صاحب ہمارے ضلع بہاولپور سے ایم پی اے ہیں جو کہ ہمارے ہمسائے ہیں اور وہ آج کسی میٹنگ کی وجہ سے تشریف نہیں لاسکے۔ انہوں نے مجھے سوال لینے کے متعلق کہا تھا۔

جناب سپیکر: وہ تو کئی دن سے نہیں آرہے۔

میاں محمد کاظم علی پیرزادہ: جناب سپیکر! آج تو ان کی میٹنگ تھی اس لئے نہیں آئے۔ جز (الف) میں ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ دیہاتوں میں جگہ جگہ دودھ سے کریم نکالنے کے پلانٹ لگے ہوئے ہیں۔ کیا قانون اس کی اجازت دیتا ہے اور اگر اجازت نہ ہے تو حکومت اس کے سدباب کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

جناب سپیکر: آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

میاں محمد کاظم علی پیرزادہ: جناب سپیکر! انہوں نے جواب صرف لاہور کے بارے میں دیا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ انہوں نے ملاوٹ کا ذکر کیا ہے جبکہ سوال دودھ میں سے کریم کو نکالنے کا ہے ملاوٹ کا نہیں ہے یعنی دودھ سے نکالی جانے والی کریم کے متعلق پوچھا گیا تھا۔ انہوں نے جواب ملاوٹ کے بارے میں دیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! اس کریم کا ایک پیمانہ ہے جس کے مطابق buffalo کے دودھ میں تقریباً پانچ فیصد fats ہوتے ہیں اور cows کے دودھ میں 3.5 فیصد fats ہوتے ہیں۔ اگر اس سے کم fats ہوں تو اسے چیک کیا جاتا ہے اور اس سلسلے میں چار فیکٹریاں seal کی گئی ہیں۔

جناب محمد عامر اقبال شاہ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد عامر اقبال شاہ: جناب سپیکر! انہوں نے صرف لاہور کے متعلق بتایا ہے جبکہ سوال پوچھنے والے بہاولپور سے ہیں۔ ہم تو یہ پوچھ رہے ہیں کہ ہمارے علاقہ میں بھی کوئی چیکنگ کا طریق کار ہے اور وہاں پر بھی کوئی چیک کرتا ہے۔ اگر کرتا ہے تو کیا کرتا ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! یہ پوچھ رہے ہیں کہ ہمارے علاقے میں بھی کوئی چیک کرتا ہے کہ نہیں۔ اگر کرتا ہے تو کیا طریق کار ہے؟ وہ overall Punjab کی بات کر رہے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! ضلعی انتظامیہ اور ڈی سی اوز ہر ضلع کے اندر چیک کرتے ہیں اور میں نے یہ بتایا ہے کہ fats کا ایک فارمولا ہے بھینس کے دودھ میں

پانچ فیصد اور گائے کے دودھ میں 3.5 فیصد ہونے چاہئیں۔ اگر اس سے کم مقدار ہو تو اس کے خلاف ضلعی انتظامیہ کارروائی کرتی ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! اسی سوال کے جز (الف) کے دوسرے پیرا گراف میں تفصیل دی گئی ہے کہ "پنجاب فوڈ اتھارٹی کی جانب سے ملاوٹ شدہ دودھ کے خلاف سخت کارروائی عمل میں لائی گئی اور دیہاتوں سے ضلع لاہور میں آنے والے دودھ کی چیکنگ کے لئے لاہور کے داخلی راستوں پر پنجاب فوڈ اتھارٹی کی ٹیموں کی جانب سے ناکے لگائے جاتے ہیں تاکہ دودھ کی کوالٹی کو چیک کیا جاسکے۔ دودھ کی ناقص کوالٹی ہونے کی وجہ سے دودھ کو موقع پر ہی ضائع کر دیا جاتا ہے۔ پنجاب فوڈ اتھارٹی کی ٹیموں کی جانب سے ضلع لاہور میں اب تک 2771 دودھ کے سیمپلز لئے گئے ہیں "and so on" پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے میرا یہ سوال بھی ہے اور یہ تشویش بھی ہے کہ جو گاڑیاں وہاں سے دودھ لے کر آتی ہیں اور آپ بھی جانتے ہیں کہ chillers تمام گاڑیوں کے پاس available نہیں ہوتے۔ جو گاڑیاں اوکاڑہ، پتوکی، پھولنگر کے علاقوں سے ٹھوکر نیاز بیگ کے ناکے تک پہنچتی ہیں تو وہ لامحالہ اس کے اندر برف کی ایک خاص مقدار ڈال کر لاتے ہیں۔ ان گاڑیوں کو وہاں پر روکا جاتا ہے اس کے بعد ان کا دودھ ضائع کر دیا جاتا ہے۔ ایک ایک گاڑی کے اندر تین تین لاکھ روپے کی مالیت کا دودھ ہوتا ہے۔ پنجاب فوڈ اتھارٹی کی جانب سے دودھ کی testing کے جو بیرومیٹرز ہیں وہ اس پانی کی value کو ascertain نہیں کر سکتے defective بیرومیٹرز ہیں۔ آپ اس چیز کو دیکھیں گے کہ وہ گاڑیاں 15/15 دن فوڈ اتھارٹی گلبرگ کے دفتر کے اندر compounded رہتی ہیں، ان کا مجسٹریٹ وہاں پر available نہیں ہوتا۔ ان کی اس ایکٹ پر عملدرآمد کرانے کی وہاں پر کوئی ایسی صورت حال available نہیں ہے اور گاڑیوں کے مالکان دس دس روز اپنی گاڑیاں چھڑوانے کے لئے دھکے کھاتے ہیں۔ کیا پارلیمانی سیکرٹری اس بات پر کچھ بتا سکیں گے کہ وہ کون سا law ہے جو applicable ہے جس کے تحت ان گاڑیوں کی سپردداری مل سکے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سپیکر ٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! محکمہ صرف کارروائی کرتا ہے۔ اس کے بعد یہ کام عدالت کا ہے کہ وہ سپردداری کتنے عرصے میں لیتی ہے یا نہیں لیتی؟ محکمہ سپردداری نہیں لیتا۔

جناب سپیکر: کوئی concerned notice بھی اتھارٹی کو کسی طرف سے اس دوران ملا ہے؟

پارلیمانی سپیکر ٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ): جی، نہیں۔

جناب سپیکر: جو بات انہوں نے کی ہے۔۔۔

پارلیمانی سپیکر ٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! میرا خیال ہے ہمیں کوئی ایسی شکایت نہیں ملی۔

جناب سپیکر: آپ کو تو نہیں ملنا بلکہ وہ اتھارٹی کو ملنا ہے۔

پارلیمانی سپیکر ٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! اگر ان کے پاس کوئی ایسی شکایت ہے تو وہ ہمیں بتائیں۔

جناب سپیکر: ان کے کیلے کی شکایت نہیں ہے بلکہ کتنے لوگوں کی شکایت ہے۔ اس بات پر سوچیں اور اس حوالے سے آپ پوری طرح باخبر ہیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! اگر آپ کی اجازت ہو تو میری submission ہوگی کہ اس پر ہم نے لکھ کر وزیر خوراک کو دیا۔ یہ ایک شکایت نہیں ہے بلکہ سینکڑوں شکایات ہیں۔ سپردداری کا جو law ہے وہ ایسی چیز کے بارے میں ہوتا ہے کہ کل کو جس چیز کو عدالت میں بطور ثبوت پیش کیا جا سکے۔ سپردداری کا law of land کے ساتھ alienated نہیں ہو سکتا۔ انہیں خود نہیں پتا کہ پنجاب فوڈ اتھارٹی جب ایک بندے کا دودھ ضائع کر رہی ہے تو وہاں پر ان کا جو انسپکٹر کھڑا ہے وہ اس کی گاڑی کو واپس جانے دے۔ اس کی گاڑی کو compound کرنے کا کیا مقصد ہے۔ یہ تو بڑا draconian سا ایک ایکٹ ہے۔

جناب سپیکر: آپ تھوڑی ہمت کریں ناں کیونکہ آپ وکیل ہیں۔ اس حوالے سے کوئی اچھا طریقہ اختیار کریں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! یہ مہربانی کریں۔ اس کا simple way ہے۔ میری آپ کی وساطت سے submission ہے کہ ابھی یہ ان افسران کو ہدایت کریں کہ یہ تفصیلات آپ کے چیئرمین

پہنچائیں کہ کتنی گاڑیوں کو روکا گیا اور کتنے کتنے دن وہ compounded رہیں۔ اس حوالے سے محکمہ

جواب دے۔ He should ask it on the floor of the House.

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! ٹھیک ہے انہوں نے اس کی نشاندہی کی ہے لیکن ہمارے پاس۔۔۔

جناب سپیکر: یہ نشاندہی غلط نہیں ہے this I tell you

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! جو case مجسٹریٹ کو بھیج دیا جاتا ہے وہ جرمانہ کرتا ہے اور سپرد داری لیتا ہے۔ اگر آپ کو پھر بھی اس حوالے سے کوئی شکایات ہیں تو آپ ان کی نشاندہی کریں اور جوابات آپ نے کی ہے اُس پر انشاء اللہ غور کرتے ہیں اور اسے بہتر کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: چلیں، میں ان سے ساری تفصیلات لے لوں گا۔ وہ آپ کو بھی دے دیں گے اور مجھے بھی دے دیں گے۔

جناب محمد عامر اقبال شاہ: جناب سپیکر! یہ مجھے صرف یہی بتادیں کہ جو بھی سوال ان سے پوچھا جاتا ہے اس کا جواب یہ صرف لاہور کا ہی دیتے ہیں۔ لاہور کے علاوہ پورے پنجاب میں محکمہ کی کوئی گرفت نہیں ہے یا وہاں پر محکمہ کی کوئی اتھارٹی قائم نہیں ہے یا next time جو محکمہ ہے وہ پنجاب کے متعلق جواب دینا پسند کرے گا یا صرف لاہور کے متعلق ہی ان سے سوال کئے جائیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! میرے بھائی کو شاید سمجھ نہیں آ رہی کہ کافی دفعہ میں بتا چکا ہوں کہ لاہور کے علاوہ ہر ضلع کے اندر ضلعی انتظامیہ اور ڈی سی اوز اس کو چیک کرتے ہیں اور یہ ضلعی انتظامیہ کے تحت ہوتا ہے۔

جناب محمد عامر اقبال شاہ: جناب سپیکر! موصوف سوال پڑھ کے جواب دیں۔ کیا سوال صرف لاہور کے متعلق پوچھا گیا ہے جو انہوں نے جواب صرف لاہور کے متعلق دیا ہے؟ ہم نے لاہور کا پوچھ کر کیا کرنا ہے؟

جناب سپیکر: وہ اتھارٹی کی بات کر رہے ہیں۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: اس پر تین ضمنی سوال ہوئے نہیں؟

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! چلیں جی، ایک اپوزیشن کو کر لینے دیں تاکہ وہ بھی شہیدوں میں نام لکھوالے۔

جناب سپیکر: ایسی باتیں نہ کیا کریں۔ یہاں آپ ان کی اپوزیشن ہوں گے۔ میری اپوزیشن تو آپ نہیں ہیں۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! ہمارا اپوزیشن لیڈر کہاں ہے؟

جناب سپیکر: آپ اپنے اپوزیشن لیڈر کو لے کر آئیں، مجھے کیوں کہتے ہیں؟

سردار وقاص حسن مؤکل: یہ آپ کا اختیار ہے۔

جناب سپیکر: یہ میری اتھارٹی نہیں ہے۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! آپ کے پاس اتھارٹی ہے۔

جناب سپیکر: سپیکر کے پاس ایسی اتھارٹی نہیں ہے کہ کسی کو اٹھا کر وہ گھر سے لے کر آئے۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! آپ سپیکر ہیں اور آپ کی بہت اتھارٹی ہے۔

جناب سپیکر: میرے لئے وہ قابل احترام ہیں اور یہ ان کی سیٹ ہے جب دل چاہے وہ آجائیں میں انہیں زبردستی تو نہیں بلا سکتا؟

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! آپ انہیں حکماً بلا سکتے ہیں لیکن یہ تو حکومت کا فیصلہ ہے anyway...

جناب سپیکر: جی، یہ حکومت جانے اور آپ جانیں۔ یہ آپ کا معاملہ ہوگا۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! پہلی بات تو میں تھوڑی سی اس پر کروں گا کہ ابھی انہوں نے فرمایا کہ داخلی راستوں پر ڈی سی او اور متعلقہ ضلعی حکومت اس کے اوپر چھاپے مارتی ہے یا نا کے لگاتی ہے جواب میں لکھا ہوا ہے کہ "داخلی راستوں میں پنجاب فوڈ اتھارٹی کی teams آتی ہیں" تو یہ جواب ہے اور سوال کے اندر یہ بھی ایک issue ہے۔ اگلی بات انہوں نے ایک فارم دیا ہوا ہے یا چارٹ بنایا ہوا ہے milk samples جولائی 2012 سے فروری 2014 یعنی دو سالوں کے انہوں نے samples لکھ کر

دیئے ہوئے ہیں۔ میرا پہلا ضمنی سوال تو یہ ہے کہ وزیر یا پارلیمانی سیکرٹری کو یہ علم ہے باقی ہم چھوڑ دیتے ہیں کیونکہ وہ صرف لاہور پر focus کر رہے ہیں کہ لاہور میں کل دودھ آتا کتنا ہے۔ پہلا سوال یہ ہے samples کے حساب سے 2771 اور 858 یہ almost 40 فیصد roughly دودھ ہے جو کہ samples کے اندر rejected ہے اگر ہم sample's size کو statistically دیکھیں تو اس کا مطلب ہے کہ لاہور میں جتنا دودھ آتا ہے اُس کا 40 فیصد دودھ خراب ہوتا ہے۔ اس کے اندر ابھی تک انہوں نے samples کے حساب سے صرف 43 ہزار کو کہا ہے کہ discard کیا گیا ہے۔ اتنا زیادہ high rate ہے تو ابھی تک کیا انہوں نے لائحہ عمل اختیار کیا ہے کیونکہ دودھ اگر آتا ہے تو دیہات سے آتا ہے اور لاہور میں استعمال ہوتا ہے۔ جو process ہے اس کے اندر انہوں نے کس جگہ پر داخلی راستوں کے علاوہ اور کیا کیا ہے؟ دوسری بات یہ ہے کہ کیا یہ مانتے ہیں کہ اس وقت لاہور میں 40 فیصد دودھ خراب آرہا ہے اور پہلا وہی کہ جی کل دودھ آتا کتنا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر!۔۔۔
جناب سپیکر: جی، آپ بات کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! جو samples لئے گئے ہیں یہ ان کی تعداد ہے، سارا دودھ خراب نہیں آتا، دودھ کی تو بہت ساری quantity آتی ہے اس میں سے جو دیکھا جاتا ہے کہ یہ دودھ صحیح نہیں لگ رہا ان کے samples لئے جاتے ہیں اور اُس کی یہ تعداد لکھی ہوئی ہے۔ دودھ کا ہر ایک کوپتا ہے کہ دیہات سے آتا ہے لاہور کے اندر ابھی تو بڑے بڑے farms بن گئے ہیں۔ اس میں latest تو ایسی طریق کار ہے کہ لاہور کے راستوں کے اوپر جو گاڑیاں آرہی ہیں ان کو چیک کیا جاتا ہے، جو دودھ صحیح لگتا ہے وہ جانے دیتے ہیں اور جس میں سمجھتے ہیں کہ یہ دودھ صحیح نہیں لگ رہا اُس کا وہ sample لیتے ہیں اور یہ average صرف جو samples گئے ہیں اُس کی نکالی گئی ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 2374 جناب محمد عارف عباسی صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2963 محترمہ سعدیہ سہیل رانا صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose کرتے ہیں۔ سوال بھی شیطان کی آنت جتنا لمبا ہے اور جواب بھی۔ اگلا سوال باؤ اختر علی صاحب کا ہے سوال نمبر بولیں۔

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! سوال نمبر 2997 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔
جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: جعلی مشروب ساز فیکٹریوں کے خلاف کارروائی کی تفصیلات

*2997: باؤ اختر علی: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) ضلعی فوڈ سکوڈ نے یکم جولائی 2011 سے 30 جون 2012 تک لاہور میں کتنی جعلی مشروب ساز فیکٹریوں پر چھاپے مارے اور ان کے خلاف کیا کارروائی عمل میں لائی گئی؟
(ب) کیا حکومت ملاوٹ کرنے والی فیکٹریوں کے مالکان اور دیگر ملاوٹ کرنے والے افراد کے خلاف سخت سزا دینے کے لئے کوئی قانون سازی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ):

- (الف) پنجاب فوڈ اتھارٹی ضلع لاہور میں مورخہ 2 جولائی 2012 کو پنجاب فوڈ اتھارٹی ایکٹ، 2011 کے تحت معرض وجود میں آئی۔ یکم جولائی 2011 سے 30 جون 2012 تک جعلی مشروبات ساز فیکٹریوں کے خلاف کارروائی کے بارے میں متعلقہ ضلعی حکومت جوابدہ ہے۔
(ب) پنجاب فوڈ اتھارٹی کی ٹیمیں لاہور کے تمام ٹاؤنز میں ملاوٹ شدہ خوراک کی روک تھام کے لئے بلا امتیاز کارروائی کر رہی ہیں اور بڑی کامیابی سے لاہور میں ملاوٹ کرنے والوں کے خلاف مہم جاری ہے اور اس سلسلے میں کسی قسم کی رعایت نہ برتی جا رہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وزیر اعلیٰ نے پنجاب کے مزید اضلاع یعنی فیصل آباد، راولپنڈی، ملتان اور گوجرانوالہ میں بھی کام کرنے کے احکامات جاری کئے ہیں جس سلسلہ میں مذکورہ بالا اضلاع میں بھی جلد کام شروع کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ انہوں نے میرے سوال کے جز (الف) کے جواب میں یہ لکھا ہے کہ "ضلع لاہور میں مورخہ 2 جولائی 2012 کو پنجاب فوڈ اتھارٹی ایکٹ 2011 کے تحت معرض وجود میں آئی" اور 30 جون 2012 تک جعلی مشروب ساز فیکٹریوں کے خلاف کارروائی کے بارے میں متعلقہ ضلعی حکومت نے جواب دیئے ہیں میں اسی ایکٹ کے تحت ان سے ضمنی سوال کرتا ہوں کہ انہوں نے اس ایکٹ کے تحت مشروب ساز فیکٹریاں جو جعلی مشروبات بناتی ہیں ان

کے خلاف کتنی ایف آئی آر درج کی ہیں اور کتنے لوگوں کو جیل میں بھیجا گیا اور کتنا جرمانہ ان سے وصول کیا گیا۔ اس کی تفصیل اس جواب میں نہیں ہے لہذا یہ میرا ضمنی سوال ہے کہ پارلیمانی سپیکر ٹری صاحب بتائیں کہ یہ کتنے لوگوں کے خلاف ایف آئی آر ہوئی اور کتنا جرمانہ وصول کیا گیا اور کتنے لوگ جیل بھیجے گئے؟

پارلیمانی سپیکر ٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! واقعی جو اس میں جواب دیا گیا ہے اس میں written یہ چیز نہیں بتائی گی لیکن 283 samples چیک کئے گئے ہیں 118 samples پاس ہوئے ہیں اور 165 samples فیل ہوئے ہیں اور جو فیل ہوئے ہیں ان کے خلاف کارروائی کی گئی ہے، کچھ لوگ جیل میں گئے ہیں اور کچھ کو جرمانے کئے گئے ہیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میں ایک ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ آپ کے دو ضمنی سوالات ہو چکے ہیں۔ آپ کی بڑی مہربانی۔ بہت بہت شکریہ۔ جی، باؤ صاحب!

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! انہوں نے کچھ تعداد بتائی کہ ان لوگوں کے چالان کئے گئے ان لوگوں کو جرمانہ کیا گیا ہے لیکن یہ میرے سوال کا جواب نہیں ہے۔ انہوں نے ایکٹ کی تشریح بھی کر دی لیکن یہ جعلی مشروبات معاشرے میں، کلچر میں ایک کینسر کی علامت ہیں، اس کی یہ تفصیل ایوان میں آنا بہت ضروری تھی کہ حکومت پنجاب کے جو ادارے ہیں وہ اس قانون کے تحت کتنے لوگوں کو آج تک جیل بھیج چکے ہیں کیونکہ یہ ایک سنگین جرم ہے، اس میں لوگوں پر ایف آئی آر بھی درج ہونی چاہئے اور ان کی تفصیل ایوان میں بتانا بھی چاہئے کہ کتنے لوگوں کو سزا ہوئی اور کتنے لوگ جیل میں گئے؟

جناب سپیکر: جی، باؤ صاحب! بات یہ ہے کہ انہوں نے آپ کو ایک تفصیل تو بتادی ہے کہ اتنے بندوں کو جرمانے ہوئے۔ اب آپ ذرا مہربانی کر کے ضمنی کسی اور طریقے سے کر لیں۔

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! انہوں نے جزی (ب) میں جو جواب دیا ہے تو میرا سوال یہی بنتا ہے کہ حکومت ملاوٹ کرنے والی فیکٹریوں کے خلاف کیا قانون سازی کا ارادہ رکھتی ہے کیونکہ جزی (ب) کے جواب میں اس قانون کی کوئی وضاحت نہیں کی گئی لہذا میرا ان سے ضمنی سوال ہے کہ اس کی قانونی وضاحت فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! پنجاب فوڈ اتھارٹی ایکٹ 2012 ہے، اس کو چیک کرنے کے لئے یہی قانونی اتھارٹی بنائی گئی ہے اور یہ پنجاب فوڈ اتھارٹی ایکٹ 2012 کے تحت ہی چیک کیا جاتا ہے اور اس کی detail جو چیک کئے گئے ہیں وہ میں نے آپ کو بتائی تھی کہ 283 samples انہوں نے چیک کئے ہیں، اس میں سے 18 samples پاس ہوئے تھے اور 165 samples فیل ہوئے تھے۔ ہم اس کا دائرہ کار راولپنڈی، ملتان اور گوجرانوالہ تک بڑھا رہے ہیں۔

جناب سپیکر: باؤ جی! اب یہ آپ کا آخری ضمنی سوال ہے کیونکہ آپ کا آگے بھی سوال آرہا ہے۔
 باؤ اختر علی: جی، شکریہ۔ انہوں نے جز (ب) میں یہ تو بتایا کہ لاہور کے تمام Towns اس پر کام کر رہے ہیں اور ملاوٹ کے خلاف مہم جاری ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ آیا لاہور کے نو Towns میں وہ مشروب ساز فیکٹریاں جو جعلی مشروبات بناتی ہیں ان میں سے کسی ایک مالک کے خلاف بھی ایف آئی آر درج ہوئی یا کسی ایک آدمی کو سزا ملی ہے؟ یہ جز (الف) کے سوال کا جواب بھی جز (ب) میں ہی دے رہے ہیں۔ انہوں نے جز (ب) میں کوئی وضاحت نہیں کی کہ کتنے لوگوں کے خلاف ایف آئی آر درج کروائی؟

جناب سپیکر: وہ آپ کو لسٹ provide کر دیں گے آپ دیکھ لینا۔
 باؤ اختر علی: جناب سپیکر! وہ لسٹ ایوان کی میز پر بھی نہیں ہے انہوں نے یہی کیا ہوتا کہ یہ تفصیل ایوان کی میز پر ہی رکھ دیتے لہذا میری آپ سے استدعا ہے کہ پارلیمانی سیکرٹری صاحبان کو کہیں کہ وہ پورا ہوم ورک کر کے آیا کریں۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! نورپور جوس، ٹاپ جوس اور بیس جوس ٹھیک نہیں تھے ان کو مارکیٹ سے اٹھالیا گیا ہے ایف آئی آر تو میرا خیال ہے کہ کسی کے خلاف درج نہیں کی گئی لیکن ایک لاکھ روپے جرمانہ کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔ اگلا سوال بھی آپ کا ہی ہے لیکن اس سے پہلے ہم ایک delegation کو welcome کرتے ہیں۔

I welcome the members of DFID Delegation in this august House: Mr Tom Owen, Mr Arthor, and Ms Libbie. We all welcome you.

(نعرہ ہائے تحسین)

جی، باؤ اختر صاحب!

باؤ اختر علی: شکریہ۔ جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 3000 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔
جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں مردہ اور بیمار جانوروں کا گوشت فروخت کرنے والوں کے خلاف سخت

سے سخت سزا دلوانے کے لئے قانون سازی کرنے کی تفصیلات

*3000: باؤ اختر علی: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور میں مردہ اور بیمار جانوروں کا گوشت فروخت کیا جا رہا ہے جس سے انتہائی ملک امراض پیدا ہو رہی ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ موجودہ Pure Food Ordinance میں مردہ جانوروں کا گوشت فروخت کرنے پر کوئی سزا مقرر نہ ہے؟

(ج) اگر جڑ ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس جرم کی سنگینی کے پیش نظر ذمہ دار افراد اور قصابوں کو کڑی سے کڑی سزا دینے کے لئے قانون ہذا میں جلد از جلد ترمیم کرنے کو تیار ہے اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ):

(الف) گوشت کی کوالٹی، ٹمپریچر اور وزن وغیرہ چیک کرنے کی ذمہ داری Punjab Animals Slaughter Control Act, 1963 کے تحت محکمہ لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ اور متعلقہ ضلعی حکومت پر ہے۔ مزید برآں Slaughter houses متعلقہ ضلعی انتظامیہ کے تحت کام کر رہے ہیں۔ علاوہ ازیں گوشت کی کوالٹی، ٹمپریچر، وزن وغیرہ چیک کرنے کے لئے پنجاب حکومت کی جانب سے پنجاب ایگریکلچر اینڈ میٹ کمپنی (PAMCO) بنائی گئی ہے لہذا قانونی طور پر گوشت کو چیک کرنے کی ذمہ داری محکمہ لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ اور

متعلقہ ضلعی حکومت کی ہے۔ مزید برآں پنجاب فوڈ اتھارٹی کی جانب سے ہوٹلوں میں گوشت کو چیک کیا جاتا ہے اور اس بات کی تسلی کی جاتی ہے کہ گوشت پر محکمہ لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ کی سٹیپ موجود ہو۔ باسی اور خراب گوشت کو موقع پر ہی ضائع کر دیا جاتا ہے۔

(ب) مندرجہ بالا پیرا گراف میں اس بات کی وضاحت کر دی گئی ہے کہ مردہ یا بیمار جانور کے گوشت کو بیچنا قانوناً جرم ہے اور اس سلسلہ میں گوشت کی کوالٹی، ٹمپرچر اور وزن وغیرہ چیک کرنے کی ذمہ داری Punjab Animals Slaughter Control Act, 1963 کے تحت محکمہ لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ اور متعلقہ ضلعی حکومت پر ہے۔ علاوہ ازیں گوشت کی کوالٹی، ٹمپرچر، وزن وغیرہ چیک کرنے کے لئے پنجاب حکومت کی جانب سے پنجاب ایگریکلچر اینڈ میٹ کپنی (PAMCO) بنائی گئی ہے۔

(ج) Punjab Animals Slaughter Control Act, 1963 کے تحت محکمہ لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ اور پنجاب ایگریکلچر اینڈ میٹ کپنی (PAMCO) پر گوشت کی کوالٹی، ٹمپرچر اور وزن وغیرہ چیک کرنے کی ذمہ داری ہے۔

مزید برآں پنجاب فوڈ اتھارٹی کی تمام ٹیمیں ضلع لاہور میں لوگوں تک تازہ اور حلال جانوروں کے گوشت کی فراہمی کے لئے اپنا کردار بڑی تندہی سے ادا کر رہی ہیں۔ پنجاب فوڈ اتھارٹی کی جانب سے ہوٹلوں میں گوشت کو چیک کیا جاتا ہے اور اس بات کی تسلی کی جاتی ہے کہ گوشت پر محکمہ لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ کی سٹیپ موجود ہو۔ باسی اور خراب گوشت کو موقع پر ہی ضائع کر دیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! میرا سوال مردہ جانوروں کا گوشت فروخت کرنے کے حوالے سے تھا۔ میں باوثوق ذرائع سے یہ کہتا ہوں کہ ڈیری ڈویلپمنٹ کے عملہ نے قصابوں کو مہریں دی ہوئی ہیں وہ گھروں میں جانوروں کو ذبح کرتے ہیں اور مہریں لگا کر مردہ جانور فروخت کرتے ہیں۔ میرا ضمنی سوال یہ بنتا ہے کہ اگر لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ جو کارروائی کرتے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: باؤ صاحب! آپ تھوڑا سا خیال کریں۔

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! تو انہوں نے کتنے قصابوں کو جرمانہ کیا یا کتنے قصابوں کو ایف آئی آر کے تحت جیل میں بھیجا؟

جناب سپیکر: انہوں نے جوابات کی ہے اس کا ذرا سوچ سمجھ کر جواب دیا جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! میرے علم میں یہ ہے کہ کسی کو مہر نہیں دی جاتی بلکہ یہ ڈاکٹر خود چیک کرتے ہیں اور ویسے بھی یہ محکمہ خوراک کے ماتحت نہیں ہے بلکہ لائیو سٹاک اور ضلعی انتظامیہ سے متعلقہ ہے۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ بیٹھیں ابھی ان کی طرف سے ضمنی سوال ہے آپ بعد میں کر لینا۔

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! ج: (ب) میں سوال ہے کہ کیا Pure Food Ordinance میں مردہ جانوروں کا گوشت فروخت کرنے پر کوئی سزا مقرر ہے؟

جناب سپیکر: باؤ جی! میں پنجابی اچ بولاں؟

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! آپ جیسے مرضی بولیں۔

جناب سپیکر: میرا خیال اے کہ تسی ایس سوال نوں تھوڑا جیا۔۔۔

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! یہ بہت اہم سوال ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، کچھ خیال کرو۔

باؤ اختر علی: آج آپ ہیلتھ کے سیکٹر میں دیکھیں کہ بیماریوں کی وجہ ہی یہ مردہ جانوروں کا گوشت ہے جو قصاب فروخت کرتے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: باؤ جی! ڈوبے ملک دے وی بیٹھے نیں کچھ خیال کرو۔

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! آپ حکم کریں میں بیٹھ جاتا ہوں۔

جناب سپیکر: اس سوال کو بعد میں take up کریں گے اب اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا

سوال سردار شہاب الدین خان صاحب کا ہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 3073 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع لیہ: فصل کما کی کاشت اور سیلاب و سڑکوں کی بدتر صورت حال کی تفصیلات

*3073: سردار شہاب الدین خان: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی-263 لیہ کا تقریباً 80 فیصد علاقہ دریائے سندھ کے کنارے واقع ہے، تمام علاقہ میں فصل کما کی کاشت ہے اور لیہ شوگر ملز کو کما دیا جاتا ہے اس حلقہ کے غریب کاشتکار سالانہ کروڑوں روپے شوگر سسین فنڈ کی کٹوتی دیتے ہیں تاکہ یہ فنڈز ٹوٹی ہوئی سڑکوں اور پلوں کی بحالی پر خرچ کیا جائے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سیلاب کی وجہ سے جو سڑکیں اور پلین ٹوٹ چکی ہیں ان کو مرمت اور بحال نہیں کیا گیا ہے جبکہ کرشنک سیزن شروع ہونے والا ہے اور کھیت سے منڈی تک فصل کما کا آنا بہت مشکل ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ متعدد بارڈی سی اولیہ اور دیگر متعلقہ اتھارٹیز کے نوٹس میں لانے کے باوجود ابھی تک اس پر عملدرآمد نہ ہو رہا ہے؟

(د) کیا حکومت شوگر سسین فنڈ سے مذکورہ حلقہ کی درج ذیل سڑکوں کی تعمیر و مرمت کروانے کا ارادہ رکھتی ہے کیونکہ ان کی فریبلٹی رپورٹس بھی تیار ہیں؟

1- پختہ سڑکوں وارہ سہیڈاں سے شینہ والا لمبائی 7.5 کلومیٹر

2- پختہ سڑک کروڑ سے بصیرہ راستہ لکانی والا لمبائی 12 کلومیٹر

3- پختہ سڑک راجن شاہ سے بستی گورمانی راستہ بستی قاضی لمبائی 8.5 کلومیٹر

4- پختہ سڑک بستی شادو خان سے بستی قاضی راستہ بستی پتانی لمبائی 11.5 کلومیٹر

5- پختہ سڑک پل پین سے صوبے والا سمرانشیب 6 کلومیٹر

6- پختہ سڑک بھٹ موڑ سے شاہ پور براستہ بنگلہ ناصر خان لمبائی 7 کلومیٹر

7- پختہ سڑک حیدر شاہ والا سے راجن شاہ لمبائی 7 کلومیٹر

8- پختہ سڑک حیدر شاہ والا سے حسن چوک لمبائی 4.5 کلومیٹر

9- پختہ سڑک نوشہرہ سے بستی شادو خان روڈ لمبائی 5 کلومیٹر

10- پختہ سڑک کروڑ واڑہ سہیڈاں لمبائی 8 کلومیٹر

(ه) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ بالا سڑکوں کی اگر فوری مرمت نہ کروائی گئی تو شوگر ملز تک

کما کی سپلائی ناممکن ہو جائے گی لہذا حکومت پنجاب سے درخواست ہے کہ جناب کین کمشنر

پنجاب کو آرڈر دے کر فوری طور پر فنڈز ریلیز کریں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ):

(الف) ہاں! یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی-263 لیہ کا بیشتر علاقہ دریائے سندھ کے کنارے آباد ہے جو کہ کماؤ کی فصل کا علاقہ ہے۔ شوگر کین سیس فنڈ جو سالانہ اکٹھا ہوتا ہے اس میں تمام کاشتکاران سے ایک روپے فی من کی کٹوتی کی جاتی ہے اور ایک روپے فی من شوگر ملز اپنا حصہ ڈالتی ہے۔ ان فنڈز سے نئی سڑکوں کی تعمیر / بحالی / پلیوں کی بحالی کی جاتی ہے۔ سکیموں کی منظوری کے لئے باقاعدہ ڈسٹرکٹ شوگر کین سیس کمیٹی موجود ہے جس میں ضلع انتظامیہ کے سربراہ / ملز انتظامیہ / کاشتکار / محکمہ زراعت / خوراک اور ورکس کے افسران ممبر ہوتے ہیں۔ باہمی غور و خوض صلاح مشورے سے ان کی منظوری دی جاتی ہے۔ پھر یہ ڈویژنل شوگر کین سیس کمیٹی ڈیرہ غازی خان منظوری کے لئے بھیج دی جاتی ہے۔ اس میں ڈویژنل انتظامیہ کے سربراہ چیئرمین / ملز انتظامیہ / کاشتکار / محکمہ زراعت / خوراک اور ورکس کے سبھی ممبران ان کی منظوری دیتے ہیں۔ منظوری ملنے کے بعد ان پر کام شروع کر دیا جاتا ہے۔ مالی سال 2013-14 کے دوران شوگر سیس فنڈز کی دستیاب مالیت تقریباً آٹھ کروڑ روپے ہے جن سے تین سکیموں کے ٹینڈر ہو چکے ہیں۔ دیگر پانچ سکیموں کی ڈویژنل شوگر کین سیس کمیٹی سے منظوری ملنے پر کام شروع کر دیا جائے گا۔

(ب) سیلاب کی وجہ سے جو سڑکیں اور پلے متاثر ہوئی تھیں وہ عارضی طور پر بحال کر دی گئیں تاکہ کھیت سے منڈی تک کما دلانے میں کوئی مشکل نہ ہو۔

(ج) شوگر سیس پروگرام کے فنڈز محدود ہوتے ہیں۔ اس حلقہ پی پی-263 لیہ میں تین سکیمیں شوگر سیس پروگرام 2013-14 لی گئی ہیں۔ ان میں سے ایک سڑک کے ٹینڈر ہو چکے ہیں۔ بقایا دو سڑکات ڈویلپمنٹ کمیٹی لیہ سے منظور ہو کر شوگر کین سیس کمیٹی ڈیرہ غازی خان کو منظوری کے لئے بھجوا دی گئی ہیں۔

(د) ان میں سے تین سڑکات شوگر سیس پروگرام میں مرمت کے لئے شامل کر لی گئی ہیں نیز یہ تمام سڑکیں عارضی طور پر بحال کر دی گئی ہیں۔ فنڈز برائے سال 2013-14 کرٹنگ سیزن ختم ہونے کے بعد ریلیز کر دیا جائے گا جس سے بقایا مرمت کا کام بھی مکمل ہو جائے گا۔

(ه) شوگر کین ڈویلپمنٹ سیس فنڈز مبلغ -/14,74,09,066 روپے برائے سال 2010-11، 2011-12 اور 2012-13 ڈسٹرکٹ لیہ کو ریلیز ہو چکے ہیں۔ سال وار تفصیل منسلکہ

(الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ جن سے سڑکوں کی عارضی طور پر بحالی کر دی گئی تھی۔ فنڈز برائے سال 2013-14 کرشنک سیزن ختم ہونے کے بعد ریلیز کر دیا جائے گا جس سے بقایا مرمت کا کام بھی مکمل ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! جز (الف) میں جواب دیا گیا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: کیا یہ food سے متعلق ہے؟

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! یہ آگیا ہے اب مجھے پڑھنے دیں۔ اس میں جواب دیا گیا ہے کہ شوگر ملیں کاشتکاروں سے Sugarcane Cess Fund کا ٹٹی ہیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ ایک کمیٹی ہوتی ہے جس میں ایک ڈی سی او، انتظامیہ اور کاشتکار ہوتے ہیں۔ میں اس کو چیلنج کرتا ہوں یہ بالکل غلط ہے Sugarcane Cess Committee میں پارلیمنٹ کے معزز ممبران بھی ہوتے ہیں جو انہوں نے نہیں لکھا۔ ایک تو یہ جواب غلط ہوا۔۔۔

جناب سپیکر: پہلے تو ہم یہ دیکھیں کہ آیا یہ food سے متعلق سوال بھی ہے یا نہیں؟

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! یہ food سے متعلق ہے۔ محترم پارلیمانی سیکرٹری ڈسٹرکٹ سطح پر جو کمیٹی ہوتی ہے ان کے ممبران کے نام پڑھ دیں۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری! یہ کمیٹی کیا notified ہوتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! یہ کمیٹی ہر ڈسٹرکٹ میں ہوتی ہے جس میں ضلع کا ڈی سی او ہوتا ہے، ضلع کے روڈ کا ای ڈی او یا ہیڈ ہوتا ہے، شوگر مل کا نمائندہ، متعلقہ ایم پی اے اور کاشتکاروں کا نمائندہ ہوتا ہے۔ یہ کمیٹی ان سکیموں کو پاس کرتی ہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! ان کے جز (الف) کا جواب پڑھیں کیا اس میں ایم پی اے یا ایم این اے کا کہیں ذکر ہے؟ میں اس ایوان کو چلانے کے متعلق یہ عرض کروں گا کہ اگر گیلری سے یہ چٹیں آتی رہیں اور محترم پارلیمانی سیکرٹری ان چٹوں کو پڑھ کر جواب دیتے رہے تو پھر اس ایوان کی حیثیت ہی نہیں رہے گی۔ محترم منسٹر صاحبان اور پارلیمانی سیکرٹری صاحبان سے ہماری یہ گزارش ہے کہ خدا را وہ تیاری کر کے آیا کریں۔

جناب سپیکر: دیکھیں، اس وقت یہ کننا اچھا نہیں لگے گا اور وہ تیاری کر کے آتے ہیں تیاری کے بغیر نہیں آتے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! یہ تیاری آپ کے سامنے آرہی ہے۔ مجھے تو سیکرٹری خوراک اور کین کمشنر بھی نظر نہیں آرہے ہیں۔

جناب سپیکر: سیکرٹری خوراک کا آپ کو بھی پتا ہے کہ وہ کورس پر گئے ہوئے ہیں اور ان کی جگہ ایڈیشنل سیکرٹری موجود ہیں۔ آپ کیا پوچھنا چاہتے ہیں پوچھیں؟

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں چیلنج کرتا ہوں کہ میرے سوال میں جتنے بھی جز ہیں ان میں کسی ایک کا بھی صحیح جواب نہیں ہے۔ آپ پارلیمانی سیکرٹری کو اپنے آفس میں بلائیں، ایڈیشنل سیکرٹری خوراک کو بلائیں اور کین کمشنر کو بلائیں۔ انہوں نے ایک جُز کا بھی صحیح جواب نہیں دیا اور میں چیلنج کرتا ہوں کہ اس میں غلط بیانی کی گئی ہے۔ میں نے سڑکیں mention کی ہیں، شوگر ملیں غریب کاشتکار کے خون پسینے کی کمائی سے ایک روپیہ فی من فنڈ لیتی ہیں اگر وہ ان کی سڑکوں پر ہی خرچ نہ کریں تو یہ کتنی بڑی زیادتی ہے۔ یہاں جز (ہ) میں بیان کیا گیا ہے کہ 2010 سے لے کر اب تک 14 کروڑ روپیہ release ہوا ہے۔ میں یہ دعوے سے کہتا ہوں کہ ڈسٹرکٹ کے لئے اس میں کوئی سڑک بھی مرمت نہیں ہوئی، ایک پل بھی مرمت نہیں ہوا۔ میں نے یہاں sugarcane کے علاقے میں دس سڑکیں mention کی ہیں۔ 2010 سے لے کر آج تک اگر ایک سڑک بھی مرمت ہوئی ہو تو بتادیں لیکن میں چیلنج کرتا ہوں کہ کوئی سڑک بھی مرمت نہیں ہوئی۔ ہمارے غریب کاشتکاروں کے یہی فنڈز جو ان علاقوں پر خرچ کر دیئے جاتے ہیں جہاں شوگر کین کا ایک ایکڑ بھی کاشت نہیں ہوتا، اس کے باوجود تخت لاہور پر بیٹھے ہوئے بابو ڈی سی اوز وہ پیسا پنجاب میں منگوا لیتے ہیں اور یہاں کین کمشنر آفس سے ایک روپیہ ریلیز نہیں ہوتا۔ اگر یہی طریقہ رہا تو جنوبی پنجاب کی بات کیوں نہ ہو؟

جناب سپیکر: جی، جو میر پر لسٹ رکھی ہے ان کو provide کریں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! لسٹ میرے پاس موجود ہے لیکن میں گزارش کر رہا ہوں کہ آپ اپنے چیئرمین مجھے، معزز پارلیمانی سیکرٹری صاحب، کین کمشنر اور ایڈیشنل سیکرٹری فوڈ کو بلا لیں اور اگر یہ مجھے مطمئن کر سکتے ہیں، یہ میرا بہت لمبا سوال ہے میں اس کے ایک جز سے بھی مطمئن نہیں ہوں کہ اس کا جواب درست ہے۔

جناب سپیکر: کین کمشنر خود تو موجود نہیں ہیں کیونکہ وہ کورس پر گئے ہوئے ہیں تو ان کی جگہ ایڈیشنل کین کمشنر ہوں گے اور ایڈیشنل سیکرٹری بھی ہوں گے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر!۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! یہ جواب تو سن لیں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ پہلے ان کی بات سن لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! کبھی آج تک ایسا نہیں ہوا کہ شوگر سس کامپیس اس ڈسٹرکٹ سے باہر جائے اور اگر ان کے پاس کوئی ثبوت ہیں تو دیں ہم اس کو چیک کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: چیک نہیں کرنا اس کا notice سختی سے لینا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! چیک کریں گے اس کا notice لیں گے اور اگر ان کی بات درست ہوئی۔۔۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ انہوں نے ابھی جو جواب دیا ہے محترم پارلیمانی سیکرٹری صاحب کو یہ پتا بھی نہیں ہے کہ تمام شوگر ملوں کا پیسا جب اکٹھا ہوتا ہے تو وہ کین کمشنر کے پاس آتا ہے پھر پنجاب سے وہ پیسا اکاؤنٹ۔4 میں ضلعی حکومتوں کو جاتا ہے اور یہ موصوف کہہ رہے ہیں کہ پیسا ادھر پنجاب میں آتا نہیں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! ڈسٹرکٹ کا پیسا ڈسٹرکٹ میں رہتا ہے اور اگر آپ کے پاس کوئی ثبوت ہے تو آپ دے دیں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں چیلنج کرتا ہوں کہ اگر وہ اس کمیٹی میں یہ بات ثابت کر دیں اور میں جھوٹا ہوا تو استعفیٰ دے دوں گا۔ یہ اتنی غلط بیانی کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: چلیں! میں اجلاس کے بعد ان کو بھی بلاتا ہوں۔ میری بات سنیں! آپ جوش میں نہ آئیں جوش میں تو ہوش خراب ہو جاتا ہے۔ سردار صاحب! جوش میں نہیں آنا، میرے خیال میں 3:00 بجے کے بعد ہم بیٹھیں گے آپ بھی تشریف لائیں گے، پارلیمانی سیکرٹری صاحب اور ڈیپارٹمنٹ کے نمائندے بھی ہوں تو ہم بیٹھ کر اس مسئلے کو پوری طرح سے ادھر دیکھیں گے۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خوراک (چودھری محمد اسد اللہ): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میر: پر رکھتا ہوں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جواب ایوان کی میر: پر رکھے گئے)

پنجاب میں گندم ذخیرہ کرنے کے لئے مزید گودام بنانے کی تفصیلات

*826: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب میں گندم کو ذخیرہ کرنے کی کتنی گنجائش حکومت کے پاس موجود ہے کیا یہ گنجائش کافی ہے اور اگر نہیں تو اس گنجائش کو بڑھانے کے لئے حکومت کہاں کہاں مزید گودام بنارہی ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ گندم کو ذخیرہ کرنے کے لئے پہلے فائبر گلاس کے بھڑولے استعمال کرنے کی تجویز تھی مگر اب کنکریٹ کے پختہ گودام بنانے کا منصوبہ ہے؟

(ج) مالی سال 2013-14 کے لئے اس ضمن میں کتنی رقم مختص کی گئی ہے اور اس سے گندم ذخیرہ کرنے کی گنجائش میں کتنا اضافہ متوقع ہے؟

وزیر خوراک (جناب بلال یلین):

(الف) محکمہ خوراک پنجاب کو حکومت کی طرف سے صوبہ میں خوراک کی ضرورت کے ہر سال تقریباً 40 لاکھ میٹرک ٹن گندم خرید کرنے کا ہدف مقرر کیا جاتا ہے جبکہ محکمہ کے پاس گندم کو ذخیرہ کرنے کی معیاری ذخیرہ کاری گنجائش 2135900 میٹرک ٹن ہے۔ یہ گنجائش ضرورت کے مطابق کافی نہ ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	قسم ذخیرہ کار	تعداد	گنجائش ذخیرہ کاری
1	ہاؤس نائب گودام	1918	1699000 میٹرک ٹن
2	سائیلوز	21	82000 میٹرک ٹن
3	بنز	1151	41400 میٹرک ٹن
4	بنی شیل	211	313500 میٹرک ٹن
	کل گنجائش		2135900 میٹرک ٹن

اوپر بیان کردہ ذخیرہ گنجائش ناکافی ہے اسی سلسلہ میں تین لاکھ ٹن گنجائش کے کنکریٹ سائیلوز کے منصوبے حکومت پنجاب کے زیر غور ہیں۔ پہلے مرحلہ میں ایک لاکھ ٹن گنجائش کے

سائیلوز فاضل پور ضلع راجن پور، مانا احمدانی ضلع ڈیرہ غازی خان اور رکھ چھبیل ضلع لاہور میں بنانے کے لئے PC-1 تیار کر کے منظوری کے لئے محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات کو پیش کیا گیا جو صوبائی ترقیاتی ورکنگ پارٹی کے اپنے اجلاس مورخہ 14-05-2011 کو منظور کر لیا تھا۔

مالی سال 2012-13 میں مانا احمدانی ضلع ڈیرہ غازی خان میں 30,000 میٹرک ٹن گندم ذخیرہ کرنے کی گنجائش کے کنکریٹ سائیلوز کا تعمیراتی کام جاری ہے۔ انشاء اللہ یہ منصوبہ جون 2013 تک مکمل ہو جائے گا۔ اس طرح فاضل پور ضلع راجن پور اور رکھ چھبیل ضلع لاہور میں بھی فنڈز مہیا ہونے پر کام کا آغاز کر دیا جائے گا۔

- (ب) جی، نہیں۔ فائبر گلاس کے بھڑولے بنانے / گندم ذخیرہ کرنے کی کوئی بھی نہ ہے کیونکہ فائبر گلاس کے بھڑولے گندم کا دباؤ برداشت نہ کر سکتے ہیں۔ تاہم کنکریٹ کے سائیلوز بنانے کے منصوبے پر کام جاری ہے جس کی تفصیل جز (الف) میں بیان کر دی گئی ہے۔
- (ج) مالی سال 2013-14 میں 100.00 ملین روپے رقم مختص کی گئی ہے اور اس سے گندم ذخیرہ کرنے کی گنجائش میں 30,000 میٹرک ٹن اضافہ متوقع ہے۔

سال 2013 گندم خرید کا ٹارگٹ و دیگر تفصیلات

*1220: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) سال 2013 میں صوبہ میں گندم کی خرید کا کل ٹارگٹ کتنا مختص کیا گیا تھا؟
- (ب) اس کی خرید کے لئے محکمہ خوراک کو کتنی رقم فراہم کی گئی تھی؟
- (ج) اس کی خرید کے لئے صوبہ میں کل کتنے مستقل اور عارضی مرکز خرید گندم بنائے گئے تھے؟
- (د) اس مقصد کے لئے کتنا بار دانہ خرید کیا گیا ہے؟
- (ه) گندم کی خریداری کا طریق کار کیا مقرر کیا گیا؟
- (و) گندم کی خرید کے لئے کتنی مدت مقرر کی گئی؟

وزیر خوراک (جناب بلال یلین):

- (الف) سال 2013 میں وفاقی حکومت نے پنجاب میں گندم خرچہ کا ٹارگٹ 10 لاکھ میٹرک ٹن مقرر کیا تھا۔

(ب) سال 2013-14 میں پنجاب حکومت کو گندم کی خریداری کے لئے مبلغ 1158-ارب روپے فراہم کئے گئے۔

(ج) گندم خریداری کے لئے 376 عارضی و مستقل مراکز خریداری گندم قائم کئے گئے تھے۔ جن میں 193 مستقل اور 183 عارضی مراکز خریداری تھے۔

(د) سال 2013-14 میں حکومت پنجاب نے گندم کی خریداری کے لئے مندرجہ ذیل باردانہ خرید کیا تھا:

- 1- جیوٹ بیگ = 20,000 گانٹھیں یعنی 60,00,000 بیگ (100 کلوگرام)
- 2- پولی پرائلین تھیلا = 47.380 گانٹھیں یعنی 4,73,80,000 تھیلا (50 کلوگرام)

(ه) گندم خریداری کا مقصد کاشتکاروں کو ان کی محنت کا معقول معاوضہ دلوانا تھا۔ جس کی تصدیق کے لئے متعلقہ محکمہ مال مع ریونیوریکارڈ ہر سنٹر پر ضلعی انتظامیہ کے تعاون سے تعینات کیا گیا جو کاشتکاران ورقبہ کاشتہ گندم کی تصدیق کرتا تھا تاکہ اسے باردانہ جاری کیا جاسکے اور آڑھتی / مڈل مین کی حوصلہ شکنی ہو اور گندم صرف اصل کاشتکار سے خرید کی جائے۔ تمام کاشتکاروں کو باردانہ کی منصفانہ تقسیم عمل میں لائی گئی۔ پچاس بوری تک گندم کی قیمت کی فوری ادائیگی بذریعہ بینک نقد ادا کی گئی جس کے لئے اکاؤنٹ کا کھولنا ضروری نہ تھا۔

گندم کی قیمت کے علاوہ 7.50 روپے فی 100 کلوگرام ڈلیوری چارج بھی ادا کئے گئے۔ چھوٹے کاشتکاروں کی سہولت کے لئے پچاس بوری گندم تک متعلقہ سنٹر پر بھرائی کر کے خریدی گئی۔ پچاس بوری تک باردانہ شخصی ضمانت پر دیا گیا۔ کاشتکاران کی شکایت کے فوری ازالہ کے لئے ڈسٹرکٹ، تحصیل اور خریداری مراکز کی سطح پر کمیٹیاں تشکیل دی گئیں۔ جو موقع پر کاشتکار کی شکایت کا ازالہ کرتی تھیں۔ مذکورہ گندم خریداری پالیسی کی وجہ سے الحمد للہ اس سال پچھلے سالوں کی نسبت کاشتکاران بھائیوں کی طرف سے بہت کم شکایات موصول ہوئیں جو کسان دوست گندم خریداری مہم کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

(و) گندم کی خریداری کے لئے 45 دن مقرر کئے گئے تھے۔

رمضان بازاروں کے لئے خریدی گئی چینی کی شوگر ملوں

کو ادائیگی و دیگر تفصیلات

*1304: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) رمضان بازاروں میں سستی چینی کی فراہمی کے لئے حکومت پنجاب نے کتنی چینی کس کس شوگر مل سے کس ریٹ پر خرید کی ہے؟

(ب) ہر شوگر مل کو کتنی رقم حکومت نے چینی کی خرید کے لئے ادا کی ہے؟

(ج) ہر شوگر مل سے کتنی چینی خرید کرنے کا معاہدہ ہوا اور ان سے کتنی چینی خرید کی گئی؟

(د) کس کس شوگر مل سے چینی کی خرید کے لئے ایڈوانس رقم کتنی کتنی دی گئی؟

وزیر خوراک (جناب بلال یلین):

(الف) رمضان بازاروں میں سستی چینی کی فراہمی کے لئے حکومت پنجاب نے کسی شوگر مل سے چینی خرید نہیں کی۔

(ب) مختص شدہ چینی شوگر ملوں سے باوساطت ڈیلر اٹھوائی گئی جس کی ادائیگی ڈیلر نے از خود ملوں کو کی لہذا حکومت نے چینی کی مد میں کوئی رقم ادا نہ کی ہے۔

(ج) حکومت پنجاب نے کسی شوگر مل سے چینی خرید کرنے کا کوئی معاہدہ نہ کیا ہے بلکہ پاکستان شوگر ملز ایسوسی ایشن نے تمام ملوں کا کوٹا مختص کیا ہے جس کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) حکومت پنجاب نے کسی شوگر مل سے چینی خریدنے کی ایڈوانس رقم نہ ادا کی ہے کیونکہ ہر شوگر مل سے نامزد ڈیلروں نے قیمت ادا کر کے چینی ہر ضلع کے رمضان بازاروں میں پہنچائی۔

ضلع لاہور: گوداموں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1672: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں گندم کے گودام کہاں کہاں ہیں اس وقت ان میں کتنی گندم سٹور ہے؟

(ب) کتنی گندم بغیر سٹور کھلے آسمان کے نیچے پڑی ہے؟

(ج) لاہور شہر کی ایک سال کی گندم کی ڈیمانڈ کتنی ہے؟

(د) ان گوداموں کا سال 2011-12 اور 2012-13 کے اخراجات بتائیں؟

وزیر خوراک (جناب بلال یلین):

(الف) ضلع لاہور میں واقع گندم کے گودام اور ان میں مورخہ 13-10-30 تک موجود ذخیرہ گندم کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام سفر	مقدار ذخیرہ کردہ گندم (میٹرک ٹن)
1	مظہرہ	43070- ایٹک
2	گھرگ	5662- ایٹک
3	رکھ پھیل	3215- ایٹک
4	رائیونڈ	997- ایٹک
	کل میزان	52944- ایٹک

(ب) ضلع لاہور میں کوئی گندم کھلے آسمان کے نیچے موجود نہ ہے۔

(ج) لاہور شہر میں ایک سال کی گندم کی ڈیمانڈ 12,40,000 ٹن ہے۔

(د) ان دو سالوں کے دوران ان گوداموں کے اخراجات برائے کیمیائی دھونی، گوداموں کی لپائی و مرمت، بل بجلی اور ٹیلیفون وغیرہ کی مد میں اٹھنے والے اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے:

سال	خرچ روپے
2011-12	48,59,272/-
2012-13	10,24,015/-
کل میزان	58,83,287/-

لاہور: محکمہ خوراک میں بھرتیوں کی تفصیلات

*1673: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یکم جنوری 2011 سے آج تک ڈپٹی ڈائریکٹر فوڈ لاہور کے تحت کتنے ملازمین کو کس کس گریڈ اور اسامی پر بھرتی کیا گیا، ان کے نام، ولدیت، تعلیمی قابلیت، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(ب) کیا ان ملازمین کو رولز میں نرمی کر کے بھرتی کیا گیا؟

(ج) اگر ان ملازمین کو میرٹ پر بھرتی کیا گیا تو میرٹ کا طریق کار اور میرٹ لسٹ فراہم کریں؟

وزیر خوراک (جناب بلال یلین):

(الف) دفتر ڈپٹی ڈائریکٹر فوڈ، لاہور ڈویژن میں جنوری 2011 سے آج تک ہونے والی بھرتیوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان ملازمین کو رولز میں نرمی کر کے بھرتی نہیں کیا گیا۔

(ج) اسٹنٹ فوڈ کنٹرولر اور فوڈ گرین انسپکٹر کی اسامیوں پر تعیناتی پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سفارشات پر کی گئی جبکہ دوسرے تمام اہلکار ان کو سرکاری ملازمین کے تعیناتی اور شرائط کے

قانون مجریہ 1974 کی دفعہ A-17 کے تحت ان کے والد کی دوران ملازمت وفات یا طبی وجوہ پر نااہلی کی بنیاد پر بھرتی کیا گیا۔

ضلع راولپنڈی: سستے بازاروں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2374: جناب محمد عارف عباسی: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع راولپنڈی 2013 میں رمضان میں کل کتنے سستے بازار کہاں کہاں لگائے گئے، ان میں

سے پی پی-13 میں رمضان بازاروں کی تعداد کیا تھی؟

(ب) رمضان میں سستے بازاروں میں آٹے کی مد میں کل کتنی رقم خرچ ہوئی اور کون کون سے

بازار میں کتنی رقم خرچ کی گئی، آٹا کس قیمت پر خریدا گیا اور کس قیمت پر عوام کو دیا گیا؟

وزیر خوراک (جناب بلال یلین):

(الف) ضلع راولپنڈی میں کل 21 درج ذیل سستے بازار لگائے گئے تھے۔

1- ماڈل بازار	2- نواز شریف پارک	3- اعوان مارکیٹ
4- حیدری چوک	5- کری روڈ	6- کیمٹی چوک
7- چوہڑ چوک	8- چوگنی نمبر 22(A)	9- چوگنی نمبر 22(B)
10- اڈیالہ روڈ	11- گلزار قائد	12- ٹیکسٹائٹ
13- واہ	14- کلر سیدیاں	15- کوٹلی ستیاں
16- کموٹہ سٹی	17- مری سٹی	18- گوجران سٹی
19- دولتالہ	20- ناڑہ	21- چک بلی خان

ان میں سے پی پی-13 میں دو سستے بازار لگائے گئے جو کہ کیمٹی چوک اور گلزار قائد تھے۔

(ب) دوران رمضان 2013 ضلع راولپنڈی میں -/1523 روپے فی 40 کلو گرام مالیت والی گندم

بحساب -/1100 روپے فی 40 کلو گرام فلور ملوں کو جاری کی گئی جس کے عوض فلور ملوں

نے 220279 تھیلے آٹا ورنی 10 کلو گرام رمضان بازاروں میں مبلغ -/315 روپے فی تھیلا

فروخت کیا۔ بازار وار فروخت کردہ تھیلا آٹا اور سبسڈی جو حکومت نے برداشت کی اس کی

تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

صوبہ میں غیر معیاری اور مہنگا آٹا فروخت کرنے والی فیکٹریوں

کے خلاف کارروائی و دیگر تفصیلات

*2963: محترمہ سعدیہ سہیل رانا: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) آٹا کی قیمت میں اضافہ کی کیا وجوہات ہیں اور حکومت اسے کنٹرول کرنے کے لئے کیا اقدامات

اٹھارہی ہے؟

(ب) صوبہ میں مہنگا اور غیر معیاری آٹا فروخت کرنے والی فلور ملوں کے خلاف پچھلے دو سال کے دوران کیا کارروائی عمل میں لائی گئی، سال وار تفصیل سے آگاہ کریں؟
وزیر خوراک (جناب بلال یلین):

(الف) آٹا کی قیمت میں اضافہ کی اطلاعات بے بنیاد ہیں۔ تمام پنجاب میں فلور ملوں نے آٹا حکومت کے مقررہ نرخ پر فروخت کیا جو سارا سال وافر مقدار میں مارکیٹوں میں دستیاب رہا جبکہ حکومت پنجاب نے نہ ہی بین الاصلاحی اور نہ بین الصوبائی پابندی عائد کی۔ آٹا کی وافر مقدار میں فراہمی کو یقینی بنانے کے لئے سستا بازار، اتوار بازار اور جمعہ بازاروں کا ہفتہ میں تین دن انعقاد بھی عمل میں لایا جاتا رہا جہاں آٹا Ex-Mill نرخ 20/765 روپے فروخت کیا گیا۔ اوپن مارکیٹ اور سستے بازار / اتوار / جمعہ بازاروں میں روزانہ کی بنیاد پر آٹے کی فراہمی اور قیمت کو محکمہ خوراک کے افسران چیک / مانیٹرنگ کرتے رہے اور روزانہ کی بنیاد پر مانیٹرنگ رپورٹ افسران بالا کو بھجوائی جاتی رہی۔

(ب) پنجاب میں حکومت کے مقرر کردہ نرخوں سے زائد قیمت پر آٹا فروخت ہوا اور نہ ہی معیار کے بارے میں کوئی سنجیدہ شکایت موصول ہوئی تاہم معیار کو برقرار رکھنے کے لئے ایک مستقل مشق جاری رہتی ہے اور ملوں سے حاصل کئے گئے نمونہ جات کی تجزیاتی رپورٹوں پر کوتاہی کی مرتکب ملوں کے خلاف کارروائی کی جاتی ہے جس کے تحت ملوں کو وارننگ، فوڈ گرین لائسنس کی معطلی یا جرمانہ کیا جاتا ہے۔ پچھلے دو سالوں کے دوران غیر معیاری آٹا فروخت کرنے والی ملوں کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے جرمانہ عائد کیا گیا جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

ضلع	جرمانہ سال 2012-13 (روپے)	جرمانہ سال 2013-14 (روپے)
راولپنڈی	439071	1165020
اتک	128000	217500
پکوال	371213	119000
جہلم	44000	143000
میران	982284	1644520
لاہور	438923	2717918
قصور	127000	465875
شیخوپورہ	10000	226628
نکاح	38500	20000

3430421	613823	میرزاں
569000	13000	گوجرانوالہ
110000	28000	گجرات
298000	256000	سیالکوٹ
154000	89000	منڈی بہاؤالدین
168200	21000	نارووال
1299200	524000	میرزاں
155000	132157	مظفر گڑھ
1143786	10000	ڈی جی خان
71500	10000	راجن پور
1474875	-	لیہ
2845161	152157	میرزاں
1115493	77000	سرگودھا
83000	37500	خوشاب
176000	363024	میانوالی
50000	45000	بھکر
1424493	522524	میرزاں
127000	44000	سائیوال
199000	78000	اوکاڑہ
50000	-	پاکپتن
376000	122000	میرزاں
723250	139500	ملتان
125000	20000	لودھراں
201134	-	وہاڑی
92000	-	خانپوال
1141384	159500	میرزاں
153000	85000	فیصل آباد
121000	70000	ٹی ٹی سکھ
112000	115500	جھنگ
-	-	چنیوٹ
386000	270500	میرزاں
664000	411000	بہاولپور
45000	56500	بہاولنگر
595000	373000	رحیم یار خان
1304000	840500	میرزاں

ضلع مظفر گڑھ: شیخو شوگر مل میں بنائی گئی چینی و دیگر تفصیلات

*3133: ملک احمد یار ہنجر: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) شیخو شوگر مل کوٹ اوو ضلع مظفر گڑھ نے پچھلے پانچ سال کرشنگ سیزن میں کتنے من گنا کرش کیا، اس سے کتنے من چینی بنائی گئی؟

(ب) پچھلے پانچ سال میں شوگر سس کی مد میں کتنے فنڈز جمع کروائے اور ان سے علاقہ میں موجود سڑکات کی بہتری کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے اور کون کون سی سڑکات مرمت کروائیں نیز کون کون سی نئی سڑکات تعمیر کروائی گئیں، ان کی مکمل تفصیل سے آگاہ فرمایا جائے؟

وزیر خوراک (جناب بلال یلین):

(الف) شیخو شوگر مل کوٹ اوو مظفر گڑھ نے پچھلے پانچ سالوں میں 5,739,043 میٹرک ٹن گنا کرش کیا جس سے 521,316 میٹرک ٹن چینی بنائی گئی۔ پچھلے پانچ سالوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	سال	گنا کرش (میٹرک ٹن)	چینی کی پیداوار (میٹرک ٹن)
1	2009	904,501	78,910
2	2010	849,252	75,378
3	2011	1,125,635	98,926
4	2012	1,405,792	128,477
5	2013	1,453,863	139,625
		ٹوٹل: 5,739,043	ٹوٹل: 521,316

(ب) پچھلے پانچ سالوں میں شوگر کین سس فنڈ میں مبلغ -/188,71,523 روپے جمع کروائے گئے اور چودہ سکیموں کی منظوری علاقہ میں موجود سڑکات کی بہتری، سڑکات کی مرمت اور نئی سڑکات کی تعمیر کے لئے دی گئی جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	سکیموں کے نام	منظور شدہ تخمینہ (ملین روپے)	کل اخراجات (ملین روپے)	ریملرکس
1	مرمت کی سڑک سداواں چوک منڈا سے محمد چوک سے گھ موڑ، 3.50 تا 7.50 کلومیٹر = 4 کلومیٹر	8.655	8.621	کام مکمل ہوا
2	مرمت کی سڑک ریلوے سٹیشن گرمانی سے نورنگہ۔ لمبائی 13.00 کلومیٹر	19.281	17.964	کام مکمل ہوا
3	مرمت کی سڑک جی ٹی روڈ لہ سے بستی جنوں۔ لمبائی 2.50 کلومیٹر	5.573	5.718	کام مکمل ہوا
4	تعمیر کی سڑک بھگی چوک سے بستی بڑے والا۔ لمبائی 2.50 کلومیٹر	9.182	8.182	کام مکمل ہوا

5	تعمیر کی سڑک چاہ دریاں والا سے ہیڈ چنن والا۔ لمبائی 3.50 کلومیٹر	12.117	11.124	کام مکمل ہوا
6	مرمت کی سڑک سناواں لنگر سرائی روڈ۔ لمبائی 35.96 کلومیٹر	17.081	15.740	کام مکمل ہوا
7	تعمیر کی سڑک ہیڈوا والا روڈ (لموری اڈا سے چاہ ٹب سے شیخو شوگر مل۔ لمبائی 2.00 کلومیٹر)	8.172	7.194	کام مکمل ہوا
8	مرمت کی سڑک سناواں کوٹ او روڈ سے شیخ عمر۔ لمبائی 4.00 کلومیٹر	9.266	6.966	کام مکمل ہوا
9	تعمیر کی سڑک بند سناواں روڈ سے سرور والی روڈ۔ لمبائی 1.00 کلومیٹر	5.230	3.0317	کام مکمل ہوا
10	مرمت کی سڑک سناواں لنگر سرائی روڈ۔ لمبائی 33.96 کلومیٹر	18.911	16.558	کام مکمل ہوا
11	تعمیر کی سڑک ہزارہ مائنر سے احسان پور۔ لمبائی 2.00 کلومیٹر	11.301	7.637	کام مکمل ہوا
12	تعمیر کی سڑک ایس ایس چوک سے چکدراری۔ لمبائی 3.00 کلومیٹر	15.081	13.505	کام مکمل ہوا
13	تعمیر کی سڑک جانو شاہ والا سے سپر نمبر 1۔ لمبائی 1.50 کلومیٹر	7.745	5.720	کام مکمل ہوا
14	توسیع سڑک سناواں سے لنگر سرائی روڈ۔ لمبائی 33.94 کلومیٹر	32.331	22.438	کام مکمل ہوا
		179.656	119.399	کام مکمل ہوا

فیصل آباد: گوداموں کی تفصیلات

*3151: میاں طاہر: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد میں محکمہ خوراک کے گودام کہاں کہاں پر ہیں ہر گودام پر کتنی گندم سٹور کی جاسکتی ہے؟

(ب) ان گوداموں پر اس وقت کتنی گندم سٹور کی گئی ہے یہ کس کس سال کی ہے؟

(ج) ان گوداموں پر کتنے ملازم تعینات ہیں، تفصیل عمدہ و گریڈ وار بتائیں؟

(د) ان گوداموں کے سال 2011-12، 2012-13 اور 2013-14 کے اخراجات بتائیں؟

وزیر خوراک (جناب بلال یلین):

(الف) ضلع فیصل آباد میں محکمہ خوراک کے گودام 16 جگہوں پر واقع ہیں جن کی استعداد ذخیرہ

کاری 1,84,500 میٹرک ٹن ہے۔ مرکز وار استعداد ذخیرہ کاری کی تفصیل ایوان کی میز پر

رکھ دی گئی ہے۔

- (ب) ضلع فیصل آباد میں جن گوداموں پر اس وقت گندم ذخیرہ کی گئی اس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ج) ضلع فیصل آباد کے مراکز ذخیرہ گندم پر درج ذیل تعداد میں ملازمین تعینات ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

عمدہ	گریڈ	تعداد
اسسٹنٹ فوڈ کنٹرولر	15	4
فوڈ گرین انسپکٹر	12	24
فوڈ گرین سپروائزر	09	2
پلانٹ آپریٹر	11	1
الیکٹریشن	05	1
ویلڈر	05	1
فٹر	05	1
وے برج آپریٹر	02	60
خاکروب	02	9

- (د) ضلع فیصل آباد کے گوداموں کے سال 2011-12، 2012-13 اور 2013-14 کے اخراجات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے، تاہم اخراجات کا خلاصہ حسب ذیل ہے:

سال	اخراجات (روپے)
2011-12	48,40,987.00
2012-13	51,72,654.00
2013-14	9,60,983.00

فیصل آباد: فلور ملز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*3152: میاں طاہر: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) فیصل آباد میں کتنی فلور ملز کہاں کہاں ہیں، ان کے مالکان کے ناموں کی تفصیل بتائیں؟
- (ب) ان میں سے کتنی فلور ملز بند پڑی ہیں اور کتنی چالو حالت میں ہیں؟
- (ج) ان فلور ملز کو گندم فراہم کس طرح، کون کرتا ہے؟
- (د) ان فلور ملز سے محکمہ کو سالانہ کتنی رقم ملتی ہے؟
- (ه) ان میں سے کس کس فلور مل کو محکمہ نے کب سے بند کر رکھا ہے اور کس بنا پر بند کیا ہوا ہے؟

وزیر خوراک (جناب بلال یلین):

(الف) ضلع فیصل آباد میں 46 فلور ملز ہیں۔ ان کی تفصیلات Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ب) ضلع فیصل آباد میں تمام فلور ملز چالو حالت میں ہیں۔

(ج) فلور ملز کو گورنمنٹ پالیسی کے تحت متعلقہ ڈسٹرکٹ فوڈ کنٹرولر قیمت خزانہ سرکار میں جمع کروانے کے بعد گندم جاری کرتا ہے۔ جاری کردہ گندم کی ملز وار تفصیل Annex-B کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) تمام فلور ملز گورنمنٹ پالیسی کے تحت اپنے فوڈ گرین لائسنس کی تجدید کی مد میں سالانہ -/23000 روپے بحساب -/500 فی لائسنس جمع کرواتی ہیں۔ اس کے علاوہ سال 2012 کے اندر -/85000 روپے اور 2013 میں -/153000 روپے جرمانہ کی مد میں رقم خزانہ سرکار میں جمع کروائے گئے ہیں۔ ملز وار جرمانہ کی تفصیل Annex-C اور Annex-D ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔ لائسنس پالیسی Annex-E ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(ه) ضلع فیصل آباد میں اس وقت کوئی فلور مل بند نہ ہے۔

لاہور: فلور ملز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*3163: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور میں کتنی فلور ملز ہیں ان کے نام اور مالکان کے نام بتائیں؟

(ب) ان میں سے کتنی فلور ملز باقاعدہ این او سی حاصل کر کے لگائی گئی ہیں اور کتنی بغیر این او سی کے لگائی گئی ہیں؟

(ج) ہر فلور ملز کو سالانہ کتنی گندم محکمہ فراہم کرتا ہے اور ان کو یہ گندم کس طریق کار (criteria) کے تحت فراہم کی جاتی ہے؟

(د) کیا محکمہ کو ان فلور ملز پر چیک اینڈ بیلنس کا اختیار ہے؟

(ه) کس کس مل کو سال 2011-12، 2012-13 اور 2013-14 میں کس کس بناء پر محکمہ نے جرمانہ کیا ہے؟

وزیر خوراک (جناب بلال یلین):

(الف) لاہور میں کل 65 فلور ملز ہیں۔ ان فلور ملز کے نام اور مالکان کے ناموں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) فلور ملز لگانے کے لئے این اوسی کی ضرورت نہ ہے۔

(ج) ہر سال حکومت پنجاب کی جاری کردہ پالیسی کے مطابق فلور ملوں کو گندم جاری کی جاتی ہے۔ رواں سال ضلع لاہور میں 30 بوری فی باڈی روزانہ اور دیگر اضلاع میں 20 بوری فی باڈی روزانہ کے حساب سے گندم جاری کی جا رہی ہے۔

(د) جی ہاں! محکمہ کو فلور ملز پر چیک اینڈ سیلنس کا اختیار حاصل ہے اور کسی بھی قسم کی بے قاعدگی پر متعلقہ فلور مل کے خلاف فوڈ گرین لائسنسنگ کنٹرول آرڈر 1957 کے تحت کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

(ه) فلور ملز کو آٹے میں زائد نمی و دیگر بے ضابطگیوں کی بناء پر عائد کردہ جرمانہ کی سال وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

میانوالی: گندم کے گوداموں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*3388: ڈاکٹر صلاح الدین خان: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع میانوالی میں گندم سٹور کرنے کے لئے کتنے گودام ہیں اور کتنی مقدار میں گندم سٹور کی جاتی ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ گندم کھلے میدانوں میں بھی سٹور کی جاتی ہے، کھلے میدانوں میں سال 2013 میں کتنی گندم سٹور کی گئی، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر خوراک (جناب بلال یلین):

(الف) ضلع میانوالی میں گندم سٹور کرنے کے لئے گوداموں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	تعداد گودام	سٹور (میٹرک ٹن)	سٹور (میٹرک ٹن)
1	میانوالی	07	9500
2	پپلاں	01	1000
3	ماڑی انڈس (گورنمنٹ)	02	2000
	ماڑی انڈس (افغان)	04	4000

(ب) جی ہاں! کھلے میدانوں میں سال 2013 میں سٹور کی گئی گندم کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	سنفر	مقدار گندم (میٹرک)
1	میانوالی	3651
2	پنپلاں	9156
3	واں بھجراں	9837
4	عیسیٰ خیل	6191
5	سوانس موڑ	3916

ضلع میانوالی میں قائم فلور ملز سے متعلقہ تفصیلات

*3393: ڈاکٹر صلاح الدین خان: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) ضلع میانوالی میں کل کتنی فلور ملز ہیں ان کے نام اور مالکان کے نام بتائیں؟
 (ب) ان ملز کو 2011 اور 2012 میں کتنی گندم فراہم کی گئی؟
 (ج) کتنی ملز پر گندم فروخت کرنے کا الزام ہے اور ان کے خلاف کیا قانونی کارروائی کی گئی ہے، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر خوراک (جناب بلال یلین):

(الف) ضلع ہذا میں دس عدد فلور ملز واقع ہیں:-

نمبر شمار	نام فلور ملز	نام مالکان
1	شاندار فلور ملز ہرنولی	حزب اللہ خان
2	محمد حسین فلور ملز واں بھجراں	احمد خان بھجراں
3	حمزہ فلور ملز واں بھجراں	حفیظ الرحمن
4	میانوالی فلور ملز میانوالی	حاجی امان اللہ خان
5	مصطفیٰ فلور ملز میانوالی	کریم نواز خان ٹھیکیدار / مالک ضیاء اللہ خان
6	عظیم فلور ملز واں بھجراں	شیخ محمد عظیم
7	پائی خیل فلور ملز پائی خیل	سجاد علی خان
8	بھجراں فلور ملز واں بھجراں	ملک ظفر احمد
9	عظیم فلور ملز دتہ خیل	محمد عظیم خان
10	فائن فلور ملز عیسیٰ خیل	سیف اللہ وزیر

(ب) ان فلور ملز کو 2011 اور 2012 میں جاری کی گئی گندم کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام فلور ملز	2011 (میٹرک ٹن)	2012 (میٹرک ٹن)
1	شاندار فلور ملز ہرنولی	5599.350	5597.680
2	محمد حسین فلور ملز واں بھجراں	170.000	2599.900

4358.820	5935.550	حمزہ فلور ملز واں بھجراں	3
1139.730	1835.800	میانوالی فلور ملز میانوالی	4
825.301	1362.315	مصطفیٰ فلور ملز میانوالی	5
1036.000	485.000	عظیم فلور ملز واں بھجراں	6
936.799	235.760	پانی خیل فلور ملز پانی خیل	7
636.200	830.200	بھجراں فلور ملز واں بھجراں	8
876.000	1240.000	عظیم فلور ملز تہ خیل	9
1830.150	1541.650	فائن فلور ملز عیسیٰ خیل	10

(ج) دوران سکیم 2012-13 فلور ملز کو کم سپلائی آٹا پر درج ذیل جرمانہ عائد کیا گیا۔

نمبر شمار	نام فلور ملز	جرمانہ
1	فائن فلور ملز عیسیٰ خیل	مبلغ - /78438 روپے
2	مصطفیٰ فلور ملز میانوالی	مبلغ - /52010 روپے
3	پانی خیل فلور ملز پانی خیل	مبلغ - /233553 روپے

سرگودھا: چشتیہ شوگر ملز کا گنے کے کاشتکاروں کو عدم ادائیگی کا مسئلہ

*3409: ملک محمد جاوید اقبال اعوان: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) چشتیہ شوگر ملز، سرگودھا نے 2010-12 کے دورانیہ کے کتنے غریب کاشتکاروں کو ابھی تک

گنے کے پیسے نہیں دیئے، جن کی سی بی آر لئے وہ در بدر پھر رہے ہیں، ان کاشتکاروں کے نام،

پتاجات مع رقم جس کی ابھی تک ادائیگی نہیں ہوئی، تفصیلات پیش کی جائیں؟

(ب) کیا حکومت ان کاشتکاروں کو رقم کی ادائیگی کروانے اور مذکورہ مل کے خلاف تاخیر کرنے پر

تادیبی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے یا نہیں؟

وزیر خوراک (جناب بلال یلین):

(الف) چشتیہ شوگر ملز، ضلع سرگودھا کے ذمے سال 2010-12 تک مبلغ - /2,93,37,808

روپے واجب الادا ہیں۔ ان کاشتکاروں کے نام مع پتاجات اور رقم کی تفصیل (الف) ایوان کی

میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اس سلسلہ میں تحصیل و ضلع سرگودھا انتظامیہ کی طرف سے مندرجہ ذیل اقدامات کئے گئے

ہیں:

(1) مل مالک / انتظامیہ کے خلاف چودہ ایف آئی آرز رجسٹرڈ کرائی گئی ہیں۔ ایف آئی آر کی کاپیاں ایوان کی میز پر رکھ دی گئی

ہیں۔

- (2) ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر صاحب سرگودھا کی طرف سے مل مالکان و انتظامیہ کے کمرشل بینک اکاؤنٹس منجمد کرنے کے احکامات جاری کئے گئے ہیں۔
- (3) مزید برآں چشتیہ شوگر مل کو حتیٰ شوکارز نوٹس جاری کیا گیا ہے تاکہ مل انتظامیہ سے Recovery Under Land Revenue Act عمل میں لا کر کاشتکاروں کو گنے کے واجبات ادا کئے جائیں۔ مل انتظامیہ کو مورخہ 12-05-2014 کو طلب بھی کیا گیا ہے۔ کاپی (ج) ایوان کی میر پڑھ دی گئی ہے۔

گندم و دیگر اجناس کی امدادی قیمت مقرر کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*3494: جناب محمد انیس قریشی: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ خوراک کا کام صرف گندم کی فصل کی امدادی قیمت مقرر کرنا، ملوں کو گندم کی سپلائی کرنا اور آٹے کی قیمت پر کنٹرول کرنا ہے؟
- (ب) کیا محکمہ نے چاول، دالیں، سبزیاں، مکئی اور باجرہ کی کوئی امدادی قیمت مقرر کی ہے یا کاشتکاروں کو مل مین کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا ہے؟
- (ج) کیا شوگر بھی محکمہ خوراک کے کنٹرول میں آتی ہے کیا یہ درست ہے کہ پچھلے سال گنے کی قیمت 170 روپے فی من قیمت مقرر کی گئی، جس سے کسان کے اخراجات بھی پورے نہ ہوئے ہیں کیا گنے کا سیزن شروع ہونے سے پہلے اس کی امدادی قیمت مقرر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر خوراک (جناب بلال یلین):

- (الف) گندم کی امدادی قیمت وفاقی حکومت مقرر کرتی ہے۔ یہ درست ہے کہ محکمہ خوراک پنجاب فلور ملوں کو گندم جاری کرتا ہے اور مارکیٹ میں آٹے کی حکومت کے مقررہ نرخ پر دستیابی کو یقینی بنایا ہے۔
- (ب) محکمہ خوراک پنجاب حکومت کے مقررہ نرخ پر صرف گندم کی خریداری کرتا ہے۔
- (ج) شوگر محکمہ خوراک کے کنٹرول میں نہیں آتی، بلکہ محکمہ خوراک شوگر کی رسد اور طلب پر نظر رکھتا ہے۔ کین کمشنر پنجاب، محکمہ خوراک شوگر ملوں سے گنے کے کاشتکاروں کی ادائیگیاں اور شوگر کین ڈویلپمنٹ سمیس کی ریکوری کو یقینی بنایا ہے۔
- یہ بات درست ہے کہ محکمہ خوراک نے پچھلے سال گنے کی قیمت -/170 روپے فی 40 کلو گرام مقرر کی تھی۔

اس ضمن میں مندرجہ ذیل عوامل کو مد نظر رکھا گیا تھا:

(1) کھاد، ڈیزل، بیج، چینی کے موجودہ اسٹاک اور بین الاقوامی چینی کی قیمت:-

سابقہ سال ڈیزل اور کھاد کی قیمتوں کے موازنہ پر معمولی اتار چڑھاؤ پایا گیا مگر اس کے برعکس چینی کا اسٹاک وافر مقدار میں موجود ہونے کے باعث چینی کے ملکی نرخ میں کوئی زیادہ رد و بدل نہ پایا گیا۔ مزید برآں ایگر بیکچر پالیسی انسٹیٹیوٹ اسلام آباد نے پچھلے سال کی گئے کی قیمت خرید کو برقرار رکھنے کی سفارش بھی کی تھی۔

ہر سال کی طرح کرشنک سیزن شروع ہونے سے قبل حکومت پنجاب گنے کے کاشتکاروں اور شوگر مل مالکان کی باہمی مشاورت سے گنے کی کم سے کم قیمت خرید مقرر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

سابقہ ادوار میں خوراک ذخیرہ کرنے کے لئے گودام بنانے کی پالیسی کی تفصیلات

*3565: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سابقہ ادوار میں نجی شعبہ کے تعاون سے خوراک ذخیرہ کرنے کے لئے گودام بنانے کی پالیسی بنائی گئی تھی کیا یہ سکیم اب بھی موجود ہے؟

(ب) اگر جز (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو اس سکیم کے تحت گزشتہ پانچ سالوں میں کتنے گودام تعمیر کئے گئے نیز کیا اس سکیم میں دلچسپی رکھنے والوں کے لئے اس سکیم کی شرائط قواعد و ضوابط کو عوام کی آگاہی کے لئے مشتہر کیا گیا ہے؟

(ج) کیا حکومت پنجاب کی طرف سے قائم کردہ پنجاب فوڈ اتھارٹی کا دائرہ کار سارے پنجاب پر محیط ہے اگر ہے تو لاہور کے علاوہ پنجاب فوڈ اتھارٹی کے دفاتر کہاں کہاں قائم کئے گئے ہیں؟

(د) پنجاب فوڈ اتھارٹی کے افسران اور ملازمین کی فہرست ایوان کو آگاہی کے لئے فراہم کی جائے؟ وزیر خوراک (جناب بلال یلین):

(الف) یہ درست ہے کہ جون 2012 میں نجی شعبہ کے تعاون سے خوراک ذخیرہ کرنے کے لئے پالیسی بنائی گئی تھی اور اس پر اب بھی کام ہو رہا ہے۔ جس کی تفصیل جز (ب) میں دی گئی ہے۔

(ب) جون 2010 میں نجی شعبہ کے تعاون سے 9 لاکھ میٹرک ٹن گندم ذخیرہ کرنے کی اضافی گنجائش کے لئے انٹرنیشنل فنانس کارپوریشن کی زیر نگرانی پہلے فیبر میں 3,50,000 میٹرک ٹن گنجائش کے لئے پری کوالیفیکیشن کے لئے مارچ 2012 اشتہار دیا گیا اور اس طرح

- 12 فرموں میں سے 7 فرمیں ڈیپارٹمنٹ کی شرائط پر پوری اتریں لیکن دسمبر 2012 میں شرائط سخت ہونے پر کسی بھی فرم نے کام کرنے سے انکار کر دیا۔ اب دوبارہ اس سکیم کی شرائط قواعد و ضوابط کو عوام کی آگاہی کے لئے ملکی و غیر ملکی اخبار میں مشترکہ کیا گیا اور اس طرح 19 فرموں نے اظہار دلچسپی ظاہر کی ہے۔ جن کے کاغذات کی جانچ پڑتال جاری ہے۔
- (ج) پنجاب فوڈ اتھارٹی ضلع لاہور میں مورخہ 2 جولائی 2012 کو پنجاب فوڈ اتھارٹی ایکٹ، 2011 کے تحت معرض وجود میں آئی تاکہ لوگوں کے لئے صاف اور ستھری خوراک کی فراہمی کو یقینی بنایا جاسکے، فی الوقت پنجاب فوڈ اتھارٹی صرف ضلع لاہور میں کارروائی کر رہی ہے لیکن جلد ہی اس کا دائرہ کار صوبہ پنجاب کے دیگر اضلاع تک وسیع کر دیا جائے گا۔
- (د) پنجاب فوڈ اتھارٹی کے افسران اور ملازمین کی فہرست منسلکہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ: گندم ذخیرہ کرنے کے لئے گوداموں کی تفصیلات

*3566: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) ٹوبہ ٹیک سنگھ میں گندم ذخیرہ کرنے کے لئے محکمہ خوراک کے کتنے گودام ہیں اور ان کی ذخیرہ کرنے کی استعداد کیا ہے؟
- (ب) یہ گودام کب تعمیر کئے گئے ان کھنڈر بننے ہوئے گوداموں کی مرمت کے لئے حکومت نے کوئی فنڈز مختص کئے ہیں یا نہیں گزشتہ پانچ سال کی تفصیلات فراہم کی جائیں؟
- (ج) گندم کی پیداوار اور استعمال میں اضافہ کے پیش نظر ذخیرہ کرنے کی استعداد بڑھانے کے لئے کیا حکومت نے گودام تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر رکھتی ہے تو کب تک؟
- (د) گزشتہ سال ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کتنی گندم خریدی گئی، کیا خریداری دیئے گئے ٹارگٹ کے مطابق تھی اگر نہیں تو اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر خوراک (جناب بلال یلین):

- (الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں محکمہ خوراک کے گوداموں کی تعداد 47 ہے ان میں 75100 میٹرک ٹن گندم ذخیرہ کرنے کی گنجائش ہے۔ پی آر سنٹر وار تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	سنفر	تعداد گودام	گنجائش ذخیرہ (میٹرک ٹن)
1	ٹوبہ ٹیک سنگھ	13	22500
2	چٹیانہ	5	10000
3	جانی والا	2	3000
4	پیر محل	5	10500
5	رجانہ	6	9000
6	کمالیہ	8	10000
7	گو جڑہ	7	8700
8	چراغ آباد	1	1400
	کل میزان	47	75100

(ب) ضلع ہذا کے گوداموں کی تعمیر مختلف سالوں میں ہوئی تھی جو تقریباً 1954 سے لے کر 1986 تک ہوئی تھی۔ گزشتہ پانچ سالوں میں گوداموں کی مرمت کے لئے محکمہ خوراک نے 8831373.00 روپے مختص کئے تھے۔ 7803230.00 روپے خرچ ہوئے تھے۔ تفصیل حسب ذیل ہے:

نمبر شمار	سنفر	سال	الٹ شدہ بجٹ	خرچہ
1	چٹیانہ	2008-09	2075834	1947985
2	-	2009-10	-	-
3	ٹوبہ ٹیک سنگھ	2010-11	1864500	1845242
4	پیر محل	2010-11	1922000	1922000
5	چٹیانہ	2011-12	2155500	1341961
6	چٹیانہ	2012-13	813539	746042
	کل میزان		8831373	7803230

(ج) ضلع ہذا میں گندم ذخیرہ کرنے کے لئے ضرورت کے مطابق گودام موجود ہیں اس لئے مزید گودام بنانے کا کوئی منصوبہ زیر غور نہ ہے۔

(د) گزشتہ سال ضلع ہذا کا ہدف خریداری گندم 98400 میٹرک ٹن تھا جو مکمل کرنے کے بعد 98400 میٹرک ٹن سے بڑھا کر 103500 میٹرک ٹن کر دیا گیا تھا اور 101189.300 میٹرک ٹن گندم خرید کی گئی تھی۔ سنفر وار تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	سنفر	ہدف خرید گندم	اضافی ہدف	خرید کردہ گندم (میٹرک ٹن)
1	ٹوبہ ٹیک سنگھ	11000	11500	11014.000
2	چٹیانہ	11000	11500	11500.00
3	رجانہ	11000	13900	13858.400
4	جانی والا	10400	11000	11000.000

22296.400	23600	25000	کمالیہ	5
31620.500	32000	30000	پیر محل	6
101189.300	103500	98400	میران	

فیصل آباد: گندم خریدنے کا ہدف اور ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

*3616: جناب جعفر علی ہوچہ: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) تحصیل تاندلیانوالہ فیصل آباد میں محکمہ خوراک کے کل ملازمین کی تعداد کتنی ہے؟
(ب) اس تحصیل میں محکمہ کے کتنے مستقل اور کتنے عارضی مرکز خرید گندم ہیں اور یہ کہاں کہاں واقع ہیں؟

- (ج) سال 2012 اور 2013 کے دوران کتنی گندم خرید کی گئی؟
(د) حکومت نے آئندہ اس تحصیل سے کتنی گندم خرید کرنے کا ہدف مقرر کیا ہے؟
(ه) کیا اس تحصیل میں حکومت مزید مرکز خرید گندم بنانے اور کسانوں کو زیادہ سے زیادہ سہولیات فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر خوراک (جناب بلال یلین):

(الف) تحصیل تاندلیانوالہ میں مرکز وار جواہلکاران تعینات ہیں ان کی تفصیل حسب ذیل ہے:

- 1- تاندلیانوالہ 07 اہلکاران
- 2- کنجوانی 05 اہلکاران
- 3- ماموں کائنجن 07 اہلکاران

(ب) تحصیل تاندلیانوالہ میں محکمہ خوراک کے تین مستقل مراکز خرید گندم ہیں جو کہ مندرجہ ذیل ہیں:

- 1- تاندلیانوالہ 2- کنجوانی 3- ماموں کائنجن
- تاندلیانوالہ میں کوئی عارضی مرکز خرید گندم نہ ہے۔

(ج) گندم خریداری سال 2012-13 کے دوران 413446 بوری (وزن 100 کلو گرام) اور گندم خریداری سال 2013-14 کے دوران 555368 بوری (وزن 100 کلو گرام) خریدی گئی تھی۔

(د) تحصیل تاندلیانوالہ کا سال 2014-15 کے لئے ہدف خریداری گندم 532000 بوری (وزن 100 کلو گرام) مقرر کیا گیا ہے۔

(ہ) تحصیل تاندلیانوالہ میں جو گودام ہائے بنائے گئے ہیں ان کی استعداد ذخیرہ کاری 855000 بوری (وزن 100 کلو گرام) ہے جو کہ خرید گندم کی ذخیرہ کاری کے لئے کافی ہے اور فی الوقت مزید گودام تعمیر کرنے کی کوئی تجویز زیر غور نہ ہے۔ محکمہ خوراک کاشتکاروں کو minimum guarantee کی فراہمی کو یقینی بناتا ہے اور مراکز خریداری گندم پر کاشتکاروں کو زیادہ سے زیادہ سہولیات فراہم کی جاتی ہیں۔

ساہیوال میں محکمہ خوراک کے گندم کے گوداموں سے متعلقہ تفصیلات

*3618: محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال میں محکمہ خوراک کے گودام کہاں کہاں واقع ہیں اور ان میں پرانے یا خستہ حالت کتنے ہیں؟

(ب) ہر گودام میں کتنی گندم سٹور کرنے کی گنجائش ہے اور اس وقت کتنی گندم موجود ہے؟

(ج) یہ گندم کن سالوں میں کتنی رقم سے خریدی گئی تھی؟

(د) ان گوداموں پر تعینات سٹاف کی تعداد بتائی جائے؟

(ہ) چیچہ وطنی شہر نزد اور ہیلڈ برج جو گودام ہیں وہ کس طرز کے ہیں، کیا حکومت اس طرز کے گودام بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر خوراک (جناب بلال یلین):

(الف) ضلع ساہیوال میں 12 مقامات پر محکمہ خوراک کے گودام موجود ہیں جن کی تفصیل یہ ہے:

1- ساہیوال	2- 138/9-L
3- ہڑپہ	4- کبیر
5- داو قبا نہ	6- چیچہ وطنی
7- کسوال	8- اقبال نگر
9- غازی آباد	10- 170/9-L
11- کماند	12- 182/9-L

ضلع ساہیوال میں کل 74 گوداموں میں سے کوئی گودام بھی خستہ حالت نہ ہے۔ بلکہ تمام گودام قابل ذخیرہ اور استعمال میں ہیں۔ آخر الذکر سنٹر میں واقع دو عدد گوداموں کی چھتیں قابل مرمت ہیں تاہم تمام 12 سنٹروں کے 74 گوداموں میں گندم ذخیرہ کی جاتی ہے۔ مزید

یہ کہ تین سنٹروں ساہیوال، چیچہ وطنی اور کسووال پر بن موجود ہیں۔ مگر ان میں عرصہ دراز سے پرانے اور لکی سٹرکچر ہونے کی وجہ سے گندم ذخیرہ نہیں ہوتی۔
(ب) ضلع ساہیوال میں واقع 12 مقامات پر گوداموں کی تعداد اور ان میں گنجائش ذخیرہ کی تفصیل

حسب ذیل ہے:

نمبر شمار	نام سنٹر	تعداد گودام	گنجائش فی گودام (میٹرک ٹن)	کل گنجائش گودام (میٹرک ٹن)
1-	ساہیوال	4	500	2000
	ایٹکا	2	2000	4000
2-	ہڑپ	3	1100	3300
	ایٹکا	2	1000	2000
3-	138/9-L	2	1000	2000
4-	کیر	4	1100	4400
	ایٹکا	4	1000	4000
5-	داد قتیانہ	3	1000	3000
6-	چیچہ وطنی (غلہ منڈی گودام)	2	1000	2000
	ایٹکا (ریلوے پھانک گودام)	4	1000	4000
	ایٹکا (تھانہ گودام)	3	1000	3000
7-	کسووال	9	1000	9000
8-	اقبال نگر	4	1000	4000
9-	غازی آباد	8	1000	8000
10-	170/9-L	16	1100	17600
11-	کماند	2	1100	2200
12-	182/9-L	2	1000	2000
	میران	74		76500

اس وقت صرف پی آر سنٹر داد قتیانہ کے ایک گودام میں 517.850 میٹرک ٹن گندم سکیم 2013-14 کی بقایا پڑی ہے۔

(ج) گزشتہ سال سکیم 2013-14 میں کل گندم وزن 173315.200 میٹرک ٹن مالیتی

-/5212454640 روپے خرید ہوئی۔ جس میں صرف 517.850 میٹرک ٹن مالیتی

-/15574339 روپے کا شک داد قتیانہ سنٹر پر بچا ہے باقی تمام گندم کی نکاسی ہو گئی ہے۔

(د) ضلع ہذا کے 12 عدد سنٹروں کے گوداموں پر موجود تعینات سٹاف کی تعداد کے بارے میں

تفصیل حسب ذیل ہے:

نمبر شمار	سنٹر	تعیینات سٹاف
1-	ساہیوال	رائے مشتاق، اسسٹنٹ فوڈ کنٹرولر، فاروق عبداللہ، فوڈ گرین انسپکٹر
2-	138/9-L	فیض محمود فوڈ گرین سپروائزر، آصف خان فوڈ گرین انسپکٹر
3-	ہڑپہ	اخلاق احمد، اسسٹنٹ فوڈ کنٹرولر، مدثر فوڈ گرین سپروائزر
4-	کمیر	آصف خان، فوڈ گرین انسپکٹر، محمد علی فوڈ گرین سپروائزر
5-	داد قتیانہ	سویم مصطفیٰ، فوڈ گرین انسپکٹر، تصور حسین فوڈ گرین سپروائزر
6-	چیچہ وطنی (غلہ منڈی گودام)	اظہر حسین، فوڈ گرین انسپکٹر، زوار حسین، فوڈ گرین سپروائزر
7-	کسودال	ابجاز حامد فوڈ گرین انسپکٹر، زوار حسین فوڈ گرین سپروائزر
8-	اقبال نگر	رائے سعید احمد فوڈ گرین انسپکٹر، اظہر حسین فوڈ گرین انسپکٹر
9-	غازی آباد	عابد کمال فوڈ گرین انسپکٹر، ارسلان تنویر فوڈ گرین سپروائزر
10-	170/9-L	طارق محمود، فوڈ گرین انسپکٹر، ذیشان سعید فوڈ گرین سپروائزر
11-	کماند	محمد انور، فوڈ گرین انسپکٹر، محمد قاسم فوڈ گرین سپروائزر
12-	182/9-L	رانا خالد اکرم فوڈ گرین انسپکٹر، ناصر علی، جونیئر انسپکٹر

(ہ) پی آر سنٹر چیچہ وطنی پر اوور ہیڈ برج کے ساتھ واقع گودام ہاؤس ٹائپ ہیں اور ان گوداموں میں مزید ہاؤس ٹائپ گودام بنانے کی گنجائش موجود ہے۔

گندم پالیسی اور ٹارگٹ مقرر کرنے کے طریق کار سے متعلقہ تفصیلات

*3626: لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) سردار محمد ایوب خان: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) حکومت کی گندم پالیسی کیا ہے اور ٹارگٹ مقرر کرنے کا کیا طریق کار ہے؟
- (ب) حکومت غریب کسانوں کو زرعی ادویات سمیت کون کون سی اشیاء زرعی مقاصد کے لئے اپنے مقررہ نرخوں پر مہیا کرتی ہے اور کسانوں سے فصلات خصوصاً گندم بھی مقررہ نرخوں پر خریدتی ہے؟
- (ج) محکمہ خوراک کون کون سی فصلات واجناس کی خریداری کرتا ہے اور دیگر اجناس کی خریداری اور فراہمی کے لئے حکومت کی کیا پالیسی ہے؟

وزیر خوراک (جناب بلال یلین):

(الف) گندم خریداری کا بنیادی مقصد کاشتکاران کو ان کی محنت کا معقول معاوضہ دلوانا اور علاقہ میں فوڈ سکیورٹی کے تحت گندم شاک کرنا ہے تاکہ عام صارفین کو آٹا حکومت کے مقررہ نرخ پر

وافر مقدار میں دستیاب ہو۔ گندم خریداری کا ہدف وفاقی حکومت گزشتہ سالوں کی کھپت اور فوڈ سکیورٹی کو مد نظر رکھتے ہوئے کرتی ہے۔

(ب) محکمہ خوراک پنجاب صرف گندم کی خریداری حکومت کے مقررہ نرخ پر کرتا ہے۔

(ج) محکمہ خوراک پنجاب صرف گندم کی خریداری کرتا ہے۔

گندم کی خریداری سے متعلق تفصیلات

*3727: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گندم کی خریداری کے دوران حکومت کی طرف سے تحصیل کی سطح پر کمیٹیاں تشکیل دی جاتی ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سنٹر انچارج اپنی مرضی سے کمیٹیاں بناتے ہیں؟

(ج) کیا کمیٹیاں میرٹ پر تشکیل دی جاتی ہیں اور ان میں کسانوں اور عوامی نمائندوں کو شامل کیا جاتا ہے؟

(د) کیا حکومت کمیٹیوں کو مزید فعال بنانے کے بارے میں کوئی اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ کریں؟

وزیر خوراک (جناب بلال یلین):

(الف) دوران گندم خریداری کاشتکاران کی شکایت کا ازالہ کرنے بشمول اجراء بار دانہ کا جائزہ لینے کے لئے حکومت کی منظوری سے ڈی سی او صاحبان اپنے ضلع میں تین کمیٹیاں تشکیل دیتے ہیں جو کہ ضلع، تحصیل اور مرکز خریداری گندم کی سطح پر قائم کی جاتی ہیں جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

ممبران ضلعی کمیٹی

(1)	ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر	(2)	ایم پی اے
(3)	ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر	(4)	ایگزیکٹو ضلعی آفیسر (ایگریکلچر)
(5)	ڈسٹرکٹ فوڈ کنٹرولر	(6)	کاشتکاران کا نمائندہ

ممبران تحصیل کمیٹی

(1)	اسٹنٹ کمشنر	(2)	سب ڈویژنل پولیس آفیسر
(3)	ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر زراعت	(4)	اسٹنٹ فوڈ کنٹرولر

مصالحتی کمیٹی

- (1) سنٹر کوآرڈینیٹر (2) نمبردار حلقہ موضع
(3) ایم پی اے کانٹنڈہ (4) انچارج سنٹر

- (ب) یہ درست نہ ہے۔ تمام کمیٹیاں ڈی سی او صاحبان اپنے اضلاع میں تشکیل دیتے ہیں۔
(ج) تمام کمیٹیاں میرٹ پر تشکیل دی جاتی ہیں اور ان میں کسانوں اور عوامی نمائندوں کو شامل کیا جاتا ہے۔
(د) تمام کمیٹیاں حکومت کی منظوری کے بعد تشکیل دی جاتی ہیں، جو اپنی ذمہ داریاں احسن طریقہ سے انجام دیتی ہیں اور آج تک ان کمیٹیوں کی کارکردگی کے خلاف کوئی شکایت موصول نہ ہوئی ہے۔

گندم کے کوٹا سے متعلق تفصیلات

- *3728: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-
(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع اوکاڑہ اور ساہیوال میں واقع فلور ملز کو گندم کا جو کوٹا دیا جاتا ہے اس میں تفریق پائی جاتی ہے کیا حکومت ایک ہی ڈویژن کے دو اضلاع میں جو تفریق پائی جاتی ہے اس کو یکساں کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات سے آگاہ کریں؟
(ب) کیا حکومت پنجاب کے تمام اضلاع میں واقع فلور ملز کو گندم کا کوٹا یکساں بنیادوں پر دینے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ کریں؟

وزیر خوراک (جناب بلال یلین):

- (الف) گندم ریلیز پالیسی 2013-14 کے مطابق ضلع اوکاڑہ اور ساہیوال کی فلور ملز کو 25 بوری فی باڈی کے حساب سے کوٹا گندم یکساں طور پر جاری کیا جاتا رہا ہے جس میں کوئی تفریق نہ تھی۔
(ب) محکمہ خوراک پنجاب کا بنیادی مقصد کاشتکاران کو ان کی محنت کا بہتر معاوضہ دلوانا اور آٹے کو حکومت کے مقرر کردہ نرخوں پر وافر مقدار میں مارکیٹ میں دستیابی کو یقینی بنانا ہے۔ اس سلسلہ میں کوٹا گندم ہر ضلع کی آبادی کو مد نظر رکھتے ہوئے ضلع کی فلور ملز کو ان کی استعداد پسائی کے مطابق بغیر تفریق کئے جاری کیا جاتا ہے۔

تاند لیانوالہ ضلع فیصل آباد: سرکاری گوداموں اور گندم سے متعلقہ تفصیلات

*3734: جناب جعفر علی ہوچہ: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل تاند لیانوالہ (فیصل آباد) کے سرکاری گندم کے گوداموں میں اس وقت کتنی گندم

پڑی ہوئی ہے تفصیل ہر گودام کی علیحدہ علیحدہ دیں، یہ گندم کس کس سال کی پڑی ہے؟

(ب) ان گوداموں میں کتنی گندم ان کی storage کیپسٹی سے زیادہ ہے، تفصیل گودام وار بتائیں؟

(ج) زیادہ گندم سٹور کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) اپریل 2014 میں گندم کی خرید کا جو سیزن آنے والا ہے، ان میں جو گندم خرید کی جائے گی وہ کہاں پر رکھی جائے گی؟

(ه) کیا حکومت اس سیزن کے آنے سے پہلے پہلے اس تحصیل کے گودام سے گندم فروخت کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر خوراک (جناب بلال یلین):

(الف) تحصیل تاند لیانوالہ کے سرکاری گوداموں میں مورخہ 11-05-2014 تک 27064.650

میٹرک ٹن گندم ذخیرہ شدہ ہے۔ اس کی گودام وار تفصیل حسب ذیل ہے، یہ گندم سکیم

2014-15 سے متعلقہ ہے۔

نمبر شمار	نام مرکز ذخیرہ گندم	گندم ذخیرہ شدہ (میٹرک ٹن)
1	تاند لیانوالہ	5600.800 میٹرک ٹن
2	کنجوانی	4974.300 میٹرک ٹن
3	ماموں کاجن	16489.550 میٹرک ٹن
	میرزاں	27064.650 میٹرک ٹن

(ب) ان گوداموں میں ذخیرہ کی گئی گندم گوداموں کی storage کیپسٹی سے زائد نہ ہے۔ جس کی تفصیل حسب ذیل ہے:

نمبر شمار	نام مرکز ذخیرہ گندم	استعداد ذخیرہ کاری (میٹرک ٹن)	گندم ذخیرہ شدہ (میٹرک ٹن)
1	تاند لیانوالہ	8250	5600.800
2	کنجوانی	7500	4974.300
3	ماموں کاجن	67500	16489.550

(ج) تاحال سٹورج کیپسٹی سے زائد گندم ذخیرہ نہ کی گئی ہے۔

- (د) موجودہ سیزن میں جو گندم تحصیل تانڈلیا نوالہ کے مراکز ذخیرہ گندم پر خریدی جائے گی وہ وہیں پر ذخیرہ کی جائے گی۔
- (ه) سابقہ سکیم 2013-14 سے متعلقہ تمام گندم فروخت کی جا چکی ہے۔

گندم کی خریداری اور گوداموں سے متعلقہ تفصیلات

*3744: محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) 2012-13 کے دوران گندم کی خریداری کا کتنا ہدف مقرر کیا گیا اور ہدف کو حاصل کرنے کے لئے حکومت نے کیا اقدامات اٹھائے؟
- (ب) گندم کو سٹور کرنے کے لئے حکومت نے پچھلے پانچ سالوں کے دوران کتنے نئے گودام تعمیر کئے، اگر نہیں تو کیوں؟
- (ج) اس وقت صوبہ میں گندم سٹور کرنے کے لئے کل کتنے سٹور موجود ہیں اور ان میں کتنی گندم سٹور کی جا رہی ہے؟
- وزیر خوراک (جناب بلال یلین):

(الف) سال 2012-13 جبکہ محکمہ سکیم 2013-14 کے دوران حکومت نے گندم خریداری کے لئے 35 لاکھ میٹرک ٹن کا ہدف مقرر کیا جو بعد میں بڑھا کر 40 لاکھ میٹرک ٹن کر دیا گیا۔ گندم خریداری کا اصل مقصد کسان کو اس کی محنت کا حکومت کے مقررہ نرخ پر معاوضہ دلوانا اور مارکیٹ میں آٹا کی حکومت کے مقررہ نرخ پر وافر مقدار میں دستیابی کو یقینی بنانا ہوتا ہے تاکہ عام صارفین کو آٹا مقررہ نرخ پر دستیاب ہو۔ مذکورہ سال میں خریداری گندم کے لئے 376 پرچیز / فلیگ سنٹر قائم کئے گئے اور گندم صرف زمینداران سے خرید کی گئی، زمینداران کی آمدہ شکایات کے ازالہ کے لئے ڈی سی او صاحبان نے اپنے اضلاع میں تین کمیٹیاں ضلعی، تحصیل اور مرکز خریداری کی سطح پر بنائیں اور محکمہ خوراک پنجاب نے مقررہ ہدف کے عوض 3,675,560 میٹرک ٹن گندم خرید کی۔

- (ب) جون 2010 میں 9 لاکھ میٹرک ٹن گندم ذخیرہ کرنے کی اضافی گنجائش کے لئے انٹرنیشنل فنانس کارپوریشن کی زیر نگرانی پہلے فیز میں 3,50,000 میٹرک ٹن گنجائش کے لئے فرموں کی prequalification کے لئے مارچ 2012 میں اخبارات میں اشتہار دیا گیا اور اس طرح

12 فرموں میں سے سات فرمیں محکمہ شرائط پرپوری اتریں لیکن دسمبر 2012 میں شرائط سخت ہونے پر کسی بھی فرم نے کام کرنے سے انکار کر دیا۔ اب دوبارہ اس سکیم کی شرائط قواعد و ضوابط کو عوام کی آگاہی کے لئے ملکی و غیر ملکی اخبارات میں منتشر کیا گیا اور اس طرح انیس فرموں نے اظہار دلچسپی ظاہر کیا ہے جن کے کاغذات کی جانچ پڑتال جاری ہے۔

(ج) محکمہ خوراک پنجاب کو حکومت کی طرف سے صوبہ میں خوراک کی ضروریات کے لئے ہر سال تقریباً 40 لاکھ میٹرک ٹن گندم خرید کرنے کا ہدف تفویض کیا جاتا ہے جبکہ محکمہ کے پاس گندم کو ذخیرہ کرنے کی معیاری ذخیرہ کاری گنجائش 2135900 میٹرک ٹن ہے۔ یہ گنجائش ضروریات کے مطابق کافی نہ ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	قسم ذخیرہ گاہ	تعداد	کیپسٹی میٹرک ٹن
1-	ہاؤس ٹائپ گودام	1918	1699000
2-	سائیلوز	21	82000
3-	بزر	1151	41400
4-	بنی ٹیل	211	313500
	کل گنجائش		2135900

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

لاہور: بیمار جانوروں کا گوشت فروخت کرنے سے متعلقہ تفصیلات

81: جناب احمد شاہ کھگہ: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور شہر میں مردہ اور بیمار جانوروں کا گوشت فروخت ہو رہا ہے جس سے عوام میں انتہائی ملک امراض پیدا ہو رہے ہیں؟

(ب) کیا پنجاب فوڈ اتھارٹی ایسے قصابوں کی دکانوں کو مکمل طور پر بند کرتے ہوئے کارروائی کرتی ہے اگر کرتی ہے تو گزشتہ ایک سال میں ہونے والی کارروائی سے متعلقہ بیان فرمائیں؟

(ج) بیمار جانوروں اور پانی ملا گوشت فروخت کرنے پر پنجاب فوڈ اتھارٹی کے کون سے قوانین کے تحت مقرر کرتی ہے؟

وزیر خوراک (جناب بلال یلین):

(الف) محرک نے مندرجہ بالا تحریک کے لاہور میں مضر صحت گوشت کی فروخت سے متعلق بحث کی ہے۔ پنجاب فوڈ اتھارٹی کا دائرہ کار صرف صوبہ پنجاب تک محدود ہے تاہم پھر بھی ادارہ ہذا

کی جانب سے احتیاط برتتے ہوئے فوڈ اتھارٹی کی تمام ٹیمز ضلع لاہور میں لوگوں تک تازہ اور حلال جانوروں کے گوشت کی فراہمی کے لئے اپنا کردار بڑی تندہی سے ادا کر رہی ہیں۔ پنجاب فوڈ اتھارٹی کی جانب سے ہوٹلوں میں گوشت کو چیک کیا جاتا ہے اور اس بات کی تسلی کی جاتی ہے کہ گوشت پر محکمہ لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ کی سٹیپ موجود ہو۔ باسی اور خراب گوشت کو موقع پر ضائع کر دیا جاتا ہے۔ قانونی طور پر گوشت کو چیک کرنے کی ذمہ داری محکمہ لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ اور متعلقہ ضلعی حکومت کی ہے۔

(ب) وفاقی حکومت کے طے شدہ قوانین کے مطابق گوشت کی کوالٹی، ٹمپریچر اور وزن وغیرہ چیک کرنے کی ذمہ داری پنجاب اینیمیل سلاٹر کنٹرول ایکٹ 1963 کے تحت محکمہ لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ اور متعلقہ ضلعی حکومت پر ہے۔ مزید برآں slaughter houses متعلقہ ضلعی انتظامیہ کے تحت کام کر رہے ہیں۔

پنجاب فوڈ اتھارٹی ضلع لاہور میں عام لوگوں تک معیاری اور صاف ستھری خوراک کی فراہمی کے لئے اپنا کردار بڑی تندہی سے ادا کر رہی ہے اور کسی قسم کے تساہل کا مظاہرہ نہ ہو رہا ہے۔

(ج) قانونی طور پر گوشت کو چیک کرنے کی ذمہ داری محکمہ لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ اور متعلقہ ضلعی حکومت کی ہے۔ وفاقی حکومت کے طے شدہ قوانین کے مطابق گوشت کی کوالٹی، ٹمپریچر اور وزن وغیرہ کو چیک کرنے کی ذمہ داری پنجاب اینیمیل سلاٹر کنٹرول ایکٹ 1963 کے تحت محکمہ لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ اور متعلقہ ضلعی حکومت پر ہے۔

صوبہ بھر میں ترپال گندم گودام سے متعلقہ تفصیلات

194: محترمہ مدیحه رانا: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ کے تقریباً تمام اضلاع میں ترپال گندم گودام بنائے گئے ہیں؟
- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ترپال گندم گودام بنانے کے لئے زمین کرایہ پر حاصل کی جاتی ہے؟
- (ج) کیا حکومت ان ترپال گندم گوداموں کی جگہ مستقل گندم گودام بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اور اگر نہیں تو اس کی وجہ بتائیں تاکہ ہر سال ترپال گندم گودام پر خرچ ہونے والی رقم بچ سکے؟

وزیر خوراک (جناب بلال یلین):

(الف) جی یہ درست ہے کہ صوبہ کے تقریباً تمام اضلاع میں ٹارگٹ کے مطابق خرید کردہ گندم ضلع میں موجود گنجائش ذخیرہ سے زیادہ ہونے کی صورت میں ترپال گندم گودام بنا کر ذخیرہ کیا جاتا ہے۔

(ب) جی ہاں! ترپال گندم گودام بنانے کے لئے زمین کرایہ پر محکمہ کی طرف سے تشکیل کی گئی کمیٹی کی منظوری کے بعد کرایہ پر حاصل کی جاتی ہے۔

(ج) اس سلسلہ میں 1,00,000 میٹرک ٹن گنجائش کا سائیلوز میں سے پہلے مرحلہ میں 30,000 میٹرک ٹن کے سائیلوزمانہ احمدانی ضلع ڈیرہ غازی خان کے مقام پر تعمیر کا کام جاری ہے۔ انشاء اللہ محکمہ کی پوری کوشش ہے کہ آئندہ خریداری گندم کو ان سائیلوز میں ذخیرہ کرے اور دوسرے مرحلہ میں 30,000 میٹرک ٹن فاضل پور ضلع راجن پور، 40,000 میٹرک ٹن رکھ چھبیل ضلع لاہور میں 30,000 میٹرک ٹن بہاولپور کے لئے PC-1 مجاز اتھارٹی محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات نے منظوری دے دی ہے اور فنڈز بھی مختص کر دیئے ہیں ان اضلاع میں تعمیرات کا کام اس سال شروع ہو جائے گا۔ اسی طرح پرائیویٹ پبلک پارٹنرشپ (PPP) کے تحت بھی 50,000 میٹرک ٹن کے ایک سائیلوز (Silos) کی تعمیر کے لئے ٹینڈر جاری کئے جا رہے ہیں۔

ضلع لودھراں میں گندم سٹور کرنے کے لئے گوداموں سے متعلقہ تفصیلات

199: جناب محمد عامر اقبال شاہ: کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لودھراں میں گندم سٹور کرنے کے لئے کتنے گودام کس کس جگہ پر واقع ہیں؟

(ب) سال 2012 اور 2013 میں ضلع لودھراں کے لئے سرکاری ہدف گندم خریدنے کا کیا تھا کیا اس کے مطابق گندم خرید کی گئی اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) مذکورہ گوداموں میں کتنی گندم سٹور کی گئی ہے، کتنے سٹور ناکارہ ہیں اور کتنی گندم کھلی جگہ پر سٹور کی گئی؟

وزیر خوراک (جناب بلال یلین):

(الف) ضلع لودھراں میں گندم ذخیرہ کاری کے لئے گوداموں کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام مراکز خریداری
1	لودھراں
2	دھنٹ
3	کروڑپکا
4	دنیاپور

اس کے علاوہ ضلع لودھراں میں اوپن ذخیرہ کاری کے لئے کرایہ پر بھی گودام حاصل کئے جاتے ہیں۔

(ب) سال 2012-13 اور 2013-14 ضلع لودھراں میں گندم خریداری کا ہدف اور تفصیل

خریداری گندم درج ذیل ہے:

ہدف سال 2012-13	خریداری سال 2012-13	ہدف سال 2013-14	خرید سال 2013-14
94000 میٹرک ٹن	75092.403 میٹرک ٹن	105300 میٹرک ٹن	95412.563 میٹرک ٹن

دوران خریداری گندم اوپن مارکٹ میں گندم کاریٹ حکومت کے مقررہ ریٹ سے زیادہ ہو گیا تھا اور اس لئے زمینداران کاشتکاران نے اپنی گندم محکمہ خوراک کو فروخت نہ کی جس کی وجہ سے ضلع لودھراں میں اہداف حاصل نہ ہو سکے۔

(ج) ضلع لودھراں میں سال 2012-13 اور 2013-14 میں گندم سٹور کرنے کی تفصیل درج

ذیل ہے:

سال 2012-13

نام سنٹر	مقدار گندم گوداموں میں میٹرک ٹن	مقدار گندم اوپن میٹرک ٹن
دنیاپور	23442.690	348.000
ذخیرہ	-	12611.760
جلہ ایٹ لودھراں	18589.480	1081.460
قطب پور ایٹ دنیاپور	1292.171	8575.662

سال 2013-14

نام سنٹر	مقدار گندم گوداموں میں میٹرک ٹن	مقدار گندم اوپن میٹرک ٹن
دنیاپور	25765.930	4183.370
ذخیرہ	-	16471.300
جلہ ایٹ لودھراں	12062.718	12037.455
قطب پور ایٹ دنیاپور	13747.810	-
چٹ نہر ایٹ کروڑپکا	11143.980	-

تفصیل ناکارہ / ناقابل استعمال گودام

1. سفر کمر وڑپکا کی حدود میں 55 عدد بنز موجود ہیں لیکن گندم سٹور کرنے کے قابل نہ ہیں۔
2. سفر دھنٹ کی حدود میں 10 عدد گودام درست حالت میں موجود ہیں جن میں گندم سٹور کی جاسکتی ہے لیکن سڑک کے دونوں طرف ناجائز قابضین نے دکانوں کے آگے تھڑہ جات / ناجائز تجاوزات قائم کر رکھے ہیں جس کی وجہ سے گاڑیاں گزرنا ممکن نہ ہیں اس لئے گندم سٹور نہ کی جاسکتی ہے۔

ساہیوال ڈویژن میں فلور ملز سے متعلقہ تفصیلات

246: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر خوراک ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) ساہیوال ڈویژن میں کتنی فلور ملز ہیں باڈی وار آگاہ کریں؟
 - (ب) ان فلور ملز کو مالی سال 2012-13 اور 2013-14 کے دوران کتنی گندم فراہم کی گئی اور کس شرح سے گندم کا کوٹا جاری کیا گیا؟
 - (ج) کیا یہ درست ہے کہ ساہیوال ڈویژن کے دواضلاع ساہیوال اور پاکپتن کو اوکاڑہ ضلع سے کم کوٹا گندم جاری کیا جاتا ہے؟
 - (د) کیا حکومت ضلع اوکاڑہ کی طرح ان اضلاع کو برابر کوٹا دینے کا ارادہ رکھتی ہے تو تب تک، نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟
- وزیر خوراک (جناب بلال یلین):
- (الف) ساہیوال ڈویژن میں 35 فلور ملز ہیں جن کی باڈیز وار تفصیل کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب)

- I دوران سال 2012-13 ساہیوال ڈویژن کی فلور ملز کو بحساب 25-30 بوری فی ہڈی یکساں طور پر جاری کیا گیا اور کل 175147.68 میٹرک ٹن گندم جاری کی گئی۔
- II دوران سال 2013-14 ساہیوال ڈویژن کی فلور ملز کو بحساب 25-30 بوری فی ہڈی یکساں طور پر جاری کیا گیا اور کل 124096.30 میٹرک ٹن گندم جاری کی گئی۔

- (ج) یہ درست نہ ہے کیونکہ ساہیوال ڈویژن کے تمام اضلاع میں محکمانہ پالیسی کے مطابق یکساں طور پر کوٹا گندم جاری کیا گیا۔
- (د) پنجاب کے تمام اضلاع میں محکمانہ پالیسی کے مطابق فلور ملز کو یکساں طور پر کوٹا گندم جاری کیا جاتا ہے اور حکومت اس سلسلہ میں اپنی پالیسی تبدیل کرنے کا ارادہ نہ رکھتی ہے۔

جناب سپیکر: سردار اصغر جھلوانہ وائس صدر پاکستان مسلم لیگ (ن) جرمنی کو ہاؤس کی گیلری میں تشریف لانے پر خوش آمدید کہتے ہیں۔

قاضی احمد سعید: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: چودھری عبدالرزاق ڈھلوں صاحب مجلس قائمہ برائے مقامی حکومت و دیہی ترقی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! پچھلی دفعہ اجلاس میں محکمہ نوڈ سے متعلق سوال pending ہوا تھا میں آپ کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں! آپ کی مہربانی پھر بات سنوں گا۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں جواب پوچھنا چاہتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ کی مہربانی پھر بعد میں پوچھ لینا۔

رپورٹ

(جو پیش ہوئی)

مسودہ قانون (دوسری ترمیم) لوکل گورنمنٹ پنجاب 2014

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مقامی حکومت و دیہی ترقی

کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

چودھری عبدالرزاق ڈھلوں: جناب سپیکر! میں

The Punjab Local Government (Second Amendment)

Bill 2014 (Bill No. 28 of 2014.)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مقامی حکومت و دیہی ترقی کی رپورٹ ایوان

میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

توجہ دلاؤ نوٹسز

جناب سپیکر: جی، رپورٹ پیش کر دی گئی۔ اب ہم توجہ دلاؤ نوٹسز لیتے ہیں۔ پہلا توجہ دلاؤ نوٹس میاں طارق محمود صاحب کا ہے۔

ضلع گجرات: تھانہ جلال پور جٹاں میں دن دھاڑے ڈکیتی

کی واردات سے متعلقہ تفصیلات

634: میاں طارق محمود: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 14- ستمبر 2014 ضلع گجرات کے مقامی روزنامہ کی "خبر" کے مطابق تھانہ صدر جلال پور جٹاں ضلع گجرات کے رہائشی حاجی حیات کے گھر دن دھاڑے ڈکیتی کی واردات ہوئی جس میں ڈاکو پچاس تو لے زیور، بیس ہزار یورو اور دس لاکھ نقدی لوٹ کر لے گئے؟

(ب) مذکورہ واقعہ کا مقدمہ درج ہونے کے بعد اب تک کیا پیشرفت ہوئی، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر!

(الف) یہ درست ہے لیکن اصل حقیقت یہ ہے کہ ضامن آر لینڈ 1- مدی خان 2- محمد نواز مدعی مقدمہ دونوں ایک گاؤں کے باشندے ہیں اور آپس میں ان کے بڑے اچھے تعلقات ہیں اور ایک دوسرے کے گھر میں آنا جانا ہے۔ چودھری محمد حیات سے بذریعہ ٹیلی فون رابطہ کر کے اس کی اجازت سے مورخہ 11- ستمبر 2014 کو بوقت قریب 10:00 بجے رات ان کے مین گیٹ سے گھر میں داخل ہوئے اور بیٹھک میں بیٹھ کر چائے وغیرہ پی اور چائے پینے کے بعد ان کے آپس میں تعلقات خراب ہوئے اور پھر اس کے بعد یہ واردات ہو گئی۔ مورخہ 12- ستمبر 2014 مسمی محمد حیات ولد فضل داد قوم گجر سکھ جیت پور تحریری درخواست پر تھانہ صدر جلال پور جٹاں میں مقدمہ نمبر 374-جرم 398 تپ درج رجسٹرڈ ہوا۔ جس کی تفتیش ایس آئی شبیر حسین کے حوالے کی ہوئی ہے اور تفتیش ابھی تک جاری ہے۔

(ب) مورخہ 14-09-12 کو مدعی نے بیان تسمہ دیا جس میں ایک اور ملزم عمران اصغر کو بھی نامزد کیا تین کس گواہوں کے بیانات کے زیر دفعہ 161 ص ف تحریر کی گئی دریافت عام کی گئی

ملاحظہ موقع کر کے نقشہ موقع نظری بلا سکیل مرتب کیا گیا فوری طور پر ملزموں کے گھروں پر ریڈ کئے گئے۔ 13-09-2014 مدعی مقدمے کے موبائل فون کے ڈیٹا CDR کے لئے درخواست دی گئی جو کہ موصول ہو چکی ہے مورخہ 15-09-2014 کو ملزموں کے گھروں پر دوبارہ ریڈ کئے گئے۔ ملزم کے موبائل کی direction سے یہ پتا لگتا ہے کہ ملزم کسی پشاور کے علاقے میں اس وقت موجود ہے۔ ملزم وارنٹ گرفتاری مورخہ 26-09-2014 کے عدالت مجسٹریٹ صاحب سے حاصل کئے جا چکے ہیں۔ مقدمہ ہذا میں انٹر چالان مورخہ 27-09-2014 کو عدالت بھیج دیا جا چکا ہے۔ امید کرتے ہیں کہ جلد از جلد ملزم گرفتار کر کے مال مسروقہ برآمد کر کے مقدمہ اصل حقائق کی روشنی میں یکسو کیا جائے گا۔

جناب سپیکر! اس سلسلے میں پولیس افسران کو آج میں نے بلایا تھا اور انہوں نے پوری تفصیل کے ساتھ بتایا کہ دونوں پارٹیوں کی criminal history ہے، یہ ایک ہی گاؤں کے رہنے والے ہیں، ان کی آپس میں دوستی تھی اور ایک دوسرے کے پاس آنا جانا تھا۔ ایک دفعہ جب اس معاملے کی تفتیش ہو گی تو اس کے بعد ہی ہمیں پتا چلے گا کہ کیا واقعہ ہوا ہے۔ انہوں نے ایک دم گھر کے اندر جا کر لوٹ مار کیوں کی، پولیس ذرائع کے مطابق ابھی تک ملزمان پشاور میں موجود ہیں اور ان ملزمان پر کڑی نظر رکھی ہوئی ہے، جوں ہی یہ علاقہ میں آئیں گے ان کو گرفتار کر لیا جائے گا۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! وزیر موصوف نے کافی تفصیل سے جواب دیا ہے، ان کے بتانے سے پتا چلتا ہے کہ انہوں نے خود بھی پولیس افسران سے گفتگو کی ہے۔ وزیر موصوف صرف یہ بتادیں کہ یہ ملزمان صرف اس واقعہ میں ملوث ہیں یا اس سے پہلے بھی اشتہاری ہیں؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خاں زادہ): جناب سپیکر! یہ اس سے پہلے بھی اشتہاری ہیں، ان کی ایک لمبی criminal history ہے اور کافی مقدمات میں یہ پیش بھی ہو چکے ہیں اور ان کی ضمانت بھی ہو چکی ہے، ان کی پرانی تاریخ آرہی ہے اور دونوں پارٹیوں کی آرہی ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! پھر تو اس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ اشتہاری بھی تھے criminal بھی تھے اس کے باوجود انہوں نے دن دھاڑے ان کے گھر میں آکر یہ سب کچھ کیا ہے، میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ پھر گجرات میں کیا ہو رہا ہے، اس کی تفصیل تو مجھے بتائیں؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خاں زادہ): جناب سپیکر! دونوں پارٹیاں ہی criminal ہیں اور انہوں نے خود اس کو invite کیا ہے کہ آپ میرے پاس آکر چائے پی لیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! کسی criminal کو بلا کر کوئی اپنا گھر لٹاتا ہے؟ پنجاب سب سے بڑا صوبہ ہے اور اس میں یہ حالت ہے، بڑے افسوس کی بات ہے، انہوں نے جو کیس درج کروایا ہے اس کے بعد سارا کچھ آپ کے سامنے آگیا ہے۔ اب کم از کم وقت میں یہ ملزم arrest ہونے چاہئیں، اس کے علاوہ گجرات میں لاء اینڈ آرڈر کی situation ٹھیک ہونی چاہئے۔ اگر میں یہ پوچھوں کہ اس وقت گجرات کے کتنے ایسے اشتہاری ہیں جو بیرون ممالک میں بیٹھے ہوئے ہیں؟ اگر پوری بات کا اندازہ لگایا جائے تو آپ کو اس سے بڑی حیرانی ہوگی، نہ صرف حیرانی ہوگی بلکہ غور طلب بات بھی ہوگی۔

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خاندادہ): جناب سپیکر! معزز ممبر کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میں یہاں پر اس وقت شاید exact number نہ دے سکوں، اگر آپ چاہیں تو کل وہ number بھی میں آپ کو دے دوں گا لیکن اتنا مجھے بتانا ہے کہ آپ کے جو اشتہاری ملزمان ہیں ان میں سے کافی لوگ اس وقت اٹلی، یو کے اور یونان میں موجود ہیں۔ اس کے باوجود اگر آپ اس کی تفصیل چاہتے ہیں تو وہ بھی انشاء اللہ تعالیٰ میں اسمبلی میں پیش کر سکتا ہوں۔

جناب سپیکر: اگلا توجہ دلائوٹس چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب کی طرف سے ہے جس کا نمبر 635 ہے۔ جی، چیمہ صاحب!

سرگودھا: بھاگٹا نوالہ میں پولیس کے ہاتھوں طالب علم کی ہلاکت سے متعلقہ تفصیلات

635: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ روزنامہ "ایکسپریس" مورخہ 10-17-2014 کی خبر کے مطابق سرگودھا بھاگٹا نوالہ پولیس نے فائرنگ کر کے بی کام کا طالب علم قتل کر دیا اور موقع سے فرار ہو گئے؟

(ب) کیا اس واقعہ کا مقدمہ درج کر لیا گیا ہے، تفتیش اور ملوث افراد کی گرفتاری میں اب تک کیا پیشرفت ہوئی ہے، ایوان کو مکمل تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خاندادہ): جناب سپیکر! اس واقعہ پر مجھے بھی بڑا افسوس ہوا ہے، معزز ممبر نے اس پر جو تشویش ظاہر کی ہے، میں بھی اس معاملے میں آپ کے ساتھ ہوں اور میری ہمدردیاں بھی آپ کے ساتھ ہیں۔ واقعہ یوں ہوا ہے کہ ایک source سے رپورٹ آئی کہ اس علاقہ میں کچھ اشتہاری بیٹھے ہوئے ہیں۔ پولیس نے اس سلسلہ میں ایک ٹیم تشکیل دی اور تقریباً

بارہ بجے دن وہاں پر raid کیا، اشتہاری تو وہاں پر نہیں تھے یہ لڑکا جو اس واقعہ میں ہلاک ہو گیا ہے، یہ وہاں پر بھینسوں کو چار اڈال رہا تھا، اس نے جب دیکھا کہ پولیس والے اندر آگئے ہیں تو یہ ڈر کے مارے بھاگا ہے، جب یہ بھاگا ہے تو پولیس نے یہ سمجھا کہ شاید یہ اشتہاری ملزم بھاگ رہا ہے، انہوں نے اوپر سے فائر کیا ہے جس سے یہ لڑکا ہلاک ہو گیا۔ یہ اس واقعہ کا brief ہے جو میں نے آپ کو بتادیا ہے۔

جناب سپیکر: یہ دن کے کتنے بجے کا واقعہ ہے؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خاندادہ): جناب سپیکر! یہ بارہ بجے دن کا واقعہ ہے۔ اس واقعہ کا مقدمہ نمبر 334 مورخہ 14-10-12 بجرم 34/302 تپ تھانہ بھاگٹوالہ میں رجسٹرڈ کیا گیا ہے جو کہ ان پولیس ملزمان کے خلاف درج ہو چکا ہے۔ بحکم نمبر 17/270A3 مورخہ 14-10-14 کو متذکرہ بالا پولیس ملزمان کو معطل کر کے ذکا اللہ شہید پولیس لائنز سرگودھا میں بند کر دیا گیا ہے۔ ملزمان کے خلاف چارج شیٹ دے دی گئی ہے اور ملازمت سے ان کو معطل کر دیا گیا ہے۔ عاشق علی ڈی ایس پی، ایس ڈی پی او صدر سرکل کو انکوائری آفیسر مقرر کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: معطل کیا گیا ہے یا dismiss کیا گیا ہے؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خاندادہ): جناب سپیکر! فی الحال معطل کیا گیا ہے۔ اس وقوعہ میں ملوث اعزاز خالد اے ایس آئی، محمد خالد c/1551، محمد عدنان 3360 ملوث ہیں۔ ان تین ملزمان میں سے دو already arrested ہیں اور تیسرے نے ضمانت بعدالت جناب ساجد علی اعوان ایڈیشنل سیشن جج سرگودھا سے منظور کر والی ہے، اس کی ضمانت پر سوں ختم ہو رہی ہے امید ہے کہ اس کو بھی پر سوں arrest کر لیا جائے گا۔ اس معاملے پر پہلے ہی انکوائری ہو رہی ہے، اب ان تینوں کے خلاف مقدمہ درج ہو گا اور انشاء اللہ تعالیٰ پورا انصاف ملے گا۔ جو لڑکا اس میں شہید ہوا ہے ان کے لواحقین کو اس کا پورا انصاف ملے گا۔ انکوائری رپورٹ آنے تک اس کی پوری تفصیل ہمیں مل جائے گی۔

چودھری عامر سلطان چییمہ: جناب سپیکر! میری اس سلسلہ میں ایک مؤدبانہ گزارش ہے کہ ابھی وزیر موصوف نے بتایا ہے کہ وہاں پر یہ اطلاع تھی کہ کچھ اشتہاری وہاں پر موجود ہیں اور ملزمان کو پکڑنے کے لئے وہاں پر پولیس raid کیا گیا۔ جب اس طرح کے police raid ہوتے ہیں تو اس میں کسی سینئر پولیس آفیسر کی ڈیوٹی لگائی جاتی ہے انسپکٹر level کی forces raid کرنے کے لئے جاتی ہیں۔ یہاں پر تو صرف ایک ڈرائیور ایک کانسٹیبل اور ایک اے ایس آئی raid کرنے کے لئے گئے ہیں، وزیر موصوف

فرما رہے ہیں کہ یہ ایک بہت بڑا raid تھا اور اسی حوالے سے پولیس والے گئے تھے، میں یہ وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ یہ کوئی raid نہیں تھا، انہیں کسی اور پر شک تھا ان کے پاس monthly لینے گئے تھے، یہ لڑکا وہاں پر کھیتوں میں کام کر رہا تھا، اس کے گھر گھسے اور ان سے کہا کہ ہمیں پیسے دو، انہوں نے کہا کہ ہم کس بات کے پیسے دیں، ہم تو غریب لوگ ہیں۔

جناب سپیکر! میں گزارش کروں گا کہ یہ نہایت غریب لوگ ہیں اور بڑی مشکل سے انہوں نے اپنے اس بیٹے کو پڑھایا تھا، کچا سا ان کا گھر ہے اور بی کام کا یہ طالب علم تھا، پولیس والوں نے جب اس کے والد سے پیسے مانگے تو انہوں نے کہا میرے پاس تو کچھ نہیں ہے، یہ لڑکا اس وقت کھیتوں میں تھا تو انہوں نے کہا اس سے پوچھ لو، اس سے لے لو۔ وہاں پر پولیس والا گیا اور لڑکا پولیس کو دیکھ کر وہاں سے بھاگا ایک کانسٹیبل نے پیچھے سے اس پر فائر کھول دیا اور وہ وہیں پر شہید ہو گیا۔

جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہے کہ سرگودھا پولیس نے، وہاں کے ڈی پی او نے اصل حقائق وزیر صاحب کو ابھی تک نہیں بتائے اور اس وقت بھی پولیس والے اپنے بیٹی بند بھائیوں کی مدد فرما رہے ہیں۔ ان کو تو ابھی تک just suspend کیا گیا ہے، پولیس خود مانتی ہے کہ یہ ملزم ہیں اور پرچہ بھی درج ہو چکا ہے، پرچہ بھی درج نہیں ہو رہا تھا لوگوں نے وہاں پر احتجاج کیا road block کیا، احتجاج کیا گیا پھر کہیں جا کر پرچہ درج ہوا، جب میڈیا آیا roads block ہوئے تو پھر میڈیا کے pressure سے ایف آئی آر درج کی گئی۔

جناب سپیکر! میری وزیر موصوف سے humble request ہے کہ وہ اس کو personally لیں۔ یہ ایک ایسے طالب علم کے ساتھ ظلم ہوا ہے جس کے ماں باپ محنت مزدوری کر کے، مشکل سے اسے پڑھا رہے تھے لیکن آج ان کا بچہ اس دنیا میں نہیں ہے۔ ان کی مالی امداد بھی کی جائے اور وزیر موصوف اس سارے معاملے کو personally دیکھیں کیونکہ سرگودھا پولیس پر ہمیں بھروسہ نہیں ہے۔ وہ اپنے بیٹی بند بھائیوں کو بچانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ آج تو اس پر مقدمہ کیا گیا ہے، ایک دو مہینے بعد جب اس کی آواز دب جائے گی تو automatically وہ ملازمین بحال بھی ہو جائیں گے، بری بھی ہو جائیں گے اور سب کچھ ہو جائے گا۔ وہ غریب لوگ ہیں وہ کیس کو pursue کر سکتے ہیں اور نہ ہی وہ عدالتوں میں جا سکتے ہیں اس لئے اس سلسلے میں حکومت کو personally دیکھنا چاہئے۔ جب یہ معاملہ prosecution میں جائے تو prosecution کے لئے بھی حکومت اس کے لئے special prosecutor مقرر کرے تاکہ اس کیس کو proper pursue کیا جاسکے۔ شکریہ

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل) (ریٹائرڈ) شجاع خاندادہ: جناب سپیکر! میں نے تو اس سوال کا جواب دینے سے پہلے مذمت بھی کی اور میں نے آپ سے ہمدردی کا اظہار بھی کیا۔ آپ اس کی انکوائری رپورٹ آنے دیں، ایک دفعہ انکوائری رپورٹ آئے گی تو اس سے ہمیں کافی تفصیل پتا چل جائے گی اور جس طرح آپ نے کہا کہ میں اس کیس کی نگرانی کروں، میں آپ کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ یہ معاملہ اب میرے نوٹس میں آچکا ہے اس کو میں follow کروں گا اور آپ کو انشاء اللہ تعالیٰ اس کے results بھی دوں گا۔

جناب سپیکر: اس کیس کی انکوائری کون کر رہا ہے؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل) (ریٹائرڈ) شجاع خاندادہ: جناب سپیکر! عاشق علی، ڈی ایس پی سول سرکل۔

جناب سپیکر: یہ انکوائری کر رہے ہیں یا نوٹس گیشن کر رہے ہیں؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل) (ریٹائرڈ) شجاع خاندادہ: جناب سپیکر! یہ اس پورے کیس کی انکوائری کر رہے ہیں۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! یہ متعلقہ ڈی ایس پی ہیں، یہ اس کیس کی انکوائری کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: پھر یہ تو ٹھیک نہیں ہے۔ اگر آپ انکوائری کرانا چاہتے ہیں تو میرے خیال میں کسی اور ایجنسی سے کرائیں۔

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل) (ریٹائرڈ) شجاع خاندادہ: جناب سپیکر! کرا دیں گے۔ یہ جو بھی چاہتے ہیں اس کے مطابق ہوگی۔

جناب سپیکر: خاندادہ صاحب! آج اجلاس ختم ہونے کے بعد آپ یہیں ہیں یا کہیں جانا ہے؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل) (ریٹائرڈ) شجاع خاندادہ: جناب سپیکر! میں آج نہیں ہوں گا۔ میں اسی کے لئے آیا تھا اور ابھی چلا جاؤں گا لیکن میں اسے کر کے آپ کو بھی آگاہ کروں گا اور چیمہ صاحب سے بھی میری بات ہو جائے گی۔

MR SPEAKER: For sympathetic consideration.

MINISTER FOR ENVIRONMENT PROTECTION/HOME

(Col (Retd) Shuja Khanzada): Mr Speaker! I am with you on that.
Mr Cheema! I am with you on that.

چودھری عامر سلطان چیمہ: بہت بہت شکریہ کہ آپ نے ذاتی interest لیا۔ مجھے امید ہے کہ اس کا اچھا رزلٹ نکلے گا اور مظلوموں کو انصاف ملے گا۔

جناب سپیکر: انشاء اللہ، اللہ خیر کرے گا۔ قانون سے بالا تر کوئی نہیں ہو سکتا۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! یہ بہت زیادتی ہوئی ہے۔ وہ غریب لوگ بڑی مشکل سے بچے کو پڑھا رہے تھے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: تحریک استحقاق نہیں ہے۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: اللہ اکبر یا اللہ خیر۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! چونکہ منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں اس لئے میں موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے بات کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے اس ایوان کے بڑے محترم ممبر اسمبلی رانا جمیل صاحب کو اغواء ہوئے آج آٹھ ماہ کا عرصہ ہو چکا ہوا ہے۔ ہم یہاں پورے پنجاب کی عوام کی آواز بنے بیٹھے ہیں لیکن کتنے دکھ اور افسوس کی بات ہے کہ ہمارے ایک اپنے ساتھی معزز ممبر کا پچھلے آٹھ مہینے سے کوئی اتنا پتا نہیں کہ اس کے ساتھ ہو کیا رہا ہے؟ کتنی بے حسی اور دکھ کی بات ہے کہ ہمیں یہاں آکر کسی قسم کا کوئی پتا نہیں کہ ان کے ساتھ ہو کیا رہا ہے، حکومت کسی کے ساتھ بات کر رہی ہے اور ڈھونڈ رہی ہے؟ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ وہ اس پارلیمنٹ کا ایک منتخب ممبر ہے اور ایک منتخب ممبر باز یاب نہیں ہو سکتا، ایک منتخب ممبر موٹروے پر جاتا ہوا راستے میں اغواء ہو سکتا ہے۔ اس کا کچھ پتا نہیں اور ہم ہی اس کا احساس نہیں کر رہے، اس کا کوئی پُرسان حال نہیں ہے اور کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ آپ کی ذمہ داری بنتی ہے چونکہ آپ اس ایوان کے Custodian ہیں، اس ممبر اسمبلی کے مستقبل کے بارے میں اس کے بچوں اور بیوی کو کیا جواب دیا جائے؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! روزوں میں رانا صاحب کو موٹروے سے اغواء کیا گیا تھا، تقریباً ایک ماہ ہوا ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب نے مجھے اس کیس پر بتایا کہ آپ

اس کیس میں مدد کریں۔ جہاں تک اس کی تفصیل ہے میں نے اس پر کافی کام کیا ہے اور میری across the border بھی لوگوں سے بات ہو گئی ہے۔ اس وقت رانا صاحب مہمند ایجنسی میں ہیں اور یہ ایجنسی across the border ہے، کل رات تقریباً 11:00 بجے بھی میری رانا صاحب سے ٹیلیفون پر بات ہوئی تھی، TTP کے کمانڈر احسان اللہ احسان نے انہیں اغواء کیا ہے اس سے بھی میری بات ہوئی ہے۔ جناب سپیکر: آپ ہمیں ایسے بتائیں کہ وہ آرہے ہیں اور کتنے عرصے میں آجائیں گے؟ ہم آپ کو یہ نہیں کہتے کہ کیا طریقہ اختیار کریں؟

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): جناب سپیکر! میں ایوان کو یہ آگاہ کرنا چاہتا ہوں کہ یہ مسئلہ اتنا آسان نہیں ہوتا، جب کوئی یہاں سے اغواء ہو جاتا ہے اور افغانستان میں ہوتا ہے تو آپ کی وہاں پر jurisdiction نہیں ہوتی اس لئے میں اس کی complication کے بارے میں پورے ایوان کو confidence میں لینا چاہتا ہوں۔ وہ ہمارے معزز ممبر ہیں ہم چاہتے ہیں کہ وہ ہمارے پاس آکر بیٹھیں اور ایوان میں participate کریں۔ ابھی اس کیس کی نوعیت یہ ہے کہ ہم نے مولانا سمیع الحق صاحب اور مولانا یوسف شاہ صاحب کی مدد لی ہے۔ انہوں نے پہلے کہا تھا کہ جماعت اسلامی کے through آئیں تو میں نے امیر جماعت اسلامی سے بھی بات کی تھی، پروفیسر ابراہیم صاحب سے بھی میری بات ہوئی تھی انہوں نے بھی بیچ میں بڑی کوشش کی تھی۔ ہماری آپس میں جو بات چیت ہے وہ انتہائی اہم stages پر آگئی ہے، میں ابھی ایک بچے وزیر اعلیٰ صاحب کو بھی brief کر رہا ہوں چونکہ انہوں نے مجھے اسی لئے بلایا ہے اور شاید میں ایک دو دن میں ادھر ہی چلا جاؤں۔ یہ نہیں کہ اس پر کام نہیں ہو رہا بلکہ اس پر چوبیس گھنٹے نگرانی ہو رہی ہے ہم کام کر رہے ہیں لیکن یہ مسئلہ کافی complicated ہو جاتا ہے جس نے رانا صاحب کو اغواء کیا تھا اس نے آگے کسی اور کے پاس بھیج دیا، عیسیٰ نامی کے والد، بھائی اور سارے رشتہ دار ہمارے پاس قید میں پڑے ہیں، عیسیٰ انہیں لینے کے لئے افغانستان گیا لیکن انہوں نے اس کو بھی وہیں بٹھالیا۔ ہم چاہتے ہیں کہ ٹھیک ہے دس یا پندرہ دن اور لگ جائیں لیکن رانا صاحب خیر خیریت سے آجائیں۔ اس میں complications کی وجہ سے تھوڑی تاخیر ہوتی ہے لیکن کافی issues sort out ہو گئے ہیں اور میں امید کرتا ہوں کہ انشاء اللہ رانا صاحب جلدی اس ایوان میں ہوں گے۔

تحریر التوائے کار

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ اب تحریک التوائے کار کا وقت شروع ہوتا ہے، پہلی تحریک التوائے کار نمبر 890 ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کی طرف سے ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 897 اور 898 محترمہ ناہیدہ نعیم صاحبہ کی طرف سے ہیں لیکن یہ suspend ہیں اس لئے یہ دونوں تحریک التوائے کار pending کی جاتی ہیں۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 901 شیخ علاؤ الدین صاحب کی طرف سے ہے یہ 27-10-2014 تک pending ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 902 ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کی طرف سے ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس لئے یہ تحریک التوائے کار بھی dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 909 شیخ علاؤ الدین صاحب کی طرف سے ہے۔ جی، شیخ صاحب!

صوبہ میں شادی ہالوں کی لوٹ مار اور ٹیکس کی ادائیگی میں کمی کا رجحان

شیخ علاؤ الدین: شکریہ۔ جناب سپیکر! یہ تحریک پڑھنے سے پہلے میں آپ سے گزارش کروں گا کہ جو میں عرض کرنے لگا ہوں یہ اس وقت ہمارے لوگوں کا اور خاص طور پر mediocre کا ایک انتہائی اہم معاملہ ہے جو اس وقت والدین برداشت کر رہے ہیں۔ میں چاہوں گا کہ جب میں یہ تحریک پڑھ دوں تو آپ اس پر ہمدردانہ غور فرما کر اس پر ایوان میں بحث کے لئے اجازت دے دیجئے گا۔ آپ کو یاد ہو گا کہ جب اسی ایوان میں مہربانی ہوئی تھی اور آپ نے شادی بیاہ کے معاملے میں دس بجے والی قرارداد پاس کی تھی تو اس سے لوگوں کو کتنا relief ملا تھا۔

میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ پنجاب کے ہر بڑے چھوٹے شہر بالخصوص لاہور، راولپنڈی، فیصل آباد، ملتان حتیٰ کہ تمام شہروں میں جہاں شادی ہالز ہیں جن نرخوں پر شادی بیاہ اور ولیمہ کی تقریبات مہیا کر رہے ہیں وہ ناقابل یقین حد تک عوام پر ظلم ہے۔ آج کچھ شادی ہال لاہور میں چار ہزار روپے فی کس تک وصول کر رہے ہیں۔ ون ڈش کا دور دور تک کوئی پتہ نہ ہے چاہے 36 ڈشوں کا ڈزیا لنچ لینا ہو حاضر ہے لیکن اس کی قیمت ہے۔ ایک عام شادی ہال بھی 1600 روپے فی کس سے کم پر کوئی تقریب کرنے کو تیار نہ ہے۔ مہنگائی کے خلاف وزیر اعلیٰ کا عزم اور محنت یقیناً

قابل تحسین ہے لیکن اس کو صرف سبزی منڈی، فروٹ منڈی تک ہی محدود نہیں رہنا چاہئے تھا اور المیہ ہے کہ دوسرے بے شمار اخراجات جو ایک عام آدمی صبح سے رات تک کرنے پر مجبور ہے۔۔۔ جناب سپیکر: آپ نے ادھر منڈی کے لفظ تو نہیں لکھے۔

شیخ علاؤ الدین: جناب سپیکر! اگر کہیں ان کی پرنٹ کی غلطی ہے تو چونکہ میں محرک ہوں اس لئے صحیح کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔

شیخ علاؤ الدین: شکریہ اور المیہ ہے کہ دوسرے بے شمار اخراجات جو ایک عام آدمی صبح سے رات تک کرنے پر مجبور ہے سے من مانے دام بغیر کسی خوف اور جھجک کے وصول کئے جا رہے ہیں۔ صوبہ میں بڑھتی ہوئی آبادی اور نوجوانوں کی تعداد 65 فیصد ہونے کا منطقی نتیجہ یہی نکلتا تھا کہ آج ایک عام شادی ہال یا کوئی بھی Three star, Four Star & Five Star Hotel ایک دن میں چار سے پانچ تقریبات منعقد کر رہے ہیں۔ ان تمام شادی ہالوں اور ہوٹلوں کے کسی محلے کے پاس کسی ٹیکس کا کوئی ریکارڈ نہ ہے چونکہ ان کا تمام کاروبار ہی کھانا پیٹ میں، رقم ہال مالکان کی جیب میں، ثبوت نہ وجود (undocumented economy) کا شاہکار ہے۔ حال ہی میں بننے والی پنجاب ریونیو اتھارٹی کیا ان شادی ہالوں سے ان کی اصل آمدنی پر ٹیکس وصول کر سکے گی؟ یہ ناممکن ہے۔ اسی طرح اور بے شمار ایسے کاروبار جن سے عوام کو شب و روز مجبوراً واسطہ پڑتا ہے لیکن مناسب نرخوں پر ان شادی ہالوں کو (premises usage) اور کھانے پینے کے اخراجات کو علیحدہ علیحدہ بتانا لازم ہونا چاہئے جو کہ کیٹرنگ کی مد میں 500 فیصد تک منافع کما رہے ہیں میں یہ پوری ذمہ داری سے عرض کر رہا ہوں کہ 500 فیصد تک منافع کمایا جا رہا ہے اور آؤٹ ڈور کیٹرنگ سے 1000 فیصد سے بھی زائد کمایا جا رہا ہے اور جو کچھ ان میں ہو رہا ہے وہ ایک علیحدہ لمبی داستان ہے۔ عوام کے مفاد کے نگہبان معزز ایوان میں یہ مسئلہ فوری زیر بحث لانا انتہائی ضروری ہے کیونکہ اس سے براہ راست والدین اور عوام شدید اضطراب کا شکار ہیں لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر! میں ایک اور المیہ بتا دوں کہ شادی ہال والے اتنے powerful ہیں کہ انہوں نے پنجاب ریونیو اتھارٹی سے بھی پانچ فیصد سیلز ٹیکس منوا لیا ہے جو کہ سولہ فیصد تھا۔ میں نے خود چیئرمین سے بات کی اور انہوں نے کہا کہ ہاں ہم نے پانچ فیصد کر دیا ہے۔ یہ لوگ پانچ فیصد ٹیکس دے

رہے ہیں جبکہ ہزار فیصد کما رہے ہیں۔ آپ اس تحریک التوائے کار پر جواب لئے بغیر limine میں بحث کی اجازت دے دیں۔ آپ کو اس کا اختیار ہے۔ آج آپ یہ کام کر ہی دیں۔ آپ اس تحریک التوائے کار پر بحث کی اجازت دے دیں اس سے بہت بھلا ہوگا۔ میں اس پر تجاویز دوں گا۔

جناب سپیکر: شیخ صاحب! اس تحریک التوائے کار کا جواب تو لینے دیں۔

شیخ علاؤ الدین: گوندل صاحب بالکل جواب دیں۔ میں اس تحریک التوائے کار کے حوالے سے اپنی تجاویز دوں گا جس سے اس ایوان کو دعاؤں کا سمندر ملے گا۔

پارلیمانی سپیکر ٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کا مفصل جواب موصول نہیں ہوا۔ اس میں چونکہ دو تین محکمے involve ہیں اور ابھی صرف ایک محکمہ کی طرف سے جواب آیا ہے۔ مفصل جواب آنے پر انشاء اللہ تعالیٰ آپ کی وساطت سے اس ایوان کو آگاہ کیا جائے گا۔

شیخ علاؤ الدین: جناب سپیکر! آپ کا اختیار ہے کہ آپ اس تحریک التوائے کار پر بحث کی اجازت دے سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: شیخ صاحب! آپ کیا فرما رہے ہیں؟

شیخ علاؤ الدین: جناب سپیکر! میں یہ عرض کر رہا تھا کہ آج آپ ایک تاریخی order کر دیں۔ اس تحریک التوائے کار کو limine میں کہہ دیں کہ منظور ہے لہذا اس پر بحث کی جائے۔

جناب سپیکر: میرا خیال ہے کہ اس تحریک التوائے کار کا جواب آ لینے دیں۔

شیخ علاؤ الدین: جناب سپیکر! گوندل صاحب میرے بھائی ہیں اور وہ بھی اس کو ٹھکت رہے ہوں گے۔

جناب سپیکر: شیخ صاحب! اس کا جواب آنے دیں۔ یہ آپ کے فائدے میں ہوگا۔

شیخ علاؤ الدین: جناب سپیکر! میرے فائدے میں تو یہی ہے کہ آپ اس تحریک التوائے کار کو limine میں بحث کے لئے منظور کر لیں۔

جناب سپیکر: شیخ صاحب! میں جب بھی اس تحریک التوائے کار پر order کروں گا تو آپ کے فائدے میں ہی کروں گا۔ Don't worry

شیخ علاؤ الدین: جناب سپیکر! بہت شکریہ

جناب سپیکر: گوندل صاحب! کیا اس تحریک التوائے کار کو Monday تک کے لئے pending کر دیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کا مفصل جواب منگوانا ہے اس لئے اس تحریک التوائے کار کو Monday سے آگے رکھیں۔ شیخ علاؤ الدین: جناب سپیکر! آج آپ اچھے موڈ میں ہیں لہذا اپنی powers استعمال کرتے ہوئے اس تحریک التوائے کار کو بحث کے لئے منظور کریں۔ میں آپ کو بتاتا ہوں کہ یہ شادی ہال والے، تھری سٹار اور فور سٹار ہوٹلوں والے والدین کے ساتھ کیا کچھ کر رہے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کو آپ اگلی جمعرات تک کے لئے pending فرمادیں۔

شیخ علاؤ الدین: جناب سپیکر! آج کل یہ قوم تو اب اس کارڈ پر جانا چاہتی ہے کہ جہاں لمبی لمبی dishes ملیں ورنہ باقی لوگوں کو کہہ دیتے ہیں کہ میں تو ڈاکٹر کے پاس جا رہا ہوں حالانکہ یہ کسی اور کھانے پر جا رہے ہوتے ہیں۔ آپ اس تحریک التوائے کار کو جواب لئے بغیر limine میں بحث کے لئے منظور کر لیں۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو Wednesday تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ شیخ علاؤ الدین: گوندل صاحب! آپ بھی کہہ دیں کہ اس تحریک التوائے کار کو منظور کر لیا جائے۔ تئیں وی کچھ خُدا دا خوف کرو۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو منظور کرنے کے لئے گوندل صاحب سے پوچھنا کوئی ضروری نہیں ہے۔

شیخ علاؤ الدین: جناب سپیکر! اگر گوندل صاحب بھی میرے ساتھ آپ کو درخواست کر دیتے تو ہو سکتا ہے کہ آپ کا دل پسینج جاتا ویسے تو مشکل ہی ہے۔

جناب سپیکر: میں نے اس تحریک التوائے کار پر کھ دیا ہے کہ یہ important ہے۔

شیخ علاؤ الدین: جناب سپیکر! بہت شکریہ

جناب سپیکر: اگلی تحریک التوائے کار نمبر 911/14 بھی شیخ علاؤ الدین صاحب کی ہے۔ اس میں جناب نے کیا گل کھلائے ہیں؟

صوبہ کے میڈیکل کالجوں میں خلاف قواعد داخلوں کا انکشاف

شیخ علاؤ الدین: جناب سپیکر! یہ بھی اتفاق ہے کہ آپ میرے گلوں سے خوش ہوتے ہیں۔ شکریہ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ Pakistan Medical & Dental Council (PMDC) نے ایسے تمام میڈیکل کالج جنہوں نے Admission Rules کی خلاف ورزی کی ہے، ایسے تمام طلباء و طالبات جن کو over & above داخلے دیئے گئے ہیں ان کے تمام داخلوں کو غیر قانونی قرار دے دیا ہے جس سے سینکڑوں طلباء و طالبات کا مستقبل خطرے میں پڑ گیا ہے۔ PMDC نے سائیو ال میڈیکل کالج کی رجسٹریشن بھی خارج کر دی ہے اور اس طرح تین سو طلباء و طالبات کا مستقبل اندھیرے میں ڈوب گیا ہے۔ آٹھ ایسے کالج جنہوں نے داخلہ قوانین کی خلاف ورزی کی ہے، ان کے طلباء کا کیا بنے گا جس میں نواز شریف میڈیکل کالج گجرات، راولپنڈی میڈیکل کالج راولپنڈی، پنجاب میڈیکل کالج فیصل آباد شامل ہیں۔ ان کالجوں میں 325 طلباء داخل کئے گئے جبکہ سیٹیں صرف 250 تھیں۔۔۔

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شیخ صاحب! اپنی بات جاری رکھیں۔

شیخ علاؤ الدین: جناب سپیکر! مجھے سمجھ ہی نہیں آئی اور یہ in transit ہو گیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ اپنی تحریک پڑھنے میں مصروف تھے۔ بس اچانک ہو گیا ہے۔

شیخ علاؤ الدین: جناب سپیکر! یہ تو during the flight ہوا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ اپنی تحریک التوائے کار مکمل کریں۔

شیخ علاؤ الدین: جناب سپیکر! نشتر میڈیکل کالج نے بھی 325 طلباء داخل کئے جبکہ سیٹیں 250 تھیں۔

قائد اعظم میڈیکل کالج بہاولپور نے 25 طلباء زائد داخل کئے۔ سروسز انسٹیٹیوٹ آف میڈیکل کالج

لاہور نے 50 زائد طلباء داخل کئے۔ شیخ زید میڈیکل کالج رحیم یار خان نے 50 زائد طلباء داخل کئے۔

طلباء یا ان کے والدین کو کچھ علم ہی نہ تھا کہ یہ سب کچھ کیسے ہوا؟ پچھلے سال بھی PMDC نے & over admission کے فی طالب علم کو 50 ہزار روپے جرمانہ کر کے one time regularize کیا تھا۔ زمینی حقائق یہ بھی ہیں کہ تقریباً تمام میڈیکل کالجوں میں faculty کی شدید کمی کا سامنا ہے جس کا اندازہ اس طرح لگایا جاسکتا ہے کہ صرف میڈیسن کے شعبہ میں 20 پروفیسرز کی سیٹیں خالی پڑی ہیں۔ میڈیکل کالجوں کا قیام بظاہر بڑا خوش کن امر ہے لیکن ایسے کالجوں کا کیا فائدہ جو قوم کی اہم ضرورت تو پوری نہ کر سکیں بلکہ اٹا طلباء اور والدین کو نہ ختم ہونے والے مسائل کا شکار کر دیں لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔ صرف ایک فقرہ مزید add کرنے کی اجازت چاہوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

شیخ علاؤ الدین: جناب سپیکر! انہی حالات میں راولپنڈی میڈیکل کالج جس کے نیچے بے نظیر میڈیکل ہسپتال اور ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال آتے ہیں، ان کا چیئر مین ایک ڈنگر ڈاکٹر بنا دیا گیا ہے۔ میں ذمہ داری سے عرض کر رہا ہوں کہ ایک ڈنگر ڈاکٹر کو ان کا چیئر مین بنا دیا گیا ہے۔ آپ دیکھ لیں کہ جب ان ہسپتالوں اور راولپنڈی میڈیکل کالج کا چیئر مین ایک ڈنگر ڈاکٹر ہو گا تو پھر ایسے کالجوں کو چلانے کا کیا فائدہ ہو گا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب لے لیتے ہیں۔ جی، گوندل صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! حکومت پنجاب محکمہ صحت نے 2010 میں حکومت کی منظوری سے چار نئے میڈیکل کالجوں کی منظوری دی جن میں کالج کی استطاعت کو مد نظر رکھتے ہوئے داخلے کی سیٹیں بھی مختص کی ہیں۔ محکمہ صحت حکومت پنجاب کی طرف سے میڈیکل کالجوں میں منظور شدہ سیٹیں اور Pakistan Medical & Dental Council (PMDC) کی طرف سے دی گئی سیٹوں کی منظوری میں اختلاف سامنے آیا جس کے بعد یہ مسئلہ زیر بحث لایا گیا کہ میڈیکل کالجوں نے طلباء کے داخلے اپنی مختص سیٹوں سے زائد کئے ہیں۔ اس ضمن میں گزارش ہے کہ محکمہ صحت نے چند میڈیکل کالجوں کی استطاعت کو مد نظر رکھتے ہوئے اس میں داخلہ کی سیٹیں بڑھادی ہیں جبکہ PMDC کے ریکارڈ میں وہی پرانا ریکارڈ موجود تھا جس میں سیٹیں کم تھیں۔ حال ہی میں محکمہ صحت اور PMDC کے مابین تمام معاملات طے پا چکے ہیں جس کے بارے میں notification جلد جاری ہو جائے گا۔ PMDC نے زائد طلباء کو 50 ہزار روپے فی کس کے

حساب سے ایک مرتبہ penalize کر کے regularize کر دیا تھا تاکہ طلباء کا مستقبل خطرے میں نہ پڑے۔ اس ضمن میں گزارش ہے کہ متعلقہ کالجوں کے پرنسپل صاحبان اور PMDC سے بات چیت ہو گئی ہے اور اس کا مستقل لائحہ عمل نکال لیا گیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ صاحب! آپ نے جو دوسری بات کی ہے اس کے لئے کوئی تحریک لے آئیں تاکہ اس کا جواب لیا جائے کہ اس ڈنگر ڈاکٹر کو کس طرح چیئر مین بنایا گیا ہے؟
شیخ علاؤ الدین: جناب سپیکر! میں اپنی تحریک التوائے کار کو stress نہیں کر رہا لیکن یہ جواب نامکمل ہے۔ میں نے خود اپنی تحریر میں کہا ہے کہ 13-2012 میں 50 ہزار روپیہ اور انہوں نے پھر وہی repeat کیا ہے۔ یہ طلباء کا مسئلہ ہے میں اس کو stress نہیں کرتا، آپ خود اس کا انصاف کیجئے گا کہ میرے بھائی نے جو جواب دیا ہے اگر یہ جواب 13-2012 میں دیا جاتا تو درست تھا لیکن یہ repeat ہوا ہے۔ یہ تمام over and above admissions خطرے میں ہیں تاوقتیکہ اس کو regularize نہ کیا جائے اور والدین بھی والدین کی جیب سے ہوگا۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے لہذا یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 14/920 چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب کی ہے۔ محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ!

پنجاب یونیورسٹی کی خواتین کھلاڑیوں کو قوت بڑھانے کے لئے

ممنوعہ ادویات کے استعمال کے سکینڈل کا انکشاف

چودھری عامر سلطان چیمہ: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "سٹی-42" کی خبر کے مطابق پنجاب یونیورسٹی کی خواتین کھلاڑیوں میں ممنوعہ ادویات کے زبردستی استعمال کا سکینڈل، سپورٹس ڈیپارٹمنٹ کے ظلم کی شکار متاثرہ کھلاڑیوں کا خط منظر عام پر آگیا۔ سکالر شپ ختم کرنے کی دھمکی دے کر زبردستی کیپسول، گولیاں اور انجکشن دیئے جاتے ہیں جس سے خواتین کھلاڑی خطرناک بیماریوں میں مبتلا ہو گئیں۔ پنجاب یونیورسٹی کے شعبہ سپورٹس سائنسز میں خواتین کھلاڑیوں کو قوت بڑھانے کے لئے ممنوعہ ادویات کے استعمال کا سکینڈل سامنے آیا ہے جس میں ایڈیشنل ڈائریکٹر سپورٹس شمسہ ہاشمی کو مرکزی کردار ٹھہرایا گیا ہے۔ متاثرہ کھلاڑیوں کی جانب سے

وزیر اعلیٰ شہباز شریف اور گورنر چودھری سرور کو لکھے گئے خط کی کاپی "سٹی-42" کو بھی موصول ہو گئی۔ خط کے متن کے مطابق ممنوعہ ادویات کے مسلسل استعمال کی وجہ سے کھلاڑیوں کے چسروں پر بال نکلنے کے ساتھ ساتھ وزن بھی بڑھنے لگا ہے اور چند کھلاڑیوں کی آوازیں بھی تبدیل ہونا شروع ہو گئی ہیں جبکہ متعدد خواتین کھلاڑی ان ادویات کے استعمال کی وجہ سے خطرناک بیماریوں میں بھی مبتلا ہو گئی ہیں جن میں سے متعدد کھلاڑی شیخ زید ہسپتال کی ایمرجنسی میں زیر علاج بھی رہی ہیں۔ ایڈیشنل ڈائریکٹر سپورٹس شمسہ ہاشمی نے ان کی زندگیاں خطرے میں ڈال رکھی ہیں اور دوسری یونیورسٹیز کے خلاف فتح کے لئے ممنوعہ ادویات کے استعمال پر مجبور کیا جاتا ہے۔ انکار کرنے والی کھلاڑیوں کو سکارشپ ختم کرنے کی دھمکی دے رکھی ہے۔ متاثرہ کھلاڑیوں نے حکومت پنجاب سے اس سنگین واقعہ کا نوٹس لینے کا مطالبہ کیا ہے تاکہ ان پر ڈھائے جانے والے ظلم کو ختم کرایا جائے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کا جواب ابھی موصول نہیں ہوا لہذا اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کر دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 14/922۔ میاں طارق محمود صاحب!

تحصیل کھاریاں کے مال افسران کا پٹواریوں کو من پسند حلقے الاٹ کرنے کے عوض بھاری رقم وصول کرنے کا انکشاف

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "جذبہ" مورخہ 4 جولائی 2014 کی خبر کے مطابق "تحصیل کھاریاں کے مال افسران کروڑ پتی بن گئے، پٹواریوں کو من پسند حلقے میں تعیناتی پر بھاری فیس کی وصولی، منظور نظر پٹواریوں کو ایک سے زائد حلقے الاٹ کر رکھے ہیں۔" تفصیلات کے مطابق تحصیل کھاریاں یورپ بن گئی وہاں پر تعینات محکمہ مال کے افسران بھی کروڑ پتی بن گئے۔ کھاریاں میں ای ایس او کے عہدہ پر تعینات ایک افسر پٹواریوں کو

ان کے من پسند حلقہ جات میں تعینات کرنے کی بھاری فیس وصول کر رہا ہے۔ جو پٹواری ان کی ڈیمانڈ پوری نہیں کرتا ان کو مختلف حربوں سے پریشان کیا جاتا ہے۔ موصوف افسر نے اپنے من پسند پٹواریوں کو ایک سے زائد حلقے الاٹ کئے ہوئے ہیں۔ متذکرہ صورتحال سے اہل علاقہ کے مکین بے حد پریشان ہیں۔ ان سے پٹواری، فرد زمین، انتقال وغیرہ کی آڑ میں ہزاروں روپے وصول کرتے ہیں۔ اہل علاقہ نے اس صورتحال سے اعلیٰ حکام کو متعدد مرتبہ درخواستیں ارسال کیں اور شکایات درج کروائیں لیکن کوئی پیشرفت نہ ہوئی۔ یہ معاملہ اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کا مفصل جواب نہیں آیا، جو جواب آیا ہے میں اُس سے مطمئن نہیں ہوں لہذا اس تحریک التوائے کار کے مفصل جواب کے لئے next week تک کے لئے pending کر دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں پارلیمانی سیکرٹری صاحب کو بتانا چاہتا ہوں کہ اس کے خلاف انکواری بھی ہوئی ہے جس کی کاپی بھی میرے پاس موجود ہے لہذا معزز پارلیمانی سیکرٹری صاحب next week ایوان میں ذرا تفصیلی جواب دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ next week اس تحریک التوائے کار کا detailed جواب دیجئے گا۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 931/14 محترمہ خنا پرویز بٹ صاحبہ کی ہے۔ جی، محترمہ!

ڈیفنس موٹر لاہور پر رکشا لٹنے سے ماں بیٹی کی ہلاکت

محترمہ خنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ مورخہ 7 جولائی 2014 کے تمام قومی اخبارات میں خبر ہے کہ "لاہور میں رکشا لٹنے سے سلنڈر پھٹ گیا، ماں بیٹی زندہ جل گئیں۔" تفصیل یوں ہے کہ تھانہ فیکٹری ایریا کے علاقہ میں تیز رفتاری کی وجہ سے رکشا لٹنے کے باعث دھماکے سے سلنڈر پھٹ گیا اور رکشا میں آگ لگ گئی جس سے رکشا میں سوار دونوں ماں بیٹی جھلس کر جاں بحق ہو گئیں جبکہ رکشا ڈرائیور فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا حالانکہ رکشا

ڈرائیور کا فرض تھا کہ وہ اُن ماں بیٹی کو رکشا سے نکالتا لیکن اس نے ایسا نہیں کیا، معصوم بچی جو رکشا اُلٹنے سے باہر آگئی تھی وہ اپنی والدہ کو رکشا میں سے نکالنے کی کوشش کرتی رہی لیکن کامیاب نہ ہو سکی اور ماں کے ساتھ ہی اس دنیائے فانی سے رخصت ہو گئی۔ یہ کوئی پہلا واقعہ نہیں ہے بلکہ آئے روز ایسے واقعات کا رونما ہونا معمول بن گیا ہے اور ان واقعات کے ذمہ دار ڈرائیور اور متعلقہ ادارے جن کے ذمہ ان کی چیکنگ ہے وہ ہیں۔ بہت ساری ویگنوں میں بھی سلنڈر پھٹنے سے بے شمار قیمتی جانیں ضائع ہو چکی ہیں لیکن آج تک ایسے واقعات کی روک تھام کے لئے کوئی تدارک نہیں کیا گیا۔ ہونا تو یہ چاہئے کہ جب بھی کسی گاڑی یا رکشا میں گیس سلنڈر لگتا ہے تو متعلقہ ادارہ اسے اچھی طرح چیک کرے اور ان کی چیکنگ تک کسی بھی گاڑی یا رکشا میں سلنڈر fix نہ کیا جائے تاکہ ایسے حادثات سے بچا جاسکے۔ حکومت نے تو اس مقصد کے لئے ادارہ بنایا ہوا ہے۔ اس میں ملازمین اور افسران بھی تعینات کئے ہوئے ہیں تاکہ وہ ایمانداری سے اپنے فرائض سرانجام دیں تاکہ ایسے واقعات رونما نہ ہوں لیکن وہ اپنے فرائض سے پہلو تہی کرتے ہیں اور ان کی ہی ملی بھگت سے ایسے واقعات میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اس خبر سے بالعموم پنجاب بھر اور بالخصوص لاہور کے شہریوں میں انتہائی تشویش پائی جاتی ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! یہ درست ہے کہ مورخہ 6 جولائی 2014 کو بوقت ایک بجے دوپہر رکشا نمبر LU-3570 جو کہ قینچی سے ڈیفنس موٹر کی طرف جا رہا تھا۔ ڈرائیور کی غفلت، لاپرواہی اور تیز رفتاری کی وجہ سے سڑک کے انتہائی بائیں کنارے پر سڑک کے فٹ پاتھ سے ٹکرا کر الٹ گیا جس کے بعد پٹرول اور ایل پی جی سلنڈر سے گیس لیک ہونے کی وجہ سے رکشا میں آگ لگ گئی۔ رکشا میں بیٹھی ہوئی دو مسافر خواتین حواس باختہ ہونے کی وجہ سے باہر نہ نکل سکیں اور آگ میں جھلس کر ہلاک ہو گئیں جبکہ ہلاک ہونے والی ایک خاتون کا بیٹا اور رکشا ڈرائیور باہر نکل کر بچ گئے۔ یہ حادثہ صریحاً ڈرائیور کی غفلت اور لاپرواہی کی وجہ سے پیش آیا اور اس کے رکشا کا سلنڈر نہیں پھٹا لیکن پٹرول اور گیس لیک ہونے کی وجہ سے آگ لگ گئی۔ تھانہ فیکٹری ایریا پولیس نے مقدمہ نمبر 1070/2014 درج کر کے ڈرائیور رکشا کو گرفتار کر کے چالان مرتب کر دیا ہے۔ اخباری خبر میں متعلقہ محکموں کو مورد الزام ٹھہرایا گیا ہے جبکہ اس اہم ترین مسئلے کے حل کے لئے مورخہ 26-09-2013 کو اوگرا کے ہیڈ آفس اسلام آباد میں ایک نہایت اہم اجلاس ہوا جس میں تمام

صوبوں کے سیکرٹری ٹرانسپورٹ، انسپکٹر جنرل آف پولیس اور موٹر وہیکل ایگزامینرز اور انسپکٹر جنرل موٹر وے پولیس، چیف انسپکٹر ایکسپلوزیو، ڈائریکٹر جنرل ایچ ڈی آئی بی اور آل پاکستان سی این جی ایسوی ایشن کے نمائندوں نے شرکت کی اور اس اجلاس میں ہر قسم کی گاڑیوں میں سی این جی کے سلنڈروں اور کٹ کی صحیح جگہ تنصیب اور معیار کے بارے میں احکامات جاری کئے گئے۔ اس سلسلے میں محکمہ ٹرانسپورٹ حکومت پنجاب نے پورے پنجاب میں اپنے ذیلی دفاتر کے ذریعے روزانہ کی بنیاد پر گاڑیوں کی چیکنگ کا سلسلہ شروع کیا ہوا ہے اور ان اقدامات کو جنگی بنیادوں پر آئندہ بھی جاری رکھا جائے گا۔ عوام الناس کے جان و مال کی حفاظت کے پیش نظر حکومت پنجاب محکمہ ٹرانسپورٹ کے کئے گئے اقدامات کے نتیجے میں کئی گاڑیوں کے خلاف کارروائی عمل میں لائی جا چکی ہے جن کی تفصیل چالان گاڑیوں کو بند کرنا، فٹنس کے سرٹیفکیٹ وغیرہ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے لہذا یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار بھی ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ تحریک التوائے کار کو بھی dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 14/940 چودھری عامر سلطان چیمبر صاحب، محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ!

مویشی منڈیوں کی فیس ختم کرنے سے عام آدمی فائدے سے محروم

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "دنیا" مورخہ 5 جولائی 2014 کی خبر کے مطابق حکومت کی جانب سے بلدیاتی ٹیکسوں کے خاتمہ سے عام شہری مستفید نہیں ہو سکے۔ پنجاب بھر کی مویشی منڈیوں میں جانوروں کی خرید و فروخت پر فیس ختم ہونے سے کاروباری حضرات کو فائدہ ضرور پہنچا لیکن گوشت اور دودھ سستا ہونے کی بجائے پہلے سے بھی مہنگے ہو گئے۔ بلدیاتی اداروں کو 3- ارب روپے کی سالانہ آمدن سے محروم کر کے بنائی گئی کیٹل مینجمنٹ کمپنیوں کی جانب سے عام شہریوں کو فائدہ پہنچانے کے حوالے سے کوئی حکمت عملی وضع نہ کی جاسکی۔ مویشی منڈیوں میں چھ روز تک خرید و فروخت سے بھی جانوروں کی قیمتوں میں کمی آئی نہ ہی بیوپاریوں، قصابوں اور شیر فروشوں نے شہریوں پر رحم کیا۔ یکم جولائی 1999 کو بھی محصول چوکنگی اور

ضلع ٹیکس ختم کر دیا گیا جس سے بلدیاتی ادارے اس وقت 7- ارب 32 کروڑ روپے کی آمدن سے محروم ہو گئے تاہم سینکڑوں اشیاء جن سے یہ ٹیکس وصول کیا جاتا تھا میں سے ایک بھی سستی نہ ہوئی۔ صرف بلدیہ عظمیٰ لاہور اور ضلع کوئٹہ کی ڈیڑھ ارب روپے سے زائد آمدن متاثر ہوئی جس سے ہر سال دس فیصد کا اضافہ ہونا تھا۔ جنرل سیز ٹیکس سے بلدیاتی اداروں کو جو share جاری کیا جا رہا ہے وہ متوقع آمدن سے کئی گنا کم ہے۔ Octroi اور ایکسپورٹ ٹیکس کے خاتمہ کا فائدہ بھی شہریوں کی بجائے کاروباری حضرات کو پہنچا جس کی وجہ ٹیکسوں کے خاتمہ کے بعد عام شہریوں کو فائدہ پہنچانے کے لئے اشیاء کے نرخوں میں کمی نہ کروانا اس حوالے سے حکومتی سطح پر ٹھوس اقدامات نہ ہونا تھے۔ ذرائع کے مطابق اگر کیٹل مارکیٹوں میں جانوروں کی خرید و فروخت پر ٹیکس ختم کرنے کے بعد عام شہریوں کو فائدہ پہنچانے کے حوالے سے اقدامات نہ کئے گئے تو ماضی کی طرح اس کا مقصد بھی کاروباری حضرات کو فائدہ پہنچانا اور بلدیاتی اداروں کے وسائل میں کمی ہو سکتا ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! گورنمنٹ آف پنجاب نے لائیو سٹاک سیکٹر کی فلاح و بہبود، چھوٹے کسانوں، مویشی پال حضرات کی فلاح و بہبود اور ان کی بھلائی کے لئے اور مویشی منڈیوں سے کرپشن و بھتہ مافیا اور ٹھیکیدار مافیا کو یکسر ختم کرنے کے لئے پنجاب کی مویشی منڈیوں میں جانوروں کی خرید و فروخت پر لاگو فیس کو یکم جولائی 2014 سے فلاح عامہ کی خاطر ختم کر دیا ہے تاکہ چھوٹے کسانوں اور مویشی پال حضرات کو اس سے فائدہ پہنچایا جاسکے اور لائیو سٹاک جو کہ ہماری معیشت کا اہم حصہ ہے اس کو بھی فائدہ پہنچ سکے۔ وہ بلدیاتی ادارے جن کی مویشی منڈیوں کی مد میں آمدن میں کمی ہو رہی تھی اس کی تلافی کے لئے ان بلدیاتی اداروں کی ماہانہ گرانٹ میں اضافہ کی تجویز زیر غور ہے جس کو جلد ہی منظور کیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے اس لئے یہ تحریک التوائے کار dispose کی جاتی ہے۔ اب تحریک التوائے کار کا وقت ختم ہوتا ہے۔

سرکاری کارروائی

رپورٹیں

(جو پیش ہوں)

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈا پر درج ذیل سرکاری کارروائی Laying of Reports ہے۔

پنجاب بیت المال کی سالانہ کارکردگی رپورٹس برائے سال

2011-12 اور 2013 کا ایوان میں پیش کیا جانا

MR DEPUTY SPEAKER: The Annual Performance Report of Punjab Bait-ul-Mall for the year 2011-12 and 2013. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS

(Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I lay the Annual Performance Report of Punjab Bait-ul-Maal for the year 2011-12 and 2013.

MR DEPUTY SPEAKER: The Annual Performance Report of Punjab Bait-ul-Maal for the year 2011-12 and 2013 have been laid.

ڈویلپمنٹ اتھارٹیز فیصل آباد، گوجرانوالہ، راولپنڈی اور ملتان کی سالانہ رپورٹس

برائے سال 2012-13 کا ایوان میں پیش کیا جانا

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Annual Reports of Faisalabad Development Authority, Gujranwala Development Authority, Rawalpindi Development Authority and Multan Development Authority for the year 2012-13. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS

(Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I lay the Annual Reports of Faisalabad Development Authority, Gujranwala Development Authority, Rawalpindi Development Authority and Multan Development Authority for the year 2012-13.

MR DEPUTY SPEAKER: The Annual Reports of Faisalabad Development Authority, Gujranwala Development Authority, Rawalpindi Development Authority and Multan Development Authority for the year 2012-13 have been laid.

پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سالانہ رپورٹ برائے سال 2012-13
کا ایوان میں پیش کیا جانا

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Annual Report of Punjab Public Service Commission for the year 2012-13. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS

(Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I lay Annual Report of Punjab Public Service Commission for the year 2012-13.

MR DEPUTY SPEAKER: The Annual Report of Punjab Public Service Commission for the year 2012-13 has been laid.

پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی لاہور کی سالانہ رپورٹ برائے سال 2012-13
کا ایوان میں پیش کیا جانا

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Annual Report of Parks and Horticulture Authority Lahore for the year 2012-13. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS

(Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I lay the Annual Report of Parks and Horticulture Authority Lahore for the year 2012-13.

MR DEPUTY SPEAKER: The Report of Parks and Horticulture Authority Lahore for the year 2012-13 has been laid.

ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی (TEVTA) کی سالانہ
رپورٹ برائے سال 2011-12 کا ایوان میں پیش کیا جانا

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Annual Report of Technical Education and Vocational Training Authority (TEVTA) for the year 2011-12. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS

(Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I lay the Annual Report of Technical Education and Vocational Training Authority (TEVTA) for the year 2011-12.

MR DEPUTY SPEAKER: The Report of Technical Education and Vocational Training Authority (TEVTA) for the year 2011-12 has been laid.

رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، رانا صاحب!

رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان: جناب سپیکر! میں ایک اہم مسئلہ کی طرف حکومت پنجاب کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ میری گزارش یہ ہے کہ پنجاب حکومت نے ایک بڑا اچھا قدم اٹھایا کہ مویشی منڈیوں سے عام خریداروں کے لئے فیس ختم کر دی گئی ہے لیکن اس کے against ضلعی حکومتوں اور ٹی ایم اے کی آمدن بالکل ختم ہو گئی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ٹی ایم اے کو جو ماہانہ ڈویلپمنٹ گرانٹ دی جاتی تھی وہ بھی بند ہو گئی ہے۔ اس سے پنجاب کی تمام ٹی ایم اے اس وقت deficit کا شکار ہیں۔ ان کے پاس آئندہ ماہ کی تنخواہ دینے کے لئے بھی پیسے نہیں ہیں۔ ان کو گورنمنٹ کی طرف سے ایسا کوئی نوٹیفیکیشن نہیں دیا گیا جس میں مویشی منڈیوں کے against نہیں رقم کی کوئی transaction ہو یا ان کی جو ڈویلپمنٹ گرانٹ روکی گئی ہے اس کے against ان کو بتایا گیا ہو کہ آپ کو اتنی رقم ہم آئندہ ماہ تک دے دیں گے یا اس سہ ماہی کے مکمل ہونے یا پچھ ماہ مکمل ہونے پر دے دیں گے۔ اس وقت پنجاب کی ٹی ایم اے میں ڈویلپمنٹ کا کام اور ان کی تنخواہوں کا مسئلہ بڑا گھمبیر بن گیا ہے۔ اس وقت وزیر قانون صاحب یہاں پر تشریف فرما ہیں جو کہ وزیر خزانہ بھی ہیں میں ان سے گزارش کروں گا کہ اس پر action take up کریں تاکہ پنجاب کا یہ اہم مسئلہ حل ہو سکے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا صاحب! آپ کی بات بالکل ٹھیک ہے۔ آپ اس پر کوئی تحریک یا قرارداد لائیں۔ آپ اجلاس کے بعد وزیر خزانہ کے ساتھ بیٹھ کر discuss بھی کر لیں۔

پوائنٹ آف آرڈر

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ملک صاحب!

محکمہ خوراک کے سوال کے حوالے سے رپورٹ کا ایوان میں طلب کیا جانا جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں نے وقفہ سوالات کے دوران گزارش کی تھی کہ پچھلے اجلاس میں محکمہ خوراک کے ایک سوال کے حوالے سے ایک رپورٹ آج کے وقفہ سوالات میں submit ہونی تھی۔ سپیکر صاحب نے محکمہ خوراک کے ذمہ داران کے ذمہ یہ رپورٹ لگائی تھی جس کا ابھی تک پتا نہیں چلا۔ وہ رپورٹ بہت اہم ہے، وہ آج پیش ہونی تھی لیکن پیش نہیں ہوئی۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ میرا آج کے وقفہ سوالات میں ایک سوال 3728 تھا اس کی سہیوال کے عوام کے لئے بہت اہمیت ہے۔ اس حوالے سے مہربانی کریں اور اس سوال کو اگلے اجلاس کے لئے pending کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! معذرت کیونکہ اس وقت سپیکر صاحب یہاں موجود تھے۔ وہ ختم کر چکے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں نے انہیں گزارش کی تھی۔ جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! وقفہ سوالات ختم ہو چکا ہے اور ہم ایجنڈا کے آخر پر ہیں اس لئے معذرت چاہتا ہوں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سپیکر صاحب رپورٹ کے بارے میں کہہ کر گئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، میں بات کرتا ہوں وہ رپورٹ منگوا لیتے ہیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ملک صاحب! ذرا مختصر کیجئے گا۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! بات کرنے کے لئے کھڑے ہوتے ہیں۔ ایک رومن فلاسفر تھا اس نے کہا تھا کہ مجھے سوال کرنے کا حق مجھے زندہ رہنے کا احساس دیتا ہے۔ مہربانی کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ملک صاحب! بات کریں۔

پنجاب کے ٹی ایم ایز میں فنڈ کی کمی کی وجہ سے فلاحی و ترقیاتی کام متاثر ہونے کا خدشہ ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! یہاں وزیر خزانہ بیٹھے ہیں۔ اس وقت رانا منور صاحب نے جو issue اٹھایا ہے یہ اس وقت اتنا burning ہے کہ یہ صرف تنخواہوں کا معاملہ نہیں ہے بلکہ Public Health اور Sanitation بھی متاثر ہو رہی ہے۔ ٹی ایم ایز عملی طور پر dysfunctional ہو چکے ہیں۔

جناب سپیکر! میری گزارش سن لیں، وزیر خزانہ اس پر ایک مہربانی کریں۔ اگر اجازت دیں تو آپ کی توجہ چاہتا ہوں۔ گزارش یہ ہے کہ صرف مویشی منڈیوں کے فنڈز ان کی فیسیں معاف کر کے روکے نہیں گئے بلکہ ڈسٹرکٹ قصور، ننکانہ صاحب اور شیخوپورہ بھی ایل ڈی اے کے اُس ایکٹ میں آگئے ہیں۔ ٹی ایم ایز کو وہاں نقشہ فیس، بس سٹینڈوں کے کرائے اور تمام قسم کی collections کرنے سے روک دیا گیا ہے اور وہ collections اب ایل ڈی اے کرتی ہے۔ ایل ڈی اے کا کوئی functional infrastructure ان اضلاع میں قائم نہیں ہے۔ ہمارے دیہات تو پہلے ہی dump yard تھے، وہاں پر اتنی بری حالت ہے۔ ڈینگہ پر تو ہم نے قابو پایا مگر cholera وہاں پر پھیلے گا وہ ہم روک نہیں سکیں گے۔ فنانس منسٹر اس کو on a very serious note لیں جو آپ کی حکومت کی عملداری تھی، جو writ of the Government تھی وہ ٹی ایم ایز کے ذریعے نافذ تھی۔ اب وہ ٹی ایم ایز dysfunctional ہو چکے ہیں۔ آج تنخواہیں دینا تو ناوارد، وہاں پر جو نالیاں صاف کروانے کا انتظام تھا وہ بھی بالکل delete ہوتا جا رہا ہے۔ میری on the floor of the House وزیر خزانہ کو آپ کی وساطت سے یہ عرض ہوگی، یہ معاملہ ان سے متعلق ہے اور وہ لاء منسٹر بھی ہیں لہذا وہ اس serious note پر اس کا عارضی طور پر بندوبست کریں اور کل یا پرسوں تک آپ کو بتائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! منسٹر صاحب نے یہ note کر لیا ہے۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ آپ اور رانا صاحب اس پر تحریک التوائے کار لے کر آئیں۔

رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان: میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا صاحب! آپ تشریف رکھیں اور منسٹر صاحب کی بات سنیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! اس پر تحریک التوائے کار نہیں بنتی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب سپیکر! یہ جو معزز ممبران نے مویشی منڈی کے حوالے سے بات کی ہے وہ ٹی ایم ایز کی jurisdiction میں آتی تھیں اور وہاں ان سے

revenue بھی collect کرتے تھے۔ مگر ان میں بھی بہت سی problems تھیں۔ جس طرح سے یہ Octroi system تھا جس سے لوگوں کو بہت زیادہ problems ہوتی تھیں اسی طرح سے یہ مویشی منڈی سے بھی بہت problems ہوتی تھیں جس کی وجہ سے حکومت نے ایک اصولی فیصلہ کیا ہے کہ مویشی منڈی کی فیس وغیرہ کو ختم کر دیا جائے۔ اس سلسلے میں چیف منسٹر کی instructions پر لوکل گورنمنٹ کی ایک کمیٹی بنائی گئی ہے جو اس پر اپنی سفارشات لا رہی ہے کہ ٹی ایم ایز کے پاس جو funds کی کمی ہے اس کو کس طرح دور کیا جائے۔ میں معزز ممبران سے کہوں گا کہ مجھے ایک یا دو دن کا ٹائم دے دیں، انشاء اللہ کل یا پرسوں میں لوکل گورنمنٹ اور فنانس ڈیپارٹمنٹ کی ایک میٹنگ کر کے اس کو finalize کر کے ایوان میں جواب دے دوں گا۔

بحث

جمہوریت سے متعلقہ قرارداد پر عام بحث

(--- جاری)

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! واقعی ہی میرے علم میں بھی یہ بات آئی ہے اس لئے اس معاملے کو seriously دیکھیں ان کی بات بالکل valid ہے۔ آج کے ایجنڈے کی اگلی item جمہوریت سے متعلق قرارداد پر عام بحث ہے۔ قرارداد مورخہ 20- اکتوبر 2014 کو وزیر قانون پیش کر چکے ہیں اور اس پر بحث کا آغاز ہو چکا ہے۔ آج بھی اس قرارداد پر بحث جاری رہے گی۔ میرے پاس بائیس معزز ممبران کی فہرست موجود ہے اور جو مزید معزز ممبران اس بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنے نام سیکرٹری اسمبلی کو بھجوادیں۔ جی، جناب ماجد ظہور! آپ کا نام ہے۔

جناب ماجد ظہور: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! یہ بڑی خوش آئند بات ہے کہ پرسوں علامہ طاہر القادری صاحب نے اپنا دھڑنا ختم کرنے کا اعلان کر دیا اور تحریک انصاف کے چیئر مین عمران خان صاحب نے یہ اعلان کیا ہے کہ وہ اپنا musical protest اُسی طرح جاری رکھیں گے۔ انہوں نے ساتھ ہی وہی اپنے پرانے سٹائل میں اپنی خفت مٹانے اور شرمندگی ختم کرنے کے لئے یہ اعلان کیا کہ میں محرم کے بعد ایک نئی تحریک شروع کرنے والا ہوں، جو کام میں شروع کرنے والا ہوں، اس کو سوچ کر بھی مجھے (ن) لیگ اور اس کے کارکنوں پر ترس آتا ہے۔ یہ عمران خان صاحب کا ایک سٹائل ہے، وہ کبھی کسی انداز میں (ن) لیگ کو دھمکی دیتے ہیں، کبھی وہ میاں محمد نواز شریف کے بارے میں کہتے ہیں

کہ وہ مجھ سے اتنے زیادہ خوف زدہ ہو گئے ہیں کہ میں نے سنا ہے کہ وہ sleeping pills لیتے ہیں پھر بھی نیند نہیں آتی۔ میں خان صاحب کو یہ کہنا چاہتا ہوں کہ خان صاحب! ہم آپ سے بڑی اچھی طرح واقف ہیں کہ آپ کتنے بہادر ہیں۔ ہمیں وہ وقت بڑی اچھی طرح یاد ہے کہ جب پنجاب یونیورسٹی میں چند طالب علموں نے آپ کو گریبان سے پکڑ کر گھسیٹا، آپ کو طمانچے لگاتے ہوئے ایک کمرے میں بند کر دیا تھا اور آپ بھگی بلی کی طرح وہاں بیٹھے ہوئے تھے۔ ہم نے کل بھی اس واقعہ کی مذمت کی تھی اور آج بھی آپ ملک میں جو فحاشی ازم پھیلانے کی کوشش کر رہے ہیں، ہم آج بھی اس کی مذمت کرتے ہیں۔ آپ میاں محمد نواز شریف کے اعصاب کی بات کرتے ہیں تو ساری قوم کو یہ یاد ہے کہ عدلیہ کے خلاف، عدلیہ کی بجالی کے لئے جو تحریک چلی تھی، میاں محمد نواز شریف صاحب ایک ہزار threats کے باوجود اس قافلے کو lead کر رہے تھے اور آپ اس وقت کسی بند کمرے میں چھپ کر اس چیز کا انتظار کر رہے تھے کہ یہ جو جلوس میاں صاحب کی قیادت میں عدلیہ کو بحال کرنے جا رہا ہے اس کا کوئی فیصلہ ہو تو آپ باہر نکلیں۔ آپ کی بہادری سے ساری قوم واقف ہے لیکن اصل میں عمران خان صاحب آپ کا ایجنڈا یہ ہے کہ آپ اس ملک کو سیاسی استحکام نصیب نہیں کروانا چاہتے۔ آپ عالمی طاقتوں کے ایجنڈے پر ہیں اور ساری قوم کو معلوم ہے کہ آپ کے دھرنوں کے لئے پیسہ کہاں سے آ رہا ہے۔ آپ مجھے بتائیں چار ماہ پہلے میاں محمد نواز شریف آپ کی رہائش گاہ پر جاتے ہیں، وہاں پر آپ ان کو چائے بھی پلاتے ہیں اور ان کے ساتھ اپنے ذاتی معاملات بھی discuss کرتے ہیں، اس وقت آپ کے سامنے یہ دھاندلی اور سارے معاملات کیوں نہیں تھے؟ لیکن اصل میں وجہ یہ تھی کہ پاکستان سیاسی استحکام کی طرف جا رہا تھا اور پاکستان معاشی ترقی کی طرف جا رہا تھا۔ تین عوامل پاکستان کی ترقی میں سب سے بڑی رکاوٹ تھے۔ پہلا، ہشتنگردی کا مسئلہ تھا وہ بھی حل ہو رہا تھا۔

جناب سپیکر! دوسرا energy crisis کا مسئلہ تھا، اس کے لئے بھی چائنہ ماں پر پراجیکٹ لگا رہا تھا۔ آپ دیکھیں ساڑھے دس ہزار میگاواٹ کے پراجیکٹ چائنہ نے یہاں پر شروع کرنے تھے، آپ نے ان کا راستہ روک دیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ کوئی چھوٹی بات نہیں ہے اور پھر آپ نے پاکستان کے سب سے عظیم دوست چائنہ کے صدر کے لئے تضحیک آمیز الفاظ استعمال کئے، آپ نے یہ کہا کہ ان کا دورہ تو پاکستان کے لئے تھا ہی نہیں، چائنہ تو پاکستان کی مدد نہیں کر رہا بلکہ چائنہ تو بڑے heavy interest پر پاکستان کو loan دے رہا ہے۔ آپ نے ان کا دورہ پاکستان بھی ملتوی کروایا جو کہ ایک عالمی سازش تھی۔ تیسرا ملک کی ترقی کے لئے جب تک یہاں سیاسی استحکام نہیں ہو گا پاکستان ترقی نہیں کر سکتا اور یہ تینوں

چیزیں آپ کے دھرنے سے پہلے پاکستان کو میسر آرہی تھیں۔ دہشتگردی بھی ختم ہو رہی تھی، بجلی کا بحران بھی ختم ہو رہا تھا اور پاکستان کو یہاں پر سیاسی استحکام بھی نصیب ہو رہا تھا لیکن آپ کے جوائنگینڈم میں یہودی آقا بیٹھے ہیں، آپ ان کے اشارے پر پاکستان آئے تھے، جو پاکستان کو ترقی کرتا اور پھلتا پھولتا نہیں دیکھنا چاہتے۔ اگر آپ محب وطن ہیں اور آپ چاہتے ہیں کہ پاکستان کی عوام ترقی کرے اور غریب عوام کی قسمت درست ہو تو پھر فوری طور پر اپنے دھرنے کو ختم کرنے کا اعلان کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ماجد صاحب! بہت شکریہ۔ جی، میاں طارق محمود صاحب!

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ اس issue پر نیشنل اسمبلی میں بھی بحث ہوئی ہے۔ اس دھرنے کی جو cause عمران خان صاحب نے رکھی ہے وہ یہ تھی کہ چار حلقوں میں دھاندلی ہوئی ہے اور میں حکومت گرانے جا رہا ہوں۔ سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ اس میں حکومت کا کیا کام ہے حکومت اس میں کیا کر سکتی ہے؟ قانون کے مطابق الیکشن کمیشن independent ادارہ ہے، اس نے الیکشن کروایا اور اس وقت حکومت ہماری نہیں تھی بلکہ caretaker گورنمنٹ تھی تو اس وقت اس حکومت کا کیا role تھا کہ ان چار حلقوں میں کسی قسم کی دھاندلی کی سوچ ہوتی۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ الیکشن اتنا fair ہوا ہے جس کی ایک مثال یہ بھی ہے کہ ماڈل ٹاؤن جہاں میاں صاحب کا گھر ہے وہ سیٹ اگر پی ٹی آئی لے گئی ہے تو دوسری سیٹوں میں کیا رکاوٹ تھی؟ میں سمجھتا ہوں کہ سب سے پہلے عمران خان کو یہ سوچنا چاہئے کہ خیبر پختونخوا میں ان کی حکومت بنی تو کیا وہ دھاندلی کی وجہ سے بنی، کیا وہاں انہیں جو سیٹیں ملیں وہ بھی دھاندلی کی وجہ سے ملیں؟ جو کچھ انہوں نے اپنا شعور پاکستان کی سیاست یا پاکستان کی حکومت کے سامنے پیش کیا آپ یقین جانیں کہ آج پاکستان حکومت کو جو نقصان پہنچا وہ ایک طرف ہے لیکن ہر پاکستانی مزدور سے لے کر کارخانہ دار اور زمیندار تک جو نقصان پہنچا ہے اس کی مثال اس سے پہلے کبھی نہیں ملتی۔ ان دھرنوں کی وجہ سے پاکستانی معیشت بری طرح نقصان میں گئی ہے۔ پاکستان کا پوری دنیا میں ایک image جس طرح بڑھ رہا تھا جس طرح پاکستان میں لوگ investment کرنے کے لئے آرہے تھے اور پاکستان ایک بہتری کی طرف جا رہا تھا مگر ان کی وجہ سے image خراب ہوا ہے۔ میں نے یہاں کافی باتیں سنیں، یہاں یہ بھی کہا گیا کہ لوڈ شیڈنگ پر کیا ہوا تو سب کو سمجھ آرہی ہے کہ لوڈ شیڈنگ پر کیا ہو رہا ہے اور اس میں کتنی کمی واقع ہوئی ہے؟ گزارش صرف یہ ہے کہ پوری دنیا کے نقشے کو اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔ برطانیہ میں جب

حکومت بنتی ہے تو ان کے اپوزیشن والے لوگ حکومت کے ساتھ کام کرتے ہیں۔ کیا اوہاما کے ساتھ جس نے الیکشن لڑا وہ اوہاما کی حکومت کی مدد نہیں کر رہا؟

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان کے چار صوبے ہیں جن میں سے ایک صوبائی حکومت ان کے پاس تھی، اپوزیشن میں ان کی اپنی ایک طاقت تھی اور اس صوبہ پنجاب میں بھی ان کی ایک طاقت تھی لیکن انہوں نے جو کیا ہے یہ پاکستان کی تاریخ بتائے گی، جو زیادتی پاکستان کی سیاست اور جمہوریت کے ساتھ انہوں نے کی ہے وہ شاید اپنے آپ کو نو جوان سمجھتے ہیں اور عمر کے اس حصے میں ہیں جب وہ اپنے آپ کو نو جوان سمجھیں تو ویسے ہی اسے کچھ اور سمجھنا چاہئے۔ میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اس نقصان کا کون ذمہ دار ہوگا؟ وہ تاریخ جس میں قوموں اور ملکوں نے ترقی کی اس میں آپ دیکھیں کہ غداروں کے ساتھ کیا سلوک کیا جاتا ہے جو ملک کے ساتھ غداری کرتے ہیں۔ پاکستان میں یہی کمی ہے۔ کبھی ایسا بھی ہوا ہے کہ ایک وزیر اعلیٰ اپنا سارا کام چھوڑ کر کسی اور کام میں لگ جائے۔ آج خیر پختونخوا میں جس طرح کی حکومت ہو رہی ہے اور جو کچھ ہو رہا ہے وہ آپ کے سامنے ہے۔ اس حکومت نے سب سے بڑا جو کام کیا ہے اس کی وجہ سے آج اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے پاکستان دہشتگردی کی لپیٹ سے بالکل نکل رہا ہے۔ آج کی صورتحال سے نمٹنے کے لئے جو measures حکومت نے adopt کئے تھے ان کی مثال یہ ہے کہ پاکستان کو جب ضرورت پڑی تو چائنا پاکستان کے نزدیک آیا جس سے بین الاقوامی طاقتوں کو بڑی تکلیف ہوئی۔ میں سمجھتا ہوں کہ آج پھر جب چائنا پاکستان کے قریب آیا ہے تو یہ وہ تکلیف ہے جو کس رنگ سے سامنے آئی ہے۔ آج پاکستان کی سیاسی جماعتیں جنہوں نے اس وقت اکٹھے ہو کر پاکستان کی جمہوریت کو بچایا وہ سب خراج تحسین کی مستحق ہیں۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ جناب محمد غیاث الدین صاحب!

(اذانِ ظہر)

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: الحمد للہ رب العالمین۔ والعاقبة للمتقین والصلوة والسلام علی رسولہ محمد و علی آلہ واصحابہ و خاتم النبیین ﷺ اجمعین۔ اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ والفتنة اشد من القتل۔ صدق اللہ العظیم۔

جناب سپیکر! آپ کا شکریہ۔ جمہوریت سے متعلق قرارداد جو اس ایوان میں پیش ہوئی اس سے متعلق معزز ممبران جو اپنے خیالات کا اظہار کر رہے ہیں اسی سلسلے میں یہ عاجز بھی کچھ گزارش کرنا چاہتا ہے۔ 14- اگست کو جمہوریت کے خلاف لاہور سے دو نام نہاد پاکستان کے عوام کے خیر خواہوں

نہیں ہاں سے ایک جلوس کی شکل میں اسلام آباد کو مسلسل کئی دن گھیرے رکھا، انہوں نے جمہوریت کو ختم کرنے اور اپنے آپ کو پاکستان کے عوام کا خیر خواہ ثابت کرنے کے لئے ملکی معیشت کو جس طریقے سے بند کرنے کی کوشش کی ہے الحمد للہ پاکستان کی موجودہ حکومت نے جس صبر و استقامت کا مظاہرہ کیا اسی مظاہرے اور صبر کا ہی یہ نتیجہ ہے کہ ان میں ایک نام نہاد لیڈر تھک ہار کر وہاں سے واپس آ چکا ہے اور دوسرا انشاء اللہ العزیز اپنے مقاصد میں ناکام ہو کر واپس آئے گا۔ میں چند باتیں ثبوت کے طور پر کرنا چاہتا ہوں۔ جناب طاہر القادری نے کینیڈا کے اندر بیٹھ کر ایک کتاب ترتیب دی ہے جس کے چند ایک اقتباسات اس خیال سے پیش کرنے لگا ہوں کہ کیا ان کی اپنی تحریر کے مطابق اس کی زد میں طاہر القادری صاحب اور عمران خان صاحب دونوں نہیں آتے؟ طاہر القادری صاحب نے جو کتاب کینیڈا میں بیٹھ کر تصنیف کی ہے وہ "دہشتگردی اور فتنہ خوارج" ہے۔ اس میں وہ دہشتگردی کی تعریف کرتے ہیں، اس کتاب کے صفحہ 237 پر علامہ صاحب رقم طراز ہیں کہ اصطلاح فقہاء میں بغاوت سے مراد ایسی حکومت کے احکام کو نہ ماننا اور اس کے خلاف مسلح خروج کرنا ہے جس کا حق حکمرانی قانون کے مطابق قائم ہوا ہو۔ آگے چل کر لکھتے ہیں کہ باغی جماعت کون ہوتی ہے؟ اسی کتاب کے صفحہ 238 پر لکھتے ہیں کہ فیاباغیا کا معنی مسلم ریاست کی اتھارٹی تسلیم نہ کرنے والا گروہ ہے۔

جناب سپیکر! میں ان دونوں ہستیوں سے پوچھتا ہوں کہ کیا موجودہ حکومت کو حق حکمرانی قانون کے مطابق پاکستان کے عوام نے عطا نہیں کیا، کیا یہ حکومت عوام کے ووٹوں سے وجود میں نہیں آئی؟ یہ کہتے ہیں کہ یہ الیکشن غلط ہوئے الیکشن درست نہیں ہوا تو کیا یہ الیکشن جس کے بعد یہ حکومت آئی ہے، یہ الیکشن پاکستان مسلم لیگ (ن) نے کروایا تھا، کیا اس وقت عبوری حکومت نہیں تھی جسے ان دونوں کے علاوہ سب جماعتوں نے تسلیم کیا تھا اور الیکشن کمیشن کا سربراہ جو تمام سیاسی جماعتوں کے اتفاق سے بنا تھا، کیا اسے (ن) لیگ نے چنا تھا؟ تمام کا اتفاق تھا۔ جب یہ حکومت پاکستان کے عوام نے اپنی مرضی سے ووٹ استعمال کر کے قائم کی ہے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ ڈاکٹر صاحب کی اس تعریف کے مطابق ان کا 14۔ اگست کو نکلنا، خود اس تعریف کے مطابق یہ دہشتگرد کہلا رہے ہیں اور یہ ان کی دہشتگردی کی علامت ہے۔ بطور ثبوت علامہ طاہر القادری صاحب اپنی کتاب میں ایک حدیث بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت عبادہ بن صامتؓ سے یہ حدیث نقل کی ہے کہ حضرت عبادہ بن صامتؓ فرماتے ہیں کہ "حضور اکرم نے ہم سے اس بات کا اقرار لیا کہ جس کو حکمرانی کا حق دیا گیا اس کے حق حکمرانی یعنی اتھارٹی کے خلاف کام نہیں کریں گے سوائے اس صورت کے کہ اس کا کفر صریح واضح ہو

جائے اور اس معاملہ میں تمہارے پاس اللہ کی طرف سے مقرر کردہ واضح اور قطعی دلیل ہو۔" میں یہ عرض کرتا ہوں کہ کیا موجودہ حکومت سید الانبیاء کی غلام نہیں ہے یا کہ مصطفیٰ کا کلمہ پڑھنے والی نہیں ہے۔ اس حدیث کے مطابق ان کا خروج کرنا یہ ثابت کر رہا ہے کہ یہ خود ہشتگرد ہیں اور اپنی تعریف کے مطابق فتنہ و فساد پھیلانے والے ہیں۔ قرآن پاک کی رو سے یہ ہے کہ "وَالْفِتْنَةُ أَشَدُّ مِنْ الْقَتْلِ" فتنہ قتل سے بھی زیادہ سخت ہے۔

جناب سپیکر! یہ اسلام آباد میں بیٹھ کر پاکستان کی قوم کی اصلاح کے لئے نہیں بلکہ ایک جمہوری حکومت کو ہٹا کر ملک میں فتنہ ڈالنا چاہتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! صرف دو منٹ میں اپنی بات مکمل کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اپنی بات کو wind up کریں۔

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! میں ایک دو حوالے اور دینا چاہتا ہوں۔ عمران خان صاحب نے وہاں اعلان کیا تھا کہ میں وزیر خزانہ اسے بناؤں گا، میں یہ عرض کروں کہ یہ کس کو وزیر خزانہ بنانا چاہتے ہیں، آپ ملاحظہ فرمائیں کہ کیا یہ پاکستانی قوم کے خیر خواہ ہیں اور کیا یہ اسلام کے خیر خواہ ہیں؟ مرزا مسرور جو اس وقت جماعت احمدیہ کا سربراہ ہے، اس کے داماد جس کا نام میاں عاطف ہے۔ انہوں نے اعلان کیا کہ میں وزیر خزانہ میاں عاطف کو بناؤں گا جو جماعت احمدیہ کے سربراہ کا داماد ہے۔ کیا یہ ملک کا خزانہ ان کو پیش کرنا چاہتے ہیں جو مصطفیٰ کی نبوت کے منکر ہیں۔ جب تک جسم میں جان ہے کوئی پاکستان کے اندر احمدی سربراہ نہیں بن سکتا۔ اس ملک کا خزانہ سید الانبیاء کے خادم کے پاس رہے گا۔ مرزا مسرور کے داماد کے پاس نہیں جاسکتا اور ان کی شادی کے متعلق سوشل میڈیا پر شائع ہو چکا ہے۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ کہ عمران خان جو اس ملک کو سنوارنا چاہتے ہیں تو میں یہ عرض کرتا ہوں کہ "ٹیریان" جو اس کی بیٹی ہے، اس کے متعلق اگر یہ سوچیں تو وہ بیٹی پکار پکار کر کہہ رہی ہے کہ "ابو مجھے کس کے سہارے پر چھوڑا ہے"۔ یہ اسے تسلیم نہیں کرنا چاہتے جس کے متعلق جمائے خود کہا تھا کہ ہم اسے کفالت میں لیں گے۔ جمائے اس کے سلوک سے "خان" کا لفظ مٹا دیا ہے۔ انہوں نے اپنی اہلیہ کے ساتھ اتنی بدسلوکی کی ہے کہ جمائے "خان" کا لفظ ہٹا کے "خان برادری" کی توہین کی ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت، بہت شکریہ
 جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! میں صرف شعر عرض کرنا چاہتا ہوں۔
 جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!
 جناب ابو حفص محمد غیاث الدین:

اس رہ گزر شوق میں کانٹے نہ بچھاؤ
 گزر گئے کبھی تم بھی اسی رہ گزر سے
 اور جس طریقے سے یہ کہتے ہیں تو میں انہیں کنا چاہتا ہوں کہ:
 تیری جدا پسند ہے میری جدا پسند
 تجھ کو خودی پسند ہے مجھ کو خدا پسند

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ سردار خالد محمود وارن صاحب!
 سردار خالد محمود وارن: نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکریہ۔ جناب سپیکر!
 اج جیسرے موضوع تے میکوں موقع ملیا جمہوریت دی حمایت، اپنے قائد دی جیسرے تہاڑے
 تے میڈے بلکہ 18 کروڑ عوام دے خیر خواہ میاں محمد نواز شریف تے میاں محمد شہباز شریف دی
 حمایت دی قرارداد اسمبلی وچ پیش کیتی گئی اے میں اونہدی مکمل حمایت کرینداں کیونکہ
 میڈے نال بیٹھے ہوئے میڈے colleague اپوزیشن دے ساتھی ساڈے ول غور نال ڈیکھدے
 پئے ہن۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ساڈی حمایت نال اواکھیندے پئے ہن کل تے پرسوں کہ اے خوشامد کیتی
 ویندی پئی اے قرارداد نال۔ اونہاں کو میں اے ڈسینداں کہ ڈو تقریراں کرتے ایوان توں باہر نکل و نجن
 کوئی بہادری کاٹی نہیں۔ بہادری اے ہے کہ میڈے قائد نے تہا کو سکھایا کہ سنو! برداشت کرو تے ملک تے
 ایں قوم دی بھلائی کرونا کہ ڈو چار گالیں کڈھ کے ایوان دا ٹائم ضائع کریندے او جیسرے کہ صرف عوام
 دی توہین اے۔ جیسرے کہ اونہاں نے اپنی تقریراں وچ فرمایا اے۔ میں اکھینداں کہ میڈے قائد میاں
 محمد شہباز شریف جیسرے رحیم یار خان توں گھن تے اٹک تک اگر پنجاب دی خیر خواہی کرن تے ول
 اساں اونہدی حمایت کیوں ناکروں؟ اوہ ترقی دے اوں رستے تے چل رہے نیں۔ ایں وقت تے میں
 ایہناں کوں اکھینداں تے چیلنج کرینداں کہ میڈے قائد ایں پاکستان دے قائدین ملک دے خیر خواہ نیں

بلکہ او محمدی ہن کہ حضور جنماں دے اسیں پیر و کار ہن تے اللہ دی مخلوق نال پیار کرنا میڈے نبی نے سکھایا اے۔ من لو مصطفیٰ نے سکھایا اے۔ جیسر انبی دا غلام ہو سی او ہندی انشاء اللہ امداد اللہ تعالیٰ کر لسی تے اللہ نے امداد کیویں کیتی؟ تہاں ڈٹھا، میں وی ڈٹھا، اے عوام نے وی ڈٹھا، ملک نے وی ڈٹھا بلکہ دنیا نے ڈٹھا کہ اے جیسرے جادوگر دونویں ملک تے قوم دے دشمن او نماں کول اللہ نے کیویں اینہ میدان توں کڈھاتے میڈے تے تہاڈے قائدین کو، ساکوں تے تماکوں بلکہ ایں پارلیمنٹ کو کیویں سرخرو کیتا کہ اللہ دی مدد شامل حال تھئی۔ میڈے قائد حضور، خلفائے راشدین دے طریقے تے چلدے ہوئے جینویں حضرت عمر سائیں اپنے مونڈھے تے آٹے دا توڑار کھ کے غریب عوام دے گھر پہنچاندے ہن، دروازہ کھڑکا کھڑکا کے او نماں دے گھر پہنچاندے ہن تے میڈے تے تہاڈے قائد میاں محمد شہباز شریف تے میاں محمد نواز شریف اینویں توڑے رکھ کے سیلاب زدگان دے گھر وچ پہنچائے نیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! حضور دے منن والیاں ایہہ وی ڈٹھا کہ میڈے قائدین نے سیلاب زدگان تے غریباں دی ایویں مدد کیتی جینویں حضرت عمرؓ نے غریباں دی مدد کیتی۔ کیوں اسماں او نہہ دی خوشامد کریندے۔ تماکوں اخبار یا ٹی وی تے نہیں نظر آیا کیا او نہہ ویلے غریباں دی امداد کیتی یا اسیں خوشامدی ایں۔ میں خوشامدیاں چوں ہاں نامیڈا ابا خوشامدی نہ ساڈا خاندان خوشامدی۔ میں حق دی آواز ڈیون والا بندہ۔ میں تماکوں اے یقین ڈواناں پیاں میں اپنے اکھیں نال ڈٹھے کہ میاں محمد نواز شریف، میاں محمد شہباز شریف، اینہاں کو میڈیا نے وی ڈٹھا اے کہ اسماں او تھاں او ہندے کارکن وی موجود ہن، انتظامیہ موجود ہئی، کیا ڈینگی وچ میڈے قائدین حضور دی سنت پوری کریندے ہن، حکومت نہیں کیتی بلکہ عوام دی خدمت کیتی اے تے عوام نے موقع ڈے کے ثابت کیتا اے تے او نماں نے ڈٹھا اے کہ اسماں حضور دے خادم آں۔ حضور دے اسماں منن والے آں تے حضور دی اتباع کریندے آں۔ کیا تہاں نہیں ڈٹھا کہ بارشاں وچ میڈے قائدین پانی دے وچ بھگے ہوئے ہن، کیا تہاں نہیں ڈٹھا کہ سوات دے وچ غریب، نادار تے مسکیناں کول حق دیون واسطے او تھاں نہیں پہنچے؟ کیا تہاں نہیں ڈٹھا کہ میڈے تے تہاڈے پیارے قائدین زلزلے توں بعد عوام تک نہیں پہنچے؟ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اگر اوہ حضور پاک دے صحابہ دے طریقے تے چل کے اللہ دی مخلوق دی خدمت کیتی اے تے او ہندے صلے دے وچ اچ تماکوں دنیا دے وچ اللہ نے بے نقاب کر دتا اے کہ تہاں قوم

تے ملک دے خیر خواہ نہیں۔ میاں محمد نواز شریف تے میاں محمد شہباز شریف قوم دے خیر خواہ ہن جنہاں نال اللہ تے اللہ دے رسول دی امداد ہووے تے اینویں میڈے سائیں دعا فرماندے پئے ہن کہ اے جیہڑے میڈے تے قوم دی اواز دے دشمن ہن اوہ انشاء اللہ اسلام آباد توں نامراد تھیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ وارن صاحب!

سردار خالد محمود وارن: جناب سپیکر! اینہاں کوں جمہوری رویے اپنانے چاہیدے ہن جیہڑے کہ میڈے قائدین نے تہا کوں سکھایا اے۔ اج حکومت ہتھ ہووے تے تہاڈے تے ہتھ نہ چاوے، اج حکومت ساڈی ہووے تے اساں تہا کوں جواب نہ ڈیووں، اساں آقادی منن والے ہاں کیونکہ صبر دا میڈے اللہ تے میڈے آقادی دے درس دتا اے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وارن صاحب! بس کریں۔

سردار خالد محمود وارن: جناب سپیکر! اس ساڈے قائدین نے صبر کیتا اے تے تہاں گند بھگیندے او تے میڈے قائدین عوام دے درتے ونج کے عوام دی نوکری کرن۔ کیا میں خوشامد کریند اپیا آں۔ عوام نے دیکھیا تے دنیا دیکھدی رہی، تے انشاء اللہ ساڈے قائدین عوام دی خدمت کریندے رہسن۔ ساڈے دشمن ملک ول بُری نگاہ نال دیکھدے پئے ہن تے اللہ او نہاں کوں نامراد کر لسی۔ انشاء اللہ پاکستان ترقی کر لسی، جنوبی پنجاب ترقی کر لسی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے لہذا اب اجلاس بروز جمعہ المبارک مورخہ 24- اکتوبر 2014 کی صبح 9:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

418

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 24- اکتوبر 2014

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ اوقاف)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

سرکاری کارروائی

(i) مسودہ قانون کا پیش کیا جانا

مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب آرمز 2014

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب آرمز 2014 ایوان میں پیش کریں گے۔

(ii) مسودات قانون پر غور و خوض اور ان کی منظوری

1- مسودہ قانون اور سیز پاکستانی کمیشن پنجاب 2014 (مسودہ قانون نمبر 23 بابت 2014)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون اور سیز پاکستانی کمیشن پنجاب 2014 جیسا کہ

سٹینڈنگ کمیٹی برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے

، فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون اور سیز پاکستانی کمیشن پنجاب 2014 منظور کیا جائے۔

2- مسودہ قانون گوداموں کی رجسٹریشن پنجاب 2014 (مسودہ قانون نمبر 21 بابت 2014)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون گوداموں کی رجسٹریشن پنجاب 2014، جیسا کہ

سٹینڈنگ کمیٹی برائے زراعت نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فوری طور پر زیر غور

لایا جائے۔

419

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون گوداموں کی رجسٹریشن پنجاب 2014 منظور کیا جائے۔

3- مسودہ قانون (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2014 (مسودہ قانون نمبر 20 بابت 2014)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2014، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے مقامی حکومت و دیہی ترقی نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2014 منظور کیا جائے۔

4- مسودہ قانون (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2014 (مسودہ قانون نمبر 19 بابت 2014)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2014، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے مقامی حکومت و دیہی ترقی نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2014 منظور کیا جائے۔

(iii) عام بحث

جمہوریت سے متعلقہ قرارداد پر عام بحث جاری رہے گی۔

420

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولہویں اسمبلی کا دسواں اجلاس

جمعۃ المبارک، 24- اکتوبر 2014

(یوم الجمع، 28- ذی الحج 1435ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 9 بج کر 52 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری رمضان قادر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم O

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ O

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تَوْبُوا إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً تَصَوحًا عَسَىٰ رَبُّكُمْ أَن يُكَفِّرَ عَنْكُمُ سَيِّئَاتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ يَوْمَ لَا يُخْزِي اللَّهُ النَّبِيَّ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ نُورُهُمْ يَسْعَىٰ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا أَتِمِّمْ لَنَا نُورَنَا وَاعْفُ لَنَا إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٨﴾
يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِينَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ وَمَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ﴿٩﴾

سورة التَّحْرِيم آیات 8 تا 9

مومنو! اللہ کے آگے صاف دل سے توبہ کرو۔ امید ہے کہ وہ تمہارے گناہ تم سے دور کر دے گا اور تم کو باغنائے بہشت میں جن کے تلے نہریں بہہ رہی ہیں داخل کرے گا اس دن پیغمبر کو اور (ان لوگوں کو) جو ان کے ساتھ ایمان لائے ہیں رسوا نہیں کرے گا۔ (بلکہ) ان کا نور ایمان ان کے آگے اور داہنی طرف (روشنی کرتا ہوا) چل رہا ہو گا اور وہ اللہ سے التجا کریں گے کہ اے پروردگار ہمارا نور ہمارے لئے پورا کر اور ہمیں معاف فرما۔ بے شک تو

ہر چیز پر قادر ہے (8) اے پیغمبر! کافروں اور منافقوں سے لڑو اور ان پر سختی کرو۔ ان کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ بہت بُری جگہ ہے (9)

وما علینا الالبلاغۃ

نعت رسول مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

اُن کی مک نے دل کے غنچے کھلا دیئے ہیں
جس راہ چل دیئے ہیں کُچے بسا دیئے ہیں
میرے کریم سے گر قطرہ کسی نے مانگا
دریا بہا دیئے ہیں دُرّ، بے بہا دیئے ہیں
اللہ کیا جہنم اب بھی نہ سرد ہوگا؟
رو رو کے مصطفیٰ نے دریا بہا دیئے ہیں
جب آگئی ہے جوشِ رحمت پہ اُن کی آنکھیں
جلتے بُجھا دیئے ہیں، روتے ہنسا دیئے ہیں

سوالات

(محکمہ اوقاف)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈا پر محکمہ اوقاف سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال میاں نصیر احمد صاحب کا ہے۔۔۔ وہ تشریف نہیں رکھتے۔

رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان: جناب سپیکر! سوال نمبر 13 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے میاں نصیر احمد کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: محکمہ اوقاف کی اراضی سے متعلق تفصیلات

*13: میاں نصیر احمد: کیا وزیر اوقاف ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں موجود مختلف مقامات پر محکمہ اوقاف کی اراضی کی مکمل فہرست ایوان میں پیش کی جائے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ اوقاف کی اراضی مختلف لوگوں کو الاٹ کی جاتی ہے یا لیز پر دی جاتی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ اوقاف کی زمینوں کی دیکھ بھال کے لئے محکمے میں ایک علیحدہ ونگ موجود ہے، 2008 سے 2012 تک اس ونگ میں کام کرنے والے افسران و اہلکاران کے نام اور عہدوں سے متعلق تفصیل ایوان کو فراہم کی جائے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ اوقاف کی زمینوں پر محکمہ کے عملہ کی ملی بھگت سے ناجائز قبضے کروائے جاتے رہے ہیں؟

(ه) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ کے افسران و اہلکاران زمینوں کی الاٹمنٹ یا لیز پر دینے کے کاروبار میں ملوث ہیں، 2008 سے 2012 تک الاٹ یا لیز ہونے والی زمینوں کے متعلق تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(و) اگر جزائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو اس سے متعلق تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے کہ کہاں کہاں ناجائز قبضے ہوئے ہیں نیز کیا محکمہ ان زمینوں کو واگزار کروانے کا ارادہ رکھتا ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اوقاف (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) انتظامی امور کے تحت محکمہ اوقاف کے زیر تحویل وقف رقبہ جات کا انتظام و انصرام علاقہ کو سرکلز میں تقسیم کرتے ہوئے کیا جاتا ہے۔ ضلع لاہور میں محکمہ اوقاف پنجاب کے زیر تحویل رقبہ کے انتظام و انصرام کے لئے کل 6 سرکلز اور بادشاہی مسجد و داتا دربار زونز ہیں۔ ضلع لاہور میں محکمہ اوقاف پنجاب کے زیر انتظام و انصرام کل رقبہ 8163 کنال 13 مرلہ 230 مرلے فٹ ہے جس کی سرکل وار مکمل تفصیل برفلگ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) محکمہ اوقاف پنجاب کے زیر انتظام اراضی پنجاب وقف پراپرٹیز ایڈمنسٹریشن رولز 2002 کے تحت بعد از اخبار اشتہار و وسیع تر مشینری منادی بذریعہ نیلام عام لیز پر دی جاتی ہے (عکسی نقل پنجاب وقف پراپرٹیز ایڈمنسٹریشن رولز 2002 برفلگ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) پنجاب وقف پراپرٹیز آرڈیننس 1979 اور پنجاب وقف پراپرٹیز ایڈمنسٹریشن رولز 2002 کے تحت محکمہ تحویل میں لی گئی وقف جائیداد کا متعلقہ بینجر اوقاف custodian ہوتا ہے محکمہ تحویل میں لی گئی وقف جائیداد کی بینجر حلقہ کی طرف سے انتظام و انصرام کے معاملات کی دیکھ بھال کے لئے متعلقہ زونل ناظم اوقاف سپروائزری کے فرائض انجام دیتا ہے۔ وقف جائیداد کے ریکارڈ کی حفاظت اور بینجر حلقہ کی طرف سے وقف جائیداد کی لیز / حفاظت کے لئے اٹھائے گئے اقدامات کی مجاز اتھارٹی (چیف ایڈمنسٹریٹر اوقاف پنجاب) سے اجازت کے لئے دفتری امور کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے محکمہ اوقاف پنجاب میں ایک علیحدہ شعبہ "ڈائریکٹوریٹ آف اسٹیٹ" قائم ہے۔ سال 2008 تا 2014 کے دوران اس شعبہ میں کام کرنے والے افسران اور اہلکاران کی تفصیل برفلگ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) درست نہ ہے۔

(ہ) درست نہ ہے سال 2008 تا 2012 تک کوئی وقف رقبہ کسی پرائیویٹ شخص کو کمرشل بنیادوں پر لیز نہ کیا گیا ہے صرف اور صرف زرعی رقبہ ہر سال حسب پالیسی بذریعہ نیلام عام نیلام کیا گیا ہے۔ زرعی مقاصد کے لئے نیلام ہونے والے رقبہ کی تفصیل برفلیگ (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) 2008 سے تاحال محکمہ اوقاف کے زیر انتظام وانصرام کسی وقف رقبہ پر کوئی ناجائز قبضہ نہ ہوا ہے بلکہ سابقہ ادوار میں قبضہ شدہ رقبہ جات کے ناجائز قابضین کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے 34 کنال 19 مرلے انتہائی قیمتی رقبہ واگزار کرایا گیا جن جگہوں پر ابھی قبضہ برقرار ہے اس کی تفصیل برفلیگ (س) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان: جناب سپیکر! میں معزز وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے (ب) کے جواب میں فرمایا ہے کہ وسیع تر مشتری منادی بذریعہ نیلام عام لیز پر دی جاتی ہے تو یہ لیز 33 سالہ ہے، 66 سالہ ہے یا 99 سالہ ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر اوقاف!

وزیر اوقاف (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! لیز بنیادی طور پر ایک سال کی ہوتی ہے اور کامیاب بولی دہندہ کو رولز کے تحت پھر اجازت ہے کہ اُن کو تین سال کی extension دے دی جائے۔ 30 سال، 35 سال یا 60 سال کی لیز نہیں ہوتی۔

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 843 ملک سیف الملوک کھوکھر صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 844 بھی ملک سیف الملوک کھوکھر صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1806 ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1875 محترمہ فائزہ احمد ملک صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1912 محترمہ فوزیہ ایوب قریشی صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1977 ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں

لہذا یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2015 محترمہ فوزیہ ایوب قریشی صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ قاضی احمد سعید صاحب! قاضی احمد سعید: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 2080 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع لاہور: مسلم اوقاف کا رقبہ و دیگر تفصیلات

*2080: قاضی احمد سعید: کیا وزیر اوقاف ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) ضلع لاہور میں مسلم اوقاف کا کل کتنا رقبہ کہاں کہاں موجود ہے؟
(ب) مذکورہ رقبہ میں رہائشی، کمرشل اور زرعی رقبہ کتنا ہے۔ اس میں سے کتنا رقبہ زیر قبضہ ہے؟
(ج) مسلم اوقاف کے رقبہ کی الاٹمنٹ کا طریق کار کیا ہے؟

وزیر اوقاف (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

- (الف) ضلع لاہور میں مسلم اوقاف کا کل رقبہ 8163 کنال 6 مرلے 230 مرلے فٹ ہے۔
تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
(ب) اس رقبہ میں سے 1693 دکانات، 597 مکانات اور 300 کنال 10 مرلے کمرشل رقبہ ہے۔
724 کنال 16 مرلے 200 مرلے فٹ پر ناجائز قبضہ ہے۔
(ج) پنجاب وقف پراپرٹیز رولز 2002 کے تحت (i) وقف رقبہ کو بعد از مستحضر منادی و اخباری اشتہارات نیلام عام کیا جاتا ہے۔ (ii) کامیاب بولی دہندہ کو بعد مکمل ادائیگی واجبات سالانہ پٹہ داری پر الاٹ کیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے۔

قاضی احمد سعید: جناب سپیکر! منسٹر صاحب فرمادیں کہ ناجائز قابضین سے قبضہ چھڑانے کے لئے اب تک کیا اقدامات کئے گئے ہیں اور یہ قبضہ کب تک چھڑایا جاسکتا ہے؟
جناب سپیکر: جی، وزیر اوقاف!

وزیر اوقاف (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! معزز ممبر کا general ضمنی سوال ہے کہ ہم ناجائز قابضین سے کس طرح قبضہ چھڑاتے ہیں اور یہ کب تک متوقع ہے؟ اب سوال یہ ہے کہ ہم رولز کے تحت قبضہ چھڑاتے ہیں جس کے لئے ہم انہیں نوٹس دیتے ہیں۔ نوٹس دینے کے بعد اگر پھر ضروری

ہو تو پولیس کی امداد حاصل کرتے ہیں جو اکثر نہیں ملتی۔ معزز ممبر کے ضمنی سوال کے دوسرے حصے کا جواب یہ ہے کہ کب تک کا تو ہمیں علم نہیں ہے کیونکہ بہت سارے معاملات سول عدالتوں میں چلے جاتے ہیں وہاں پھر سالہا سال پڑے رہتے ہیں۔ محکمہ محرم کے بعد ایک مربوط پالیسی بنانے کی تجویز رکھتا ہے جس کے لئے قانون سازی ضروری ہوگی ہم انشاء اللہ اُس کی طرف بھی move کریں گے کیونکہ اُس کے بغیر شاید محکمے کے لئے ناجائز قبضہ چھڑانا مشکل ہو۔ ابھی تک ضلعی انتظامیہ لاہور کی طرف سے اور محکمہ کی کوشش سے ہم نے 34 کنال قیمتی رقبہ واگزار کر لیا ہے۔

جناب سپیکر: وہ 724 کنال 16 مرلے 200 مرلے فٹ کے بارے میں پوچھ رہے ہیں۔

وزیر اوقاف (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! میں ایک general بات بتا رہا تھا کہ ہمارے لوگ بہت سارے معاملات عدالتوں میں لے جاتے ہیں جہاں سے اُن کو stay order مل جاتا ہے اور protection مل جاتی ہے۔

جناب سپیکر: وہ تو legal rights سے کوئی کسی کو روک نہیں سکتا۔

قاضی احمد سعید: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ وزیر موصوف فرمادیں کہ کتنی کنال کے کیس عدالتوں میں چل رہے ہیں یا کتنی کنال زیر تصفیہ ہیں اُن کی تفصیل درکار ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر اوقاف!

وزیر اوقاف (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! معزز ممبر اسمبلی کو اگر اس ضمن میں تفصیل چاہئے تو یہ نیا سوال کر دیں ہم ان کو تمام مقدمات کی تفصیل مہیا کر دیں گے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال بھی قاضی احمد سعید صاحب کا ہے۔

قاضی احمد سعید: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 2081 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع فیصل آباد: مسلم اوقاف کا رقبہ و دیگر تفصیلات

*2081: قاضی احمد سعید: کیا وزیر اوقاف ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع فیصل آباد میں مسلم اوقاف کا کل کتنا رقبہ کہاں کہاں موجود ہے؟

- (ب) مذکورہ ضلع میں مسلم اوقاف کا رقبہ کس کس مقاصد کے لئے استعمال کیا گیا ہے؟
 (ج) مذکورہ ضلع میں کتنارقبہ رہائشی، کمرشل اور زرعی ہے۔ اس میں سے کتنارقبہ زیر قبضہ ہے؟
 (د) مذکورہ رقبہ کی الاٹمنٹ کا طریق کار کیا ہے؟

وزیر اوقاف (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

- (الف) ضلع فیصل آباد میں محکمہ اوقاف کی اراضی کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
 (ب) محکمہ اوقاف مذکورہ رقبہ زرعی کاشت کے لئے پٹہ پر دیتا ہے۔
 (ج) ضلع فیصل آباد میں محکمہ اوقاف کے زیر تحویل 30 عدیونٹ مکانات 393 عدیونٹ کمرشل (دکانات) جبکہ 456 ایکڑ 5 کنال 13 مرلے زرعی اراضی ہے ان میں سے کوئی رقبہ زیر قبضہ نہ ہے۔

(د) محکمہ اوقاف مذکورہ رقبہ ایک سال کے لئے بذریعہ نیلام عام پٹہ پر دیتا ہے جس میں قواعد کے مطابق پہلے دو سال باضافہ 20 فیصد اور مزید دو سال باضافہ 10 فیصد توسیع مدت پٹہ دی جاتی ہے۔ مزید برآں بنجر / بارانی رقبہ جات کو ٹیوب ویل سکیم کے تحت عرصہ سات سال کے لئے دیا جاتا ہے۔ ایسے رقبہ جات کو پٹہ پر دینے کے لئے باقاعدہ طور پر قومی اخبارات میں اشتہار دیا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں مقامی طور پر بھی بذریعہ اشتہارات و اعلانات مشتری منادی کروائی جاتی ہے۔ بعد از اخبار اشتہار مقرر شدہ توارق بمطابق اشتہار نیلامی کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ حسب قواعد یہ نیلام مقرر کردہ کمیٹی کی نیلامی میں برسرعام کئے جاتے ہیں جن میں بیجر اوقاف متعلقہ، زونل خطیب اوقاف، نمائندہ زونل دفتر اوقاف، نمائندہ صدر دفتر اوقاف اور ضلع انتظامیہ کا نمائندہ شامل ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

قاضی احمد سعید: جناب سپیکر! اوقاف کے رقبہ اور دکانات کی کل کتنی آمدنی ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر اوقاف!

وزیر اوقاف (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! ضلع فیصل آباد میں محکمہ اوقاف کے زیر تحویل 30 عدیونٹ مکانات 393 عدیونٹ کمرشل (دکانات) جبکہ 456 ایکڑ 5 کنال 13 مرلے زرعی اراضی

ہے ان میں سے کوئی رقبہ زیر قبضہ نہ ہے۔ یہ کس کے زیر قبضہ ہے؟ یہ مجھے پتا نہیں ہے لیکن یہ پتا کیا جانا چاہئے یہ جواب مبہم سا ہے۔

جناب سپیکر! محکمہ اوقاف مذکورہ رقبہ ایک سال کے لئے بذریعہ نیلام عام پٹہ پر دیتا ہے جس میں قواعد کے مطابق پہلے دو سال باضافہ 20 فیصد اور مزید دو سال باضافہ 10 فیصد توسیع مدت پٹہ دی جاتی ہے۔ مزید برآں، خبر / بارانی رقبہ جات کو ٹیوب ویل سکیم کے تحت عرصہ سات سال کے لئے دیا جاتا ہے۔ ایسے رقبہ جات کو پٹہ پر دینے کے لئے باقاعدہ طور پر قومی اخبارات میں اشتہار دیا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں مقامی طور پر بھی بذریعہ اشتہارات و اعلانات مشتری منادی کروائی جاتی ہے۔ بعد از اخبار اشتہار مقرر شدہ تواتر بمطابق اشتہار نیلامی کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ حسب قواعد یہ نیلام مقرر کردہ کمیٹی کی نیلامی میں برسر عام کئے جاتے ہیں جن میں منیجر اوقاف متعلقہ، زونل خطیب اوقاف، نمائندہ زونل دفتر اوقاف، نمائندہ صدر دفتر اوقاف اور ضلع انتظامیہ کا نمائندہ شامل ہوتا ہے۔

قاضی احمد سعید: جناب سپیکر! میں نے تو گزارش کی تھی کہ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے جبکہ وزیر موصوف نے جواب پڑھ دیا ہے۔ میں نے پوچھا ہے کہ فیصل آباد میں اوقاف کی دکانات سے 14-2013 میں کل کتنی سالانہ آمدنی ہوئی؟

جناب سپیکر: جی، وزیر اوقاف!

وزیر اوقاف (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! 14-2013 میں جو آمدن ہوئی ہے اُس کی تفصیل یہ ہے۔ جامع مسجد چک نمبر 273 رائے چک فیصل آباد، آمدنی سال 14-2013 میں 93 ہزار روپیہ ہے، جامع مسجد حاجی محمد دین، 125 گ ب جڑانوالہ، آمدنی 55 لاکھ 53 ہزار 930 روپیہ ہے۔ جامع مسجد ملحقہ دربار حضرت نتھو شاہ شیرازی تاندلیانوالہ 7 لاکھ 5 ہزار 680 روپے ہے۔ جامع مسجد چک نمبر 452 گ ب تاندلیانوالہ، آمدنی 3 لاکھ 9 ہزار روپیہ ہے۔ ضلع فیصل آباد میں کسی اراضی پر کوئی ناجائز قابض نہ ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اب اس کا جواب مبہم نہیں رہ گیا۔ اگلا سوال نمبر 2104 محترمہ مدیحہ رانا صاحبہ کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتیں لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2108 الحاج محمد الیاس چنیوٹی صاحب کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے لہذا یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2109 بھی الحاج محمد الیاس چنیوٹی صاحب کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے لہذا یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2241 جناب اولیس قاسم خان صاحب کا ہے۔۔۔ تشریف

نہیں رکھتے لہذا یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2428 ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے لہذا یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2519 محترمہ نگہت شیخ صاحبہ کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتیں لہذا یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2555 جناب محمد نعیم صفدر انصاری صاحب کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے لہذا یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2625 محترمہ نگہت شیخ صاحبہ کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتیں لہذا یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2926 محترمہ فائزہ احمد ملک صاحبہ کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتیں لہذا یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2935 محترمہ نبیلہ حاکم علی خان صاحبہ کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتیں لہذا یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2936 محترمہ نبیلہ حاکم علی خان صاحبہ کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتیں لہذا یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3122 میاں طاہر صاحب کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے لہذا یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال رانا محمد افضل صاحب کا ہے۔ جی، رانا صاحب!

رانا محمد افضل: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 3367 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سیالکوٹ: پی پی۔ 128 محکمہ کے زیر انتظام مساجد / مزارات کی تعداد و تفصیل

*3367: رانا محمد افضل: کیا وزیر اوقاف ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) پی پی۔ 128 سیالکوٹ میں کتنے مزارات، مساجد اور پراپرٹی محکمہ اوقاف کے زیر انتظام ہے؟
 (ب) کیا دربار بابا گلو شاہ موضع کوریکے تحصیل ڈسکہ محکمہ اوقاف کے زیر انتظام ہے، اگر محکمہ کے زیر انتظام ہے تو 11-2010 سے اب تک آمدن و اخراجات کی تفصیل بیان کریں؟

وزیر اوقاف (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

- (الف) حلقہ پی پی۔ 128 سیالکوٹ میں صرف ایک دربار اور ایک قبرستان اہل اسلام مع 57 عدد دکانات محکمہ اوقاف کے زیر انتظام ہیں۔

- (ب) دربار حضرت بابا گلو شاہ کوریکے تحصیل ڈسکہ محکمہ اوقاف کے زیر انتظام ہے جس کی آمدن و اخراجات سال 11-2010 سے اب تک درج ذیل ہے۔

تفصیل آمدن مدوار:

سال	کیش بکس	متفرق	میزان
2010-11	1,69,795/-	38,284/-	2,08,079/-
2011-12	2,11,351/-	30,800/-	2,42,151/-
2012-13	2,45,002/-	37,000/-	2,82,002/-
2013-14 (9 ماہ)	1,99,452/-	46,800/-	2,46,252/-

تفصیل اخراجات مدوار:

سال	تنخواہ / الاؤنس	بل بجلی	میزان
2010-11	1,05,204/-	20,530/-	1,25,734/-
2011-12	1,27,944/-	25,618/-	1,53,560/-
2012-13	1,42,560/-	22,422/-	1,62,982/-
2013-14 (9 ماہ)	1,25,211/-	20,392/-	1,45,703/-

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

رانا محمد افضل: جناب سپیکر! جز (ب) کے جواب میں آمدن و اخراجات کی تفصیل دی ہوئی ہے جس میں اخراجات کی مد میں صرف تنخواہ اور بجلی کے بل ہیں۔ کیا محکمہ کا کام صرف ملازمین کو تنخواہ دینا اور بجلی کا بل دینا ہی ہے یا دربار کی تزین و آرائش اور دیگر کام کرنا بھی ہوتا ہے؟ انہوں نے پانچ سال سے وہاں کوئی پیسا خرچ نہیں کیا اور کیا یہ اسی طرح معاملات چلانے کا ارادہ ہے یا وہاں پر دربار کے دوسرے لوازمات پورے کرنے کی بھی پالیسی ہے؟

وزیر اوقاف (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! ہمارا ارادہ یقیناً ہے۔ میں اپنے محترم بھائی معزز ممبر اسمبلی سے یہ درخواست کروں گا کہ اگر ان کے ذہن میں وہاں کے دربار اور مساجد کی تعمیر، مرمت و آرائش کے بارے میں کوئی تجاویز ہیں تو ازراہ کرم وہ ہمیں دے دیں۔ ہم اسی سال کو شش کریں گے کہ اپنے بجٹ میں سے ان پر خرچ کر کے انہیں بہتر کریں۔

جناب سپیکر: جی، رانا محمد افضل صاحب!

رانا محمد افضل: جناب سپیکر! وہاں مسجد کی تعمیر شروع ہے جو دربار سے ملحق ہے۔ میری درخواست ہے کہ محکمہ اس مسجد کو مکمل کرادے۔

وزیر اوقاف (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! محرم کے بعد انہیں وہاں کوئی progress نظر نہ آئے تو براہ کرم یہ مجھے آگاہ کریں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ اگلا سوال نمبر 3382 شیخ اعجاز احمد صاحب کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے اس لئے یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3383 بھی شیخ اعجاز احمد صاحب کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے اس لئے یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3389 ڈاکٹر صلاح الدین خان کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے اس لئے یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3392 بھی ڈاکٹر صلاح الدین خان کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے اس لئے یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3420 محترمہ حنا پرویز بٹ صاحبہ کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتیں اس لئے یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3458 بھی محترمہ حنا پرویز بٹ صاحبہ کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتیں اس لئے یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد انیس قریشی صاحب کا ہے۔ جی، قریشی صاحب!

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 3502 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔
جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

جتوئی: مظفر گڑھ میں محکمہ اوقاف کی خالی اراضی کی تفصیلات

*3502: جناب محمد انیس قریشی: کیا وزیر اوقاف ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا اوقاف کی فالتوز زمین کو بذریعہ نیلام عام فروخت کرنا مناسب نہ ہے تاکہ قبضہ گروپوں کی دسترس سے محفوظ رہے؟

(ب) مظفر گڑھ، جتوئی کے علاقہ میں بہت ساری اوقاف کی زمین ہے جس کو مختلف قبضہ گروپ الہکاروں کے ساتھ مل کر قبضہ کر رہے ہیں اور مناسب ٹھیکہ پر یہ زمین نہیں دی جا رہی ہے، حکومت مذکورہ زمین کو خور و بر دوسے بچانے کے لئے کیا اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟
وزیر اوقاف (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) محکمہ (مسلم) اوقاف حکومت پنجاب کی اراضیات مزارات / مساجد سے ملحقہ وقف جائیداد ہے وقف جائیداد کو فروخت نہ کیا جاسکتا ہے۔ بلکہ ان وقف اراضیات کو ہر سال پیٹ پر نیلام کیا جاتا ہے اور اس سے حاصل ہونے والی آمدن مزارات / مساجد پر خرچ کی جاتی ہے۔ وقف جائیداد جس مقصد کے لئے وقف کی جاتی ہے وہ اسی مقصد کے تحت تصرف میں استعمال کی جاسکتی ہے جتوئی میں محکمہ اوقاف (مسلم) کے زیر تحویل کسی رقبہ پر کوئی قبضہ نہ ہے۔

(ب) مظفر گڑھ کی تحصیل جتوئی میں محکمہ اوقاف (مسلم) کی کل وقف جائیداد 112 ایکڑ 4 کنال 12 مرلے ہے تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جو کہ ہر سال اشتہار اخبار و مقامی طور پر وسیع تر مشتمل کے بعد بذریعہ نیلام عام پٹہ پر نیلام کی جاتی ہے۔ اس وقت کوئی رقبہ زیر قبضہ نہ ہے۔ ایسے رقبہ جات جو زرعی مقاصد کے تحت پٹہ پر نیلام نہ ہوتے ہیں اور شری حدود کے قریب ہیں ان کو قبضہ مافیا سے بچانے کے لئے محکمہ کی طرف سے قوانین اوقاف میں ترمیم کے ذریعے کمرشل مقاصد کے استعمال کے لئے نیلام کرنے کی پالیسی زیر کارروائی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! یہ جواب میں کہہ رہے ہیں کہ مزارات اور مساجد کے ساتھ ملحقہ وقف زمین کو فروخت نہیں کیا جاسکتا، زمین پٹہ پر تودی جاتی ہے اور اس کی آمدن مزارات اور مساجد پر خرچ کی جاتی ہے۔ میں اس سے اتفاق نہیں کرتا۔ مجھے منسٹر صاحب بتائیں گے کہ جتوئی کے علاقہ میں اوقاف کی بے تحاشا زمین پڑی ہوئی ہے اس کو misuse کیا جا رہا ہے۔ مزارعین اور صحیح لوگوں کو زمین دینے کی بجائے خورد برد کی جا رہی ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! یہ آپ کے notice میں لا رہے ہیں لیکن ان کا یہ fresh question ہے۔ قریشی صاحب! آپ اس سوال کی continuation میں کچھ پوچھیں۔

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! میں اس لئے یہ سوال کر رہا ہوں کہ اس زمین کی نیلامی کرنے یا لیز پر دینے سے بہتر ہے کہ اسے فروخت کر دیا جائے اور سرکاری خزانے میں اس کے پیسے جمع کرائے جائیں۔

وزیر اوقاف (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ وقف شدہ اراضی کو فروخت کرنے کا کسی کو حق نہیں ہے۔ وقف اراضی چاہے دکان، مکان یا رقبہ ہو تو اس کی ملکیت اللہ کو منتقل ہو چکی ہے۔

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! جیسے ہندو پراپرٹی ہے وہ بھی فروخت نہیں ہو سکتی لیکن بہت بُری طرح misuse ہو رہی ہے۔ اسی طرح ان کی پراپرٹی بہت بُری طرح misuse ہو رہی ہے، favouritism چل رہا ہے اور لین دین چل رہا ہے۔

جناب سپیکر: یہ وہ کام کرتے ہیں جو in the best interest of public ہو۔

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! میں ان سے یہ پوچھ رہا ہوں کہ یہ اراضی misuse ہونے کے بجائے صحیح استعمال ہو سکتی ہے۔

وزیر اوقاف (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! میں معزز ممبر کی بات کو سمجھ گیا ہوں۔ ہم تحقیقات کرا لیں گے اور رپورٹ منگوا لیں گے جو آپ کو اور معزز ممبر اسمبلی کو بھی پیش کی جائے گی۔ مجھے جہاں تک علم ہے کہ وقف اراضی کہیں بھی ایک انچ بھی فروخت نہیں کی جاسکتی۔

جناب سپیکر: یہ ٹھیک ہے کہ وقف اراضی فروخت نہیں کی جاسکتی۔

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! کم از کم پٹہ تو ٹھیک ہونا چاہئے۔ اس میں کوئی بددیانتی نہیں ہونی چاہئے۔

جناب سپیکر: وہ پٹہ پر دیتے ہیں۔

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! وہ معمولی قسم کے لوکل اخبارات میں اشتہار دیتے ہیں تاکہ کسی کو پتہ نہ چلے اور خود ہی اس کا فیصلہ کر لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: کیا لوکل اخبار کا وہاں کے رہنے والوں کو پتہ نہیں چلتا؟

جناب محمد انیس قریشی: وہ اخبار circulate ہی نہیں کرتے۔

جناب سپیکر: آپ کوئی particular case بتائیں تو پھر میں ان سے پوچھتا ہوں۔

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! جتنی میں بہت زیادہ زمین اس طرح misuse ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ اس پر پوری طرح توجہ دیں۔

وزیر اوقاف (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! آئندہ اگر کوئی نیلامی کا پروگرام ہوگا ایک کاپی نیلامی کے پروگرام کی معزز ممبر اسمبلی کو بھی ہم بھجوا دیں گے تاکہ ان کو بھی اطلاع مل جائے۔

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! میں تو general بات کر رہا ہوں اور منسٹر صاحب ذاتی بات پر اتر آئے ہیں کیونکہ سارے پنجاب میں ایسا ہو رہا ہے۔ میرے لئے نہیں سب کے لئے ہونا چاہئے۔

وزیر اوقاف (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! اگر یہ particularly جتنی کی بات کر رہے تھے تو میں نے اس حوالے سے گزارش کی تھی، اگر یہ پورے پنجاب کی بات کرتے ہیں تو پورے پنجاب میں

ہم اخبارات میں اشتہار شائع کرتے ہیں۔ کسی دن ان کی نظر سے شاید رہ گیا ہو لیکن آئندہ کے لئے ہم اس ایوان میں بھی وہ پروگرام سب ممبران کی اطلاع کے لئے دے دیں گے، ہمیں کیا اعتراض ہے؟
جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ اخبار میں اشتہار شائع کریں تاکہ سب ہی پڑھ لیں۔

وزیر اوقاف (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! اخبارات میں آتا ہے اب ایک دن اگر میں نہ پڑھ سکوں تو اس میں میرا قصور ہے اوقاف کا قصور تو نہیں ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ قریشی صاحب کو مطمئن کریں۔

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! منسٹر صاحب سے میری گزارش ہے کہ یہ ensure کریں کہ جو نیلامی ہو رہی ہے، جو بولی ہو رہی ہے، جس زمین کو lease پر دیا جا رہا ہے وہ fair ہے، ہر چیز کو examine کریں اور اپنے ڈیپارٹمنٹ سے examine کروائیں تو ان کو خود پتا چل جائے کہ وہاں پر کتنے گھیلے اور کتنی گڑبڑ ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر: قریشی صاحب! کوئی particular case بتائیں۔

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! میں نے جنوئی کا case بتایا ہے۔ ہزاروں ایکڑ زمین misuse ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! اس کی آپ مکمل طور پر رپورٹ کروائیں۔

وزیر اوقاف (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! انشاء اللہ کروائیں گے اور یہ فرما رہے ہیں کہ ہزاروں ایکڑ زمین پٹے پر نہیں چڑھ رہی تو اس کا بھی پتا کریں گے۔ زیر زمین پانی نہیں ہے اور اگر ہے تو وہ خراب ہے۔ زمین بخر ہے، ناقابل کاشت ہے یا قابل کاشت ہے یہ سب دیکھ کر انشاء اللہ اس کو examine کریں گے۔

جناب سپیکر: سیکرٹری صاحب! اس کی تفصیل آپ قریشی صاحب کو بھجوائیں جو کہ آپ نے ٹیبل کی ہوئی ہے۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔ منسٹر صاحب یہ فرما رہے ہیں کہ اوقاف کی property کو بیچا نہیں جاسکتا۔ محکمہ اوقاف کا کون سا ایکٹ اس کو deal کرتا ہے اور وہ کون سی دفعہ ہے جس کے تحت یہ کہا جاسکتا ہے کہ اس زمین کو بیچا نہیں جاسکتا؟

وزیر اوقاف (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! یہ نیا سوال بنتا ہے۔ قانون کا ضابطہ دیکھ کر ان کو جواب دینا ہوگا، یہ باقاعدہ اس ضمن میں سوال دے دیں، ہم اس کا جواب دے دیں گے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! اگر آپ کے پاس کوئی ضابطہ ہے تو ان کو بتادیں۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ ایکٹ بتادیں کہ کس ایکٹ کے تحت اوقاف کو deal کیا جاتا ہے۔

جناب ابو حفص غیاث الدین: جناب سپیکر! وقف کا کوئی مالک نہیں ہوتا۔ واقف جس چیز کے لئے وقف کرے اسی میں استعمال ہو سکتی ہے۔ وقف شدہ چیز فروخت کرنے کا کسی کو حق نہیں ہوتا یہ حدیث مبارکہ میں ہے۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ہمارا مذہب یہی کہتا ہے لیکن ہمارا آئین جو ہے۔۔۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! پہلی بات تو یہ ہے کہ آپ کا مذہب نہیں ہے، آپ کا دین ہے جو کہ مکمل ہو چکا ہے۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! دین مکمل نے آپ کو آئین بنانے کا اختیار دیا ہے۔ آئین میں جو اسلامی دفعات بنائی گئیں اس constitution کے تحت آپ نے قوانین بنائے، میں اس قانون کے بارے میں عرض کر رہا ہوں کہ وہ کون سا قانون ہے؟

جناب سپیکر: چودھری صاحب! منسٹر صاحب آپ کی بات کا جواب دینے لگے ہیں آپ ان کی بات ذرا غور سے سنیں۔ آپ تشریف رکھیں۔

وزیر اوقاف (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! پنجاب وقف آرڈیننس 1979 ہے جس کے تحت محکمہ اوقاف function کرتا ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! جی مہربانی۔ شاباش! قریشی صاحب آپ کا کوئی اور ضمنی سوال تو نہیں ہے؟ اگلا سوال محمد ارشد ملک صاحب کا ہے۔ جی، ملک صاحب!

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سوال نمبر 3540 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع ساہیوال: دربار کمیر محمد پناہ سے متعلقہ تفصیلات

*3540: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر اوقاف ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع ساہیوال میں واقع دربار کمیر محمد پناہ محکمہ اوقاف کی تحویل میں ہے؟
(ب) مذکورہ بالا دربار سالانہ آمدن و اخراجات سے آگاہ کریں نیز وہ رقم جو آمدن کی مد میں آتی ہے وہ کس اکاؤنٹ میں جمع کروائی جا رہی ہے؟

(ج) دربار کی تزئین و آرائش آخری بار کب کروائی گئی اور تزئین و آرائش پر کتنے اخراجات ہوئے؟

وزیر اوقاف (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) دربار حضرت خواجہ محمد پناہ محکمہ اوقاف حکومت پنجاب ضلع ساہیوال کے زیر تحویل ہے جس کا تمام انتظام و انصرام محکمہ ہذا کرتا ہے۔

(ب) دربار شریف کی سالانہ آمدن و اخراجات کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

سال	آمدن	اخراجات
2011-12	63,67,520/-	8,90,254/-
2012-13	70,93,817/-	8,32,210/-

دربار شریف سے حاصل ہونے والی آمدن سنٹرل اوقاف فنڈ میں جمع کروائی جاتی ہے۔

(ج) مالی سال 2011-12 میں صدر دفتر اوقاف لاہور کی سطح پر ترقیاتی کام کروایا گیا جس میں

دربار شریف کے صحن کی جزوی فرش بندی، توسیع پختہ چار دیواری اور تین عدد نئے گیٹ

شامل تھے جن پر مبلغ -/15,31,766 روپے اخراجات ہوئے تھے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اس میں منسٹر صاحب نے بڑا مفصل اور اچھا جواب دیا

ہے۔ صرف اس میں ایک گزارش ہے کہ یہ جو سالانہ اخراجات بتائے گئے ہیں۔ یہ کس قسم کے

اخراجات ہوتے ہیں۔ وہ بتادیئے جائیں کیونکہ وہ اخراجات موقع پر دربار شریف میں تو نظر نہیں آتے۔

وزیر اوقاف (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! یہ کسی دربار کا نام لیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! وہ ایک ہی دربار خواجہ محمد پناہ کے بارے میں پوچھ رہے ہیں۔ ان کا سوال نمبر 3540 ہے۔

وزیر اوقاف (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! اب آپ اخراجات کی تفصیل چاہتے ہیں؟
 جناب سپیکر: منسٹر صاحب دربار شریف کی سالانہ آمدن و اخراجات کی تفصیل انہوں نے لکھی ہوئی ہے۔
 وزیر اوقاف (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! 12-2011 میں صدر دفتر اوقاف لاہور کی سطح پر ترقیاتی کام کروایا گیا جس میں دربار شریف کے صحن کی جزوی فرش بندی، توسیع پختہ چار دیواری اور تین عدد نئے گیٹ شامل تھے جن پر مبلغ 15,31,766 روپے اخراجات ہوئے تھے۔
 جناب سپیکر: جی، ملک صاحب!

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں نے منسٹر صاحب سے یہ گزارش کی ہے کہ 12-2011 میں جو سالانہ آمدن ہو رہی ہے۔۔۔

MR SPEAKER: Order please, order please. Order in the House.

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ جز (ب) ہے لیکن منسٹر صاحب نے جز (ج) پڑھ دیا ہے۔

جناب سپیکر: انہوں نے میرے خیال میں دونوں جز پڑھ دیئے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جز (ج) پڑھ دیا ہے۔ 12-2011 میں 63 لاکھ 67 ہزار 520 روپے کی دربار شریف سے آمدن ہوئی ہے اور اس کے اخراجات 8 لاکھ 90 ہزار 254 روپے ہیں۔ 13-2012 میں 70 لاکھ 93 ہزار 817 روپے آمدن ہے اور 8 لاکھ 32 ہزار 210 روپے اخراجات ہوئے ہیں۔ میں نے گزارش صرف یہ کی ہے کہ دربار شریف پر یہ اخراجات کس قسم کے ہوتے ہیں؟

وزیر اوقاف (میاں عطاء محمد خان مانیکا): میرے بھائی محترم ممبر اسمبلی جن کے علاقے میں دربار کمر شریف ہے۔ شاید یہ اس حقیقت سے آگاہ نہیں ہیں کہ کسی ایک مزار دربار یا مسجد سے آنے والی آمدنی اسی پر خرچ نہیں ہوتی بلکہ وہ ٹوٹل محکمہ اوقاف میں pool ہو جاتی ہے اور محکمہ اوقاف چونکہ خود مختار ادارہ ہے۔ حکومت کی طرف سے محکمہ اوقاف کو ایک آنہ نہیں ملتا جبکہ محکمہ اپنی کل آمدنی سے اپنے تمام اخراجات پورے کرتا ہے اس کے بعد جو رقم بچتی ہے وہ ہم ان مزاروں کی تزئین و آرائش پر لگاتے ہیں۔

ایک جگہ آج کام ہو گیا ہے تو ممکن ہے کہ دو سال بعد کسی اور جگہ پر کام ہو اس لئے جہاں زیادہ ضرورت ہو وہاں پر وہ آمدنی خرچ کر دی جاتی ہے۔ ہماری خواہش ہے کہ جن مزارات سے ہمیں آمدنی ہو رہی ہے ہمیں یہ اختیار ہو کہ انہی مزارات پر خرچ کر سکیں۔ اگر ہم ایسا شروع کر دیں گے تو ہمارے پاس تنخواہوں کے لئے بھی پیدا نہیں ہو گا اس لئے فی الحال صورتحال یہ ہے کہ کل آمدنی میں سے سالانہ بجٹ کے موقع پر جہاں جہاں اشد ضرورت ہوتی ہے وہاں پر محکمہ یقیناً خرچ کرتا ہے۔ اس طرح پھر ایک جگہ پر ساری آمدنی اس جگہ کی خرچ نہیں ہوتی۔

جناب سپیکر: جی، ملک صاحب!

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میری اس حوالے سے گزارش زیادہ لمبی نہیں ہے صرف اتنی ہے کہ اتنے سالانہ اخراجات ہیں یعنی جس دربار شریف سے 70 لاکھ 62 لاکھ یا ایک کروڑ روپے تک آمدن ہو رہی ہو وہاں آپ جا کر دیکھیں جیسے منسٹر صاحب نے فرمایا کہ یہ دربار میرے حلقے میں ہے اور اللہ کے فضل سے وہاں دربار شریف کی بڑی برکت ہے تو اس کی اتنی ناگفتہ بہ حالت ہے کہ وہاں پر ٹھنڈے پانی کے پیئے کا انتظام نہیں ہے۔ جہاں سے کروڑ روپے سالانہ آمدن محکمہ لے رہا ہے وہاں پر زائرین کے لئے صفائی کا کوئی انتظام نہیں ہے بلکہ دربار شریف کے اندر لوگ جوتے لے کر جاتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ دربار شریف کے باہر کہیں یہ اخراجات ہوں جیسے منسٹر صاحب نے فرمایا ہے جبکہ دربار شریف پر کوئی خرچہ نہیں ہوتا۔ میری صرف یہی گزارش ہے کہ وہاں پر زائرین کے لئے maximum سہولتیں فراہم کر دی جائیں اور دوسرا میں منسٹر صاحب کا اور چیف منسٹر پنجاب کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ منسٹر صاحب نے مجھے دربار شریف کے لئے ایک کروڑ روپے کا فنڈ لے کر دیا تھا جو ان کے علم میں نہیں ہے اس سے ماشاء اللہ دربار شریف کا کام ہو رہا ہے اور مزید تزئین و آرائش ہو رہی ہے۔ اس دربار میں چونکہ بہت زیادہ رش ہوتا ہے تو ٹھنڈے پانی کا انتظام وغیرہ کر دیں۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! آپ ضمنی سوال کریں کہ آپ پوچھنا کیا چاہتے ہیں؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! مجھے نہیں پتا کہ اخراجات کس قسم کے ہوتے ہیں لیکن میں کہتا ہوں کہ زائرین کے لئے زیادہ سے زیادہ سہولتیں شامل کر دیں۔

جناب سپیکر: یہ تو آپ کی تجویز ہو گئی۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر اوقاف (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! یقینی بات ہے کہ زائرین کی ضروریات کے لئے یہ سہولتیں شامل ہوں گی لیکن میں کہتا ہوں کہ بہتر اور مناسب ہوگا کہ محرم کے بعد میں اور میرے بھائی معزز ممبر اسمبلی ہم اکٹھے اچانک دربار شریف پر جائیں گے اور دیکھ لیں گے کہ وہاں پر کیا کیا خرابیاں ہیں اور کیا کچھ صحیح ہو رہا ہے جس کے مطابق انشاء اللہ عمل ہوگا؟

جناب سپیکر: ملک صاحب! اگلا سوال بھی آپ کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سوال نمبر 3542 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع ساہیوال: حلقہ پی پی-222 میں زرعی / کمرشل اراضی سے متعلقہ تفصیلات

*3542: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر اوقاف ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی-222 ضلع ساہیوال میں محکمہ اوقاف کی کتنی اراضی زرعی / کمرشل اراضی کہاں کہاں واقع ہے؟

(ب) مذکورہ اراضی کن کن لوگوں کو لیز / پٹہ / ٹھیکہ پر دی گئی ہے؟

(ج) مذکورہ اراضی کن قواعد و ضوابط کے تحت کن کن شرائط پر کتنے عرصے سے کس ریٹ کے حساب سے دی گئی ہے؟

وزیر اوقاف (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) ضلع ساہیوال میں محکمہ اوقاف کی زرعی اراضی کی تفصیل کا گوشوارہ برنشان (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ نیز ضلع ساہیوال میں کمرشل اراضی نہ ہے۔ البتہ کمرشل جائیداد ہے گوشوارہ برنشان (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) وقف اراضی کا پٹہ / ٹھیکہ جن لوگوں کو دیا گیا ہے ان کی تفصیل برنشان (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) زیر تحویل محکمہ اوقاف کی اراضیات کا پٹہ ہر سال حسب ضابطہ و ممبران نیلام کمیٹی کے زیر نگرانی نیلام کیا جاتا ہے نیلام سے قبل پٹہ جات و متفرق ٹھیکہ جات کے نیلام کے لئے قومی اخبار اشتہار، مقامی اشتہار و مشتہری منادی کے بعد نیلام کی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

شیڈول نیلام سے ضلع کی انتظامیہ و علاقہ کے نمبرداران وغیرہ کو بھی نیلام پٹہ جات کی بابت مطلع کیا جاتا ہے۔ علاقائی شرح پٹہ کے مطابق اراضی کا پٹہ ایک سال کے لئے نیلام کیا جاتا ہے محکمہ پالیسی کے مطابق ایک سال نیلام کے بعد اگلے دو سال سابقہ سال کے زر پٹہ پر با اضافہ 20 فیصد اور مزید اگلے دو سال 10 فیصد اضافہ کے ساتھ توسیع زر پٹہ بھی پٹہ دار حاصل کر سکتا ہے۔ نیز جن شرائط کے تحت پٹہ دیا جاتا ہے کی تفصیل بر نشان (د) ایوان کی میر پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! انہوں نے جواب میں زرعی اراضی کی لسٹ دی ہے جبکہ میرے علم کے مطابق وہاں پر کئی ایسی زمینیں ہیں جو اس لسٹ میں شامل ہی نہیں ہیں۔ وہاں پر سالہا سال سے لوگ محکمہ اوقاف کی زمینوں پر قبضہ کر کے بیٹھے ہوئے ہیں۔ اس کو منسٹر صاحب دیکھ لیں۔ جناب سپیکر: آپ نشاندہی کریں، کوئی جگہ بتائیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرے ہی حلقے میں پانچ کچھ ایسے موضع جات ہیں جہاں پر یہ اراضی ہے لیکن وہ اس لسٹ میں شامل ہی نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: ان موضع جات کے نام بتادیں، ہم ان سے پوچھ لیتے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! وہاں پر محمد پور ہے جہاں پر اراضی ہے لیکن اس لسٹ میں شامل نہیں ہے۔ اس کے علاوہ بھی کئی ایسی جگہیں ہیں جو اس لسٹ میں شامل نہیں ہیں۔

وزیر اوقاف (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! میری معزز ممبر اسمبلی سے گزارش ہوگی کہ اگر آج ان کو نہیں پتا تو محمد پور کے علاوہ بھی کوئی دیہات ہیں جن کا یہ معلوم کر کے ہمیں بتادیں تو ہم اس کی مکمل چھان بین کریں گے، اگر ان کے الزامات صحیح پائے گئے تو پھر ہمارا عملہ جو نیلامی کرتا ہے اس کے خلاف بھی کارروائی ہوگی اور رقبہ بھی واگزار کرایا جائے گا۔

جناب سپیکر: اگلا سوال امجد علی جاوید صاحب کا ہے۔

چودھری فقیر حسین ڈوگر: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ اگلے سوال پر بات کر لیجئے گا کیونکہ میں نے امجد علی جاوید صاحب کا نام بول دیا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! سوال نمبر 3567 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ: محکمہ اوقاف کے زیر تحویل مساجد اور درباروں کی تفصیلات

*3567: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر اوقاف ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں محکمہ کے زیر انتظام کتنی مساجد اور دربار ہیں؟
 (ب) مرکزی جامع مسجد ٹوبہ ٹیک سنگھ سے حاصل ہونے والی گزشتہ پانچ سال کی آمدن اور اخراجات کی تفصیل ایوان کو فراہم کی جائے؟
 (ج) اگر کسی مسجد یا دربار کی آمدن، اخراجات سے کم ہو اور مقامی شہری یا مسجد کی سابقہ انتظامیہ اس مسجد کو اوقاف سے واگزار کروانا چاہے تو محکمہ کے پاس ایسے اداروں کی واگزاری کی پالیسی موجود ہے تو بیان فرمائیں؟

وزیر اوقاف (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

- (الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں محکمہ اوقاف کے زیر انتظام 3 مساجد اور 8 مزارات ہیں۔
 (ب) مرکزی جامع مسجد ٹوبہ ٹیک سنگھ سے حاصل ہونے والی گزشتہ پانچ سال کی آمدن اور اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سال	آمدن	اخراجات
2009-10	1,41,000/- روپے	2,90,411/- روپے
2010-11	1,83,047/- روپے	3,40,046/- روپے
2011-12	1,23,715/- روپے	4,37,117/- روپے
2012-13	1,76,755/- روپے	3,51,368/- روپے
2013-14	2,17,358/- روپے	2,91,389/- روپے

- (ج) پنجاب وقف پراپرٹیز آرڈیننس 1979 کی شق 7 کے تحت محکمہ تحویل میں لی گئی مسجد / مزار کو واگزار نہ کیا جاسکتا ہے تاہم کم آمدن اور اخراجات زیادہ ہونے کی بناء پر اس کی وقف حیثیت تبدیل کئے بغیر اس کا انتظام و انصرام مقامی شہری یا مسجد کی سابقہ انتظامیہ کے حوالہ اس صورت میں کیا جاسکتا ہے کہ اس سے کسی قسم کے نقص امن یا لڑائی جھگڑے کا کوئی خطرہ نہ

ہو۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! جز (ب) کے جواب میں آمدن اور اخراجات کی تفصیلات دی گئی ہیں۔ 2010 سے onward اخراجات میں مسلسل کمی ہے تو میں وزیر صاحب سے یہ جاننا چاہتا ہوں کہ ہر سال کس کس مد میں اخراجات کی کمی ہے اور کون سے اخراجات ہیں جو کم کئے گئے ہیں؟

وزیر اوقاف (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! مجھے تو یہاں پر کمی نہیں بلکہ بیشی نظر آرہی ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! 2011 میں اخراجات 4 لاکھ 37 ہزار ہیں، 2012 میں 3 لاکھ 51 ہزار ہو گئے ہیں پھر 2013 میں 2 لاکھ 91 ہزار ہو گئے ہیں یعنی 4 لاکھ 37 ہزار سے اب 2 لاکھ 91 ہزار تک اخراجات آگئے ہیں۔

وزیر اوقاف (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! اخراجات تو اس حساب سے ہوتے ہیں جتنی وہاں ضرورت ہو۔ آمدنی اور اخراجات دیکھ لیں بلکہ ہمارے وہاں پر آمدنی سے اخراجات زیادہ ہیں۔ وہاں جو ضرورت ہوتی ہے ہم وہ پوری کرتے ہیں آمدنی خواہ اس سے آدھی ہو۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! یہ تفصیل مجھے بھی نظر آرہی ہے۔ میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ کیا وہاں پر کوئی اسامی ختم کی گئی ہے یا اسامیاں خالی رکھی گئی ہیں یعنی کس مد میں ان اخراجات میں کمی ہو رہی ہے؟

وزیر اوقاف (میاں عطاء محمد خان مانیکا): اگر انہوں نے اسامیوں سے متعلق پوچھنا ہے تو پھر نیا سوال کر لیں تب تمام تفصیل مہیا کر دی جائے گی۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں اخراجات کے متعلق سوال کر رہا ہوں کہ ان میں جو کمی واقع ہو رہی ہے کس مد میں ہو رہی ہے جس کی تفصیل ان کے پاس ہوگی؟

وزیر اوقاف (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! اخراجات ضرورت کے تحت ہی کئے جاتے ہیں۔ اگر ضرورت کم ہو جائے تو خرچے بھی کم ہو جاتے ہیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! جواب کے جز (ج) میں کہا گیا ہے کہ "پنجاب وقف پراپرٹیز آرڈیننس 1979 کی شق 7 کے تحت محکمہ تحویل میں لی گئی مسجد/مزار کو واگزار نہ کیا جاسکتا ہے تاہم کم آمدن اور اخراجات زیادہ ہونے کی بناء پر اس کی وقف حیثیت تبدیل کئے بغیر اس کا انتظام وانصرام مقامی شہری یا مسجد کی سابقہ انتظامیہ کے حوالے اس صورت میں کیا جاسکتا ہے کہ اس سے کسی قسم کے نقص امن یا لڑائی جھگڑے کا کوئی خطرہ نہ ہو۔" مرکزی جامع مسجد کے اخراجات اور آمدن کی تفصیل دی گئی ہے

اس کے مطابق اخراجات آمدن سے مسلسل زیادہ ہیں اور مسجد کی سابقہ انتظامیہ اس کا انتظام لینا چاہتی ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا محکمہ یہ انتظام مسجد کی انتظامیہ کے حوالے کرنے کو تیار ہے؟

جناب سپیکر: خواتین ممبران! گھر کی باتیں گھر میں جا کر ہی کریں اچھا رہے گا۔ مہربانی۔ جی، منسٹر صاحب! وزیر اوقاف (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! ہمارے ممبر اسمبلی کی بڑی اچھی تجویز ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ گزشتہ ساٹھ سالوں میں جب سے یہ محکمہ قائم ہوا ہے کسی نے سنجیدگی سے اس محکمے کو لیا ہی نہیں ہے۔ اب حالت یہ ہے کہ یہ محکمہ اب اپنے بوجھ تلے خود ہی بیٹھ رہا ہے۔ ہمارے محکمے کی ٹوٹل آمدنی میں سے 86 فیصد establishment کا خرچہ ہے اور باقی 14 فیصد جو بچتا ہے اس میں سے ہم کیا لگائیں اسی لئے ہمارے بہت سارے معاملات خراب ہو رہے ہیں۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ ہم بہت سی مساجد اور مزارات واپس کریں۔ یہ غلط پالیسی تھی کہ اگر کہیں بچت نظر آئی تو اس پر قبضہ کر لیا اور قبر نظر آئی تو اس پر قبضہ کر لیا۔ اب صورتحال یہ ہے کہ قانون کے مطابق ہمارے پاس کوئی مزار یا مسجد واپس کرنے کا ابھی تک اختیار نہیں ہے۔ ہم نے اب لاء ڈیپارٹمنٹ سے یہ درخواست کی ہے کہ ہمارے آرڈیننس میں ترمیم draft کر کے دیں، ہم اسے کابینہ میں لے جائیں پھر اس ایوان سے منظور کروائیں تاکہ ہم جن سے جان چھڑانا چاہتے ہیں ان سے جان چھڑالیں اور محکمے کی حالت بھی بہتر ہو۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! جواب میں یہ تحریر کیا گیا ہے کہ اس کی وقف حیثیت تبدیل کئے بغیر اس کا انتظام و انصرام مقامی شہری یا مسجد کی سابقہ انتظامیہ کے حوالے کیا جاسکتا ہے۔

وزیر اوقاف (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! نہیں کیا جاسکتا۔

جناب امجد علی جاوید: جواب میں تو یہی لکھا ہوا ہے۔

وزیر اوقاف (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! یہ انتظام اس صورت میں حوالے کیا جاسکتا ہے کہ کسی قسم کے نقص امن یا لڑائی جھگڑے کا کوئی خطرہ ہو۔ اگر خطرہ نہ ہو تو ہم کچھ نہیں کر سکتے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! انہوں نے جواب درست نہیں پڑھا۔ "خطرہ نہ ہو" لکھا ہوا ہے "خطرہ ہو" نہیں لکھا ہوا۔

وزیر اوقاف (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! یہ واضح طور پر لکھا ہوا ہے کہ کم آمدن اور اخراجات زیادہ ہونے کی بناء پر اس کی وقف حیثیت تبدیل کئے بغیر اس کا انتظام و انصرام مقامی آبادی یا شہریوں کو دیا جاسکتا ہے اور دوسرا یہ ہے کہ لڑائی جھگڑے کا خطرہ نہ ہو۔

جناب امجد علی جاوید: میں بھی یہی بات کر رہا ہوں۔

وزیر اوقاف (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! ہم نے کہا ہے کہ تمام مساجد اور مزارات جو ہمارے پاس ہزاروں کی تعداد میں ہیں، تمام کا سروے کر رہے ہیں۔ جہاں جہاں آمدنی کم اور خرچہ زیادہ ہے یا آمدنی بالکل معمولی ہوگی اس کے بارے میں ہماری تجویز یہی ہے اور میں اپنے محترم ممبر اسمبلی سے متفق ہوں کہ مساجد کا انتظام و انصرام محلے کی کمیٹیوں کو دے دیا جائے اور مزاروں کے اگر وارث موجود ہیں تو انہیں واپس دے دیئے جائیں یا مریدین کی کوئی کمیٹی بنا کر ان کے حوالے کر دیئے جائیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں بھی یہی گزارش کر رہا ہوں کہ اگر مقامی انتظامیہ apply کرے، وہاں جھگڑے کا خطرہ بھی نہ ہو اور شرائط بھی پوری ہوں تو کیا محکمہ ان کا انتظام ان کے حوالے کر دے گا؟

وزیر اوقاف (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! یہ commitment نہیں ہے لیکن بات یہ معقول لگتی ہے کہ ایسا کر دینا چاہئے۔ ہم دیکھیں گے اگر کر سکتے ہوئے تو ضرور کریں گے۔
جناب سپیکر: جی، مہربانی۔ اب میرے خیال میں آگے بڑھیں۔ امجد علی جاوید صاحب! اگلا سوال بھی آپ کا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! سوال نمبر 3568 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔
جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ: ضلع بھر میں اراضی سے متعلق تفصیلات

*3568: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر اوقاف ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ محکمہ اوقاف کی کتنی اراضی ہے؟
- (ب) کتنی اراضی پر کن کن لوگوں نے قبضہ کر رکھا ہے؟
- (ج) کتنی اراضی ٹھیکہ یا لیز پر کن کن افراد کو کتنے عرصہ کے لئے اور کتنی رقم کے عوض دی گئی ہے؟

(د) اوقاف کی کمرشل، رہائشی اور زرعی اراضی کی الاٹمنٹ کی شرائط اور criteria کیا ہے؟

وزیر اوقاف (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

- (الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کل 142 کنال 11 مرلے اراضی زیر تحویل محکمہ اوقاف ہے۔
- (ب) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں وقف اراضی آمدہ انڈیا واقع چک نمبر 21/680 کمالیہ رقبہ تعداد 59 کنال 7 مرلے پر مسمی محمد اکبر نے ناجائز قبضہ کر رکھا ہے اور عدالت میں مقدمہ دائر کر کے حکم امتناعی حاصل کر رکھا ہے۔

(ج)

نمبر شمار	نام وقف اراضی	رقبہ تعدادی مرلے۔ کنال	نام پٹہ دار	برائے عرصہ	رقبہ پٹہ
1	طیقہ مدرسہ اسلامیہ گوجرہ	09۔ 71	عبدالرشید ولد محمد مختار ساکن چک نمبر 163	ایک سال	1,19,520/-
2	وقف اراضی طیقہ دربار شریف شاہ گوجرہ	19۔ 01	مشتاق علی ولد محمد شریف ساکن چک نمبر 367 جلیانوالہ گوجرہ ج ب	ایک سال	4700/-
3	وقف اراضی چک نمبر 303 کشپور طیقہ مسجد تعلیم القرآن گوجرہ	16۔ 09	فاروق احمد ولد چوہدری غلام علی ساکن 303 کشپور گوجرہ	ایک سال	5378/-

- (د) کمرشل کرایہ داری جائیداد کی شرائط نیلام بر نشان الف اور زرعی اراضیات کے نیلام کی شرائط بر نشان (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔ نیلام میں اوقاف ملازمین یا ان کے رشتہ دار اور نادہندگان شامل نہیں ہو سکتے اس کے علاوہ ہر شخص کارروائی نیلام میں شامل ہو کر بولی دے سکتا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال جز (ج) میں دی گئی پٹہ داران کی تفصیلات سے متعلق ہے کہ کیا مسلسل یہی پٹہ داران اراضی پر قابض ہیں، متصرف ہیں یا یہ تبدیل ہوتے رہتے ہیں، اگر یہی ہیں تو کب سے پٹہ داران لوگوں کے پاس ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! تین پٹہ داران ہیں جن کے متعلق آپ نے لکھا ہوا ہے۔

وزیر اوقاف (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! انہوں نے اپنے سوال میں جز (ج) میں یہ پوچھا ہوا ہے اور یہ ایک ایک سال کا پٹہ ہے جس پر یہ اراضی دی ہوئی ہے۔ سال ختم ہو جائے گا تو نئی تاریخ ہو گی، نیا پٹہ ہو گا اور نئی نیلامی ہو گی۔ جو اس نیلامی میں آجائے گا وہ لے جائے گا۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! کیا پٹہ داران کو تبدیل کیا گیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر اوقاف (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! پٹہ دار کو تبدیل کرنا ہمارے ہاتھ میں نہیں ہے۔ اگر نیلامی میں کوئی آدمی مسلسل محکمہ کو خود رقم دے کر نیلامی لے جاتا ہے تو ہم اسے روک تو نہیں سکتے۔ جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں ریکارڈ کی بات کر رہا ہوں کیونکہ ریکارڈ تو آپ کے پاس ہے۔۔۔

جناب سپیکر: وہ کہہ رہے ہیں کہ جس کی بولی زیادہ ہوتی ہے اسے پٹہ دیا جاتا ہے۔ جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! ریکارڈ ان کے پاس ہے اور میں ریکارڈ کے مطابق یہ جاننا چاہتا ہوں کہ یہ وہی لوگ ہیں یا تبدیل ہو رہے ہیں؟

جناب سپیکر: جن کا ذکر آپ نے کیا ہے ان کے بارے میں انہوں نے بتا دیا ہے کہ فلاں فلاں بندوں کو اراضی پٹہ پر دی ہے کیونکہ پٹہ اس کو ملتا ہے جو highest bidder ہو۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میری یہی گزارش اور submission ہے کہ یہ لوگ اس سال سے پٹہ دار ہیں یا پچھلے کئی سالوں سے یہی لوگ ہیں۔ ریکارڈ تو وزیر موصوف کے پاس ہوگا جسے دیکھ کر یہ بتا سکتے ہیں؟

جناب سپیکر: جو highest bidder ہو اس پر قدغن کیسے لگائیں گے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں تو قدغن لگانے کی بات نہیں کر رہا بلکہ میں تو سابق ریکارڈ جاننے کی بات کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر اوقاف (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! اسے fresh question سمجھتے ہوئے اس کا جواب حاصل کر کے ایوان میں دے دیں گے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں وقف اراضی آمدہ انڈیا چک نمبر 681/21 کمالیہ رقبہ تعدادی 59 کنال سات مرلے پر مسمی محمد اکبر نے ناجائز قبضہ کر رکھا ہے اور عدالت میں مقدمہ دائر کر کے حکم انتاعی حاصل کر رکھا ہے تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ قبضہ کب سے ہے، یہ کس عدالت کے اندر case ہے، محکمہ نے اب تک اس کے خلاف کیا کارروائی کی ہے، یہ case کس stage پر ہے اور یہ کب سے ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر اوقاف (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! پچھلے جز کی طرح اسے بھی نیا سوال تصور کرتے ہوئے اس کا جواب بھی ایوان میں تفصیل کے ساتھ پیش کر دیں گے۔

جناب سپیکر: نہیں منسٹر صاحب! تھوڑا سا اس پر غور کریں۔

وزیر اوقاف (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! اب انہوں نے یہ پوچھا ہی نہیں تھا کہ وہ آدمی کون ہے، مقدمہ کب سے ہے، کہاں چل رہا ہے اور عدالت کون سی ہے تو یہ ساری معلومات حاصل کرنے کے بعد جواب ایوان میں پیش کر دیں گے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! یہ سینئر ہونے کا فائدہ اٹھا رہے ہیں ویسے نئے سوال والی بات نہیں ہے۔

جناب سپیکر: اس کا جواب تو مکمل طور پر آنا چاہئے تھا۔

قاضی احمد سعید: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

قاضی احمد سعید: جناب سپیکر! منسٹر صاحب شاید update نہیں ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، اس آخری سوال پر انہیں تھوڑا سا مسئلہ بنا ہے۔

وزیر اوقاف (میاں عطاء محمد خان مانیکا): جناب سپیکر! اس سوال کو pending کر دیں تاکہ اس کا تفصیلی جواب آئندہ اجلاس میں پیش کر دیں کیونکہ نامکمل معلومات کا تو کوئی فائدہ نہیں ہے۔

قاضی احمد سعید: جناب سپیکر! ٹھیک ہے اسے pending کر دیں۔

جناب سپیکر: چلیں، سوال نمبر 3568 کو pending کیا جاتا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: سوال مکمل ہوتے ہیں اور تحریک استحقاق کوئی نہیں ہے۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جوابان کی میز پر رکھے گئے)

لاہور: محکمہ اوقاف کے رقبہ پر ناجائز قابضین کی تفصیلات

*843: ملک سیف الملوک کھوکھر: کیا وزیر اوقاف ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پی پی-160 لاہور میں محکمہ اوقاف کے رقبہ جات پر ناجائز قابضین موجود ہیں؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو ناجائز قابضین کون سے رقبہ جات پر کس وقت سے قابض ہیں مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے؟

(ج) کیا محکمہ ناجائز قابضین سے سرکاری اراضی واگزار کروانے کے لئے کوئی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتا ہے؟

وزیر اوقاف (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) سرکل ہذا میں حلقہ پی پی-160 میں ناجائز قابضین موجود ہیں۔

(ب) مسجد باہر والی ہنجر وال اور منسلک رقبہ تعدادی 186 کنال 6 مرلے بذریعہ نوٹیفیکیشن نمبر 78/AGA/4/2 (110) مورخہ 29-07-1978 محکمہ تحویل میں لی گئی۔ بوقت محکمہ تحویل موضع کا اشتغال زیر کارروائی تھا جو کہ اس وقت بھی جاری ہے۔ رقبہ تعدادی 145 کنال 4 مرلے کا انتقال بذریعہ انتقال نمبر 29591 مورخہ 16-05-1998 بحق چیف ایڈمنسٹریٹر اوقاف پنجاب منظور ہوا۔ اس رقبہ کی موجودہ صورتحال کی تفصیل بر نشان (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) محکمہ اوقاف ناجائز قابضین سے سرکاری زمین واگزار کروانے کا ارادہ رکھتا ہے مگر موضع کے اشتغال ہونے کی وجہ سے اس پوزیشن میں نہ ہے کہ ناجائز قابضین کے خلاف بذریعہ پولیس امداد کوئی کارروائی کر سکے۔ موضع کا اشتغال مکمل ہونے پر رقبہ کی صحیح نشاندہی کے بعد ناجائز قابضین کے خلاف کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

لاہور: پی پی-160 میں مسلم اوقاف کا رقبہ و دیگر تفصیلات

*844: ملک سیف الملوک کھوکھر: کیا وزیر اوقاف ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

وزیر اوقاف (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) جی ہاں درست ہے۔

(ب) حلقہ پی پی-160 میں واقع وقفہ رقبہ جات زیر تحویل مسلم اوقاف کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

(1) مسجد باہر والی ہنجر وال ملتان روڈ لاہور۔ مسجد باہر والی ہنجر وال اور منسلکہ رقبہ تعدادی 186 کنال 6مرلے بذریعہ نوٹیفیکیشن نمبر 2/4/AGA/78(110) مورخہ 29-07-1978 محکمانہ تحویل میں لی گئی۔ بوقت محکمانہ تحویل موضع کا اشتغال زیر کارروائی تھا جو کہ اس وقت بھی جاری ہے۔ رقبہ تعدادی 145 کنال 04مرلے کا انتقال بذریعہ انتقال نمبر 29591 مورخہ 16-05-1998 بحق چیف ایڈمنسٹریٹر اوقاف پنجاب منظور ہوا اس رقبہ کی موجودہ صورتحال کی تفصیل برنشان (الف) ابوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(2) مسجد گلاب شاہ ولی جوہر ٹاؤن لاہور۔ رقبہ تعدادی 8 کنال 15 مرلے رقبہ مسجد 7 کنال 4 مرلے خالی پلاٹ ایک کنال 11 مرلے ہے۔

(3) دربار حضرت پیر نصیر الدین شاہ۔ رقبہ 18 کنال 10 مرلے، آمدن کیش بکس کے لئے سالانہ ٹھیکہ ویٹڈ دماحتا ہے۔

(4) دربار حضرت پھر و شہید۔ رقبہ تعدادی 06 نال ایک مرلے، آمدن کیش کس کا ٹھیکہ پر دیا جاتا ہے۔

(5) دربار حضرت عدالت علی شاہ ملتان روڈ لاہور۔ سالانہ آمدن کیش بکس ٹھیکہ یردماحتا ہے۔

(6) دربار حضرت پیر بھولاچھنگ ملتان روڈ لاہور۔ سالانہ آمدن کیش بکس پر دیا جاتا ہے۔

(7) تکیہ چاہ آبنوشی ملتان روڈ لاہور۔ رقبہ تعدادی 2 کنال 18 مرلے موقع پر خالی ہے۔

(8) خانقاہ شیرشاہ ولی کاہنہ نو۔ رقبہ تعدادی 59 کنال 12 مرلے زرعی مقاصد کے لئے سالانہ پٹ پر دیا جاتا ہے۔

(9) تکیہ الہی شاہ چوہنگ ملتان روڈ لاہور۔ رقبہ تعدادی 19 کنال زرعی مقاصد کے لئے سالانہ پٹ پر دیا جاتا ہے جبکہ دودھ دیٹرول پیپ رقبہ 8 کنال 30 سالہ لیزیر مہمانہ کراہ داری کی بنیاد پر دیا گیا ہے۔

(10) دربار حضرت شاہ باہل غازی بھوئیاں رقبہ تعدادی 53 کنال، آمدن کیش بکس سالانہ ٹھیکہ وپٹہ پر دیا جاتا ہے۔

(11) امام بارگاہ امبالہ پٹیالہ بھوئیاں لاٹ نمبر 1 رقبہ 17 کنال 16 مرلے، لاٹ نمبر 2 رقبہ 26 کنال 11 مرلے لاٹ نمبر 3 رقبہ 14 کنال سالانہ وپٹہ پر دیا جاتا ہے۔

(ج) تمام تفصیل جز: (ب) میں بیان کر دی گئی ہے۔

ضلع لاہور: محکمہ اوقاف کے تحت مساجد کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1806: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر اوقاف ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں محکمہ کے زیر کنٹرول سرکاری مساجد کہاں کہاں واقع ہیں تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) کیا ان سرکاری مساجد میں خطیب، امام اور مؤذن کی تعیناتی محکمہ کی طرف سے کی جاتی ہے؟

(ج) کیا سرکاری مساجد کے بل اور دوسرے اخراجات محکمہ برداشت کرتا ہے یا علاقے کے مخیر حضرات برداشت کرتے ہیں؟

(د) کیا سرکاری مساجد میں بچوں کو دینی تعلیم کے لئے مدرسے بھی موجود ہیں نیز ان کا انتظام و انصرام کیسے چلایا جاتا ہے تفصیل ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر اوقاف (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) محکمہ اوقاف و مذہبی امور پنجاب کے تحت قائم خود مختار ادارے اوقاف آرگنائزیشن کے زیر کنٹرول ضلع لاہور میں وقف شدہ 117 مساجد ہیں جس کی فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جی ہاں! اوقاف آرگنائزیشن کے زیر کنٹرول مساجد میں عملہ مساجد (خطباء / آئمہ و مؤذنین وغیرہ) کی تعیناتی محکمہ کی طرف سے کی جاتی ہے۔

(ج) اوقاف آرگنائزیشن کے زیر کنٹرول مساجد کے جملہ اخراجات (تنخواہ عملہ، بل بجلی، خرید و صرف / دریاں و شامیانہ جات، ختم قرآن وغیرہ) محکمہ دیتا ہے علاوہ ازیں مساجد کی مرمت اور تزئین و آرائش کے اخراجات بھی محکمہ ہذا برداشت کرتا ہے۔ تاہم مخیر حضرات بھی مساجد کے متفرق اخراجات میں معاونت کرتے ہیں۔

(د) اوقاف آرگنائزیشن کے زیر کنٹرول مساجد میں ناظرہ و حفظ القرآن اور تجوید و قرأت کا باقاعدہ انتظام موجود ہے۔ مزید برآں لاہور شہر کی 17 اہم مساجد کے ساتھ مدارس و جامعات قائم ہیں ان میں علیحدہ مدرسین تعینات کئے ہوئے ہیں۔ تفصیل ایوان کی میر پر رکھ دی گئی ہے۔ ان مدارس میں سے ایک مثالی مدرسہ دربار حضرت داتا گنج بخش لاہور سے ملحقہ "جامعہ ہجویریہ" ہے جس میں شہادۃ العالمیہ فی العلوم العربیہ والا سلامیہ (ایم اے) تک تعلیم کا انتظام موجود ہے اور جامعہ ہذا میں مقیم طلباء کے لئے قیام و طعام کا انتظام بھی محکمہ کرتا ہے۔ علاوہ ازیں جامع مسجد نیلا گنبد لاہور میں قائم ادارہ "جامعہ عربیہ رحیمیہ" میں بھی تجوید و قرأت اور درس نظامی کی ابتدائی کلاسز کا انتظام موجود ہے۔ مزید برآں دربار حضرت میاں میر سے ملحق دو مدارس قائم ہیں جن میں علیحدہ علیحدہ طلباء و طالبات کے لئے حفظ و ناظرہ اور تجوید و قرأت کے انتظامات موجود ہیں۔

لاہور: محکمہ اوقاف کے سرکل / زونز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1875: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر اوقاف ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) محکمہ اوقاف لاہور کو کتنے سرکل / زون میں تقسیم کیا گیا ہے؟
 (ب) ہر سرکل / زون کی سال 2011-12 اور 2012-13 کی آمدن و اخراجات کی تفصیل بتائیں؟
 (ج) ان آمدن کے ذرائع کیا ہیں؟
 (د) محکمہ اپنی آمدن بڑھانے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہا ہے؟

وزیر اوقاف (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) محکمہ اوقاف لاہور کو تین زون میں تقسیم کیا گیا ہے جو کہ درج ذیل ہیں:

1- داتا دربار زون

2- بادشاہی مسجد زون

3- لاہور زون

لاہور زون لاہور کو آٹھ سرکلز میں تقسیم کیا گیا ہے جو کہ درج ذیل ہیں۔

1- حضرت پیر کئی لاہور

2- دربار حضرت شاہ چراغ ایوان اوقاف لاہور

3- دربار حضرت بی بی پاک دامن لاہور

- 4۔ مسجد وزیر خان لاہور
- 5۔ دربار حضرت میاں میر لاہور
- 6۔ دربار حضرت شاہ جمال اچھرہ لاہور
- 7۔ سرکل قصور دربار حضرت بابا بلھے شاہ قصور
- 8۔ شیخوپورہ دربار حضرت پیر بہار شاہ شیخوپورہ

(ب) ہر سرکل / زون کی سال 2011-12 اور 2012-13 کی آمدن و اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نام زون / سرکل	سال 2011-12	سال 2012-13	اخراجات	آمدن
داتا دربار زون	19,34,82,275/-	20,12,42,208/-	5,33,12,798/-	5,90,19,415/-
بادشاہی مسجد زون	1,30,36,549/-	1,49,92,108/-	77,71,236/-	92,94,627/-
لاہور زون				
زونل آفس لاہور	---	---	1,04,01,492/-	59,73,272/-
سرکل نمبر 1	2,26,87,921/-	2,41,64,665/-	1,40,02,336/-	1,71,83,997/-
سرکل نمبر 2	1,22,28,130/-	1,42,90,538/-	1,17,26,717/-	1,26,21,255/-
سرکل نمبر 3	2,80,91,880/-	2,79,20,084/-	1,69,85,387/-	2,87,09,542/-
سرکل نمبر 4	1,19,78,734/-	1,46,68,360/-	1,44,56,489/-	1,40,65,513/-
سرکل نمبر 5	1,96,49,761/-	1,69,93,352/-	1,32,14,737/-	1,66,40,150/-
سرکل نمبر 6	2,30,82,393/-	2,38,96,812/-	66,67,681/-	71,19,324/-
سرکل قصور	2,82,43,345/-	2,81,92,403/-	82,10,305/-	94,58,920/-
سرکل شیخوپورہ	1,71,15,587/-	2,24,40,391/-	76,53,299/-	95,96,490/-
میرزاں لاہور زون	16,30,77,751/-	17,25,66,605/-	10,33,18,443/-	12,13,68,463/-
کل میرزاں	36,95,96,575/-	38,88,00,921/-	16,44,02,477/-	18,96,82,505/-

(ج) محکمہ اوقاف کی آمدن کے ذرائع کی تفصیل درج ذیل ہے۔

- (1) کرایہ (2) زر پٹہ
- (3) کیش بکسز (4) ٹھیکہ حفاظت پاپوش
- (5) ٹھیکہ کفروشی (6) متفرق (ٹھیکہ سائیکل سٹینڈ، میلہ گراؤنڈ، متفرق نذرانہ جات وغیرہ)

(د) محکمہ کی آمدن بڑھانے کے لئے محکمہ کے زیر تحویل رقبہ پر دکانات تعمیر کرتے ہوئے نیلام عام کیا جا رہا ہے جس سے گڈول کے علاوہ ماہانہ کرایہ بھی وصول ہوگا۔ کشادگی کیش بکسز اور نیلام ٹھیکہ جات کے وقت صدر دفتر لاہور اور لاہور زون سے ٹیمیں موقع پر جا کر ان کی نگرانی کرتی ہیں جس سے آمدن میں خاطر خواہ اضافہ ہو رہا ہے۔ ایسی زرعی زمین جو شہری حدود میں آچکی ہے اس کو کمرشل مقاصد کے تحت نیلام کرنے کی کارروائی عمل میں لائی جا رہی ہے جس سے محکمہ کی آمدن میں خاطر خواہ اضافہ ہوگا۔ مزید برآں مروجہ پنجاب

وقف پر اپریل 2002 میں غور و خوض کے بعد ترمیم کی سفارش کی گئی ہے جن کی منظوری اور نفاذ کے بعد آمدنی میں مزید اضافہ متوقع ہے۔ کافی عرصہ سے ایک ہی اسمیٰ پر تعینات ملازمین کو بھی ٹرانسفر کیا گیا ہے جس سے بہتر نتائج کی توقع کی جا رہی ہے۔

جامع مسجد صادق بہاولپور کی ابتر صورت حال کی تفصیلات

*1912: محترمہ فوزیہ ایوب قریشی: کیا وزیر اوقاف ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) جامع مسجد صادق بہاولپور کب تعمیر کی گئی؟
- (ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ مسجد جگہ جگہ سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے اور عمارت انتہائی خستہ حال ہو چکی ہے؟
- (ج) مذکورہ مسجد کی پچھلے پانچ سالوں کے دوران کتنی دفعہ تزئین و آرائش اور مرمت کی گئی اور اس پر کتنے اخراجات ہوئے، سال وار تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟
- (د) مذکورہ مسجد کو پچھلے پانچ سالوں میں سال وار کتنا کتنا بجٹ فراہم کیا گیا اور کن کن مدت میں استعمال ہوا۔ مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

وزیر اوقاف (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

- (الف) جامع مسجد صادق بہاولپور 1930ء تا 1946ء میں تعمیر کی گئی۔
- (ب) مسجد خستہ حال نہ ہے لیکن خصوصی مرمت کی متقاضی ہے ڈیوڑھی، شید اور چھوٹی موٹی مرمت مطلوب ہے۔
- (ج) مذکورہ مسجد پر پچھلے پانچ سالوں کے دوران تزئین و آرائش اور اخراجات کی تفصیل بر نشان (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (د) مسجد مذکور میں پچھلے پانچ سالوں کے دوران مدت وار بجٹ اور اخراجات کی تفصیل بر نشان (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور: پی پی۔144 میں مزارات کی تفصیلات

*1977: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر اوقاف ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) حلقہ پی پی۔143 اور 144 لاہور میں محکمہ اوقاف کے زیر انتظام مزارات کہاں کہاں واقع ہیں اور ان میں کل کتنا عملہ سرکاری طور پر کام کر رہا ہے؟

(ب) حضرت مادھولال حسینؒ کے مزار کا کل کتنا رقبہ ہے نیز یہ دربار کب قائم ہوا اور محکمہ اوقاف نے اسے کب اپنی تحویل میں لیا مکمل تفصیل سے اس ایوان کو آگاہ کیا جائے؟
وزیر اوقاف (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) حلقہ پی پی۔143 اور 144 میں پانچ عدد مزارات واقع ہیں جو محکمہ تحویل میں ہیں اور ان مزارات پر سات عدد درجہ چہارم کے ملازمین تعینات ہیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

نام مزار	عہدہ	تعداد عملہ
دربار حضرت ایٹال صاحب بیگم پورہ لاہور	نگران	1
دربار حضرت بلاول شاہ کوٹ خواجہ سعید لاہور	نگران	1
دربار حضرت مادھولال حسینؒ باغبان پورہ لاہور	نگران + مالی + خاکروب	3
دربار حضرت پیر عبدالغنی باغبان پورہ لاہور	نگران	1
دربار حضرت گوہر شاہ محمود بوٹی لاہور	نگران	1

(ب) دربار حضرت مادھولال حسینؒ کا کل رقبہ 35 کنال 17 مرلے 117 مربع فٹ ہے۔ دربار شریف 1161 ہجری بمطابق سال 1740 میں قائم ہوا جو بذریعہ نوٹیفیکیشن نمبر (514)3 مورخہ 13-03-1961 محکمہ تحویل میں لیا۔

بہاولپور: محکمہ اوقاف کی مساجد کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2015: محترمہ فوزیہ ایوب قریشی: کیا وزیر اوقاف ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) محکمہ اوقاف کے تحت بہاولپور شہر میں کل کتنی مساجد ہیں؟
- (ب) ان مساجد میں کتنے کتنے ملازمین کس کس گریڈ کے کام کر رہے ہیں، ان کے نام و عہدہ سے آگاہ کریں اور کتنی اسامیاں کب سے خالی ہیں؟
- (ج) کیا یہ درست ہے کہ ان مساجد میں سے اکثر کی عمارات کی حالت انتہائی خستہ ہے، اس کی وجوہات سے آگاہ کریں؟
- (د) ان مساجد کی ملکیتی کوئی اراضی و دکانیں ہیں اور ان سے کتنی کتنی آمدن ہوتی ہے پچھلے پانچ سالوں کی آمدن سے مساجد و سال وار تفصیل سے آگاہ کریں؟
- (ه) ان مساجد کا پچھلے پانچ سالوں کے دوران کتنی بار تزئین و آرائش و مرمت کا کام ہوا اور اس پر کتنے کتنے اخراجات ہوئے، سال و مساجد وار تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

(و) ان مساجد کی تزئین و آرائش و مرمت کے کام کی نگرانی کن کن افسران و اہلکاران نے کی اور اس کام کی فائنل انسپکشن و چیکنگ کن کن افسران و اہلکاران نے کی، ان کے نام، عہدہ، گریڈ و موجودہ تعیناتی سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر اوقاف (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) بہاولپور شہر میں محکمہ اوقاف کے زیر تحویل 9 مساجد ہیں جن کی تفصیل بر نشان (الف) ایوان میں میرز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) محکمہ اوقاف کے زیر تحویل 9 مساجد ہیں تعینات عملہ کی تفصیل بر نشان (ب) ایوان میں میرز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے کہ ان میں سے اکثر مساجد انتہائی خستہ حال ہیں صرف دو مساجد (مسجد اقصیٰ اور مسجد کوچہ گل حسن) کی حالت درست نہ ہے کیونکہ ان مساجد کی عمارات قدیمی ہیں اور ان دو مساجد کی تعمیر نو کو اگلے مالی سال میں زیر غور لایا جائے گا۔

(د) جامع مسجد مولوی احمد یار والی کے نام وقف رقبہ 14 ایکڑ زرعی اراضی ہے اور ان مسجد کی آمدن ویونٹ کرایہ داری کی تفصیل بر نشان (ج) ایوان میں میرز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ه) پچھلے پانچ سالوں کے دوران مساجد کی تعمیر و مرمت پر مبلغ -/52,07,619 روپے خرچ ہوئے جن کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

سال 2008-09	جامع مسجد بوستان عزیز -/50,000 روپے (خصوصی مرمت مسجد)
سال 2009-10	جامع مسجد الصادق -/76,000 روپے (خصوصی مرمت فرش)
	جامع مسجد احمد یار والی -/61,000 روپے (ری الیکٹر لکیشن)
سال 2010-11	مسجد شیخ سعید والی -/50,000 روپے (تنصیب آہنی گیٹ)
	جامع مسجد الصادق -/46,04,719 روپے (بورنگ اور واٹر پلائی، مرمت لیٹرین بلاک، بجلی 3 عدد مینار، شیڈ، تنصیب ٹر باؤن و جزیئر (KV-10))
سال 2011-12	مسجد بوستان عزیز -/38,000 روپے (سیور لائن بچھایا)
	جامع مسجد الصادق بہاولپور -/14,000 روپے (خصوصی مرمت پانی کی پائپ لائن)
سال 2012-13	جامع مسجد الصادق -/85,500 روپے (خصوصی مرمت گراؤنڈ فلور چھت)
	مسجد احمد یار والی -/97,800 روپے (فرش بندی مسجد صحن)
سال 2013-14	جامع مسجد الصادق بہاولپور -/1,30,600 روپے (مرمت لیٹرین بلاک)

(و) ان کاموں کی نگرانی اور چیکنگ کرنے والے افسران و اہلکاران کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نام	عہدہ	موجودہ تعیناتی
منظور احمد لغاری	ایکسپن (گریڈ 18)	ملتان
محمد اوریس عباسی	ایکسپن (گریڈ 18)	راولپنڈی
رفیق نور وٹو	سب ڈویژنل آفیسر (گریڈ 17)	ملتان
محمد اجمل بھروانہ	سب ڈویژنل آفیسر (گریڈ 17)	محکمہ پھوڑ چکے ہیں
ذوالفقار علی عباسی	سب انجینئر (گریڈ 11)	بہاولپور

ضلع فیصل آباد: مزارات و مساجد کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2104: محترمہ مدیکہ رائنا: کیا وزیر اوقاف ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) ضلع فیصل آباد میں محکمہ اوقاف کی تحویل میں کتنے مزارات اور مساجد ہیں؟
- (ب) کیا مذکورہ مزارات اور مساجد کی کوئی اراضی بھی ہے، اس اراضی میں سے کتنی لیز/پٹہ/ٹھیکہ پر دی گئی ہے اور سالانہ کتنی آمدن حکومت کو وصول ہو رہی ہے، علیحدہ علیحدہ ہر ایک مزارات اور مساجد کی تفصیل بیان کی جائے؟
- (ج) مذکورہ اراضی میں سے کتنی اراضی پر لوگوں نے ناجائز قبضہ کر رکھا ہے، ان کے نام، ولدیت، پتاجات اور جگہ کی تفصیل سے آگاہ کریں؟
- (د) محکمہ کا ناجائز قابضین سے اراضی واکرا کروانے کا ارادہ ہے اگر ہاں تو اب تک ان کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ہے، تفصیلات بیان کی جائے؟

وزیر اوقاف (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

- (الف) ضلع فیصل آباد میں محکمہ اوقاف کی تحویل میں 23 مساجد اور 17 مزارات ہیں۔
- (ب) جن مزارات اور مساجد کے ساتھ اراضی ملحقہ ہے ان کے پٹہ/ٹھیکہ سے ہونے والی سالانہ آمدن کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام مساجد/مزارات	ارضی تعدادی	آمدن سال 2013-14
1	جامع مسجد چک نمبر 273 رائے چک فیصل آباد	112 کنال 1 مرلہ	93,000/- روپے
2	جامع مسجد حاجی محمد دین چک نمبر 125 گ ب جڑانوالہ	1314 کنال 13 مرلے	55,53,930/- روپے
3	جامع مسجد ملحقہ دربار حضرت نعتو شاہ شیرازی تاند لیا نوالہ	778 کنال 1 مرلہ	7,05,680/- روپے
4	جامع مسجد چک نمبر 452 گ ب رحمت شاہ تاند لیا نوالہ	162 کنال 1 مرلہ	3,09,000/- روپے

(ج) ضلع فیصل آباد میں کسی اراضی پر کوئی ناجائز قابض نہ ہے۔

(د) ضلع فیصل آباد میں کوئی ناجائز قابض نہ ہے۔

مساجد کی رجسٹریشن کا طریق کار و دیگر تفصیلات

*2108: الحاج محمد الیاس چنیوٹی: کیا وزیر اوقاف ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) مساجد کی رجسٹریشن کا طریق کار کیا ہے اس وقت مساجد کی رجسٹریشن ہو رہی ہے اگر نہیں تو اس کی کیا وجہ ہے اور کتنے عرصہ سے رجسٹریشن کا عمل تعطل کا شکار ہے؟
- (ب) ہاؤسنگ سکیموں میں وقف شدہ پلاٹ برائے مسجد کی الاٹمنٹ کا کیا طریق کار ہے۔ کیا اس کے لئے کوئی کمیٹی بنائی جاتی ہے، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر اوقاف (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) مساجد کی رجسٹریشن کا معاملہ محکمہ ہذا سے متعلق نہ ہے تاہم اگر کوئی شخص یا ادارہ مسجد کی رجسٹریشن کروانا چاہے تو وہ سوسائٹیز رجسٹریشن ایکٹ 1860 کے تحت محکمہ صنعت حکومت پنجاب کے ضلعی دفاتر میں کروا سکتا ہے۔

(ب) ہاؤسنگ سکیموں میں وقف شدہ پلاٹ برائے مسجد کی الاٹمنٹ محکمہ ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ پنجاب کرتا ہے۔ اس بابت تمام مکاتب فکر کے جید علماء کرام اور چاروں مسالک کے کوآرڈینیٹرز کی سفارشات کی روشنی میں بعد از مشاورت پالیسی مرتب کر دی گئی ہے۔ جو کہ مجاز اتھارٹی کی منظوری کے بعد محکمہ لوکل گورنمنٹ اینڈ کمیونٹی ڈویلپمنٹ اور متعلقہ محکمہ جات کو مزید کارروائی کے لئے ارسال کی جا چکی ہے۔

قرآن پاک کے بوسیدہ اوراق کو محفوظ کرنے کے لئے

بنائے گئے لائحہ عمل کی تفصیلات

*2109: الحاج محمد الیاس چنیوٹی: کیا وزیر اوقاف ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) مارچ 2010 میں پنجاب اسمبلی میں قرارداد منظور کی گئی کہ قرآن پاک کے بوسیدہ اوراق محفوظ کرنے کے لئے حکومت لائحہ عمل طے کرے گی؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو لائحہ عمل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر اوقاف (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) صوبائی اسمبلی پنجاب کی منظور کردہ قرارداد کی روشنی میں محکمہ ہذا نے وفاقی حکومت کی متعلقہ وزارت سے عملدرآمد کے لئے استدعا کی جس کے ضمن میں وزارت مذہبی امور حکومت

پاکستان نے محکمہ ہذا کو آگاہ کیا کہ معاملہ پارلیمنٹ میں زیر غور ہے اس ضمن میں مزید عملدرآمد مقننہ سے حتمی فیصلہ موصول ہونے کے بعد کیا جائے گا۔ اس سلسلہ میں صوبائی اسمبلی پنجاب کو پہلے ہی مطلع کیا جا چکا ہے۔

(ب) اٹھارویں آئینی ترمیم کے تحت اختیارات صوبائی حکومتوں کو تفویض ہوئے۔ جس کے تحت پنجاب قرآن مجید (طباعت اور ریکارڈنگ) ایکٹ 2011 صوبائی اسمبلی پنجاب سے منظور ہوا۔ 2004 کو معرض وجود میں آنے والے پنجاب قرآن بورڈ کو مذکورہ ایکٹ کے تحت قانونی حیثیت دی گئی۔ قرآن پاک کے بوسیدہ اوراق کو محفوظ کرنے کے لئے درج ذیل اقدامات کئے گئے ہیں۔

- 1- شہید اوراق کی بردگی کے لئے ڈویژنل سطح پر قرآن محلات کا قیام۔
- 2- پنجاب قرآن بورڈ کی جانب سے شہید بوسیدہ اوراق کی ری سائیکلنگ کے لئے الف لام میم فاؤنڈیشن فیصل آباد سے ایک معاہدہ ہوا معاہدہ کے مطابق ری سائیکلنگ کا کام تسلسل سے جاری ہے۔
- 3- قرآن بورڈ کی جانب سے قرآن پاک کے شہید اور بوسیدہ اوراق کے لئے عوام الناس میں آگاہی بذریعہ اخباری تشیر
- 4- قرآن پاک کے شہید اور بوسیدہ اوراق کی زمین بردگی کے لئے گرین ایکڑ ہاؤسنگ سوسائٹی، رائیونڈ لاہور میں چار عدد قرآن ویلز تعمیر کئے گئے ہیں۔ ہر کنویں کی گہرائی تقریباً 45 فٹ، گولائی 26 فٹ اور دیوار کی موٹائی 16 انچ ہے۔ ہر کنویں کا فرش آرسی سی کا بنا ہوا ہے جس میں اب تک بیس ہزار شہید اوراق کی بوریوں کی بردگی کی جا چکی ہے۔ اور یہ سلسلہ تاحال جاری ہے حکومت پنجاب کا یہ منصوبہ اپنی نوعیت کے لحاظ سے فحید المثال ہے۔
- 5- عوام الناس کی آگاہی کے لئے لاہور نمر کے دونوں اطراف مختلف مقامات پر کل 30 عدد سائن بورڈ نصب کئے گئے ہیں کہ وہ شہید اوراق کی تلفی کے لئے پنجاب قرآن بورڈ سے رابطہ کریں۔
- 6- شہید اور مقدس اوراق کو یکجا کرنے کے لئے پنجاب قرآن بورڈ نے لاہور شہر کے مختلف علاقوں میں کل 40 عدد گرین بکسز نصب کئے ہیں۔
- 7- قرآن پاک کے شہید اوراق کی ری سائیکلنگ کے لئے کسان گھی ملز کے مالک میاں عبدالرشید، ممبر پنجاب قرآن بورڈ ایک جدید پلانٹ لگانے کا عندیہ دے چکے ہیں۔ جس کے لئے مقامی مشینری تیار ہے جبکہ بیرون ملک سے مشینری درآمد کی جانی ہے تاہم ری سائیکلڈ کاغذ کے استعمال کے لئے معیار مقرر کرنے کے لئے معاملہ مزید غور و خوض کے لئے قرآن بورڈ کی لیگل کمیٹی کے سپرد کیا گیا ہے

ضلع نارووال: مزارات و مساجد کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2241: جناب اولیس قاسم خان: کیا وزیر اوقاف ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع نارووال میں محکمہ اوقاف کی تحویل میں کون کون سے مزارات اور مساجد ہیں ان کے

نام نیز ان کی کتنی کتنی اراضی کس کس مقام پر ہے؟

(ب) مذکورہ اراضی میں سے کتنی لیز/پٹہ/ٹھیکہ پردی گئی اور اس سے سالانہ کتنی آمدن حکومت

کو وصول ہو رہی ہے؟

(ج) کتنی اراضی پر کن کن لوگوں نے قبضہ کر رکھا ہے ان کے نام، ولدیت، پتاجات اور اراضی کی

تفصیل کیا ہے؟

(د) کیا محکمہ ناجائز قابضین سے اراضی واگزار کروانے کا ارادہ رکھتا ہے؟

وزیر اوقاف (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) ضلع نارووال میں زیر تحویل محکمہ اوقاف حکومت پنجاب مزارات اور ان کے نام اراضی اور یہ

ارضی کس کس مقام پر واقع ہے کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام مزار محل وقوع	زرعی اراضی	ارضی جس مقام / موضع پر واقع ہے
		کنال۔۔مرلے	
1	در بار حضرت پیر جماعت علی شاہ	کوئی اراضی نہ ہے	علی پور سیداں ضلع نارووال
2	در بار حضرت بابا پیر شاہ	کوئی اراضی نہ ہے	مسلمانیاں ضلع نارووال
3	در بار حضرت عبدالسلام چشتی	کوئی اراضی نہ ہے	مسرور تحصیل شکر گڑھ ضلع نارووال
4	در بار حضرت قطب شاہ ولی	کوئی اراضی نہ ہے	شکر گڑھ ضلع نارووال
5	در بار حضرت موسیٰ	08۔۔29	تنوڑے تحصیل و ضلع نارووال
6	در بار حضرت شہداء اللہ داد	16۔۔54	جسر تحصیل و ضلع نارووال
7	در بار حضرت موج دریابی	08۔۔42	جسر تحصیل و ضلع نارووال
8	در بار حضرت غریب شاہ	12۔20	جسر تحصیل و ضلع نارووال
9	در بار حضرت پیر گوگرہ	16۔56	اونٹیاں تحصیل و ضلع نارووال
10	در بار حضرت کرم شاہ ولی	05۔78	بھولا باجوہ تحصیل و ضلع نارووال
11	در بار حضرت فتح شاہ	10۔04	ملک افغانان تحصیل شکر گڑھ ضلع نارووال
12	در بار حضرت لال غازی شہید	14۔40	فیووال تحصیل شکر گڑھ ضلع نارووال
13	در بار حضرت امام علی شاہ (انڈیا)	04۔268	ڈھالہ ڈھالی تحصیل و ضلع نارووال
14	در بار حضرت امام شاہ (انڈیا)	08۔196	جمن چندووال تحصیل و ضلع نارووال
	کل اراضی	01۔792	

مساجد: ضلع نارووال میں محکمہ اوقاف حکومت پنجاب کی تحویل میں صرف ایک مسجد جامع مسجد نور

واقع شمال روڈ تحصیل شکر گڑھ ضلع نارووال ہے جس سے ملحقہ کوئی زرعی اراضی نہ ہے۔

(ب) ان مزارات سے ملحقہ اراضی میں سے 721 کنال 19 مرلے بذریعہ نیلام عام بیڑہ پر دی گئی ہے اور اس سے محکمہ اوقاف کو سال 2013-14 کے لئے مبلغ -/12,59,373 روپے آمدن ہوئی۔

(ج) ضلع نارووال میں محکمہ کی کسی اراضی پر کسی شخص نے کوئی ناجائز قبضہ نہیں کیا ہوا۔
(د) ضلع نارووال میں محکمہ کی کسی اراضی پر کسی شخص نے کوئی ناجائز قبضہ نہیں کیا ہوا اس لئے واگزار کی کا کوئی جواز نہ ہے۔

خانقاہ شاہ سلیمان پیر پٹھان تونسہ شریف کو محکمہ اوقاف کا اپنی تحویل میں نہ لینے کی وجوہات و دیگر تفصیلات

*2428: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر اوقاف ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) خانقاہ شاہ سلیمان پیر پٹھان تونسہ شریف کو کن وجوہات کی بناء پر محکمہ اوقاف نے اپنی تحویل میں نہ لیا ہے؟

(ب) کیا محکمہ اب اس خانقاہ اور اس سے منسلک کروڑوں روپے کے اوقاف کو اپنی تحویل میں لینے کو تیار ہے؟

(ج) خانقاہ اور ان کی اوقاف کو محکمہ اوقاف نے اپنی تحویل میں لینے کا کیا معیار مقرر کر رکھا ہے۔ اس وقت صوبہ پنجاب میں کتنی خانقاہیں محکمہ کے پاس ہیں اور کن کن پر گدی نشین قابض ہیں؟

وزیر اوقاف (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) خانقاہ شاہ سلیمان پیر پٹھان تونسہ شریف پر کسی قسم کے کیش بکس وغیرہ نہ رکھے ہیں اور نہ ہی دربار شریف پر کسی قسم کا نقد نذرانہ آتا ہے اس طرح دربار شریف پر کسی قسم کی نقد آمدن بہت ہی معمولی ہے جو تھوڑی بہت آمدن ہے وہ دربار شریف پر کھڑے جھاڑو دار وغیرہ اپنے استعمال میں لے آتے ہیں جبکہ محکمہ اوقاف کے زیر تحویل آجانے سے محکمہ اوقاف کو نہ صرف ملازمین (نگران، خاکروب وغیرہ) کی تنخواہیں ادا کرنا پڑیں گی بلکہ ادائیگی بل بجلی، گیس وغیرہ کے علاوہ آمدہ زائرین کے لئے لنگر کا بھی انتظام کرنا پڑے گا۔ یہی وجہ ہے کہ محکمہ اوقاف نے مذکورہ دربار شریف تاحال اپنی تحویل میں نہ لیا ہے۔

(ب) دربار شریف سے ملحقہ کوئی وقف جائیداد نہ ہے۔ بلکہ دربار شریف مذکور کے گدی نشین جناب خواجہ عطاء اللہ صاحب دربار شریف پر ہونے والے اخراجات مثلاً لنگر، دربار شریف کی تعمیر و مرمت اور تزئین و آرائش، اپنی گرہ سے برداشت کر رہے ہیں۔ اگر دربار شریف سے ملحقہ کوئی وقف جائیداد ہوتی تو محکمہ اوقاف اسے ضرور اپنی تحویل میں لیتا۔

(ج) کسی بھی خانقاہ کو زیر تحویل میں لینے کے لئے محکمہ اوقاف کا معیار حسب ذیل ہے۔

- i- یہ کہ دربار / خانقاہ شریف سے ملحقہ کوئی وقف جائیداد ہو۔
- ii- یہ کہ دربار شریف / خانقاہ شریف کی آمدن اس کے اخراجات سے زیادہ ہو۔
- iii- یہ کہ دربار شریف کے گدی نشین حضرات دربار شریف کے معاملات صحیح طریقے سے نہ چلا پارہے ہوں۔

صوبہ پنجاب میں کل مزارات کی تعداد کے حوالے سے محکمہ کے پاس کوئی اعداد و شمار نہ ہیں تاہم محکمہ کے زیر انتظام و انصرام 534 مزارات ہیں اور ان پر کوئی گدی نشین قابض نہ ہے زون وار تفصیل بر نشان (الف) ایوان کی میر: پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور: نئی انارکلی میں موجود حضرت میاں میر کے مکان و دیگر پر اپرٹی کی تفصیلات

*2519: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر اوقاف ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ نئی انارکلی لاہور میں حضرت میاں میر کے مکان اور چلہ گاہ کا پر اپرٹی نمبر S-64-R-138 ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس جگہ کو 1981 میں محکمہ اوقاف کے عملے کی ملی بھگت سے کسی دوسرے فرد کو الاٹ کر دیا گیا تھا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ 1985 کے پنجاب آرڈیننس نمبر 34-1985 کے تحت کسی بھی تاریخی اہمیت کی حامل عمارت کو نہ تو کسی کو الاٹ کیا جاسکتا ہے اور نہ ہی اس کی ہیت یا بنیادی سٹرکچر میں کسی قسم کی کوئی تبدیلی لائی جاسکتی ہے؟

(د) کیا حکومت محکمہ اوقاف، آثار قدیمہ اور میڈیا پر مشتمل کمیٹی بناء کر اس مکان و چلہ گاہ کی جگہ کی چھان بین اور کھدائی کروا کر اصل حقائق کو سامنے لانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو کیوں نیز اس کی وجوہات بیان کی جائیں؟

وزیر اوقاف (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

- (الف) یہ درست ہے۔
- (ب) یہ درست نہ ہے جبکہ اصل صورتحال یہ ہے کہ 19- اپریل 1961 کو محکمہ نوٹیفیکیشن جاری ہوا۔ شیخ محمد جہانگیر نامی شخص نے محکمہ نوٹیفیکیشن کو چیلنج کیا جس پر جناب ڈسٹرکٹ جج لاہور نے اپنے فیصلہ مورخہ 16-04-1970 کے تحت پراپرٹی مذکور کو غیر وقف قرار دے دیا۔ محکمہ اوقاف نے ڈسٹرکٹ جج کے فیصلہ مورخہ 16-04-1970 کے خلاف لاہور ہائیکورٹ لاہور میں 99/1970 FAO: NO دائر کی۔ جس کے فیصلہ کے خلاف محکمہ اوقاف نے سپریم کورٹ آف پاکستان میں سول پٹشن نمبر 1410/1980 کے تحت اپیل دائر کی سپریم کورٹ آف پاکستان نے اپنے فیصلہ مورخہ 15- نومبر 1980 کے تحت پراپرٹی مذکورہ وقف مقاصد کے زمرہ میں استعمال نہ ہونے کی وجہ سے غیر وقف قرار دے دیا۔ سپریم کورٹ آف پاکستان کے فیصلہ مورخہ 15-11-1980 کی روشنی میں چلہ گاہ حضرت میاں میر کو محکمہ تحویل میں لئے جانے کی بابت جاری کردہ نوٹیفیکیشن نمبر 3(536)/Auqaf/66 مورخہ 24-12-1980 واپس لے لیا اور پراپرٹی مذکورہ واکزار کردی گئی چونکہ وقف جائیداد عدالتی فیصلہ جات کی روشنی میں واکزار کی گئی لہذا محکمہ اوقاف کے عملہ کی ملی بھگت کا کوئی ثبوت نہیں ملتا۔
- (ج) محکمہ آثار قدیمہ سے متعلق ہے۔
- (د) اگر حکومت اس حوالہ سے کوئی ہدایت دے گی تو محکمہ آثار قدیمہ سے مکمل تعاون کیا جائے گا۔

تصور: دربار بابیلے شاہ کی تعمیر و دیگر تفصیلات

*2555: جناب محمد نعیم صفدر انصاری: کیا وزیر اوقاف ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) دربار بابیلے شاہ تصور کی موجودہ تعمیر کب شروع ہوئی تھی، اس کا کل تخمینہ لاگت کتنا تھا؟
- (ب) آج تک اس پر کتنا کام ہوا ہے اور کتنا باقی ہے؟
- (ج) اس پر کام کس وجہ سے رکا ہوا ہے؟

(د) حکومت کب تک اس پر کام شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اوقاف (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) دربار بابائے شاہ قسور کی تعمیر نو سال 2003 میں شروع ہوئی تھی اس کا کل تخمینہ لاگت مبلغ ایک کروڑ سینتالیس لاکھ اڑتیس ہزار نو صد چھتیس روپے تھا تفصیل درج ذیل ہے۔

- 1- مسامری پرانا دربار شریف - 1,24,684/- روپے
- 2- تعمیر نو دربار حضرت بابائے شاہ جمعہ غلام گردش - 89,31,622/- روپے
- 3- بجلی کا کام - 4,67,839/- روپے
- 4- تعمیر (2 عدد) داخلی گزرگاہیں - 29,85,992/- روپے
- 5- تعمیر برآمدہ جات برائے زائرین - 22,28,799/- روپے

(ب) دربار کی تعمیر کا کام ماسوائے ایک داخلی راستے کے مکمل ہو چکا ہے۔

(ج) منظور شدہ تخمینہ کے مطابق کام مکمل ہو چکا ہے۔

(د) دربار پر ضرورت کے مطابق دفنائو قیام کام کروائے جاتے ہیں اور اس میں کسی قسم کی رکاوٹ نہیں ہے۔

لاہور: بادشاہی مسجد سے نعلین پاک چوری کی تفصیلات

*2625: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر اوقاف ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) بادشاہی مسجد لاہور سے نعلین مبارک کب چوری ہوئے؟

(ب) مذکورہ چوری کا مقدمہ کس تھانے میں کب درج ہوا نیز یہ پرچہ کن افراد کے خلاف درج کیا گیا اور اس پر کیا کارروائی عمل میں لائی گئی؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ بادشاہی مسجد سے نعلین پاک کی چوری میں محکمہ اوقاف کے اپنے ملازمین ملوث پائے گئے ہیں اگر ہاں تو ان کے خلاف حکومت نے کیا اقدامات اٹھائے، تفصیل سے اس ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ نعلین پاک کی چوری کے سلسلے میں ایک کمیٹی بھی تشکیل دی گئی تھی اس کمیٹی کے کون کون ممبران تھے نیز اس کمیٹی کے سربراہ کون تھے اور ان کو کیا کیا اختیارات حاصل تھے؟

وزیر اوقاف (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

- (الف) بادشاہی مسجد سے نعلین مبارک مورخہ 31- جولائی 2002 کو چوری ہوئے تھے۔
- (ب) مذکورہ مقدمہ تھانہ ٹی سی لاہور میں مورخہ 31- جولائی 2002 میں نامعلوم افراد کے خلاف درج کروایا گیا اس مقدمہ میں کوئی گرفتاری نہ ہوئی ہے مگر اس مقدمہ کی از سر نو تفتیش کا حکم دے دیا گیا ہے، جو نہی کوئی شخص گرفتار ہوگا اور یہ جرم اقرار کرے گا معزز ایوان کو مکمل تفصیل سے آگاہ کر دیا جائے گا۔
- (ج) بادشاہی مسجد سے نعلین مبارک کی چوری میں محکمہ اوقاف کے ملازمین ملوث نہ پائے گئے تاہم غفلت اور لاپرواہی کے مرتکب ہونے والے درج ذیل افسران / اہلکاران کو فوری طور پر ملازمت سے معطل کرتے ہوئے باقاعدہ انکوائری عمل میں لائی گئی برفلگ A-B ایوان کی میرز پر رکھ دیا گیا ہے۔

- 1- غلام صابر (مرحوم) اسسٹنٹ ڈائریکٹر / ایڈمنسٹریٹر بادشاہی مسجد لاہور
- 2- امان اللہ (مرحوم) سینئر کلرک بادشاہی مسجد لاہور
- 3- محمد فہیم صدیقی معاون استقبالیہ بادشاہی مسجد لاہور
- 4- حفیظ الرحمن محافظ تبرکات بادشاہی مسجد لاہور
- 5- محمد یعقوب چوکیدار بادشاہی مسجد لاہور
- 6- خالد محمود شیرازی چوکیدار بادشاہی مسجد لاہور
- 7- محمد اکبر نائب قاصد بادشاہی مسجد لاہور
- 8- محمد ارشد چوکیدار بادشاہی مسجد لاہور
- 9- جان محمد خادم تبرکات بادشاہی مسجد لاہور

بعد از انکوائری ذمہ داران کے خلاف جناب چیف ایڈمنسٹریٹر اوقاف نے مسٹر غلام صابر (مرحوم) اسسٹنٹ ڈائریکٹر / ایڈمنسٹریٹر بادشاہی مسجد لاہور، حفیظ الرحمن محافظ تبرکات، محمد ارشد چوکیدار، محمد فہیم صدیقی معاون استقبالیہ اور قاری جان محمد خادم کو ملازمت سے برطرف کر دیا گیا۔ امان اللہ (مرحوم) سینئر کلرک کو سخت تنبیہ اور خالد محمود شیرازی چوکیدار کی دو سالانہ ترقیاں روکتے ہوئے ملازمت پر بحال کر دیا گیا۔

(د) جناب چیف ایڈمنسٹریٹر اوقاف پنجاب کے احکام نمبر ADA-II-20(718)A/2009 کے تحت درج ذیل افسران پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دی گئی تفصیل 01-08-2002 کے تحت درج ذیل افسران پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دی گئی تفصیل پر فلیگ (ڈی) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

1- جناب طاہر رضا بخاری ڈائریکٹر جنرل مذہبی امور اوقاف

2- جناب شیخ سراج دین ڈائریکٹر ایڈمنسٹریشن اوقاف

3- چودھری محمد اقبال زونل ایڈمنسٹریٹر اوقاف داتا دربار لاہور۔

کمیٹی نے بعد از انکوائری اپنی رپورٹ / سفارشات پیش کرنا تھیں، کمیٹی کو ابتدائی تحقیقات کا اختیار حاصل تھا ابتدائی تحقیقاتی رپورٹ پر عملدرآمد کرتے ہوئے از روئے لیٹر نمبر اے ڈی (اے) 17(49) 2002 مورخہ 21- اگست 2002 باقاعدہ انکوائری کی گئی جس کے انکوائری آفیسر جناب قدر اللہ طارق ڈائریکٹر اسٹیٹ تھے۔ جن کو پنجاب بر خاستگی ملازمت (سپیشل پاورز) آرڈیننس 2000 و ترمیمی آرڈیننس 2001 کی دفعہ 5 کی ذیلی ضمن 2 اور ترمیمی آرڈیننس 2002 کے تحت اختیارات حاصل تھے۔ تفصیل فلیگ (ڈی) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اس انکوائری کے نتیجے میں ج: (ج) میں بیان کردہ ملزمان کو سزائیں دی گئیں۔

لاہور: داتا دربار پر رکھے گئے بکس برائے چندہ کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2926: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر اوقاف ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) داتا دربار لاہور پر کتنے بکس برائے چندہ رکھے گئے ہیں؟
- (ب) ان بکس کو کتنے عرصہ کے بعد کون کون کھولتا ہے؟
- (ج) ان بکس سے حکومت کو اندازاً کتنی آمدن ماہانہ ہوتی ہے؟
- (د) ان بکس کے علاوہ اور کس کس قسم کی اشیاء و دیگر سامان زائرین و عقیدت مند یہاں پر دیتے ہیں؟
- (ه) یہ اشیاء کون کون وصول کرتا ہے اور ان کے لئے کہاں کہاں سنٹر بنائے گئے ہیں؟
- (و) ان سنٹرز پر کتنے ملازم کس کس عہدہ کے تعینات ہیں؟
- (ز) اس مزار پر جو افراد جانور وغیرہ دیتے ہیں وہ کہاں جاتے ہیں؟

(ج) کیا حکومت کے پاس اس کا باقاعدہ ریکارڈ ہے تو اس کا ریکارڈ پچھلے دو سال کا ایوان میں پیش کیا جائے؟

وزیر اوقاف (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) دربار حضرت داتا گنج بخش میں چلہ گاہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی کے علاوہ 40 عدد کیش بکسز برائے نذرانہ زائرین رکھے گئے ہیں۔

(ب) داتا دربار میں رکھے گئے کیش بکسز کی کشتائی ہفتہ میں دو مرتبہ بروز پیر اور بدھ، بموجودگی نمائندہ نیشنل بینک، نمائندہ صدر دفتر اوقاف، زونل خطیب لاہور زون، خطیب مسجد داتا دربار، میئر اوقاف داتا دربار اور زونل ناظم داتا دربار کی نگرانی میں کھولے جاتے ہیں۔

(ج) ان بکسز سے اندازاً ماہانہ آمدن -/1,50,00,000 روپے تک ہوتی ہے۔

(د) ان کیش بکسز کے علاوہ زائرین کی جانب سے خشک راشن آٹا، چاول اور گندم وغیرہ باخذر سید وصول کیا جاتا ہے۔

(ه) یہ اشیاء لنگر خانہ داتا دربار میں لنگر سپروائزر باخذر سید وصول کرتا ہے۔

(و) لنگر خانہ داتا دربار میں 2 لنگر سپروائزر (سکیل نمبر 5)، آٹھ آٹھ گھنٹے کی دو شفٹوں میں ڈیوٹی سرانجام دیتے ہیں۔

(ز) مزار داتا دربار پر نذرانہ کی شکل میں آنے والے زندہ جانوروں کا باقاعدہ مالی سال کے لئے فی کلو گرام کے حساب سے نیلام عام کیا جاتا ہے اور اس مد سے حاصل ہونے والی متفرق آمدن سنٹرل اوقاف فنڈز میں جمع کروادی جاتی ہے۔

(ح) گزشتہ دو سالوں کا ریکارڈ کی تفصیل (الف) ایوان کی میرز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع ساہیوال: محکمہ اوقاف کے ملازمین کی تعداد دیگر تفصیلات

*2935: محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: کیا وزیر اوقاف ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال میں محکمہ اوقاف کے کتنے دفاتر ہیں؟

(ب) ان دفاتر کے سال 2011-12 اور 2012-13 کے اخراجات بتائیں؟

(ج) ان سالوں کے دوران کتنی رقم حکومت کی طرف سے ان کو ملی تھی، تفصیل مدوار بتائیں؟

(د) ان دفاتر میں کتنی سرکاری گاڑیاں ہیں اور یہ کس کس کے زیر استعمال ہیں؟

(ہ) ان دفاتر نے سال 2011-12 اور 2012-13 کے دوران کتنی رقم کس کس مزار کی تعمیر و مرمت پر خرچ کی ہے؟

وزیر اوقاف (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) ضلع ساہیوال میں محکمہ اوقاف کا ایک ہی دفتر ڈسٹرکٹ مینجر اوقاف برادر بار حضرت محمد پناہ کمیر چک نمبر 9L/120 میں واقع ہے۔

(ب) دفتر مینجر اوقاف ساہیوال سرکل ساہیوال ایٹ کمیر کے اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سال 2011-12 833180 روپے

سال 2012-13 795850 روپے

(ج) حکومت کی طرف سے دفتر مینجر اوقاف سرکل ساہیوال کو کسی قسم کی کوئی رقم نہ ملی ہے۔

(د) دفتر مینجر اوقاف سرکل ساہیوال ایٹ کمیر میں کوئی گاڑی نہ ہے البتہ ایک عدد ہنڈا 125 موٹر بائیک ہے۔

(ہ) دفتر مینجر اوقاف ساہیوال ایٹ کمیر کو سرکل ساہیوال کے مزارات پر تعمیر و مرمت کے لئے کسی قسم کی کوئی رقم نہ دی گئی ہے البتہ صدر دفتر اوقاف لاہور کی سطح پر دربار حضرت خواجہ محمد پناہ کمیر کے صحن کی جزوی فرش بندی و توسیع چار دیواری کے لئے سال 2011-12 میں مبلغ 15,31,766 روپے خرچ کئے گئے۔

ضلع ساہیوال: محکمہ اوقاف کی زرعی اراضی و دیگر تفصیلات

*2936: محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: کیا وزیر اوقاف ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال میں محکمہ اوقاف کی زرعی اراضی کہاں کہاں واقع ہے؟

(ب) محکمہ اوقاف کی اس ضلع کی آمدن کی تفصیل سال 2011-12 اور 2012-13 بتائیں نیز یہ

آمدن کس کس جگہ سے ہوئی ہے زرعی اراضی سے آمدن کی تفصیل علیحدہ بتائیں؟

(ج) محکمہ کی زرعی اراضی و کمرشل اراضی پر کہاں کہاں ناجائز قابضین ہیں اور ان کے زیر قبضہ

ارضی کی تفصیل بتائیں؟

(د) محکمہ کی اراضی ٹھیکہ پر کون دیتا ہے، اس کا طریق کار کیا ہے اور یہ کتنے سال کے لئے دی جاتی

ہے؟

وزیر اوقاف (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) ضلع ساہیوال میں وقف پراپرٹیز سے ملحقہ کل زرعی اراضی 117 ایکڑ 5 کنال 11 مرلے ہے کی تفصیل گوشوارہ (الف) ایوان میں میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(ب) ضلع ساہیوال کی وقف املاک سے مذکورہ دو سال کی آمدن مدوار تفصیل ذیل ہے۔

عرصہ	کرایہ	زریعہ	کیش بکس	موقوف	میزان
2011-12	3870043/-	1582480/-	8939799/-	1159007/-	15551329/-
2012-13	4649185/-	1844097/-	10026420/-	1085250/-	17604952/-

(ج) محکمہ اوقاف کی کمرشل اراضی پر کوئی ناجائز قابض نہ ہے زرعی اراضی پر ناجائز قابضین کا تفصیلی گوشوارہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(د) محکمہ اوقاف کی زیر تحویل اراضیات کا پٹہ ہر سال حسب ضابطہ و ممبران نیلام کمیٹی کے زیر نگرانی قومی اخبار اشتہار، مقامی اشتہار و مشترعی منادی کے بعد نیلام کیا جاتا ہے۔ شیڈول نیلام سے ضلعی انتظامیہ علاقہ کے لمبرداران وغیرہ کو بھی نیلام پٹہ جات کی بابت مطلع کیا جاتا ہے۔ اراضی کا پٹہ ایک سال کے لئے نیلام کیا جاتا ہے محکمہ پالیسی کے مطابق ایک سال نیلام کے بعد اگلے دو سال سابقہ سال کے زریعہ پر بااضافہ 20 فیصد اور مزید اگلے دو سال 10 فیصد کے ساتھ توسیع زریعہ بھی پٹہ دار حاصل کر سکتا ہے۔

فیصل آباد: محکمہ اوقاف کی کمرشل وزرعی اراضی و دیگر تفصیلات

*3122: میاں طاہر: کیا وزیر اوقاف ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد شہر اور فیصل آباد تحصیل کی حدود میں محکمہ کی اراضی کمرشل وزرعی اور دکانیں کہاں کہاں ہیں؟

(ب) ان سے محکمہ کو سالانہ کتنی آمدن ہوتی ہے؟

(ج) کتنی اراضی پر کن کن افراد نے کب سے قبضہ کر رکھا ہے، ان کے نام، ولدیت، پتاجات اور زیر قبضہ اراضی کی تفصیل بتائیں؟

(د) کتنی دکانوں پر کن کن افراد نے کب سے قبضہ کر رکھا ہے؟

(ه) حکومت ناجائز قابضین سے سرکاری اراضی اور دکانیں خالی کروانے اور ان کو اوپن مارکیٹ میں نیلام کرنے یا پٹہ / ٹھیکہ یا لیز پر دینے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اوقاف (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) فیصل آباد شہر اور فیصل آباد تحصیل کی حدود میں محکمہ اوقاف کے زیر تحویل کل زرعی اراضی 437 کنال 2 مرلے ہے جبکہ کل کمرشل یونٹس (دکانات) 402 ہیں تفصیل (الف) ایوان کی میر: پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) زرعی اراضی سے سال 2013-14 کے دوران مبلغ -/17,43,600 روپے کی آمدن ہوئی جبکہ کمرشل یونٹس سے کرایہ داری کی مد میں مبلغ -/84,04,995 روپے آمدن ہوئی۔

(ج) تحصیل و شہر فیصل آباد کی کسی وقف اراضی پر کسی فرد کا قبضہ نہ ہے۔

(د) تحصیل و شہر فیصل آباد کی کسی وقف دکان پر کسی فرد کا قبضہ نہ ہے۔

(ه) چونکہ تحصیل و شہر فیصل آباد کی کسی وقف اراضی دکان پر کسی فرد کا کوئی قبضہ نہ ہے بدیں وجہ اوپن مارکیٹ میں نیلامی کا جواز نہ ہے۔

فیصل آباد: پی پی-68 میں محکمہ کے دربار / مساجد و پراپرٹی کی تفصیل

*3382: شیخ اعجاز احمد: کیا وزیر اوقاف ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد کے حلقہ پی پی-68 میں محکمہ اوقاف کی کتنی اراضی ہے نیز کتنے دربار / مساجد اس حلقہ میں محکمہ کے زیر انتظام چل رہے ہیں، سال 2012-13 میں ان کی آمدن اور اخراجات کی تفصیل سے بھی آگاہ کیا جائے؟

(ب) مذکورہ حلقہ میں محکمہ اوقاف کی زیر نگرانی کمرشل پراپرٹی کی تفصیل، اس کی سال 2012-13 کی ماہانہ و سالانہ آمدن کی تفصیل سے بھی آگاہ کیا جائے؟

(ج) مذکورہ حلقہ میں محکمہ اوقاف کی زیر نگرانی پراپرٹی کے کرایہ جات کی تفصیل نیز کرایہ طے کرنے کے لئے کن اصولوں کو مد نظر رکھا جاتا ہے؟

وزیر اوقاف (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) حلقہ پی پی-68 میں محکمہ اوقاف کے زیر تحویل کوئی وقف زرعی اراضی نہ ہے جبکہ 2 عدد مساجد اور چار عدد مزارات زیر تحویل ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

نام مزارات	نام مساجد
دربار حضرت امام جلوئی جزاوالہ روڈ	جامع مسجد حنفیہ غازی آباد ستیانہ روڈ
دربار حضرت بابا فریاد جزاوالہ روڈ	جامع مسجد بھال خانوآ نہ فیصل آباد

دربار حضرت پھانک شاہ نشاط آباد

دربار حضرت جتے شاہ گئی غری

سال 2012-13 میں ان مساجد سے مبلغ -/572804 روپے جبکہ مزارات سے مبلغ -/386034 روپے کی آمدن ہوئی۔ اس طرح کل مبلغ -/958838 روپے آمدن حاصل ہوئی جبکہ سال 2012-13 کے دوران مبلغ -/1095612 روپے اخراجات ہوئے۔

(ب) حلقہ نمبر 68 میں محکمہ اوقاف کے زیر تحویل 6 عدیونٹس کرایہ داری ملحقہ دربار حضرت پھانک شاہ نشاط آباد اور 15 عدیونٹس کرایہ داری ملحقہ مسجد حنفیہ غازی آباد جبکہ 2 عدیونٹس کرایہ داری ملحقہ مسجد جھال خانوآنہ ہیں سال 2012-13 میں ان یونٹس سے محکمہ کو کل -/6,23,070 روپے آمدن حاصل ہوئی۔

(ج) محکمہ اوقاف جب کسی کمرشل پراپرٹی کو اپنی تحویل میں لیتا ہے اس سے قبل اس کا سروے ہوتا ہے اور بوقت سروے کرایہ داری یونٹس کے کرایہ داران سے معلوم کیا جاتا ہے کہ جو کرایہ وہ ادا کر رہے ہیں اس کی روشنی میں مارکیٹ ریٹ کے پیش نظر رکھتے ہوئے کرایہ تشخیص کیا جاتا ہے۔ مابعد پنجاب وقف پراپرٹی ایڈمنسٹریشن رولز 2002 کی دفعہ 7-P(111)(g) کے تحت ہر تین سال بعد کرایہ میں 25 فیصد اضافہ کیا جاتا ہے۔

ضلع فیصل آباد: محکمہ اوقاف کی پراپرٹی، مساجد و مزارات اور آمدن کی تفصیل

*3383: شیخ اعجاز احمد: کیا وزیر اوقاف ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع فیصل آباد میں محکمہ اوقاف کی کتنی اراضی ہے نیز کتنے دربار و مساجد محکمہ کے زیر انتظام چل رہے ہیں، سال 2012-13 میں ان کی آمدن اور اخراجات کی تفصیل سے بھی آگاہ کیا جائے؟

(ب) محکمہ اوقاف کی زیر نگرانی کمرشل پراپرٹی کی تفصیل، اس کی سال 2012-13 کی ماہانہ و سالانہ آمدن کی تفصیل سے بھی آگاہ کیا جائے؟

(ج) محکمہ اوقاف کی زیر نگرانی پراپرٹی کے کرایہ جات کی تفصیل نیز کرایہ طے کرنے کے لئے کن اصولوں کو مد نظر رکھا جاتا ہے؟

وزیر اوقاف (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) ضلع فیصل آباد میں محکمہ اوقاف کی 2574 کنال 2 مرلے وقف اراضی ہے جبکہ 17 دربار اور

23 عدد مساجد محکمہ اوقاف کے زیر انتظام چل رہی ہیں۔ سال 13-2012 میں ان مساجد و

مزارات اور پٹہ جات سے ہونے والی آمدن اور اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

آمدن مساجد

کرایہ	کیش بکس	زریعہ	حفاظت پائوش	گلی فروشی	مسترق	کل آمدن
84,28,452/-	11,22,144/-	3,09,000/-	NIL	NIL	NIL	88,49,596/-

آمدن اخراجات

کرایہ	کیش بکس	زریعہ	حفاظت پائوش	گلی فروشی	مسترق	کل آمدن
56584/-	11605813/-	705680/-	1173024/-	830513/-	1295708/-	15667322/-

اخراجات سال 13-2012 میں ضلع فیصل آباد میں مساجد زیر تحویل محکمہ اوقاف پر مبلغ

9774990 روپے جبکہ مزارات پر مبلغ 4952674 روپے اخراجات آئے۔

(ب) محکمہ اوقاف کی زیر نگرانی کمرشل پراپرٹی کی تفصیل ان کی سال 13-2012 کی ماہانہ و سالانہ

آمدن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام کمرشل پراپرٹیز	تعداد یونٹس	ماہانہ آمدن	سالانہ آمدن
1	مسجد جمال خانوآنہ	2	7030/-	84360/-
2	مسجد گجر بستی	2	5963/-	71556/-
3	مسجد اسلام پورہ دھوبی گھاٹ	14	25451/-	305412/-
4	مسجد امینہ امین آباد	5	8655/-	103860/-
5	مسجد گول کریانہ	14	51183/-	614196/-
6	مسجد تحصیل والی	28	63281/-	759372/-
7	مسجد نور طارق آباد	2	2970/-	35640/-
8	مسجد حنفیہ غازی آباد	15	36606/-	439272/-
9	مسجد کلاں کچہری بازار	165	356405/-	4276860/-
10	مسجد نئی غلہ منڈی فیصل آباد	14	11786/-	141432/-
11	عید گاہ ماڈل ناؤن فی فیصل آباد	37	40940/-	491280/-
12	دربار پھانک شاہ نشاط آباد	6	6303/-	75636/-
13	مسجد مدنی سمن آباد	64	121213/-	1254556/-
14	مسجد قاسم بازار سمندری	9	15443/-	185316/-
15	دربار سائیں اللہ رکھا	14	40414/-	484968/-
16	مسجد رحمانیہ سرگودھا روڈ	23	45300/-	453600/-
17	مسجد رحمانیہ شاہ چک نمبر 452 تاندلیا نوالہ	04	1765/-	21180/-
	میرالان		840708/-	1,00,88,496/-

(ج) محکمہ اوقاف کی زیر نگرانی پراپرٹی کے کرایہ جات کی تفصیل درج ذیل ہے جبکہ کرایہ طے کرنے کے لئے جن اصولوں کو مد نظر رکھا جاتا ہے وہ اس طرح ہے کہ محکمہ اوقاف جب کسی پراپرٹی کو تحویل میں لیتا ہے تو اس سے قبل بوقت سروے کرایہ داری یونٹس پر موجود کرایہ داران سے کرایہ کی بابت معلوم کیا جاتا ہے اور اس کی روشنی میں مارکیٹ ریٹ کو پیش نظر رکھتے ہوئے کرایہ تشخیص کیا جاتا ہے۔ مابعد پنجاب وقف پراپرٹیز ایڈمنسٹریشن رولز 2002 کی دفعہ 7-P(ii)(g) کے تحت ہر تین سال بعد کرایہ میں 25 فیصد اضافہ کیا جاتا ہے۔

نمبر شمار	نام پراپرٹیز	تفصیل کرایہ جات ماہانہ
1	مسجد جمال خانو آنہ	7030/-
2	مسجد گجر بستی	5963/-
3	مسجد اسلام پورہ دھوبی گھاٹ	25451/-
4	مسجد امینیہ امین آباد	8655/-
5	مسجد گول کریانہ	51183/-
6	مسجد تحصیل والی	63281/-
7	مسجد نور طارق آباد	2970/-
8	مسجد حنفیہ غازی آباد	36606/-
9	مسجد کلاں کچہری بازار	356405/-
10	مسجد نئی عظمہ منڈی فیصل آباد	11786/-
11	عید گاہ ماڈل ٹاؤن بی فیصل آباد	40940/-
12	در بار پچانک شاہ نشاط آباد	6303/-
13	مسجد مدنی سمن آباد	121213/-
14	مسجد قاسم بازار سمندری	15443/-
15	مسجد حاجی محمد دین چک نمبر 125 جزا نوالہ	40414/-
16	در بار سائیں اللہ رکھا فیصل آباد	45300/-
17	مسجد رحمانیہ سرگودھا روڈ	1765/-
18	مسجد چک نمبر 452 رحمت شاہ	1765/-
	میرزاں	841721/-

ضلع میانوالی میں محکمہ کے زیر انتظام مزارات کی تعداد و دیگر تفصیلات

*3389: ڈاکٹر صلاح الدین خان: کیا وزیر اوقاف ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع میانوالی میں کتنے مزارات محکمہ اوقاف کے کنٹرول میں ہیں؟

(ب) ان مزارات سے کتنی آمدن ہوتی ہے، مزاروار تفصیل سال 13-2012 کی بتائی جائے؟

(ج) محکمہ اوقاف کے کنٹرول میں مزارات کی مرمت پر سال 2012-13 کے دوران ہونے والے اخراجات کی مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر اوقاف (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) ضلع میانوالی میں پانچ مزارات محکمہ اوقاف کے زیر کنٹرول ہیں جن کی تفصیل حسب ذیل

ہے۔

- 1- دربار حضرت حافظ محمد عظیم موضع کلری
 - 2- دربار حضرت ماڑی والی سرکار مو ضلع کلری
 - 3- دربار حضرت سلطان زکریا میانوالی
 - 4- دربار حضرت حاجی مخدوم
 - 5- دربار حضرت محمد نور محمد لکھنویہ (دربار شریف بوجہ سکورٹی صورتحال تا حکم ثانی بند ہے)
- (ب) میانوالی میں محکمہ اوقاف کے زیر کنٹرول مزارات کی کل آمدن مبلغ 18,61,911 روپے برائے سال 2012-13 ہوئی جس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

- 1- دربار حضرت حافظ محمد عظیم موضع کلری مبلغ 8,93,900 روپے
 - 2- دربار حضرت ماڑی والی سرکار مو ضلع کلری مبلغ 3,38,900 روپے
 - 3- دربار حضرت سلطان زکریا میانوالی مبلغ 6,29,111 روپے
 - 4- دربار حضرت حاجی مخدوم کوئی آمدن نہ ہے
 - 5- دربار حضرت محمد نور محمد لکھنویہ تا حکم ثانی بوجہ سکورٹی خدشات
- دربار شریف کو بند کر دیا گیا ہے۔

(ج) سال 2012-13 میں ضلع میانوالی میں واقع مزارات کی مرمت پر کوئی اخراجات نہیں ہوئے۔

ضلع میانوالی میں محکمہ اوقاف کی ملکیتی اراضی سے متعلقہ تفصیلات

*3392: ڈاکٹر صلاح الدین خان: کیا وزیر اوقاف ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع میانوالی میں محکمہ اوقاف کی ملکیتی کتنی اراضی ہے اور وہ کہاں کہاں واقع ہے؟

(ب) کتنی اراضی پر ناجائز قبضہ ہے، ناجائز قابضین کے نام اور ان میں سے ہر ایک کے قبضہ میں زمین کی تفصیل کیا ہے؟

(ج) کتنی اراضی لیز پر کن کن افراد کے پاس ہے اور کتنی رقم کے عوض دی گئی ہے، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر اوقاف (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) ضلع میانوالی میں محکمہ اوقاف کے زیر تحویل کل 326 کنال 18 مرلے زرعی اراضی ہے جس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

1۔ وقف اراضی امیر علی شاہ موضع روکھڑی 202 کنال 18 مرلے

(قابل کاشتہ 60 کنال 13 مرلے باقی 142 کنال 5 مرلے پر قبرستان ہے)

2۔ وقف اراضی ٹوبہ شاہ عالم بھریوں والا 65 کنال

3۔ وقف اراضی فقیر اللہ پٹیاں 59 کنال

(ب) وقف اراضی فقیر اللہ پٹیاں میں تقریباً 22 کنال پر مسمی بشیر احمد ولد غلام محمد سکنہ چاہ سرور خیلا نوالی ناجائز قابض ہے جس کے خلاف معاملہ زیر کارروائی ہے۔

(ج) ضلع میانوالی میں 326 کنال 18 مرلے اراضی سالانہ پنٹہ پر نیلام شدہ ہے جس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

1۔ وقف اراضی امیر علی شاہ موضع روکھڑی 202 کنال 18 مرلے بعوض مبلغ -/15,389 روپے محمد ثناء اللہ خان

(قابل کاشتہ 60 کنال 13 مرلے باقی 142 کنال 5 مرلے پر قبرستان ہے)

2۔ وقف اراضی ٹوبہ شاہ عالم بھریوں والا 65 کنال بعوض مبلغ -/1,07,332 روپے خان امیر خان

3۔ وقف اراضی فقیر اللہ پٹیاں 59 کنال عوض مبلغ -/1,15,200 روپے احمد خان

لاہور: محکمہ اوقاف کے زیر انتظام مزارات کی تعداد و دیگر تفصیلات

*3420: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر اوقاف ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں محکمہ اوقاف کی تحویل میں کتنے مزارات ہیں؟

(ب) ان مزارات کے نام کتنی زمین اور دکانیں ہیں؟

(ج) ان مزارات کی سال 2012-13 کی کل سالانہ آمدن کتنی ہے اور خرچ کتنا ہے؟

(د) کیا حکومت ان مزارات کے ساتھ تعلیمی ادارے بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اوقاف (میاں عطاء محمد خان مانیکا):

(الف) ضلع لاہور میں محکمہ اوقاف کی تحویل میں کل 77 مزارات ہیں۔ تفصیل (الف) ایوان کی میرز پر رکھ دی گئی ہے۔

- (ب) ان مزارات سے ملحقہ 211 عدد دکانات ہیں اور کل رقبہ 4130 کنال 6 مرلے ہے۔
تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ج) ان مزارات سے سال 2012-13 میں کل - / 7,20,31,134 روپے آمدنی ہوئی جبکہ سال 2012-13 میں مبلغ 2,50,26,960 روپے خرچ کئے گئے۔
- (د) ان مزارات میں سے اکثر مزارات پر پہلے ہی سے درس و تدریس کا کام جاری ہے اور اس کو مزید بڑھانے اور بہتر کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ مثلاً محکمہ اوقاف کے زیر اہتمام دستکاری سکول، مدرسہ ہجویریہ داتا دربار، مرکز معارف اولیاء، ایوان صوفیاء شاہ چراغ، دستکاری سکول میاں میر، سکول لجنۃ الفلاح ٹاؤن شہر، علماء اکیڈمی بادشاہی مسجد جہاں سے مختلف مکتبہ فکر کے علماء تربیت پا رہے ہیں۔

لاہور اور ملتان ڈویژن میں محکمہ اوقاف کی تحویل میں درباروں

اور منسلکہ پراپرٹی کی تفصیلات

*3458: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر اوقاف ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) لاہور اور ملتان ڈویژن میں کون کون سے دربار محکمہ اوقاف کی تحویل میں ہیں ہر دربار کے ساتھ کتنی زرعی، کمرشل اراضی اور دکانیں ہیں؟
- (ب) یہ اراضی اور دکانیں کرائے پر دینے کا کیا طریق کار ہے نیز اس وقت سالانہ کتنی آمدن ہوتی ہے اور اس کا کیا مصرف ہے؟
- (ج) کیا محکمہ اوقاف اس ساری جائیداد کا ریکارڈ کمپیوٹرائز کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ جائیداد کو خورد برد ہونے سے بچایا جاسکے؟
- وزیر اوقاف (میاں عطاء محمد خان مانیکا):
- (الف) لاہور ڈویژن میں 117 مزارات محکمہ تحویل میں ہیں۔ ان مزارات سے ملحقہ 12815 کنال 6 مرلے زرعی، 123 کنال 9 مرلے کمرشل رقبہ اور 270 دکانات ہیں۔ تفصیل (الف و ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان مزارات سے ملحقہ زرعی اراضی محکمہ سالانہ پٹہ پر نیلام عام کے ذریعہ زریعہ پر دیتا ہے اور دکانات کو گڈول کی بنیاد پر ماہانہ کرایہ داری پر بذریعہ نیلام عام کرتا ہے۔ ان مزارات سے سال 2013-14 میں مبلغ / 7,20,31,134 روپے آمدن ہوئی اور یہ آمدن مزارات کی تعمیر و مرمت، تنخواہ عملہ، ادائیگی بل بجلی و پانی، عرس اخراجات اور زائرین کو سہولیات فراہم کرنے پر خرچ کی جاتی ہے۔

(ج) محکمہ اوقاف جملہ وقف املاک کا ریکارڈ اربن یونٹ کے ذریعہ کمپیوٹرائز کر رہا ہے اور آئندہ ایک سال تک تمام ریکارڈ کمپیوٹرائز کر لیا جائے گا۔
سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔
جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! آپ کی مہربانی سے اس دن جو میں نے ایک سوال پر point raise کیا تھا تو آج ایڈیشنل سیکرٹری فوڈ اور کین کمشنر صاحب کے سپرنٹنڈنٹ آئے تھے اور میں نے تمام جو باتیں وہاں on the floor of the House بتائی تھیں ان تمام کو انہوں نے admit کیا ہے۔ حکومت کی اتنی نااہلی، معزز پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے آج مجھ سے آپ کے چیمبر میں یہ admit کیا ہے کہ ہمارے تمام جوابات غلط تھے۔ میں نے یہ بھی کہا ہے آج کی میٹنگ میں انہوں نے اگلے منگل کے دن تک کا وقت لیا ہے۔ میں نے انہیں کہا کہ مجھے نہیں بتانا بلکہ on the floor of the House آپ نے آکر جواب دینا ہے کہ جو 14 کروڑ روپے کی بات ہوئی تھی، جو ہمارے ضلع ایہ کو شوگر کین سمیس میں فنڈریلیز کیا ہے لیکن وہ ابھی تک فنڈریلیز نہیں ہوا۔ اب 2010 میں ہمارے پاس دریائے سندھ میں سیلاب آیا تھا اور اس وقت سے لے کر آج 2014 ختم ہونے کو ہے۔ چار سالوں میں ضلع ایہ میں جتنی بربادی roads network کی ہوئی تھی، ان کا اب تک کوئی پرسان حال نہیں ہے۔ جب یہ سرمایہ دار شوگر ملز مالکان، ہم غریب کاشتکاروں سے ایک روپیہ فی من کاٹتے ہیں تو ہمارا پیسا اگر ہم پر خرچ نہ ہو تو بڑے افسوس سے عرض کر رہا ہوں کہ چار سالوں میں یہ تو میں اپنے ضلع ایہ کے حوالے سے کر رہا ہوں، اگر اسی طرح جنوبی پنجاب کی بات کروں تو یہاں ایک دفعہ کوئی پراجیکٹ announce ہوتا ہے چاہے وہ میٹرولس ہو، انڈر پاس ہو۔۔۔

جناب سپیکر: میرا خیال ہے کہ جب پارلیمانی سیکرٹری صاحب آجائیں گے تو اس پر منگل کو بات کر لیں گے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! معزز پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے کہا ہے کہ میں آج جا رہا ہوں اور منگل کو اس پر تفصیلی جواب دوں گا اور اس سوال کو pending کر دیں۔

جناب سپیکر: جی، یہ منگل تک pending ہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہوگی کہ خدارا کین کمشنر صاحب کو آپ رولنگ دیں یا کچھ کریں کہ ضلع لہہ کا 14 کروڑ روپے کا جو فنڈ، میرے سوال کے جواب میں دیا تھا کہ کرشنک سیزن ختم ہونے کے بعد ہم فنڈز لگائیں گے۔ پچھلے سیزن میں ان روڈز پر چار اموات ہوئیں۔ ابھی میں نے ان سے بات کی کہ اللہ نہ کرے کہ دو تین لوگوں کی اموات ہو جائیں تو پھر آپ پیسا لگائیں گے؟ کرشنک سیزن میں ابھی بھی تقریباً ڈیڑھ دو ماہ باقی ہیں تو خدارا کم از کم یہ فنڈز ریلیز کروادیں تاکہ وہاں شوگر کین کے روڈز پر کام ہو سکے۔

جناب سپیکر: سردار صاحب! انہیں آنے دیں اور ان سے جواب لے کر ہی بات کریں گے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! آج تو انہوں نے نہیں آنا۔

تحریر التوائے کار

جناب سپیکر: اب تحریر التوائے کار کا وقت ہے۔ چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب کی تحریر التوائے کار نمبر 14/941 ہے۔

پنجاب کی ضلعی حکومتیں قبرستانوں کی بحالی و تعمیر کی سکیمیں

مقررہ وقت میں مکمل کرنے میں ناکام

چودھری عامر سلطان چیمہ: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "دنیا" مورخہ 12 جولائی 2014 کی خبر کے مطابق پنجاب کی ضلعی حکومتیں مقررہ وقت پر قبرستانوں کی بحالی و تعمیر کی سکیمیں مکمل نہیں کر سکیں۔ اس

حوالے سے محکمہ بلدیات نے کمشنرز سے مالی سال کے اختتام تک کی پراگراس رپورٹ حاصل کر لی ہے۔ رپورٹ کے مطابق مالی سال 2013-14 کے لئے جاری کردہ ایک ارب روپے کے فنڈز میں سے 72 کروڑ 87 لاکھ روپے استعمال ہو سکے۔ چیف سیکرٹری کی جانب سے ضلعی حکومتوں کو 15۔ جون تک سکیمیں مکمل کرنے کی ہدایت کی گئی تھی تاہم 30۔ جون تک کی رپورٹ کے مطابق لاہور سمیت بیشتر ضلعی حکومتوں کی جانب سے قبرستانوں کی سکیموں پر تاحال کام جاری ہے۔ صرف 13 ضلعی حکومتیں اہداف مکمل کر سکیں۔ ضلعی حکومتیں مقررہ ہدف کے 15 یوم بعد بھی قبرستانوں کی سکیمیں مکمل کروا سکیں اور نہ ہی فنڈز استعمال کرنے میں کامیاب ہوئیں۔ ساہیوال ڈویژن کی کارکردگی سو فیصد رہی۔ سی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور کی طرف سے گزشتہ مالی سال کے اختتام پر 9 کروڑ 30 لاکھ 24 ہزار روپے کے قبرستانوں کے لئے جاری کردہ فنڈز میں سے صرف پانچ کروڑ 16 لاکھ 39 ہزار روپے خرچ ہو سکے۔ اس حوالے سے پراگراس 56 فیصد رہی۔ سرگودھا اور بہاولپور کی ضلعی حکومتوں کی پراگراس محض 15 فیصد جبکہ حافظ آباد، میانوالی، مظفر گڑھ اور راولپنڈی میں بھی 50 فیصد سے کم فنڈز خرچ ہو سکے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پرایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اس تحریک التوائے کار کا جواب موصول ہو گیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کا جواب موصول ہو گیا ہے۔ وزیر اعلیٰ پنجاب کی خصوصی کاوش سے قبرستانوں کی صورت حال کو بہتر بنانے کے لئے ایک ارب روپے کے فنڈز مورخہ 26۔ مارچ 2014 کو تمام ضلعی حکومتوں کے اکاؤنٹ میں آبادی کے تناسب سے محکمہ لوکل گورنمنٹ ڈویژنل کمشنر اور متعلقہ ڈی سی او کو یہ ذمہ داری دی گئی ہے کہ وہ قبرستانوں کے معیاری کاموں کو یقینی بنائیں اور تمام سکیمیں مالی سال 2013-14 کے اختتام تک مکمل کرنے کی کوشش کریں۔ فنڈز کی منتقلی کے بعد ضلعی حکومتوں نے متعلقہ مقامی نمائندوں کی مشاورت سے قبرستانوں کی صورت حال بہتر بنانے کے لئے سکیموں کی نشاندہی کی، ٹینڈر کا عمل مکمل کیا اور ورک آرڈر جاری کئے گئے ہیں۔ تقریباً اپریل کے اختتام پر اس کا کام شروع ہوا تاہم متعلقہ کمشنر اور ڈی سی او صاحبان نے ذاتی دلچسپی سے کام مکمل کرنے کی بھرپور کوشش کی۔ جولائی 2013 تک تقریباً 796.693 ملین روپے خرچ ہو چکے تھے اور تقریباً تمام سکیمیں مکمل ہونے کے مراحل میں تھیں۔ اب نیامالی سال شروع ہو چکا ہے اور پچھلے مالی سال کی تمام سکیمیں مکمل ہو چکی ہیں۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! خود پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے تسلیم کیا ہے کہ سکیمیں مکمل نہیں ہو سکیں لہذا میری استدعا ہے کہ اس تحریک التوائے کار کو باضابطہ قرار دے کر ایوان میں بحث کرنے کے لئے رکھا جائے کیونکہ انہوں نے خود تسلیم کیا ہے اور میرے اس موقف کی نفی نہیں کی جا رہی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! میں شاید سمجھا نہیں سکا 2013-14 کی جو سکیمیں تھیں وہ مکمل ہو چکی ہیں اب تو نئے سال کی سکیمیں شروع ہیں۔ چودھری عامر سلطان چیمہ: چلیں ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔ اب اگلی تحریک التوائے کار نمبر 942 بھی چیمہ صاحب آپ کی ہے۔ آپ اس کو پڑھیں۔

صوبائی دارالحکومت میں کارخانوں کو ٹائر جلا کر تیل نکالنے کی اجازت

دینے سے شہری کینسر جیسے سنگین مرض میں مبتلا

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "جناح" مورخہ 12 جولائی 2014 کی خبر کے مطابق معاملہ یہ ہے کہ صوبائی دارالحکومت کے گرد قائم ٹائروں سے تیل نکالنے والے 60 کارخانوں کو ماحولیاتی آلودگی پھیلانے کی کھلی چھٹی دے دی گئی۔ مختلف عدالتوں میں زیر التواء کیسز اور محکمہ تحفظ ماحول کی سستی سے عوام کا جینا محال ہو گیا۔ تفصیلات کے مطابق شہر کے گرد قائم پرانے ٹائروں سے تیل نکالنے والے پائرو لائسنس پلانٹ بے پناہ آلودگی پیدا کر رہے ہیں۔ تیل نکالنے کے دوران خطرناک گیسیں اور دھواں ماحولیاتی آلودگی میں اضافہ کر رہا ہے جس سے شہری کینسر جیسے سنگین مرض میں مبتلا ہو رہے ہیں۔ محکمہ تحفظ ماحول ابھی تک صرف ایک پلانٹ تنویر پائرو لائسنس کو سیل کرنے میں کامیاب ہوا ہے جبکہ 59 پلانٹس بدستور کام کر رہے ہیں۔ سیل ہونے والے پلانٹ کے مالکان نے ماحولیاتی آرڈرز کے خلاف سٹے آرڈر لیا ہوا تھا لیکن ضلعی انتظامیہ نے اس کو سیل کر دیا تھا۔ ٹریبونل نے اسے دوبارہ کھولنے کا حکم دیا۔ تاہم ہائیکورٹ کے حکم پر دوبارہ سیل کر دیا گیا۔ صرف ایک پلانٹ کو سیل کرنے سے مسئلہ حل نہیں ہوگا۔ جب تک بقایا 59 پلانٹس کو بھی سیل نہ کیا جائے۔ محکمہ تحفظ ماحول ان کے بارے میں پالیسی واضح کرنے میں ناکام ہو چکا

ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اسی موضوع پر شیخ علاؤ الدین صاحب کی ایک تحریک التوائے کار pending ہے۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو بھی اس کے ساتھ ہی رکھیں پھر ان کو مکمل لے کر آئیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: اگلی تحریک التوائے کار نمبر 944 ڈاکٹر مراد راس کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار سردار علی رضا خان دریشک کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 953 بھی سردار علی رضا خان دریشک کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ تحریک التوائے کار بھی dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 956 شیخ علاؤ الدین صاحب کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 957 بھی شیخ علاؤ الدین صاحب کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ تحریک التوائے کار بھی dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 960 ڈاکٹر مراد راس صاحب کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 961 میاں محمود الرشید، جناب احمد خان بھچراور محترمہ سعدیہ سہیل رانا تینوں کی طرف سے ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 965 چودھری عامر سلطان چیمہ آپ کی ہے آپ نے یہ ابھی پڑھ لی ہے۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر: میں اس تحریک التوائے کار کو withdraw کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: محرک نے یہ تحریک التوائے کار withdraw کر لی ہے۔ یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 976 محترمہ خنا پرویز بٹ صاحبہ کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہے لہذا یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار 979 سردار شہاب الدین خان، خواجہ محمد نظام الممدود و نون میں سے جو صاحب پڑھنا چاہیں وہ پڑھ دیں۔

تھل لئہ کے موضع علیانی میں تعمیر شدہ بند توڑنے سے لوگوں

کو محفوظ مقام پر پہنچانے میں مشکلات کا سامنا

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "نوائے تھل" لئہ مورخہ 8 جولائی 2014 کی خبر کے مطابق ضلع لئہ موضع علیانی میں علیانی والا بند کو توڑنے کی کوشش غلط ہے۔ تقریباً پانچ مواصلات موضع سمو والا کچا اور پکا، موضع نورے والا، موضع جھوک حسن خان اور موضع علیانی کے لئے یہ واحد محفوظ شہر تک زمینی راستہ ہے جو سیلاب کی صورت میں لوگوں کو محفوظ مقام تک پہنچنے میں مدد فراہم کرتا ہے۔ وہاں پر مستقل پل بنانے کی بجائے انتظامیہ لوگوں کا اپنی مدد آپ کے تحت بنایا گیا راستہ بھی ختم کر دیتی ہے۔ اس خبر سے پورے ضلع لئہ کی عوام میں شدید غم و غصہ اور تشویش پائی جاتی ہے۔ علاوہ ازیں موضع سمو والا میں مقصود چوک والا عارضی پل بھی دریا برد ہو چکا ہے اور لوگوں کا محفوظ مقام کی طرف منتقل ہونا بھی انتہائی مشکل ہے جس کے نہ بننے سے لوگوں میں شدید تشویش پائی جاتی ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! جواب موصول ہو چکا ہے۔ تحریک التواء ہذا کے ضمن میں عرض ہے کہ لالہ کریک موضع علیانی تحصیل و ضلع لئہ سے گزرتی ہے اس "لالہ کریک" سے موضع علیانی کے مقام پر دو چھوٹی کریکس واپس دریائے سندھ کی جانب جاتی ہیں فلڈ سیزن میں جب دریا میں بہاؤ زیادہ ہوتا ہے تو ان چھوٹی کریکس سے جو پانی واپس دریائے سندھ میں جاتا ہے اس "لالہ کریک" میں پانی کی سطح پست ہوتی ہے اور لئہ شہر اور گرد و نواح کی آبادی متاثر ہونے سے بچ جاتی ہے اگر یہ آبی راستے بند کر دیئے جائیں تو فلڈ کے دنوں کے دوران "لالہ کریک" میں زیادہ بہاؤ کی وجہ سے لئہ شہر کو زیادہ خطرہ ہوگا ان کریکس کی دوسری طرف دریائی علاقہ میں پانچ موضع جات میں موضع علیانی کے مقام پر ان کریکس میں سے لوگوں نے راستہ بنایا ہوا ہے جس کی وجہ سے جب دریا میں کم پانی ہوتا ہے تو دونوں کریکس کو آبادی والے لوگ اپنے راستے کے لئے بند کر دیتے ہیں۔ موضع علیانی اور دوسری مذکورہ آبادیوں کے رہائشی اس مقام پر اپنی آبادیوں کی طرف جانے کے

لئے "لالہ کریک" پر پہنچ جاتے ہیں اس لئے تجویز دی جاتی ہے کہ دریائے سندھ کے قدرتی دور استوں کو بند نہ کیا جائے تاکہ flood season کے دوران لئیہ شہر اور گرد و نواح کی آبادیاں متاثر نہ ہوں۔ موضع علیانی کے مقام پر گزرگاہ کے لئے آبادی کے سامنے "لالہ کریک" پر پل تعمیر کرنے کی منظوری دی جانی واقعی مناسب ہے اور یہ مسئلہ بہت دیرینہ اور انتہائی اہمیت کا حامل ہے انشاء اللہ اس پر غور کیا جائے گا۔ سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! یہی بات ہو رہی ہے کہ پل بنانا مناسب ہے۔ میں پارلیمانی سیکرٹری سے گزارش کروں گا کہ یہ بھی sugarcane area ہے اور اس کی estimation دو کروڑ روپے سے کم کی ہے۔ جو ہمارا sugarcane cess اُدھر پڑا ہوا ہے اگر اسی سے ہی پارلیمانی سیکرٹری یقین دہانی کرا دیں کہ چھ ماہ میں یا ایک سال میں یہ پل بن جائے گا۔۔۔

جناب سپیکر: انہوں نے آپ کی بات تسلیم کر لی ہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب ہمیں on the floor of the House ensure کروادیں کہ یہ پل چھ ماہ یا سال تک بن جائے گا۔۔۔

جناب سپیکر: یہ پیسا پتا نہیں کدھر سے دیں گے، بہر حال۔۔۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! وہاں ہمارا sugarcane cess پڑا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: Sugarcane cess کی کوئی اور بات ہے۔

سردار شہاب الدین خان: یہ sugarcane area ہے۔

جناب سپیکر: جب وہ آئیں گے پھر اس دن بحث ہوگی۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں گزارش کر رہا ہوں اور میری استدعا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: سردار صاحب! اس طرح ٹھیک نہیں ہے، جب آپ کا سوال pending ہے اور اس کا جواب بھی آنا ہے۔

سردار شہاب الدین خان: اس لئے پارلیمانی سیکرٹری صاحب۔۔۔

جناب سپیکر: یہ بھی اُن کو اچھے طریقے سے تجویز دیں گے۔

سردار شہاب الدین خان: انہوں نے admit کیا ہے اگر وہ ٹائم فریم دے دیں۔۔۔

جناب سپیکر: ہو سکتا ہے کہ آپ کے سوال کے جواب میں ہی یہ آجائے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 980 بھی آپ کی ہی ہے۔

ٹی ایم اے لیہ کی ناقص منصوبہ بندی کی وجہ سے بارش اور گندے پانی سے پورے شہر میں ڈینگی اور وبائی امراض پھوٹنے کا خدشہ

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "معرکہ" 20- جولائی 2014 کی خبر کے مطابق ٹی ایم اے کی ناقص منصوبہ بندی۔ ساون کی پہلی بارش سے سارے شہر لیہ میں پانی سیلاب کی صورت اختیار کر گیا۔ خصوصاً محلہ عید گاہ، محلہ جہان شاہ اور ریلوے سٹیشن کے قریب گندہ پانی گلیوں میں بھرا ہوا ہے جس سے ڈینگی اور وبائی امراض پھوٹنے کا خطرہ ہے۔ مزید ٹی ایم اے کے ڈسپوزل پمپ بھی ناکارہ ہو چکے ہیں۔ لوگوں کا عید گاہ چوک پر دھرنادینے سے چھ گھنٹے ٹریفک جام رہی۔ لیہ شہر میں ٹی ایم اے کے ناقص انتظامات کی وجہ سے لوگوں میں شدید غم و غصہ پایا جاتا ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے۔ اس ضمن میں عرض یہ ہے کہ لیہ شہر میں سیوریج سسٹم اور disposal works کی مشینری تقریباً تیس سال پرانی ہے جس کی وجہ سے سیوریج کے کافی مسائل ہیں۔ ٹی ایم اے لیہ نے اس مسئلہ کو حل کرنے کے لئے disposal works کی مشینری کی خریداری اور fixing کے لئے مورخہ 14-06-16 کو ٹینڈر طلب کئے۔ ٹھیکیداروں نے تینوں بڑے disposal works پر ایمر جنسی کی بنیاد پر کام شروع کیا۔ موٹر کی تنصیب کے دوران پرانا disposal work بند کرنا پڑا مگر اس دوران غیر متوقع طوفانی بارشیں ہوئیں جس کی وجہ سے محلہ جہان شاہ، محلہ عید گاہ اور ریلوے سٹیشن کے ساتھ تشبیعی علاقوں میں پانی کھڑا ہو گیا۔ مگر ٹی ایم اے کے ملازمین نے لگاتار محنت کر کے sucker مشین اور پیڑانجن کے ذریعے تقریباً تین چار گھنٹوں کے بعد پانی ختم کر دیا۔ اب تینوں بڑے disposal works تسلی بخش طور پر کام کر رہے ہیں اور کسی جگہ پانی کھڑا نہ ہے۔ جہاں تک ریلوے روڈ کے ساتھ

ریلوے کی زمین پر پانی کھڑے ہونے کا تعلق ہے وہ ریلوے کالونی کا پانی ہے جو روزانہ کی بنیاد پر sucker مشین کے ذریعے نکالا جاتا ہے کیونکہ یہ علاقہ نشیبی ہے اور پانی کا level ٹھیک نہ ہونے کی وجہ سے سیوریج لائن کے ذریعے اس کو نکالنا ناممکن ہے لہذا ٹی ایم اے روزانہ کی بنیاد پر اس مسئلے کو sucker مشین کے ذریعے نکال رہی ہے۔ البتہ ٹی ایم اے اس پر بھی غور کر رہی ہے کہ اس کا کوئی مستقل بنیادوں پر حل کیا جائے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے جو جواب دیا ہے میں اس سے تو مطمئن ہوں لیکن میں اس کی آخری دو تین لائنوں سے اختلاف کرتا ہوں۔ جو ریلوے کی زمین کے متعلق کہا گیا ہے۔ وہ ریلوے کالونی کا پانی نہیں ہے بلکہ وہ محلہ جمان شاہ اور محلہ عید گاہ کا ہے جو تقریباً شہر کی ایک یونین کونسل پر مشتمل ہے۔ میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ محترم پارلیمانی سیکرٹری کے پاس جو جواب آیا ہے اس میں کچھ کارخانہ دار شامل ہیں جن کا پانی مسلسل طور پر سیوریج لائن نہ بچھانے کی وجہ سے اس میں کھڑا ہو جاتا ہے۔ میں ایک سال سے ڈی سی او صاحب کو request کر رہا ہوں اور اس میں اتنا زیادہ خرچہ بھی نہیں ہے۔ اگر ہمارے ہی ٹیکسوں سے 20 لاکھ روپیہ خرچ کر دیا جائے تو وہ سیوریج لائن مین لائن میں جاسکتی ہے لیکن ایک سال سے ڈی سی او نے میری اس بات پر کان نہیں دھرے۔ موجودہ صورتحال میں بھی یہی مسئلہ ہے کہ اس سے ڈینگی اور وبائی امراض پھیل سکتے ہیں۔ محترم پارلیمانی سیکرٹری اس کو تو ensure کرادیں کہ بیس لاکھ روپے کی یہ سیوریج لائن بچھ جائے گی۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! میں یہ تو نہیں عرض کر سکتا کہ اس پر کتنا تخمینہ آتا ہے اور یہ کب تک مکمل ہو جائے گا لیکن میں نے ایک بات عرض کی ہے کہ ٹی ایم اے اور لوکل گورنمنٹ کے نوٹس میں یہ بات ہے کہ پانی کی نکاسی کا منصوبہ بنانا ہے اور اس کو مکمل کرنا ہے۔

جناب سپیکر: انہوں نے جن محلوں کی نشاندہی کی ہے۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! وہ ریلوے کالونی اور محلہ جمان شاہ کی نشاندہی کی ہے۔

جناب سپیکر: آپ متعلقہ ڈی سی او کو کہہ کر اس معاملے کو جلدی سے resolve کرادیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! انشاء اللہ تعالیٰ ہم لوکل گورنمنٹ والوں کو بلا لیں گے اور سردار شہاب الدین خان صاحب بھی آجائیں گے تو بیٹھ کر اس کو resolve کروادیتے ہیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، اس کو resolve کروائیں۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 14/982 میاں طارق محمود صاحب کی ہے۔

گجرات کے پٹوار خانوں میں لاکھوں کی رشوت اور کرپشن کا انکشاف

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "گجرات ٹائم" مورخہ 6- اگست 2014 کی خبر کے مطابق ضلع گجرات میں پٹوار خانوں میں اندھیر نگری، روزانہ لاکھوں کی کرپشن، کارروائی کا حکم جاری۔ پٹواری مبشر حلقہ لنگے نے مدثر سے 30 ہزار روپے، لیاقت پٹواری حلقہ پٹوار حبو کی نے محمد حیات سے 15 ہزار روپے اور سجاد پٹواری حلقہ شادیوال نے انار احمد سے 10 ہزار روپے لئے۔ یہ پولیس کی خفیہ رپورٹ میں انکشاف ہوا ہے۔ اسی طرح سیکرٹری یو سی گڑیاوالہ غلام رسول نے طاہر فاروق سکھ پٹیاہ سے نام درستی کے 14 ہزار روپے، محمد اشرف سیکرٹری یونین کونسل بھدر نے وسیم اقبال سے برتھ سرٹیفکیٹ دینے کے 15 ہزار روپے لئے۔ یہ تمام انکشاف پولیس کی خفیہ ایجنسی کی طرف سے کئے گئے سروے میں ہوا ہے۔ اس بابت پولیس کے ادارے نے تحریری طور پر کمشنر گوجرانوالہ اور ڈی سی او گجرات کو بھی لکھا ہے مگر ان با اثر ملازمین کے خلاف محکمانہ اور قانونی کارروائی ہوئی ہے اور نہ ہی ان کو ان کی پوسٹنگ کی جگہ سے تبادلہ کیا جا رہا ہے کیونکہ ان ملازمین کی پشت پناہی متعلقہ محکمہ کے اعلیٰ افسران اور سیاسی افراد کر رہے ہیں جس بناء پر ضلع گجرات کی عوام میں شدید اضطراب پایا جاتا ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کا جواب موصول نہیں ہوا۔ اسی تحریک التوائے کار کے same ہی میاں صاحب کی ایک اور تحریک التوائے کار نمبر 922 بھی pending ہے اور وہ بھی ریونیو آفیسران کے متعلق ہے۔۔۔

جناب سپیکر: یہ تحریک التوائے کار کب تک pending ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! یہ تحریک التوائے کار next week تک کے لئے pending ہے تو اس تحریک التوائے کار کو بھی اس کے ساتھ ہی pending کیا جائے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! مجھے ان کی بات سمجھ نہیں آئی کہ کیا کہہ رہے ہیں؟ جناب سپیکر: تحریک التوائے کار نمبر 922 کون سی ہے؟ یہ تو تحریک التوائے نمبر 982 ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! تحریک التوائے کار نمبر 922 کل پیش ہوئی تھی۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! وہ اور ہے یہ اور ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! وہ بھی محکمہ ریونیو آفیسران کے متعلق ہے اور یہ بھی ریونیو آفیسران کے متعلق ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہے کہ یہ جو سلسلہ شروع ہوا ہے یہ اس طرح شاید ختم نہ ہو، جو کمشنر اور ڈی سی او کو بھیجی گئی ہے ان لوگوں کو باقاعدہ طور پر بلایا جائے یہ ریونیو ڈیپارٹمنٹ کا مسئلہ ہے، اعلیٰ افسران آکر گیلری میں بیٹھ کر سنیں کہ یہ کیا معاملہ ہے اور کس طرح کی صورت حال ہے؟ اس طرح تو پارلیمانی سیکرٹری صاحب ہمیں بتاتے جائیں گے اور یہ معاملہ اسی طرح چلتا جائے گا جس میں figures اور بندوں کے نام سارا کچھ موجود ہے۔ اس پر تو سخت ترین ایکشن لینا چاہئے تھا۔

جناب سپیکر: آپ نے آج پڑھی ہے اور اس تحریک التوائے کار کا جواب آنے کے لئے ان کو ٹائم دینا پڑے گا۔ آپ کی مہربانی ہوگی۔ اب اگلی تحریک التوائے کار نمبر 14/983 شیخ علاؤ الدین صاحب کی ہے۔

شیخ علاؤ الدین: جناب سپیکر! شکریہ۔ آپ کی اجازت سے ایک بات عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ پہلے یہ تحریک التوائے کار پڑھیں پھر بات کریں گے۔

شیخ علاؤ الدین: جناب سپیکر! ایک منٹ عرض کر لوں۔

جناب سپیکر: میں آپ کو تحریک التوائے کار پڑھنے کے لئے کہہ رہا ہوں اور آپ الٹی سائیڈ کدھر جا رہے ہیں؟ اچھے بچے پڑھتے ہیں۔

محکمہ خوراک کے عملہ کی عدم توجہ کی وجہ سے زائد المیعاد گوشت کی سپلائی کے سکینڈل کا انکشاف

شیخ علاؤ الدین: جناب سپیکر! میں تو آپ کی نظر میں اچھا بچہ ہوں، ہی نہیں۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ مکڈونلڈ کو سپلائی کیا جانے والا چکن، میٹ اور بیف جو چائنا کی ایک کمپنی پاکستان کو برآمد کر رہی تھی، چائیز حکومت نے گوشت اور بیف کو زائد المیعاد پکینگ بدل کر New Expiry Date سے پاکستان سے برآمد کرنے کی بناء پر بند کر دیا ہے۔ Pakistan Revenue Automation Limited کے ریکارڈ کے مطابق گزشتہ مئی اور جون میں 41 ٹن اور 71 ٹن اس قسم کا گوشت پاکستان درآمد ہوا اور معصوم پاکستانیوں کو کھلا دیا گیا۔ ریکارڈ کے مطابق Hushi Food Co. Ltd اور Dachang Hui Aut نے پاکستان میں یہ گوشت Gam Corporation اور Siza Foods کو برآمد کیا جو مکڈونلڈ کے سپلائر ہیں۔ امریکہ OSI گروپ کا ذیلی ادارہ جو چین میں Shanghai Hushi Food کے نام سے کام کر رہا ہے، اس تمام سکینڈل میں شامل ہے۔ چائیز ٹی وی کے مطابق Unhygienic اور زائد المیعاد گوشت کی سپلائی پر چائیز حکومت نے اس پروسیسنگ پلانٹ کو بند کر دیا ہے۔ اس اہم معاملہ کو کسی بھی سطح پر ذمہ دار حکومتی اداروں نے اب تک کچھ نہ کیا ہے۔ سوال یہ ہے کہ یہ 50 ٹن ماہانہ گوشت اور چکن پاکستانیوں کو کس بھاؤ بیچا جا رہا ہے اور ان کو کھانے کے بعد ان کی صحت پر مضر اثرات کا ذمہ دار کون ہے اور محکمہ خوراک کہاں ہے وہ کیا کر رہا ہے؟ یہ تلخ حقیقت بھی سامنے آگئی ہے کہ پاکستان میں کھانے پینے کی اشیاء اور گوشت یا چکن کو Import Stage) پر کسی قسم کی انسانی صحت کے لئے موزوں ہونے کا این او سی جاری کرنے کا کوئی انتظام نہ ہے اور یہ دنیا میں واحد ملک ہے جس میں Packed اور Unpacked دونوں قسم کی کھانے پینے کی اشیاء پر کوئی پابندی نہ ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پرائیوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر! اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں ایک بات کر لوں؟

جناب سپیکر: ایک بات، یہ تو لمبی بات کر لی ہے۔

شیخ علاؤ الدین: جناب سپیکر! محترم گوندل صاحب میرے بھائی ہیں۔ مجھے ان پر کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن آپ یقین کیجئے کہ جب متعلقہ منسٹر کوئی بھی متعلقہ ڈیپارٹمنٹ کا معاملہ پڑھے گا یا سنے گا یا اس کو ایک دفعہ دیکھے گا یا discuss کرے گا تو اس کے نتائج بہتر ہوں گے۔ ہمیں اس اسمبلی سے کچھ deliver کرنا چاہئے اور آپ سب سمجھتے ہیں کہ میں کیوں کہتا ہوں۔ یہی معاملہ جو میں نے ابھی sexual harassment کا اٹھایا ہے، جو آپ نے مہربانی کی dispose of کر دیا۔ حالانکہ آپ کو پتا تھا کہ میں اسی ایوان میں انکم ٹیکس کے معاملے پر کل discuss کر رہا تھا۔ آپ نے مجھے چار منٹ بھی ٹائم نہیں دیا وہ آپ کا اختیار ہے مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں لیکن آپ یہ تو کر لیں کہ کم از کم اس قسم کے issues پر متعلقہ منسٹر کو کہیں کہ وہ جواب دے۔ اب یہ کروڑوں روپے کا مال ہے جو per day یہ قوم کھا رہی ہے۔ اس طرح آپ نے جس انجکشن کے بارے میں میری ایک تحریک التوائے کار dispose of کی ہے یہ وہی انجکشن ہے جس سے پی آئی سی میں اموات ہوئی تھیں اور اسی کمپنی کے انجکشن ہیں۔ مجھے کسی سے ذاتی اختلاف نہیں ہے۔ آپ بھی قوم سے بہت محبت رکھتے ہیں لیکن آپ مجھے بتائیں کہ اس کا یا کسی بھی چیز کا جواب اگر متعلقہ منسٹر دے تو کم از کم ان کو پتا تو ہوگا۔

جناب سپیکر: جی، فوڈ منسٹر صاحب کو کہیں کہ وہ اس کا جواب دیں۔

شیخ علاؤ الدین: جناب سپیکر! وہ تو کشمیر کے بارے میں بھی جواب دے دیں گے لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ متعلقہ منسٹر کہاں ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس کا جواب موصول نہیں ہوا انشاء اللہ جو بھی جواب آئے گا تو منسٹر صاحب ہی جواب دیں گے۔

جناب سپیکر: جی، یہ ذرا خصوصی طور پر کہیں، یہ تحریک التوائے کار نمبر 983 ہے یہ pending کی جاتی ہے اور منسٹر صاحب اس کا جواب دیں گے۔

سرکاری کارروائی

مسودہ قانون

(جو متعارف ہوا)

جناب سپیکر: اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں اور آج کے ایجنڈے پر درج ذیل سرکاری کارروائی ہے۔

مسودہ قانون (ترمیم) آرمز پنجاب 2014

MR SPEAKER: Minister for Law to introduce the Punjab Arms (Amendment) Bill 2014.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS

(Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I introduce the Punjab Arms (Amendment) Bill 2014.

MR SPEAKER: The Punjab Arms (Amendment) Bill 2014 has been introduced in the House under rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Home Affairs for report within two months.

مسودات قانون

(جو زیر غور لائے گئے)

مسودہ قانون اور سیز پاکستانی کمیشن پنجاب 2014

MR SPEAKER: First reading starts. Now, we take up the Punjab Overseas Pakistanis Commission Bill 2014 (Bill No.23 of 2014). Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS

(Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I move.

"That the Punjab Overseas Pakistanis Commission Bill 2014, as recommended by the Standing Committee on

Services and General Administration, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Overseas Pakistanis Commission Bill 2014, as recommended by the Standing Committee on Services and General Administration, be taken into consideration at once."

There is an amendment in this motion. The amendment is from Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Kh. Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Makhdoom Syed Ali Akbar, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Rais Ibrahim Khalil Ahmed, Mrs Faiza Ahmed Malik, Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokhal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Khadija Umar, Mrs Baasima Chaudhary and Dr Syed Waseem Akhtar. Who is to move it?

DR SYED WASEEM AKHTAR: Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Overseas Pakistanis Commission Bill 2014, as recommended by the Standing Committee on Services and General Administration, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 31st December 2014."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Overseas Pakistanis Commission Bill 2014, as recommended by the Standing Committee on Services and General Administration, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 31st December 2014."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS**(Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman):** I oppose it, sir.

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں اس بل پر بات کرنے سے پہلے تھوڑی سی گزارش کرنا چاہتا ہوں، اس اجلاس کو شروع ہوئے آج پانچواں روز ہے، پچھلے چار روز میں اجلاس میں نہیں آسکا۔ اس کی بنیادی وجہ اپنی اور پارٹی کی مصروفیات تھیں کیونکہ اسی طرح کی جو چیزیں ہوتی ہیں اس کے لئے schedule بنانا پڑتا ہے، ایوان کے اندر بار بار ہماری طرف سے یہ بات آئی ہے کہ جس طرح قومی اسمبلی کے اندر اجلاسوں کا ایک schedule بنا ہوا ہے یہاں پر بھی بنایا جائے۔ وہ schedule mandatory تو نہیں ہوتا لیکن۔۔۔

جناب سپیکر: وہ سلسلہ ابھی چل رہا ہے فی الحال آپ اس amendment پر بات کریں۔
ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ اس کو فائنل کیا جائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس حوالے سے میرا حق violate ہوا ہے؟ اچانک اطلاع آ جاتی ہے کہ فلاں تاریخ کو اجلاس ہے۔
جناب سپیکر: یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں، اچانک اطلاع نہیں آ جاتی بلکہ ہم آپ کو اس کی باقاعدہ اطلاع دیتے ہیں کہ آپ تشریف لائیں۔ آپ تو ایڈوائزری کمیٹی میں بھی تشریف نہیں لاتے۔
ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ ہر چیز کو ترتیب سے ہونا چاہئے، قومی اسمبلی میں جب یہ چیز موجود ہے تو ادھر کیوں نہیں ہوتی اس لئے مہربانی فرما کر اس schedule کو جاری کروائیں۔

جناب سپیکر: جی، ہم اس کے لئے کوشش کر رہے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! آپ تو اس ایوان کے custodian ہیں، گورنمنٹ کو اس بات کا پابند کریں کہ وہ اس schedule بنائے۔

جناب سپیکر: ہم اس پر کام کر رہے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اس سے صورتحال بہتر ہو جاتی ہے۔

جناب سپیکر: میں تو آپ کو بھی پابند کرتا ہوں کہ کمیٹی کی میٹنگ میں تشریف لایا کریں لیکن آپ اس میں تشریف ہی نہیں لاتے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں تو آتا ہوں لیکن جب اچانک کوئی چیز سامنے آجائے۔ جناب سپیکر: آپ نے میرے ساتھ اور بھی کوئی بات کی تھی لیکن اس پر بھی آپ نے کوئی بیان نہیں دیا، وہ بات میں آپ کے ساتھ بعد میں کروں گا۔ (تھقے)

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ مسودہ قانون اور سیز پاکستانی کمیشن بل 2014 یہاں پر پیش ہوا اور اس کے بعد سینڈنگ کمیٹی کے پاس چلا گیا، کمیٹی میں اکثریت تو حکومتی ممبران کی ہوتی ہے اور جو چیز گورنمنٹ نے پیش کی ہوتی ہے وہی من و عن منظور ہو جاتی ہے۔ اگر اس دوران حکومت کوئی نئی چیز سوچ لیتی ہے تو پھر اس میں زیر، زبر کے فرق کو اس کے اندر allow کر دیتی ہے۔ جب یہ قانون بن کر لاگو ہو جاتا ہے تو پھر ایک پوری community اس سے متاثر ہو جاتی ہے لیکن وہ قانون ان پر لاگو ہو جاتا ہے۔ انہیں اس کا کوئی علم ہی نہیں ہوتا کہ کس قسم کی قانون سازی ان پر کی جا رہی ہے اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک احسن طریقہ ہے اور دنیا کے بہت سارے ممالک میں جہاں پر جمہوریت ہے وہاں پر یہ طریقہ adopt کیا جاتا ہے، عوام سے اس کے لئے opinion لی جاتی ہے۔ آپ یہ بھی اچھی طرح سے جانتے ہیں کہ معاشرے کے اندر اور بھی بہت سارے طبقات ہیں، وکلاء کا ایک مؤثر طبقہ موجود ہے، خود وہ لوگ جو اس ترمیم کے نتیجے میں متاثر ہوں گے وہ بھی موجود ہیں۔ اس کے علاوہ معاشرے کے اندر آراء دینے والے بہت سے اچھے لوگ موجود ہیں، اوپر میڈیا کے جو لوگ بیٹھے ہیں ان میں بھی بہت اچھے اچھے کالم نگار موجود ہیں جو اس پر رائے زنی کر سکتے ہیں اس لئے میں آپ سے یہ گزارش کروں گا کہ اس بل میں جو ترمیم ہم نے پیش کی ہے کہ اسے عوام کے پاس مشتہر کیا جائے اور ہم نے اس کے لئے جو specified time دیا ہے اس کے اندر لوگوں کی آراء کو طلب کیا جائے۔ اس کے بعد ہم ان آراء کو consolidate کریں، اس سے راہنمائی لیں۔ عوام کی اس حوالے سے جو رائے ہے وہ بھی ہمارے سامنے آجائے اور اس ایوان کی رائے بھی اس کے اندر شامل ہو جائے، اس طرح سے یہ ایک اچھا قانون بن جائے گا۔ اس کے بعد عملی طور پر جب یہ قانون لاگو ہو گا تو اس کے عملدرآمد میں کوئی مشکل پیش نہیں آئے گی اس لئے میں ادھر بیٹھے ہوئے دوستوں سے بھی یہ التماس کروں گا کہ وہ اس سے agree کریں وہ اس بات کو نہ دیکھیں کہ پیش کرنے والا اپوزیشن پنچوں پر بیٹھا ہے اس لئے اس کی مخالفت برائے مخالفت ہی کرنی ہے۔ میں تو یہ کہوں گا کہ جب کوئی اچھی چیز آجائے تو جمہوریت کا حسن بھی یہی ہے کہ اسے قبول کیا جائے اور اس کو consider کیا جائے اس لئے میں گزارش کروں گا کہ یہ ترمیم جو ہم نے پیش کی ہے جس کو میں نے پوری اپوزیشن کی طرف سے پیش کیا ہے اسے قبول کیا

جائے۔ اگر اس بل کو پاس ہونے میں دو تین مہینے اور بھی لگ جائیں تو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا، اس سے کوئی بہاڑ نہیں گر پڑے گا بلکہ یہ ایک اچھا قانون بن جائے گا۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، سردار شہاب الدین خان!

سردار شہاب الدین خان: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں ڈاکٹر سید وسیم اختر کی بات کو second کرتے ہوئے عرض کروں گا کہ اوور سیز پاکستانی کمیشن بل 2014 جو کہ ایوان میں پیش ہوا ہے، اس سلسلہ میں گزارش کروں گا کہ پاکستان پیپلز پارٹی نے آئین میں جو اٹھارہویں ترمیم پیش کی تھی، اس سے صوبوں کو خود مختاری دی گئی تھی کہ صوبے خود مختار ہوں اور وہ ہر حوالے سے قانون سازی کر سکیں۔ میں معزز ممبر ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے اتنی بات کروں گا کہ ہمارے حکومتی دوستوں کو بھی چاہئے کہ اس ترمیم کو منظور کیا جائے لہذا پہلے اس بل کو مستتر کیا جائے، میڈیا، سول سوسائٹی اور معزز ممبران کی آراء جب اس میں شامل ہو جائیں تو اس کے بعد اس بل کو پاس کیا جائے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں محبتی شجاع الرحمن): جناب سپیکر! اس وقت اوور سیز پاکستانی کمیشن بل 2014 جو یہاں پر پیش ہوا ہے اس بارے میں عرض کرنا چاہوں گا کہ ہمارے جو بیرون ملک مقیم پاکستانی بھائی ہیں ان کو facilitate کرنے کے لئے بل یہاں پر introduce کیا گیا ہے۔ بیرون ملک ہمارے پاکستانی بھائی مقیم ہیں وہ وہاں پر پاکستان کے سفیر ہیں، وہ وہاں پر بڑی محنت سے کام کرتے ہیں اور اپنے ملک کو قیمتی زر مبادلہ بھیجتے ہیں، اس سلسلے میں ان کی بے تحاشا خدمات ہیں۔ ان پاکستانیوں کی صوبائی محکموں اور اداروں سے متعلقہ جو شکایات ہیں اس کا ازالہ کرنے کے لئے یہ کمیشن تشکیل دیا گیا ہے۔ یہ کمیشن ان پاکستانیوں کی شکایات انٹرنیٹ درخواستوں کو وصول کر کے ان شکایات کے ازالہ کے لئے صوبائی محکموں اور اداروں کو وادری کے لئے کہے گا۔ اپوزیشن کے دوستوں نے اپنی ترمیم میں اس بل کو مستتر کرنے کے حوالے سے جو بات کی ہے۔ میں اس سلسلے میں بتانا چاہوں گا کہ بل ہذا کو مستتر کرنے کی اس لئے بھی ضرورت نہیں ہے کیونکہ یہ بل بطور آرڈیننس مورخہ 06-11-2014 کو نافذ ہو چکا ہے۔ اسی دوران اس آرڈیننس کو محکمہ قانون کی ویب سائٹ پر بھی مستتر کر دیا گیا تھا اور آج تک بھی یہ حکومتی ویب سائٹ پر موجود ہے۔ اب یہ اسمبلی میں پیش ہونے کے بعد بل کی شکل اختیار کر گیا ہے، متعلقہ افراد پہلے سے ہی ایسے قانون سے باخبر ہیں اور عوام کی طرف سے ایسی کوئی تجویز نہ آئی ہے کہ بل ہذا

میں ترمیم کی جائیں۔ مزید برآں بل ہذا سٹینڈنگ کمیٹی اپنے منعقدہ اجلاس میں پہلے ہی کافی غور و خوض کر چکی ہے اور مزید تشہیر سے کسی فائدہ کا امکان نہ ہے لہذا میری معزز ایوان سے استدعا ہے کہ اس ترمیم کو مسترد فرمایا جائے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میری معزز ممبران سے گزارش ہوگی کہ اس بل کو پہلے پڑھ لیں اس میں کمیشن کے جو ممبران انہوں نے suggest کئے ہیں اس سے سارے ایوان کی نفی کر دی گئی ہے کیونکہ اس کے اندر ساری بیوروکریسی ڈال دی گئی ہے لیکن ایوان کے کسی ممبر کو اس میں شامل نہیں کیا گیا۔ میں کہنا چاہتا ہوں کہ یہ جو غیر جمہوری سوچ ہے اس پر بھی غور کیا جائے۔ مہربانی۔

جناب سپیکر: آپ بھی اس میں یہ تجویز دے سکتے تھے میں نے آپ کو روکا تو نہیں تھا، اب انہوں نے اپنی بات مکمل کر لی ہے۔ Let's proceed further.

The motion moved and the question is:

"That The Punjab Overseas Pakistani Commission Bill 2014, as recommended by the Standing Committee on Services and General Administration, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 31st December 2014."

(The motion was lost.)

Now, the motion moved and the question is:

"That The Punjab Overseas Pakistani Commission Bill 2014, as recommended by the Standing Committee on Services and General Administration, be taken into consideration at once."

(The motion is carried.)

CLAUSE 3

MR SPEAKER: Second reading starts. We take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 4

MR SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 5

MR SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 5 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 6

MR SPEAKER: Now, Clause 6 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 6 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 7

MR SPEAKER: Now, Clause 7 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 7 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 8

MR SPEAKER: Now, Clause 8 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 8 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 9

MR SPEAKER: Now, Clause 9 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 9 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 10

MR SPEAKER: Now, Clause 10 of the Bill is under consideration.

Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 10 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 11

MR SPEAKER: Now, Clause 11 of the Bill is under consideration.

Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 11 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 12

MR SPEAKER: Now, Clause 12 of the Bill is under consideration.

Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 12 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 13

MR SPEAKER: Now, Clause 13 of the Bill is under consideration.

Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 13 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR SPEAKER: Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since

there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Minister for Law. He may move it.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS

(Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I move:

That in Clause 1, for sub-clause (3), the following be substituted:

"(3) It shall come into force with effect from 9 September 2014."

MR SPEAKER: The motion moved is:

That in Clause 1, for sub-clause (3), the following be substituted:

"(3) It shall come into force with effect from 9 September 2014."

None has opposed. The motion moved and the question is:

That in Clause 1, for sub-clause (3), the following be substituted:

"(3) It shall come into force with effect from 9 September 2014."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Now, the motion moved and question is:

"That Clause 1 of the Bill, as amended, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration.

Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration.
Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS

(Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Overseas Pakistanis Commission Bill 2014, as amended, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Overseas Pakistanis Commission Bill 2014, as amended, be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Overseas Pakistanis Commission Bill 2014, as amended, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

(Applause)

مسودہ قانون گوداموں کی رجسٹریشن پنجاب 2014

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Registration of Godowns Bill 2014. First reading starts. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS

(Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Registration of Godowns Bill 2014, as recommended by the Standing Committee on Agriculture, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Registration of Godowns Bill 2014, as recommended by the Standing Committee on Agriculture, be taken into consideration at once."

There is an amendment in it. The amendment is from Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Khawaja Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Makhdoom Syed Ali Akbar, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Rais Ibrahim Khalil Ahmed, Mrs Faiza Ahmed Malik, Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Khadija Umar, Mrs Baasima Chaudhary and Dr Syed Waseem Akhtar. Who is to move it?

CH AAMAR SULTAN CHEEMA: Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Registration of Godowns Bill 2014, as recommended by the Standing Committee on Agriculture, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 31st December 2014."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Registration of Godowns Bill 2014, as recommended by the Standing Committee on Agriculture, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 31st December 2014."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS

(Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr. Speaker! I oppose it.

جناب سپیکر: وزیر قانون نے اس کو oppose کیا ہے۔ جی، چودھری عامر سلطان چییمہ صاحب! چودھری عامر سلطان چییمہ: جناب سپیکر! چونکہ یہ پہلی دفعہ ہو رہا ہے کہ godowns کو محکمہ زراعت رجسٹریشن کی طرف لے کر جا رہا ہے۔ اس سے پہلے کبھی بھی ان کی رجسٹریشن نہیں ہوئی۔ یہ ایک

اچھا قدم ہے اور godowns کی رجسٹریشن ہونی چاہئے لیکن جو mechanism introduce کروایا جا رہا ہے اسے مستحکم کیا جانا ضروری ہے تاکہ وہ لوگ جو اس کاروبار میں ملوث ہیں انہیں اس سے آگاہی ہو سکے کہ ان godowns کی کس طرح سے رجسٹریشن ہونی ہے؟ اس لئے گزارش ہے کہ اسے مستحکم کر کے رائے عامہ حاصل کی جائے۔ انہوں نے بتایا ہے کہ ہم نے اس Bill کو internet پر ڈالا ہے لیکن اس سے مکمل طور پر رائے عامہ حاصل نہیں ہو سکتی کیونکہ ابھی تک ہماری اتنی awareness نہیں ہے اس لئے اس Bill کو اخبارات میں مستحکم کیا جائے تاکہ godowns کی رجسٹریشن کے mechanism سے لوگوں کو آگاہی ہو سکے، انہیں یہ معلوم ہو سکے کہ سٹور میں کس طرح سٹاک ہونا ہے اور سٹور کی دیکھ بھال کیسے کرنی ہے؟ اسے public کرنے کے لئے ضروری ہے کہ اخبارات میں مستحکم کیا جائے تاکہ عوام کو آگاہی حاصل ہو سکے۔ اس طرح اچھی رائے سامنے آئے گی، ان Godowns and Registration Authority کو مؤثر بنایا جاسکے گا۔ یہ ایک اچھا قدم ہے لیکن اس کو مزید بہتر اور مؤثر بنانے کے لئے اسے رائے عامہ میں مستحکم کیا جائے اور میری اس ترمیم کو منظور کیا جائے۔ بہت شکریہ

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! یہاں Bill introduce ہونے کے بعد معاملہ مجلس قائمہ میں چلا جاتا ہے لیکن وہاں پورا حق ادا نہیں ہوتا کیونکہ جو لوگ اس سے متاثر ہوتے ہیں ان کی رائے کا آنا بھی ضروری ہوتا ہے۔ وہ لوگ جو خود اس بزنس کے اندر موجود ہوتے ہیں انہیں معلوم ہوتا ہے کہ کیا کیا مشکلات درپیش ہیں۔ آپ کو معلوم ہے کہ ہمارے معاشرے کے اندر کرپشن کا کلچر موجود ہے۔ کوئی محکمہ ایسا نہیں کہ جس کے اندر کرپشن نہ ہو اور کوئی فائل دفاتر کے اندر move نہیں کرتی جب تک کہ سفارش یا پیسہ نہ لگایا جائے۔ اسی طرح تھانوں کے اندر بھی یہ کلچر بن گیا ہے کہ ہر تھانے میں داخل ہونے والا بندہ چاہے وہ ملزم، مجرم یا مدعی ہو پولیس کے نزدیک ایک اسامی ہوتی ہے۔ وہ ہر ایک سے پیسے نکالنے کی کوشش کرتے ہیں اور پرسوں ہائی کورٹ نے اس پر باقاعدہ اپنی برہمی کا اظہار بھی کیا ہے کہ انوسٹی گیشن والے انصاف کا خون کر دیتے ہیں۔ اس Bill کی (2) Clause-10 جو کہ penalty کے حوالے سے ہے میں لکھا ہے کہ:

"A court shall not take cognizance of an offence under this section unless an officer authorized by the Government submits a complaint in writing."

جناب سپیکر! عدالتوں کو ایک حق حاصل ہے کہ وہ کسی چیز کا notice لے لیں اور کوئی بھی بندہ اس حوالے سے اگر شکایت کر دے تو عدالت اس پر غور و فکر کرے یا intervene کرے۔ اس قانون میں عدالت سے یہ حق بھی چھینا جا رہا ہے اور جب تک گورنمنٹ کا کوئی Authorized Officer اس حوالے سے white and black in کچھ submit نہیں کرے گا تو عدالت اس کو سن نہیں سکے گی۔ یہ اس طرح کی قانون سازی ہو رہی ہے اور ہمارے سب بہن بھائی اسے خاموشی سے سن رہے ہیں۔ وہ مجبور ہیں کیونکہ وہ حکومتی بنچر پر بیٹھے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر! ان معزز ممبران میں بہت سے وکیل بھی ہیں جو اس کو اچھی طرح سمجھتے ہیں۔ ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! حکومتی بنچر پر بیٹھنے کے نتیجے میں "سنگھی گھٹ جاندی اے تے ایناں دی کسے وی حوالے دے نال آواز نہیں نکلی"۔ یہ ہمارے جمہوری تماشے کا المیہ ہے کہ یہاں بڑے بڑے اچھے لوگ بیٹھے ہوئے ہیں لیکن حکومتی بنچر پر بیٹھنے کی وجہ سے بے چارے کوئی بات نہیں کر سکتے۔ بس "صَلِّ بَعْدَ الْعِشَاءِ" بن جاتے ہیں۔ وزیر قانون نے ہاتھ کھڑا کرنا ہے اور انہوں نے "ہاں" کہہ دینا ہے۔

جناب سپیکر! ایسی بات نہیں ہے۔ وزیر قانون بیٹھے ہیں اور وہ آپ کی بات کا جواب دیں گے۔ ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں نے تو صرف آپ کی خدمت میں اس Bill کی ایک شق پڑھ کر سنائی ہے کہ عدالتوں کو بھی اس دائرہ اختیار سے باہر کر رہے ہیں۔ اب وہ اس کے اوپر کوئی کارروائی نہیں کر سکیں گی جب تک کہ حکومت کا کوئی افسر اس حوالے سے درخواست نہیں دے گا۔ قانون سازی تو ہمیں سوچ سمجھ کر کرنی چاہئے۔ میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن نئے نئے وزیر قانون بنے ہیں، کچھ وقت لگے گا اور پھر ان کو قانون سازی کا تجربہ ہوگا۔

جناب سپیکر! آپ کو چاہئے تھا کہ آپ اس میں ترامیم لاتے۔ آپ نے اس کو کیوں نہیں پڑھا؟ ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں نے اس کو پڑھا ہے تب ہی تو آپ کی خدمت میں یہ باتیں عرض کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر! پڑھنے کا کیا فائدہ ہے کہ آپ نے اس میں کوئی amendment ہی نہیں دی ہے؟ ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں اس Bill کو پڑھ کر ہی بات کر رہا ہوں۔ میں نے اس کو پڑھا ہے اسی لئے کہہ رہا ہوں کہ یہ جگہ شاہی والی قانون سازی نہیں ہونی چاہئے۔ اگر واقعی ملک میں جمہوریت ہے

توان اداروں کے اندر معزز ممبران کو شامل کریں۔ ابھی میں نے پچھلے Bill کے حوالے سے آپ کے سامنے بات کی ہے کہ اس معزز ایوان کا کوئی ممبر اس اتھارٹی کے اندر موجود نہیں اور یہ اچھا طریق کار نہیں ہے۔ آپ اس ملک میں جمہوری مارشل لاء لاگو کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اللہ کے لئے ایسا نہ کریں۔ میں آپ کے توسط سے تمام معزز ممبران سے بڑی درد مندی کے ساتھ درخواست کروں گا کہ یہاں جو کچھ ہو رہا ہوتا ہے آپ اس کو پڑھ لیا کریں کیونکہ ہم نے اللہ کو بھی جواب دینا ہے۔

جناب سپیکر! ابھی میں نے آپ کی خدمت میں یہ عرض کیا ہے کہ اس Bill کی Clause-10(2) کے باعث کوئی آدمی اس کے خلاف عدالت میں complaint نہیں کر سکتا جب تک کہ حکومت کا کوئی Authorized Officer اس کے اوپر تحریری شکایت نہیں کرے گا۔ یہ مناسب نہیں ہے کہ آپ اپنی اکثریت کی بنیاد پر پنجاب کے عوام کے اوپر جیسے مرضی چھڑی چلاتے رہیں۔ جناب سپیکر: ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب! میں یہی تو کہہ رہا ہوں کہ آپ اور آپ کے ساتھیوں کو اس حوالے سے amendment دینی چاہئے تھی۔

سید محمد محفوظ مشدئی: جناب سپیکر! ڈاکٹر سید وسیم اختر نے تو حزب اقتدار کے معزز ممبران پر کفر کا فتویٰ لگا دیا ہے۔ انہوں نے ہمیں "صَلِّمْ بَلَّغْ عُنِّي" کہہ دیا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، انہوں نے کفر کا فتویٰ نہیں دیا۔ ایسی بات نہ کریں۔ آپ سب آپس میں بھائی ہیں۔ یہاں جتنے معزز ممبران بیٹھے ہیں وہ آپس میں سب بہن بھائی ہیں۔ آپ مہربانی کر کے تشریف رکھیں اور ماحول کو خراب کرنے کی کوشش نہ کریں۔ جی، وقاص حسن مؤکل صاحب!

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! سب سے پہلے میں یہ کہوں گا کہ ہمیں مجلس قائمہ کی جو رپورٹ دی گئی ہے اس کے اندر آٹھ ممبران کی فہرست ہے جس میں حزب اختلاف کا کوئی ممبر شامل نہیں ہے۔ جب حزب اختلاف کی طرف سے وہاں پر کوئی معزز ممبر موجود ہی نہیں تو پھر وہ اپنی inputs کیسے دے گا؟ یہاں پر آٹھ ممبران کی فہرست دی گئی ہے جو سب کے سب حکومتی ممبران ہیں۔ جناب سپیکر: یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ مجلس قائمہ میں حزب اختلاف کے ممبران شامل نہ کئے گئے ہوں البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ وہ کمیٹی کی میٹنگ میں نہ گئے ہوں۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! اس وقت میرے پاس جو فہرست ہے اس میں تو حزب اختلاف کا کوئی ممبر شامل نہیں اگر کوئی اور فہرست ہے تو وہ میرے علم میں نہیں۔

جناب سپیکر: اگر معزز ممبران حزب اختلاف کمیٹی کی میٹنگ میں حاضر نہ ہوں تو پھر اس کا ہم کیا کر سکتے ہیں؟ آپ اس بات کو چھوڑ دیں اور آگے چلیں۔ اگر اس بات کو چھیڑیں گے تو شاید آپ کو اس کا فائدہ نہ پہنچے۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! اس Bill کے اندر Godowns کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ میرے خیال میں یہ ایک بہت ہی vague Bill پیش کیا گیا ہے۔ اس وقت essential item صرف گندم ہے جو کہ پاسکو اکٹھی کرتی ہے۔ پاسکو لوگوں سے کرایہ پر گودام لے کر ان میں گندم رکھتی ہے۔ آپ اور ہم سب کو معلوم ہے کہ ان گوداموں کا کیا حال ہے؟ یہ initiative تو بالکل اچھا ہے کہ جو گندم یہاں پر پیدا ہوتی ہے وہ اچھے اور proper طریقے سے store ہو جائے اور ہماری عوام کے استعمال میں آ سکے لیکن اس Bill کے اندر بہت clarity کی ضرورت ہے۔ مثال کے طور پر اگر آلو کی shortage ہو جائے اور آلو کو essential item declare کر دیں تو اسے سٹور کرنے کے لئے خصوصی گوداموں کی ضرورت ہوگی۔ ماشاء اللہ پنجاب کے اندر تو مٹاڑ کی shortage بھی ہو جاتی ہے اور یہ ہماری حکومتی پالیسیوں کا نتیجہ ہے۔ اگر ایک چیز essential item declare ہو جاتی ہے اور گودام میں اس کی storage ممکن ہی نہیں تو پھر اس کا کیا فائدہ ہوگا؟ یہ تو ایسے لگ رہا ہے کہ صرف ایک جنس کے لئے اقدام کئے جا رہے ہیں۔ اس کو آپ expand بھی کر سکتے ہیں۔ اس وقت ہر طرح کا کام privately ہو رہا ہے۔ لوگ وہاں پر گندم کے علاوہ، چاول، آلو اور سبزیاں بھی رکھتے ہیں تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس کے اندر بھی دیکھنے کی ضرورت ہے۔ اگر ایک effort کی جا رہی ہے تو اس کے اندر آپ ہر چیز کو کیوں نہ incorporate کریں تاکہ آنے والے وقت میں کسی قسم کی کوئی food shortage نہ آئے۔ شکریہ

جناب سپیکر: مہربانی۔ اس پر کوئی اور صاحب بھی بولیں گے؟

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! اگر اجازت ہو تو میں اس میں اپیل کو تھوڑا سا پڑھ لوں۔

Any person aggrieved by an order of the Registering Authority may, within 30 days from the date of communication of such order, refer an appeal to the government and the government may set aside...

جناب سپیکر: سردار صاحب! میری بات سنیں۔ آپ نے amendment پر بات کرنی ہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! ہم کہہ رہے ہیں کہ اس کو publish کر دیں۔ اس میں اگر آپ نے بیوروکریسی اور نوکر شاہی کو ہی role دینا ہے تو پھر اس ایوان کی اہمیت ختم ہو جاتی ہے۔ ہم اس میں اپنا logic دے رہے ہیں۔ ٹھیک ہے حکومتی benches کے پاس عددی اکثریت ہے وہ ہماری amendments کو عددی اکثریت سے bulldoze کر دیں لیکن آپ ہمارا version تو سنیں۔

جناب سپیکر: آپ ایسے نہ کریں۔ یہ bulldoze کرنے کی بات نہیں ہے۔ میں نے ایوان میں question put کرنا ہے اگر آپ کے پاس strength ہے تو اُس کا مقابلہ کریں۔ آپ bulldoze کرنے کی بات میرے ساتھ کیوں کر رہے ہیں؟ آپ کی بڑی مہربانی ہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! مقابلے کی بات نہیں ہے۔ پنجاب اسمبلی کے معزز ممبران کا اس میں اگر کوئی role ہے تو وزیر قانون اس پر ہمیں convince کر دیں تو پھر ہم publish کرنے کی بات نہیں کریں گے۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی۔ جی، محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ!

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! جس طرح میرے باقی بھائیوں نے بھی اس پر بڑی تفصیل سے بات کی ہے کہ موجودہ حکومت یہ جو بل لے کر آئی ہے وہ صرف اپنے اس ٹائم کو دیکھ رہی ہے کیونکہ اس وقت اُن کے پاس majority ہے۔ یہ وقت تو آنا جانا ہے اور یہی کل کلاں ان پر پڑ جائے گا کیونکہ یہ جو کرنے جا رہے ہیں یہ بالکل درست ہے کہ اس مقدس ایوان میں بیٹھے ہوئے معزز ممبران کا کوئی role ہی نہیں ہے تو اس سے پتہ لگتا ہے کہ اس مقدس ایوان میں معزز ممبران کی کیا حیثیت ہے۔ ابھی تو یہ بیوروکریسی سے اپنی مرضی کی چیزیں کروالیں گے لیکن کل کلاں جب وہ خود اس میں نہیں ہوں گے تو یہ چیز اُن کے لئے بھی نقصان دہ ہے۔

جناب سپیکر: یہ بل آپ کی سٹینڈنگ کمیٹی نے پاس کیا ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! ان کو چاہئے کہ یہ future اور پاکستان کی عوام کے لئے دیکھیں۔ یہ آج وہاں بیٹھے ہیں تو یہ کل وہاں نہیں ہوں گے، ہو سکتا ہے یہاں بیٹھے ہوں تو یہ سب کے لئے ٹھیک چیز نہیں ہے۔ اس پر غور کیا جائے اور publish کیا جائے۔ اس طرح کے بل لا کر اور اُن کے اندر اس طرح کے فیصلے کر کے یہ اس مقدس ایوان کے معزز ممبران کا نقصان کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، وزیر قانون و پارلیمانی امور!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب سپیکر! یہ بڑا important Bill تھا۔ ذخیرہ اندوزی کا خاتمہ کرنے کے لئے اور day by day مہنگائی میں جو اضافہ ہو رہا ہے اس کو دیکھتے ہوئے حکومت نے یہ بل اسمبلی میں introduce کیا۔ جیسا کہ آپ کو پتا ہے کہ زیادہ تر ذخیرہ اندوزی گوداموں اور cold storages کی وجہ سے ہوتی ہے اور اس قانون کے ذریعے ایسے تمام گوداموں اور cold storages کی رجسٹریشن کر کے ان کو ایسے ضابطوں میں لایا جائے گا تاکہ ذخیرہ اندوزی کو کم سے کم کیا جاسکے۔ جہاں تک ان کی amendment کا تعلق ہے میں اس میں یہ بتانا چاہوں گا کہ بل ہذا کو مستحکم کرنے کی ضرورت اس لئے نہیں ہے کہ یہ بل پہلے سے بطور آرڈیننس 14-06-09 کو نافذ کیا گیا اور اسی روز اس آرڈیننس کو محکمہ قانون کی website پر مستحکم کر دیا گیا اور آج تک یہ حکومتی website پر موجود ہے۔ میں اس میں یہ بھی بتانا چاہوں گا کہ جن لوگوں کے cold storages گودام ہیں انہیں اس بل کا پوری طرح سے علم ہے اس لئے stakeholders کو اس بل کے حوالے سے تمام معاملات کا پتا ہے۔ بعد میں یہ آرڈیننس اسمبلی میں پیش ہونے کی صورت میں ایک بل کی شکل اختیار کر گیا۔ متعلقہ افراد پہلے سے اس قانون سے باخبر ہیں اور عوام کی طرف سے کوئی ایسی تجویز نہ آئی ہے کہ بل ہذا میں ترمیم کی جائے۔ مزید برآں بل ہذا پر سٹینڈنگ کمیٹی اپنے منعقدہ اجلاس میں پہلے ہی کافی غور و خوض کر چکی ہے لہذا مزید تشیر سے کسی فائدے کا امکان نہ ہے۔ ترمیم بلا جواز ہے لہذا مسترد فرمائی جائے۔

MR SPEAKER: The amendment moved and the question is:

"That the Punjab Registration of Godowns Bill 2014, as recommended by the Standing Committee on Agriculture, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 31st December 2014."

(The motion was lost.)

Now, the motion moved and the question is:

"That the Punjab Registration of Godowns Bill 2014, as recommended by the Standing Committee on Agriculture, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 3

MR SPEAKER: Second Reading Starts. We take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 4

MR SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 5

MR SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 5 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 6

MR SPEAKER: Now, Clause 6 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 6 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 7

MR SPEAKER: Now, Clause 7 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 7 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 8

MR SPEAKER: Now, Clause 8 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 8 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 9

MR SPEAKER: Now, Clause 9 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 9 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 10

MR SPEAKER: Now, Clause 10 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 10 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 11

MR SPEAKER: Now, Clause 11 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 11 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 12

MR SPEAKER: Now, Clause 12 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 12 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR SPEAKER: Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Law Minister. He may move it.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS

(Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I move:

That in Clause 1, for sub-clause (3), the following be substituted:

"(3) It shall come into force with effect from 7 September 2014."

MR SPEAKER: The motion moved is:

That in Clause 1, for sub-clause (3), the following be substituted:

"(3) It shall come into force with effect from 7 September 2014."

Now, the amendment moved and the question is:

That in Clause 1, for sub-clause (3), the following be substituted:

"(3) It shall come into force with effect from 7 September 2014."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration.

Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration.

Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS

(Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Registration of Godowns Bill 2014, as amended, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Registration of Godowns Bill 2014, as amended, be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Registration of Godowns Bill 2014, as amended, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

مسودہ قانون (ترمیم) لوکل گورنمنٹ پنجاب 2014

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Local Government (Amendment) Bill 2014. (Bill No. 20 of 2014). First reading starts. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS

(Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Local Government (Amendment) Bill 2014, as recommended by the Standing Committee on Local Government and Rural Development, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Local Government (Amendment) Bill 2014, as recommended by the Standing Committee on

Local Government and Rural Development, be taken into consideration at once."

There is an amendment in it. The amendment is from Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Khawaja Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Makhdoom Syed Ali Akbar, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Rais Ibrahim Khalil Ahmed, Mrs Faiza Ahmed Malik, Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Khadija Umar, Mrs Baasima Chaudhary and Dr Syed Waseem Akhtar. Who is to move it?

CH AAMAR SULTAN CHEEMA: Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Local Government (Amendment) Bill 2014, as recommended by the Standing Committee on Local Government and Rural Development, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 31st December 2014."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Local Government (Amendment) Bill 2014, as recommended by the Standing Committee on Local Government and Rural Development, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 31st December 2014."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS

(Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I oppose.

جناب سپیکر: جی، چیمہ صاحب!

چودھری عامر سلطان چیمہ: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! ہم نے اس بل کو صرف عوامی رائے کے لئے مشتہر کرنے کا کہا ہے اور اس میں مزید ترامیم اس لئے نہیں دیں کہ پہلے عوام سے رائے تولی

جائے۔ اس وقت بنیادی طور پر بلدیاتی ادارے تو ہیں ہی نہیں۔ یہاں پنجاب اسمبلی میں بلدیاتی اداروں کے حوالے سے ایک ترمیمی بل پیش ہوا تھا جسے بعد میں ایکٹ بنایا گیا لیکن اس پر عملدرآمد نہ ہوا۔ اس وقت بھی جو نظام چل رہا ہے جو 2001 کا ناظمین والا نظام چل رہا ہے۔ اس وقت ٹاؤن ایڈمنسٹریشن والا نظام چل رہا ہے۔ اگر وہ سسٹم ہی موجود نہیں جسے پاس کرنے کے بعد بھی عمل نہیں کیا گیا تو میرے خیال میں یہ قول و فعل کا تضاد ہے۔ اس میں یہ نہیں کہا جاسکتا کہ آدھا تیز اور آدھا بٹیر والی بات کریں۔ میرے خیال میں یہ ضروری ہے کہ اس بل کو عوامی رائے کے لئے مشتمل کیا جائے تاکہ لوگ سمجھ سکیں کہ کمپنی بنا کر کاروباری طریقہ اپنایا جا رہا ہے۔ مویشی منڈیاں پہلے بھی لگائی جاتی ہیں جو ضلعی حکومتوں اور میونسپل کارپوریشن کے زیر سایہ لگتی ہیں۔ اب وہ سسٹم کیا ناکارہ سسٹم ہے کہ ایک پرائیویٹ کمپنی جو کمپنی آرڈیننس کے تحت بنائی جائے گی اس کے تحت کیٹل مارکیٹنگ کی جائے گی۔ میرا کہنا یہ ہے کہ پہلے قانون پر تو عملدرآمد کیا جائے۔ اس طرح نئی کمپنی بنا کر عوام کو مشکلات میں ڈالا جائے گا۔ ایک عام آدمی جب اپنا جانور مویشی منڈی میں لے جاتا ہے اور فروخت کرتا ہے تو اس کے لئے جانور فروخت کرنے کا مرکز موجود ہے تو جب پرائیویٹ کمپنی بن جائے گی اور بیوپاری آجائیں گے۔ حکومت کہے گی کہ ہم انٹر نیشنل level پر اسے متعارف کرائیں گے، مذبح خانے بنائیں گے، گوشت اکٹھا ہوگا، اس گوشت کو باہر لے کر جائیں گے، مارکیٹنگ کریں گے اور پیسہ آئے گا۔ میرے خیال میں گورنمنٹ کی یہ وجوہات ایسی ہیں جس میں غریب آدمی کے لئے نقصان ہے کہ وہ اس آس میں جانور پالتا ہے اور ان منڈیوں میں جاتا ہے کہ اس کے جانوروں کی اچھی قیمت مل سکے کیونکہ وہاں پر مویشی منڈیوں میں علاقے کے لوگ اکٹھے ہوتے ہیں اور اسے اپنے جانوروں کی اچھی قیمت ملتی ہے۔ اب یہاں پر پرائیویٹ کمپنی بنے گی اور ٹھیکیدار آجائیں گے۔ کمپنی آرڈیننس 1984 کے تحت اس کو establish کیا جائے گا جو کہ سراسر زیادتی ہے، اوّل تو لوکل گورنمنٹ قانون ہی resist نہیں کر رہی پتا نہیں کہ بلدیاتی ادارے کس قانون کے تحت چل رہے ہیں جبکہ اسمبلی کے پاس کردہ بل پر ہی عملدرآمد نہیں ہوا جو کہ میرا خیال ہے کہ سراسر زیادتی ہے۔ یہ ہماری افسر شاہی کی ایک ایسی سازش ہے جس کے ذریعے عام آدمی کا جینا دو بھر ہو گیا ہے جو کہ پہلے ہی بہت سی مشکلات کا شکار ہے بجلی کا بل اس کو اتنا مہنگا پڑ رہا ہے اس کا گزارہ نہیں ہوتا۔ غریب کسانوں پر بھی ڈاکا ڈالا جا رہا ہے، غریب کسان کا انحصار انہی مویشیوں اور جانوروں پر ہے، وہ اپنے جانور ان منڈیوں کی بجائے اس کمپنی کے تحت فروخت کریں گے۔ اس پرائیویٹ کمپنی کا چیف ایگزیکٹو بنایا جائے گا اور پورا سسٹم ہوگا۔ منڈیاں پہلے ٹھیکے پر دی جاتی تھیں لیکن اب ٹھیکے پر نہیں دیں

گے اور اب ٹھیکے کی بجائے کمپنی آجائے گی۔ یہ سارے کا سارا loss ان بلدیاتی اداروں کو بھی ہو گا کیونکہ ان بلدیاتی اداروں کی خاصی آمدن مویشی منڈیوں سے ہوتی ہے۔ اب اس آمدن کو بھی روک کر ایک کمپنی بنادی جائے گی۔ اس کے علاوہ پہلے ہی لائیو سٹاک کے جو فارمز ہیں وہ بھی انہوں نے hire کر لئے ہیں جیسے سرگودھا میں خضریٰ آباد لائیو سٹاک فارم ہے اس کی ہزاروں ایکڑ اراضی بھی پرائیویٹ کمپنی کو پہلے ہی دے دی گئی ہے اور اس کو زیر استعمال لایا جا رہا ہے۔ اب اسی طرح ایک پرائیویٹ کمپنی بنا کر کرپشن کا قانونی جواز بنایا جا رہا ہے اور کرپشن کو قانونی حیثیت دی جا رہی ہے۔ اس کے علاوہ یہ کہتے ہیں کہ ہم بڑی صاف ستھری گورنمنٹ ہیں، ہم good governance کے علمبردار ہیں لیکن یہ کیا طریق کار ہے کہ قانون کی مار دے کر اسمبلی کے ممبران سے بل پاس کر کر یہ کرپشن کرتے ہیں۔ خدارا ایسی کرپشن کے لئے اسمبلی سے اس بل کو پاس نہ کرائیں، ایسی کرپشن کو روکا جائے اور awareness کے لئے اس کو public کیا جائے تاکہ لوگوں اور عام کسان کو پتا چل سکے جو مویشی منڈیوں میں اپنے جانور فروخت کرتا ہے اور اسے آمدن ہوتی ہے جس سے وہ اپنا گزارہ کرتا ہے اس کے لئے ایک زیادتی کا سبب نہ بنایا جائے۔ بہت بہت شکریہ

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! یہ جو گورنمنٹ کی طرف سے amendment move کی گئی ہے جس کے نتیجے میں ایک کمپنی بنائی جائے گی اس سے پورا پنجاب متاثر ہو گا اور اس کا روبرو سے related پورے پنجاب میں جتنے بھی لوگ ہیں وہ سارے اس سے effect ہوں گے۔ اس لئے مناسب یہ تھا کہ اس بل کو ہم public opinion کے لئے مشتہر کرتے اور جو بھی اس کا روبرو میں stakeholder ہیں وہ سب اس کے بارے میں اپنی اپنی opinion دیتے تو یہ بہت refine ہو کر سب کے سامنے آ جاتا۔ پھر اسمبلی اور کمیٹی بھی اس پر غور کر کے اس پر اپنی input دے دیتی اور اس کے نتیجے میں ایک اچھی چیز بن سکتی تھی۔

جناب سپیکر! دوسری بات مجھے یہ عرض کرنی ہے کہ آپ دیکھیں کہ کس طرح کی چیزیں اس میں شامل ہیں۔ اس میں لکھا ہے کہ:

It shall come into force on such dates as the government may by notification specify and government may specify different dates for coming into force different provisions of the Act.

اور گورنمنٹ کا کیا مطلب ہے کہ ہمارا جو پنجاب کا اور ملک کا قاعدہ قانون ہے government ultimately means, Secretary کہ پھر وہ ایک بیوروکریٹ ہے جس کے ہاتھ میں سارے معاملات جاتے ہیں اور جو سلوک پبلک کے ساتھ ہوتا ہے جیسا کہ پہلے بھی ہوتا رہتا ہے وہی کچھ اس کے نتیجے میں ہو گا۔ اس کے ساتھ ساتھ میں یہ عرض کروں گا کہ:

A Local Government shall not organize, establish and maintain a cattle market without the consent of the company

یعنی جو ہمارا آئین کہتا ہے کہ آپ لوگوں کو نجلی سطح تک empower کریں۔ آپ اس طرح کی قانون سازی کر کے اُن کو اُن کے بنیادی حق سے بھی محروم کرتے ہیں اور اس کے نتیجے میں جو جمہوری اداروں کے develop ہونے کا ایک process ہوتا ہے اس کو بھی آپ اس طرح کی قانون سازی کے ذریعے سے روکتے ہیں اور ان کے اختیارات پر قد غنمیں لگاتے ہیں جس کی وجہ سے یہ ادارے develop نہیں ہوتے۔ ظاہر ہے اس کے نتیجے میں اس ملک میں جمہوریت بھی develop نہیں ہوتی اور ایک یاد و افراد ہی پورے نظام کا گھنٹہ گھر بنے ہوتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ اس بل میں انہوں نے لکھا ہے:

All the Chairmen, Mayor of the Local Government except the Chairmen of the Union Councils.

جناب سپیکر! اس میں سارے کے سارے ممبر ہوں گے۔ اب پنجاب کی سطح پر یہ کمپنی بنائیں گے اور اس میں تمام جو 36 اضلاع ہیں ان میں میئرز ہوں گے اور سب اس میں شامل ہوں گے۔ مجھے پہلا سوال یہ کرنا ہے کہ یہ ادارے کہاں ہیں؟ اس وقت پنجاب میں کوئی لوکل گورنمنٹ کا system نہیں ہے۔ آئین کی violation ہے۔ میں On the floor of the House کہہ رہا ہوں جب تک یہ اسمبلی موجود ہے، جب تک یہ گورننس موجود ہے اس کی موجودگی میں پنجاب میں لوکل گورنمنٹ، مقامی حکومتوں اور بلدیاتی اداروں کے election نہیں ہوں گے۔ اسی طرح اس کو Put off and put on کرتے کرتے پانچ سال گزر جائیں گے لیکن یہاں یہ لکھ رہے ہیں کہ سارے لوگ اس کے ممبر ہوں گے جن کا کوئی وجود ہی نہیں ہے۔ اس وقت اس کا متبادل موجود ہے، ایک گیسٹ ہاؤس موجود ہے، صوبائی اسمبلی موجود ہے، معزز ایوان جو پنجاب کو represent کرتا ہے اور پنجاب کا اس حوالے سے یہ سب سے بڑا جمہوری ادارہ موجود ہے۔ اب اگر کوئی ہمت و جرأت ہے

تو یہ ادارے کو اس میں کیوں نہیں ڈالتے؟ جب لوکل گورنمنٹ کے چیئرمین اور میئرز آجائیں گے، جو بھی نظام آپ بنائیں جب وہ نظام آجائے گا تو ان کو substitute کر دیں اور نئی amendment لے آئیں اور اس میں اسے شامل کر دیں لیکن اگر آپ اس میں public کا touch ڈالنا چاہتے ہیں یا جمہوریت کی insertion کرنا چاہتے ہیں تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ وزیر قانون اگر غور فرمائیں تو اس ایوان میں سے ممبر شامل کریں اور میں بالکل یہ demand نہیں کروں گا کہ آپ اپوزیشن میں سے شامل کریں۔ نکلی سطح پر یہ کام ہے ہر ڈسٹرکٹ کے جو ایم این ایز اور ایم پی ایز ہیں وہ سارے کے سارے اس میں شامل کر دیں۔ بڑے بڑے ڈسٹرکٹ میں پانچ ایم این ایز اور دس ایم پی ایز ہوتے ہیں۔ اس حوالے سے چھوٹے ڈسٹرکٹ میں تو اس سے بھی کم تعداد ہے۔ لاہور یا اس طرح کے اضلاع جہاں پر ان کی تعداد زیادہ ہے وہاں پر ان کی selection بھی ہو سکتی ہے۔ آپ جو کمپنی بنا رہے ہیں اس میں ان لوگوں کو نمائندگی دیں تاکہ جو public opinion یا عوام کی مشکلات ہیں یا عوام پر کوئی فیصلہ اس کے نتیجے میں نافذ ہو اس میں وہ ممبر ان بھی شامل ہوں۔ جب تک بلدیاتی ادارے نہیں بنے اس وقت تک یہ کام ہی کر لیں تو یہ بھی قابل قبول ہے اور ایم این ایز یا ایم پی ایز اس کے ممبر بن جائیں تاکہ اس حوالے سے وہ اپنی رائے دے سکیں۔ اس حوالے سے یہ بہتر amendment بن سکتی ہے۔ اب کوئی ادارہ موجود ہی نہیں ہے اور ان کا پتا بھی نہیں کہ کب الیکشن ہونے ہیں یا نہیں؟ ان کے میئرز اور چیئرمین کو اس میں شامل کر کے قانون سازی کر دیں گے اور اس کا جو گھنٹہ گھر بنائیں گے وہ کوئی نہ کوئی اسی طرح کا بیوروکریٹ ہو گا۔ عوام کے نمائندے موجود نہیں ہوں گے بلکہ بیوروکریسی کے دو چار لوگ بیٹھے ہوں گے اور جو فیصلے وہ اپنی مرضی کے ساتھ کریں گے وہی عوام پر لاگو ہو جائیں گے پھر یہ نظام purely عوام کی رائے کے خلاف چلنا شروع ہو جائے گا۔ اس Bill میں اتنے سارے تضادات موجود ہیں۔ میں وزیر قانون سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں جو گپ شپ کر رہے ہیں، وہ ادھر بات نہیں سن رہے بلکہ آپس میں گپ شپ کر رہے ہیں۔ اب جب میں نے توجہ دلائی ہے تو ادھر متوجہ ہو گئے ہیں۔ میں یہ عرض کروں گا کہ اس کے اندر کیا urgency ہے اور کیا کوئی پہاڑ گر رہا ہے جس کے نتیجے میں آپ یہ amendment کر رہے ہیں؟ اس میں آپ ان ذمہ داروں کو ڈال رہے ہیں جن کا دور دور تک وجود ہی کوئی نہیں ہے کہ کب بلدیاتی الیکشن ہوں گے، کب اس میں بلدیاتی اداروں کے ممبر منتخب ہونے کے بعد چیئرمین اور میئرز بنیں گے؟ گزارش یہ ہے کہ اس طرح ہوا کے اندر amendment کر کے قانون سازی کر کے پنجاب کے عوام کو بتانا کہ ہماری بڑی اچھی کارکردگی ہے اور ہم نے اس اجلاس میں اتنی قانون سازی کر لی ہے

میں سمجھتا ہوں کہ خدا کے لئے ایسا نہ کریں اور اس پر غور و خوض کریں۔ ہم نے اسی لئے کہا ہے کہ اس کو پہلے مشتمل کرنے کے لئے دیں پھر اس میں زیادہ بہتری آجائے گی۔ میں دوبارہ ان سے request کروں گا کہ جب یہ میسر اور چیز مین موجود نہیں ہیں تو پھر آپ اس ایوان میں سے لوگوں کو ڈال دیں۔ اپوزیشن میں سے مت ڈالیں، بے شک گورنمنٹ سائیڈ سے شامل کر دیں تاکہ public کا اس میں کوئی touch تو آئے کیونکہ اس طرح کی کمپنیاں وغیرہ بنا کر ہر چیز آپ بیوروکریسی کے حوالے کرنا چاہتے ہیں جو درست رویہ نہیں ہے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، فائزہ ملک صاحبہ!

محترمہ فائزہ احمد ملک: شکریہ۔ جناب سپیکر! جس طرح میرے سے پہلے میرے بھائیوں نے بات کی ہے تو میں بھی اس amendment کے بارے میں یہی کہنا چاہوں گی کہ جب ہم insist کرتے ہیں کہ اس Bill کی تشریح ہونی چاہئے تو یقیناً اس کا مقصد یہی ہوتا ہے کہ اس میں رائے عامہ جب آتی ہے تو چیزیں بہتری کی طرف جاتی ہیں۔ بجائے اس کے کہ صرف power show کی جائے کیونکہ اس سے پہلے ہم نے دیکھا ہے کہ جو لوکل باڈی ایکٹ ہم نے پاس کیا تھا اس میں ہمیں ابھی بھی بہت ساری ترامیم کی ضرورت ہے اور وقت نے ثابت کیا ہے کہ اب ہمیں اس میں مزید ترامیم کرنی پڑ رہی ہیں۔ میں گزارش کروں گی کہ اگر یہ اتھارٹی بنائی جا رہی ہے تو میرے خیال میں اس کی ضرورت اس لئے نہیں ہے کیونکہ سیدھی اور صاف بات ہے کہ اس طرح کی اتھارٹیاں یا کمپنیاں جب بنائی جاتی ہیں جس طرح پہلے پورے لاہور میں ہم نے دیکھا کہ ایک پارکنگ کمپنی بنادی گئی ہے۔ اب آپ لاہور میں کسی جگہ پر بھی گاڑی نہیں کھڑی کر سکتے کیونکہ ہر پارکنگ سٹینڈ تیس سے پچاس روپے charge کرتا ہے چاہے پانچ منٹ چاہے ایک گھنٹہ گاڑی کھڑی کریں۔ اسی طرح اب یہ اتھارٹی بناتے ہیں تو پتا نہیں اس کا فائدہ ہو گا یا نہیں لیکن اس کے جوچیدہ چیدہ points مجھے نظر آ رہے ہیں وہ یہ کہ سب سے پہلے تو اس میں دوستوں اور ذاتی مفادات اٹھانے والوں کی ایک دوڑ لگ جائے گی۔ اس کی مثال یہ ہے کہ ضلع لیہ میں جیسے انگورہ گوٹ فارم کو نوے سال کی lease پر دے دیا گیا ہے اسی طرح سرگودھا میں بھی ایک جگہ کو lease پر دیا گیا ہے۔ اس میں یہ تماشاً شروع ہو جائے گا کہ لوگ محکمہ اوقاف یا اس طرح کی زمینوں کو lease پر لے کر اس سے فائدہ اٹھائیں گے۔ ذاتی دوستیوں کے لئے کمپنیوں کی دوڑ لگے گی کہ جو آپ کے بہت close circle ہے اس کو obligate کرنے کے لئے اس میں use کریں گے اور یہ ہوتا رہا ہے۔ ماضی میں بھی ہم نے دیکھا ہے کہ بہت سارے ایسے لوگ جو حکومت وقت کے دوست ہیں یا اس کے قریب ہیں تو ان کو

oblige کرنے کے لئے مختلف جگہوں پر fit کیا گیا ہے۔ لوکل گورنمنٹ اس سے بہت متاثر ہوگی بے شک ابھی اس کا وجود نہیں ہے لیکن ضلعی حکومتیں جو اس وقت جس شکل میں بھی کام کر رہی ہیں ان کے بارے میں آئے دن ہم اخبارات میں پڑھ رہے ہیں کہ ان کی income بہت کم ہو گئی ہے۔ یہ ان کی آمدنی کے sources ہیں، اگر یہ اختیارات ہم ان سے لے کر کمپنیوں کو دے دیتے ہیں تو میرے خیال میں ان کے resources بالکل ختم ہو جائیں گے۔ ایک اور بڑا نقصان جو مجھے نظر آ رہا ہے وہ یہ ہے کہ کمپنی بنانے سے پہلے کمپنی کے ہاتھ میں جب چیز جاتی ہے تو مہنگائی زیادہ ہوتی ہے کیونکہ اس Bill میں ہمیں نظر آ رہا ہے کہ گورنمنٹ کا اس میں کسی قسم کا کوئی اختیار نہیں ہوگا۔ گوشت مزید مہنگا ہو جائے گا اور export زیادہ ہوگا جس سے ملک کے اندر گوشت کی shortage ہو جائے گی۔ کوئی بھی amendment لائی جاتی ہے یا اسمبلیوں سے Bill پاس کیا جاتا ہے تو یقیناً اس کے پیچھے مقاصد ہونے چاہئیں۔ مقاصد یہی ہونے چاہئیں کہ عوام کو relief دیا جائے گا اور جو کام ہم کرنے جا رہے ہیں وہ in future عوام کو نہ صرف relief دے گا بلکہ facilitate بھی کرے گا۔ اگر کوئی ایسا قدم پنجاب اسمبلی کے floor سے اٹھ جاتا ہے جس کی وجہ سے نہ صرف عوام کی مشکلات میں اضافہ ہو بلکہ مزید مہنگائی کو فروغ ملے تو میرے خیال میں آج ہمارا صوبہ پنجاب اس طرح کے اقدامات کا متحمل نہیں ہو سکتا کہ پنجاب اسمبلی کے floor سے ایسی قانون سازی کر دی جائے جس کے in future منفی اثرات عوام کو بھگتنے پڑیں۔ آج ہمیں عوام کو relief دینے کی ضرورت ہے نہ کہ ایسی اتھارٹیاں یا کمپنیاں اپنے دوستوں کو obligate کرنے کے لئے بنائی جائیں جن سے صرف ایک فرد واحد obligate ہو۔ اس طرح کی کمپنیاں بنانے سے باقی عوام رُل جائیں گے خاص طور پر وہ لوگ جن کی income کا ذریعہ مویشی ہیں کیونکہ وہ پورا سال بکرا عید کا انتظار کرتے ہیں، اپنے مویشی پالتے ہیں، پال کر مویشی مارکیٹ میں لے کر آتے ہیں اور وہی ان کے پورے سال کا ذریعہ آمدنی ہوتا ہے۔ جب یہ کمپنی بن جائے گی تو یقیناً ان کے اوپر بہت بُرے اثرات پڑیں گے اور وہ لوگ بد حالی کی طرف جائیں گے۔ شکریہ

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! گیلری میں چائنا کا وفد آیا ہے میں اپنی طرف سے، جماعت اسلامی کی طرف سے اور تمام اپوزیشن کی طرف سے اس وفد کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ پورا پاکستان جانتا ہے کہ چائنا ہمارا وہ دوست ہے جو ہمیشہ ہمارے ساتھ کھڑا رہتا ہے اور پوری دنیا میں درحقیقت اگر کوئی ملک ایسا ہے جس نے ہمیشہ ہمارا ساتھ دیا ہے تو وہ چائنا ہے۔ اس پر ہم ان کو بہت appreciate کرتے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: ہم سب ان کو welcome کرتے ہیں۔ جی، لاء منسٹر صاحب! اب آپ بولیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب سپیکر! بکر منڈیاں غریب کسانوں سے فیس کے نام پر بھتہ وصول کرتی تھیں، باقاعدہ چند گروہ تھے جو نیلا میوں میں بھتہ حاصل کرتے تھے اور غریب کسانوں کو لوٹتے تھے۔ ان منڈیوں کی حالت زار بھی بہت خراب تھی جس کی وجہ سے ان حالات کو دیکھتے ہوئے چیف منسٹر نے بکر منڈیوں میں کسانوں پر عائد ہر قسم کی فیس معاف کر دی۔ بکر منڈیوں کو جدید خطوط پر چلانے کے لئے ہر ڈویژن میں ایک کمپنی بنائی گئی ہے۔ حکومت اپنے وسائل سے جدید بکر منڈیوں کا قیام کرے گی اور اسی وجہ سے مقامی حکومتوں کو جو نقصان ہو گا وہ بھی حکومت پورا کرے گی۔

جیسا کہ یہاں پراپوزیشن نے amendment پیش کی، اس پر بات کی اور اس کے علاوہ بھی بات کی تو میں یہ بتانا چاہوں گا کہ اس مالی سال میں یکم جولائی کو بکر منڈیوں کے ٹھیکوں کی نیلامی نہیں کی گئی اور فیس بھی معاف کر دی گئی لہذا جو لوگ اس سے منسلک ہیں ان کو اس قانون کے بارے میں پورا علم ہے۔

کمپنیوں کے حوالے سے یہاں بات کی گئی ہے تو یہ پرائیویٹ کمپنیاں نہیں بلکہ یہ کمپنیاں حکومت ہی بنائے گی اور ان کمپنیوں کے بورڈ آف ڈائریکٹرز میں دو ایم پی اے صاحبان بھی ممبر ہوں گے۔ اس Bill کو مسترد کرنے کے بارے میں ان کی amendment تھی جس کے حوالے سے میرا یہ جواب ہے کہ یہ Bill بطور آرڈیننس مورخہ 6 جون 2014 کو نافذ کیا گیا اور اسی روز اس آرڈیننس کو محکمہ قانون کی ویب سائٹ پر مسترد کر دیا گیا جو آج تک حکومتی ویب سائٹ پر موجود ہے۔ بعد میں اسمبلی میں پیش ہونے پر یہ آرڈیننس ایک Bill کی شکل اختیار کر گیا ہے، متعلقہ افراد پہلے سے ہی اس قانون سے باخبر ہیں اور عوام کی طرف سے ایسی کوئی تجویز نہ آئی ہے کہ بل ہذا میں ترامیم کی جائیں۔ مزید برآں بل ہذا پر سٹینڈنگ کمیٹی اپنے منعقدہ ہر اجلاس میں پہلے ہی کافی غور و خوض کر چکی ہے اور مزید تشریح سے کسی فائدے کا امکان نہ ہے۔ ترمیم بلا جواز ہے لہذا مسترد فرمائی جائے۔

جناب سپیکر: آدھ گھنٹہ ایوان کا وقت بڑھایا جاتا ہے۔

The amendment moved and the question is

"That The Punjab Local Government (Amendment) Bill 2014, as recommended by the Standing Committee on Local Government and Rural Development, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 31st December 2014".

(The motion was lost.)

Now, the motion moved and the question is:

"That The Punjab Local Government (Amendment) Bill 2014, as recommended by the Standing Committee on Local Government and Rural Development, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR SPEAKER: Second reading starts. We take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 3

MR SPEAKER: Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 4

MR SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 5

MR SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 5 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Law Minister. He may move it.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS

(Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I move:

That in Clause 1, for sub-clause (2), the following be substituted:

"(2) It shall come into force with effect from 4th September 2014."

MR SPEAKER: The motion moved is:

That in Clause 1, for sub-clause (2), the following be substituted:

"(2) It shall come into force with effect from 4th September 2014."

The amendment moved and the question is:

That in Clause 1, for sub-clause (2), the following be substituted:

"(2) It shall come into force with effect from 4th September 2014."

(The motion was carried.)

Now, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, as amended, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill, is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, the Long title of the Bill is under consideration.

Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long title of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS

(Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Local Government (Amendment) Bill
2014, as amended, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Local Government (Amendment) Bill
2014, as amended, be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Local Government (Amendment) Bill
2014, as amended, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

مسودہ قانون (ترمیم) لوکل گورنمنٹ پنجاب 2014

MR SPEAKER: We take up the Punjab Local Government (Amendment) Bill 2014. (Bill No.19 of 2014). First reading starts. Now, Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS

(Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Local Government (Amendment) Bill
2014, as recommended by the Standing Committee on

Local Government and Rural Development, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That The Punjab Local Government (Amendment) Bill 2014 as recommended by the Standing Committee on Local Government and Rural Development be taken into consideration at once."

There is an amendment in it. The amendment is from Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Khawaja Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Makhdoom Syed Ali Akbar, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Rais Ibrahim Khalil Ahmed, Mrs Faiza Ahmed Malik, Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokhal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Khadija Umar, Mrs Baasima Chaudhary and Dr Syed Waseem Akhtar. Who is to move it?

DR SYED WASEEM AKHTAR: Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Local Government (Amendment) Bill 2014, as recommended by the Standing Committee on Local Government and Rural Development be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 31st December 2014."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That The Punjab Local Government (Amendment) Bill 2014, as recommended by the Standing Committee on Local Government and Rural Development be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 31st December 2014."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS**(Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman):** I oppose.

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب! منسٹر صاحب نے اسے oppose کیا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پہلی بات تو مجھے یہ کرنی ہے کہ اس میں ہم amendment دے رہے ہیں کہ:

It shall come into force with effect from 4th September 2014.

یعنی ستمبر تو گزر گیا ہے اور آج 24- اکتوبر ہے جبکہ اس پر 4- ستمبر سے عملدرآمد کرنا چاہتے ہیں۔ یہ آج سے کیوں نہیں کرنا چاہتے؟ اس کا بھی اس معزز ایوان کو کوئی بتا لگنا چاہئے کہ کیا مشکل ہے، کیا مصیبت ہے اور اس کے اندر کیا دو نمبری ہے کہ آپ پچھلی تاریخ سے اسے اس کے اندر لانے کی بات کر رہے ہیں؟ کمیٹی نے جو recommend کیا ہے وہ ایوان کے تمام معزز ممبران کے پاس موجود ہے جسے آپ پڑھ کر دیکھ لیں۔ وہ کہتے ہیں کہ:

A Local Government would not organize, establish and maintain a cattle market without the consent of the company.

یعنی اب یہ کمپنی جسے کوئی بیورو کریٹ head کرے گا اور وہی اب اس کا گھنٹہ گھر ہو گا۔ وہ جو ادارے اور public کی opinion کے ساتھ public کے ووٹ کے ساتھ، public کی رائے کے ساتھ اور پاکستان کے آئین کی اس provision کے تحت یہ ادارے بنیں گے جن کے متعلق کہا جاتا ہے کہ، political، administrative powers اور financial ہم نے دی ہیں۔ یہ جو قانون اس کے اندر لا رہے ہیں یہ totally ہمارے اس آئین کی خلاف ورزی ہے یعنی وہ ادارے جنہیں ہمارا آئین کہتا ہے کہ آپ انہیں اختیارات دیں، مالی اختیارات دیں، سیاسی اختیارات دیں اور انتظامی اختیارات دیں۔ اس کمپنی کو بنانے کے بعد اس معزز ایوان کی طرف سے یہ چھری اب ان کے اختیارات کے اوپر چلائی جائے گی کہ وہ جو بلدیاتی ادارے بنیں گے، جب کبھی بنیں گے اور مجھے یقین کہ یہ بلدیاتی ادارے بنائیں گے۔ جب وہ بنیں گے تو وہ بے دست و پا ہوں گے [*****]

* بحکم جناب سپیکر صفحہ نمبر 523 الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر: ان الفاظ کو اسمبلی کی کارروائی کا حصہ نہ بننے دیا جائے اور انہیں delete کر دیا جائے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! آپ کی مرضی ہے (قلم)۔

آپ حکم کریں ٹھیک ہے میں واپس لے لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! آپ اس معرزا یوان کے ممبر ہیں اور آپ کو سوچ سمجھ کر بات کرنی چاہئے۔

ہر چیز برداشت ہو سکتی ہے لیکن ادارے کی توہین برداشت نہیں ہوگی۔ شکریہ

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! بے شک یہ حقائق ہیں لیکن پھر بھی میں آپ کی رائے کا احترام کرتے

ہوئے ان کو واپس لے لیتا ہوں۔ کوئی بات نہیں۔ اس سے کیا فرق پڑتا ہے؟

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! یہاں پر اداروں کی بات ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر: بہت بہت شکریہ۔ جی، ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ میں نے بہت ہی موٹی ایسی بات کی ہے کہ جو ایسی

نہیں ہے کہ جو کسی کی سمجھ میں نہ آتی ہو۔

جناب سپیکر: سب کی سمجھ میں آتی ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! آپ ادارے بنا رہے ہیں لیکن ان کے اختیارات کو cut down کرنا

چاہتے ہیں۔ آپ کیوں یہ سمجھتے ہیں اور آپ سے مراد حکومت ہے۔ کیوں ہم یہ سمجھتے ہیں کہ جو لوگ عوام

کی رائے کے ساتھ منتخب ہو کر آئیں گے وہ قابل نہیں ہوں گے، وہ لوگوں کے interest کو watch

نہیں کر سکیں گے اور وہ اداروں کو نہیں چلا سکیں گے اسی لئے اس پر بیوروکریٹ کا ایک گھنٹہ گھر بنانا ہے

اور وہ جو اجازت دے گا اس کے مطابق یہ democratic system اور پورا نظام چلے گا۔ اس طرح

کی ترامیم جو ہمارے آئین کی مختلف دفعات کی دھجیاں بکھیر رہی ہیں۔ پتا نہیں اس کے اندر ہمارے وزیر

قانون کو کیا interest ہے کہ وہ اس طرح کی ترامیم لا رہے ہیں۔ جو ادارے ابھی بنے نہیں ہیں ان کے

میسر، ڈپٹی میسر اور چیئرمین اس کے ممبر بنیں گے۔ وہ کب بنیں گے، اس حوالے سے اس کا کوئی پتا نہیں

ہے۔ اس طرح کی ترامیم لا کر اپنی کارکردگی کو بڑھانے کی ایسی کوششیں ہیں، پھر آپ کہیں گے کہ اس کو

واپس لے لو تو میں اس کی شدید مذمت کرتا ہوں۔ عوام کے مفاد کی کوئی بات کریں۔ عوام بے چارے

مجبور ہیں۔ آپ grass roots level پر لوگوں کو جانتے ہیں کہ لوگوں کا جو اس وقت مسئلہ ہے۔ یہ

واپڑا ہے جو بجلی نہیں دیتا اور وہ بجلی کے بل دیتے ہیں اور جب ہر مہینے بجلی کا بل آتا ہے تو وہ صارفین کو کرنٹ مارتا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! آپ اپنے point پر آجائیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! زائد billing ہے، منگائی ہے، بے روزگاری ہے یہ عوام کے مسائل ہیں۔ یہ بھی مسائل ہیں کہ کبھی یہ کمپنی بنادیں اور کسی بیوروکریٹ کو اس کا سربراہ بنادیں بہر حال مرضی ہے۔ ان کی جو مرضی کرتے پھر اس اکثریت کی بنیاد پر یہ انہیں کی خلاف ورزی کرتے ہیں میں اس پر احتجاج کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی! آپ کی طرف سے اور کسی نے بولنا ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اس پر ہم نے کیا بولنا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، وہ کہتے ہیں ہم نہیں بولتے۔ جو الفاظ بولے ہیں، وہ غلط بولے ہیں، اُن الفاظ کو میں نے کارروائی کا حصہ نہیں بنے دیا۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب سپیکر! یہ Bill پچھلے Bill کا same ہے پچھلا Bill جو تھا وہ لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2013 اُس میں ترمیم تھی اور یہ Bill ہے یہ لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 2001 میں ترمیم ہے جس کے تحت اس وقت بلدیاتی ادارے کام کر رہے ہیں اور ایکشن کے بعد لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2013 کے تحت بلدیاتی ادارے کام کریں گے۔ ان کی amendment میں سوال کے متعلق میں ان کو بتانا چاہوں گا کہ انہوں نے کہا کہ 4۔ ستمبر سے ہم کیوں اس کو پاس کروانا چاہتے ہیں اُس کی وجہ یہ ہے کہ یہ ordinance تھا اور یہ 3۔ ستمبر کو ordinance ختم ہو گیا ہے تو اس لئے ہم 4۔ ستمبر سے یہاں اس کو پاس کروانا چاہ رہے ہیں۔

جناب سپیکر! انہوں نے ایوان میں اس کو مسترد کرنے کے حوالے سے جو amendment

دی ہے میں یہ کہوں گا کہ پہلے یہ Bill بطور ordinance مورخہ 06-06-2014 کو نافذ کیا گیا اور اسی روز اس ordinance کو محکمہ قانون کی ویب سائٹ پر مسترد کیا گیا تھا اور آج تک یہ حکومتی ویب سائٹ پر موجود ہے اور بعد میں اسمبلی میں پیش ہونے پر یہ ordinance ایک Bill کی شکل اختیار کر گیا۔ متعلقہ افراد پہلے سے اس قانون سے باخبر ہیں اور عوام کی طرف سے کوئی ایسی تجویز نہ آئی ہے کہ Bill ہذا میں ترمیم کی جائے کیونکہ ہم نے اس جولائی میں بکر منڈیوں کی نیلامی نہیں کی اور فیس وصول نہیں کی گئی تو

اس وجہ سے جو stakeholders ہیں ان کو اس بارے میں سارا پتا ہے۔ مزید برآں بل ہذا پر سٹینڈنگ کمیٹی اپنے منعقد اجلاس میں پہلے ہی کافی غور و خوض کر چکی ہے۔ مزید تشریح سے کسی فائدے کا امکان نہ ہے ترمیم بلا جواز ہے مسترد فرمائی جائے۔

کورم کی نشاندہی

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! بے شک گورنمنٹ بتا رہی ہے کہ اتنا اچھا بل ہم لا رہے ہیں اور قانون سازی ہو رہی ہے لیکن حکومتی ممبران اسمبلی کا یہ عالم ہے کہ کورم بھی پورا نہیں ہے لہذا میں کورم کی نشاندہی کرتا ہوں تاکہ ان کے جو ممبران باہر بیٹھے ہیں وہ اندر ایوان میں تشریف لے آئیں۔ جناب سپیکر: جی، کورم کی نشاندہی کی گئی ہے لہذا گنتی کی جائے۔ (گنتی کی گئی) جی، کورم پورا ہے، کارروائی شروع کی جاتی ہے۔

مسودہ قانون (ترمیم) لوکل گورنمنٹ پنجاب 2014

(--- جاری)

MR SPEAKER: The amendment moved and the question is:

"That The Punjab Local Government (Amendment) Bill 2014, as recommended by the Standing Committee on Local Government and Rural Development, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 31st December 2014."

(The motion was lost.)

Now, the motion moved and the question is

"That The Punjab Local Government (Amendment) Bill 2014, as recommended by the Standing Committee on Local Government and Rural Development be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR SPEAKER: Second reading starts. We take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 3

MR SPEAKER: Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 4

MR SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 5

MR SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 5 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 6

MR SPEAKER: Now, Clause 6 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 6 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 7

MR SPEAKER: Now, Clause 7 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 7 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Law Minister he may move it.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS

(Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I move:

That in Clause 1, for sub-clause (2), the following be substituted:

"(2) It shall come into force with effect from 4th September 2014."

MR SPEAKER: The motion moved is:

That in Clause 1, for sub-clause (2), the following be substituted:

"(2) It shall come into force with effect from 4th September 2014."

The amendment moved and the question is:

That in Clause 1, for sub-clause (2), the following be substituted:

"(2) It shall come into force with effect from 4th September 2014."

(The motion was carried.)

Now question is:

"That Clause 1 of the Bill, as amended, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, the Long title of the Bill is under consideration.

Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS

(Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Local Government (Amendment) Bill
2014, as amended, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Local Government (Amendment) Bill
2014, as amended, be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Local Government (Amendment) Bill
2014, as amended, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

جناب سپیکر: آج کے اجلاس کا ایجنڈا ختم ہوا لیکن بحث جاری رہے گی اب اجلاس بروز سوموار مورخہ
27-اکتوبر 2014 سہ پہر 3:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

530

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 27- اکتوبر 2014

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

- 1- قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 127 کے تحت تحریک ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ آئین کے آرٹیکل 128(2)(اے) کے تحت آرڈیننس NUR انٹرنیشنل یونیورسٹی لاہور 2014 میں توسیع کے لئے اجازت دی جائے۔ ایک وزیر درج ذیل قرارداد پیش کریں گے:

قرارداد

"صوبائی اسمبلی پنجاب آرڈیننس NUR انٹرنیشنل یونیورسٹی لاہور 2014 (12 بابت 2014) نافذ شدہ مورخہ 8 اگست 2014 میں مورخہ 6 نومبر 2014 سے دوبارہ نفاذ کے لئے 90 دن کے مزید پیریڈ کی توسیع کرتی ہے۔"

- 2- قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 127 کے تحت تحریک ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ آئین کے آرٹیکل 128(2)(اے) کے تحت آرڈیننس (ترمیم) دھماکاخیز مواد پنجاب 2014 میں توسیع کے لئے اجازت دی جائے۔

531

ایک وزیر درج ذیل قرارداد پیش کریں گے:-

قرارداد

"صوبائی اسمبلی پنجاب آرڈیننس (ترمیم) دھماکا خیز مواد پنجاب 2014 (13 بابت 2014) نافذ شدہ مورخہ 18، اگست 2014 میں مورخہ 16 نومبر 2014 سے دوبارہ نفاذ کے لئے 90 دن کے مزید پیریڈ کی توسیع کرتی ہے۔"

سرکاری کارروائی

(اے) قرارداد

پاکستان کے آئین کے آرٹیکل 37(f) میں درج پالیسی اصول کے اطلاق کو یقینی بنانے

کے لئے سفارش بارے آرٹیکل 27 کے تحت قرارداد

ایک وزیر پاکستان کے آئین کے آرٹیکل 37(f) میں دیئے گئے پالیسی اصول پر اطلاق کو یقینی بنانے کے لئے سفارش بارے آرٹیکل 27 کے تحت قرارداد پیش کریں گے۔

ایک وزیر درج ذیل قرارداد پیش کریں گے:

قرارداد

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان وفاقی حکومت اور پارلیمنٹ سے اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ آئین کے آرٹیکل 27 کی کلاز (1) کی Third Proviso کے تحت قانون سازی کرے تاکہ آئین کے آرٹیکل 37(f) میں وضع کردہ پالیسی اصول کی ترویج ممکن ہو سکے۔"

(بی) مسودات قانون پر غور و خوض اور ان کی منظوری

1- مسودہ قانون (دوسری ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2014 (مسودہ قانون نمبر 28 بابت 2014)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (دوسری ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2014 جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے مقامی حکومت و دیہی ترقی نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

532

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (دوسری ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2014 منظور کیا جائے۔

2- مسودہ قانون سٹریٹجک کوآرڈینیشن پنجاب 2014 (مسودہ قانون نمبر 22 بابت 2014)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون سٹریٹجک کوآرڈینیشن پنجاب 2014، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے امور داخلہ نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون سٹریٹجک کوآرڈینیشن پنجاب 2014 منظور کیا جائے۔

3- مسودہ قانون مفت اور لازمی تعلیم پنجاب 2014 (مسودہ قانون نمبر 16 بابت 2014)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون مفت اور لازمی تعلیم پنجاب 2014، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے تعلیم نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون مفت اور لازمی تعلیم پنجاب 2014 منظور کیا جائے۔

(سی) عام بحث

جمہوریت سے متعلقہ قرارداد پر عام بحث جاری رہے گی۔

534

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولہویں اسمبلی کا دسواں اجلاس

سوموار، 27- اکتوبر 2014

(یوم الاثنین، 2- محرم الحرام 1436ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں شام 4:00 بجے زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ بالله من الشیطن الرجیم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَقَضَىٰ رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ
وَالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا ۖ إِذَا بَلَغَ الْكَبَرُ أَحَدُهُمَا
أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُلْ لَهُمَا أُفٍّ وَلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَهُمَا قَوْلًا
كَرِيمًا ۖ ﴿٣٣﴾ وَخَفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ
رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيْنِي صَغِيرًا ۝ ﴿٣٤﴾

سُورَةُ بَنِي إِسْرَآئِيلَ آيَات 23 تا 24

"اور تمہارے پروردگار نے ارشاد فرمایا ہے کہ اُس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرتے رہو۔ اگر اُن میں سے ایک یا دونوں تمہارے سامنے بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو اُن کو اُف تک نہ کہنا اور نہ انہیں جھڑکنا اور اُن سے بات ادب کے ساتھ کرنا (23) اور عجز و نیاز سے اُن کے آگے جھکے رہو اور اُن کے حق میں دُعا کرو کہ اے پروردگار جیسا اُنہوں نے مجھے بچپن میں (شفقت سے) پرورش کیا ہے تو بھی اُن (کے حال) پر رحمت فرما (24)

وما علینا الالبلاغ

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

اے ختمِ رسل اے شاہِ زمیں
اے پاکِ نبی رحمتِ والے
تو جانِ سُخنِ موضوعِ سُخن
اے پاکِ نبی رحمتِ والے
اے عقدہ کشائے کون و مکاں
تیرے وصف نہیں محتاجِ بیاں
عاجز ہے زباںِ قاصر ہے دہن
اے پاکِ نبی رحمتِ والے
اے بدر و خُنین کے راہنما
اے فاتحِ خیبر کے مولا
تیرا ایک اشارہ کفرِ شکن
اے پاکِ نبی رحمتِ والے

سوالات

(محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے اور آج کے ایجنڈے پر محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر: جی، رانا صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! باہر کچھ لوگوں نے روڈ بلاک کیا ہوا ہے ان کے کچھ issues ہیں تو آپ مہربانی کر کے کوئی کمیٹی بنادیں تاکہ وہ کمیٹی جاکر ان سے بات چیت کر سکے اور ان کے issue کو resolve کر کے ٹریفک کو کھولا جاسکے۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! میرے خیال میں اس اچھے کام میں آپ بھی کوئی اچھا کردار ادا کریں۔ آپ کے ساتھ چودھری محمد اقبال صاحب، جناب عبدالرؤف مغل صاحب اور شیخ علاؤ الدین صاحب جائیں جن لوگوں نے ٹریفک بند کی ہوئی ہے ان کے grievances سُنیں اور اُس کے بعد بیٹھ کر ان کے grievances resolve کرنے کا کوئی طریقہ بناتے ہیں۔ اس دوران شیخ علاؤ الدین صاحب کا اگر کوئی سوال ہو گا تو شیخ صاحب کے واپس آنے تک وہ pending کیا جائے گا۔ جی، محترمہ عائشہ جاوید! محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! سوال نمبر 298 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

(بروز جمعۃ المبارک مورخہ 14- فروری 2014 کے ایجنڈے سے زیر التواء نشان زدہ سوال)

لاہور: اسٹیٹ آفس سول سیکرٹریٹ میں تعینات مجسٹریٹ کی کارکردگی کی تفصیلات

*298: محترمہ عائشہ جاوید: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) اسٹیٹ آفس سول سیکرٹریٹ لاہور میں تعینات مجسٹریٹ کا نام کیا ہے اور یہ کتنے عرصہ سے اس آفس میں اپنے فرائض سرانجام دے رہا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ مجسٹریٹ نے اپنے عرصہ تعیناتی کے دوران قواعد و ضوابط سے ہٹ کر اپنے قریبی عزیزوں دوستوں کو کوارٹر الاٹ کروائے؟

(ج) مذکورہ آفیسر نے اپنے عرصہ تعیناتی کے دوران کتنے ملازمین جو غیر قانونی طور پر سرکاری کوارٹروں میں رہائش پذیر تھے، ان سے کوارٹر خالی کروائے اور ان سے کتنا کتنا پنل ریٹ وصول کیا، ان کے نام، محکمہ سے ایوان کو آگاہ کریں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ایس اینڈ جی اے ڈی (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ):

(الف) اسٹیٹ آفس میں تعینات مجسٹریٹ صاحب کا نام منظور احمد ہے اور وہ اپریل 2006 سے بطور Special Judicial Magistrates (SJM) کام کر رہے ہیں۔ مئی 2010 میں وہ ڈپٹی سیکرٹری پی ایس۔ 18 کے عہدہ پر پروموٹ ہوئے۔ حکومت نے ان کی خدمات کو پیش نظر رکھتے ہوئے SJM کی پوسٹ کو ان کے لئے ذاتی حیثیت میں 05-05-2010 سے اپ گریڈ کر دیا۔ تاوقت وہ اس آفس میں اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

(ب) درست نہ ہے قواعد و ضوابط میں نرمی کرنے کا صوابدیدی اختیار صرف وزیر اعلیٰ کو ہے۔

(ج) مذکورہ مجسٹریٹ نے اپنے موجودہ عرصہ تعیناتی 05-05-2010 سے اب تک 330 سرکاری رہائش گاہیں خالی کروائی ہیں۔ تفصیل تسمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ مزید برآں پنل ریٹ کا معاملہ مجسٹریٹ صاحب کے متعلقہ نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! اس سوال میں اسٹیٹ آفیسر کے بارے میں پوچھا گیا تھا جس کا نام انہوں نے منظور احمد بتایا ہے اور یہ 2006 سے اس پوسٹ پر تعینات ہیں۔ میں یہ پوچھنا چاہوں گی کہ ان کو کس قانون کے تحت upgrade کیا گیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ایس اینڈ جی اے ڈی (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): شکریہ۔ جناب سپیکر! منظور احمد، مجسٹریٹ کو ان کی بہتر خدمات اور extraordinary performance کو مد نظر رکھتے ہوئے محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی نے ان کی پوسٹ کو 05-05-2010 کو upgrade کیا ہے اور یہ بطور سپیشل جوڈیشل مجسٹریٹ اپنی ڈیوٹی احسن طریقے سے انجام دے رہے ہیں۔

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! میں معزز پارلیمانی سیکرٹری صاحب کی بات سے اختلاف کرتی ہوں کیونکہ انہوں نے ان کا جوائنٹلمباچوٹر CVI ایوان کی میز پر رکھا ہے تو اس کے اندر یہاں پر ان کی posting کچھ زیادہ نظر آرہی ہے لیکن یہ جو کہہ رہے ہیں کہ انہوں نے جو allotments کی ہیں وہ قواعد اور ضوابط کے بالکل مطابق ہیں۔ میرے پاس ایک لسٹ ہے جس کے مطابق 1990 سے ابھی تک ملازموں کو سرکاری گھر نہیں ملے اور ان سرکاری گھروں کی allotments سول سیکرٹریٹ، ہائیکورٹ، گورنر ہاؤس اور پنجاب اسمبلی کے ملازمین کو کی جاتی ہیں تو ان محکمہ جات کے ملازمین کے علاوہ دیگر محکمہ جات کے ملازمین کے لئے جو allotments کی گئی ہیں ان کے بارے میں پارلیمانی سیکرٹری صاحب کا کیا کہنا ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ایس اینڈ جی اے ڈی (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! محترمہ نے کہا ہے کہ ان کی کوئی کارکردگی نہیں ہے تو اس سوال کے جواب کے جز (ب) اور جز (ج) کو ملاحظہ فرمائیں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ انہوں نے اپنے عرصہ تعیناتی کے دوران 05-05-2010 سے لے کر آج تک 330 سے زیادہ غیر قانونی لوگوں سے قبضہ واکزار کرایا ہے۔ allotments کے حوالے سے میں بڑا واضح عرض کرنا چاہتا ہوں کہ سپیشل جوڈیشل مجسٹریٹ کا اختیار ہی نہیں ہے کہ وہ کسی کو غیر قانونی طور پر، پالیسی سے ہٹ کر یا out of turn کسی ملازم کو سرکاری گھر allot کرے۔ یہ سرکاری گھر پالیسی کے قواعد و ضوابط کے مطابق allot کئے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ ہماری Informer Scheme and Hardship Committee جس کو ایڈیشنل چیف سیکرٹری پنجاب chair کرتے ہیں اور یہ سپیشل مجسٹریٹ اُس کمیٹی کے صرف ایک ممبر ہیں۔ اس کے علاوہ اگر out of turn کوئی allotments ہوئی ہیں تو وہ جس اتھارٹی کا اختیار ہے انہوں نے اپنے اختیار کو قانون کے مطابق استعمال کرتے ہوئے وہ allotments کی ہیں جبکہ یہ سپیشل مجسٹریٹ کسی ملازم کو سرکاری گھر allot نہیں کر سکتے۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ان صاحب کی یہاں پر posting کو آٹھ سال ہو گئے ہیں۔ کیا پارلیمانی سیکرٹری on the floor of the House یہ بتانا پسند کریں گے کہ پورے پنجاب کی بیوروکریسی میں کوئی ایک اور افسر نہیں ہے جو یہ والا کام کر دے؟

جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس سوال کے جواب کے جز (ب) کے اندر انہوں نے جو لکھا ہوا ہے کہ قواعد و ضوابط میں نرمی کا صوابدیدی اختیار وزیر اعلیٰ صاحب کو ہے تو کیا یہ ہمیں دکھا سکتے ہیں؟ آج جو out of turn allotments ہوئی ہیں وہ وزیر اعلیٰ صاحب کی directions پر ہوئی ہیں یا اس سیشنل مجسٹریٹ صاحب کی directions پر ہوئی ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ایس اینڈ جی اے ڈی (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اس سیشنل مجسٹریٹ کے پاس allotments کا اختیار ہی نہیں ہے۔ ان کا اختیار غیر قانونی طور پر سرکاری گھروں پر قابض لوگوں سے ناجائز قبضے و اگزار کرانا ہے۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ جس طرح ہمارے معزز ممبر نے کہا کہ ان کے علاوہ کوئی اور بندہ ہے ہی نہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ ایک experienced آدمی جس کی reputation بھی بڑی اچھی ہے، بالکل dead honest آدمی ہے اور اُس کی performance بھی extraordinary ہے تو اُس کا عرصہ تعیناتی بڑھانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اگر کسی کا ناجائز مطالبہ یا کوئی ناجائز خواہش پوری نہیں ہوئی اور اُس نے کوئی ایسا question put کیا ہے تو یہ ایک علیحدہ بات ہے۔ وہ قانون کے مطابق اپنی departmental professional performance extraordinary ادا کر رہا ہے۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! اگر اس کی performance اتنی زبردست ہے تو اس کو promote کر کے کوئی چیف سیکرٹری وغیرہ لگا کر اُس کو بہتر طور پر نوازیں۔

جناب سپیکر: اُن کی جتنی promotion بنتی ہے اُس حساب سے اُن کی promotion کی گئی ہوگی۔ سردار وقاص حسن مؤکل صاحب! مجھے یہاں بتایا گیا تھا کہ کچھ لوگوں نے باہر روڈ بلاک کیا ہوا ہے تو میں نے کچھ دوستوں کو اُن کی بات سننے کے لئے بھیجا ہے تو آپ بھی اُن کے ساتھ جا کر اپوزیشن کو represent کریں ناں!

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! اگلا سوال بھی آپ کا ہے۔

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر سوال نمبر 299 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔
جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

(بروز جمعۃ المبارک مورخہ 14۔ فروری 2014 کے ایجنڈا سے زیر التواء نشان زدہ سوال)

لاہور: اسٹیٹ آفیسر سول سیکرٹریٹ کی تعیناتی کا عرصہ و دیگر تفصیلات

*299: محترمہ عائشہ جاوید: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) اسٹیٹ آفیسر سول سیکرٹریٹ لاہور کتنے عرصہ سے اسٹیٹ آفس میں تعینات ہے؟
- (ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ آفیسر عرصہ تین سال سے زائد ایک جگہ پر تعینات ہیں؟
- (ج) کیا قواعد و ضوابط کے تحت ایک ملازم ایک ہی جگہ پر تین سال سے زائد تعینات رہ سکتا ہے اگر ہاں تو کن قواعد کے تحت ایوان کو آگاہ کریں؟
- (د) اگر مذکورہ آفیسر عرصہ تین سال زائد اسٹیٹ آفس میں تعینات ہے تو حکومت پنجاب ان کو قواعد کے مطابق ٹرانسفر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو کیوں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ایس اینڈ جی اے ڈی (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ):

- (الف) مسٹر عمر فاروق 16۔ مئی 2008 سے اسٹیٹ آفس کے معاملات کی دیکھ بھال کر رہے ہیں۔
- (ب) جی ہاں۔

(ج) حکومت کی ٹرانسفر پالیسی کے تحت کسی بھی افسر/آفیشل کی تعیناتی کی مدت تین سال ہے۔

تاہم in the public interest افسر کو اس کی جگہ تعیناتی پر مزید رکھا جاسکتا ہے۔

- (د) مذکورہ آفیسر اسٹیٹ آفس کے معاملات سے اچھی طرح واقف ہونے کی بناء پر اور اچھی کارکردگی کی بناء پر وہاں پر تعینات ہے۔ مذکورہ افسر کی کارکردگی کی رپورٹ تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے، سرکاری رہائش گاہوں اور سرکاری املاک کے متعلق حکومتی پالیسی پر عملدرآمد کے لئے فی الوقت مذکورہ آفیسر کی تعیناتی اسٹیٹ آفس میں ضروری ہے تاہم جیسے ہی کوئی مناسب متبادل افسر میسر ہو اس کو اسٹیٹ آفس میں تعینات کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! اس سوال کے جواب میں یہ کہہ رہے ہیں کہ مسٹر عمر فاروق مئی 2008 سے تعینات ہیں تو کیا یہ ابھی بھی تعینات ہیں یا ان کو ہٹا دیا گیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ایس اینڈ جی اے ڈی (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! مسٹر عمر فاروق 22- نومبر 2013 کو اس سیٹ سے ٹرانسفر ہو چکے ہیں اور اس عہدے پر مسٹر طارق جمیل بطور اسٹیٹ آفیسر اسی تاریخ سے کام کر رہے ہیں۔

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! میں پارلیمانی سیکرٹری صاحب کے جواب کو یقیناً درست تصور کرتی ہوں۔ آپ جواب دیکھ لیں کہ محکمہ ابھی بھی کہہ رہا ہے کہ وہ 2008 سے ابھی تک اپنے فرائض انجام دے رہے ہیں تو کیا محکمہ جھوٹ بول رہا ہے؟ اس پر ان کی explanation ہونی چاہئے۔ ان کی تعیناتی اگر وہاں نہیں ہے تو جواب درست دیا جائے۔ اب اس کے بعد میں کیا سوال کروں؟

جناب سپیکر: یہ جواب 7- نومبر 2013 کو آیا ہے۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ایس اینڈ جی اے ڈی (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں آپ کی اجازت سے وضاحت کرنا چاہوں گا کہ ہماری معزز ممبر نے یہ سوال اسمبلی میں 12- جون 2013 کو جمع کرایا، 2- جولائی 2013 کو محکمہ کو چلا گیا اور اس کا جواب 7- نومبر کو اسمبلی میں جمع ہو گیا۔ اس سوال کے جواب کی submission کے بعد اس آفیسر کو تبدیل کر دیا گیا۔ میرے پاس اس کے آرڈر کی کاپی موجود ہے۔ اگر اس کی کاپی چاہئے تو میں اپنی معزز ممبر بہن کو پیش کر سکتا ہوں۔ میری غلطی یا کوتاہی یہ ہے کہ میں نے update جواب دیا ہے لیکن جب جواب داخل ہوا تھا تو اس وقت مسٹر عمر فاروق ہی کام کر رہا تھا۔ 22- نومبر 2013 کو عمر فاروق کی جگہ مسٹر طارق جمیل کو اسٹیٹ آفیسر لگا دیا گیا ہے اب اس میں کوئی ابہام والی بات نہیں ہے۔ شکریہ

جناب سپیکر: محترمہ! جس وقت جواب آیا تھا اس وقت پوزیشن وہی تھی۔ پارلیمانی سیکرٹری نے اب موجودہ پوزیشن بھی بتادی ہے۔

چودھری فقیر حسین ڈوگر: جناب سپیکر! ج: (ج) ہے کہ کیا ایک ملازم ایک ہی جگہ پر تین سال سے زائد تعینات رہ سکتا ہے اگر ہاں تو کن قواعد کے تحت رہ سکتا ہے؟ اس کا جواب دیا گیا ہے کہ حکومت کی ٹرانسفر پالیسی کے تحت کسی بھی آفیسر / آفیشل کی تعیناتی کی مدت تین سال ہے۔ تاہم in the public

interest آفیسر کو اس کی جگہ تعیناتی پر مزید رکھا جاسکتا ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ اس کا فیصلہ کون کرتا ہے کہ یہ public interest میں بہتر ہے اور یہ بہتر نہیں ہے؟

جناب سپیکر: جن کے پاس اس کی اتھارٹی ہے ان کو یہ اختیار بھی ہے۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! پارلیمانی سیکرٹری برائے ایس اینڈ جی اے ڈی (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جز (ج) کا جواب بڑی وضاحت سے ہم نے تحریری طور پر اسمبلی میں جمع کرایا ہوا ہے۔ اگر میرے فاضل ممبر پھر بھی کہتے ہیں تو میں اس کو دوبارہ پڑھ دیتا ہوں۔

"حکومت کی ٹرانسفر پالیسی کے تحت کسی بھی آفیسر / آفیشل کی تعیناتی کی مدت تین سال ہے۔ تاہم in the public interest آفیسر کو اس کی جگہ تعیناتی پر مزید رکھا جاسکتا ہے۔"

اس بندے کو in the public interest تین سال سے زیادہ رکھا گیا اور جب مناسب سمجھا گیا تو 22۔ نومبر 2013 کو تقریباً ایک سال پہلے ٹرانسفر کر دیا گیا۔ جناب سپیکر: وہ آپ سے کچھ اور پوچھ رہے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ایس اینڈ جی اے ڈی (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! وہ grounds پوچھ رہے ہیں وہ میں عرض کرتا ہوں کہ اس میں اس کی performance، اس کی پیشہ وارانہ ڈیوٹی اور اس کے results جو وہ بطور آفیسر اس کی responsibilities and obligations کو وہ extraordinary fulfill کر رہا تھا اور اگر satisfy competent authority ہو کہ یہ متعلقہ آفیسر یا آفیشل in the public interest جہاں پر رکھنا ضروری ہے تو وہ اس کو وہاں پر قانونی طور پر رکھ سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: وہ یہی پوچھ رہے ہیں کہ کون اس بات کا تعین کرتا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ایس اینڈ جی اے ڈی (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ایڈیشنل چیف سیکرٹری صاحب competent authority ہیں اور وہ ہی consider کر کے فیصلہ کرتے ہیں۔

چودھری فقیر حسین ڈوگر: جناب سپیکر! نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ پارلیمانی سیکرٹری ہمارے سوال کا جواب نہیں دے رہے۔ ہم پوچھ رہے ہیں کہ کون کرتا ہے۔ یہ ہمیں نوٹیفکیشن اور قواعد و ضوابط دکھائیں کہ کس کے تحت فلاں آدمی کو تین سال سے زیادہ مدت دینی ہے تو کس نے دینی ہے۔ ہم بالکل سیدھا سوال پوچھ رہے ہیں کہ اگر ایک آفیسر کو تین سال سے زیادہ مدت دی جاتی ہے تو وہ کس کا اختیار ہے؟ یہ اس کا جواب دے دیں۔

جناب سپیکر: اس سوال کا انہوں نے مکمل جواب دے دیا ہے۔ اگلا سوال نمبر 302 ڈاکٹر مراد اس صاحب کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے اس لئے یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1468 شیخ علاؤ الدین صاحب کا ہے، یہ ان کے آنے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 335 محترمہ عائشہ جاوید صاحبہ کا ہے جو انہوں نے withdraw کر لیا ہے۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! یہ سوال ایوان کی پراپرٹی ہے کیونکہ یہ سوال ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔ جناب سپیکر: میاں صاحب! انہوں نے پہلے لکھ کر دے دیا ہے اور یہ ایوان کی پراپرٹی اس وقت ہوتی ہے جب متعلقہ ممبر لکھ کر نہ دیں۔ یہ سوال متعلقہ ممبر نے لکھ کر withdraw کر لیا ہے۔ آپ کی مہربانی۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! یہ کب withdraw ہوا؟

جناب سپیکر: انہوں نے یہ سوال کل withdraw کیا ہے۔ اگر آپ اس سوال کو take up کرنا چاہتے ہیں تو نیا سوال جمع کرا دیں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! ایوان میں کوئی سوال اور جواب پرنٹ ہو کر پیش ہو جائے تو وہ ایوان کی پراپرٹی بن جاتا ہے۔ آپ مہربانی کریں اور اس پر بات کرنے دیں۔

جناب سپیکر: اس سوال کو محرک withdraw کر چکی ہیں اب میں کیا کر سکتا ہوں۔ انہوں نے کل خود لکھ کر اپنے سوالات نمبر 335 اور 362 جو ہیں وہ withdraw کئے ہیں۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! جب پرنٹ ہونے کے بعد سوال ٹیبل پر آ جاتا ہے تو اس کے بارے میں ہم سوال کیوں نہیں کر سکتے؟ کیا ہم سی ایس پی افسران کے بارے میں اس floor پر کوئی بات ہی نہیں کر سکتے یا کوئی سوال نہیں کیا جاسکتا؟ کیا ان افسران کو کوئی پوچھنے والا نہیں ہے؟ اگر ان پی سی ایس افسران کی ترقی ہی نہیں ہونی تو ان افسران کی بھرتی کیوں کی جاتی ہے، اس کو پھر بند کر دیا جائے؟

MR SPEAKER: Rule 55(2):

"The member so called shall rise in his place and, unless he states that it is not his intention to ask the question standing in his name, he shall ask the question by reference to its number on the List of Questions."

ان کی پوچھنے کی intention ہی نہیں ہے لہذا آپ رہتے دیں۔ مہربانی کریں ایسے نہ کریں۔
میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! یہ فرمادیں کہ جب سوال پرنٹ ہو گیا ہے اور ایوان کی میز پر آ گیا ہے تو اس بارے میں ہم سوال کیوں نہیں کر سکتے؟

جناب سپیکر: میاں صاحب! محترمہ نے سوال پرنٹ ہونے کے بعد withdraw کر دیا ہے۔ ایسے نہ کریں مہربانی کریں۔ محترمہ عائشہ جاوید صاحبہ کے دونوں سوال withdraw ہو گئے ہیں اور دو سوال ابھی وہ کر چکی ہیں۔ اگلا سوال نمبر 757 ڈاکٹر مراد اس صاحب کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے اس لئے اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ فائزہ احمد ملک صاحبہ کا ہے۔ کیا یہی سوال نمبر ہے؟
محترمہ فائزہ احمد ملک: جی، میرا سوال نمبر 1142 ہے۔

جناب سپیکر: کیا اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کریں یا کچھ کہنا چاہتی ہیں؟
محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! مجھے اس کے جواب کی تفصیل اب پڑھنے کے لئے دی جا رہی ہے۔
جناب سپیکر: محترمہ! جواب آپ نے پڑھنا ہے یا پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے پڑھنا ہے؟
محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! جب تک جواب کو detail سے پڑھیں گے نہیں تو کیسے confirm ہو گا کہ جو جواب دیا گیا ہے وہ درست بھی ہے یا نہیں کیونکہ زیادہ تر جوابات تو غلط ہی آتے ہیں اس لئے توقع ہے کہ یہ بھی جو جواب دیا گیا ہے وہ بھی یقیناً صحیح نہیں ہو گا۔
جناب سپیکر: محترمہ! پھر بتائیں میں کیا کر سکتا ہوں؟ آپ جو حکم دیتی ہیں میں اس کے مطابق چلتا ہوں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ اس میں یہ لکھ دیا گیا ہے کہ جواب کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے حالانکہ وہ نہیں رکھی جاتی جب سوال آتا ہے۔
جناب سپیکر: سردار صاحب! آپ ایسا نہ کریں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! جس کا سوال ہو اس کو پہلے جواب کیوں نہیں دیا جاتا؟
جناب سپیکر: سردار صاحب! آپ اس سوال کا جواب لے سکتے ہیں کیونکہ آپ کے پاس اختیار ہے۔ آپ کے سوال کا جواب اگر انہوں نے ٹیبل پر رکھ دیا ہے تو آپ آکر دیکھ سکتے ہیں۔ آپ اس کو ٹیبل سے اٹھا لیں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! جس کا سوال ہو اس کی تفصیل اگر معزز ممبر کی میز پر رکھ دی جائے تو اس میں کوئی امر مانع نہیں ہے۔

پنجاب ہاؤسنگ سکیم کے تحت ملازمین کو پلاٹ یا گھر دینے کی تفصیلات

*1142: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب ہاؤسنگ سکیم میں گورنمنٹ ملازمین کو مکان بنا کر دیتی تھی اب سکیم میں ترمیم کر دی گئی ہے جس کے مطابق اب ملازمین کو مکان یا پلاٹ دیا جائے گا؟
- (ب) ایکٹ میں ترمیم کے بعد آج تک کتنے ملازمین کو صرف پلاٹ الاٹ کئے گئے ہیں ان کے نام، پتہ، عمدہ، محکمہ اور پلاٹ کا سائز بھی بتایا جائے؟
- (ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ جب یہ سکیم شروع کی گئی تھی اس وقت گریڈ 17/18 کے آفیسر کو ایک کنال کا پلاٹ الاٹ کرنے کا کہا گیا تھا جو بعد میں کم کر کے 10 مرلے کر دیا گیا یہ کس کے حکم یا قانون کے تحت کیا گیا ہے؟
- (د) گورنمنٹ ملازمین اور آفیسران سے پلاٹ کے ڈویلپمنٹ چارجز کس ریٹ پر چارج کئے جا رہے ہیں، چارجز کی منظوری کس اتھارٹی سے لی گئی ہے، تمام سائز کے پلاٹ کے ڈویلپمنٹ چارجز ریٹ کی تفصیل سے علیحدہ علیحدہ آگاہ کیا جائے؟
- (ه) لاہور میں محکمہ ہاؤسنگ کے پاس اس وقت کتنی زمین پڑی ہے اور وہ کس سال تک ریٹائر ہونے والے ملازمین کو پلاٹ یا گھر الاٹ نہیں کر سکتی تو وہ لاہور میں کسی اور جگہ زمین خریدنے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ ریٹائرڈ ملازمین کو پلاٹ ہی الاٹ کر سکے؟
- (و) کیا یہ درست ہے کہ سات سال قبل تک ریٹائر ہونے والے ملازمین کو گھر تو کہاں پلاٹ بھی ابھی تک الاٹ نہیں کئے گئے، اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کریں؟

- (ز) حکومت نے اس سکیم کے قیام سے اب تک کتنے اہلکاران و آفیسران کو کہاں کہاں گھریا پلاٹ الاٹ کئے ہیں ان کا محکمہ، عہدہ، گریڈ و پلاٹ گھر کے سائز سے ایوان کو آگاہ کریں؟
- (ح) سال 2018 تک ریٹائرڈ ہونے والے اہلکاران و افسران کو پلاٹ دینے کے لئے حکومت نے کوئی لائحہ عمل یا اراضی خرید لی ہے، اگر ہاں تو کہاں کہاں یہ اراضی خریدی گئی ہے، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ایس اینڈ جی اے ڈی (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ):

- (الف) پنجاب گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن ایک ایسا ادارہ ہے جو 2004 میں ایکٹ 10 کے ذریعے ریٹائر سرکاری ملازمین کی فلاح و بہبود کے لئے عمل میں آیا ہے۔ اس ادارہ کا مقصد ریٹائرڈ ملازمین کو یا ان کے لواحقین کو سنیارٹی کے مطابق No loss no profit کی بنیاد پر گھر فراہم کرنا ہے۔ 2013 میں پنجاب گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن ایکٹ میں ترمیم کے بعد ریٹائرڈ ملازمین یا ان کے لواحقین کو ان کی خواہش کے مطابق گھریا پلاٹ دیئے جائیں گے۔

- (ب) ایکٹ میں ترمیم کے بعد آج تک 1731 ملازمین کو صرف پلاٹ الاٹ کئے گئے ہیں ان کے نام، پتا، عہدہ محکمہ اور پلاٹ کی تفصیل کا پی تسمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ج) یہ درست نہ ہے کہ پنجاب گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن کے قیام کے وقت گریڈ 17/18 کے آفیسر کو ایک کنال کا پلاٹ الاٹ کرنے کا کہا گیا تھا فاؤنڈیشن کے قیام سے لے کر اب تک گریڈ 17/18 کے آفیسر کو 10 مرلے کا پلاٹ یا گھر دیا جاتا ہے اور اس قانون میں ابھی تک کوئی ترمیم یا تبدیلی نہ کی گئی ہے۔

(د)

- (I) پنجاب گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ سکیم موہنوال لاہور پنجاب گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن کے بورڈ آف ڈائریکٹرز نے فی مرلہ ترقیاتی اخراجات مبلغ -/25,100 روپے کی منظوری مورخہ 26۔ جنوری 2011 کو اپنے منعقدہ اجلاس میں دی۔
- (II) پنجاب گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ سکیم ستیانہ روڈ فیصل آباد اور فیصل آباد ڈویلمینٹ اتھارٹی سٹی فی مرلہ ترقیاتی اخراجات مبلغ -/50,000 روپے برائے ستیانہ روڈ اور مبلغ -/17,500 روپے برائے ایف ڈی اے سٹی کی منظوری مورخہ 13۔ مارچ 2013 کو بورڈ آف ڈائریکٹرز نے اپنے منعقدہ اجلاس میں دی۔

(III) پنجاب گورنمنٹ سروسز ہاؤسنگ سکیم خانیوال روڈ ملتان

بورڈ آف ڈائریکٹرز نے فی مرحلہ ترقیاتی اخراجات مبلغ -/50,000 روپے کی منظوری مورخہ

13- مارچ 2013 کو اپنے منعقدہ اجلاس میں دی۔

(ہ) اس وقت تک لاہور میں مستحق ریٹائرڈ ملازمین کو گھریا پلاٹس دینے کے لئے پنجاب

گورنمنٹ سروسز ہاؤسنگ فاؤنڈیشن کے پاس اراضی موجود نہ ہے۔ تاہم کوشش کی جا رہی ہے کہ پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ پر اراضیات حاصل کی جاسکیں۔ اس سلسلہ میں اخبار میں اشتہار دیا جا چکا ہے۔ کاپی تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) یہ درست نہ ہے کہ فاؤنڈیشن نے سات سال قبل تک ریٹائرڈ ہونے والے ملازمین کو گھریا

پلاٹ ابھی تک الاٹ نہیں کئے۔ پنجاب گورنمنٹ سروسز ہاؤسنگ فاؤنڈیشن نے سناریو کم آپشن کی بنیاد پر بہت سارے ملازمین کو لاہور، فیصل آباد اور ملتان میں گھر اور پلاٹ الاٹ کئے ہیں جن کی تفصیل تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ز) پنجاب گورنمنٹ سروسز ہاؤسنگ فاؤنڈیشن کے قیام سے لے کر اب تک جن ملازمین کو گھر

پلاٹ دیئے ہیں ان کی تفصیل تتمہ (د) (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ح) پنجاب گورنمنٹ سروسز ہاؤسنگ فاؤنڈیشن نے 2018 تک ریٹائرڈ ہونے والے اہلکاران و

آفیسران کو پلاٹ دینے کے لئے حکومت نے جن اضلاع میں اراضی حاصل کی ہے اس کی تفصیل تتمہ (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میرا پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے ضمنی سوال یہ ہے کہ ان کا جو facilitate کرنے کا طریق کار ہے یہ کون decide کرتا ہے کہ جو سرکاری ملازمین ہیں ان کو الاٹمنٹ کی جائے اور اس کا کیا طریق کار ہے ذرا وضاحت سے بتادیں؟ کسی بھی سرکاری ملازم کو الاٹمنٹ کے طریق کار کا مجاز کون ہے اور کون اس کو decide کرتا ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ اس کا طریق کار کیا ہے، کس طریقے سے ریٹائرڈ ملازمین کے نام شامل کئے جاتے ہیں کہ ان ان لوگوں کو یہ پلاٹ دیئے جائیں گے؟

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! طریق کار بتائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ایس اینڈ جی اے ڈی (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! گورنمنٹ آف پنجاب نے 2004 میں پنجاب گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن ایک ایکٹ بنایا جو کہ باقاعدہ publish ہوا اور اس notification کے circular کی کاپیاں تمام ڈیپارٹمنٹس کے تمام ملازمین کو بھیج دی گئی ہیں۔ اسی کی روشنی میں 2004 میں سرکاری ملازمین نے اپنی entitlement اور category کے مطابق جو متعلقہ اتھارٹی ہے جس کو ایک Managing Director head کرتا ہے اس کو application move کی گئی اور اسی طرح اب بھی move کی جاتی ہیں۔ میں اپنی معزز ممبر صاحبہ کو update کر دوں کہ 2013 میں اس پالیسی کو amend کر دیا گیا۔ پہلے صرف گھر بنا کر دیئے جاتے تھے لیکن اب گھروں کے ساتھ ساتھ خالی پلاٹ بھی easy installments پر دیئے جا رہے ہیں۔ پنجاب حکومت کے تمام محکموں کے سرکاری ملازمین اپنی entitlement کے مطابق پنجاب گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن کے ایم ڈی آفس کو move کرتے ہیں، وہ دفتر ان کو facilitate کرتا ہے، ان کی guidance کرتا ہے اور ان کو ان کی entitlement کے مطابق پلاٹ یا گھر الاٹ کرتا ہے۔ پالیسی revise ہونے کے بعد آج تک 1731 ملازمین کو پلاٹ الاٹ ہو چکے ہیں۔ اسی طرح 2004 میں جب یہ first time policy announce ہوئی تھی اس وقت بھی جو entitle لوگ تھے قرعہ اندازی کے مطابق ان کو گھر الاٹ کر کے ان میں سے 98 فیصد لوگوں کو موقع پر قبضے دے دیئے گئے ہیں۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! نہیں۔

جناب سپیکر: چلیں مہربانی۔ اگلا سوال نمبر 1233 شیخ علاؤ الدین صاحب کا ہے اس سوال کو بھی ان کے آنے تک pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1553 محترمہ راحیلہ انور صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس لئے اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1554 بھی محترمہ راحیلہ انور صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس لئے اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1687 ملک تیمور مسعود صاحب کا ہے وہ suspend ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1688 بھی ملک تیمور مسعود صاحب کا ہے اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1748 میاں محمد اسلم اقبال صاحب کا ہے یہ suspend ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1749 بھی میاں اسلم اقبال صاحب کا ہے اس سوال کو بھی dispose of

کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2057 محترمہ نگہت شیخ صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2341 ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2441 ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحبہ کا ہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! وہ باہر protest کی وجہ سے پھنسے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر: اگر وہ دورانِ وقفہ سوالات آگئے تو ٹھیک ہے ورنہ dispose of کر دیا جائے گا۔ اگلا سوال نمبر 2449 بھی ڈاکٹر وسیم اختر صاحبہ کا ہے اس کے لئے بھی انتظار کر لیتے ہیں۔ اگلا سوال محترمہ فائزہ احمد ملک صاحبہ کا ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 2701 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔
جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: جی او آر۔ ون، ٹو، تھری میں ریٹائرمنٹ کے باوجود

سرکاری رہائش گاہوں پر قابض افسران و دیگر تفصیلات

* 2701: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) جی او آر۔ I لاہور میں کل کتنی رہائش گاہیں ہیں، اس وقت ان میں رہائشی افسران میں سے کتنے افسر پنجاب میں تعینات ہیں؟

(ب) کیا جی او آر۔ I، II اور III میں کیٹیگری (اے) اور (بی) کے گھر صرف ڈی ایم جی افسران کو الاٹ کئے جاتے ہیں یا کہ پی سی ایس افسران کو بھی الاٹ کئے جاتے ہیں تو کس ratio سے اور ان پی سی ایس افسران کے نام بھی بتائے جائیں جنہیں کیٹیگری (اے) اور (بی) کے گھر الاٹ کئے گئے ہیں؟

(ج) گریڈ 20 کے کتنے پی سی ایس افسران ہیں جو ابھی تک کیٹیگری (سی) میں رہ رہے ہیں لیکن انہیں ان کی entitlement کے مطابق گھر الاٹ نہیں کئے گئے ان کے نام بتائیں نیز حکومت انہیں ان کی entitlement کے حساب سے کب تک گھر الاٹ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(د) جی او آر۔ I، II اور III لاہور میں رہائشی افسران میں سے کتنے افسران 2011-12 میں ریٹائرڈ ہوئے ہیں ان کے نام بتائے جائیں؟

(ہ) ایسے کتنے ریٹائرڈ افسران ہیں جو ابھی تک جی او آر I کے سرکاری گھروں پر قابض ہیں وہ کب ریٹائرڈ ہوئے ہیں اور انہوں نے کب سرکاری گھر خالی کرنے تھے لیکن ابھی تک خالی نہیں کئے ان کے نام بتائے جائیں اور یہ بھی بتایا جائے کہ وہ ابھی تک کس حیثیت میں ان گھروں پر قابض ہیں، کیا ان سے پینل ریٹن وصول کیا جا رہا ہے تو کب سے نیز ریٹن کتنے عرصہ کے بعد شروع کیا جاتا ہے؟

(و) حکومت کب تک مذکورہ رہائش گاہیں خالی کروانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ایس اینڈ جی اے ڈی (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ):

(الف) جی او آر I میں کل 171 سرکاری رہائش گاہیں ہیں ان میں سے 68 رہائش گاہیں ان افسران کو الاٹ ہیں جو پنجاب میں تعینات ہیں ان کی تفصیل تہمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) الاٹمنٹ پالیسی کے مطابق جی او آر I، II اور III میں (اے) اور (بی) کیٹیگری کے گھروں کی الاٹمنٹ میں ڈی ایم جی اور پی سی ایس افسران میں کسی قسم کی تفریق کی جاتی ہے اور نہ ہی کوئی شرح مقرر ہے۔ جن پی سی ایس افسران کو کیٹیگری (اے) اور (بی) کے گھر الاٹ کئے گئے ہیں ان کی تفصیل تہمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) گریڈ 20 کے پی سی ایس افسران جو (سی) کیٹیگری میں رہائش پذیر ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہیں:

محمد حسن رضوی، ڈائریکٹر جنرل اوقاف پنجاب (بی۔ ایس 20) C-16/GOR-II میں رہائش پذیر ہیں۔ مذکورہ افسر نے اپنی entitlement کے مطابق سرکاری گھر کی الاٹمنٹ کے لئے درخواست جمع نہیں کروائی جس کی وجہ سے انہیں گھر الاٹ نہیں کیا گیا۔ مزید یہ کہ جن افسران نے اپنے استحقاق کے مطابق سرکاری گھروں کی الاٹمنٹ کے لئے رجسٹریشن کروائی ہوئی ہے انہیں ان کی باری آنے پر متعلقہ کیٹیگری میں گھر الاٹ کر دیئے جاتے ہیں۔

(د) جی او آر I، II اور III میں ایسے رہائشی افسران جو کہ 12-2011 میں ریٹائرڈ ہوئے تھے ان تمام ریٹائرڈ افسران سے سرکاری رہائش گاہیں خالی کروالی گئی ہیں۔

(ہ) اس ضمن میں عرض ہے کہ جی او آر I میں اس وقت صرف دس ریٹائرڈ سرکاری افسران رہائش پذیر ہیں جن کو مجاز اتھارٹی نے تاریخ ریٹائرمنٹ سے آٹھ ماہ کی قانون کے مطابق توسیع دے رکھی ہے۔ تفصیل تہمہ (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ قانون کے مطابق دی

گئی آٹھ ماہ کی توسیع کی میعاد ختم ہونے پر پینل ریٹ لاگو ہو جاتا ہے لہذا ان ریٹائرڈ افسران سے قانون کے مطابق دی گئی مقررہ مدت کے بعد کے عرصہ کا پینل ریٹ لازمی وصول کیا جائے گا۔

(و) اس ضمن میں عرض ہے۔ پالیسی extension ختم ہونے کے بعد مذکورہ رہائش گاہیں خالی کر والی جائیں گی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! انہوں نے الاٹمنٹ کا بتایا ہے کہ سرکاری افسران کو الاٹ کئے جاتے ہیں تو میرا پارلیمانی سیکرٹری سے آپ کے توسط سے سوال ہے جیسا کہ سب جانتے ہیں کہ جتنے بھی افسران چاہے وہ اس وقت پنجاب میں کسی نہ کسی ڈیوٹی پر تعینات ہیں یا نہیں، ان کی transfers بھی ہو جاتی ہیں اور لاہور سے باہر بھی چلے جاتے ہیں تو وہ جی او آر میں سرکاری رہائش گاہوں کو خالی نہیں کرتے بلکہ کئی کئی سال وہ رہائش گاہیں ان کی families کے زیر استعمال رہتی ہیں۔ جس طرح انہوں نے مجھے detail دی ہے، اگر detail کو دیکھا جائے تو اس کے آخری صفحہ پر بھی بہت سارے ایسے نام ہیں جو ex-member یا OSD ہیں جس سے میرے خیال میں اس وقت حاضر سروس سرکاری ملازمین جو personal rent پر گھر لے کر رہتے ہیں ان کی حق تلفی ہو رہی ہے۔ افسران کی لاہور سے باہر تعیناتیاں ہیں لیکن اس وقت بھی چاہے جی او آر I ہو یا جی او آر II ہو وہاں پر ان کی families رہائش پذیر ہیں۔ میرے خیال میں جو لوگ اپنا اثر و رسوخ استعمال کرتے ہیں ان کے بارے میں حکومت کو action لینا چاہئے اور وہ گھرانے سے خالی کر کر جو افسران سالہا سال سے waiting میں ہیں ان کی الاٹمنٹ کرنی چاہئے۔

جناب سپیکر: محترمہ! یہ تو آپ کی تجویز ہوئی لیکن آپ کا ضمنی سوال کیا ہوا؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں نے ان سے ضمنی سوال یہی پوچھا ہے کہ جواب میں جو لسٹ دی گئی ہے کہ بہت سارے ایسے افسران جو اس وقت ڈیوٹی پر موجود نہیں ہیں لیکن پھر بھی وہ گھرانے کے زیر استعمال ہیں تو اس کی کیا وجہ ہے، وہ گھر کیوں نہیں خالی کروائے جاتے اور حکومت اس پر action کیوں نہیں لیتی؟ اسی طرح بہت سارے ہمارے نج صاحبان ہیں جو ریٹائرڈ ہو جاتے ہیں وہ ایک خاص مدت تک گھر استعمال کرنے کے entitle ہوتے ہیں لیکن اس کے بعد بھی ہم نے دیکھا ہے کہ وہ کئی کئی سال موجود رہتے ہیں اور گھر خالی نہیں کرتے، اس کی کیا وجہ ہے؟

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! وہ پوچھ رہی ہیں کہ جو افسران تبدیل ہو جاتے ہیں یا ریٹائرڈ ہو جاتے ہیں وہ جی او آر میں گھر کیسے رکھتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ایس اینڈ جی اے ڈی (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جب بھی کوئی گورنمنٹ آفیسر / الائی ریٹائر ہوتا ہے تو ایک specific period کے مطابق اس کو گھر رکھنے کا اختیار ہوتا ہے لیکن جب اس کا period expire ہو جاتا ہے تو وہ گھر خالی کر دیتا ہے۔ اس وقت ہمارے پاس لاہور میں کسی بھی سرکاری رہائش گاہ میں ایسا کوئی آفیسر نہیں ہے جو ریٹائرڈ ہو گیا ہو اور اس نے extended period جو اس کو قانون اور پالیسی کے مطابق ملا تھا، اس کے علاوہ گھر رکھا ہو۔ جو بھی گورنمنٹ آفیسر ریٹائرڈ ہو گا وہ اپنی ریٹائرمنٹ سے لے کر آٹھ ماہ تک قانون اور پالیسی کے مطابق گھر رکھ سکتا ہے۔ جس طرح ہماری محترمہ ممبر نے جی او آر-I میں (اے) اور (بی) کیمنٹگری کا کہا ہے وہاں پر ہمیں کوئی شکایت ملی ہے، ہمارے پاس ایسا کوئی ریکارڈ ہے اور نہ ہی وہاں پر کوئی آفیسر illegal رہائش پذیر ہے کیونکہ بعد از ریٹائرمنٹ ایک specific period ہوتا ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! محترم پارلیمانی سیکرٹری صاحب جو جواب دے رہے ہیں میں اس سے مطمئن نہیں ہوں۔ ایسی on record بہت ساری رہائش گاہیں ہیں جن پر سرکاری افسران ریٹائرڈ کیا بلکہ ٹرانسفر ہونے کے بعد بھی کئی کئی سال تک واپس لاہور میں تعیناتی کے منتظر ہوتے ہیں مگر ان کی families وہاں رہ رہی ہوتی ہیں۔ اس بات سے یہ بخوبی واقف ہیں اور حکومت بھی واقف ہے لیکن ان افسران کی approach اتنی ہے کہ extended time کے بعد بھی وہ extension لیتے ہیں اور وہاں پر ان کی families موجود رہتی ہیں جس کی وجہ سے دوسرے افسران waiting میں رہتے ہیں جنہیں گھر خالی کر کے نہیں دیئے جاتے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ایس اینڈ جی اے ڈی (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں آپ کی اجازت سے اس میں تھوڑی سی وضاحت کرنا چاہوں گا کہ 2011 تک پنجاب سے جو افسران ٹرانسفر ہو کر دوسرے صوبوں یا مرکز میں چلے جاتے تھے ان کو پالیسی اور قانون کے مطابق پانچ سال تک سرکاری گھر اپنے پاس رکھنے کا حق حاصل تھا جبکہ 2011 میں اس پالیسی کو amend کرتے ہوئے اب وہ after transfer from the Punjab دو سال تک اپنا گھر رکھ سکتے ہیں۔ محترمہ ہمیں کسی بھی کیس کی نشاندہی کر دیں۔ اگر محترمہ کے پاس کوئی ایک بھی کیس ہے جس کو وہ specify کریں تو ہم

انشاء اللہ پورا تسلی بخش ان کو جواب دیں گے۔ فی الحال کوئی شکایت نہیں ہے لیکن یہ کوئی specific case بتائیں۔ شکریہ

جناب سپیکر: محترمہ! جو معیار پر پورا نہ اترتا ہو پھر بھی اس کو گھر دیا گیا ہو تو اس حوالے سے آپ کوئی specific case بتائیں۔ اگر کوئی نشاندہی کرتی ہیں تو پھر ٹھیک ہے ورنہ آگے چلتے ہیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں ان کو نشاندہی بھی کر دوں گی لیکن یہ پھر اس پر action لیں جس طرح انہوں نے کرنا ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: مہربانی۔ شیخ صاحب آگئے ہیں۔ جی، شیخ علاؤ الدین صاحب!

شیخ علاؤ الدین: جناب سپیکر! آپ نے دودھ والوں سے بات کرنے کے لئے حکم دیا تھا۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں عرض کروں؟

جناب سپیکر: جی، فرمائیں! اب یہ ٹائم جواب میں شامل ہے۔

شیخ علاؤ الدین: جناب سپیکر! میں مختصر آعرض کر دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

شیخ علاؤ الدین: جناب سپیکر! میں اور باقی دوست جن کو آپ نے کہا تھا، ہم اُن کے پاس گئے تھے۔ ان کا مطالبہ یہ ہے کہ ان کا تقریباً 35 کروڑ روپے کا دودھ اب تک پکڑ کر ضائع کر دیا گیا ہے اور وہ یہ کہتے ہیں کہ ہمارے دودھ میں کوئی ملاوٹ نہیں ہے لیکن پانی کی ملاوٹ ایسے بنتی ہے کیونکہ دُور دُور سے یعنی بہاولپور تک سے یہاں دودھ آ رہا ہے۔ اگر کوئی معاملات حل ہو جاتے تو بہتر تھا۔ 11-2010 میں اسی ایوان میں جب میں نے یہ معاملہ اٹھایا تھا تو اس وقت یہ فیصلہ ہوا تھا کہ دودھ کے لئے موبائل لیبارٹریاں بنادی جائیں تاکہ وہ entry point پر ان کو چیک کر لیں۔ آج انہوں نے بھی یہی کہا ہے کہ آپ ہمیں entry point پر ہمارے سامنے چیک کریں، اگر دودھ غلط ہے تو ضائع کریں اور سزا دیں۔ اب اس وقت وہ سڑک بحال کر رہے ہیں لیکن اس میں اب یہ فیصلہ ہوا ہے کہ وہ اس بات پر مطمئن ہیں کہ پرسوں 11:00 بجے وہ یہاں پر آئیں گے اور آپ کے پاس وزیر خوراک، سیکرٹری خوراک اور ڈی جی خوراک بھی ہوں گے تو انشاء اللہ یہ مسئلہ حل ہو جائے گا۔ وہ ایسی کوئی بات نہیں کر رہے لیکن ان کو تکلیف یہ ہے کہ ان کا دودھ تو ضائع ہوتا ہے لیکن ان کی گاڑیاں نہ صرف پکڑی جاتی ہیں بلکہ انہیں ڈیڑھ ڈیڑھ مہینے تک سپردداری پر بھی گاڑیاں نہیں ملتیں۔ یہ پرسوں آپ کی خدمت میں سب کچھ عرض کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: سیکرٹری خوراک اور ڈی جی خوراک کو پابند کریں۔

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! وزیر خوراک، سیکرٹری خوراک اور ڈی جی خوراک تینوں کو آپ کی طرف سے direction جانی چاہئے، تینوں آپ کے دفتر میں آئیں اور ہم بھی ساتھ assist کریں گے تو یہ معاملہ انشاء اللہ حل ہو جائے گا۔ وہ بڑے positive سے بندے ہیں جنہوں نے بات مان لی ہے لیکن ان کے جائز مطالبات پورے ہو جانے چاہئیں۔

جناب سپیکر: ڈی جی خوراک پنجاب اتھارٹی کے جو Head ہیں ان کو بھی بلایا جائے۔
شیخ علاؤ الدین: جناب سپیکر! ڈی جی خوراک پنجاب اتھارٹی اور سیکرٹری خوراک ڈیپارٹمنٹ کو بلائیں۔
جناب سپیکر: شیخ صاحب! آپ کا سوال نمبر 1458 ہے۔ میں ہی سوال نمبر بول دیتا ہوں۔
شیخ علاؤ الدین: شکریہ۔ جناب سپیکر! سوال نمبر 1458 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔
جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

(بروز جمعۃ المبارک مورخہ 14۔ فروری 2014 کے ایجنڈے زیر التواء نشان زدہ سوال)

لاہور: اسٹیٹ آفس سول سیکرٹریٹ میں ملازمین کی تعداد و بے قاعدگیوں کی تفصیلات

*1458: شیخ علاؤ الدین: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) اسٹیٹ آفس سول سیکرٹریٹ پنجاب لاہور میں کتنے ملازمین ایسے ہیں جو قواعد کے برعکس تین سال سے زائد یہاں پر تعینات ہیں، اس کی وجوہات سے آگاہ کریں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ عرصہ دراز سے یہاں تعینات رہنے والے ملازمین نے اجارہ داری قائم کر رکھی ہے اور ملازمین کے جائز کاموں کو بھی نہیں کرتے اور کئی کئی دنوں بلکہ کئی ماہ تک دفاتروں کے چکر لگواتے رہتے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ جن ملازمین نے سرکاری رہائش گاہیں الاٹ کروانے کے لئے اگر مذکورہ دفتر کے اہلکاران و افسران کو بھرتہ دے دیا ان کو کسی نہ کسی سکیم جیسے انفارمر سکیم، میڈیکل کی سکیم پر الاٹمنٹ ہو جاتی ہے؟

(د) اسٹیٹ آفس کے کن ملازمین کو سرکاری کوارٹرز الاٹ ہو چکے ہیں اور کن کن سکیموں کے تحت ہوئے ہیں، ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور کوارٹر الاٹمنٹ کی رجسٹریشن نمبر سے آگاہ کریں؟

(ہ) کیا یہ درست ہے کہ ان میں سے اکثر کو انفارمر سکیم یا دوسری سکیموں کے تحت الاٹمنٹس ہوئیں، کیا یہ میرٹ ہے، ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ایس اینڈ جی اے ڈی (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ):

(الف) اسٹیٹ آفس میں موجودہ اہلکاران کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ حکومت مفاد عامہ کو پیش نظر رکھتے ہوئے ان کو مزید وہاں پر تعینات رکھ سکتی ہے تاہم جن اہلکاروں کا عرصہ تعیناتی تین سال سے زیادہ ہو چکا ہے۔ ان کے مناسب متبادل دیکھ کر انہیں اسٹیٹ آفس سے تبدیل کر دیا جائے گا۔ اس سلسلہ میں جن اہلکاران کو تبدیل کر دیا گیا ہے ان کے متعلق احکامات کی کاپیاں تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔ اس کے علاوہ ایک اہلکار زیر معطلی ہے۔

(ب) درست نہ ہے۔ اسٹیٹ آفس میں رہائش گاہوں کی شدید کمی کی وجہ سے تبدیلی رہائش و الاٹمنٹ میں کئی کئی سال لگ جاتے ہیں۔ ان میں متعلقہ ملازمین کوئی کردار ادا نہ کر سکتے ہیں کیونکہ کوئی بھی الاٹمنٹ، الاٹمنٹ پالیسی کے تحت جاری قوانین کے تحت مجاز اتھارٹی یعنی اے سی ایس صاحب کے احکامات کی روشنی میں ہی ہو سکتی ہے اس لئے اسٹیٹ آفس کے ملازمین کا الاٹمنٹ کے معاملات میں اثر و رسوخ کسی کام کا نہ ہے۔

(ج، د) درست نہ ہے۔ پالیسی کے مطابق کسی بھی سکیم میں الاٹمنٹ کے لئے افسر مجاز کی منظوری ضروری ہے مثلاً میڈیکل پر الاٹمنٹ کے لئے ہارڈشپ کمیٹی کے نام سے ACS کی سربراہی میں ایک کمیٹی قائم ہے۔ جن میں سیکرٹری سروسز اور AS(Welfare) ممبر ہیں جو کہ اسٹیٹ آفس کے پیش کردہ ایجنڈے کے مطابق ہر کیس کی چھان بین کرنے کے بعد متعلقہ کمیٹی کی منظوری پر الاٹمنٹ کی جاتی ہے۔ انفارمر سکیم کے بارے میں عرض ہے کہ اہل محکمہ جات مثلاً پنجاب سول سیکرٹریٹ، لاہور ہائیکورٹ اور پنجاب اسمبلی کے ملازمین تین گھروں کی بابت ناجائز قابضین کی نشاندہی کرتے ہیں جس پر باقاعدہ انکوائری کی جاتی ہے اور پالیسی کی Provisions کے مطابق ایڈیشنل سیکرٹری (ویل فیئر) ان ناجائز قابضین کو personal hearing کے لئے بلاتے ہیں۔ اس کے بعد اگر مجاز اتھارٹی محسوس کرے کہ الاٹی نے الاٹمنٹ پالیسی کی شدید خلاف ورزی کی ہے تو باقاعدہ Speaking Orders پاس کر کے اس کی الاٹمنٹ کینسل کر دی جاتی ہے یا دوبارہ انکوائری کرنے کا حکم صادر کر دیا

جاتا ہے۔ الاٹمنٹ کینسل ہونے پر انفارمر کو ایک کریڈٹ دیا جاتا ہے۔ ایسے تین کریڈٹ پورے ہونے پر اس کی استحقاق کے مطابق الاٹمنٹ کر دی جاتی ہے۔

(ہ) اس ضمن میں مطلوبہ تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

شیخ علاؤ الدین: جناب سپیکر! جواب میں انہوں نے کہا ہے کہ ہمیں جب مناسب لوگ ملیں گے تب ہی ہم ان کو تبدیل کر سکتے ہیں اور ان کے مناسب متبادل دیکھ کر انہیں اسٹیٹ آفس سے تبدیل کیا جائے گا۔ میرا اس میں ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا یہ کوئی technical job ہے جس میں ایک عام clerical آدمی نہیں جاسکتا؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ایس اینڈ جی اے ڈی (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! مناسب کا مطلب شیخ صاحب بھی سمجھتے ہیں اور میں بھی آپ کی وساطت سے ان کی خدمت میں یہ گوش گزار کرنا چاہوں گا۔

جناب سپیکر: اگر وہ سمجھتے تو پھر آپ سے کیوں پوچھتے؟ ان کو اس بات کی سمجھ نہیں آئی لہذا آپ سمجھا دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ایس اینڈ جی اے ڈی (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! مناسب آدمی وہ ہوتا ہے جو اپنی پیشہ وارانہ خدمات احسن طریقے سے ادا کر سکتا ہو، اس کی qualification، اس کا سابقہ تجربہ اور سابقہ reputation بہتر ہو۔ انہی چیزوں کو مد نظر رکھتے ہوئے جوں جوں مناسب آدمی ملتے ہیں ہم تبدیل کر رہے ہیں۔ کل 35 آدمی اسٹیٹ آفس میں لگے ہوئے تھے جن میں سے اب تک 28 تبدیل کر دیئے ہیں صرف سات ایسے بندے رہ گئے ہیں جن پر میرا خیال ہے کہ شیخ صاحب کو اعتراض ہو گا تو جو نہی کوئی مناسب آدمی ہمیں ملتا ہے تو انہیں بھی انشاء اللہ تعالیٰ ٹرانسفر کر دیں گے۔ in the best and large public interest.

جناب سپیکر: چودھری اقبال صاحب! جو کمیٹی باہر ان کے مطالبے سننے کے لئے ہے تو وہ بھی بروز بدھ دن گیارہ بجے تشریف لائے۔ سردار وقاص حسن مؤکل اور ملک احمد خان بھی پرسوں گیارہ بجے آئیں گے۔

شیخ علاؤ الدین: جناب سپیکر! ابھی میرے بھائی کہہ رہے تھے کہ مناسب وہی ہوتا ہے جو مجھے بھی پتا ہے۔ مجھے یہ پتا ہے کہ مناسب وہ ہوتا ہے جو کار خاص ہو اور کار خاص آپ کو پتا ہے کہ کون ہوتا ہے۔ جناب سپیکر: میرا تو کوئی کار خاص نہیں ہے۔ (تمقہ)

شیخ علاؤ الدین: جناب سپیکر! انہوں نے ابھی یہ کہا ہے جو کہ خود ایک اچھے وکیل ہیں کہ مناسب آدمی وہ ہوتا ہے۔ انہوں نے اس کی definition دی ہے اس کے تحت کار خاص وہی آدمی مناسب ہوگا۔ اگر تو صرف کار خاص نے ہی کام کرنا ہے تو پھر تو یہی کچھ ہوگا جو وہاں ہو رہا ہے۔ اس کے علاوہ میں اس پر بات کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے یہ کہا کہ میڈیکل کی بنیاد پر بھی ہم گھر دے دیتے ہیں تو میڈیکل کی بنیاد پر جو گھر دیئے جا رہے ہیں تو میرا موقف یہ ہے کہ لوگوں کو نوازنے کا یہ ایک طریقہ ہے۔ کیا میڈیکل کی بنیاد پر جو گھر دیئے جاتے ہیں وہ مری میں واقع ہیں یا نتھیا گلی میں ہیں جو ان کی صحت کی بہتری کے لئے دیئے جاتے ہیں اور میڈیکل کی ground پر گھر دینے کا کیا مقصد ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! انہیں بتائیں کہ میڈیکل کا مطلب کیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ایس اینڈ جی اے ڈی (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! الاٹمنٹ پالیسی کے تحت ایک Hardship committee نی ہوئی ہے جو کہ قانون کے مطابق باقاعدہ notify ہے اور constitute ہے جسے ایڈیشنل چیف سیکرٹری chair کرتے ہیں، ان کے علاوہ تین اور ممبر بھی ہیں جن میں دو سیکرٹری صاحبان اور ایک اسٹیٹ آفیسر hardship base پر خاص طور پر medical ground پر جو لوگ بیمار ہوتے ہیں اور چلنے پھرنے کے قابل نہیں ہوتے، کسی chronic disease میں یا کسی ملکہ بیماری میں مبتلا ہونے والوں کی بیماری کو مد نظر رکھتے ہوئے اس کی تمام reports اور اس کی physical appearance کو دیکھ کر تب یہ decide کیا جاتا ہے جو کہ پالیسی کے پیرا 26 میں جو انہیں قانون نے اختیار دیا ہوا ہے، اس کے مطابق وہ بالکل میرٹ کے مطابق hardship bases پر decide ہوتے ہیں۔ آج تک کوئی بھی ایسی شکایت نہیں ہے کہ medical ground پر کوئی case کمیٹی نے decide کیا ہو اور وہ medical ground پر fit نہیں آتا تھا۔ اگر کوئی specific case ہمارے معزز ممبر کے پاس ہے تو وہ دیں۔ اگر کوئی illegality پائی گئی تو ہم قانون کے مطابق اس کے خلاف پوری کارروائی کریں گے۔

جناب سپیکر: وزیر خوراک کو بھی پرسوں میٹنگ کے لئے پابند کریں اور انہیں بتادیں۔

شیخ علاؤ الدین: جناب سپیکر! میرے بھائی نے تو معاملہ ہی حل کر دیا اور وہ خود یہ کہہ گئے کہ chronic problem چلنے پھرنے سے معذور، کیا chronic problem چلنے پھرنے سے معذور فرد ملازمت میں رہ سکتا ہے وہ تو disable ہے؟

جناب سپیکر: میرے بھائی! disable بھی ملازمت کر سکتا ہے۔

شیخ علاؤ الدین: جناب سپیکر! اگر اس کی entry as a disable man آئی ہے یا وہ کسی حادثہ میں زخمی ہوا ہے لیکن کام وہ کر رہا ہے۔ وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ وہ ایسی بیماری میں مبتلا ہو کہ وہ چلنے پھرنے سے معذور ہو گیا تبھی میڈیکل بورڈ اس کے لئے بیٹھا۔ میرا موقف یہ ہے کہ یہ بالکل ویسا ہی طریق کار ہے کہ جیسے لنگڑوں یا معذور لوگوں کو بغیر ڈیوٹی کے گاڑیاں دی جاتی ہیں اور ان کی disability جو ہے، ایک ناخن پر بھی disability سرٹیفکیٹ مل جاتا ہے تو ایسی بات کرنا کہ اگر فرض کیجئے کہ وہ اس قابل ہی نہیں ہیں تو پھر انہیں کیوں الاٹ کیا جا رہا ہے؟

جناب سپیکر: منڈا صاحب! ان کی بات کا جواب دیں۔ میری طرف کیا دیکھ رہے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ایس اینڈ جی اے ڈی (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جب آپ کا حکم ہو گا تو میں ضمنی سوال کا جواب دوں گا۔ جس طرح شیخ صاحب نے فرمایا کہ کوئی نیچے گڑبڑ کر کے، ان کا بات کرنے کا رویہ ہے تو میں نے یہ عرض کیا کہ جو قانون اور پالیسی کے مطابق چار کنی Hardship Committee ہے جسے ایڈیشنل چیف سیکرٹری chair کرتے ہیں۔ سیکرٹری سروسز، ایڈیشنل سیکرٹری ویلفیئر اور اسٹیٹ آفیسر اس کمیٹی کے ممبر ہیں۔ یہ کمیٹی تمام cases کو میرٹ کی بنیاد پر consider کرتے ہوئے chronic disease اور جو لوگ معذور ہیں جنہیں دفتر آنے میں کوئی مشکل درپیش ہوتی ہے، انہیں میرٹ، قانون اور پالیسی کے قواعد و ضوابط کے مطابق الاٹمنٹ کی جاتی ہے۔ جس طرح شیخ صاحب نے کہا کہ chronic disease میں تو بندے کو نوکری نہیں کرنی چاہئے تو یہ ایک الگ سوال اور الگ chapter ہے۔ اگر میرے معزز ممبر اس پنڈورا باکس کو کھولنا چاہتے ہیں تو یہ fresh question دے دیں جس پر متعلقہ ڈیپارٹمنٹ اس کا جواب دے دے گا۔ میں نے پہلے بھی عرض کیا کہ پالیسی کے پیر 26 کے مطابق اگر یہ کہتے ہیں تو میں پیر 26 پڑھ دیتا ہوں۔ اگر کوئی میرٹ سے ہٹ کر الاٹمنٹ ہوئی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: منڈا صاحب! تناوخت نہیں ہے۔ وہ خود ہی پیر پڑھ لیں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ایس اینڈ جی اے ڈی (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): شکریہ جناب سپیکر: اگلا سوال بھی شیخ صاحب آپ کا ہے۔
 شیخ علاؤ الدین: جناب سپیکر! میرے سوال کا نمبر 1233 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔
 جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

وحدت کالونی میں اسٹیٹ آفیسر کی ملی بھگت سے سرکاری کروڑوں روپے
 کی اراضی پر قبضہ و دیگر تفصیلات

*1233: شیخ علاؤ الدین: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ سابقہ دور میں وحدت روڈ اور جی بلاک وحدت کالونی کے درمیان گرین بیلٹ پر ایک سرکاری ملازم نے سیکنڈ ہینڈ فرنیچر کا شوروم قائم کر کے کروڑوں روپے مالیت کی سرکاری اراضی پر قبضہ کر لیا تھا؟
- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت نے مذکورہ ملازم کی سرکاری رہائش کی الاٹمنٹ کینسل کر کے قبضہ واگزار کروایا تھا؟
- (ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ بااثر قبضہ مافیائے اسٹیٹ آفیسر کی ملی بھگت سے وحدت کالونی میں واقع گرلز پبلک سکول اور مارکیٹ کے درمیان ایک دفعہ پھر کروڑوں روپے مالیت کی سرکاری اراضی پر گزشتہ آٹھ سال سے سیکنڈ ہینڈ فرنیچر کی آڑ میں قبضہ کر رکھا ہے؟
- (د) مذکورہ قبضہ واگزار کرانے کے لئے آج تک اسٹیٹ آفیسر نے جو بھی کارروائی کی، اس کی تاریخ وار رپورٹ ایوان میں پیش کریں اگر آج تک کوئی کارروائی نہیں کی تو کیا حکومت اسٹیٹ آفیسر کے خلاف تادیبی کارروائی کا ارادہ رکھتی ہے؟
- (ه) کیا حکومت بار بار سرکاری اراضی پر قبضہ کرنے کی کوشش پر مذکورہ سرکاری ملازم کی الاٹمنٹ کینسل کرنے اور سے نوکری سے فارغ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نیز مذکورہ سرکاری ملازم کا نام، عمدہ اور محکمہ کا نام بیان فرمائیں؟

- پارلیمانی سیکرٹری برائے ایس اینڈ جی اے ڈی (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ):
- (الف) اس ضمن میں عرض ہے کہ اسٹیٹ آفیسر نے اپنے اختیارات کو استعمال کرتے ہوئے ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے ساتھ Joint venture کر کے مذکورہ گرین بیلٹ پر تمام تجاوزات کو ختم کیا اور باؤنڈری وال تعمیر کروادی تاکہ مستقبل میں کوئی ناجائز تجاوزات نہ کر سکے۔
- (ب) درست ہے۔ مذکورہ ملازم کی الاٹمنٹ کینسل کر دی گئی تھی اور اس کے خلاف ejectment proceeding بھی شروع کر دی گئی تھی، مگر وزیر اعلیٰ صاحب کے حکم کے تحت ejectment proceeding کا نوٹس withdraw کر لیا گیا تھا۔
- (ج) درست نہ ہے۔ اسٹیٹ آفس نے مورخہ 19-09-2013 کو ٹی این اے سمن آباد اور لوکل پولیس کے ساتھ مشترکہ کارروائی کرتے ہوئے مذکورہ جگہ کو کلیئر کروا لیا ہے۔
- (د) اس ضمن میں عرض ہے کہ مذکورہ شخص کو وہاں سے زبردستی بے دخل کر کے مذکورہ جگہ کو کلیئر کروا لیا گیا ہے۔ اس ضمن میں جو سرکاری خط و کتابت ہوئی ان کی کاپیاں تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔
- (ه) اس ضمن میں عرض ہے کہ حکومت نے مذکورہ سرکاری جگہ واگزار کروالی ہے۔ مذکورہ سرکاری ملازم کا نام محمد ریاض ہے جو کہ وزیر اعلیٰ کے دفتر میں بطور اسٹنٹ کام کر رہا ہے۔ ڈپٹی سیکرٹری پرنسپل، ایس اینڈ جی اے ڈی کو اس کے خلاف تادیبی کارروائی کا کھ دیا گیا ہے جو کہ تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: بلوچستان اسمبلی کے ملازمین سپیکر باکس میں تشریف فرما ہیں جنہیں ہم خوش آمدید کہتے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

شیخ علاؤ الدین: جناب سپیکر! وحدت کالونی کی گرین بیلٹ کے متعلق میں نے سوال کیا تھا جسے آپ نے بھی پڑھ لیا ہو گا کہ گرین بیلٹ پر ایک ملازم فرنیچر کا کاروبار کر رہا تھا۔ جولائی میں جب میں نے یہ سوال کیا تو اس کے جواب کے مطابق ستمبر میں انہوں نے یہ جگہ vacate کرائی ہے۔ میرا سوال معزز پارلیمانی سیکرٹری سے صرف یہ ہے کہ joint venture کا لفظ استعمال کیا ہے۔ اب اسٹیٹ ایک ملازم کے بارے میں جو کہ صرف ایک اسٹنٹ ہے جس کے لئے joint venture کا لفظ استعمال کیا ہے تو یہ شخص کتنا بااثر ہے جس کے لئے محکمہ یہ کہہ رہا ہے کہ ہم نے اپنی جان کو خطرے میں ڈال کر یہ کام کیا ہے تو یہ بتائیں کہ وہ کتنا بااثر ہے؟ دوسرا یہ دیکھیں کہ انہوں نے ستمبر میں اس جگہ کو clear کیا ہے لیکن کیا یہ

ذمہ داری سے کہہ سکتے ہیں کہ پھر دوبارہ یہ شخص وہاں کام نہیں کرے گا یا اس وقت بھی کام شروع نہیں کر رہا؟

جناب سپیکر: جی، منڈا صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ایس اینڈ جی اے ڈی (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرے معزز ممبر نے جس طرح کہا کہ joint venture تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ وہ بہت high profile یا بڑا خطرناک قسم کا desperate person تھا۔ joint venture کا مطلب یہی ہے کہ ضلعی حکومت as well as متعلقہ ٹی ایم اے اور ہمارے سٹیٹ آفس کا شاف تھا جس کی یہ specific ذمہ داری ہے، نے اکٹھے آپریشن کرتے ہوئے اس گرین بیلٹ کو واگزار کروا کر اسے بالکل خالی کروا دیا ہے۔ ہم اس کو ensure کرتے ہیں on the floor of the House میں اس بات کی undertaking دیتا ہوں کہ آئندہ اس گرین بیلٹ پر یا سرکاری رہائش گاہوں میں جو بھی گرین بیلٹ ہیں، ان پر کوئی ناجائز قبضہ نہیں ہوگا۔ اگر ہو گا تو ہم فوری طور پر rapid action کریں گے اور قانون کے مطابق اس کے خلاف سخت تادیبی کارروائی کریں گے۔ شکریہ

جناب سپیکر: منڈا صاحب! اس joint venture میں پولیس بھی شامل تھی جس کا آپ نے نام ہی نہیں لیا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ایس اینڈ جی اے ڈی (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اگر یہ اس آپریشن میں شامل لوگوں کے متعلق جاننا چاہتے ہیں تو میں ہاؤس کے بعد تمام تفصیل انہیں فراہم کر سکتا ہوں۔

شیخ علاؤ الدین: جناب سپیکر! معزز پارلیمانی سیکرٹری صاحب دیکھ لیں میں joint venture پر stress نہیں کرتا۔ ابھی جا کر دیکھ لیں کہ یہ ایک ایسا کام جس کے اندر جان کا بہت خطرہ پڑ گیا ہو۔ یہ بندہ اسٹینٹ ہے اور آپ جواب کا آخری فقرہ پڑھ لیں کہ "ڈپٹی سیکرٹری (پرسنل) ایس اینڈ جی اے ڈی کو اس کے خلاف کارروائی کا کھ دیا گیا ہے"۔ یہ آدھے گھنٹے کا matter ہے اگر ایک hearing دی جائے maximum 2 hearings آپ اس سے اندازہ لگالیں کہ "کھ دیا گیا ہے"۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اس کے پیچھے ضرور بیوروکریسی کا کوئی نہ کوئی سیکرٹری ہو گا۔ آپ اس کی انکوائری کروائیں اور اس کی full fledged inquiry کی جائے۔ یہ کیا مادر پدر آزاد رویہ ہے۔ یہ اسسٹنٹ ہے اور am sure کہ اس کے پیچھے کسی نہ کسی بیوروکریٹ کا ہاتھ ہو گا۔ بیوروکریسی اس ملک کے لئے curse ہے۔ اس ملک کی تباہی میں اگر کسی نے سب سے زیادہ کردار ادا کیا ہے تو اس ملک کی بیوروکریسی نے کیا ہے۔ شیخ صاحب کا سوال بڑا relevant ہے۔ بات یہ ہے کہ میرے محترم بھائی اتنا زیادہ defend کر رہے ہیں اور بہت اچھا defend کر رہے ہیں جو ہمارے وکیل بھائی بھی ہیں۔ اس کی انکوائری کرائیں۔

جناب سپیکر! دیکھیں جب بھی سوال آتا ہے آپ انکوائری تو کرواتے نہیں ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم نے لیٹر لکھ دیا ہے تو who is responsible for that? جناب سپیکر: مجھے انکوائری کی ضرورت ہوگی تو میں ضرور کروالوں گا۔ آپ تشریف رکھیں آپ کی بڑی مہربانی۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ مصلحت کا شکار نہ ہوں، ماشاء اللہ آپ راجپوت بھی ہیں، سپیکر بھی ہیں۔ [*****]

جناب سپیکر: آپ کی مہربانی۔ آپ میری بات سنیں! آپ کا سوال ہی نہیں ہے۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب اس کا جواب دے رہے ہیں جو ڈپٹی سیکرٹری ہیں انہوں نے لیٹر لکھ دیا ہے؟ do you think it is sufficient? جناب سپیکر: جی، اُس کے خلاف وہ کارروائی کریں گے۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! کارروائی کس نے کرنی ہے اگر یہ ایوان کارروائی نہیں کر سکتا ہے تو کون کارروائی کرے گا؟

جناب سپیکر: کارروائی ہوگی۔ جب کارروائی ہوگی تو وہ ایوان میں آپ کو بتائیں گے۔ آپ کی مہربانی۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں آپ کو بتا دیتا ہوں on the floor of the House. اگر اسی طرح ایوان کو چلائیں گے۔۔۔

* نجم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر: آپ کی بڑی مہربانی۔ انہوں نے افسر شاہی کے بارے میں جو بات کی ہے اُس کو کارروائی کا حصہ نہ بنایا جائے۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ کارروائی submit کر دیں۔

جناب سپیکر: مجھے ضرورت ہوگی تو میں ضرور کردوں گا، اب میں آپ سے dictation لوں گا؟ مجھے آپ dictate کرنا چاہتے ہیں۔ آپ تشریف رکھیں! آپ کی بڑی مہربانی۔ اگلا سوال نمبر 2806 جناب محمد یعقوب ندیم سیٹھی صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2824 چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2888 ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2984 جناب محمد عارف عباسی صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3136 جناب احسن ریاض فقیانہ صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری صاحبہ کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! شکریہ۔ میرا سوال نمبر 3332 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

قواعد و ضوابط سے ہٹ کر دی گئی سرکاری رہائش گاہوں کی تفصیلات

*3332: محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سول سیکرٹریٹ پنجاب، صوبائی اسمبلی پنجاب اور ہائی کورٹ کے ملازمین کے علاوہ کسی دوسرے سرکاری ادارے کا ملازم سرکاری رہائش گاہ کی الاٹمنٹ کے لئے درخواست دے سکتا ہے اور نہ ہی سرکاری رہائش گاہ الاٹ کروا سکتا ہے؟

(ب) مذکورہ قواعد و ضوابط کب بنائے گئے، تاریخ و سال سے آگاہ کریں؟

(ج) گزشتہ پانچ سال کے دوران مذکورہ بالاتین محکمہ جات کے علاوہ قواعد و ضوابط کی خلاف ورزی کرتے ہوئے دوسرے سرکاری اداروں کے کتنے افسران و اہلکاران کو سرکاری رہائش گاہیں

الاٹ کی گئیں، ان کے نام، عمدہ، محکمہ، موجودہ تعیناتی اور رہائش گاہ الاٹ کرنے کی تاریخ سے ایوان کو آگاہ کریں؟

- (د) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ رہائش گاہیں میرٹ و قواعد کے برعکس الاٹ کرنے کے ذمہ داران اسٹیٹ آفیسر و دیگر متعلقہ افسران ہیں، اگر نہیں تو اس کے ذمہ داران کون ہیں؟
- (ه) اگر اعلیٰ حکام نے مذکورہ بالا قواعد و ضوابط پر عمل نہیں کرنا تھا تو یہ قواعد بنائے کیوں گئے، اس عمل سے میرٹ پر آنے والے ملازمین جن کی کوئی سفارش نہ ہے کیا ان کے ساتھ زیادتی نہ ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ایس اینڈ جی اے ڈی (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ):

(الف) الاٹمنٹ پالیسی کے مطابق سول سیکرٹریٹ، صوبائی اسمبلی پنجاب اور لاہور ہائی کورٹ کے ملازمین کے علاوہ کسی دوسرے سرکاری ادارے کے ملازمین سرکاری رہائش گاہ کے حصول کے لئے درخواست دینے کے مجاز نہ ہیں۔

(ب) قواعد و ضوابط ایس اینڈ جی اے ڈی کی الاٹمنٹ پالیسی 1997 ترمیم شدہ 09-01-19 تک کے مطابق بنائے گئے۔

(ج) گزشتہ پانچ سال کے دوران سول سیکرٹریٹ، صوبائی اسمبلی پنجاب اور لاہور ہائی کورٹ کے ملازمین کے علاوہ جن محکمہ جات کے افسران و اہلکاران کو سرکاری رہائش گاہیں الاٹ کی گئی تھیں، ان کے نام، عمدہ، تعیناتی، الاٹمنٹ کی تاریخ سے متعلق تفصیلات تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔ تاہم یہ سب الاٹمنٹس وزیر اعلیٰ نے اپنے صوابدیدی اختیارات کو استعمال کرتے ہوئے، قواعد و ضوابط میں نرمی برتتے ہوئے کیں اور کوئی بھی الاٹمنٹ قواعد و ضوابط کی خلاف ورزی کرتے ہوئے نہیں کی گئی۔

(د) جواب جز (ج) میں دے دیا گیا ہے۔

(ه) جواب جز (ج) میں عرض کر دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ صرف ایک چھوٹا سا سوال یہ ہے کہ جو انہوں نے کہا ہے Out of turn وزیر اعلیٰ صاحب کرتے ہیں۔ کیا وزیر اعلیٰ صاحب اس کے احکامات خود دیتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! ان کی بات کا جواب دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ایس اینڈ جی اے ڈی (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اس allotment کے تمام procedures اور اس کے تمام معاملات کو ایڈیشنل چیف سیکرٹری جو اس کمیٹی کے باقاعدہ سربراہ ہیں ان کی طرف سے باقاعدہ میرٹ اور قانون کے مطابق ایک رپورٹ جاتی ہے تو وہ رپورٹ سمری کی شکل میں وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کے سامنے گوش گزار کی جاتی ہے تو اس سمری پر وزیر اعلیٰ پنجاب میرٹ کی بنیاد پر اس کی جو hardship ہے اُس کو consider فرماتے ہوئے اُس کا case approve یا disapprove کرتے ہیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میرا اگلا ضمنی سوال یہ ہے مجھے اس کے ساتھ جو annexure ملا ہے اس میں 166 کے قریب یہ لوگ ہیں جن کو قواعد و ضوابط سے ہٹ کر الاٹمنٹس کی گئی ہیں۔ یہ تو مان لیا کہ یہ وزیر اعلیٰ کی اپنی direction پر ہوتا ہے لیکن جو لوگ suffer کر رہے ہیں ان 166 لوگوں کی وجہ سے، ان کے لئے کیا remedy ترتیب دی ہے۔ اس محکمہ نے لوگ پانچ پانچ، سات سات سالوں سے in line کئے ہیں، ان کو الاٹمنٹ نہیں ملتی ہے اور قواعد و ضوابط سے ہٹ کر الاٹمنٹ دی جاتی ہے، ان لوگوں کا کیا قصور ہے اور ان لوگوں کے لئے کیا remedy آپ کے محکمے کے پاس ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ایس اینڈ جی اے ڈی (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اس پالیسی کے مطابق جو eligible departments ہیں جس میں پنجاب سول سیکرٹریٹ، پنجاب اسمبلی اور لاہور ہائیکورٹ کے ملازمین ان کو پہلے آؤ پہلے پاؤ کی بنیاد پر first come first allotment کی بنیاد پر باقاعدہ ایک ریگولر طریقے کے مطابق گھر ان کی entitlement کے مطابق اور ان کی category کے مطابق الاٹ کئے جا رہے ہیں۔ جو وزیر اعلیٰ پنجاب اپنے اختیارات کو استعمال کرتے ہوئے merit and hardship کو مد نظر رکھتے ہوئے اپنے اختیارات استعمال کرتے ہیں۔ باقی جو وہ پہلے آئیں پہلے پائیں والا معاملہ ہے ان کو بھی accommodate کیا جا رہا ہے، informer schemes کے تحت بھی لوگوں کو گھر الاٹ کئے جا رہے ہیں اور hardship کی base پر Hardship Committee بھی گھر الاٹ کر رہی ہے۔ اس کے علاوہ جس طرح پہلے ایک سوال میں پنجاب گورنمنٹ ہاؤسنگ فاؤنڈیشن ہے اُس کے مطابق بھی ملازمین کو گھر مالکانہ حقوق پر easy installments پر الاٹمنٹ جاری ہے اور وہ کامیاب طریقے سے سکیم چل رہی ہے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میں کہنا نہیں چاہتی تھی لیکن میں آپ کو categorically on the floor of the House اگر آپ ہی کی پنجاب اسمبلی کے ان ملازمین کے نام بتا دوں جو in line ہیں اور ان کو الائنمنٹس نہیں کی گئی ہیں تو ان کا قصور کیا ہے؟ میں نے پوچھا یہ تھا کہ آپ کے پاس remedy کیا ہے کیا پارلیمانی سیکرٹری یہ on the floor of the House مجھے categorically کہہ سکتے ہیں کہ ابھی تک کوئی pending case موجود نہیں ہے۔ ان محکموں کا جن کے ملازمین کو قواعد و ضوابط سے ہٹ کر جن کے لئے الائنمنٹس کر رہے ہیں کیا کوئی pending case نہیں ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ایس اینڈ جی اے ڈی (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! چونکہ پنجاب گورنمنٹ کے سرکاری ملازمین کی تعداد بہت زیادہ ہے اور جو گھر ہیں وہ ایک محدود حد تک ہیں اور limited حد تک ایک پالیسی کے مطابق ایک پیرامیٹر بنادیا گیا ہے کہ پہلے آؤ اور پہلے پاؤ۔ اس کے علاوہ informer scheme اور باقی جو میں hardship scheme اور میڈیکل گراؤنڈ یہ تمام کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے تمام پالیسی کے تحت ان کو گھرا لائے جارہے ہیں اور جس طرح میں نے کہا کہ پنجاب گورنمنٹ ہاؤسنگ فاؤنڈیشن میں بھی گھرا لائے جارہے ہیں جو کہ مالکانہ حقوق پر easy installment پر دیئے جارہے ہیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میں نے جو سوال دیا تھا اس کو rephrase کرتی ہوں؟ میرا خیال ہے میں سوال پارلیمانی سیکرٹری تک پہنچا نہیں سکی۔ میری گزارش ہے کہ جو 166 لوگوں کی لسٹ مجھے دی گئی ہے hardship کی بار بار بات کر رہے ہیں، پارلیمانی سیکرٹری کیا ایک سرکاری ملازم پنجاب گورنمنٹ کا جس نے پوری زندگی اس پنجاب گورنمنٹ کو دے دی وہ ملازم جو 12 یا 13 سیکیل کا ہے اس کی hardship زیادہ ہے یا لے آئی جی صاحب کی hardship زیادہ ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ایس اینڈ جی اے ڈی (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں ان کی بات کا جواب دیتا ہوں کہ یہ جو گھر کی الائنمنٹ ہے سرکاری ملازم کا کوئی legal right نہیں ہے۔ میں اپنی معزز ممبر کو یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ سرکاری ملازم کا گھر حاصل کرنا، اس پالیسی کے تحت الٹ کر وانا اس کا قانونی حق نہیں ہے۔ اس کا قانونی حق یہ ہے کہ اس کو ہاؤس رینٹ دیا جائے یا اس کے بدلے اس کو پالیسی کے مطابق available house فراہم کیا جائے۔ شکریہ

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! اگر سرکاری ملازم کا right گھر demand کرنا نہیں ہے تو کیا قواعد و ضوابط سے ہٹ کر الاٹمنٹ کرنا کسی کا حق ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ایس اینڈ جی اے ڈی (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ جواب در جواب آتے جائیں گے اور ضمنی سوال کی بھی ایک حد ہے لیکن یہ آپ کا اختیار ہے۔ Rules of Business کے تحت چیف منسٹر پنجاب کا قانونی، آئینی اور statutory right ہے کہ وہ اپنے right کو exercise کرتے ہوئے ڈیپارٹمنٹ کو کہتے کہ میرٹ کی بنیاد یا Hardship کی بنیاد پر out of turn eligible or ineligible وہ الاٹمنٹ کرے۔ شکریہ

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ایس اینڈ جی اے ڈی (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔ شکریہ
جناب سپیکر: بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جواب ایوان کی میز پر رکھے گئے)

لاہور: نگران دور حکومت میں انفارمر سکیم / قواعد میں نرمی

کر کے الاٹ کئے گئے کو ارٹرز کی تفصیلات

*302: ڈاکٹر مراد راس: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) موجودہ اسٹیٹ آفیسر سول سیکرٹریٹ لاہور میں کب سے اسٹیٹ آفس میں تعینات ہیں؟
- (ب) اسٹیٹ آفیسر نے اپنی تعیناتی کے دوران قواعد سے ہٹ کر کتنے ملازمین کو کو ارٹرز الاٹ کروائے، ان کے نام، عہدہ اور عرصہ تعیناتی سے آگاہ کریں؟
- (ج) موجودہ اسٹیٹ آفیسر نے نگران دور حکومت میں کتنے ملازمین کو انفارمر سکیم اور قواعد میں نرمی کر کے کو ارٹرز الاٹ کروائے، ان کے نام، عہدہ، محکمہ اور ان کی کو ارٹرز رجسٹریشن اور کل سروس سے ایوان کو آگاہ کریں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) موجودہ اسٹیٹ آفیسر (ایس اینڈ جی اے ڈی) سول سیکرٹریٹ لاہور میں 15-08-2008 سے تعینات ہیں۔

(ب) درست نہ ہے، اس ضمن میں عرض ہے کہ ماسوائے وزیر اعلیٰ کے کسی کو قواعد و ضوابط میں نرمی کر کے الاٹمنٹ کرنے کا اختیار نہ ہے۔

(ج) اس ضمن میں عرض ہے کہ سرکاری گھروں میں کرایہ داری اور ناجائز قابضین کے رجحان کو ختم کرنے کے لئے 1997 میں انفارمر سکیم کو الاٹمنٹ پالیسی میں شامل کیا گیا جس کے تحت پالیسی میں الاٹمنٹ کے اہل سرکاری ملازمین اگر تین ناجائز قابض سرکاری گھروں کی نشاندہی کریں اور ان کی باقاعدہ انکوائری کے بعد اگر غیر قانونی قبضہ ثابت ہو جائے تو نشاندہی کئے گئے تین سرکاری گھروں میں سے ایک گھر کی الاٹمنٹ انفارمر کو اس کے استحقاق کے مطابق کی جاتی ہے اور گورنمنٹ کو فوری طور دو عدد سرکاری گھر دستیاب ہو جاتے ہیں جن کو بعد ازاں میرٹ پر الاٹ کیا جاتا ہے۔ مزید برآں انفارمر سکیم باقاعدہ الاٹمنٹ پالیسی کا حصہ ہے اور اس میں کسی قسم کے قواعد و ضوابط میں نرمی کا تعلق نہ ہے۔ قواعد میں نرمی کر کے الاٹمنٹ کا اختیار ماسوائے وزیر اعلیٰ کے کسی کو نہ ہے۔ نگران دور حکومت میں انفارمر سکیم کے تحت جن ملازمین کو الاٹمنٹس کی گئی ہیں ان کی تفصیل تہمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ مزید برآں نگران دور حکومت میں وزیر اعلیٰ نے قواعد میں نرمی کر کے جی او آر-11 میں ایک الاٹمنٹ کی ہے جس کی تفصیل تہمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور: پونچھ ہاؤس سٹاف کالونی "اے" اور "بی" بلاک میں کوارٹرز

کی تعداد و دیگر تفصیلات

*757: ڈاکٹر مراد اس: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پونچھ ہاؤس سٹاف کالونی، چوہدری لاہور کے بلاک (اے) اور (بی) میں کتنے کوارٹرز ہیں۔ کتنے کوارٹرز میرٹ پر الاٹ ہوئے ہیں اور کتنے کوارٹرز، کن کن کو میرٹ سے ہٹ کر الاٹ کئے گئے ہیں، علیحدہ علیحدہ محکمہ وار تفصیل دی جائے؟

(ب) مذکورہ کالونی میں بلاک (اے) اور (بی) کے کون کون سے کوارٹرز کب خالی ہو رہے ہیں ان کی مع تاریخ تفصیل دی جائے؟

(ج) مذکورہ کالونی میں کتنے کوارٹرز میں ناجائز قابضین بیٹھے ہیں اگر ایسا ہے تو حکومت ان سے خالی کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) پونچھ ہاؤس سٹاف کالونی، چو برجی لاہور کے بلاک (اے) میں کل 78 کوارٹرز اور بلاک (بی) میں 156 کوارٹرز ہیں۔ میرٹ پر اور میرٹ سے ہٹ کر کی گئی الاٹمنٹس کی تعداد حسب ذیل ہے:

بلاک "اے"

69	میرٹ پر کی گئی الاٹمنٹس
01	بارڈرپ کمیٹی کی سفارش پر کی گئی الاٹمنٹس
08	وزیر اعلیٰ صاحب کی ہدایت کی روشنی میں کی گئی الاٹمنٹس
78	

بلاک "بی"

133	میرٹ پر کی گئی الاٹمنٹس
02	بارڈرپ کمیٹی کی سفارش پر کی گئی الاٹمنٹس
21	وزیر اعلیٰ صاحب کی ہدایت کی روشنی میں کی گئی الاٹمنٹس
156	

(اے) اور (بی) بلاک میں میرٹ پر الاٹ کئے گئے کوارٹرز کی تفصیل تہہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ مزید یہ کہ کسی کو بھی پالیسی / میرٹ سے ہٹ کر الاٹمنٹ کرنے کا اختیار نہ ہے۔ البتہ وزیر اعلیٰ صاحب قواعد و ضوابط میں نرمی برتتے ہوئے کسی کو بھی out of turn الاٹمنٹ کرنے کے مجاز ہیں۔ ایسے گھروں کی تفصیل تہہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) پونچھ ہاؤس سٹاف کالونی، چو برجی لاہور کے (اے) اور (بی) میں خالی ہونے والے کوارٹرز کی تفصیل تہہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) درست نہ ہے۔ پونچھ ہاؤس کالونی میں کوئی ناجائز قابض نہ ہے۔

لاہور: گرلز پائلٹ سکول وحدت کالونی اور مارکیٹ سے ملحقہ سرکاری عمارت کی اراضی پر ناجائز قابضین کامکانات تعمیر کرنے کا معاملہ

*1553: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) گورنمنٹ گرلز پائلٹ سکول وحدت کالونی لاہور اور مارکیٹ سے ملحقہ جو سرکاری عمارت ہے۔ اس کی نشاندہی، رقبہ اور مقاصد بیان فرمائیں؟
- (ب) مذکورہ سرکاری عمارت کے ساتھ جو ناجائز قابضین نے کروڑوں روپے مالیت کی سرکاری اراضی پر مکانات تعمیر کر رکھے ہیں ان کا رقبہ اور قابضین کے نام بیان کریں؟
- (ج) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ ناجائز قابضین موجودہ اسٹیٹ آفیسر کی تعیناتی کے دوران موصوف کی ملی بھگت سے ہوئے ہیں؟
- (د) مذکورہ قبضہ واگزار کروانے کے لئے اسٹیٹ آفیسر نے آج تک جو کارروائی کی اس کی ڈیٹ وار جامع رپورٹ پیش کریں؟
- (ه) حکومت مذکورہ قبضہ جات کب تک واگزار کروانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

- (الف) مذکورہ جگہ کا رقبہ تترہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔ مذکورہ جگہ پر بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ کے سٹاف کوارٹرز اور ایک ناکارہ ٹیوب ویل چیمبر اور بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ کا مکینیکل سٹور ہے۔
- (ب) مذکورہ جگہ پر بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ کے سٹاف کوارٹرز اور ایک ناکارہ ٹیوب ویل چیمبر اور بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ کا مکینیکل سٹور ہے۔ جہاں پر تعمیری سامان وغیرہ رکھا ہوا ہے۔
- (ج) درست نہ ہے۔ مذکورہ جگہ پر بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ کے سٹاف کوارٹرز اور مکینیکل سٹور پچیس سال سے بھی زائد عرصہ کے تعمیر شدہ ہیں۔
- (د) مذکورہ جگہ پر ناجائز قابضین نہ ہونے کی بناء پر کسی قسم کی کارروائی کرنے کا جواز پیدا نہ ہوتا ہے۔
- (ه) جیسا کہ جز (د) پر موجود ہے۔

لاہور: سرکاری کالونیوں میں سرکاری اراضی پر قابضین کے خلاف بروقت کارروائی کرنے والے ذمہ داران آفیسران کے نام و دیگر تفصیلات

*1554: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ اسٹیٹ آفس سول سیکرٹریٹ لاہور میں سرکاری رہائشی کالونیوں کا مالک و نگران ہے؟

(ب) مذکورہ آفس کے جو آفیسران و اہلکاران سرکاری کالونیوں میں سرکاری اراضی پر ناجائز قبضہ کی بروقت اطلاع ہونے کے باوجود کارروائی نہ کرنے کے ذمہ دار ہیں۔ ان کے نام و عہدہ جات بیان فرمائیں؟

(ج) مذکورہ سٹاف نے گزشتہ پانچ سال میں وحدت کالونی لاہور میں ناجائز قابضین کے خلاف جو کارروائی کی، اس کی جامع رپورٹ ایوان میں پیش کریں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) اس ضمن میں عرض ہے کہ الاٹمنٹ پالیسی کے مطابق اسٹیٹ آفیسر سول سیکرٹریٹ، ایس اینڈ جی اے ڈی لاہور کی زیر نگرانی سرکاری رہائشی کالونیوں میں واقع گھروں کی الاٹمنٹ کے جملہ معاملات اور دیگر متعلقہ امور کی دیکھ بھال کرتا ہے جبکہ سرکاری رہائشی کالونیوں اور جی او آر کے کسٹوڈین متعلقہ ایس ڈی او بلڈنگز محکمہ تعمیرات و مواصلات ہیں۔

(ب) اسٹیٹ آفس نے اپنے طور پر 09-2008 میں مختلف محکمہ جات کے تعاون سے سرکاری اراضی پر قائم سینکڑوں ناجائز تجاوزات مسمار کیں اور غیر قانونی قابضین کو بے دخل کیا۔ 09-2008 کے بعد سرکاری رہائشی کالونیوں میں سرکاری اراضی پر کوئی قبضہ نہ ہوا ہے۔

(ج) گزشتہ پانچ سالوں میں وحدت کالونی لاہور میں ناجائز قابضین کے خلاف جو کارروائی کی گئی اس کی جامع رپورٹ ستمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور: نئے الاٹیز کو الاٹ کی گئی رہائش گاہوں کا قبضہ دلوانے کی تفصیلات

*1687: ملک تیمور مسعود: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) اسٹیٹ آفس سول سیکرٹریٹ پنجاب لاہور کے تحت کتنی سرکاری رہائشی کالونیاں کہاں کہاں پر ہیں، علیحدہ علیحدہ تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(ب) ان کالونیوں میں کتنی رہائش گاہیں جو نئے الاٹیوں کو الاٹ تو کر دی گئی ہیں لیکن پرانے الاٹی ان رہائش گاہوں کو خالی نہیں کر رہے۔ ان رہائش گاہوں کے نمبرز و مقام سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(ج) کتنی رہائش گاہیں ایسی ہیں جن کو سیل تو کر دیا گیا ہے لیکن عرصہ دراز سے نہ تو نئے الاٹی کو قبضہ دیا جا رہا ہے اور نہ ہی پرانے الاٹی سے خالی کروایا جا رہا ہے۔ ان رہائش گاہوں کو کب سیل کیا گیا۔ ہر ایک کے عرصہ سیل سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

(د) ان سیل کی گئی رہائش گاہوں کے پرانے الاٹیز کو پینل ریٹ کے مراسلہ جات کتنی دفعہ بھجوائے گئے اور ان سے کتنا کتنا پینل ریٹ وصول کیا گیا اور قومی خزانے میں جمع کروایا گیا؟

(ه) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ رہائش گاہیں پرانے الاٹیز سے اسٹیٹ آفیسر اور مجسٹریٹ کی ملی بھگت کے باعث خالی نہیں کروائی جا رہی ہیں اگر ایسا نہیں ہے تو حکومت کوئی ایسی پالیسی یا لائحہ عمل بنانے کا ارادہ رکھتی ہے جس سے یہ رہائش گاہیں فوری خالی کروا کے نئے الاٹیز کو موقع پر قبضہ دلوا یا جائے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) سرکاری رہائش گاہیں subject to vacation کی بنیاد پر الاٹ کی جاتی ہیں۔ مدت مقررہ پوری ہونے کے بعد رہائشی کو الاٹمنٹ پالیسی 1997 کی شق نمبر 35 کے تحت گھر خالی کرنے کے لئے 14 دن کا نوٹس دیا جاتا ہے۔ بعد ازاں Recovery of Possession Ordinance, 1966 کے تحت سپیشل جوڈیشل مجسٹریٹ / ڈپٹی سیکرٹری چودہ دن کا نوٹس بے دخلی جاری کرتے ہیں۔ اس عمل میں اکثر و بیشتر مقررہ میعاد سے اوپر بھی ایک دو ماہ لگ جاتے ہیں لیکن ان سے زبردستی گھر خالی کروائے جاتے ہیں۔ اس وقت 41 گھر ایسے ہیں جو کورٹ کے stay کی وجہ سے پرانے الاٹیوں سے خالی نہیں کروائے گئے جن کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) صرف کوارٹر نمبر این-14 وحدت کالونی ایسا ہے جو سیل شدہ ہے اور کورٹ کیس کی وجہ سے نئے الاٹی کو قبضہ نہیں مل سکا۔ الاٹی (شہزاد احمد) کو کوارٹر نمبر اے-98، علامہ اقبال

ٹاؤن اس کے عمدہ کے مطابق الاٹ کر دیا گیا لیکن اس نے کوارٹر نمبر این-14 وحدت کالونی کے متعلق عدالت سے حکم امتناعی لے رکھا ہے۔

(د) کوارٹر نمبر این 14 وحدت کالونی سیل ہے۔ مذکورہ کوارٹر کے سابقہ الاٹی شہزاد احمد کورینٹ برانچ کی جانب سے مورخہ 12-05-2013 کو بذریعہ مراسلہ -/1,23,519 روپے پینل ریٹ ڈالا گیا ہے اور سابقہ الاٹی کو تین یاد دہانی مراسلے مورخہ 14-03-2014، 26-05-2014 اور 18.08.2014 بالترتیب ارسال کئے گئے ہیں۔ کاپی تسمہ (ج) ایوان کی میر: پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) یہ درست نہ ہے۔ جیسے ہی پرانے الاٹی کا وقت پورا ہوتا ہے۔ اس کو نوٹس بھیج کر خالی کروا کر نئے الاٹی کو قبضہ دیا جاتا ہے۔ کسی کو ملی بھگت سے مزید ملت نہیں دی جاتی جبکہ کوارٹر خالی کروانے کے متعلق پہلے سے ہی پالیسی موجود ہے جس پر مکمل عملدرآمد کیا جاتا ہے۔

لاہور: سابقہ الاٹیز کا سامان سرکاری رہائش گاہوں سے منتقل کرنے کا معاملہ

*1688: ملک تیمور مسعود: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) اسٹیٹ آفس سول سیکرٹریٹ پنجاب لاہور کے تحت کتنی ایسی رہائش گاہیں ہیں جن کی الاٹمنٹ تو نئے الاٹی کو دے دی گئی ہیں لیکن پرانے الاٹیز کا سامان اس رہائش گاہ پر موجود ہے ان کوارٹرز کے نام و مقام سے آگاہ کریں؟

(ب) کتنی ایسی رہائش گاہیں ہیں جس میں پرانے الاٹی کے لئے کوارٹر کا آدھا حصہ سامان رکھ کر سیل کر دیا گیا ہے اور آدھا حصہ نئے الاٹی کو دے دیا گیا ہے ایسا کیوں کیا گیا؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ سابقہ الاٹیز کا سامان اٹھوانے کے لئے کوئی لائحہ عمل اختیار کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

(د) مذکورہ سابقہ الاٹیز کے سامان کے لئے جو کوارٹرز کا آدھا پورشن سیل کیا گیا حکومت اس سامان کو کسی گورنمنٹ کے سٹور یا کہیں اور منتقل کرنے کا اہتمام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

- (الف) اسٹیٹ آفس، سول سیکرٹریٹ پنجاب لاہور کے تحت ایسی کوئی رہائش گاہ نہ ہے جس کا قبضہ نئے الاٹی کو دے دیا گیا ہو مگر اس میں پرانے الاٹی کا سامان موجود ہو۔
- (ب) ایسی کوئی رہائش گاہ نہ ہے۔ جس میں پرانے الاٹی کا سامان آدھے کوارٹر میں رکھ کر سیل کر دیا گیا ہو اور اس کوارٹر کا آدھا حصہ نئے الاٹی کو دے دیا گیا ہو۔
- (ج) جز (الف) اور (ب) کے تحت ایسی کوئی صورت حال نہ ہے۔
- (د) جیسا کہ جز (ج) پر تحریر کیا گیا ہے۔

سال 2008-09 میں وزیر اعلیٰ کے احکامات کی روشنی میں ہونے والی

سرکاری رہائش گاہوں کی الاٹمنٹ کی تفصیلات

*1748: میاں محمد اسلم اقبال: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) 2008-09 کے دوران سرکاری رہائش گاہوں کی الاٹمنٹ کے لئے وزیر اعلیٰ کی طرف سے ڈی اولیئر کن کن افسران و ملازمین کی سفارش کے لئے آئے۔ ان افسران و اہلکاران کے نام، عہدہ، رجسٹریشن نمبر اور محکمہ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھیں؟
- (ب) مذکورہ بالا ڈی اولیئر زپر کن کن ملازمین کو سرکاری رہائش گاہیں الاٹ کی گئیں اور کس کس کو سرکاری رہائش گاہیں الاٹ نہ کی گئیں، کن وجوہات کی بناء پر؟
- (ج) ان میں سے کتنے الاٹی افسران و اہلکاران ایسے تھے جن کی کل سروس چھ ماہ سے 10 سال کے درمیان تھی ان کے نام، عہدہ، محکمہ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھیں؟
- (د) کیا یہ درست ہے کہ سرکاری رہائش گاہیں ان کو الاٹ ہوئیں جن کی اسٹیٹ آفس میں افسران و اہلکاران کے ساتھ انڈر سٹینڈنگ تھی؟
- (ه) کیا یہ بھی درست ہے کہ الاٹمنٹ پالیسی کے مطابق تمام سرکاری رہائش گاہوں کی الاٹمنٹ پہلے آئیے اور پہلے پائیے کے اصول پر کی جاتی ہے لیکن اس پر عمل گزشتہ پانچ سالوں کے دوران نہیں کیا گیا؟
- (و) اگر تمام الاٹمنٹس وزیر اعلیٰ یا اے سی ایس صاحب کی سفارشات پر کی جاتی ہیں تو پہلے آئیے اور پہلے پائیے کے اصول کو ختم کرنا مناسب نہ ہوگا؟

(ز) کیا آئندہ پانچ سال کے دوران موجودہ حکومت میرٹ پر سرکاری رہائش گاہیں الاٹمنٹ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) سال 2008-09 میں جن افسران و ملازمین کے حق میں وزیر اعلیٰ کے ڈائریکٹو آئے ان کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جن ملازمین کو وزیر اعلیٰ کے احکامات کی روشنی میں الاٹمنٹ کی گئی ان کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ باقی ماندہ افسران / اہلکاران جن کی تفصیل تتمہ (الف) جو کہ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے میں موجود ہے ان کو سرکاری رہائش گاہ الاٹ نہ کی گئی۔ مزید برآں عرض ہے کہ الاٹمنٹ نہ کرنے کی وجہ وزیر اعلیٰ صاحب کا ان کی استدعا قبول نہ کرنا ہے۔

(ج) تفصیل تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) یہ درست نہ ہے۔ حکومت پنجاب الاٹمنٹ پالیسی پر انتہائی سختی سے عمل پیرا ہے اور الاٹمنٹ پالیسی کے پیرا 26 کے مطابق out of turn الاٹمنٹ کا اختیار صرف ہارڈ شپ کمیٹی کو ہے۔ تاہم وزیر اعلیٰ قواعد و ضوابط میں نرمی برتتے ہوئے out of turn الاٹمنٹ کرنے کے مجاز ہیں۔ مزید برآں اسٹیٹ آفس کے افسران و اہلکاران کسی کی کوئی مدد نہ کر سکتے ہیں کیوں کہ ہر الاٹمنٹ کسی نہ کسی سکیم کے تحت ہوتی ہے۔

(ه) درست نہ ہے۔ اسٹیٹ آفس میرٹ پالیسی پر سختی سے عمل پیرا ہے۔ پہلے آئیں پہلے پائیں کے اصول پر کاربند ہے۔ تاہم وزیر اعلیٰ قواعد و ضوابط میں نرمی برتتے ہوئے out of turn الاٹمنٹ کرنے کے مجاز ہیں۔

(و) درست نہ ہے۔ وزیر اعلیٰ کے علاوہ کوئی بھی قوانین میں نرمی نہ برت سکتا ہے۔ اے سی ایس پالیسی کے تناظر میں out of turn الاٹمنٹ کرنے کے مجاز ہیں نہ ہی انہوں نے کبھی ایسی کوئی الاٹمنٹ کی۔

(ز) حکومت پنجاب پہلے بھی میرٹ کو اپنائے ہوئے ہے اور آئندہ بھی میرٹ پالیسی پر عمل پیرا رہے گی۔

لاہور: اسٹیٹ آفس کے پچھلے پانچ سالوں کے اخراجات و دیگر تفصیلات

*1749: میاں محمد اسلم اقبال: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) اسٹیٹ آفس ایس اینڈ جی اے ڈی لاہور کے گزشتہ پانچ سالوں کے اخراجات مدوار و سال وار بیان فرمائیں؟

(ب) مذکورہ آفس کے ملازمین کی مذکورہ سالوں کی تنخواہوں اور ٹی اے / ڈی اے کے اخراجات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھیں؟

(ج) سب سے زیادہ ٹی اے / ڈی اے کس افسر / ملازم نے ان سالوں کے دوران حاصل کیا؟

(د) ان ملازمین میں سے کس کے پاس سرکاری گاڑی کب سے ہے، یہ کس ماڈل اور کمپنی کی ہے اور اس کے گزشتہ پانچ سالوں کے پٹرول / ڈیزل کے اخراجات بتائیں نیز لاگ بک کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) اس ضمن میں تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

سال	تنخواہیں	ٹی اے / ڈی اے
2008-09	2395388/-	
2009-10	1558899/-	
2010-11	3536015/-	2585/-
2011-12	4976013/-	
2012-13	5350071/-	
2013-14	5909853/-	
میان کل:	23726239/-	2585/-

(ب) اسٹیٹ آفس کے ملازمین کی تنخواہوں اور ٹی اے / ڈی اے کے اخراجات کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) تینوں مالی سالوں میں ٹی اے / ڈی اے مبلغ 2585 روپے دیئے گئے جن میں سب سے زیادہ نثار علی شاہ، اسٹنٹ نے 1365 روپے حاصل کئے۔

(د) اس ضمن میں عرض ہے کہ اسٹیٹ آفس (ایس اینڈ جی اے ڈی) لاہور میں واقع چھ جی او آر ز اور پانچ کالونیز کے معاملات کو ڈیل کرتا ہے۔ یہ جی او آر ز اور کالونیز لاہور میں مختلف مقامات

پرواقع ہیں۔ اسٹیٹ آفیسر اور متعلقہ عملہ (انفورسمنٹ سیل) کو روزانہ کی بنیاد پر ان جی او آر ز اور کالونیز میں مندرجہ ذیل امور کے سلسلہ میں دورہ کرنا پڑتا ہے۔

1- قبضہ دلانا اور قبضہ واپس لینا / ناجائز قابضین کے بارے میں انکوائری کرنا اور ان سے سرکاری گھر و آگزار کرانا / قبضہ مافیا کے خلاف کارروائی کرنا، سرکاری گھروں کی انسپکشن کرنا نیز عدالتی امور کی انجام دہی کے سلسلہ میں سول کورٹس، سیشن کورٹ اور ہائی کورٹ میں پیش ہونا۔

مندرجہ بالا امور کی انجام دہی کے لئے اسٹیٹ آفیسر کو سرکاری گاڑی مہیا کی گئی ہے۔ یہ گاڑی 2007 ماڈل سوزوکی کلتس ہے جس کے پٹرول کی مطلوبہ تفصیل جیسا کہ موٹر ٹرانسپورٹ آفس (ایس اینڈ جی اے ڈی) سے موصول ہوئی ہے درج ذیل ہے، لاگ بک کی کاپی

تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

سیریل نمبر	سال	گاڑی نمبر	پٹرول لیٹر زمیں	اخراجات پٹرول روپے تقریباً
1	2009	LEG-6723	1828	182800
2	2010	LEG-1127	2324	232400
3	2011	LEG-1127	1997	199700
4	2012	LEG-1127	2081	208100
5	2013	LEG-1127	1306	130600
	ٹوٹل		9536	953600

ضلع لاہور: محکمہ انٹی کرپشن کی جانب سے گر فٹار کئے گئے

سرکاری افسران و اہلکاران کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2057: محترمہ نگہداشت شیخ: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں سال 2011 کے دوران محکمہ انٹی کرپشن نے کتنے سرکاری افسران و اہلکاران کو گر فٹار کیا؟

(ب) ڈائریکٹر جنرل انٹی کرپشن کے کس آفیسر کی نگرانی میں ان افسران و اہلکاران کو گر فٹار کیا؟

(ج) انٹی کرپشن نے جن سرکاری افسران و اہلکاران کو گر فٹار کیا۔ ان کے خلاف کس کس نوعیت کے مقدمات درج کئے گئے تھے اور یہ مقدمات کن کن تھانوں میں درج کئے گئے تھے، تفصیل فراہم کی جائے؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ انٹی کرپشن نے اکتوبر تا نومبر 2011 کے دوران 162 سرکاری افسران و اہلکاران کو گر فٹار کیا اگر ہاں تو ان کو کون کون سے محکموں سے گر فٹار کیا گر فٹار افسران و اہلکاران کے نام، عہدہ و گریڈ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

- (الف) ضلع لاہور میں سال 2011 کے دوران انٹی کرپشن لاہور (بشمول تھانہ ہیڈ کوارٹر تھانہ لاہور رجمنٹ) نے 85 افسران و اہلکاران کو گرفتار کیا۔
- (ب) مذکورہ ملزمان کو متعلقہ تفتیشی افسران نے بعد از اجازت مجازاتھارٹی، گرفتار کیا۔
- (ج) انٹی کرپشن نے جن سرکاری افسران و اہلکاران کو گرفتار کیا ان کے خلاف درج شدہ مقدمات و تھانہ جات کی تفصیل پرچم (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (د) اطلاع ہذا درست نہ ہے۔ انٹی کرپشن لاہور نے اکتوبر تا نومبر 2011 کے دوران کل دس افسران و اہلکاران کو گرفتار کیا۔ ان افسران و اہلکاران کے نام، عمدہ و گریڈ کی تفصیل پرچم (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

صوبہ میں خصوصی افراد کے لئے ملازمتوں میں کوٹا بڑھانے کی تفصیلات

*2341: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ خصوصی افراد جو کہ آبادی کا دس فیصد ہیں، کے لئے سرکاری ملازمتوں کا کوٹا صرف دو فیصد رکھا گیا ہے؟
- (ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت خصوصی افراد کا سرکاری ملازمتوں میں کوٹا بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

- (الف) ہاں! یہ درست ہے کہ خصوصی افراد کے لئے سرکاری ملازمتوں میں کوٹا 2 فیصد رکھا گیا ہے۔ 1998 کی مردم شماری کے مطابق خصوصی افراد آبادی کا 2.54 فیصد ہیں جبکہ Helping Bureau of Hand for Relief and Development, Islamabad Statistics کے ساتھ مل کر اعداد و شمار جمع کئے جس سے معلوم ہوا کہ اب خصوصی افراد آبادی کا تقریباً 2.67 فیصد ہیں۔

- (ب) حکومت خصوصی افراد کا سرکاری ملازمتوں میں کوٹا بڑھانے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی ہے کیونکہ حکومت پنجاب میں تمام اسامیوں کے لئے مندرجہ ذیل کوٹا مختص ہے:

- (1) پانچ فیصد کوٹا برائے اقلیت۔
- (2) پندرہ فیصد کوٹا برائے خواتین۔

(3) دو فیصد کوٹا برائے معذور افراد

(4) بیس فیصد کوٹا سکیل ایک سے پانچ تک کے سرکاری ملازمین کے بچوں کے لئے برائے
اسامیاں پٹواری، جونیئر کلرک، ڈرائیور، بیلدار، نائب قاصد وغیرہ۔

عام طور پر وفاقی حکومت کسی بھی مخصوص طبقہ کے لئے کوئی بھی کوٹا مختص کرتی ہے اور حکومت پنجاب اس کو اختیار کرتی ہے۔ یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ 50 فیصد خصوصی افراد اس قابل نہیں ہوتے کہ وہ ملازمت کر سکیں جیسا کہ دماغی، ذہنی اور اعصابی طور پر مفلوج اس لئے جو پوسٹیں خصوصی افراد کے کوٹا کے تحت مشترک کی جاتی ہیں وہ اکثر خالی رہ جاتی ہیں کیونکہ خصوصی افراد کی اہلیت اس پوسٹ کے مطابق نہیں ہوتی اس لئے خصوصی افراد کے کوٹا میں اضافہ کی ضرورت نہیں ہے۔ مزید برآں خصوصی افراد مندرجہ بالا کوٹوں اور کھلے مقابلے کی اسامیوں سے بھی مستفید ہو سکتے ہیں اگر وہ مطلوبہ اہلیت کے حامل ہوں۔

وزیر اعلیٰ اور گورنر پنجاب کے مشیران کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2441: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) وزیر اعلیٰ پنجاب کے تمام مشیر اور معاونین خصوصی کے نام، وجہ تقرری، مالی و دیگر تمام مراعات کی تفصیل اور تقرری کی تاریخ سے مطلع فرمائیں؟
- (ب) ان مشیران کرام، معاونین خصوصی کی کیا ذمہ داریاں ہیں؟
- (ج) گورنر پنجاب کے مشیر، معاونین خصوصی کے نام، وجہ تقرری، مالی و دیگر تمام مراعات کی تفصیل سے بھی مطلع فرمایا جائے؟
- وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف)

- 1- پنجاب مشیران (تنخواہ، وظیفہ و مراعات) آرڈیننس 2002 اور پنجاب معاونین خصوصی (تنخواہ، وظیفہ و مراعات) آرڈیننس 2002 کے تحت وزیر اعلیٰ پنجاب پانچ عدد تک مشیران اور پانچ عدد تک معاونین خصوصی مقرر کر سکتے ہیں۔ وزیر اعلیٰ پنجاب کے مشیران اور معاونین خصوصی کے متعلق تفصیلات مندرجہ ذیل ہیں:

مشیران برائے وزیر اعلیٰ پنجاب

نام	تاریخ تقرری	امور ذمہ داری	مراعات
ڈاکٹر انجاز نبی	15.06.2013	اقتصادی امور	پنجاب مشیران (تنخواہ، وظیفہ و مراعات) آرڈیننس 2002 کے تحت حاصل شدہ مراعات ضمیر (الف) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔
خواجہ سلمان رفیق	13-11-2013	صحت	ایضاً۔

معاونین خصوصی برائے وزیر اعلیٰ پنجاب

نام	تاریخ تقرری	امور ذمہ داری	مراعات
چودھری محمد ارشد جٹ	11.06.2013	لائسٹنگ	پنجاب معاونین خصوصی (تنخواہ، وظیفہ و مراعات) آرڈیننس 2002 کے تحت حاصل شدہ مراعات ضمیر (ب) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔
رائے حیدر علی خان	11.06.2013	لڑیسی	ایضاً۔
رانامتیول احمد	11.06.2013	پبلک پراسیکیوشن	ایضاً۔
ملک سلیم اقبال	12.03.2014		ایضاً۔
عزم الحق	28.3.2014		ایضاً۔

(ب) پنجاب گورنمنٹ رولز آف برنس 2011 کے رول نمبر 7 کے تحت وزیر اعلیٰ پنجاب کے مشیران اور معاونین ایسی تمام ذمہ داریاں ادا کرتے ہیں جو کہ وقتاً فوقتاً ان کو تفویض کی جاتی ہیں۔

(ج) گورنر پنجاب نے کسی بھی مشیر اور معاون خصوصی کی تعیناتی نہ کی ہے۔

لاہور: جی او آر ون میں رہائش گاہوں کی تعداد دیگر تفصیلات

*2469: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) جی او آر-1 لاہور میں کل کتنی رہائش گاہیں ہیں ان میں سے کتنی رہائش گاہوں پر لاہور یا صوبہ پنجاب سے باہر ٹرانسفر ہو جانے والے افسران قابض ہیں۔ ان افسران کے نام، عہدہ اور غیر قانونی قبضہ کے عرصہ کی تفصیل سے مطلع فرمائیں؟

(ب) جی او آر-1 کی رہائش گاہوں کی الاٹمنٹ کے لئے کس محکمہ کا کتنا کوٹا ہے اور کس محکمہ کے افسران کے پاس اس کے کوٹا سے زیادہ رہائش گاہیں ہیں؟

(ج) جولائی 2012 تا جون 2013 ان رہائش گاہوں کی تزئین و آرائش اور مرمت پر کل کتنے اخراجات ہوئے، الگ الگ بیان فرمائیں؟

(د) اس وقت جی او آر-1 میں (اے) کیٹیگری کے کتنے گھریز تعمیر ہیں اور ان کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) جی او آر-1 میں کل 171 سرکاری رہائش گاہیں ہیں ان میں سے 49 رہائش گاہیں ان افسران کو الاٹ ہیں جو لاہور یا صوبہ پنجاب سے باہر وفاقی حکومت کے اداروں میں تعینات ہیں۔ ان کی مطلوبہ تفصیل تہتمہ (الف) ایوان کی میر پور رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جی او آر-1 کی رہائش گاہوں کی الاٹمنٹ کے لئے کسی محکمہ کا کوئی کوٹا مختص نہ ہے، ماسوائے 25 رہائش گاہوں کے جو لاہور ہائی کورٹ لاہور کی صوابدید پر ہیں اور 20 رہائش گاہوں کے جو سپیکر، ڈپٹی سپیکر پنجاب اسمبلی، صوبائی وزراء کرام اور انتظامی افسران کے لئے مخصوص ہیں جبکہ 9 سرکاری رہائش گاہوں میں سرکاری دفاتر قائم ہیں۔ باقی تمام رہائش گاہیں الاٹمنٹ پالیسی کے پیرا 28 کے تحت entitled افسران کو میرٹ پر الاٹ کی جاتی ہیں۔ تہتمہ (ب) ایوان کی میر پور رکھ دیا گیا ہے۔

(ج) اس ضمن میں عرض ہے کہ جی او آر-1 کی رہائش گاہوں کی تزئین و آرائش کی مد میں کوئی رقم خرچ نہ کی گئی ہے تاہم سیشنل ریپیئر اور alteration addition کی مد میں کئے گئے اخراجات کی تفصیل جیسا کہ ایگزیکٹو انجینئر پراونشل بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ سے وصول ہوئی تہتمہ (ج) ایوان کی میر پور رکھ دیا گیا ہے۔

(د) اس ضمن میں عرض ہے کہ جی او آر-ون میں کوئی نیا گھر (اے) کیٹیگری میں زیر تعمیر نہیں ہے اور نہ ہی کوئی ایسا منصوبہ زیر غور ہے جس کے لئے کوئی رقم مختص کی گئی ہو۔

صوبہ میں انٹی کرپشن کے دفاتر کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2806: جناب محمد یعقوب ندیم سمیٹھی: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ پنجاب میں انٹی کرپشن کے کہاں کہاں دفاتر ہیں؟

(ب) انٹی کرپشن کے تمام دفاتر میں انکوائری افسران کی کل کتنی پوسٹیں خالی ہیں؟

(ج) انٹی کرپشن میں انکوائری افسران کو تعینات کرنے کا کیا criteria ہے ان کو کس سکیل میں بھرتی کیا جاتا ہے اور ان کی appointing اتھارٹی کون ہوتی ہے؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ انٹی کرپشن میں انکوائری افسران خود سے تعینات کرنے کی بجائے کسی دوسرے اداروں سے depute کئے جاتے ہیں depute کرنے کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) صوبہ پنجاب میں ڈائریکٹر جنرل انٹی کرپشن پنجاب کا دفتر لاہور میں واقع ہے اور ڈویژن کی سطح پر ریجنل ڈائریکٹر انٹی کرپشن کے دفاتر لاہور، فیصل آباد، سرگودھا، راولپنڈی، گوجرانوالہ، ساہیوال، ملتان، بہاولپور اور ڈیرہ غازی خان میں واقع ہیں جبکہ صوبے کے تمام اضلاع میں ڈپٹی ڈائریکٹر، اسسٹنٹ ڈائریکٹر اور سرکل آفیسر انٹی کرپشن کے دفاتر واقع ہیں۔

(ب) انٹی کرپشن کے تمام دفاتر میں انکوائری افسران کی کل 58 پوسٹیں خالی ہیں۔

(ج) انٹی کرپشن میں انکوائری افسران کو محکمہ کے سروس رولز 2007 کے تحت تعینات کیا جاتا ہے۔ جن میں انسپکٹر کو 50 فیصد کے تناسب سے پولیس ڈیپارٹمنٹ سے لیا جاتا ہے اور 30 فیصد کے تناسب سے پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے بھرتی کیا جاتا ہے۔ انسپکٹر کا بنیادی پے سکیل 16 ہے۔ اسسٹنٹ ڈائریکٹر (انوسٹی گیشن) کو 50 فیصد کے تناسب سے گورنمنٹ آف پنجاب کے ذریعے تعینات کیا جاتا ہے اور 20 فیصد کے تناسب سے بذریعہ پنجاب پبلک سروس کمیشن بھرتی کرتا ہے۔ ان کا بنیادی پے سکیل 17 ہے۔ ان کی appointing تھارٹی ایڈیشنل چیف سیکرٹری پنجاب ہیں جبکہ ڈپٹی ڈائریکٹر (انوسٹی گیشن) کا بنیادی پے سکیل 18 ہے جن کی تعیناتی کے اختیارات حکومت پنجاب کے پاس ہیں۔

(د) انٹی کرپشن میں انکوائری افسران کو جن میں انسپکٹر کو انٹی کرپشن سروس رول 2007 کے تحت پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے بھرتی کیا گیا ہے جبکہ اسسٹنٹ ڈائریکٹر (انوسٹی گیشن) کی اسامیوں پر بھرتی کے لئے پنجاب پبلک سروس کمیشن کو تحریر کیا گیا ہے اور ڈپٹی ڈائریکٹر (انوسٹی گیشن) کو انٹی کرپشن کے سروس رولز 2007 کے تحت مخصوص تناسب سے حکومت پنجاب کے ذریعے مختلف محکمہ جات سے جن میں پولیس سروس، ریونیو سروس کے افسران شامل ہیں کو محکمہ ہذا میں تعینات کیا جاتا ہے۔

لاہور: چوہدری اور وحدت کالونی میں کوارٹرز کی تعداد دیگر تفصیلات

*2824: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) چوہدری کوارٹرز اور وحدت کالونی کے کوارٹرز کب بنائے گئے تھے نیز اس وقت چوہدری کوارٹرز اور وحدت کالونی میں کل کتنے کوارٹرز ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ کئی سرکاری ملازمین چوہدری کوارٹرز اور وحدت کالونی میں سرکاری رہائش کے حصول کے لئے سال ہا سال سے انتظار میں ہیں لیکن کوارٹرز کم ہونے کی وجہ سے ان کو سرکاری رہائش نہ مل پارہی ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ وحدت کالونی میں زیادہ تر آفیسر بڑے کوارٹرز کے حصول کے لئے تنگ و دو کرتے ہیں۔ ان تفاوت کی وجہ سے ڈیپارٹمنٹ پر بھی بہت دباؤ ہے اور چھوٹے کوارٹروں / فلیٹس میں جو آفیسر رہائش پذیر ہیں۔ ان میں بھی احساس کمتری بڑھ رہا ہے؟

(د) کیا حکومت چوہدری کوارٹرز اور وحدت کالونی میں کوئی ایسا منصوبہ بنانے کا ارادہ رکھتی ہے جس سے ان محروم سرکاری ملازمین کو بھی جلد از جلد رہائش مل سکے اور جو آفیسر چھوٹے کوارٹروں میں رہائش رکھنے پر مجبور ہیں۔ ان میں بھی احساس محرومی ختم ہو سکے۔ وہ منصوبہ کیا ہے تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے نیز حکومت کب تک یہ منصوبہ مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) چوہدری کوارٹرز 1928 میں تعمیر کئے گئے اور وحدت کالونی کے کوارٹرز 56-1955 میں تعمیر کئے گئے۔ چوہدری کوارٹرز میں کل کوارٹرز کی تعداد 395 ہے جن کی تفصیل تسمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جبکہ وحدت کالونی میں کل کوارٹرز کی تعداد 1828 ہے جن کی تفصیل تسمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) درست ہے کہ سرکاری رہائش گاہوں کی کمی کی وجہ سے سرکاری ملازمین کو رہائش گاہیں حاصل کرنے کے لئے انتظار کرنا پڑتا ہے الاٹمنٹ پالیسی کے پیرا 16 کے مطابق:

The allotment of Government owned residential accommodation will be made on the principle of "first come first served basis" in accordance with the list maintained by the Estate Office.

- (ج) درست ہے۔ بہتر رہائش گاہوں کی الاٹمنٹ کے لئے ملازمین کو شش کرتے رہتے ہیں جس کی وجہ سے محکمہ کو بہت زیادہ تعداد میں درخواستیں موصول ہوتی رہتی ہیں۔ تاہم ہر آفیسر یا ملازم کو اس کے استحقاق کے مطابق الاٹمنٹ کی جاتی ہے۔
- (د) اس ضمن میں عرض ہے کہ فی الحال معاشی حالات کے پیش نظر حکومت چوہدری اور وحدت کالونی میں کوئی رہائشی منصوبہ بنانے کا ارادہ نہ رکھتی ہے۔

پی پی ایس سی میں ملازمین کی تعداد دیگر تفصیلات

*2888: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) پی پی ایس سی کے آفس میں کل کتنے ملازمین کس کس گریڈ میں تعینات ہیں؟
- (ب) پی پی ایس سی کے دفتر میں گریڈ ایک سے گریڈ 16 تک کے کتنے ملازمین ایسے ہیں جو عرصہ پانچ سال یا اس سے زیادہ عرصہ سے اسی دفتر میں تعینات ہیں، نام، عہدہ، گریڈ اور مدت تعیناتی سے آگاہ کریں؟
- (ج) کیا حکومت ایسے ملازمین جو پانچ سال یا اس سے زائد عرصہ سے دفتر ہذا میں تعینات ہیں ان کو تبدیل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

- (الف) پنجاب پبلک سروس کمیشن میں کل ملازمین کی تعداد 333 ہے۔ علاوہ ازیں چیئر مین / ممبران کی تعداد 16 ہے ادارہ ہذا میں ایک سیکرٹری ہے جس کی تعیناتی ایس اینڈ جی اے ڈی حکومت پنجاب کرتی ہے۔ ملازمین کی سکیل کے حوالے سے تعداد درج ذیل ہے:-

بنیادی سکیل	تعداد	بنیادی سکیل	تعداد
بی ایس-1	38	بی ایس-11	10
بی ایس-2	47	بی ایس-14	60
بی ایس-3	02	بی ایس-15	05
بی ایس-4	07	بی ایس-16	27
بی ایس-5	16	بی ایس-17	35
بی ایس-7	45	بی ایس-18	20
بی ایس-9	19	بی ایس-19	02
		کل تعداد	333

(ب) پنجاب پبلک سروس کمیشن صوبائی حکومت کا ایک خصوصی آئینی ادارہ ہے۔ اس کے ملازمین (ماسوائے چیئرمین / ممبران اور سیکرٹری) اپنے بھرتی کرتے ہیں۔ ان ملازمین کی دوسرے محکمہ جات میں تبدیلی ممکن نہ ہے۔ البتہ ادارہ میں گریڈ 1 سے گریڈ 16 تک کے ان ملازمین کی تعداد جو پانچ سال یا اس سے زائد عرصہ سے دفتر ہذا میں تعینات ہیں۔ ان نام، عمدہ، گریڈ اور مدت تعیناتی سے متعلق تفصیلات انڈیکس (اے) میں تصدیق شدہ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ج) ماسوائے چیئرمین، ممبران اور سیکرٹری کے تمام دیگر افسران و اہلکاران پی پی ایس سی کے اپنے ملازمین ہیں۔ ان میں سے کسی کی دوسرے محکمہ جات میں تبدیلی زیر غور نہ ہے۔

لاہور: سرکاری رہائش گاہیں ناجائز قابضین سے خالی کروانے کے لئے اٹھائے گئے اقدامات و دیگر تفصیلات

*2984: جناب محمد عارف عباسی: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) اسٹیٹ آف سول سیکرٹریٹ پنجاب لاہور کے زیر کنٹرول کتنی سرکاری رہائشی کالونیاں کہاں کہاں پر ہیں، علیحدہ علیحدہ کالونی وار رہائش گاہوں کی تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟
(ب) 09-2008 کے دوران ان کالونیوں میں ناجائز قابضین سے کتنی سرکاری رہائش گاہیں خالی کروائیں اور ان سے کتنا کتنا پینل ریٹ وصول کیا، اگر نہیں کیا تو کیوں نیز اس کے ذمہ داران کون کون سے افسران و اہلکاران ہیں ان کے خلاف کیا کارروائی کی گئی، تفصیل ایوان کی میز پر رکھیں؟

(ج) مذکورہ عرصہ کے دوران اسٹیٹ آفیسر، مجسٹریٹ اور انسپکٹر نے کتنی دفعہ ناجائز قابضین سے رہائش گاہیں خالی کروانے کے لئے آپریشن کیا، اس کی تفصیل ایوان میں پیش کریں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) اس ضمن میں تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) 09-2008 میں ناجائز قابضین سے جو رہائش گاہیں خالی کروائی گئیں ان کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اور پینل ریٹ کی بابت تفصیل تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) اسٹیٹ آفیسر، مجسٹریٹ اور انسپکٹر اکثر و بیشتر GORs اور سرکاری کالونیوں کا دورہ کرتے ہیں۔ مذکورہ عرصہ کے دوران جو سرکاری رہائش گاہیں ناجائز قابضین سے خالی کرائی گئیں ان کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

پنجاب پبلک سروس کمیشن کے دفاتر دیگر تفصیلات

*3136: جناب احسن ریاض فقیانہ: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) پنجاب پبلک سروس کمیشن کے کتنے دفاتر کہاں کہاں ہیں؟
 (ب) ان کو سال 2011-12 اور 2012-13 کے دوران کتنی رقم سال وار فراہم کی گئی؟
 (ج) ان سالوں کے دوران کمیشن کو کتنی رقم کہاں کہاں سے حاصل ہوئی؟
 (د) ان سالوں کے دوران کتنی رقم امتحان دینے والے امیدواروں سے حاصل ہوئی؟
 (ه) کتنی رقم پی پی ایس سی کے افسران گریڈ 17 اور اوپر کو تنخواہوں ٹی اے / ڈی اے کی مد میں ادا کی گئی؟

(و) کتنی رقم پی پی ایس سی کے افسران کے زیر استعمال سرکاری گاڑیوں پر خرچ ہوئی؟

(ز) کتنی رقم پی پی ایس سی نے امتحانی سنٹرز کے کرایہ کی مد میں ادا کی؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

- (الف) پنجاب پبلک سروس کمیشن کا ہیڈ آفس لاہور اور دو ذیلی دفاتر راولپنڈی اور ملتان میں ہیں۔
 (ب) پنجاب پبلک سروس کمیشن کے دفاتر کے لئے سال 2011-12 میں - / 15,69,31,000 روپے اور 2012-13 میں - / 16,94,75,000 روپے کی رقوم فراہم کی گئیں۔
 (ج) سال 2011-12 میں فیسوں کی مد میں امیدواروں سے - / 16,53,09,000 روپے اور سال 2012-13 میں - / 15,92,93,835 روپے کی رقوم براہ راست قومی خزانے کے ہیڈ آف اکاؤنٹ C02101 میں جمع ہوئیں۔

- (د) سال 2011-12 میں - / 16,53,09,000 روپے اور سال - / 15,92,93,835 روپے کی رقوم براہ راست قومی خزانے کے ہیڈ آف اکاؤنٹ C02101 میں جمع ہوئیں۔ یہ تمام رقوم امتحان دینے والے امیدواروں سے فیس کی مد میں حاصل ہوئیں۔

(ہ) مندرجہ ذیل گوشوارہ گریڈ 17 اور اس سے اوپر کے افسران کی تنخواہیں اور ٹی اے ڈی اے برائے سال 2011-12، 2012-13 کی وضاحت کرتا ہے۔

سال	تنخواہ (چیئر مین اور ممبرز)	ٹی اے / ڈی اے (چیئر مین اور ممبرز)
2011-12	2,53,20,000/- روپے	4,58,577/- روپے
سال	تنخواہ (افسران گریڈ 20 تا 17)	ٹی اے / ڈی اے (افسران گریڈ 20 تا 17)
2011-12	1,28,35,000/- روپے	73,835/- روپے
ٹوٹل	3,81,55,000/- روپے	5,32,412/- روپے
سال	تنخواہ (چیئر مین اور ممبرز)	ٹی اے / ڈی اے (چیئر مین اور ممبرز)
2012-13	2,53,20,000/- روپے	8,35,737/- روپے
سال	تنخواہ (افسران گریڈ 20 تا 17)	ٹی اے / ڈی اے (افسران گریڈ 20 تا 17)
2012-13	20,88,7,000/- روپے	11,13,827/- روپے
ٹوٹل	4,62,07,000/- روپے	19,49,564/- روپے

(و) مالی سال 2011-12 اور 2012-13 میں پی پی ایس سی افسران کے زیر استعمال گاڑیوں پر پٹرول اور مرمت و دیکھ بھال کی مد میں ہونے والے اخراجات کی تفصیل حسب ذیل ہے:

سال	پٹرول	مرمت و دیکھ بھال
2011-12	70,42,606/- روپے	10,47,584/- روپے
سال	پٹرول	مرمت و دیکھ بھال
2012-13	90,52,651/- روپے	13,44,464/- روپے
ٹوٹل	16,095,257/- روپے	23,92,048/- روپے

(ز) پی پی ایس سی نے امتحانی سنٹرز کے کرایہ کی مد میں سال 2011-12 کے لئے -/42,26,641 روپے اور سال 2012-13 کے لئے -/80,74,158 روپے کی رقم ادا کیں۔

سال 2012-13 میں ناجائز قابضین سرکاری ملازمین

سے سرکاری رہائش گاہیں خالی کروانے کے لئے اٹھائے گئے اقدامات کی تفصیلات

*3333: محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال 2012-13 کے دوران اسٹیٹ آفس سول سکریٹریٹ پنجاب نے تمام سرکاری رہائشی کالونیوں میں ناجائز قابضین سے کتنی سرکاری رہائش گاہیں خالی کروائیں اور ان سے کتنا کتنا

- پینل ریٹ وصول کیا۔ اگر وصول نہیں کیا تو کیوں نیز اس کے ذمہ دار افسران و اہلکاران کون ہیں۔ ان کے خلاف کیا کارروائی عمل میں لائی گئی، تفصیل ایوان کی میز پر رکھیں؟
- (ب) مذکورہ بالا عرصہ کے دوران اسٹیٹ آفیسر، مجسٹریٹ اور متعلقہ انسپکٹر نے کتنی دفعہ ناجائز قابضین سے رہائش گاہوں سے قبضہ خالی کروانے کے لئے آپریشن کیا، اس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھیں؟
- (ج) اس وقت کتنے افسران و اہلکاران ایسے ہیں جو ابھی تک سرکاری رہائش گاہوں پر غیر قانونی قابض ہیں، ان کے خلاف کیوں کارروائی نہیں کی گئی؟
- (د) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ ناجائز قابضین اسٹیٹ آفیسر، مجسٹریٹ اور انسپکٹر کی ملی بھگت سے سرکاری رہائش گاہیں خالی نہیں کر رہے، اگر ایسا نہیں ہے تو ان کے خلاف کب تک کارروائی کی جائے گی؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

- (الف) سال 2012 میں 107 اور 2013 میں 65 رہائش گاہیں خالی کروائی گئیں جن کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ زیادہ تر الاٹمنٹوں نے مقررہ میعاد کے اندر ہی گھر خالی کر دیئے جن پر پینل ریٹ عائد کیا گیا ان کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

- (ب) اسٹیٹ آفیسر اور متعلقہ عملہ جی او آر اور سرکاری کالونیوں کا دورہ کرتے رہتے ہیں۔ مذکورہ سالوں کے دوران خالی کرائی گئی رہائش گاہوں کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

- (ج) اس ضمن میں عرض ہے کہ سرکاری رہائش گاہیں subject to vacation کی بنیاد پر الاٹ کی جاتی ہیں۔ مدت مقررہ پوری ہونے کے بعد رہائشی کو الاٹمنٹ پالیسی 1997 کی شق نمبر 35 کے تحت گھر خالی کرنے کے لئے 14 دن کانوٹس دیا جاتا ہے۔ بعد ازاں Recovery of Possession Ordinance, 1966 کے تحت سپیشل جوڈیشل مجسٹریٹ / ڈپٹی سیکرٹری چودہ دن کانوٹس بے دخلی جاری کرتے ہیں۔ اس عمل میں اکثر و بیشتر مقررہ میعاد سے اوپر بھی ایک دو ماہ لگ جاتے ہیں لیکن ان سے زبردستی گھر خالی کروائے جاتے ہیں۔ کچھ الاٹمنٹوں نے مختلف عدالت ہائے سے اپنے حق میں حکم امتناعی لے رکھے ہیں۔ ایسے گھروں

کی تفصیل تتمہ (ج) ایوان کی میر: پر رکھ دی گئی ہے۔ جو نہی حکم امتناعی خارج ہوں گے مذکورہ گھر واکزار کرائے جائیں گے۔

(د) یہ درست نہ ہے۔ البتہ ایسے گھر جن کے الاٹیوں نے مختلف عدالتوں سے اپنے حق میں حکم امتناعی لے رکھے ہیں جو نہی حکم امتناعی خارج ہوں گے مذکورہ گھر واکزار کرائے جائیں گے۔

لاہور: پنجاب سول آفیسرز میس سے متعلقہ تفصیلات

*3601: محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سول آفیسرز میس جی او آر-1 لاہور کو سال 11-2010، 12-2011، 13-2012 اور

14-2013 کے دوران کتنی رقم ہر سال کس کس مقصد کے لئے جاری ہوئی تھی؟

(ب) کیا اس رقم کا پیک اینڈ سیلنس ہے اگر ہاں تو اس کی ان سالوں کی تفصیل فراہم کریں؟

(ج) اس میس پر کتنے سرکاری ملازم کام کر رہے ہیں؟

(د) اس میس کے ممبران کی تعداد اس وقت کتنی ہے اور اس کے ممبران کون کون بن سکتے ہیں

اور اس کا طریق کار کیا ہے؟

(ه) کیا اس میس کے ممبران سے کوئی فیس وصول کی جاتی ہے تو کس حساب سے سالانہ ماہانہ وصول

کی جاتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) پنجاب سول آفیسرز میس کی مالی مشکلات کے ازالہ کے لئے 11-2010 تا 14-2013 کے

درمیان حکومت پنجاب کی طرف سے مندرجہ ذیل رقم عطیہ (گرانٹ-ان-ایڈ) جاری کی گئی:

سال	رقم
11-2010	= 0.900 ملین
12-2011	= 1.550 ملین
13-2012	= 1.000 ملین
14-2013	= 1.000 ملین

(ب) پنجاب سول آفیسرز میس کے باقی لازم کے مطابق چیف سیکرٹری پنجاب (جو بلحاظ عمدہ سول

آفیسرز میس کے چیئرمین بھی ہیں) پنجاب حکومت کے پانچ تاسات سینئر افسران پر مشتمل

انتظامی کمیٹی تشکیل دیتے ہیں۔ یہ کمیٹی سول آفیسرز میس کے تمام انتظامی، مالیاتی اور آپریشنل

- معاملات کی نگرانی کے علاوہ میس کی ممبر شپ کے معاملات بھی دیکھتی ہے۔ پنجاب فنانشل رولز کی دفعہ 8.15(1)(d) کی روشنی میں سول آفیسرز میس کی انتظامیہ ہر سال آڈٹ کو وصول شدہ گرانٹ این ایڈ کی رقم کے استعمال کا باقاعدہ سرٹیفکیٹ جاری کرتی ہے۔
- (ج) سول آفیسرز میس کی انتظامیہ نے میس کے معاملات چلانے کے لئے اپنے ملازم رکھے ہوئے ہیں۔ جنہیں میس انتظامیہ اپنے ذرائع سے تنخواہ ادا کرتی ہے۔ تاہم بسا اوقات S&GAD سے کچھ عملہ رعایتاً عارضی ڈیوٹی کے لئے بھی لیا جاتا ہے۔
- (د) سول آفیسرز میس کے ممبران کی تعداد 854 ہے۔
- سول آفیسرز میس کے بائی لاز کے مطابق اس کی ممبر شپ کی اہلیت کا معیار مندرجہ ذیل ہے:
- (1) حکومت پنجاب کے گریڈ 18 اور اس سے اوپر سکیل کے افسران اور وفاقی حکومت کے گریڈ 18 کے افسران جو پنجاب حکومت میں فرائض سرانجام دے رہے ہوں۔
 - (2) اعلیٰ عدلیہ کے جج صاحبان
 - (3) ریٹائرڈ چیف سیکرٹری صاحبان کے اہل خانہ
- (ہ) لاہور میں تعینات ممبران سے -/800 روپے ماہوار اور لاہور سے باہر تعینات ممبران سے مبلغ -/400 روپے ماہوار چندہ وصول کیا جاتا ہے۔

منسٹرز بلاک کی پرائیویٹائزیشن سے متعلق تفصیلات

*3605: جناب احمد شاہ کھکھ: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب نئے تعمیر شدہ منسٹرز بلاک کو نامعلوم وجوہات کی بناء پر پرائیویٹائز کرنا چاہتی ہے؟
- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت پنجاب کے بہت سارے دفاتر پرائیویٹ بلڈنگز میں قائم کئے گئے ہیں جن کا لاکھوں روپے ماہانہ کرایہ کی صورت میں ادا کیا جاتا ہے؟
- (ج) اس منسٹرز بلاک میں کن کن وزراء صاحبان اور افسران کے دفاتر قائم ہیں؟
- (د) کیا حکومت منسٹرز بلاک کو پرائیویٹائز کرنے کے اس میدان فیصلے کو عوامی مفاد میں واپس لینے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو وجوہات سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

- (الف) درست نہ ہے۔
- (ب) یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب نے سرکاری بلڈنگز کی کمی کی وجہ سے کچھ دفاتر پرائیویٹ بلڈنگز میں قائم کر رکھے ہیں۔
- (ج) منسٹر بلاک ابھی تکمیل کے آخری مراحل میں ہے۔ مکمل ہونے پر وزراء کو اس میں دفاتر الاٹ کئے جائیں گے۔
- (د) حکومت پنجاب منسٹر بلاک کو پرائیویٹائز کرنے کا فی الحال کوئی ارادہ نہیں رکھتی ہے۔

بینوولینٹ فنڈ سے ادا کی جانے والی گرانٹس میں تفاوت کا مسئلہ

*4074: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ بینوولینٹ فنڈ کی کٹوتی بی ایس-16 (گزیٹڈ) اور بی ایس-16 (نان گزیٹڈ) ملازمین کی برابر ہوتی ہے؟
- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ بی ایس-16 (گزیٹڈ) ملازمین کو ریٹائرمنٹ پر ویلفیئر گرانٹ جو ایک بنیادی تنخواہ کے برابر ہوتی ہے، دی جاتی ہے اور بی ایس-16 (نان گزیٹڈ) ملازمین کو نہیں دی جاتی؟

- (ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ بی ایس-16 (گزیٹڈ) اور بی ایس-16 (نان گزیٹڈ) ملازمین کی Monthly Grant, Special assistance, scholarships, funeral grant وغیرہ کی ادائیگی جو بینوولینٹ فنڈ سے کی جاتی ہے، اس میں بھی فرق ہے، تفصیل کے ساتھ ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

- (د) اگر درج بالا سوالات کے جوابات اثبات میں ہیں تو کیا حکومت بی پی-16 (نان گزیٹڈ) ملازمین کو بینوولینٹ فنڈ سے، Monthly Grant, Special assistance, scholarships funeral grant وغیرہ بی ایس-16 (گزیٹڈ) کے برابر کرنے نیز بی ایس-16 (نان گزیٹڈ) ملازمین کو ویلفیئر گرانٹ بھی بی ایس-16 (گزیٹڈ) کے مطابق دینے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ درست ہے کہ بینوولینٹ کی کٹوتی بی ایس۔16 (گزٹڈ) اور بی ایس۔16 (نان گزٹڈ) کی برابر ہوتی ہے جو کہ صوبائی سرکاری ملازم کی بنیادی تنخواہ کے تین فیصد کے برابر ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ بی ایس۔16 (گزٹڈ) ملازمین کو ریٹائرمنٹ پر الوداعی گرانٹ جو کہ بنیادی تنخواہ کے برابر دی ہوتی ہے الوداعی گرانٹ بمطابق پنجاب گورنمنٹ سرونٹس رولز ڈسبرسمنٹ 1966 دی جاتی ہے اور بی ایس۔16 (نان گزٹڈ) کو نہیں دی جاتی۔

(ج) ہاں یہ بھی درست ہے کہ بی ایس۔16 (نان گزٹڈ) اور بی ایس۔16 (نان گزٹڈ) کو جو گرانٹ دی جاتی ہے ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

گرانٹ

ماہانہ امداد	(BS 10-1)	(BS 15-11)	(BS 16-17)	(BS 18-19)	(BS 20 & above)
سکالرشپ ٹان گزٹڈ (BS 1-10)	1,300/- روپے	1,700/- روپے	3,500/- روپے	6,000/- روپے	8,000/- روپے
BS 1-15 فوت شدہ ملازمین	3,000/- روپے	3,000/- روپے	3,000/- روپے	3,000/- روپے	3,000/- روپے
کے لئے - 1500 روپے					
BS-16 & above	5,000/- روپے	14,000/- روپے	16,000/- روپے	16,000/- روپے	10,000/- روپے
تجسید و تکفین ٹان گزٹڈ - 4,000					

(د) پنجاب گورنمنٹ سرونٹس بینوولینٹ فنڈ آرڈیننس مزید یہ کہ صوبائی بہبود فنڈ بورڈ پنجاب گورنمنٹ سرونٹس آرڈیننس 1960 کے تحت قائم کیا گیا ہے۔ بہبود فنڈ سے صوبائی سرکاری ملازمین اور ان کے لواحقین کی مالی معاونت بذریعہ ماہانہ امداد سکالرشپ گرانٹ، شادی گرانٹ، الوداعی گرانٹ اور تجسید و تکفین گرانٹ کی ادائیگی کے لئے پنجاب گورنمنٹ سرونٹس بینوولینٹ فنڈ (ڈسبرسمنٹ) رولز 1965 اور پنجاب گورنمنٹ سرونٹس بینوولینٹ فنڈ پارٹ۔III (ڈسبرسمنٹ) رولز 1966 بنائے گئے۔ قوانین کیونکہ اس وقت کے حالات کے مطابق بنائے گئے تھے اسی چیز کو مد نظر رکھتے ہوئے صوبائی بینوولینٹ فنڈ بورڈ کے اجلاس مورخہ 05-03-14 کے ایک فیصلہ کے تحت ایک کمیٹی تشکیل دی گئی ہے جو کہ ان قوانین میں ترمیم کی سفارشات آئندہ اجلاس میں بورڈ کے سامنے پیش کرے گی۔ نیز سرکاری ملازمین بی ایس۔16 (نان گزٹڈ) کی درخواست پر محکمہ خزانہ سے راہنمائی طلب کی گئی تھی۔ محکمہ خزانہ نے advice دی ہے کہ بی ایس۔16 (گزٹڈ، نان گزٹڈ) ملازمین میں امتیاز ختم کیا جائے لہذا محکمہ خزانہ کی راہنمائی کی روشنی میں جلد ہی قواعد میں ترمیم کر دی جائی گی۔

پنجاب بینوولینٹ فنڈ سے ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ملازمین

کو ملنے والی سکالرشپ سے متعلق تفصیلات

*4135: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال 2011-12 اور 2013 میں پنجاب بینوولینٹ فنڈ سے ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ملازمین

کے کتنے بچوں کو کتنی رقم بطور سکالرشپ ادا کی گئی، تفصیلات سے ایوان کو آگاہ کیا کریں؟

(ب) سال 2011-12 اور 2013 میں پنجاب بینوولینٹ فنڈ سے ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کتنے

سرکاری ملازمین کی بچیوں کے لئے شادی گرانٹ جاری کی گئی، اس کی تفصیلات سے آگاہ

کریں؟

(ج) 2012 سے آج تک ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں پنجاب بینوولینٹ فنڈ کے لئے کتنے ملازمین کی

امداد کی، کتنی درخواستیں مسترد ہوئیں اور ان کی وجوہات کیا تھیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) سال 2011-12 اور 2013 میں پنجاب بینوولینٹ فنڈ سے ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ملازمین

کے بچوں کو بہود فنڈ سے جاری کئے گئے تعلیمی وظیفہ جات اور رقم کی تفصیل حسب ذیل ہے:

سال	تعلیمی وظیفہ جات	رقم (روپوں میں)
2011	1042	66,81,000/- روپے
2012	1004	95,51,500/- روپے
2013	1552	1,56,55,000/- روپے
کل تعداد	3598	کل رقم - 71,88,75,000/- روپے

(ب) سال 2011-12 اور 2013 میں پنجاب بینوولینٹ فنڈ سے ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ملازمین

کی بچیوں کو بہود فنڈ سے جاری کی گئی شادی گرانٹ کی رقم کی تفصیل حسب ذیل ہے:

سال	شادی گرانٹ	رقم (روپوں میں)
2011	640	41,02,000/- روپے
2012	347	55,99,000/- روپے
2013	319	56,85,000/- روپے
کل تعداد	1306	کل رقم - 15,38,60,000/- روپے

(ج) 2012 سے آج تک ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں پنجاب بینوولینٹ فنڈ کے لئے ملازمین کی جتنی

درخواستیں مسترد کی گئیں ان کی تفصیل مع وجہ استرداد گرانٹ وار حسب ذیل ہے۔

شادی گرانٹ

سال	مسترد شدہ درخواستوں کی تعداد	مسترد کئے جانے کی وجہ
2012	13	پنجاب بہبود فنڈ (ڈسبر سمٹ) رولز پارٹ II، 1966ء کے قاعدہ 4(a) کے تحت ایک سال کی میعاد کے بعد وصول ہونے والی درخواستیں قابل پذیرائی نہ ہیں لہذا
2013	08	مسترد کی گئیں۔ نیز شادی گرانٹ سرکاری ملازمین کو دوران سروس یا ریٹائرمنٹ کے پندرہ سال بعد تک دی جاتی ہے۔ (رول (i)(a) 4) مذکورہ رولز کی نقل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
2014	07	
کل تعداد	28	

کفن و دفن گرانٹ

سال	مسترد شدہ درخواستوں کی تعداد	مسترد کئے جانے کی وجہ
2012	03	پنجاب بہبود فنڈ (ڈسبر سمٹ) رولز پارٹ II، 1966ء کے قاعدہ 4(b) کے تحت ایک سال کی تاخیر سے وصول ہونے والی درخواستیں قابل پذیرائی نہ ہیں۔ لہذا مسترد کی گئیں نیز کفن و دفن گرانٹ ریٹائرمنٹ کے بعد نہ دی جاتی ہے۔ مذکورہ رولز کی نقل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
2013	08	
2014	05	
کل	16	

الوداعی گرانٹ

سال	مسترد شدہ درخواستوں کی تعداد	مسترد کئے جانے کی وجہ
2012	00	پنجاب بہبود فنڈ (ڈسبر سمٹ) رولز پارٹ II، 1966ء میں (نان گزیٹڈ) ملازمین کے لئے الوداعی گرانٹ کی Provision نہ ہے۔ مذکورہ رولز کی نقل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
2013	01	
2014	00	
کل تعداد	01	

ماہانہ گرانٹ

سال	مسترد شدہ درخواستوں کی تعداد	مسترد کئے جانے کی وجہ
2012	02	پنجاب بہبود فنڈ (ڈسبر سمٹ) رولز پارٹ II، 1966ء قاعدہ 4 (iv)(d) کے تحت ایسے ملازمین کی درخواستیں جو طبی وجوہات کی بناء پر (اے) کیٹگری میں ریٹائرڈ نہ ہوں نیز جن ملازمین کے بچے یا بہن بھائی 21 سال سے زیادہ عمر کے ہوں (رول (ii)(iii)(d) 4) ایسی تمام درخواستیں مسترد کی گئی ہیں، مذکورہ رولز کی نقل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
2013	01	
2014	02	
کل تعداد	05	

سکالرشپ گرانٹ

سال	مسترد شدہ درخواستوں کی تعداد	مسترد کئے جانے کی وجہ
2012	42	پنجاب بہبود فنڈ (ڈسبر سمٹ) رولز پارٹ II، 1966ء قاعدہ 4(C) کے تحت نان گزیٹڈ سرکاری ملازم کے صرف دو زیر تعلیم بچوں کو تعلیمی وظیفہ گرانٹ دی جاسکتی ہے۔ درخواست فارم پر سربراہ محکمہ کی تصدیق نہ ہو، سربراہ تعلیمی ادارہ کی تصدیق نہ ہو (رول (iv)(C) 4) حاصل کردہ نمبر 60 فیصد سے کم ہوں (رول (a)(i)(c) 4) یا مقررہ تاریخ کے بعد
2013	88	
2014	133	
کل تعداد	263	

درخواست موصول ہونے پر (رول (v) (c) 4) درخواست برائے تعلیمی
وظیفہ مسترد کی گئیں۔ مذکورہ رولز کی نقل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

پونچھ ہاؤس کالونی میں سرکاری گھروں کی الاٹمنٹ سے متعلقہ تفصیلات

*4187: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پونچھ ہاؤس کالونی (بی) بلاک میں یکم جنوری 2012 سے اب تک کون کون سے سرکاری
گھروں کی الاٹمنٹ کی مدت بعد از ریٹائرمنٹ ختم ہو چکی ہے۔ مدت ختم ہونے کے بعد کن
کن کو کتنے کتنے عرصہ کے لئے گرہیں پیڑڈ کے ساتھ مزید ایکسٹینشن دی گئی اور یہ اضافی
مدت کب ختم ہو گئی، ان الاٹیوں کے نام، عہدہ مع پتہ مکمل تفصیل دی جائے؟

(ب) پونچھ ہاؤس کالونی (بی) بلاک میں کتنے گھروں کو گرہیں پیڑڈ اور اضافی مدت ختم ہونے کے
بعد ان سے گھر خالی کر والئے گئے ہیں، تفصیل بتائی جائے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ پونچھ ہاؤس کالونی بی بلاک میں یکم جنوری 2012 سے اب تک کچھ
الاٹیوں کو آٹھ ماہ اضافی مدت ختم ہونے کے بعد بھی مزید ایک سال تک تمام رولز relax کر
کے extension دے دی گئی ہے۔ یہ مزید مدت کس قانون اور پالیسی کے تحت دی گئی ہے،
ان الاٹیوں کے نام و پتہ مع قانون و پالیسی کی تفصیل بتائی جائے؟

(د) کیا حکومت 135 (بی) پونچھ ہاؤس کالونی کے موجودہ رہائشی کو رولز relax کر کے مزید
ایکسٹینشن دینے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ه) اگر جز (د) کا جواب نہ میں ہے تو حکومت اصل حقدار کو اس کا حق دلانے کے لئے مذکورہ
رہائش کب تک خالی کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) پونچھ ہاؤس کالونی (بی) بلاک میں یکم جنوری 2012 کے بعد ریٹائرڈ ہونے والے تمام الاٹیوں
سے بمطابق الاٹمنٹ پالیسی گھر خالی کر والئے گئے ہیں۔

(ب) اس ضمن میں تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) یکم جنوری 2012 سے اب تک سوائے 135 (بی) پونچھ ہاؤس کالونی کے اس وقت کے الاٹی
امجد سعید کے علاوہ کسی کو بھی آٹھ ماہ کے بعد مزید ایک سال کی توسیع نہیں دی گئی۔ بلکہ ان
الاٹیوں کو گھر خالی کرنے کے نوٹس جاری کئے گئے اور ان سے سرکاری گھر خالی کروالئے

گئے۔ البتہ کوارٹر نمبر 135 (بی) پونچھ ہاؤس کالونی کے لئے وزیر اعلیٰ نے اپنے صوابدیدی اختیارات کے تحت آٹھ ماہ کے بعد مزید ایک سال تین ماہ کی توسیع دی جو کہ مورخہ 13-04-08 سے 14-07-07 تک تھی اور اس کو بھی مورخہ 14-09-17 کو خالی کر دیا گیا جس کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) نہیں بلکہ کوارٹر نمبر 135 (بی) پونچھ ہاؤس کالونی کے سابق الاٹی سے خالی کروا کر قبضہ نئے الاٹی سلطان مسعود احمد، اسسٹنٹ پنجاب اسمبلی کو دے دیا گیا ہے۔ کاپی تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) جواب جز (د) میں عرض کر دیا گیا ہے۔ کوارٹر نمبر 135 (بی) پونچھ ہاؤس کالونی کا قبضہ نئے الاٹی سلطان مسعود احمد، اسسٹنٹ پنجاب اسمبلی کو مورخہ 17.09.2014 کو دے دیا گیا ہے۔ محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میرے سوال کا جواب ہی نہیں آیا۔

جناب سپیکر: انہوں نے جواب دیا ہے اور اب ٹائم بھی ختم ہو چکا ہے۔

چودھری طاہر احمد سندھو (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! قانون کے مطابق ہر شہری کا equal right ہوتا ہے، پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے غلط جواب دیا ہے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ ذرا اس کو چیک کریں، کہیں آپ غلط بیانی میں ملوث نہ ہو جائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ایس اینڈ جی اے ڈی (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ویسے تو وقفہ سوالات ختم ہو چکا ہے۔ میں نے آئین، قانون اور پالیسی کے منافی کوئی جواب نہیں دیا ہے۔

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب سپیکر: اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں۔

جناب محمد توفیق بٹ: جناب سپیکر! ابھی پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے کہا کہ بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے لیکن میرا سوال آگے آرہا ہے جس میں لکھا ہے کہ جواب موصول نہیں ہوا۔ میں نے یہ سوال سات مہینے سے جمع کروایا ہوا ہے اس کا کیا بنے گا؟

جناب سپیکر: آپ کا سوال pending ہو گیا ہے جب اس محکمہ کی آٹرن آئے گی تو آپ کا سوال ضرور آئے گا۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! آپ نے مجھے کہا تھا کہ وقفہ سوالات کے بعد ٹائم دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: محترمہ! توجہ دلاؤ نوٹس کے صرف پندرہ منٹ ہوتے ہیں، مہربانی کریں۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! آج پاکستان بھر میں مظلوم کشمیریوں کی حمایت کے لئے یوم سیاہ منایا جا رہا ہے کیونکہ 27- اکتوبر 1947 کو ہندو فوج نے کشمیر میں داخل ہو کر وہاں حاکمانہ قبضہ کیا تھا۔۔۔

جناب سپیکر: دیکھیں، بہن! اس کا ایک طریق کار ہوتا ہے۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! ہم ان کے ساتھ آج اظہار یکجہتی کرنا چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی، اس کے لئے لکھ کر لائیں اور کوئی طریقہ اپنائیں، ایسے نہیں۔ اب مجھے توجہ دلاؤ نوٹس لینے دیں۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! میں نے اس سلسلے میں تحریک التوائے کار جمع کروائی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: جب وہ تحریک التوائے کار میرے پاس آئے گی تو میں آپ کو ضرور موقع دوں گا۔ یہ توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 611 میاں محمود الرشید صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس توجہ دلاؤ نوٹس کو dispose کیا جاتا ہے۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 603 میاں طارق محمود صاحب کا ہے جو pending ہوا تھا مسٹر صاحب! اس توجہ دلاؤ نوٹس کا جواب آچکا ہے؟

گجرات: اشتہاری ملزم کی فائرنگ سے شہریوں کے شدید زخمی ہونے

اور ملزم کی گرفتاری سے متعلق تفصیلات

(۔۔۔ جاری)

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خاں زادہ): جناب سپیکر! اس توجہ دلاؤ نوٹس کا جواب آچکا ہے۔ اس کیس میں جو ملزم تھا آپ نے کہا تھا کہ اس کو arrest کرنا ہے اور اس کی previous history of crime اس معزز ایوان کو بتانی ہے۔ اس اکرم نامی شخص کی پہلی واردات 1987 میں ہوئی تھی اور اس کے خلاف 307 کا مقدمہ بنا تھا۔ یہ گرفتار ہوا اور اس کے بعد اس کو release کیا

گیا کیونکہ اس کی bail ہو گئی تھی اور کورٹ نے اس کو ritually release کر دیا تھا۔ 1999 میں یہ ایک دفعہ پھر arrest ہو گیا تھا اور اس کے خلاف سیکشن 324 کے تحت کارروائی ہوئی۔ جب اس کا کیس کورٹ میں گیا تو وہاں پر یہ پھر release ہو گیا۔ 2007 کو جب اس نے شہر میں ہوائی فائرنگ کی تھی تو اس کو proclaim offender قرار دے دیا گیا تھا کیونکہ اس کو پکڑنے کے لئے کافی چھاپے مارے جارہے تھے لیکن یہ کسی کے ہاتھ نہیں لگا۔ یہ چھوٹی چھوٹی وارداتوں میں بھی منسلک رہا۔ میں جس توجہ دلائلوں کی اب بات کر رہا ہوں اس میں اس نے تصور حسین جس کے ساتھ اس کی بڑی پرانی دشمنی تھی کو قتل کر دیا۔ اس کی جائیداد تو ہم نے ضبط کر لی ہے۔ میں نے اس شخص کے متعلق پولیس آفیسر سے بڑی detail میں بات کی ہے انہوں نے کہا کہ ہم تقریباً تقریباً اس کے قریب پہنچ گئے تھے لیکن کسی نے مخبری کر کے اسے وہاں سے بھگادیا لیکن انہوں نے مجھے یقین دہانی کرائی ہے کہ ہم بڑی جلدی اس کو arrest کر لیں گے۔ جو نہی یہ arrest ہو جائے گا اگر اسمبلی سیشن ہو تو انشاء اللہ تعالیٰ میں اس کو اسمبلی میں ہی announce کر دوں گا۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ یہ اگلا توجہ دلائلوں نمبر 638 محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے۔ جی، محترمہ!

شیخوپورہ سے لاہور آنے والی وین کو روک کر ڈکیتی اور ڈاکوؤں

کے ہاتھوں دو افراد کی ہلاکت سے متعلقہ تفصیلات

638: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 20- اکتوبر 2014 روزنامہ "اوصاف" کی خبر کے مطابق شیخوپورہ سے لاہور آنے والی ویگن کو ڈاکوؤں نے فیکٹری ایریا میں روک کر لوٹ مار شروع کر دی۔ مزاحمت پر ڈاکوؤں کی فائرنگ سے دو افراد ہلاک ہو گئے اور ایک ڈاکو کو بھی دیہاتیوں نے ہلاک کر دیا؟

(ب) کیا اس واقعہ کا مقدمہ درج کر لیا گیا ہے، تفتیش اور ملوث افراد کی گرفتاری میں اب تک کیا پیشرفت ہوئی ہے، ایوان کو مکمل تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

جناب سپیکر: جی، کرنل صاحب!

وزیر تحفظ ماحول / داخلہ (کرنل) (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ: جناب سپیکر! محترمہ فائزہ احمد ملک کا یہ سوال ہے۔

(الف) انہوں نے روزنامہ "اوصاف" اخبار کا حوالہ دیا ہے۔ اس میں یہاں تھوڑی سی exaggeration ہے وہ یہ ہے کہ دو آدمی ہلاک نہیں ہوئے تھے بلکہ ایک آدمی ہلاک ہوا تھا اور کوئی ڈاکو بھی ہلاک نہیں ہوا تھا سارے بھاگ چکے تھے۔ یہ مورخہ 20-10-2014 کو ممسی نور حسین انجم ولد ولی محمد قوم کھوکھر، گلشن راوی بند روڈ لاہور کی تحریری درخواست تھی کہ وہ رات 9:00 بجے دیگر سواروں کے ہمراہ ویگن نمبر CR-3724 پر سوار ہو کر شیخوپورہ سے لاہور آ رہا تھا۔ ویگن کے ڈرائیور کا نام محمد محسن رضا ولد محمد اقبال تھا جب گاڑی بتی چوک پر پہنچی تو وہاں پر چار لوگوں نے اشارہ کر کے گاڑی روکی اور اپنے آپ کو سواری ظاہر کر کے گاڑی میں بیٹھ گئے۔ جب وہ گاڑی تھوڑی آگے گئی تو انہوں نے پستول نکال کر کے ڈرائیور کی کنپیٹی پر رکھ کر گاڑی رکوائی اور باقی ساتھیوں کو کہہ دیا کہ سواروں کی تلاشی لے کر پیسے چھین لو۔ گاڑی کے کنڈیکٹر احتشام نے اپنی طرف سے بڑی ہمداری کا مظاہرہ کیا اور وہ ایک ڈاکو کی طرف لپکا لیکن آپس کی ہاتھ پائی سے ڈاکو کا پستول چلا اور آگے فرنٹ سیٹ پر بیٹھی سواری کے سر پر گولی لگی جو موقع پر ہی فوت ہو گیا۔ احتشام اور وقاص فائرنگ سے زخمی ہو گئے۔ اس کے بعد جو نہی گاڑی تھوڑی آگے چلی، انہوں نے گاڑی روکی اور یہ لوگ اتر کر وہاں سے بھاگ پڑے۔

(ب) درخواست پر مقدمہ نمبر 14/1248 مورخہ 20-10-2014 کو مجرم 302/349 تپ تھا نہ فیکٹری ایریا میں نامعلوم ملزم کے خلاف درج کیا گیا۔ تفتیش برائے مقامی پولیس عمل میں لائی جا رہی ہے۔ نامعلوم ملزم کی گرفتاری کے لئے ڈی پی او آر نمبر 73665 مورخہ 25-10-2014 ایس پی انوسٹی گیشن کے حوالے کر دی گئی ہے جو کہ اس کی نگرانی کر رہے ہیں اور already چار لوگ شک میں پکڑے گئے ہیں جن کی تفتیش جاری ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ جو مجھے یقین دہانی کرائی گئی ہے کہ باقی سات آٹھ مسافر جو اس گاڑی میں تھے وہ ان کی شناخت کر سکتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ اگر اس قسم کے لوگوں کی شناخت پریڈ ہو جائے تو وہ گواہی دینے کے لئے حاضر ہوں گے تو میں امید کرتا ہوں کہ انشاء اللہ یہ کیس جلدی trace ہو جائے گا اور ہم ان لوگوں تک پہنچ جائیں گے۔

جناب سپیکر: اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 640 ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کی طرف سے ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ توجہ دلاؤ نوٹس dispose of کیا جاتا ہے۔ اب تحریک التوائے کار کا وقت شروع ہوتا ہے۔

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر! اگر آپ کی اجازت ہو تو میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔
جناب سپیکر: جی، بات ایک ہی کرنی ہے تو ضرور کر لیں اگر آگے بڑھیں گے تو میرے لئے دشواری ہوگی۔

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر! آج تک دو تین ماہ ہو گئے ہیں PAC-I کی میٹنگ طے بھی ہوئی، بے انتہا بزنس پڑا ہے اور 11-2010 کا بزنس بھی ابھی سامنے آتا ہے تو میرا کہنے کا مقصد ہے کہ اس سلسلے میں جس طرح ہمارے دوستوں کے resigns آچکے ہیں، آپ بے شک اپوزیشن میں سے جو دوسرے لوگ بیٹھے ہیں ایک چیئر مین nominate کر دیں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ اس کے بعد میرے پاس تشریف لائیں ہم ادھر بیٹھ کر اس کے بارے میں بات کر لیں گے۔

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر! بہت شکریہ

جناب سپیکر: آپ کی بھی مہربانی، شکریہ

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ اس طرف دلانا چاہتی ہوں کہ ہمارا پنجاب اسمبلی کا سیکرٹریٹ بہت دفعہ بہت ساری چیزیں resolutions، adjournment motions پر بہت ساری ایسی objections لگا کر reject کر دیتا ہے جن کو context کیا جاسکتا ہے۔

جناب سپیکر! میں نے کم عمر کی شادیوں پر مؤثر قانون سازی کے لئے پچھلے ہفتے بلکہ آج سے کوئی دس پندرہ دن پہلے ایک resolution دی تو مجھے کہا گیا کہ وہ reject کر دی گئی ہے کیونکہ اس پر قانون موجود ہے۔ میں نے کہا کہ ہماری بجٹ تقریر کے دوران اس پر حکومت پنجاب نے خود وعدہ کیا تھا کہ وہ یہ کرنا چاہتے ہیں۔ میں اس پر مؤثر قانون سازی کی بات کر رہی ہوں، میں نے دوبارہ قرارداد جمع کرائی ہے لیکن یہ تو کوئی طریقہ نہیں ہے کہ جن کے یہاں paid ملازم ہیں ان کی ہر ہفتے resolutions آتی ہیں، ہمارا یہاں کوئی والی وارث نہیں ہے اور باقی ممبران کو کوئی جگہ ہی نہیں ملتی۔
جناب سپیکر: جی، آپ کی قرارداد آئے گی۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! بڑی مہربانی۔
جناب سپیکر: جی، شکریہ۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! جمعہ والے دن میری دو تحریک التوائے کار تھیں معزز منسٹر اور معزز پارلیمانی سیکرٹری آپ کے چیمبر میں مجھ سے ملے ہیں۔ انہوں نے وعدہ کیا تھا کہ آج اس پر مفصل جواب ایوان میں دیں گے۔ میرے خیال میں معزز منسٹر اور معزز پارلیمانی سیکرٹری بھی ایوان میں موجود نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: یہ تو منگل تک کے لئے pending ہوئی تھیں۔
سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! sorry! بہت شکریہ۔
جناب سپیکر: شیخ صاحب! تحریک التوائے کار نمبر 984 پڑھئے گا۔
(اذان مغرب)

جناب سپیکر: نماز مغرب کے لئے 20 منٹ وقفہ کیا جاتا ہے۔
(اس مرحلہ پر نماز مغرب کی ادائیگی کے لئے اجلاس کی کارروائی 20 منٹ تک ملتوی کی گئی)
(نماز مغرب کے وقفہ کے بعد جناب سپیکر 5 بج کر 57 منٹ پر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

تحریک التوائے کار

جناب سپیکر: شیخ علاؤ الدین صاحب کی تحریک التوائے کار نمبر 984/14 ہے۔ جی، شیخ صاحب! آپ اپنی تحریک پیش کریں۔

گلوٹیاں موڑ، گوجرانوالہ سیالکوٹ روڈ پر قائم سٹون کرشنگ فیکٹریوں
کی وجہ سے بیشتر آبادی کھانسنے کی بیماری میں مبتلا

شیخ علاؤ الدین: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ گلوٹیاں موڑ، گوجرانوالہ سیالکوٹ روڈ پر قائم Stone Crushing Factories حقیقتاً گام کرنے والے مزدوروں میں موت بانٹ رہی ہیں۔ یہ فیکٹریاں گاؤں نٹ کلاں جو کہ گوجرانوالہ کے مشرق میں

30 کلو میٹر پر واقع ہے کی بیشتر آبادی جو کہ Stone Crushing کی وجہ سے ہمیشہ کے لئے سسک سسک کر موت کا انتظار کر رہی ہے۔ آج ایک گھر میں 9,9 اشخاص ہمیشہ کے لئے مریض ہو چکے ہیں۔ تمام آبادی مسلسل کھانسنے کی بیماری میں مبتلا ہے۔ روزی روٹی کے لالچ میں یہ مزدور یقینی موت سمجھنے کے باوجود کام پر مجبور ہیں اور محکمہ محنت اور تحفظ ماحول دُور دُور کہیں نظر نہیں آتے۔ بڑھتی ہوئی بیماری جس کو Silicosis کہا جاتا ہے کی کوئی ویکسین بھی نہ ہے۔ یہ فیکٹریاں اب سال انڈسٹریل اسٹیٹ میں بھی بننا شروع ہو گئی ہیں اور جہاں بھی یہ فیکٹریاں کام کر رہی ہیں اس میں کام کرنے والوں کے ساتھ ساتھ ارد گرد کے لوگ اور دوسری فیکٹریوں میں کام کرنے والے لوگ بھی متاثر ہو رہے ہیں۔ ماحول سے مجرمانہ چشم پوشی سے نسلوں کو مفلوج کیا جا رہا ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، پالیمانی سیکرٹری صاحب! اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کا جواب موصول ہو چکا ہے۔ شیخ علاؤ الدین صاحب کی زیر غور تحریک التوائے کار نہایت اہمیت کی حامل ہے جو مزدوروں کی حفاظت اور صحت کی بابت محکمہ محنت، محکمہ صحت اور محکمہ تحفظ ماحول سے متعلقہ ہے۔ گوجرانوالہ میں واقع Stone Crushing Units کے خلاف محکمہ تحفظ ماحول نے پنجاب Environment Protection Act 1997, amendment in 2012 کے تحت انکوائری اور آلودگی پھیلانے والے 14 Stone Crushing Unit کے خلاف مندرجہ بالا قانون کی زیر دفعہ (1) 16 کے تحت کارروائی کی اور ذاتی شنوائی کے بعد محکمہ تحفظ ماحول نے درج بالا فیکٹریوں کے خلاف زیر دفعہ 16 کے تحت Environment Protection Order جاری کئے۔ مقرر کی گئی میعاد کے بعد ان orders کے تحت جاری کردہ ہدایات کی تعمیل کی پڑھال کی گئی۔ مندرجہ بالا فیکٹریوں میں سے پانچ فیکٹریاں بند پائی گئیں اور باقی ماندہ 9 فیکٹریوں نے ای پی او میں دی گئی ہدایات پر عمل نہ کیا۔ نتیجتاً 9 فیکٹریوں کے خلاف استغاثہ جات مندرجہ بالا قانون کے تحت پنجاب ماحولیاتی ٹریبونل میں دائر کر دیئے گئے ہیں جو کہ تاحال زیر سماعت ہیں۔ علاوہ ازیں لاہور ہائی کورٹ میں ایک writ petition, Public Loyalty Gallop سے دائر کی گئی جس پر عدالتی کارروائی جاری ہے۔ اس petition کے ذریعے ضلع گوجرانوالہ میں مینہ طور پر اس crushing zone کی وجہ سے مزدوروں کی ہلاکت کو زیر بحث لایا گیا جو Quartz Stone Crushing Factories میں کام

کرتے تھے اس ضمن میں یہ وضاحت ضروری ہے کہ یہ لاعلاج بیماری ہے اور ایک عرصہ سے اس نیک کا اظہار کیا جا رہا تھا کہ اس بیماری کی وجہ سے صنعتی مزدوروں میں اموات ہو رہی ہیں۔ اس حوالے سے پہلے ڈیرہ غازی خان سے سردار جعفر خان لغاری جو اُس وقت ایم این اے تھے انہوں نے 2012 میں ایک writ petition دائر کی جس کے تحت انکوائری مجازاتھارٹی کے احکامات پر عمل میں لائی گئی اور اُس کے مطابق Quartz Stone Crushing Factory میں جو مزدور کام کرتے تھے اُن کو جو بیماریاں لاحق ہوئیں اُن کی تصدیق ہوئی اور ان بیماریوں کی وجہ سے وزیر اعلیٰ پنجاب کے احکامات پر ایک سپیشل کمیٹی قائم کی گئی اُس کمیٹی کی سفارشات کی روشنی میں Quartz Stone Crushing Factory میں کارکنوں کے تحفظ کے لئے ضروری اقدامات عمل میں لائے جا رہے ہیں۔ یہاں یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ فروری 2012 تک کارخانہ جات کے معائنے پر اُس وقت حکومت کی طرف سے پابندی تھی جو کہ 17- فروری 2012 کو موجودہ حکومت نے یہ پابندی اٹھالی اور اس ضمن میں فیکٹری انسپکٹر کو سخت احکامات جاری کئے گئے کہ وہ Quartz Stone Crushing Factory کا معائنہ کریں اور اپنی رپورٹ پیش کریں۔ مزید اس متعلقہ قانون میں ترمیم کر کے پانچ اور اس سے کم ملازمین والی Quartz Stone Crushing Factory کو رجسٹر کر کے ان کا بھی معائنہ بالخصوص Factories Act 1934 کے Chapter-III کے تحت کروایا گیا جو کہ ملازمین کی صحت و حفاظت سے متعلق ایک جامع chapter ہے اس کے تحت ایک check list بنائی گئی جو ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ Factory Act 1934 کے Chapter-III کے Section 31(3) کے تحت متعلقہ انسپکٹر نے خطرناک Quartz Stone Crushing Factories کو نوٹس جاری کئے کہ وہ اپنے کارخانے فی الحال بند کر دیں لیکن چند کارخانوں کے علاوہ باقی نے ان احکامات پر عمل نہ کیا۔ نتیجتاً مجاز عدالتوں میں اُن کے خلاف چالان دائر کر دیئے گئے۔ یہاں یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب کی جانب سے گوجرانوالہ کی طرح ڈیرہ غازی خان کے مختلف علاقوں میں فوت شدہ ورکرز کے لواحقین کے لئے ایک کروڑ دو لاکھ روپے کی compensation بھی جاری کی گئی ہے جو اُن کے قانونی وارثان کو ادا کر دی گئی ہے۔ مزید یہ کہ Commissioner Workman Compensation, Sheikhpura کی عدالت میں بھی 31 کیسز ڈگری ہوئے جن کے خلاف لاہور ہائی کورٹ میں پٹیلیس دائر ہوئیں ان پٹیلوں پر فیصلہ ہونے کے بعد ان پر بھی متعلقہ کارروائی کی جائے گی۔ اس کے علاوہ 72 ملین روپے کی لاگت سے سالانہ ترقیاتی منصوبہ جات محکمہ محنت کی جانب سے تجویز کئے گئے ہیں جس کے دوران

فیکٹریوں کی انسپکشن کو مؤثر بنانے کے لئے mobile laboratories بھی قائم کی جا رہی ہیں تاکہ منصوبہ بندی کے تحت ورکرز کی فلاح و بہبود کے لئے استعمال کیا جاسکے۔ اس کے علاوہ شیخوپورہ میں بھی مختلف حادثات ہوئے جن کے لئے بھی پروگرام ترتیب دے کر مزدوروں کی فلاح و بہبود کے لئے کام کیا جا رہا ہے۔ ضلع گوجرانوالہ کی رپورٹ کے مطابق شکایت مذکور کے حوالے سے ابھی تک اس سیل کو کوئی درخواست موصول نہیں ہوئی تاہم عدلیہ کی طرف سے ایک suo-moto notice لیا گیا جس کے تحت محکمہ سوشل سکیورٹی انڈسٹری اور محکمہ تحفظ ماحول کے ساتھ مل کر مشترکہ حکمت عملی ترتیب دی گئی اور Stone Crushing Factory کو پندرہ دن کے اندر اندر بند کرنے کے نوٹس Factory Act کے Section 33 کے تحت جاری کر دیئے گئے۔ تاہم مذکور نوٹسز کو نظر انداز کیا گیا اور انجام کار فیکٹری مالکان کے خلاف مجاز عدالت میں چالان داخل کر دیئے گئے ہیں۔ علاقہ مجسٹریٹ کی عدالت سے public nuisance کی درخواست بھی دائر کی جا چکی ہے۔ مزدوروں کے طبی معائنے کے لئے میڈیکل بورڈ بھی قائم کر دیا گیا ہے۔ فوت شدہ کارکنان میں کم تعداد ضلع گوجرانوالہ سے تعلق رکھتی ہے باقی کا تعلق سیالکوٹ سے ہے جہاں مزدوروں کی health and safety کو یقینی بنانے کے لئے ضروری اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں جن کی payment بروقت کی جائے گی اور مزدوروں کی صحت کو مد نظر رکھتے ہوئے متعلقہ قانون پر سختی سے عملدرآمد کرایا جائے گا۔

شیخ علاؤ الدین: جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کا مفصل جواب تو آگیا میں اس میں صرف ایک request کروں گا کہ ابھی پارلیمانی سیکرٹری صاحب فرما رہے تھے کہ Punjab Environmental Tribunal نے stay دیا ہوا ہے۔ میں آپ کے اور یہاں بیٹھے ہوئے وزراء کے علم میں لانا چاہتا ہوں کہ اس Punjab Environmental Tribunal کے stay کی وجہ سے ہی یہ مسئلہ بگڑ رہے ہیں اس پر توجہ دینی چاہئے۔ آپ یہ سن کر حیران ہوں گے کہ اس وقت پرانے ٹائروں سے ڈیزل بنایا جا رہا ہے اس میں بھی Punjab Environmental Tribunal نے stay دے دیا ہے اور یہ جتنا ڈیزل بن رہا ہے یہ لوگوں کی صحت کو تباہ کر رہا ہے اسی طرح یہ Stone Crushing Factories بھی لوگوں کی صحت کو تباہ کر رہی ہیں۔ آپ صرف یہ direction دے دیں کہ Punjab Environmental Tribunal نے جو stay دیئے ہوئے ہیں ان پر حکومت خاص توجہ دے ورنہ یہ stay چلتے جائیں گے اور یہ 2009 stay سے چل رہے ہیں۔ آپ دیکھ لیں کہ یہ کیا ہو رہا ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! ہم قواعد کے مطابق عدالتوں میں پیروی بھی کریں گے اور مروجہ قانون کے مطابق مکمل طور پر عملدرآمد بھی کرائیں گے۔ شکریہ

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ اب اگلی تحریک التوائے کار نمبر 14/986 ڈاکٹر محمد افضل، سردار وقاص حسن مؤکل، جناب احمد شاہ کھگہ کی طرف سے ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔ محترمہ حنا پرویز بٹ کی تحریک التوائے کار نمبر 14/995 ہے۔ جی، محترمہ!

غیر قانونی متوازی بنکاری کے ظلم و ستم سے مجبور

اور بے کس لوگوں کو پریشانی کا سامنا

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ پورے پنجاب اور خاص طور پر صوبائی دارالحکومت لاہور میں illegal parallel banking زور و شور سے جاری ہے۔ مجبور اور بے بس لوگوں کو انتہائی ظالمانہ شرح سود پر قرضے کے جال میں پھنسا یا جاتا ہے اور ان ساہوکاروں کے ظلم و ستم سے بے شمار لوگ پریشان ہیں۔ لوگ مجبوری کے عالم میں ان ساہوکاروں سے قرض لیتے ہیں پھر اس قرض پر لاکھوں روپیہ سود کی مد میں ادا کر دیتے ہیں لیکن وہ قرض وہیں کا وہیں کھڑا رہتا ہے۔ جب وہ غریب بے چارے اس قابل نہیں رہتے کہ وہ ان کو مزید سود ادا کر سکیں تو ساہوکار اپنے بد معاشوں کے ذریعے ان پر ظلم و ستم کے پہاڑ گرا دیتے ہیں ان کی جائیدادیں اور گھر تک گروی رکھ لیتے ہیں اور انہیں بچا دیتے ہیں۔ آئے روز ایسے واقعات کی بازگشت سنائی دیتی ہے لیکن ان مظالم کا کوئی تدارک نہیں ہوا۔ پچھلی اسمبلی نے اس کے خلاف قانون سازی بھی کی تھی تاکہ ان غریب اور بے بس لاچار لوگوں کو ان ظالم ساہوکاروں کے چنگل سے نجات دلائی جائے لیکن اس قانون سازی کا ان غریبوں کو کوئی فائدہ نہیں ہوا چونکہ اس پر جن اداروں نے عملدرآمد کرنا تھا وہ بھی ان ساہوکاروں سے اپنا حصہ بقدر جستہ وصول کرتے ہیں۔ ایسے واقعات اور پھر اس بارے میں قانون موجود ہونے کے باوجود متعلقہ اداروں کا اس پر عملدرآمد کر کے ایسے واقعات کی روک تھام نہ کرنے کی وجہ سے صوبہ بھر کے عوام میں شدید بے چینی اور اضطراب پایا جاتا ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! کیا اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے؟
پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کا جواب موصول نہیں ہوا۔ استدعا ہے کہ اس تحریک التوائے کار کو اگلے ہفتہ تک کے لئے pending کر لیا جائے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ اس تحریک التوائے کار کو next week تک pending کیا جاتا ہے۔ اب اگلی تحریک التوائے کار چودھری عامر سلطان چیمہ اور محترمہ خدیجہ عمر کی طرف سے ہے۔ جی، محترمہ!

ڈائریکٹر جنرل ہیلتھ آفس کی جانب سے خرید کی گئی انسٹھیزیا کے غیر معیاری ہونے کے باوجود کمپنی کو رقم ادا کرنا

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "نئی بات" مورخہ 26- اگست 2014 کی خبر کے مطابق ڈائریکٹر جنرل ہیلتھ آفس کے تحت پنجاب کے ڈی ایچ کیو ہسپتالوں کے لئے 65 لاکھ روپے سے مریضوں کو بے ہوش کرنے کے لئے خریدی گئی انسٹھیزیا (Isoflurane) کے غیر معیاری ہونے کے باوجود کمپنی کو ادائیگی کے معاملے پر نیب نے انکوائری شروع کر دی۔ ذرائع کے مطابق نیشنل ہیلتھ انسٹیٹیوٹ اسلام آباد کی رپورٹ میں بھی دوائی کو غیر معیاری قرار دیا گیا لیکن اس کے باوجود رقم کی ادائیگی کی گئی۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ نیب حکام اس تمام معاملے کی جانچ پڑتال کریں گے۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ دوائی کو ہسپتالوں میں یہ کہہ کر تقسیم کیا گیا کہ اس کی ڈی ٹی ایل رپورٹ پاکستان میں ممکن نہیں ہے لہذا ڈی ٹی ایل کرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ تاہم جی ایم میڈیکل سنٹر ڈپونے دوائی کی نیشنل ہیلتھ انسٹیٹیوٹ اسلام آباد سے رپورٹ کروائی تو دوائی غیر معیاری قرار دے دی گئی لیکن رپورٹ آنے سے قبل ہی ڈی جی ہیلتھ آفس نے اسے سرکاری ہسپتالوں میں تقسیم کر دیا اور کمپنی کو ادائیگی بھی کر دی گئی۔ قانون کے مطابق ڈی ٹی ایل رپورٹ آنے سے قبل کمپنی کو رقم ادا نہیں کی جاسکتی ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! کیا اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے؟
پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کا جواب موصول نہیں ہوا۔ استدعا ہے کہ اس تحریک التوائے کار کو بھی next week تک pending کر لیا جائے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ اس تحریک التوائے کار کو بھی next week تک pending کیا جاتا ہے۔
تحریک التوائے کار کا وقت ختم ہوتا ہے۔

سرکاری کارروائی

جناب سپیکر: اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر درج ذیل سرکاری کارروائی ہے۔

قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب کے قاعدہ 127 کے تحت

تحریک کا پیش کیا جانا

MR SPEAKER: Now, we take up the motion under Rule 127 of the Rules of Procedure of Provincial Assembly of the Punjab, 1997. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS

(Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I move:

"That leave be granted to move a Resolution under Article 128(2)(a) of the Constitution for extension of the NUR International University Lahore Ordinance 2014."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That leave be granted to move a Resolution under Article 128(2)(a) of the Constitution for extension of the NUR International University Lahore Ordinance 2014."

Now, the motion moved and the question is:

"That leave be granted to move a Resolution under Article 128(2)(a) of the Constitution for extension of the NUR International University Lahore Ordinance 2014."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Minister for Law may move the Resolution.

قرارداد

ہنگامی قانون NUR انٹرنیشنل یونیورسٹی لاہور 2014 کی میعاد میں توسیع

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS

(Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I Move!

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of the NUR International University Lahore Ordinance 2014 (XII of 2014), promulgated on 8th August 2014, for a further period of ninety days with effect from 6th November 2014."

MR SPEAKER: The Resolution moved is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of the NUR International University Lahore Ordinance 2014 (XII of 2014), promulgated on 8th August 2014, for a further period of ninety days with effect from 6th November 2014."

Now, the Resolution moved and the question is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of the NUR International University Lahore Ordinance 2014 (XII of 2014), promulgated on 8th August 2014, for a further period of ninety days with effect from 6th November 2014."

(The Resolution is passed.)

قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب کے قاعدہ 127 کے تحت
تحریک کا پیش کیا جانا

MR SPEAKER: Now, we take up the motion under Rule 127 of the Rules of Procedure of Provincial Assembly of the Punjab, 1997. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS

(Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I move:

"That leave be granted to move a Resolution under Article 128(2)(a) of the Constitution for extension of the Punjab Explosives (Amendment) Ordinance 2014."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That leave be granted to move a Resolution under Article 128(2)(a) of the Constitution for extension of the Punjab Explosives (Amendment) Ordinance 2014."

The motion moved and the question is:

"That leave be granted to move a Resolution under Article 128(2)(a) of the Constitution for extension of the Punjab Explosives (Amendment) Ordinance 2014."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Minister for Law may move the Resolution.

قراردادیں

ہنگامی قانون (ترمیم) دھماکا خیز مواد پنجاب 2014 کی میعاد میں توسیع

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS

(Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I Move:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of the Punjab Explosives (Amendment) Ordinance 2014 (XIII of 2014), promulgated on

18th August 2014, for a further period of ninety days with effect from 16th November 2014."

MR SPEAKER: The Resolution moved is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of the Punjab Explosives (Amendment) Ordinance 2014 (XIII of 2014), promulgated on 18th August 2014, for a further period of ninety days with effect from 16th November 2014."

Now, the Resolution moved and the question is

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of the Punjab Explosives (Amendment) Ordinance 2014 (XIII of 2014), promulgated on 18th August 2014, for a further period of ninety days with effect from 16th November 2014."

(The Resolution is passed.)

جناب سپیکر: آئین کے آرٹیکل-27 کے تحت قرارداد وزیر قانون میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن پاکستان کے آئین کے آرٹیکل (F) 37 میں دیئے گئے پالیسی اصول پر اطلاق کو یقینی بنانے کے لئے سفارش بارے آرٹیکل-27 کے تحت ایک قرارداد پیش کرے۔ محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

پالیسی اصول کی ترویج کے لئے وفاقی حکومت اور پارلیمنٹ سے آرٹیکل 27

کی کلاز-1 کی تیسری شرط کے تحت قانون سازی کا مطالبہ

وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ: "صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان وفاقی حکومت اور پارلیمنٹ سے اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ آئین کے آرٹیکل-27 کی کلاز-1 کی third proviso کے تحت قانون سازی کرے تاکہ آئین کے آرٹیکل (f) 37 میں وضع کردہ پالیسی اصول کی ترویج ممکن ہو سکے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان وفاقی حکومت اور پارلیمنٹ سے اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ آئین کے آرٹیکل 27 کی کلاز 1 کی third proviso کے تحت قانون سازی کرے تاکہ آئین کے آرٹیکل 37(f) میں وضع کردہ پالیسی اصول کی ترویج ممکن ہو سکے۔"

اس قرارداد کی مخالفت نہیں کی گئی ہے لہذا اب سوال یہ ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان وفاقی حکومت اور پارلیمنٹ سے اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ آئین کے آرٹیکل 27 کی کلاز 1 کی third proviso کے تحت قانون سازی کرے تاکہ آئین کے آرٹیکل 37(f) میں وضع کردہ پالیسی اصول کی ترویج ممکن ہو سکے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

مسودات قانون

(جوزیر غور لائے گئے)

مسودہ قانون (دوسری ترمیم) لوکل گورنمنٹ پنجاب 2014

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Local Government (2nd Amendment) Bill, 2014. First reading starts. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS

(Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr. Speaker! I move:

"That the Punjab Local Government (2nd Amendment) Bill 2014, as recommended by the Standing Committee on Local Government and Rural Development, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Local Government (2nd Amendment) Bill 2014, as recommended by the Standing Committee

on Local Government and Rural Development, be taken into consideration at once."

There is an amendment in this motion. The amendment is from Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Khawaja Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Makhdoom Syed Ali Akbar, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Rais Ibrahim Khalil Ahmed, Mrs Faiza Ahmed Malik, Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Khadija Umar, Mrs Baasima Chaudhary and Dr Syed Waseem Akhtar. Any mover may move it.

DR SYED WASEEM AKHTAR: Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Local Government (2nd Amendment) Bill 2014, as recommended by the Standing Committee on Local Government and Rural Development, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 31st December 2014."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Local Government (2nd Amendment) Bill 2014, as recommended by the Standing Committee on Local Government and Rural Development, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 31st December 2014."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS

(Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I oppose.

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! ویسے تو ہم سب کی یہ رائے ہے کیونکہ سپریم کورٹ کے فیصلے کی روشنی میں یہ amendment لائی جا رہی ہے اور یہ خوش آئند بات ہے لیکن ماضی میں 2013 کے ایکشن کا جو تلخ تجربہ ہے اس کو ہم ابھی تک face کر رہے ہیں، یہ بھی ایکشن کمیشن نے کیا تھا اور اب بھی

ظاہر ہے کوئی اور ایسی independent body نہیں ہے تو میں ساتھ ہی یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس ایوان کی طرف سے یہ opinion بھی جانی چاہئے کہ یہ جو لوکل کونسلز کی حلقہ بندیاں اب الیکشن کمیشن کرے گا اس کو بالکل مکمل غیر جانبداری کے ساتھ کرے اور انصاف کے تقاضوں کو پورا کرے۔ یہ بات الیکشن کمیشن کو سمجھنی چاہئے کہ اب اگر الیکشن کمیشن نے اس کے اندر کسی قسم کی ڈنڈی ماری تو انشاء اللہ جماعت اسلامی ان [*****] لہذا الیکشن کمیشن صحیح طریقے سے کام کرے۔ بہت شکریہ

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! ہم سب نے اس amendment کو go through کیا ہے اور جس طرح ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب نے بھی فرمایا کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ حکومت کا یہ صحیح سمت میں ایک اچھا قدم ہے۔ بے شک یہ سپریم کورٹ کے حکم پر ہی ہوا ہے لیکن پھر بھی ہم اس کو acknowledge کرتے ہیں۔ اس کے اندر ابھی بھی بہت زیادہ clarity کی ضرورت ہے کیونکہ ہم پچھلے ایک سال میں اس تجربے سے دو مرتبہ گزر چکے ہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ تمام وہ مسائل جو کہ ایک ووٹر اور candidate کو process complete کرنے میں درپیش آتے ہیں جیسا کہ last time حلقہ بندیاں ہو گئیں اور سارا process complete ہو گیا تو لوگوں سے nomination papers مانگ لئے اس میں جو مسائل اور تکالیف آئیں ان کا کسی طرح بھی اس بل میں سدباب نہیں لکھا گیا۔ اب میں آپ کو ایک چھوٹی سی مثال دیتا ہوں۔ اس بل کی کلاز (5) میں لکھا ہوا ہے کہ:

The Election Commission shall delimit a Union Council
into six wards for the election of members.

جناب سپیکر! الیکشن کمیشن کی اس وقت ایک ضلع کے اندر صرف اور صرف ایک یاد و افراد کی حد تک total capacity ہے۔ یہ ایک بہت بڑا task ہے جس کے لئے وہ ابھی equipped نہیں ہیں بے شک الیکشن کمیشن خود اپنے طور پر اس کے اندر کوئی لائحہ عمل بنالے۔ میرا خیال ہے اس پر کسی کو کوئی اعتراض نہیں لیکن کیا یہ اچھا نہ ہو گا کہ ہم اسمبلی ممبران اسمبلی کی طرف سے law pass کروائیں، اس کے اندر at least کچھ guidelines آجائیں کہ اس طریقے کو adopt کیا جائے گا، کوئی پیٹواری، کوئی سیکرٹری، یونین کونسل اور کوئی ٹی ایم اے اس میں دخل اندازی نہیں کر سکے گا اس لئے ہماری استدعا ہے کہ اچھے steps کے لئے اگر اس کو مزید بہتر کیا جاسکتا ہے تو ہمیں کر لینا چاہئے۔ شکریہ

جناب سپیکر: اور کوئی صاحب بولنا چاہیں گے؟ نہیں بولنا چاہتے۔ جی، لاء منسٹر صاحب!

* نجم جناب سپیکر صفحہ نمبر 614 الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب سپیکر! انہوں نے جو amendment دی تھی اس پر بات کرنے سے پہلے اس Bill کے حوالے سے بات کی ہے اس پر میں یہ کہنا چاہوں گا کہ سپریم کورٹ کے حکم کے مطابق پنجاب حکومت نے اس Bill کے ذریعے لوکل گورنمنٹ کی حد بندیوں کے اختیارات الیکشن کمیشن آف پاکستان کو تفویض کر دیئے ہیں۔ حکومت نے نہ صرف میونسپل کارپوریشن، ضلع کونسل اور میونسپل کمیٹی کی باہر والی حدود کا تعین کرنا ہے بلکہ یہ بتانا ہے کہ میونسپل کارپوریشن، میٹروپولیٹن کارپوریشن لاہور اور ضلع کونسل کے اندر کتنی تعداد میں یونین کونسلیں ہوں گی۔ یونین کونسلوں کی حد بندی کا اختیار الیکشن کمیشن کے پاس ہو گا۔ اسی طرح گورنمنٹ میونسپل کمیٹی کے وارڈ کی تعداد کا تعین کرے گی جبکہ وارڈ کی حد بندی الیکشن کمیشن کی ذمہ داری ہو گی۔ علاوہ ازیں ہر یونین کونسل کے اندر چھ وارڈز بنیں گی جن کی حد بندی بھی الیکشن کمیشن کرے گا۔ اسی طرح لوکل گورنمنٹ الیکشن کے لئے ووٹر لسٹیں بھی الیکشن کمیشن مرتب کرے گا جس کا اختیار بھی اس Bill کے ذریعے الیکشن کمیشن کو تفویض کیا گیا ہے۔ انہوں نے جو بات کی تھی اس حوالے سے میں نے ان کو Bill کے بارے میں بتایا ہے جبکہ ان کی amendment کے بارے میں یہی کہوں گا کہ Bill ہذا کو مستحضر کرنے کی ضرورت نہ ہے کیونکہ یہ Bill بطور آرڈیننس مورخہ 10-10-2014 کو نافذ کیا گیا اور اسی روز اس آرڈیننس کو محکمہ قانون کی ویب سائٹ پر مستحضر کر دیا گیا تھا جو آج تک حکومتی ویب سائٹ پر موجود ہے۔ بعد میں اسمبلی میں پیش ہونے پر یہ آرڈیننس ایک Bill کی شکل اختیار کر گیا ہے، متعلقہ افراد پہلے سے ہی اس قانون سے باخبر ہیں اور عوام کی طرف سے ایسی کوئی تجویز نہ آئی ہے کہ Bill ہذا میں ترامیم کی جائیں۔ مزید برآں Bill ہذا پر شینڈنگ کمیٹی اپنے منعقدہ ہر اجلاس میں پہلے ہی کافی غور و خوض کر چکی ہے اور مزید تشیر سے کسی فائدے کا امکان نہ ہے۔ ترمیم بلا جواز ہے لہذا مسترد فرمائی جائے۔

جناب سپیکر: کچھ الفاظ ایسے بھی ہیں جو حذف کرنے پڑیں گے۔ میرے خیال میں [****] اچھے نہیں ہیں جو ابھی استعمال کئے گئے ہیں۔ ان الفاظ کو کارروائی سے حذف کیا جاتا ہے۔ بہر حال اس کا اچھے طریقے سے جواب دیں تو یہی بہتر رہے گا۔

MR SPEAKER: The amendment moved and the question is:

"That the Punjab Local Government (2nd Amendment) Bill 2014, as recommended by the Standing Committee on Local Government and Rural Development, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 31st December 2014."

(The motion was lost.)

Now, the motion moved and the question is:

"That the Punjab Local Government (2nd Amendment) Bill 2014, as recommended by the Standing Committee on Local Government and Rural Development, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 3

MR SPEAKER: Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 4

MR SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 5

MR SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 5 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 6

MR SPEAKER: Now, Clause 6 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 6 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 7

MR SPEAKER: Now, Clause 7 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 7 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 8

MR SPEAKER: Now, Clause 8 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 8 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 9

MR SPEAKER: Now, Clause 9 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 9 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration.

Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR SPEAKER: Now the Long Title of the Bill is under consideration.

Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Now, third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS

(Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Local Government (2nd Amendment)

Bill 2014 be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Local Government (2nd Amendment)

Bill 2014 be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Local Government (2nd Amendment)

Bill 2014 be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed)

(نعرہ ہائے تحسین)

مسودہ قانون سٹریٹجک کوآرڈینیشن پنجاب 2014

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Strategic Coordination Bill 2014 (Bill No.22 of 2014). First reading starts. Minister for law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS

(Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Strategic Coordination Bill 2014, as recommended by the Standing Committee on Home Affairs, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Strategic Coordination Bill 2014, as recommended by the Standing Committee on Home Affairs, be taken into consideration at once."

There is an amendment in it. The amendment is from Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Khawaja Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Makhdoom Syed Ali Akbar, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Rais Ibrahim Khalil Ahmed, Mrs Faiza Ahmed Malik, Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Khadija Umar, Mrs Baasima Chaudhary and Dr Syed Waseem Akhtar. Any mover may move it.

CH AAMAR SULTAN CHEEMA: Sir, I move:

"That the Punjab Strategic Coordination Bill 2014, as recommended by the Standing Committee on Home Affairs, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 31st December 2014."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Strategic Coordination Bill 2014, as recommended by the Standing Committee on Home Affairs, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 31st December 2014."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS

(Mian Mujtaba Shuja-ur- Rehman): Mr Speaker! I oppose.

جناب سپیکر: جی، چیمہ صاحب!

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! آج کل اس ملک میں جیسے کہ دہشت گردی کی لہر ہے اور اس حوالے سے حکومت نے کوئی نہ کوئی پالیسی واضح کرنی ہے۔ یقیناً اس سلسلے میں حکومت وقت کا یہ فرض بھی بنتا ہے کہ وہ ایسی پالیسیاں اور strategies بنائے جس سے ایک عام شہری کو اس دہشت گردی کی وبا سے نجات اور ان معاملات کے حوالے سے اسے کوئی آگاہی حاصل ہو اور اسے تحفظ دیا جائے۔ اسے یقین دہانی کروائی جائے کہ حکومت اس کے ساتھ ہے اور forces بھی اس کا ساتھ دے رہی ہیں لیکن بد قسمتی یہ ہے کہ بل لاکر اس طرح کے بورڈ بنادیئے جاتے ہیں اور اس طرح کی چیزیں بنادی جاتی ہیں کیونکہ اگر اسے دیکھا جائے تو اس میں کوئی چیز واضح نہیں ہے۔ اس میں وزیر اعلیٰ کی سربراہی میں ایک بورڈ بنادیا ہے جس میں صوبائی اسمبلی کے دو ممبران اور پانچ ممبران باہر سے ہوں گے جو کہ بیوروکریسی کے حوالے سے ہوں گے اور پھر وہی پالیسیاں اور باتیں جواب بھی کم از کم ہوتی ہیں جن کا کوئی مقصد نہیں ہوتا کہ ہم کس طریقے سے ایک عام آدمی کو اور عوام کو ریلیف دے سکیں۔

جناب سپیکر! یہ صرف eye wash ہے کہ آپ اس طرح کے بل لاکر eye wash کر رہے ہیں کہ ہم نے عوام کے تحفظ کے لئے اس طرح کے بورڈ بنادیئے ہیں جو کہ ان پالیسیوں کو یکجا کریں گے اور یہ مختلف مہجنسیاں ہیں۔ بد قسمتی تو یہ ہے کہ ان سارے معاملات کو دیکھنے کے لئے مختلف مہجنسیاں کام کرتی ہیں اور ہر ایک کی اپنی اپنی رائے ہوتی ہے اور اس رائے کو یکجا کرنے کے لئے انہوں نے کہا ہے کہ سارے ایک جگہ بیٹھیں گے اور ہم وزیر اعلیٰ کی سربراہی میں ایسی strategy بنائیں گے تو کیا پہلے اس طرح کی میٹنگ نہیں ہوتی ہیں اور کیا پہلے اس طرح کی strategies نہیں بنائی جاتی تھیں؟ اس کا مطلب ہے کہ اس دہشت گردی کے حوالے سے جتنے بھی کام اب تک ہم کرتے رہے ہیں تو کیا پھر حکومت کی اتنی نالائقی تھی، کیا اس وقت انہیں گڈ گورننس کا خیال نہیں آیا کہ اس طرح کے بورڈ اور

کمیٹیاں پہلے تشکیل دی جاتیں جن سے ایک ہم آہنگی پیدا ہوتی۔ اب انہیں بنانے کا کیا مقصد ہے؟ میرے حساب سے یہ صرف ایک eye wash ہے اور اس کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔ عوام کو ریلیف دینے کی بجائے ایجنسیوں کو اور مشکل میں ڈال دیا جائے گا۔ مختلف ایجنسیوں کی رائے عامہ ہوتی ہے اور جو strategies بنانی پڑتی ہیں، جو دہشت گردی کی روک تھام کے لئے اقدامات اٹھانے پڑتے ہیں ان پر کوئی واضح معاملات بھی ہو سکیں۔ وزیر اعلیٰ کے پاس تو پہلے ہی ٹائم نہیں ہے تو اس سلسلے میں میری یہ گزارش ہے کہ بورڈ کا چیئرمین اگر منسٹر کو بنا دیا جاتا ہے تو کم از کم ان کے پاس اتنا وقت تو ہے کہ وہ اس کی دیکھ بھال کر سکتا ہے اور ایسی پالیسی لاسکتا ہے اسی لئے ہم نے یہ گزارش کی ہے کہ اس سارے سلسلے کو publish کیا جائے اور public opinion لی جائے کہ اس دہشت گردی کی لہر کو کس طریقے سے روکنا ہے اور کس طریقے سے حکومت کو اپنی گڈ گورننس دکھانی ہے۔ میرا خیال ہے کہ اس سے حکومت کو اپنی نالائقیوں دکھانے کا جو سلسلہ ہمیں نظر آتا ہے وہ مزید واضح ہوتا ہوا نظر آتا ہے۔ شکریہ

جناب سپیکر: ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! یہ جو ترمیم ہماری طرف سے آئی ہے کہ اسے مسترد کیا جائے تاکہ عوام الناس کی رائے اور stakeholders کی رائے اس کے اندر آجائے۔ ظاہر ہے کہ عوام الناس جو کہ اس کے اندر stakeholders ہیں، اس کے علاوہ لاء اینڈ آرڈر کے حوالے سے ہمارے مختلف ادارے ہیں، وکلاء ہیں جن کا اس حوالے سے بہت بڑا کردار موجود ہوتا ہے تو ان سب کا بھی opinion اس حوالے سے آجانا بہتر ہے۔ ویسے تو ہم یہ کہہ دیتے ہیں کہ ایک سٹینڈنگ کمیٹی ہماری بنی ہوئی ہے جہاں پر یہ بل گیا ہے اور اس پر غور و خوض ہوا ہے۔ جب ہم اسے پڑھتے ہیں تو اس میں لکھا ہوا ہے کہ:

He requested the committee that Bill may be recommended

to be passed by the Assembly.

تو ان کی request پر کمیٹی نے من و عنون ہی باتیں جو Bill کے اندر موجود تھیں، اس پر مینٹنگ کر لی، چائے پی، بسکٹ کھائے اور کہا کہ جی، یہ Bill پاس ہے اور اس کے بعد یہ اس اسمبلی کے اندر آجائے۔

جناب سپیکر! اس طرح کی جو serious legislation ہے، ظاہر ہے کہ اسے serious

انداز میں ہی لینا چاہئے اور اس پر ایک broader view اچھے طریقے سے لیا جانا چاہئے۔ ظاہر ہے کہ اس میں یہ بات بھی بڑی قابل غور ہے کہ وزیر اعلیٰ کس کس کمیٹی کو head کریں گے کیونکہ جب ساری

کی ساری چیزیں انہی کی طرف جارہی ہیں، ٹھیک ہے چیف ایگزیکٹو ہیں لیکن ماشاء اللہ یہ سارے وزراء بیٹھے ہیں جو کہ باصلاحیت ہیں جو کہ handle کر سکتے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: یہ ساری چیزیں نہیں جارہیں، آپ بھی جارہے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں گزارش یہ کر رہا ہوں کہ جب ساری چیزیں ایک آدمی میں مرکوز کریں گے اور اب بھی اسی وجہ سے پنجاب کے اندر پانچ چھ یونیورسٹیاں ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں، آپ کی suggestion آگئی۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! یونیورسٹیاں پچھلے دو تین ماہ سے وائس چانسلر سے محروم ہیں اور چیف منسٹر صاحب کی اتنی زیادہ مصروفیت ہے کہ وہ ساری چیزوں کو خود دیکھ نہیں سکتے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہوم منسٹر کو اس کمیٹی کا چیئر پرسن بنانا چاہئے اور ماشاء اللہ شجاع خانزادہ صاحب کو اس وقت ہوم ڈیپارٹمنٹ دیا گیا ہے جو کہ بڑے competent ہیں اور اچھے طریقے سے معاملات کو سمجھتے بھی ہیں۔ اس طرح ٹیم میں بھی حوصلہ پیدا ہوتا ہے اور جب ٹیم سارے اختیارات کے ساتھ move کرتی ہے تو یہ زیادہ بہتر ہو جاتا ہے۔ یہ ساری چیزیں ہیں جن پر غور و خوض کی ضرورت ہوتی ہے اور جب پبلک کے پاس اسے مشتعل کیا جائے گا تو بہت سے اچھے دماغ اس کے لئے بہت سی اچھی چیزیں دیں گے۔ اس کے بعد ان کو اکٹھا کرنے کے بعد پھر اسے دوبارہ قائمہ کمیٹی کے پاس بھیجا جاسکتا ہے اور پھر وہاں غور و خوض کرنے کے بعد اس میں بہتری ہو سکتی ہے۔ یہ جو کمیٹی وغیرہ بنائی گئی ہے اور ہوم منسٹر علیحدہ ہو بھی گیا ہے لیکن ان کا نام اس میں ڈالا ہی نہیں گیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس طرح کی جو چیزیں پبلک میں چلی جائیں گی تو ایک اچھی رائے کے ساتھ لوگ اپنی تجاویز دیں گے اور جب اس بل کو دوبارہ سینیٹنگ کمیٹی دیکھ لے گی تو اچھی اچھی تجاویز ہوں گی تو پنجاب کے عوام کے حوالے سے یہ زیادہ بہتر ہو جائے گا اور جو چیلنجز درپیش ہیں اس حوالے سے بھی بہتر ہو جائے گا۔ اب یہ جو صورتحال بنے گی کہ ہر کمیٹی کے چیئر مین وزیر اعلیٰ ہیں اور اس کمیٹی کا بھی انہیں ہی بنادیں گے تو اس حوالے سے ان کے پاس ٹائم نہیں ہوتا۔ یہ بہت ساری باتیں ہیں جو confusing ہیں اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم اس بل کو مشتعل کریں، اب ان ساری آراء کو اکٹھا کرنے کے بعد پھر کوئی اچھی قانون سازی لے کر آئیں۔

جناب سپیکر: محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ!

محترمہ خدیجہ عمر: شکریہ۔ جناب سپیکر! جس طرح میرے بھائیوں نے اس حوالے سے اظہار خیال کیا ہے اور میں یہ سمجھتی ہوں کہ یہ بہت sensitive معاملہ ہے اور بہت بڑی ذمہ داری کی بات ہے۔ اس طریقے سے اگر ہم بل لا کر اسے بالکل casually یہاں سے پاس کر دیں گے تو جیسے پہلے صوبے کے معاملات چل رہے ہیں اور پوری قوم کو پتا ہے تو اسی طریقے سے یہ معاملات اور بھی گھمبیر ہو جائیں گے۔ میری گزارش یہ ہے کہ جس طرح وزیر اعلیٰ کے پاس وقت ہوتا ہی نہیں ہے اور اسمبلی میں آنے کا ان کے پاس وقت نہیں ہوتا کہ وہ یہاں پر آکر ممبران کی باتیں سنیں۔ مجھے اس بات پر بڑی حیرانی ہے کہ کیا ان کے پاس competent لوگ نہیں ہیں کیونکہ ماشاء اللہ اتنے بڑے ایوان میں ان کے پاس اکثریت ہے تو کیا اتنی بڑی اکثریت کے باوجود ان کے پاس competent لوگ نہیں کہ ہر کمیٹی اور سٹینڈنگ کمیٹی کے چیئر پرسن وہ خود بن جاتے ہیں۔ اتنے لوگوں کو ساتھ بٹھا کر رکھنا میرے خیال میں بڑی insulting ہے۔ میری یہ گزارش ہو گی کہ ذمہ داریوں کو distribute کیا جائے تاکہ performance بہتر ہو سکے۔ یہی وجہ ہے کہ پنجاب حکومت کو ساتواں سال ہے اور آج تک کوئی محکمہ اپنی کارکردگی نہیں دکھاسکا کیونکہ کسی کے پاس اتھارٹی نہیں ہے اور ہر چیز وزیر اعلیٰ کے پاس ہے یا چند لوگوں کے پاس ہے۔ شکر الحمد للہ کہ ایک دو لوگ competent ہیں جن کی وجہ سے شاید اسمبلی کے معاملات چل رہے ہیں otherwise تو شاید یہ بھی نہ چل پاتے۔ میری گزارش یہ ہے کہ اس بل کو پبلک میں مشترکہ کیا جائے۔ اس طریقے سے نہ کیا جائے کیونکہ یہ اسمبلی ایک مقدس فورم ہے اور جب ہم یہاں بیٹھ کر legislation کرتے ہیں تو ہمارے اوپر بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ ہم جو اس طرح بل لے آتے ہیں جس کے اوپر بعد میں عملدرآمد کا بھی معاملہ سامنے آتا ہے اور اسی طریقے سے ان بلوں کی وقعت اور حیثیت بھی نہیں ہوتی۔ مہربانی کر کے اس پر غور کیا جائے اور سب کی آراء لی جائے اور اس کی ذمہ داری کو distribute کر کے دیا جائے تاکہ اس پر کوئی کام ہو سکے اور کوئی perform بھی کر سکیں۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب سپیکر! ان کی amendment مشترکہ کرنے کے حوالے سے ہے اگر انہوں نے اُس پر بات کی تو میں تھوڑا سا اس پر بتانا چاہوں گا۔ اس Bill کے بارے میں کہ یہ جو Bill ہے Provincial Security Council ہے ایک Punjab Strategic Coordination Board بنانا اس Bill کے تحت مقصود ہے جس سے باقی معاملات کے علاوہ ہشتنگردی کے خلاف اقدامات میں سب کی شمولیت کو یقینی بنانا ہے۔ اس عدالتی ڈھانچے سے ہشتنگردی کے خلاف

اقدامات کو پنجاب میں بہتر طریقے سے ادا کیا جاسکے گا تو ان کی amendment کے حوالے سے میں یہ کہوں گا کہ Bill ہذا کو مشتر کرنے کی ضرورت نہ ہے کیونکہ یہ Bill پہلے بطور ordinance مورخہ 09-06-2014 کو نافذ کیا گیا اس روز ordinance کو محکمہ قانون کی ویب سائٹ پر مشتر کر دیا گیا تھا۔ آج تک یہ حکومتی ویب سائٹ پر موجود ہے اور بعد میں اسمبلی میں پیش ہونے پر یہ ordinance ایک Bill کی شکل اختیار کر گیا۔ متعلقہ افراد پہلے سے ہی اس قانون سے باخبر ہیں اور عوام کی طرف سے کوئی ایسی تجویز نہ آئی ہے کہ Bill ہذا میں ترمیم کی جائے۔ مزید برآں Bill ہذا پر سٹینڈنگ کمیٹی اپنے منعقدہ اجلاس میں پہلے سے ہی کافی غور و خوض کر چکی ہے مزید تشریح سے کسی فائدہ کا امکان نہ ہے ترمیم بلا جواز ہے لہذا مسترد فرمائی جائے۔

MR SPEAKER: The amendment moved and the question is:

"That The Punjab Strategic Coordination Bill 2014, as recommended by the Standing Committee on Home Affairs, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 31st December 2014."

(The motion was lost.)

Now, the motion moved and the question is:

"That The Punjab Strategic Coordination Bill 2014, as recommended by the Standing Committee on Home Affairs, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 3

MR SPEAKER: Second reading starts. We take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 4

MR SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 5

MR SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 5 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 6

MR SPEAKER: Now, Clause 6 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 6 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 7

MR SPEAKER: Now, Clause 7 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 7 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 8

MR SPEAKER: Now, Clause 8 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 8 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 9

MR SPEAKER: Now, Clause 9 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 9 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 10

MR SPEAKER: Now, Clause 10 of the Bill is under consideration.
Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 10 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 11

MR SPEAKER: Now, Clause 11 of the Bill is under consideration.
Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 11 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 12

MR SPEAKER: Now, Clause 12 of the Bill is under consideration.
Since there is no amendment in it the question is:

"That Clause 12 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR SPEAKER: Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since
there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. There
is an amendment in it. The amendment is from Law Minister. He may
move it.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS

(Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I move:

That in Clause 1, for sub-Clause (3), the following be
substituted:

"(3) It shall come into force with effect from 7th September 2014."

MR SPEAKER: The motion moved is:

That in Clause 1, for sub-Clause (3), the following be substituted:

"(3) It shall come into force with effect from 7th September 2014."

The amendment moved and the question is:

That in Clause 1, for sub-Clause (3), the following be substituted:

"(3) It shall come into force with effect from 7th September 2014."

(The motion was carried.)

Now, the question is:

"That Clause 1 of the Bill as amended, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration.

Since there is no amendment in it the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, the Long title of the Bill is under consideration.

Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS**(Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman):** Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Strategic Coordination Bill 2014, as amended be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Strategic Coordination Bill 2014, as amended be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Strategic Coordination Bill 2014, as amended be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

(اذانِ عشاء)

مسودہ قانون مفت اور لازمی تعلیم پنجاب 2014

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Free and Compulsory Education Bill 2014. First reading starts. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS**(Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman):** Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Free and Compulsory Education Bill 2014, as recommended by the Standing Committee on Education, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Free and Compulsory Education Bill 2014, as recommended by the Standing Committee on Education, be taken into consideration at once."

There is an amendment in it. The amendment is from Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Khawaja Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Makhdoom

Syed Ali Akbar, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Rais Ibrahim Khalil Ahmed, Mrs Faiza Ahmed Malik, Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs Khadija Umar, Mrs Baasima Chaudhary and Dr Syed Waseem Akhtar. Any mover may move it.

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسیِ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، چودھری صاحب!

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! ہم نے اس میں amendment دی تھی کہ اس کو public opinion کے لئے منتشر کیا جائے لیکن چونکہ یہ Punjab Free and Compulsory Education کا Bill ہے اور ایک اچھا قدم ہے۔ جب چودھری پرویز الہی کی حکومت تھی تو ہم نے اُس وقت بھی فری ایجوکیشن کے لئے کتابیں وغیرہ دی تھیں اور میٹرک تک تعلیم بھی فری کی تھی۔ میں اپنی ترمیم کو withdraw کرتا ہوں اور ہم چاہتے ہیں کہ اس کو مل کر پیش کر لیں۔ اس میں ہمارے کچھ تحفظات ضرور ہیں لیکن اچھے purpose کے لئے ان تحفظات کو بھی میرا خیال ہے کہ مد نظر نہیں رکھنا چاہئے۔ اس میں کچھ چیزیں ایسی ہیں جیسے آپ نے پانچ سال سے سولہ سال تک کے بچوں کو compulsion کیا ہے اور والدین کی بھی ڈیوٹی لگائی ہے۔ اس میں یہ دیکھنا ہے کہ والدین کیسے کام کریں گے اور آپ ان کو کیسے compulsion کریں گے کہ بچے پڑھنے جائیں۔ اس کے باوجود یہ ایک اچھی سوچ، اچھا مقصد اور نیک قدم ہے کہ ہمارے ہاں تعلیم کو واضح کیا جائے پنجاب میں free and compulsory education ہونی چاہئے اس لئے ہم اس amendment کو واپس لیتے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: چونکہ یہ amendment withdraw کر لی ہے

Now, the motion moved and question is:

"That the Punjab Free and Compulsory Education Bill

2014, as recommended by the Standing Committee on

Education, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 3

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 4

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 5

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 5 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 6

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 6 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 6 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 7

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 7 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 7 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 8

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 8 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 8 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 9

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 9 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 9 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 10

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 10 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 10 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 11

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 11 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 11 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 12

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 12 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 12 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 13

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 13 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 13 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 14

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 14 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 14 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 15

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 15 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 15 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 16

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 16 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 16 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 17

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 17 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 17 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 18

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 18 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 18 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 19

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 19 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 19 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 20

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 20 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 20 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 21

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 21 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 21 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 22

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 22 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 22 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 23

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 23 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 23 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 24

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 24 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 24 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 25

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 25 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 25 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 26

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 26 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 25 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS

(Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Free and Compulsory Education Bill
2014, be passed."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Free and Compulsory Education Bill
2014, be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Free and Compulsory Education Bill
2014, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

(نعرہ ہائے تحسین)

بحث

جمہوریت سے متعلقہ قرارداد پر عام بحث اور رائے شماری

(--- جاری)

جناب ڈپٹی سپیکر: آج کے ایجنڈے کی اگلی item جمہوریت سے متعلق قرارداد پر عام بحث ہے، تحفظ جمہوریت کے لئے قرارداد مورخہ 20-اکتوبر 2014 کو پیش کی گئی تھی، اس قرارداد پر کافی ممبران نے بحث کی تھی اور آج اس پر رائے شماری ہوگی۔

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی کا یہ ایوان ملک میں کچھ عرصے سے جاری احتجاج کی آڑ میں

جمہوریت کے خلاف ہونے والی سازشوں کی نہ صرف پرزور مذمت کرتا ہے بلکہ

اس عزم کا بھی اظہار کرتا ہے کہ ان سازشوں کا بھرپور مقابلہ کیا جائے گا اور انہیں ناکام بنانے میں کوئی کسر نہ چھوڑی جائے گی۔
 یہ ایوان جمہوریت دشمن عناصر کی جانب سے ملکی مفاد کے منافی سرگرمیوں کو ملکی سلامتی اور بقا کے منافی تصور کرتا ہے۔ اس ایوان کی یہ متفقہ رائے ہے کہ جمہوریت کا تسلسل ہی ملکی ترقی اور سلامتی کا ضامن ہے۔ یہ ایوان منتخب وزیراعظم میاں محمد نواز شریف اور منتخب وزیراعلیٰ میاں محمد شہباز شریف پر اپنے بھرپور اعتماد کا اظہار کرتا ہے جن کی ولولہ انگیز قیادت میں ملک ترقی کی جانب گامزن ہو چکا ہے۔ یہ ایوان ان دونوں قائدین کو اپنی مکمل حمایت اور تائید کا یقین دلاتا ہے۔" (نعرہ ہائے تحسین)

(قرارداد منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہوا۔ اب اجلاس غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(49)/2014/1142. Dated: 30th October, 2014. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:

"In exercise of the powers conferred on me under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Mohammad Sarwar**, Governor of the Punjab, hereby prorogue the Provincial Assembly of the Punjab with effect from 27th October, 2014 (Monday) after the conclusion of the proceedings of the Assembly on that day.

**Dated Lahore, the
30th October, 2014**

**MOHAMMAD SARWAR
GOVERNOR OF THE PUNJAB"**

INDEX

	PAGE NO.
A	
AAMIR SULTAN CHEEMA, CH.	
-Leave of absence	265
ADJOURNMENT MOTIONS regarding-	
-Disclosure of scandal of using prohibited energizing medicines by female players of Punjab University	397
-Failure of District Governments of the Punjab in completing the schemes of rehabilitation of graveyards	477
-Victimization of citizens by Cancer due to permitting the factories to extract oil by burning tyres	479
BILLS (Discussed upon)-	
-The Punjab Free and Compulsory Education Bill, 2014	628
-The Punjab Local Government (Amendment) Bill, 2014 (Bill No.20 of 2014)	510 499
-THE PUNJAB REGISTRATION OF GODOWNS BILL, 2014	618
-The Punjab Strategic Coordination Bill, 2014 (Bill No. 22 of 2014)	385
Call attention Notice REGARDING	595
-DETAILS ABOUT MURDER OF A STUDENT IN BHAGTANWALA, SARGODHA	583
questions REGARDING-	525
-Details about allotment of government residences in Poonch House Colony Lahore (<i>Question No. 4187*</i>)	80
-Number of quarters in Chauburji and Wahdat Colony Lahore and other details (<i>Question No. 2824*</i>)	
QUORUM-	
-Indication of quorum of the House during session held on 24 th October, 2014	
Resolution REGARDING-	
-Condemnation of conspiracy against democracy under cover of protest	
ABDUL RAUF MUGHAL, MR.	
Resolution REGARDING-	95
-Condemnation of conspiracy against democracy under cover of protest	

	PAGE
	NO.
ABDUL RAZZAQ DHILLON, CH.	
Report (<i>LAID IN THE HOUSE</i>) REGARDING-	
	382
-THE PUNJAB LOCAL GOVERNMENT (SECOND AMENDMENT) BILL, 2014 (BILL NO.28 OF 2014)	
ABU HAFS MUHAMMAD GHIYAS-UD-DIN, MR.	
DISCUSSION On-	
-Resolution about democracy	411
ADJOURNMENT MOTIONS regarding-	
-Absence of staff in Allied Hospital and DHQ Hospital Faisalabad	274
-Anxiety amongst helpless people because of illegal parallel banking	605
-Anxiety amongst people due to shifting the zonal office of Excise Department from G.T Road Baghbanpura to Empress Road Lahore	279
-Anxiety amongst the government servants of district Mianwali due to keeping the application for Dowry Fund pending by Benevolent Fund Department	170
-Apprehension of breaking out epidemics due to spreading dirty water by defective management of TMA Layyah	483
-Apprehension of shortage of flour due to hoarding in Sargodha City	169
-Breaking out cough in the locality due to stone crushing factories in Galotian Morr Gujranwala Sialkot Road	601
-Delay in constitution of Local Zakat Committees in the Punjab due to carelessness of government	175
-Demise of mother and daughter due to overturn of a rickshaw at Defence Morr	399
-Deprivation of common man from benefits in result of finishing Cattle Market Fee	401
-Disclosure of bribery and corruption in Patwar Offices of Gujrat	485
-Disclosure of embezzlement in contracts of LED lights in Lahore	171
-Disclosure of illegal admissions in medical colleges of the province	395
-Disclosure of receiving heavy amount from Patwaries by Revenue Officer tehsil Kharian against allotment of favorite circles	398
-Disclosure of scandal of supply of expired meat due to carelessness of Food Department	487
-Disclosure of scandal of using prohibited energizing medicines by female players of Punjab University	397
-Failure of Environment Protection Department in taking action against factories and vehicles producing pollution	176
-Failure of District Governments of the Punjab in completing the	

	PAGE
	NO.
schemes of rehabilitation of graveyards	477
-Fraudulently transfer of land of Bhratri Trust Layyah	278
-Increase in pollution due to burning tyres and powder-coal in factories of Karol Ghati Band Road Lahore	177
-Increase in pollution in Lahore	282
-Nonfunctional condition of Itwar Bazars established in Lahore due to carelessness of District Administration	75
-Payment to company by Dy. Director Health despite of supply of substandard medicine of anesthesia	606
-Plunder and tax-shirking by marriage halls in the province	391
-Problems in getting the victims of flood to safe place due to breaking embankment of Moza Aliani of Thal Layyah	481
-Openly sale of spurious commodities in "Itwar Bazar" of Wahdat Road Lahore	174
-Victimization of citizens by Cancer due to permitting the factories to extract oil by burning tyres	479
AGENDAS FOR THE SESSIONS HELD ON-	
-20 th October, 2014	3
-21 st October, 2014	106
-22 nd October, 2014	192
-23 rd October, 2014	307
-24 th October, 2014	418
-27 th October, 2014	530
AHMAD SHAH KHAGGA, MR.	
questions REGARDING-	
-Construction and repair of road from Pakpattan to Kameerwala in district Pakpattan (<i>Question No. 800*</i>)	37
-Construction of road from Pindi Bakh to Punanwal district Jhelum (<i>Question No. 29*</i>)	25
-Details about privatization of Ministers Block Civil Secretariat Lahore (<i>Question No. 3605*</i>)	590
-Details about sale of meat of sick animals in Lahore (<i>Question No.81</i>)	377
AHMED KHAN BHACHER. MR.	
questions REGARDING-	68
-Details about illegal sale of dangerous chemicals (<i>Question No. 122</i>)	
-Details about operation taken against encroachments in Municipal Town Haveli Lakha, district Okara (<i>Question No. 1583*</i>)	61
AHMED SAEED, QAZI	
questions REGARDING-	
-Land of Muslim Auqaf in district Faisalabad and other details (<i>Question No. 2081*</i>)	426

	PAGE
	NO.
-Land of Muslim Auqaf in district Lahore and other details (<i>Question No. 2080*</i>)	425
-Worst condition of sewerage and water supply in Arif Town, district Rahim Yar Khan (<i>Question No. 1568*</i>)	60
Resolution REGARDING-	82
-Condemnation of conspiracy against democracy under cover of protest AHMED YAR HUNJRA, MALIK	
question REGARDING-	
-Details about Sheikhu Sugar Mill district Muzaffargarh (<i>Question No. 3133*</i>)	358
AKHTAR ALI, BAO	
ADJOURNMENT MOTION regarding-	
-Anxiety amongst people due to shifting the zonal office of Excise Department from G.T Road Baghbanpura to Empress Road Lahore	279
questions REGARDING-	
-Details about establishment of Punjab Arts Council (<i>Question No. 4889*</i>)	142
-Details about legislation for awarding rigorous punishment to sellers of meat of dead and sick animals (<i>Question No. 3000*</i>)	342
-Details of action taken against fake cold drinks factories in Lahore (<i>Question No. 2997*</i>)	339
	72
Report (LAI D IN THE HOUSE) REGARDING-	101
-THE PUNJAB OVERSEAS PAKISTANI COMMISSION BILL, 2014 (BILL NO.23 OF 2014)	
Resolution REGARDING-	
-Condemnation of conspiracy against democracy under cover of protest ALI ASGHAR MANDA, CH. (Parliamentary Secretary for S & GAD)	
Answers to the questions REGARDING-	
-Details about allotment of government residences in violation of rules (<i>Question No. 3332*</i>)	564302
-Details about allotment of plot/house by PGSHF to Government Servants (<i>Question No. 1142*</i>)	546
-Details about officers occupants of government residents in GOR-I,II,III (<i>Question No. 2701*</i>)	550
-Details about performance of Magistrate posted in Estate Office Civil Secretariat Lahore (<i>Question No. 298*</i>)	537

	PAGE
	NO.
-Illegal possession over state land in Wahdat Colony with the help of Estate Officer (<i>Question No. 1233*</i>)	560
-Number of employees posted in Estate Office Civil Secretariat Lahore and other details about irregularities therein (<i>Question No. 1458*</i>)	555
-Period of posting of the Magistrate posted in Estate Office Civil Secretariat Lahore and other details (<i>Question No. 299*</i>)	540
ALI RAZA SHAH, MAKHDoom, SYED	
-Leave of absence	263
ALI SALMAN, MR.	
-Leave of absence	269
ALIA AFTAB, DR.	
-Leave of absence	270
ALLAUDDIN, SHEIKH	
ADJOURNMENT MOTIONS regarding-	
-Breaking out cough in the locality due to stone crushing factories in Galotian Morr Gujranwala Sialkot Road	601
-Disclosure of illegal admissions in medical colleges of the province	395
-Disclosure of scandal of supply of expired meat due to carelessness of Food Department	487
-Fraudulently transfer of land of Bhratri Trust Layyah	278
-Increase in pollution in Lahore	282
-Plunder and tax-shirking by marriage halls in the province	391
questionS REGARDING-	
-Details about provision of transport to ladies in district Kasur (<i>Question No. 1041*</i>)	239
-Illegal possession over state land in Wahdat Colony with the help of Estate Officer (<i>Question No. 1233*</i>)	559
-Number of employees posted in Estate Office Civil Secretariat Lahore and other details about irregularities therein (<i>Question No. 1458*</i>)	554
	238
-STEPS TAKEN FOR CONTROL OVER AIR POLLUTION CAUSED BY SMOKE PRODUCING VEHICLES IN KASUR (QUESTION NO. 1040*)	
	182
Resolution REGARDING-	
-Demand for taking effective measures for saving young Generation from intoxicants	
AMJAD ALI JAVAID, MR.	
questions REGARDING-	
-Corruption in payment of grants from Benevolent Fund (<i>Question No.4074*</i>)	591

	PAGE
NO.	
-Details about dilapidated roads in PP-86, Toba Tek Singh (<i>Question No. 1103*</i>)	39
-Details about land of Auqaf Department in Toba Tek Singh (<i>Question No. 3568*</i>)	444
-Details about mosques and shrines under administrative control of Auqaf Department in Toba Tek Singh (<i>Question No. 3567*</i>)	441
-Details about policy for construction of godowns for preservation of food (<i>Question No. 3565*</i>)	366
-Details about scholarship grants paid to employees out of Benevolent Fund in district Toba Tek Singh (<i>Question No. 4135*</i>)	593
-Details about wheat godowns in Toba Tek Singh (<i>Question No. 3566*</i>)	367
ASIF MEHMOOD, MR.	
questions REGARDING-	
-Details about operation taken against smoke releasing vehicles in Rawalpindi (<i>Question No. 1036*</i>)	237
-Issuance of Route Permits and detail of income therefrom in district Rawalpindi (<i>Question No. 1035*</i>)	236
ATTA MUHAMMAD KHAN MANEKA, MIAN (<i>Minister for Auqaf</i>)	
Answers to the questions REGARDING-	
-Agricultural land of Auqaf Department in district Sahiwal and other details (<i>Question No. 2936*</i>)	468
-Commercial and agricultural land of Auqaf Department in Faisalabad and other details (<i>Question No. 3122*</i>)	469
-Details about agricultural/commercial land of Auqaf Department in PP-222, district Sahiwal (<i>Question No. 3542*</i>)	439
-Details about construction of Darbar Hazrat Baba Buleh Shah (R.A) Kasur (<i>Question No. 2555*</i>)	463
-Details about Darbar Kameer Muhammad Panah (RA) , district Sahiwal (<i>Question No. 3540*</i>)	436
-Details about illegal occupants of Auqaf Land in Lahore (<i>Question No. 843*</i>)	448
-Details about income from properties, mosques and shrines of Auqaf Department in district Faisalabad (<i>Question No. 3383*</i>)	471
-Details about land of Auqaf Department in district Mianwali (<i>Question No. 3392*</i>)	474
-Details about land of Auqaf Department in Lahore (<i>Question No. 13*</i>)	423
-Details about land of Auqaf Department in Toba Tek Singh (<i>Question No. 3568*</i>)	445
-Details about mosques and shrines under administrative control of Auqaf Department in Toba Tek Singh (<i>Question No. 3567*</i>)	441
-Details about procedure for disposing of the old damaged papers of Quran-e-Pak (<i>Question No. 2109*</i>)	457

	PAGE
	NO.
-Details about property of Hazrat Mian Meer (R.A) located in New Anarkali Lahore (<i>Question No. 2519*</i>)	462
-Details about shrines and attached property under administrative control of Auqaf Department in Lahore and Multan division (<i>Question No. 3458*</i>)	475
-Details about shrines in PP-144, Lahore (<i>Question No. 1977*</i>)	454
-Details about shrines, mosques and other property of Auqaf Department in PP-68, Faisalabad (<i>Question No. 3382*</i>)	469
-Details about theft of Nalain-e-Pak from Badshahi Mosque Lahore (<i>Question No. 2625*</i>)	464
-Details about vacant land of Auqaf Department in area of Jatoi, Muzaffargarh (<i>Question No. 3502*</i>)	431
-Details about worst condition of Jamia Masjid Sadiq Bahawalpur (<i>Question No. 1912*</i>)	453
-Land of Muslim Auqaf in district Faisalabad and other details (<i>Question No. 2081*</i>)	427
-Land of Muslim Auqaf in district Lahore and other details (<i>Question No. 2080*</i>)	425
-Land of Muslim Auqaf in PP-160, Lahore and other details (<i>Question No. 844*</i>)	449
-Number of cash boxes placed in Datta Darbar Lahore and other details (<i>Question No. 2926*</i>)	466
-Number of circles/zones of Auqaf Department in Lahore and other details (<i>Question No. 1875*</i>)	451
-Number of employees of Auqaf Department in district Sahiwal and other details (<i>Question No. 2935*</i>)	467
-Number of mosques and shrines in district Faisalabad and other details (<i>Question No. 2104*</i>)	456
-Number of mosques and shrines under administrative control of Auqaf Department in PP-128, Sialkot (<i>Question No. 3367*</i>)	429
-Number of mosques under administrative control of Auqaf Department in Bahawalpur and other details (<i>Question No. 2015*</i>)	455
-Number of mosques under administrative control of Auqaf Department in district Lahore and other details (<i>Question No. 1806*</i>)	450
-Number of shrines and mosques in district Narowal and other details (<i>Question No. 2241*</i>)	459
-Number of shrines under administrative control of Auqaf Department in district Mianwali and other details (<i>Question No. 3389*</i>)	473
-Number of shrines under administrative control of Auqaf Department in Lahore and other details (<i>Question No. 3420*</i>)	474
-Procedure for registration of mosques and other details (<i>Question No. 2108*</i>)	457
-Reasons for not adopting Khanqah Shah Suleman Peer Pathan Tonsa Sharif by Auqaf Department and other details (<i>Question No. 2428*</i>)	460
AUQAF DEPARTMENT-	

	PAGE
	NO.
questions REGARDING-	
-Agricultural land of Auqaf Department in district Sahiwal and other details (<i>Question No. 2936*</i>)	467
-Commercial and agricultural land of Auqaf Department in Faisalabad and other details (<i>Question No. 3122*</i>)	468
-Details about agricultural/commercial land of Auqaf Department in PP-222, district Sahiwal (<i>Question No. 3542*</i>)	439
-Details about construction of Darbar Hazrat Baba Buleh Shah (R.A) Kasur (<i>Question No. 2555*</i>)	462
-Details about Darbar Kameer Muhammad Panah (RA) , district Sahiwal (<i>Question No. 3540*</i>)	436
-Details about illegal occupants of Auqaf Land in Lahore (<i>Question No. 843*</i>)	448
-Details about income from properties, mosques and shrines of Auqaf Department in district Faisalabad (<i>Question No. 3383*</i>)	470
-Details about land of Auqaf Department in district Mianwali (<i>Question No. 3392*</i>)	473
-Details about land of Auqaf Department in Lahore (<i>Question No. 13*</i>)	422
-Details about land of Auqaf Department in Toba Tek Singh (<i>Question No. 3568*</i>)	444
-Details about mosques and shrines under administrative control of Auqaf Department in Toba Tek Singh (<i>Question No. 3567*</i>)	441
-Details about procedure for disposing of the old damaged papers of Quran-e-Pak (<i>Question No. 2109*</i>)	457
-Details about property of Hazrat Mian Meer (R.A) located in New Anarkali Lahore (<i>Question No. 2519*</i>)	461
-Details about shrines and attached property under administrative control of Auqaf Department in Lahore and Multan division (<i>Question No. 3458*</i>)	475
-Details about shrines in PP-144, Lahore (<i>Question No. 1977*</i>)	453
-Details about shrines, mosques and other property of Auqaf Department in PP-68, Faisalabad (<i>Question No. 3382*</i>)	469
-Details about theft of Nalain-e-Pak from Badshahi Mosque Lahore (<i>Question No. 2625*</i>)	463
-Details about vacant land of Auqaf Department in area of Jatoi, Muzaffargarh (<i>Question No. 3502*</i>)	431
-Details about worst condition of Jamia Masjid Sadiq Bahawalpur (<i>Question No. 1912*</i>)	453
-Land of Muslim Auqaf in district Faisalabad and other details (<i>Question No. 2081*</i>)	426
-Land of Muslim Auqaf in district Lahore and other details (<i>Question No. 2080*</i>)	425
-Land of Muslim Auqaf in PP-160, Lahore and other details (<i>Question No. 844*</i>)	448
	465

	PAGE
	NO.
-Number of cash boxes placed in Datta Darbar Lahore and other details (<i>Question No. 2926*</i>)	451
-Number of circles/zones of Auqaf Department in Lahore and other details (<i>Question No. 1875*</i>)	466
-Number of employees of Auqaf Department in district Sahiwal and other details (<i>Question No. 2935*</i>)	456
-Number of mosques and shrines in district Faisalabad and other details (<i>Question No. 2104*</i>)	429
-Number of mosques and shrines under administrative control of Auqaf Department in PP-128, Sialkot (<i>Question No. 3367*</i>)	454
-Number of mosques under administrative control of Auqaf Department in Bahawalpur and other details (<i>Question No. 2015*</i>)	450
-Number of mosques under administrative control of Auqaf Department in district Lahore and other details (<i>Question No. 1806*</i>)	459
-Number of shrines and mosques in district Narowal and other details (<i>Question No. 2241*</i>)	472
-Number of shrines under administrative control of Auqaf Department in district Mianwali and other details (<i>Question No. 3389*</i>)	474
-Number of shrines under administrative control of Auqaf Department in Lahore and other details (<i>Question No. 3420*</i>)	457
-Procedure for registration of mosques and other details (<i>Question No. 2108*</i>)	460
-Reasons for not adopting Khanqah Shah Suleman Peer Pathan Tonsa Sharif by Auqaf Department and other details (<i>Question No. 2428*</i>)	
AUTHORITIES-	
-Of the House	5
AWAIS QASIM KHAN, MR.	
question REGARDING-	
-Number of shrines and mosques in district Narowal and other details (<i>Question No. 2241*</i>)	459
AYESHA JAVED, MRS.	
questions REGARDING-	
-Construction of road from Basirpur to Dipalpur in district Okara (<i>Question No. 122*</i>)	22
-Construction of road from Basirpur to Muhammad Nagar via Kot Sher Khan Tahir Khurd, district Okara (<i>Question No. 119*</i>)	27
-Details about approval of map of LDA Employees Housing Scheme Lahore (<i>Question No. 269*</i>)	128
-Details about closure of street of 5 Marla Scheme (Bhutto Scheme) Jhelum (<i>Question No. 314*</i>)	23
-Details about election of general body of LDA Employees Housing Scheme Lahore (<i>Question No. 268*</i>)	122

	PAGE
	NO.
-Details about launching bus service from Sanda Kalan to Railway Station and R.A Bazar Lahore (<i>Question No. 537*</i>)	234
-Details about performance of Magistrate posted in Estate Office Civil Secretariat Lahore (<i>Question No. 298*</i>)	536
-Details about rickshaws running without silencer in Lahore (<i>Question No. 533*</i>)	233
-Details about service structure and services rules of college Librarians (<i>Question No. 1179*</i>)	147
-Period of posting of the Magistrate posted in Estate Office Civil Secretariat Lahore and other details (<i>Question No. 299*</i>)	540
AZMA ZAHID BUKHARI, MRS.	
point of order REGARDING-	
-Demand for introducing Amendments Bill of Rules of Procedure of Punjab Assembly	257
questions REGARDING-	563
-Details about allotment of government residences in violation of rules (<i>Question No. 3332*</i>)	376
-Details about purchase of wheat and number of godowns (<i>Question No. 3744*</i>)	587
-Details about steps taken for getting the government residences vacated from illegal occupants during 2012-13 (<i>Question No. 3333*</i>)	226
-Pasting of advertisement papers at pillar of flyover of Metro Bus Lahore and other details (<i>Question No. 2652*</i>)	
B	
BABAR HUSSAIN, RANA (<i>Parliamentary Secretary for Finance</i>)	
Answer to the question REGARDING-	
-Names of Chairman and President of Punjab Bank and other details (<i>Question No. 1499*</i>)	138
BILAL YASIN, MR. (<i>Minister for Food</i>)	
Answers to the questions REGARDING-	
-Action taken against flour mills selling substandard flour at higher rates in the province (<i>Question No. 2963*</i>)	356
-Details about construction of more godowns for storage of wheat in the Punjab (<i>Question No. 826*</i>)	350
-Details about fixing subsidized price of wheat and other commodities (<i>Question No. 3494*</i>)	365 381
-Details about flour mills in Sahiwal division (<i>Question No. 246</i>)	363
-Details about flour mills of district Mianwali (<i>Question No. 3393*</i>)	

	PAGE
NO.	
-Details about government wheat godwons in Tandlianwala Faisalabad (<i>Question No. 3734*</i>)	375
-Details about policy for construction of godowns for preservation of food (<i>Question No. 3565*</i>)	366
-Details about procedure for making wheat policy and fixing target (<i>Question No. 3626*</i>)	372
-Details about purchase of wheat (<i>Question No.3727*</i>)	373
-Details about purchase of wheat and number of godowns (<i>Question No.3744*</i>)	376
-Details about quota of wheat (<i>Question No. 3728*</i>)	374
-Details about recruitments in Food Department Lahore (<i>Question No. 1673*</i>)	354
-Details about sale of meat of sick animals in Lahore (<i>Question No.81</i>)	377
-Details about Sheikhu Sugar Mill district Muzaffargarh (<i>Question No. 3133*</i>)	358
-Details about tarpaulin wheat godowns in the province (<i>Question No.194</i>)	379
-Details about wheat godowns in district Lodhran (<i>Question No. 199</i>)	380
-Details about wheat godwons in Faisalabad (<i>Question No. 3151*</i>)	359
-Details about wheat godwons in Sahiwal (<i>Question No. 3618*</i>)	370
-Details about wheat godowns in Toba Tek Singh (<i>Question No. 3566*</i>)	367
-Non-payment to sugarcane farmers by Chashma Sugar Mills Sargodha (<i>Question No. 3409*</i>)	364
-Number of employees of Food Department in Faisalabad and target of wheat purchase (<i>Question No. 3616*</i>)	369
-Number of flour mills in Faisalabad and other details (<i>Question</i> <i>No. 3152*</i>)	361
-Number of flour mills in Lahore and other details (<i>Question No. 3163*</i>)	362
-Number of "Sasta" Bazars in district Rawalpindi and other details (<i>Question No. 2374*</i>)	355
-Number of wheat godowns in district Lahore and other details (<i>Question No. 1672*</i>)	353
-Number of wheat godowns in Mianwali and other details (<i>Question No. 3388*</i>)	362
-Payment to sugar mills against purchase of sugar for Ramzan Bazar and other details (<i>Question No. 1304*</i>)	353
-Target for purchase of wheat in 2013 and other details (<i>Question No. 1220*</i>)	351
BILLS-	
-The Punjab Arms (Amendment) Bill, 2014 (<i>Introduced in the House</i>)	489
-The Punjab Free and Compulsory Education Bill, 2014 (<i>Considered</i> <i>and passed by the House</i>)	627-634
-The Punjab Institute of Quran and Seerat Studies Bill, 2014 (<i>Introduced</i> <i>in the House</i>)	286
-The Punjab Local Government (Amendment) Bill, 2014 (Bill No.19 of 2014) (<i>Considered and passed by the House</i>)	520-528
-The Punjab Local Government (Amendment) Bill, 2014 (Bill No.20	

	PAGE
	NO.
of 2014) (<i>Considered and passed by the House</i>)	509-520
-The Punjab Local Government (Second Amendment) Bill, 2014 (<i>Considered and passed by the House</i>)	611-617
-The Punjab Overseas Pakistanis Commission Bill, 2014 (Bill No.23 of 2014) (<i>Considered and passed by the House</i>)	489-498
-The Punjab Registration of Godowns Bill, 2014 (<i>Considered and passed by the House</i>)	498-509
-The Punjab Strategic Coordination Bill, 2014 (Bill No. 22 of 2014) (<i>Considered and passed by the House</i>)	618
BUSHRA ANJUM BUTT, MRS.	
question REGARDING-	
-Details about grant of loan against gold by Punjab Provincial Cooperative Bank (<i>Question No. 275</i>)	165
C	
CABINET-	
-Of the Punjab	5
Call attention Notices REGARDING	
-Details about injured of citizens by firing of an absconder accused person in Gujrat and arrest thereof	
-Details about murder of a student in Bhagtanwala, Sargodha	69, 597
-Details about robbery in Jalalpur Jattan district Gujrat	
-Details about robbery of van in factory area Sheikhpura and murder of two persons	385
	383
	507, 598
CHIEF MINISTER OF THE PUNJAB	
-See under Muhammad Shahbaz Sharif, Mian	
Condolence (PRAY FOR FORGIVENESS)-	110
-On sad demise of brother of Mrs. Naseem Lodhi MPA	
-On sad demises of Mr. Najeeb Ullah Khan, Mr. Muhammad Khurram Gulfam MPAs, Ms. Rifat Sultana Dar Ex MPA, Mr. Majeed Nazami, father of Mr. Gohar Journalist, martyrs of Wagah border and others	14
COOPERATIVES DEPARTMENT-	
questions REGARDING-	

	PAGE
	NO.
-Details about approval of map of LDA Employees Housing Scheme Lahore (<i>Question No. 269*</i>)	128
-Details about branches of Punjab Provincial Cooperative Bank Faisalabad (<i>Question No. 300</i>)	166
-Details about Cooperative College Faisalabad (<i>Question No. 230</i>)	164
-Details about cooperative societies in Rawalpindi (<i>Question No. 14</i>)	163
-Details about cooperative societies in tehsil Kharian, Gujrat (<i>Question No. 4085*</i>)	162
-Details about election of general body of LDA Employees Housing Scheme Lahore (<i>Question No. 268*</i>)	122
-Details about embezzlement in PIA Employees Cooperative Housing Society (<i>Question No. 2475*</i>)	157
-Details about establishment of LDA Employees Housing Scheme Lahore (<i>Question No. 271*</i>)	148
-Details about grant of loan against gold by Punjab Provincial Cooperative Bank (<i>Question No. 275</i>)	165
-Details about grant of loans by Cooperative Bank Lahore (<i>Question No. 1418*</i>)	153
-Details about property of Punjab Liquidation Board in Lahore (<i>Question No. 110*</i>)	146
-Details about return of loans by Provincial Cooperative Bank (<i>Question No. 1770*</i>)	155
-Number of Cooperative Banks in Lahore and other details (<i>Question No. 1417*</i>)	150
-Number of offices of Cooperative Department in district Sahiwal and other details (<i>Question No. 2724*</i>)	160
D	
DISCUSSION On-	
-Resolution about democracy	292, 408
E	
EHSAN RIAZ FATYANA, MR.	
point of order REGARDING-	
-Demand for implementation of resolution regarding Samundari Drain Faisalabad	259
	56
questions REGARDING-	586
-Construction of roads in PP-58, Faisalabad (<i>Question No. 1401*</i>)	57
-Number of offices of PPSC and other details (<i>Question No. 3136*</i>)	
-Details about pavement of roads in PP-58, Faisalabad (<i>Question No. 1402*</i>)	

	PAGE
	NO.
f	
FAIZA AHMED MALIK, MRS.	
BILL (<i>Discussed upon</i>)-	
-The Punjab Local Government (Amendment) Bill, 2014 (Bill No.20 of 2014)	515
Call attention Notice REGARDING	
-Details about robbery of van in factory area Sheikhpura and murder of two persons	598
Condolence (PRAY FOR FORGIVENESS)-	
-On sad demises of Mr. Najeeb Ullah Khan, Mr. Muhammad Khurram Gulfam MPAs, Ms. Rifat Sultana Dar Ex MPA, Mr. Majeed Nazami, father of Mr. Gohar Journalist, martyrs of Wagah border and others	14
	545
questions REGARDING-	
-Details about allotment of plot/house by PGSHF to Government Servants (<i>Question No. 1142*</i>)	549
-Details about officers occupants of government residents in GOR-I,II,III (<i>Question No. 2701*</i>)	247
-Details about offices of Transport Department in Gujranwala (<i>Question No. 3166*</i>)	44
-Details about Ramzan Bazars arranged in Lahore (<i>Question No. 1302*</i>)	465
-Number of cash boxes placed in Datta Darbar Lahore and other details (<i>Question No. 2926*</i>)	451
-Number of circles/zones of Auqaf Department in Lahore and other details (<i>Question No. 1875*</i>)	361
-Number of flour mills in Lahore and other details (<i>Question No. 3163*</i>)	
	352
	243
-Payment to sugar mills against purchase of sugar for Ramzan Bazar and other details (<i>Question No. 1304*</i>)	
-Provision of funds to Lahore Transport Company and other details (<i>Question No. 2731*</i>)	88
Resolution REGARDING-	
-Condemnation of conspiracy against democracy under cover of protest	
FAIZAN KHALID VIRK, MR.	

	PAGE
	NO.
	148
questions REGARDING-	
-Details about establishment of LDA Employees Housing Scheme Lahore (<i>Question No. 271*</i>)	49
-Details about filtration Plants installed in PP-166, Sheikhupura (<i>Question No. 604*</i>)	52
-Details about machinery with TMA Sheikhupura (<i>Question No. 1193*</i>)	148
-Number of employees in office of EDO (Finance) Sheikhupura and other details (<i>Question No. 1201*</i>)	
FARZANA NAZIR, DR.	
Condolence (PRAY FOR FORGIVENESS)-	
-On sad demises of Mr. Najeeb Ullah Khan, Mr. Muhammad Khurram Gulfam MPAs, Ms. Rifat Sultana Dar Ex MPA, Mr. Majeed Nazami, father of Mr. Gohar Journalist, martyrs of Wagah border and others	14
FINANCE DEPARTMENT-	
questions REGARDING-	
-Details about doubling the pension of 75 years old retired government servants (<i>Question No. 1570*</i>)	151
-Details about abroad medical treatment of government officers and MPAs (<i>Question No. 2155*</i>)	153
-Details about "One Time Grant" issued to district Chiniot (<i>Question No. 3926*</i>)	161
-Details about people living below the line of poverty in the province (<i>Question No. 2443*</i>)	158
-Details about service structure and services rules of college Librarians (<i>Question No. 1179*</i>)	147
-Establishment of Sub Treasury Office in tehsil Deena of district Jhelum (<i>Question No. 2345*</i>)	156
-Names of Chairman and President of Punjab Bank and other details (<i>Question No. 1499*</i>)	138
-Number of employees in office of EDO (Finance) Sheikhupura and other details (<i>Question No. 1201*</i>)	148
FOOD DEPARTMENT-	
questions REGARDING-	
-Action taken against flour mills selling substandard flour at higher rates in the province (<i>Question No. 2963*</i>)	355
-Details about construction of more godowns for storage of wheat in the Punjab (<i>Question No. 826*</i>)	350
-Details about cultivation of sugarcane, occurrence of flood and worst condition of roads in Layyah (<i>Question No. 3073*</i>)	345
	365

	PAGE
NO.	
-Details about fixing subsidized price of wheat and other commodities (<i>Question No. 3494*</i>)	381 363
-Details about flour mills in Sahiwal division (<i>Question No. 246</i>)	
-Details about flour mills of district Mianwali (<i>Question No. 3393*</i>)	375
-Details about government wheat godwons in Tandlianwala Faisalabad (<i>Question No. 3734*</i>)	342
-Details about legislation for awarding rigorous punishment to sellers of meat of dead and sick animals (<i>Question No. 3000*</i>)	366
-Details about policy for construction of godowns for preservation of food (<i>Question No. 3565*</i>)	372
-Details about procedure for making wheat policy and fixing target (<i>Question No. 3626*</i>)	373
-Details about purchase of wheat (<i>Question No. 3727*</i>)	376
-Details about purchase of wheat and number of godowns (<i>Question No. 3744*</i>)	374
-Details about quota of wheat (<i>Question No. 3728*</i>)	354
-Details about recruitments in Food Department Lahore (<i>Question No. 1673*</i>)	326
-Details about sale of food prepared from meat of dead and sick animals in hotels (<i>Question No. 2335*</i>)	377 331
-Details about sale of meat of sick animals in Lahore (<i>Question No. 81</i>)	
-Details about sale of unhygienic milk in the province (<i>Question No. 2355*</i>)	358
-Details about Sheikh Sugar Mill district Muzaffargarh (<i>Question No. 3133*</i>)	378 379
-Details about tarpaulin wheat godowns in the province (<i>Question No. 194</i>)	359
-Details about wheat godowns in district Lodhran (<i>Question No. 199</i>)	370
-Details about wheat godowns in Faisalabad (<i>Question No. 3151*</i>)	367
-Details about wheat godowns in Sahiwal (<i>Question No. 3618*</i>)	315
-Details about wheat godowns in Toba Tek Singh (<i>Question No. 3566*</i>)	
-Details about wheat stored in the province (<i>Question No. 2134*</i>)	339
-Details of action taken against fake cold drinks factories in Lahore (<i>Question No. 2997*</i>)	364
-Non-payment to sugarcane farmers by Chashma Sugar Mills Sargodha (<i>Question No. 3409*</i>)	369
-Number of employees of Food Department in Faisalabad and target of wheat purchase (<i>Question No. 3616*</i>)	360 361
-Number of flour mills in Faisalabad and other details (<i>Question No. 3152*</i>)	
-Number of flour mills in Lahore and other details (<i>Question No. 3163*</i>)	355
-Number of "Sasta" Bazaars in district Rawalpindi and other details (<i>Question No. 2374*</i>)	318
-Number of wheat godowns in district Gujrat and other details (<i>Question No. 2136*</i>)	353
-Number of wheat godowns in district Lahore and other details (<i>Question No. 1672*</i>)	362
-Number of wheat godowns in Mianwali and other details	

	PAGE
	NO.
(Question No. 3388*)	323
-Openly sale of spurious edibles in the province and other details (Question No. 2297*)	352
-Payment to sugar mills against purchase of sugar for Ramzan Bazar and other details (Question No. 1304*)	311
-Steps taken by government for fortification of flour produced by flour mills (Question No. 2028*)	351
-Target for purchase of wheat in 2013 and other details (Question No. 1220*)	
FOZIA AYUB QURESHI, MRS.	
-Leave of absence	271
questions REGARDING-	
-Details about worst condition of Jamia Masjid Sadiq Bahawalpur (Question No. 1912*)	453
-Number of mosques under administrative control of Auqaf Department in Bahawalpur and other details (Question No. 2015*)	454
G	
GHULAM MURTAZA, CH.	
privilege motion REGARDING-	261
-IMPROPER BEHAVIOUR OF EDO (EDUCATION) BAHAWALNAGAR WITH MPA	100
Resolution REGARDING-	
-Condemnation of conspiracy against democracy under cover of protest	
h	
HAMMAD NAWAZ KHAN TIPPU, MR.	
Reports (LAI D IN THE HOUSE) REGARDING-	74
	74
-THE PUNJAB LOCAL GOVERNMENT (AMENDMENT) BILL, 2014 (BILL NO.19 OF 2014)	
-The Punjab Local Government (Amendment) Bill, 2014 (Bill No.20 of 2014)	
HINA PERVAIZ BUTT, MISS.	
ADJOURNMENT MOTIONS regarding-	
-Anxiety amongst helpless people because of illegal parallel banking	605
-Demise of mother and daughter due to overturn of a rickshaw at Defence Morr	399

	PAGE
	NO.
questions REGARDING-	62
-Details about establishment of centers for control over Malaria and Dengue in Lahore (<i>Question No. 1654*</i>)	252
-Details about Fitness Certificate of public transport (<i>Question No. 299</i>)	67
-Details about implementation of Wall Chalking Act (<i>Question No. 79</i>)	
-Details about shrines and attached property under administrative control of Auqaf Department in Lahore and Multan division (<i>Question No. 3458*</i>)	475
-Number of shrines under administrative control of Auqaf Department in Lahore and other details (<i>Question No. 3420*</i>)	474
	187
Resolution REGARDING-	
-Demand for imposing ban on displaying the clips of women victim of sexual assault on TV Channels	
IJAZ AHMAD, SHEIKH	
ADJOURNMENT MOTION regarding-	
-Absence of staff in Allied Hospital and DHQ Hospital Faisalabad	274
questions REGARDING-	
-Details about income from properties, mosques and shrines of Auqaf Department in district Faisalabad (<i>Question No. 3383*</i>)	470
-Details about shrines, mosques and other property of Auqaf Department in PP-68, Faisalabad (<i>Question No. 3382*</i>)	469
INFORMATION & CULTURE DEPARTMENT-	
questions REGARDING-	
-Details about building of Information Department in Sahiwal (<i>Question No. 4925*</i>)	152
-Details about employees of Culture Department in district Sahiwal (<i>Question No. 4935*</i>)	155
-Details about establishment of Punjab Arts Council (<i>Question No. 4889*</i>)	142
-Details about offices of Information Department in Gujrat (<i>Question No. 3999*</i>)	113
-Details about worst condition of building of Lahore Museum (<i>Question No. 1715*</i>)	147
-Number of art galleries in the province and other details (<i>Question No. 2749*</i>)	133
IRSHAD AHMAD ARAIN, CH.	
-Leave of absence	266

PAGE

NO.

J

JAFAR ALI HOCHA, MR.

questions REGARDING-

-Details about government wheat godwons in Tandlianwala Faisalabad (<i>Question No. 3734*</i>)	375
-Number of employees of Food Department in Faisalabad and target of wheat purchase (<i>Question No. 3616*</i>)	369

K

KANWAL NAUMAN, MRS.

Resolution REGARDING-

-Demand for fixing a quota for recruitment of disabled persons in non-governmental institutions like government departments	181

KHADIJA UMAR, MRS.**ADJOURNMENT MOTIONS regarding-**

-Deprivation of common man from benefits in result of finishing Cattle Market Fee	401
-Payment to company by Dy. Director Health despite of supply of substandard medicine of anesthesia	606

BILLS (*Discussed upon*)-

-THE PUNJAB REGISTRATION OF GODOWNS BILL, 2014	504
	622

-The Punjab Strategic Coordination Bill, 2014 (Bill No. 22 of 2014)	293

DISCUSSION On-

-Resolution about democracy	

KHALID MAHMOOD WARAN, SARDAR**DISCUSSION On-**

-Resolution about democracy	414

	PAGE
	NO.
Khalil Tahir Sindhu, mr. (MINISTER FOR HUMAN RIGHTS & MINORITIES AFFAIRS ADDITIONAL CHARGE HEALTH)	
point of order (ANSWER) REGARDING-	256
-DISCLOSURE OF SIGN OF CROSS AT SOLE OF SHOES SOLD IN NEW SHEIKH SHOES MARKET SADDAR BAZAR LAHORE CANTT.	86
Resolution REGARDING-	
-Condemnation of conspiracy against democracy under cover of protest KHURRAM JAHANGIR WATTOO, MIAN	
questions REGARDING-	
-Income from Metro Bus Service Lahore and other details (<i>Question No. 3198*</i>)	250
-Number of employees in Metro Bus Service Lahore and other details (<i>Question No. 3197*</i>)	249

L

LEAVE OF ABSENCE OF-	
-Aamir Sultan Cheema, Ch.	265
-Ali Raza Shah, Makhdoom, Syed	263
-Ali Salman, Mr.	269
-Alia Aftab, Dr.	270
-Fozia Ayub Qureshi, Mrs.	271
-Irshad Ahmad Arain, Ch.	266
-Liaqat Ali Khan, Chaudhary	266
-Muhammad Hanif Awan, Malik	267
-Muhammad Ilyas Chinioti, Al Haj	270
-Muhammad Naeem Safdar Ansari, Mr.	268
-Muhammad Rafique, Mian	267
-Muhammad Saqib Khurshid, Mr.	267
-Muhammad Yaqoob Nadeem Sethi, Mr.	269
-Najma Afzal Khan, Dr.	272
-Nasim Lodhi, Mrs.	263
-Ramesh Singh Arora, Mr.	264
-Sadiah Nadeem Malik, Mrs.	262
-Salah-ud-Din Khan, Dr.	265

	PAGE
	NO.
-Shakeel Ivan, Mr.	264
-Sumaira Sami, Mrs.	268
-Tahia Noon, Mrs.	271
-Tahir Shabbir, Rana	272
-Zafar Iqbal, Mr.	272
-Zulfiqar Ghori, Mr.	263
LIAQAT ALI KHAN, CHAUDHARY	
-Leave of absence	266
LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT DEPARTMENT-	
questionS REGARDING-	
-Construction and repair of road from Pakpattan to Kameerwala in district Pakpattan (<i>Question No. 800*</i>)	37
-Construction of road from Basirpur to Dipalpur in district Okara (<i>Question No. 122*</i>)	22
-Construction of road from Basirpur to Muhammad Nagar via Kot Sher Khan Tahir Khurd, district Okara (<i>Question No. 119*</i>)	27
-Construction of road from Pindi Bakh to Punanwal district Jhelum (<i>Question No. 29*</i>)	25
-Construction of roads in PP-58, Faisalabad (<i>Question No. 1401*</i>)	56
-Details about closure of street of 5 Marla Scheme (Bhutto Scheme) Jhelum (<i>Question No. 314*</i>)	23
-Details about construction and repair of Jail Road Faisalabad (<i>Question No. 72</i>)	66
-Details about construction and repair of roads in district Okara (<i>Question No. 1482*</i>)	58
-Details about demolishment of dilapidated buildings in Lahore (<i>Question No. 1262*</i>)	53
-Details about dilapidated roads in PP-86, Toba Tek Singh (<i>Question No. 1103*</i>)	39
-Details about establishment of centers for control over Malaria and Dengue in Lahore (<i>Question No. 1654*</i>)	62
-Details about establishment of illegal colonies at both banks of river Ravi Lahore (<i>Question No. 1698*</i>)	63
-Details about filtration Plants installed in PP-166, Sheikhupura (<i>Question No. 604*</i>)	49
-Details about fines received from persons who sell at high rates in Lahore (<i>Question No. 1380*</i>)	56
-Details about illegal plazas in Lahore (<i>Question No. 173*</i>)	28
-Details about illegal sale of dangerous chemicals (<i>Question No. 122</i>)	68
-Details about implementation of Wall Chalking Act (<i>Question No. 79</i>)	67
-Details about machinery with TMA Sheikhupura (<i>Question No. 1193*</i>)	52

	PAGE
NO.	
-Details about operation taken against encroachments in Municipal Town Haveli Lakha, district Okara (<i>Question No. 1583*</i>)	61
-Details about pavement of roads in PP-58, Faisalabad (<i>Question No. 1402*</i>)	57
-Details about Ramzan Bazars arranged in Lahore (<i>Question No. 1302*</i>)	44
-Details about receipt of Commercialization Fee in Lahore (<i>Question No. 1379*</i>)	55
-Details about removal of encroachments in Lahore (<i>Question No. 1314*</i>)	54
-Details about removing encroachments from Main Bazar Jhelum (<i>Question No. 1090*</i>)	51
-Details about repair of roads in district Layyah (<i>Question No. 1640*</i>)	62
-Establishment of Solid Waste Management in Lahore and other details (<i>Question No. 846*</i>)	49
-Number of dilapidated buildings in Lahore and details about action taken thereupon (<i>Question No. 850*</i>)	50
-Number of sanitary workers in Chiniot (<i>Question No. 34</i>)	65
-Number of tube wells installed for water supply in Haveli Lakha City district Okara (<i>Question No. 1545*</i>)	59
-Operation taken against encroachments in Lahore and other details (<i>Question No. 259*</i>)	32
-Worst condition of road from Glotian to Ghocal Village Sialkot (<i>Question No. 1710*</i>)	64
-Worst condition of sewerage and water supply in Arif Town, district Rahim Yar Khan (<i>Question No. 1568*</i>)	60
LUBNA FAISAL, MRS.	
questionS REGARDING-	
-Details about sale of food prepared from meat of dead and sick animals in hotels (<i>Question No. 2335*</i>)	326
-Openly sale of spurious edibles in the province and other details (<i>Question No. 2297*</i>)	323
LUBNA REHAN, MRS.	
questions REGARDING-	54
-Details about removal of encroachments in Lahore (<i>Question No. 1314*</i>)	
-Details about return of loans by Provincial Cooperative Bank (<i>Question No. 1770*</i>)	155
-Number of tube wells installed for water supply in Haveli Lakha City district Okara (<i>Question No. 1545*</i>)	59

M

MADIHA RANA, MRS.

questions REGARDING-

	PAGE
	NO.
-Details about branches of Punjab Provincial Cooperative Bank Faisalabad (<i>Question No. 300</i>)	166
-Details about tarpaulin wheat godowns in the province (<i>Question No.194</i>)	378
-Number of mosques and shrines in district Faisalabad and other details (<i>Question No. 2104*</i>)	456
MAJID ZAHOOR, MR.	
DISCUSSION On-	
-Resolution about democracy	408
MINISTER FOR AUQAF	
-See under Atta Muhammad Khan Maneka, Mian	
MINISTER FOR COOPERATIVES	
-See under Muhammad Iqbal Channer, Malik	
MINISTER FOR ENVIRONMENT PROTECTION ADDITIONAL CHARGE OF HOME	
-See under Shuja Khanzada, Col (Retd)	
MINISTER FOR FINANCE ADDITIONAL CHARGE OF LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS	
-See under Mujtuba Shuja-ur-Rehman, Mian	
MINISTER FOR FOOD	
-See under Bilal Yasin, Mr.	
Minister for Human Rights & Minorities Affairs Additional Charge of Health	
-See under Khalil Tahir Sindhu, Mr.	
MOTIONS regarding-	
-Grant of leave to move a resolution under Article 128 (2)(a) of the Constitution	607, 609
-Suspension of rules for presentation of a resolution	78, 188, 287, 289
MUHAMMAD AFZAL GILL, MR.	
Report (LAI D IN THE HOUSE) REGARDING-	72
-The Punjab Registration of Godowns Bill, 2014 (Bill No.21 of 2014)	
MUHAMMAD AFZAL, RANA	
QUESTION regarding-	
-Number of mosques and shrines under administrative control of Auqaf Department in PP-128, Sialkot (<i>Question No. 3367*</i>)	429
MUHAMMAD AHMAD KHAN, MALIK	
point of order REGARDING-	
	406
-APPREHENSION OF AFFECTING WELFARE AND DEVELOPMENT WORKS OF TMS DUE TO SHORTAGE OF FUNDS	

	PAGE
NO.	
MUHAMMAD AMIR IQBAL SHAH, MR.	
QUESTION regarding-	
-Details about wheat godowns in district Lodhran (<i>Question No. 199</i>)	379
MUHAMMAD ANEES QURESHI, MR.	
QUESTIONS regarding-	
-Details about fixing subsidized price of wheat and other commodities (<i>Question No. 3494*</i>)	365
-Details about vacant land of Auqaf Department in area of Jatoi, Muzaffargarh (<i>Question No. 3502*</i>)	431
MUHAMMAD ARIF ABBASI, MR.	
QUESTIONS regarding-	
-Number of "Sasta" Bazaars in district Rawalpindi and other details (<i>Question No. 2374*</i>)	355
-Steps taken for getting government residences vacated from illegal occupants in Lahore (<i>Question No. 2984*</i>)	585
MUHAMMAD ARSHAD, RANA (<i>Parliamentary Secretary for Information & Culture</i>)	
Answers to the questions REGARDING-	142
-Details about establishment of Punjab Arts Council (<i>Question No. 4889*</i>)	113
-Details about offices of Information Department in Gujrat (<i>Question No. 3999*</i>)	134
-Number of art galleries in the povince and other details (<i>Question No. 2749*</i>)	
Condolence (PRAY FOR FORGIVENESS)-	14
-On sad demises of Mr. Najeeb Ullah Khan, Mr. Muhammad Khurram Gulfam MPAs, Ms. Rifat Sultana Dar Ex MPA, Mr. Majeed Nazami, father of Mr. Gohar Journalist, martyrs of Wagah border and others	84
Resolution REGARDING-	
-Condemnation of conspiracy against democracy under cover of protest	
MUHAMMAD ARSHAD MALIK, ADVOCATE, MR.	
point of order REGARDING-	
-Demand for presentation of report about Assembly Question of Food Department	406
questions REGARDING-	439
-Details about agricultural/commercial land of Auqaf Department in PP-222, district Sahiwal (<i>Question No. 3542*</i>)	152
-Details about building of Information Department in Sahiwal	436

	PAGE
NO.	
(Question No. 4925*)	
-Details about Darbar Kameer Muhammad Panah (RA) , district Sahiwal	155
(Question No. 3540*)	381
-Details about employees of Culture Department in district Sahiwal	373
(Question No. 4935*)	374
-Details about flour mills in Sahiwal division (Question No. 246)	
-Details about purchase of wheat (Question No.3727*)	215
-Details about quota of wheat (Question No. 3728*)	
-Procedure for issuance of fitness certificates of public vehicles and other details (Question No. 2299*)	
MUHAMMAD ASAD ULLAH, CH. (Parliamentary Secretary for Food)	
Answers to the questions REGARDING-	
-Details about cultivation of sugarcane, occurrence of flood and worst condition of roads in Layyah (Question No. 3073*)	346
-Details about legislation for awarding rigorous punishment to sellers of meat of dead and sick animals (Question No. 3000*)	342
-Details about sale of food prepared from meat of dead and sick animals in hotels (Question No. 2335*)	327
-Details about sale of unhygienic milk in the province (Question No. 2355*)	331
-Details about wheat stored in the province (Question No. 2134*)	315
-Details of action taken against fake cold drinks factories in Lahore (Question No. 2997*)	339
-Number of wheat godowns in district Gujrat and other details (Question No. 2136*)	319
-Openly sale of spurious edibles in the province and other details (Question No. 2297*)	323
-Steps taken by government for fortification of flour produced by flour mills (Question No. 2028*)	312
MUHAMMAD ASHRAF, CH.	
question REGARDING-	212
-Details about routes of buses and wagons in Gujrat (Question No. 2291*)	
MUHAMMAD ASIF BAJWA, ADVOCATE, MR.	
question REGARDING-	
-Worst condition of road from Glotian to Ghocal Village Sialkot (Question No. 1710*)	64
MUHAMMAD ASIF NAKAI, SARDAR	
question REGARDING-	
-Details about establishment of illegal colonies at both banks of river Ravi Lahore (Question No. 1698*)	63

	PAGE NO.
MUHAMMAD ASLAM IQBAL, MIAN	
questions REGARDING-	
-Details about abroad medical treatment of government officers and MPAs (<i>Question No. 2155*</i>)	153
-Details about allotment of government residences by order of Chief Minister during 2008-09 (<i>Question No. 1748*</i>)	574
-Expenditures of Estate Office Civil Secretariat Lahore during last five years and other details (<i>Question No. 1749*</i>)	576
MUHAMMAD AYUB KHAN, SARDAR, LT COL (RETD)	
questions REGARDING-	
-Details about procedure for making wheat policy and fixing target (<i>Question No. 3626*</i>)	372
-Number of halting points of buses/wagons in district Toba Tek Singh and other details (<i>Question No. 3024*</i>)	244
MUHAMMAD FAYYAZ, MAHAR	
question REGARDING-	
-Establishment of Sub Treasury Office in tehsil Deena of district Jhelum (<i>Question No. 2345*</i>)	156
MUHAMMAD HANIF AWAN, MALIK	
-Leave of absence	267
MUHAMMAD ILYAS CHINIOTI, AL HAJ	
-LEAVE OF ABSENCE	270
questions REGARDING-	161
-Details about "One Time Grant" issued to district Chiniot (<i>Question No. 3926*</i>)	457
-Details about procedure for disposing of the old damaged papers of Quran-e-Pak (<i>Question No. 2109*</i>)	65
-Number of sanitary workers in Chiniot (<i>Question No. 34</i>)	457
-Procedure for registration of mosques and other details (<i>Question No. 2108*</i>)	92
Resolution REGARDING-	
-Condemnation of conspiracy against democracy under cover of protest	
MUHAMMAD IQBAL CHANNER, MALIK (Minister for Cooperatives)	
Answers to the questions REGARDING-	
-Details about approval of map of LDA Employees Housing Scheme Lahore (<i>Question No. 269*</i>)	128
-Details about branches of Punjab Provincial Cooperative Bank	166
	164

	PAGE
	NO.
Faisalabad (<i>Question No. 300</i>)	163
-Details about Cooperative College Faisalabad (<i>Question No. 230</i>)	
-Details about cooperative societies in Rawalpindi (<i>Question No. 14</i>)	162
-Details about cooperative societies in tehsil Kharian, Gujrat (<i>Question No. 4085*</i>)	122
-Details about election of general body of LDA Employees Housing Scheme Lahore (<i>Question No. 268*</i>)	157
-Details about embezzlement in PIA Employees Cooperative Housing Society (<i>Question No. 2475*</i>)	148
-Details about establishment of LDA Employees Housing Scheme Lahore (<i>Question No. 271*</i>)	165
-Details about grant of loan against gold by Punjab Provincial Cooperative Bank (<i>Question No. 275</i>)	153
-Details about grant of loans by Cooperative Bank Lahore (<i>Question No. 1418*</i>)	146
-Details about property of Punjab Liquidation Board in Lahore (<i>Question No. 110*</i>)	156
-Details about return of loans by Provincial Cooperative Bank (<i>Question No. 1770*</i>)	150
-Number of Cooperative Banks in Lahore and other details (<i>Question No. 1417*</i>)	160
-Number of offices of Cooperative Department in district Sahiwal and other details (<i>Question No. 2724*</i>)	
MUHAMMAD JAVED IQBAL AWAN, MALIK	
question REGARDING-	
-Non-payment to sugarcane farmers by Chashma Sugar Mills Sargodha (<i>Question No. 3409*</i>)	364
MUHAMMAD KAZIM ALI PIRZADA, MIAN	
question REGARDING-	
-Steps taken by government for fortification of flour produced by flour mills (<i>Question No. 2028*</i>)	311
MUHAMMAD MASOOD ALAM, SYED, MAKDUM	
Report (LAI D IN THE HOUSE) REGARDING-	73
-The Punjab Strategic Coordination Bill, 2014 (Bill No.22 of 2014)	
MUHAMMAD NAEEM SAFDAR ANSARI, MR.	
-Leave of absence	268
QUESTION regarding-	
-Details about construction of Darbar Hazrat Baba Buleh Shah (R.A) Kasur (<i>Question No. 2555*</i>)	462

	PAGE
	NO.
MUHAMMAD NAWAZ CHOCHAN, MR. (<i>Parliamentary Secretary for Transport</i>)	
Answers to the questions REGARDING-	
-Details about buses and wagons running in Northern Lahore (<i>Question No. 1424*</i>)	206
-Details about issuance of concessional transport cards for old citizens and disabled persons in district Kasur (<i>Question No. 466*</i>)	200
-Details about overcharging by public transporters in Rawalpindi (<i>Question No. 2584*</i>)	224
-Details about routes of buses and wagons in Gujrat (<i>Question No. 2291*</i>)	212
-Number of bus/wagon stands in district Gujrat and other details (<i>Question No. 2288*</i>)	207
-Number of transport halting points in district Gujrat and other details (<i>Question No. 2338*</i>)	222
-Number of vehicles routed from Sadar to Pir Wadhai Rawalpindi and other details (<i>Question No. 2585*</i>)	225
-Pasting of advertisement papers at pillar of flyover of Metro Bus Lahore and other details (<i>Question No. 2652*</i>)	227
-Procedure for issuance of fitness certificates of public vehicles and other details (<i>Question No. 2299*</i>)	216
-Provision of funds to Transport Department Faisalabad and other details (<i>Question No. 2727*</i>)	230
MUHAMMAD RAFIQUE, MIAN	
-Leave of absence	267
MUHAMMAD SAQIB KHURSHID, MR.	
-Leave of absence	267
MUHAMMAD SHAHBAZ SHARIF, MIAN (<i>Chief Minister of the Punjab</i>)	
Answers to the questions REGARDING-	
-Construction of houses at state land adjacent to Girls Pilot High School and market in Wahdat Colony Lahore (<i>Question No. 1553*</i>)	570
-Construction of roads in PP-58, Faisalabad (<i>Question No. 1401*</i>)	57
-Corruption in payment of grants from Benevolent Fund (<i>Question No. 4074*</i>)	592
-Details about allotment of government residences by order of Chief Minister during 2008-09 (<i>Question No. 1748*</i>)	575
-Details about allotment of government residences in Poonch House Colony Lahore (<i>Question No. 4187*</i>)	595
-Details about allotment of government residences "Informer Scheme" and in relaxation of rules in Lahore during Care Taker Government (<i>Question No. 302*</i>)	568
-Details about construction and repair of Jail Road Faisalabad	66

	PAGE
	NO.
(Question No. 72)	
-Details about construction and repair of roads in district Okara (Question No. 1482*)	59
-Details about building of Information Department in Sahiwal (Question No. 4925*)	152
-Details about demolishment of dilapidated buildings in Lahore (Question No. 1262*)	54
-Details about employees of Culture Department in district Sahiwal (Question No. 4935*)	155
-Details about establishment of centers for control over Malaria and Dengue in Lahore (Question No. 1654*)	63
-Details about establishment of illegal colonies at both banks of river Ravi Lahore (Question No. 1698*)	64
-Details about filtration Plants installed in PP-166, Sheikhpura (Question No. 604*)	49
-Details about fines received from persons who sell at high rates in Lahore (Question No. 1380*)	56
-Details about Fitness Certificate of public transport (Question No. 299)	253
-Details about illegal sale of dangerous chemicals (Question No. 122)	68
-Details about implementation of Wall Chalking Act (Question No. 79)	67
-Details about increasing the number of buses of the route from General Hospital to Daroghawala Lahore (Question No. 1219*)	240
-Details about increasing the quota of special persons in government service (Question No. 2341*)	578
-Details about launching bus service from Sanda Kalan to Railway Station and R.A Bazar Lahore (Question No. 537*)	235
-Details about launching more buses at the route from Railway Station Lahore to Jallo Morr (Question No. 1627*)	242
-Details about machinery with TMA Sheikhpura (Question No. 1193*)	52
-Details about making the new allottees to get possession of government residences in Lahore (Question No. 1687*)	572
-Details about Metro Bus Project Lahore and other details (Question No. 463*)	233
-Details about offices of Transport Department in Gujranwala (Question No. 3166*)	247
-Details about operation taken against encroachments in Municipal Town Haveli Lakha, district Okara (Question No. 1583*)	61
-Details about operation taken against smoke releasing vehicles in Rawalpindi (Question No. 1036*)	237
-Details about pavement of roads in PP-58, Faisalabad (Question No. 1402*)	58
-Details about privatization of Ministers Block Civil Secretariat Lahore (Question No. 3605*)	591
-Details about provision of public transport in Northern Lahore (Question No. 1423*)	241

	PAGE
	NO.
-Details about provision of transport to ladies in district Kasur (Question No. 1041*)	239 589
-Details about Punjab Civil Officers Mess Lahore (Question No. 3601*)	
-Details about receipt of Commercialization Fee in Lahore (Question No. 1379*)	55 251
-Details about registered vehicles in the province (Question No. 3709*)	54
-Details about removal of encroachments in Lahore (Question No. 1314*)	
-Details about removing encroachments from Main Bazar Jhelum (Question No. 1090*)	51 62
-Details about repair of roads in district Layyah (Question No. 1640*)	
-Details about responsables for taking action against illegal occupants of government residences in Lahore (Question No. 1554*)	571
-Details about rickshaws running without silencer in Lahore (Question No. 533*)	234
-Details about scholarship grants paid to employees out of Benevolent Fund in district Toba Tek Singh (Question No. 4135*)	593
-Details about steps taken for getting the government residences vacated from illegal occupants during 2012-13 (Question No. 3333*)	588 236
-Details about vacant posts in Transport Department (Question No. 775*)	
-Details about worst condition of building of Lahore Museum (Question No. 1715*)	147
-Establishment of Solid Waste Management in Lahore and other details (Question No. 846*)	50
-Expenditures of Estate Office Civil Secretariat Lahore during last five years and other details (Question No. 1749*)	576 250
-Income from Metro Bus Service Lahore and other details (Question No. 3198*)	
-Issuance of Route Permits and detail of income therefrom in district Rawalpindi (Question No. 1035*)	237
-Matter about shifting the luggage of ex-allotees from government residences in Lahore (Question No. 1688*)	574
-Number of Advisers to Chief Minister and Governor and other details (Question No. 2441*)	579
-Number of dilapidated buildings in Lahore and details about action taken thereupon (Question No. 850*)	51
-Number of employees in Metro Bus Service Lahore and other details (Question No. 3197*)	249 584
-Number of employees in PPSC and other details (Question No. 2888*)	244
-Number of government buses and other details (Question No. 2966*)	
-Number of government officers and officials arrested by Anti-corruption Department district Lahore and other details (Question No. 2057*)	578
-Number of government residences in GOR-I Lahore and other details (Question No. 2469*)	581
-Number of halting points of buses/wagons in district Toba Tek Singh and other details (Question No. 3024*)	245 586
-Number of offices of PPSC and other details (Question No. 3136*)	

	PAGE
NO.	
-Number of offices of Anti-corruption department in the province and other details (<i>Question No. 2806*</i>)	582
-Number of quarters in 'A' & 'B' blocks of Poonch House staff colony Lahore and other details (<i>Question No. 757*</i>)	569
-Number of quarters in Chauburji and Wahdat Colony Lahore and other details (<i>Question No. 2824*</i>)	583
-Number of sanctioned halting points of buses/wagons in district Nankana Sahib and other details (<i>Question No. 3063*</i>)	246
-Number of sanitary workers in Chiniot (<i>Question No. 34</i>)	66
-Number of tube wells installed for water supply in Haveli Lakha City district Okara (<i>Question No. 1545*</i>)	59
-Powers of LTC regarding challan of open rickshaw and other details (<i>Question No. 287</i>)	252
-Provision of funds to Lahore Transport Company and other details (<i>Question No. 2731*</i>)	243
-Steps taken for control over air pollution caused by smoke producing vehicles in Kasur (<i>Question No. 1040*</i>)	238
-Steps taken for getting government residences vacated from illegal occupants in Lahore (<i>Question No. 2984*</i>)	585
-Worst condition of road from Glotian to Ghocal Village Sialkot (<i>Question No. 1710*</i>)	65
-Worst condition of sewerage and water supply in Arif Town, district Rahim Yar Khan (<i>Question No. 1568*</i>)	60
MUHAMMAD WAHEED, MALIK, HAJI	
DISCUSSION On-	
-Resolution about democracy	292
MUHAMMAD WARIS KALLU, MALIK	
Resolution REGARDING-	97
-Condemnation of conspiracy against democracy under cover of protest	
MUHAMMAD YAQOOB NADEEM SETHI, MR.	
-Leave of absence	269
question REGARDING-	
-Number of offices of Anti-corruption department in the province and other details (<i>Question No. 2806*</i>)	581
MUJTUBA SHUJA-UR-REHMAN, MIAN (<i>Minister for Finance Additional Charge of Law & Parliamentary Affairs</i>)	
ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-	
-Details about abroad medical treatment of government officers and MPAs (<i>Question No. 2155*</i>)	154
-Details about doubling the pension of 75 years old retired government servants (<i>Question No. 1570*</i>)	151
-Details about "One Time Grant" issued to district Chiniot	

	PAGE
	NO.
(Question No. 3926*)	162
-Details about people living below the line of poverty in the province (Question No. 2443*)	158
-Details about service structure and services rules of college Librarians (Question No. 1179*)	147
-Establishment of Sub Treasury Office in tehsil Deena of district Jhelum (Question No. 2345*)	156
-Number of employees in office of EDO (Finance) Sheikhpura and other details (Question No. 1201*)	149
BILLS (Discussed upon)-	489
-The Punjab Arms (Amendment) Bill, 2014	627
-The Punjab Free and Compulsory Education Bill, 2014	286
-The Punjab Institute of Quran and Seerat Studies Bill, 2014	
-The Punjab Local Government (Amendment) Bill, 2014 (Bill No.19 of 2014)	519,523
-The Punjab Local Government (Amendment) Bill, 2014 (Bill No.20 of 2014)	508, 516 610, 613
-The Punjab Local Government (Second Amendment) Bill, 2014	
-The Punjab Overseas Pakistanis Commission Bill, 2014 (Bill No.23 of 2014)	489, 493 498,505
-The Punjab Registration of Godowns Bill, 2014	618, 622
-The Punjab Strategic Coordination Bill, 2014 (Bill No. 22 of 2014)	
MOTIONS regarding-	
-Grant of leave to move a resolution under Article 128 (2)(a) of the Constitution	607, 609 78, 188, 287, 289
-Suspension of rules for presentation of a resolution	
ORDINANCES (Laid in the House as a Bill)-	76
-The NUR International University Lahore Ordinance, 2014	76
-The Punjab Curriculum and Text Book Board Ordinance, 2014	76
-The Punjab Explosives (Amendment) Ordinance, 2014	77
-The Punjab Higher Education Commission Ordinance, 2014	77
-The Punjab Local Government (Second Amendment) Ordinance, 2014	
point of order (ANSWER) REGARDING-	258
-Demand for introducing Amendments Bill of Rules of Procedure of Punjab Assembly	
	403
Reports (LAID IN THE HOUSE) REGARDING-	404
	403
	404
-DEVELOPMENT AUTHORITIES GUJRANWALA, RAWALPINDI AND MULTAN FOR THE YEAR 2012-13	405

	PAGE
	NO.
-PARKS AND HORTICULTURE AUTHORITY LAHORE FOR THE YEAR 2012-13	79 290
-PERFORMANCE OF PUNJAB BAIT-UL-MAAL FOR THE YEAR 2011-12 AND 2013	181
-PUNJAB PUBLIC SERVICE COMMISSION FOR THE YEAR 2012-13	189 183
-TECHNICAL EDUCATION AND VOCATIONAL TRAINING AUTHORITY (TEVTA) FOR THE YEAR 2011-12	610
Resolutions REGARDING-	288
-Condemnation of conspiracy against democracy under cover of protest	
-Congratulations to Malala Yousaf Zai on getting Nobel Prize 2014	
-Demand for fixing a quota for recruitment of disabled persons in non-governmental institutions like government departments	
-Demand for issuance of Diplomatic Passport to Speakers and Deputy Speakers of Provincial Assemblies and Blue Passport to MPAs and Senior Officer of Provincial Assemblies	
-Demand for taking effective measures for saving young Generation from intoxicants	
-Demand from Federal Government and Parliament for legislation to implement the Principles of Policy as mentioned in Article 37(f) of the Constitution (<i>Passed by the House</i>)	
-Strong condemnation of Indian aggression at Pakistani control line and working boundary	
MURAD RAAS, DR.	
questions REGARDING-	
-Details about allotment of government residences "Informer Scheme" and in relaxation of rules in Lahore during Care Taker Government (<i>Question No. 302*</i>)	567
-Details about demolishment of dilapidated buildings in Lahore (<i>Question No. 1262*</i>)	53
-Details about increasing the number of buses of the route from General Hospital to Daroghawala Lahore (<i>Question No. 1219*</i>)	239
-Details about Metro Bus Project Lahore and other details (<i>Question No. 463*</i>)	232
-Number of quarters in 'A' & 'B' blocks of Poonch House staff	568

	PAGE
	NO.
colony Lahore and other details (<i>Question No. 757*</i>)	
N	
Naat-e-Rasool-e-Maqbool (saw) Presented in the House in sessions held on-	
-20 th October, 2014	12
-21 st October, 2014	109
-22 nd October, 2014	195
-23 rd October, 2014	310
-24 th October, 2014	421
-27 th October, 2014	535
NABILA HAKIM ALI KHAN, MS.	
questions REGARDING-	
-Agricultural land of Auqaf Department in district Sahiwal and other details (<i>Question No. 2936*</i>)	
-Details about Punjab Civil Officers Mess Lahore (<i>Question No. 3601*</i>)	
-Details about wheat godwons in Sahiwal (<i>Question No. 3618*</i>)	
-Number of employees of Auqaf Department in district Sahiwal and other details (<i>Question No. 2935*</i>)	467
-Number of offices of Cooperative Department in district Sahiwal and other details (<i>Question No. 2724*</i>)	589
	370
	466
	160
NABIRA INDLEEB, MRS.	
DISCUSSION On-	
-Resolution about democracy	
	304
NAJMA AFZAL KHAN, DR.	
	272
-LEAVE OF ABSENCE	
DISCUSSION On-	302

	PAGE
	NO.
-RESOLUTION ABOUT DEMOCRACY	151
question REGARDING-	
-Details about doubling the pension of 75 years old retired government servants (<i>Question No. 1570*</i>)	
NAJMA BEGUM, MRS.	
DISCUSSION On-	
-Resolution about democracy	299
NASEER AHMAD, MIAN.	
questions REGARDING-	
-Details about land of Auqaf Department in Lahore (<i>Question No. 13*</i>)	
-Details about property of Punjab Liquidation Board in Lahore (<i>Question No. 110*</i>)	422
	146
NASIM LODHI, MRS.	
-Leave of absence	
	263
NAUSHEEN HAMID, DR.	
questions REGARDING-	
-Details about fines received from persons who sell at high rates in Lahore (<i>Question No. 1380*</i>)	56
-Details about increasing the quota of special persons in government service (<i>Question No. 2341*</i>)	578
-Details about launching more buses at the route from Railway Station Lahore to Jallo Morr (<i>Question No. 1627*</i>)	242
-Details about receipt of Commercialization Fee in Lahore (<i>Question No. 1379*</i>)	55
-Details about recruitments in Food Department Lahore (<i>Question No. 1673*</i>)	354
-Details about shrines in PP-144, Lahore (<i>Question No. 1977*</i>)	453
-Details about worst condition of building of Lahore Museum (<i>Question No. 1715*</i>)	147
-Number of employees in PPSC and other details (<i>Question No. 2888*</i>)	584
-Number of mosques under administrative control of Auqaf Department in district Lahore and other details (<i>Question No. 1806*</i>)	450
-Number of wheat godowns in district Lahore and other details	353

PAGE

NO.

(Question No. 1672*)

PAGE

NO.

Nazar Hussain, mr. **(PARLIAMENTARY SECRETARY FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS)**

ADJOURNMENT MOTIONS (Answers) regarding-

- Absence of staff in Allied Hospital and DHQ Hospital Faisalabad
- Anxiety amongst people due to shifting the zonal office of Excise Department from G.T Road Baghbanpura to Empress Road Lahore
- Anxiety amongst the government servants of district Mianwali due to keeping the application for Dowry Fund pending by Benevolent Fund Department **275**
- Apprehension of breaking out epidemics due to spreading dirty water by defective management of TMA Layyah 280
- Apprehension of shortage of flour due to hoarding in Sargodha City

- Breaking out cough in the locality due to stone crushing factories in Galotian Morr Gujranwala Sialkot Road **170**
- Delay in constitution of Local Zakat Committees in the Punjab due to carelessness of government
- Demise of mother and daughter due to overturn of a rickshaw at Defence Morr **483**
- Deprivation of common man from benefits in result of finishing Cattle Market Fee **169**
- Disclosure of bribery and corruption in Patwar Offices of Gujrat
- Disclosure of embezzlement in contracts of LED lights in Lahore
- Failure of District Governments of the Punjab in completing the schemes of rehabilitation of graveyards
- Failure of Environment Protection Department in taking action against factories and vehicles producing pollution **602**
- Increase in pollution due to burning tyres and powder-coal in factories of Karol Ghati Band Road Lahore
- Increase in pollution in Lahore
- Nonfunctional condition of Itwar Bazars established in Lahore due to carelessness of District Administration **175**
- Openly sale of spurious commodities in "Itwar Bazar" of Wahdat Road Lahore
- Problems in getting the victims of flood to safe place due to breaking embankment of Moza Aliani of Thal Layyah **400**

402

485

171

	PAGE NO.
	477
	176
	177
	282
	75
	174
	481
NIGHAT SHEIKH, MS.	
questionS REGARDING-	
-Details about property of Hazrat Mian Meer (R.A) located in New Anarkali Lahore (<i>Question No. 2519*</i>)	
-Details about theft of Nalain-e-Pak from Badshahi Mosque Lahore (<i>Question No. 2625*</i>)	
-Names of Chairman and President of Punjab Bank and other details (<i>Question No. 1499*</i>)	461
-Number of art galleries in the povince and other details (<i>Question No. 2749*</i>)	
-Number of government officers and officials arrested by Anti-corruption Department district Lahore and other details (<i>Question No. 2057*</i>)	463
Resolution REGARDING-	
-Demand for awarding the status of Directorate to Child Protection Bureau	138
	133

PAGE

NO.

577

185

NOTIFICATION of-

- Summoning of 10th session of 16th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 20th October, 2014
- Prorogation of 10th session of 16th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 20th October, 2014

1

635

O

OATH OF OFFICE by-

- Tariq Mehmood Bajwa, Mr. (PP-170)

13

OFFICERS-

- Of the House

9

ORDINANCES (*Laid in the House as a Bill*)-

- The NUR International University Lahore Ordinance, 2014
- The Punjab Curriculum and Text Book Board Ordinance, 2014
- The Punjab Explosives (Amendment) Ordinance, 2014
- The Punjab Higher Education Commission Ordinance, 2014
- The Punjab Local Government (Second Amendment) Ordinance, 2014

76

76

77

77

PAGE

NO.

P

Panel of Chairmen-

-Announcement regarding Panel of Chairmen for 10th session of
16th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 20th October, 2014

13

Parliamentary Secretaries-

7

-OF THE PUNJAB

**PARLIAMENTARY SECRETARY FOR INFORMATION &
CULTURE**

-SEE UNDER MUHAMMAD ARSHAD, RANA

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR FINANCE

-See under Babar Hussain, Rana

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR FOOD

-See under Muhammad Asad Ullah, Ch.

Parliamentary Secretary for Law & Parliamentary Affairs

-See under Nazar Hussain, Mr.

**PARLIAMENTARY SECRETARY FOR LOCAL GOVERNMENT
& COMMUNITY DEVELOPMENT**

-See under Ramzan Siddique Bhatti, mr.

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR S & GAD

-See under Ali Asghar Manda, Ch.

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR TRANSPORT

-See under Muhammad Nawaz Chohan, Mr.

	PAGE NO.
points of order REGARDING-	
	406
-APPREHENSION OF AFFECTING WELFARE AND DEVELOPMENT WORKS OF TMAS DUE TO SHORTAGE OF FUNDS	110
	167
-CONSIDERATION UPON RESIGNATIONS OF MPAS OF PTI AND CALL UP	259
CHIEF MINISTER IN THE HOUSE	257
-Demand for fulfillment of promises made by government prior to elections and refrain from adopting improper behaviour with Opposition	406
-Demand for implementation of resolution regarding Samundari Drain Faisalabad	196
-Demand for introducing Amendments Bill of Rules of Procedure of Punjab Assembly	255
-Demand for presentation of report about Assembly Question of Food Department	
-Demand for ruling of the chair on starting the Assembly Session late and without presence of the Leader of Opposition	
-Disclosure of sign of cross at sole of shoes sold in New Sheikh Shoes Market Saddar Bazar Lahore Cantt.	
privilege motion REGARDING-	261
-IMPROPER BEHAVIOUR OF EDO (EDUCATION) BAHAWALNAGAR WITH MPA	
Prorogation-	635
-NOTIFICATION OF PROROGATION OF 10TH SESSION OF 16TH PROVINCIAL ASSEMBLY OF THE PUNJAB COMMENCED ON 20TH OCTOBER, 2014	
Q	
QAISAR ABBAS KHAN MAGASSI, SARDAR	
question REGARDING-	62
-Details about repair of roads in district Layyah (<i>Question No. 1640*</i>)	
QAMAR-UL-ISLAM RAJA, ENGINEER	

	PAGE
	NO.
Report (<i>LAI</i> <i>D</i> <i>I</i> <i>N</i> <i>T</i> <i>H</i> <i>E</i> <i>H</i> <i>O</i> <i>U</i> <i>S</i> <i>E</i>) REGARDING-	73
-THE PUNJAB FREE AND COMPULSORY EDUCATION BILL 2014 (BILL NO. 16 OF 2014)	94
Resolution REGARDING-	
-Condemnation of conspiracy against democracy under cover of protest	
questions REGARDING-	
AUQAF DEPARTMENT-	
-Agricultural land of Auqaf Department in district Sahiwal and other details (<i>Question No. 2936*</i>)	467
-Commercial and agricultural land of Auqaf Department in Faisalabad and other details (<i>Question No. 3122*</i>)	468
-Details about agricultural/commercial land of Auqaf Department in PP-222, district Sahiwal (<i>Question No. 3542*</i>)	439
-Details about construction of Darbar Hazrat Baba Buleh Shah (R.A) Kasur (<i>Question No. 2555*</i>)	462
-Details about Darbar Kameer Muhammad Panah (RA) , district Sahiwal (<i>Question No. 3540*</i>)	436
-Details about illegal occupants of Auqaf Land in Lahore (<i>Question No. 843*</i>)	448
-Details about income from properties, mosques and shrines of Auqaf Department in district Faisalabad (<i>Question No. 3383*</i>)	470
-Details about land of Auqaf Department in district Mianwali (<i>Question No. 3392*</i>)	473
-Details about land of Auqaf Department in Lahore (<i>Question No. 13*</i>)	422
-Details about land of Auqaf Department in Toba Tek Singh (<i>Question No. 3568*</i>)	444
-Details about mosques and shrines under administrative control of Auqaf Department in Toba Tek Singh (<i>Question No. 3567*</i>)	441
-Details about procedure for disposing of the old damaged papers of Quran-e-Pak (<i>Question No. 2109*</i>)	457
-Details about property of Hazrat Mian Meer (R.A) located in New Anarkali Lahore (<i>Question No. 2519*</i>)	461
-Details about shrines and attached property under administrative control of Auqaf Department in Lahore and Multan division (<i>Question No. 3458*</i>)	475
-Details about shrines in PP-144, Lahore (<i>Question No. 1977*</i>)	453
-Details about shrines, mosques and other property of Auqaf Department in PP-68, Faisalabad (<i>Question No. 3382*</i>)	469
-Details about theft of Nalain-e-Pak from Badshahi Mosque Lahore	463

	PAGE
	NO.
(Question No. 2625*)	
-Details about vacant land of Auqaf Department in area of Jatoi, Muzaffargarh (Question No. 3502*)	431
-Details about worst condition of Jamia Masjid Sadiq Bahawalpur (Question No. 1912*)	453
-Land of Muslim Auqaf in district Faisalabad and other details (Question No. 2081*)	426
-Land of Muslim Auqaf in district Lahore and other details (Question No. 2080*)	425
-Land of Muslim Auqaf in PP-160, Lahore and other details (Question No. 844*)	448
-Number of cash boxes placed in Datta Darbar Lahore and other details (Question No. 2926*)	465
-Number of circles/zones of Auqaf Department in Lahore and other details (Question No. 1875*)	451
-Number of employees of Auqaf Department in district Sahiwal and other details (Question No. 2935*)	466
-Number of mosques and shrines in district Faisalabad and other details (Question No. 2104*)	456
-Number of mosques and shrines under administrative control of Auqaf Department in PP-128, Sialkot (Question No. 3367*)	429
-Number of mosques under administrative control of Auqaf Department in Bahawalpur and other details (Question No. 2015*)	454
-Number of mosques under administrative control of Auqaf Department in district Lahore and other details (Question No. 1806*)	450
-Number of shrines and mosques in district Narowal and other details (Question No. 2241*)	459
-Number of shrines under administrative control of Auqaf Department in district Mianwali and other details (Question No. 3389*)	472
-Number of shrines under administrative control of Auqaf Department in Lahore and other details (Question No. 3420*)	474
-Procedure for registration of mosques and other details (Question No. 2108*)	457
-Reasons for not adopting Khanqah Shah Suleman Peer Pathan Tonsa Sharif by Auqaf Department and other details (Question No. 2428*)	460
COOPERATIVES DEPARTMENT-	
-Details about approval of map of LDA Employees Housing Scheme Lahore (Question No. 269*)	128
-Details about branches of Punjab Provincial Cooperative Bank Faisalabad (Question No. 300)	166
-Details about Cooperative College Faisalabad (Question No. 230)	164
-Details about cooperative societies in Rawalpindi (Question No. 14)	163
-Details about cooperative societies in tehsil Kharian, Gujrat (Question No. 4085*)	162
-Details about election of general body of LDA Employees Housing Scheme Lahore (Question No. 268*)	122

	PAGE
NO.	
-Details about embezzlement in PIA Employees Cooperative Housing Society (<i>Question No. 2475*</i>)	157
-Details about establishment of LDA Employees Housing Scheme Lahore (<i>Question No. 271*</i>)	148
-Details about grant of loan against gold by Punjab Provincial Cooperative Bank (<i>Question No. 275</i>)	165
-Details about grant of loans by Cooperative Bank Lahore (<i>Question No. 1418*</i>)	153
-Details about property of Punjab Liquidation Board in Lahore (<i>Question No. 110*</i>)	146
-Details about return of loans by Provincial Cooperative Bank (<i>Question No. 1770*</i>)	155
-Number of Cooperative Banks in Lahore and other details (<i>Question No. 1417*</i>)	150
-Number of offices of Cooperative Department in district Sahiwal and other details (<i>Question No. 2724*</i>)	160
FINANCE DEPARTMENT-	
-Details about doubling the pension of 75 years old retired government servants (<i>Question No. 1570*</i>)	151
-Details about abroad medical treatment of government officers and MPAs (<i>Question No. 2155*</i>)	153
-Details about "One Time Grant" issued to district Chiniot (<i>Question No. 3926*</i>)	161
-Details about people living below the line of poverty in the province (<i>Question No. 2443*</i>)	158
-Details about service structure and services rules of college Librarians (<i>Question No. 1179*</i>)	147
-Establishment of Sub Treasury Office in tehsil Deena of district Jhelum (<i>Question No. 2345*</i>)	156
-Names of Chairman and President of Punjab Bank and other details (<i>Question No. 1499*</i>)	138
-Number of employees in office of EDO (Finance) Sheikhupura and other details (<i>Question No. 1201*</i>)	148
FOOD DEPARTMENT-	
-Action taken against flour mills selling substandard flour at higher rates in the province (<i>Question No. 2963*</i>)	355
-Details about construction of more godowns for storage of wheat in the Punjab (<i>Question No. 826*</i>)	350
-Details about cultivation of sugarcane, occurrence of flood and worst condition of roads in Layyah (<i>Question No. 3073*</i>)	345
-Details about fixing subsidized price of wheat and other commodities (<i>Question No. 3494*</i>)	365
-Details about flour mills in Sahiwal division (<i>Question No. 246</i>)	381
-Details about flour mills of district Mianwali (<i>Question No. 3393*</i>)	363

	PAGE
NO.	
-Details about government wheat godwons in Tandlianwala Faisalabad (<i>Question No. 3734*</i>)	375
-Details about legislation for awarding rigorous punishment to sellers of meat of dead and sick animals (<i>Question No. 3000*</i>)	342
-Details about policy for construction of godowns for preservation of food (<i>Question No. 3565*</i>)	366
-Details about procedure for making wheat policy and fixing target (<i>Question No. 3626*</i>)	372
-Details about purchase of wheat (<i>Question No.3727*</i>)	373
-Details about purchase of wheat and number of godowns (<i>Question No.3744*</i>)	376
-Details about quota of wheat (<i>Question No. 3728*</i>)	374
-Details about recruitments in Food Department Lahore (<i>Question No. 1673*</i>)	354
-Details about sale of food prepared from meat of dead and sick animals in hotels (<i>Question No. 2335*</i>)	326
-Details about sale of meat of sick animals in Lahore (<i>Question No.81</i>)	377
-Details about sale of unhygienic milk in the province (<i>Question No. 2355*</i>)	331
-Details about Sheikhu Sugar Mill district Muzaffargarh (<i>Question No. 3133*</i>)	358
-Details about tarpaulin wheat godowns in the province (<i>Question No.194</i>)	378
-Details about wheat godowns in district Lodhran (<i>Question No. 199</i>)	379
-Details about wheat godwons in Faisalabad (<i>Question No. 3151*</i>)	359
-Details about wheat godwons in Sahiwal (<i>Question No. 3618*</i>)	370
-Details about wheat godowns in Toba Tek Singh (<i>Question No. 3566*</i>)	367
-Details about wheat stored in the province (<i>Question No. 2134*</i>)	315
-Details of action taken against fake cold drinks factories in Lahore (<i>Question No. 2997*</i>)	339
-Non-payment to sugarcane farmers by Chashma Sugar Mills Sargodha (<i>Question No. 3409*</i>)	364
-Number of employees of Food Department in Faisalabad and target of wheat purchase (<i>Question No. 3616*</i>)	369
-Number of flour mills in Faisalabad and other details (<i>Question No. 3152*</i>)	360
-Number of flour mills in Lahore and other details (<i>Question No. 3163*</i>)	361
-Number of “Sasta” Bazars in district Rawalpindi and other details (<i>Question No. 2374*</i>)	355
-Number of wheat godowns in district Gujrat and other details (<i>Question No. 2136*</i>)	318
-Number of wheat godowns in district Lahore and other details (<i>Question No. 1672*</i>)	353
-Number of wheat godowns in Mianwali and other details (<i>Question No. 3388*</i>)	362
-Openly sale of spurious edibles in the province and other details	323

	PAGE
	NO.
(Question No. 2297*)	
-Payment to sugar mills against purchase of sugar for Ramzan Bazar and other details (Question No. 1304*)	352
-Steps taken by government for fortification of flour produced by flour mills (Question No. 2028*)	311
-Target for purchase of wheat in 2013 and other details (Question No. 1220*)	351
INFORMATION & CULTURE DEPARTMENT-	
-Details about building of Information Department in Sahiwal (Question No. 4925*)	152
-Details about employees of Culture Department in district Sahiwal (Question No. 4935*)	155
-Details about establishment of Punjab Arts Council (Question No. 4889*)	142
-Details about offices of Information Department in Gujrat (Question No. 3999*)	113
-Details about worst condition of building of Lahore Museum (Question No. 1715*)	147
-Number of art galleries in the povince and other details (Question No. 2749*)	133
LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT DEPARTMENT-	
-Construction and repair of road from Pakpattan to Kameerwala in district Pakpattan (Question No. 800*)	37
-Construction of road from Basirpur to Dipalpur in district Okara (Question No. 122*)	22
-Construction of road from Basirpur to Muhammad Nagar via Kot Sher Khan Tahir Khurd, district Okara (Question No. 119*)	27
-Construction of road from Pindi Bakh to Punanwal district Jhelum (Question No. 29*)	25
-Construction of roads in PP-58, Faisalabad (Question No. 1401*)	56
-Details about closure of street of 5 Marla Scheme (Bhutto Scheme) Jhelum (Question No. 314*)	23
-Details about construction and repair of Jail Road Faisalabad (Question No. 72)	66
-Details about construction and repair of roads in district Okara (Question No. 1482*)	58
-Details about demolition of dilapidated buildings in Lahore (Question No. 1262*)	53
-Details about dilapidated roads in PP-86, Toba Tek Singh (Question No. 1103*)	39
-Details about establishment of centers for control over Malaria and Dengue in Lahore (Question No. 1654*)	62
-Details about establishment of illegal colonies at both banks of river Ravi Lahore (Question No. 1698*)	63
-Details about filtration Plants installed in PP-166, Sheikhpura	49

	PAGE
	NO.
(Question No. 604*)	
-Details about fines received from persons who sell at high rates in Lahore (Question No. 1380*)	56
-Details about illegal plazas in Lahore (Question No. 173*)	28
-Details about illegal sale of dangerous chemicals (Question No. 122)	68
-Details about implementation of Wall Chalking Act (Question No. 79)	67
-Details about machinery with TMA Sheikhpura (Question No. 1193*)	52
-Details about operation taken against encroachments in Municipal Town Haveli Lakha, district Okara (Question No. 1583*)	61
-Details about pavement of roads in PP-58, Faisalabad (Question No. 1402*)	57
-Details about Ramzan Bazars arranged in Lahore (Question No. 1302*)	44
-Details about receipt of Commercialization Fee in Lahore (Question No. 1379*)	55
-Details about removal of encroachments in Lahore (Question No. 1314*)	54
-Details about removing encroachments from Main Bazar Jhelum (Question No. 1090*)	51
-Details about repair of roads in district Layyah (Question No. 1640*)	62
-Establishment of Solid Waste Management in Lahore and other details (Question No. 846*)	49
-Number of dilapidated buildings in Lahore and details about action taken thereupon (Question No. 850*)	50
-Number of sanitary workers in Chiniot (Question No. 34)	65
-Number of tube wells installed for water supply in Haveli Lakha City district Okara (Question No. 1545*)	59
-Operation taken against encroachments in Lahore and other details (Question No. 259*)	32
-Worst condition of road from Glotian to Ghocal Village Sialkot (Question No. 1710*)	64
-Worst condition of sewerage and water supply in Arif Town, district Rahim Yar Khan (Question No. 1568*)	60
S & GAD DEPARTMENT-	
-Construction of houses at state land adjacent to Girls Pilot High School and market in Wahdat Colony Lahore (Question No. 1553*)	570
-Corruption in payment of grants from Benevolent Fund (Question No. 4074*)	591
-Details about allotment of government residences in Poonch House Colony Lahore (Question No. 4187*)	595
-Details about allotment of government residences in violation of rules (Question No. 3332*)	563
-Details about allotment of government residences by order of Chief Minister during 2008-09 (Question No. 1748*)	574
-Details about allotment of government residences "Informer Scheme" and in relaxation of rules in Lahore during Care Taker Government (Question No. 302*)	567
-Details about allotment of plot/house by PGSHF to Government	545

	PAGE
	NO.
Servants (<i>Question No. 1142*</i>)	
-Details about increasing the quota of special persons in government service (<i>Question No. 2341*</i>)	578
-Details about making the new allottees to get possession of government residences in Lahore (<i>Question No. 1687*</i>)	571
-Details about officers occupants of government residents in GOR-I,II,III (<i>Question No. 2701*</i>)	549
-Details about performance of Magistrate posted in Estate Office Civil Secretariat Lahore (<i>Question No. 298*</i>)	536
-Details about privatization of Ministers Block Civil Secretariat Lahore (<i>Question No. 3605*</i>)	590
-Details about Punjab Civil Officers Mess Lahore (<i>Question No. 3601*</i>)	589
-Details about responsables for taking action against illegal occupants of government residences in Lahore (<i>Question No. 1554*</i>)	571
-Details about scholarship grants paid to employees out of Benevolent Fund in district Toba Tek Singh (<i>Question No. 4135*</i>)	593
-Details about steps taken for getting the government residences vacated from illegal occupants during 2012-13 (<i>Question No. 3333*</i>)	587
-Expenditures of Estate Office Civil Secretariat Lahore during last five years and other details (<i>Question No. 1749*</i>)	576
	559
-ILLEGAL POSSESSION OVER STATE LAND IN WAHDAT COLONY WITH THE HELP OF ESTATE OFFICER (QUESTION NO. 1233*)	573
-Matter about shifting the luggage of ex-allotees from government residences in Lahore (<i>Question No. 1688*</i>)	579
-Number of Advisers to Chief Minister and Governor and other details (<i>Question No. 2441*</i>)	554
-Number of employees posted in Estate Office Civil Secretariat Lahore and other details about irregularities therein (<i>Question No. 1458*</i>)	584
-Number of employees in PPSC and other details (<i>Question No. 2888*</i>)	577
-Number of government officers and officials arrested by Anti-corruption Department district Lahore and other details (<i>Question No. 2057*</i>)	580
-Number of government residences in GOR-I Lahore and other details (<i>Question No. 2469*</i>)	586
-Number of offices of PPSC and other details (<i>Question No. 3136*</i>)	581
-Number of offices of Anti-corruption department in the province and other details (<i>Question No. 2806*</i>)	568
-Number of quarters in 'A' & 'B' blocks of Poonch House staff colony Lahore and other details (<i>Question No. 757*</i>)	583
-Number of quarters in Chauburji and Wahdat Colony Lahore and other details (<i>Question No. 2824*</i>)	540
-Period of posting of the Magistrate posted in Estate Office Civil Secretariat Lahore and other details (<i>Question No. 299*</i>)	585

	PAGE
	NO.
-Steps taken for getting government residences vacated from illegal occupants in Lahore (<i>Question No. 2984*</i>)	205
	252
TRANSPORT DEPARTMENT-	
-Details about buses and wagons running in Northern Lahore (<i>Question No. 1424*</i>)	239
-Details about Fitness Certificate of public transport (<i>Question No. 299</i>)	200
-Details about increasing the number of buses of the route from General Hospital to Daroghawala Lahore (<i>Question No. 1219*</i>)	234
-Details about issuance of concessional transport cards for old citizens and disabled persons in district Kasur (<i>Question No. 466*</i>)	242
-Details about launching bus service from Sanda Kalan to Railway Station and R.A Bazar Lahore (<i>Question No. 537*</i>)	232
-Details about launching more buses at the route from Railway Station Lahore to Jallo Morr (<i>Question No. 1627*</i>)	247
-Details about Metro Bus Project Lahore and other details (<i>Question No. 463*</i>)	237
-Details about offices of Transport Department in Gujranwala (<i>Question No. 3166*</i>)	224
-Details about operation taken against smoke releasing vehicles in Rawalpindi (<i>Question No. 1036*</i>)	240
-Details about overcharging by public transporters in Rawalpindi (<i>Question No. 2584*</i>)	239
-Details about provision of public transport in Northern Lahore (<i>Question No. 1423*</i>)	250
-Details about provision of transport to ladies in district Kasur (<i>Question No. 1041*</i>)	233
	212
-Details about registered vehicles in the province (<i>Question No. 3709*</i>)	235
-Details about rickshaws running without silencer in Lahore (<i>Question No. 533*</i>)	250
-Details about routes of buses and wagons in Gujrat (<i>Question No. 2291*</i>)	
-Details about vacant posts in Transport Department (<i>Question No. 775*</i>)	236
-Income from Metro Bus Service Lahore and other details (<i>Question No. 3198*</i>)	207
-Issuance of Route Permits and detail of income therefrom in district Rawalpindi (<i>Question No. 1035*</i>)	249
-Number of bus/wagon stands in district Gujrat and other details (<i>Question No. 2288*</i>)	244
-Number of employees in Metro Bus Service Lahore and other details (<i>Question No. 3197*</i>)	244
-Number of government buses and other details (<i>Question No. 2966*</i>)	246
-Number of halting points of buses/wagons in district Toba Tek Singh and other details (<i>Question No. 3024*</i>)	221
-Number of sanctioned halting points of buses/wagons in district Nankana Sahib and other details (<i>Question No. 3063*</i>)	225
-Number of transport halting points in district Gujrat and other details	

	PAGE
	NO.
(Question No. 2338*)	226
-Number of vehicles routed from Sadar to Pir Wadhai Rawalpindi and other details (Question No. 2585*)	252
-Pasting of advertisement papers at pillar of flyover of Metro Bus Lahore and other details (Question No. 2652*)	215
-Powers of LTC regarding challan of open rickshaw and other details (Question No. 287)	243
-Procedure for issuance of fitness certificates of public vehicles and other details (Question No. 2299*)	229
-Provision of funds to Lahore Transport Company and other details (Question No. 2731*)	238
-Provision of funds to Transport Department Faisalabad and other details (Question No. 2727*)	
-Steps taken for control over air pollution caused by smoke producing vehicles in Kasur (Question No. 1040*)	
QUORUM-	
INDICATION OF QUORUM OF THE HOUSE DURING SESSION HELD ON-	
-24 th October, 2014	525
R	
RAHEELA ANWAR, MRS.	
questions REGARDING-	
-Construction of houses at state land adjacent to Girls Pilot High School and market in Wahdat Colony Lahore (Question No. 1553*)	570
-Details about construction of more godowns for storage of wheat in the Punjab (Question No. 826*)	350
-Details about removing encroachments from Main Bazar Jhelum (Question No. 1090*)	51
-Details about responsables for taking action against illegal occupants of government residences in Lahore (Question No. 1554*)	571
-Details about vacant posts in Transport Department (Question No. 775*)	235
-Target for purchase of wheat in 2013 and other details (Question No. 1220*)	351
RAHEELA KHADIM HUSSAIN, MRS.	
questions REGARDING-	
-Details about buses and wagons running in Northern Lahore (Question No. 1424*)	205
-Details about grant of loans by Cooperative Bank Lahore (Question No. 1418*)	153
-Details about illegal plazas in Lahore (Question No. 173*)	28
-Details about provision of public transport in Northern Lahore (Question No. 1423*)	240

	PAGE
NO.	
-Operation taken against encroachments in Lahore and other details (<i>Question No. 259*</i>)	32
-Number of Cooperative Banks in Lahore and other details (<i>Question No. 1417*</i>)	150
RAMESH SINGH ARORA, MR.	
-Leave of absence	264
RAMZAN SIDDIQUE BHATTI, MR. (<i>Parliamentary Secretary for Local Government & Community Development</i>)	
Answers to the questions REGARDING-	
-Construction and repair of road from Pakpattan to Kameerwala in district Pakpattan (<i>Question No. 800*</i>)	38
-Construction of road from Basirpur to Dipalpur in district Okara (<i>Question No. 122*</i>)	22
-Construction of road from Basirpur to Muhammad Nagar via Kot Sher Khan Tahir Khurd, district Okara (<i>Question No. 119*</i>)	28
-Construction of road from Pindi Bakh to Punanwal district Jhelum (<i>Question No. 29*</i>)	26
-Details about closure of street of 5 Marla Scheme (Bhutto Scheme) Jhelum (<i>Question No. 314*</i>)	24
-Details about dilapidated roads in PP-86, Toba Tek Singh (<i>Question No. 1103*</i>)	39 29
-Details about illegal plazas in Lahore (<i>Question No. 173*</i>)	45
-Details about Ramzan Bazars arranged in Lahore (<i>Question No. 1302*</i>)	
-Operation taken against encroachments in Lahore and other details (<i>Question No. 259*</i>)	32

	PAGE
	NO.
RECITATION From the Holy Quran and its translation presented in the House in sessions held on -	11
-20 th October, 2014	108
-21 st October, 2014	194
-22 nd October, 2014	309
-23 rd October, 2014	420
-24 th October, 2014	534
-27 th October, 2014	
Reports (<i>LAID IN THE HOUSE</i>) REGARDING-	
	403
-DEVELOPMENT AUTHORITIES GUJRANWALA,	404
RAWALPINDI AND MULTAN FOR THE	403
YEAR 2012-13	404
-PARKS AND HORTICULTURE AUTHORITY LAHORE	404
FOR THE YEAR 2012-13	73
	74
-PERFORMANCE OF PUNJAB BAIT-UL-MAAL FOR THE	74
YEAR 2011-12 AND 2013	
	382
-PUNJAB PUBLIC SERVICE COMMISSION FOR THE	72
YEAR 2012-13	72
	73
-TECHNICAL EDUCATION AND VOCATIONAL TRAINING	
AUTHORITY (TEVTA) FOR THE	
YEAR 2011-12	
-THE PUNJAB FREE AND COMPULSORY EDUCATION BILL	
2014 (BILL NO. 16 OF 2014)	
-THE PUNJAB LOCAL GOVERNMENT (AMENDMENT) BILL,	
2014 (BILL NO.19 OF 2014)	
-THE PUNJAB LOCAL GOVERNMENT (AMENDMENT) BILL,	
2014 (BILL NO.20 OF 2014)	
-THE PUNJAB LOCAL GOVERNMENT (SECOND	
AMENDMENT) BILL, 2014	
(BILL NO.28 OF 2014)	
-THE PUNJAB OVERSEAS PAKISTANI COMMISSION BILL,	
2014 (BILL NO.23 OF 2014)	

PAGE

NO.

**-THE PUNJAB REGISTRATION OF GODOWNS BILL,
2014 (BILL NO.21 OF 2014)**

-The Punjab Strategic Coordination Bill, 2014 (Bill No.22 of 2014)

Resolutions REGARDING-	79
-Condemnation of conspiracy against democracy under cover of protest	290
-Congratulations to Malala Yousaf Zai on getting Nobel Prize 2014	185
-Demand for awarding the status of Directorate to Child Protection Bureau	181
-Demand for fixing a quota for recruitment of disabled persons in non-governmental institutions like government departments	187
-Demand for imposing ban on displaying the clips of women victim of sexual assault on TV Channels	189
-Demand for issuance of Diplomatic Passport to Speakers and Deputy Speakers of Provincial Assemblies and Blue Passport to MPAs and Senior Officer of Provincial Assemblies	182
-Demand for taking effective measures for saving young Generation from intoxicants	610
-Demand from Federal Government and Parliament for legislation to implement the Principles of Policy as mentioned in Article 37(f) of the Constitution (<i>Passed by the House</i>)	634
-Democracy (<i>Passed by the House</i>)	608
-Extention of period of the NUR International University Lahore Ordinance, 2014 (<i>Passed by the House</i>)	609
-Extention of period of the Punjab Explosives (Amendment) Ordinance, 2014 (XIII of 2014) (<i>Passed by the House</i>)	288
-Strong condemnation of Indian aggression at Pakistani control line and working boundary	

S**S & GAD DEPARTMENT-**

questions REGARDING-	
-Construction of houses at state land adjacent to Girls Pilot High School and market in Wahdat Colony Lahore (<i>Question No. 1553*</i>)	570
-Corruption in payment of grants from Benevolent Fund (<i>Question No. 4074*</i>)	591
-Details about allotment of government residences in Poonch House Colony Lahore (<i>Question No. 4187*</i>)	595
-Details about allotment of government residences in violation of rules (<i>Question No. 3332*</i>)	563
-Details about allotment of government residences by order of Chief Minister during 2008-09 (<i>Question No. 1748*</i>)	574

	PAGE
NO.	
-Details about allotment of government residences “Informer Scheme” and in relaxation of rules in Lahore during Care Taker Government (Question No. 302*)	567
-Details about allotment of plot/house by PGSHF to Government Servants (Question No. 1142*)	545
-Details about increasing the quota of special persons in government service (Question No. 2341*)	578
-Details about making the new allottees to get possession of government residences in Lahore (Question No. 1687*)	571
-Details about officers occupants of government residents in GOR-I,II,III (Question No. 2701*)	549
-Details about performance of Magistrate posted in Estate Office Civil Secretariat Lahore (Question No. 298*)	536
-Details about privatization of Ministers Block Civil Secretariat Lahore (Question No. 3605*)	590
-Details about Punjab Civil Officers Mess Lahore (Question No. 3601*)	589
-Details about responsables for taking action against illegal occupants of government residences in Lahore (Question No. 1554*)	571
-Details about scholarship grants paid to employees out of Benevolent Fund in district Toba Tek Singh (Question No. 4135*)	593
-Details about steps taken for getting the government residences vacated from illegal occupants during 2012-13 (Question No. 3333*)	587
-Expenditures of Estate Office Civil Secretariat Lahore during last five years and other details (Question No. 1749*)	576
-ILLEGAL POSSESSION OVER STATE LAND IN WAHDAT COLONY WITH THE HELP OF ESTATE OFFICER (QUESTION NO. 1233*)	559
-Matter about shifting the luggage of ex-allotees from government residences in Lahore (Question No. 1688*)	573
-Number of Advisers to Chief Minister and Governor and other details (Question No. 2441*)	579
-Number of employees posted in Estate Office Civil Secretariat Lahore and other details about irregularities therein (Question No. 1458*)	554
-Number of employees in PPSC and other details (Question No. 2888*)	584
-Number of government officers and officials arrested by Anti-corruption Department district Lahore and other details (Question No. 2057*)	577
-Number of government residences in GOR-I Lahore and other details (Question No. 2469*)	580
-Number of offices of PPSC and other details (Question No. 3136*)	586
-Number of offices of Anti-corruption department in the province and other details (Question No. 2806*)	581
-Number of quarters in ‘A’ & ‘B’ blocks of Poonch House staff colony Lahore and other details (Question No. 757*)	568
	583
	540

	PAGE
	NO.
-Number of quarters in Chauburji and Wahdat Colony Lahore and other details (<i>Question No. 2824*</i>)	585
-Period of posting of the Magistrate posted in Estate Office Civil Secretariat Lahore and other details (<i>Question No. 299*</i>)	
-Steps taken for getting government residences vacated from illegal occupants in Lahore (<i>Question No. 2984*</i>)	
SAADIA SOHAIL RANA, MRS.	
questions REGARDING-	
-Action taken against flour mills selling substandard flour at higher rates in the province (<i>Question No. 2963*</i>)	355
-Number of government buses and other details (<i>Question No. 2966*</i>)	244
SADIA NADEEM MALIK, MRS.	
-Leave of absence	262
SAIF UL MALOOK KHOKHAR, MALIK	
questions REGARDING-	
-Details about illegal occupants of Auqaf Land in Lahore (<i>Question No. 843*</i>)	448
-Establishment of Solid Waste Management in Lahore and other details (<i>Question No. 846*</i>)	49
-Land of Muslim Auqaf in PP-160, Lahore and other details (<i>Question No. 844*</i>)	448
-Number of dilapidated buildings in Lahore and details about action taken thereupon (<i>Question No. 850*</i>)	50
SALAH-UD-DIN KHAN, DR.	
-Leave of absence	265
questions REGARDING-	
-Details about flour mills of district Mianwali (<i>Question No. 3393*</i>)	363
-Details about land of Auqaf Department in district Mianwali (<i>Question No. 3392*</i>)	473
-Number of shrines under administrative control of Auqaf Department in district Mianwali and other details (<i>Question No. 3389*</i>)	
-Number of wheat godowns in Mianwali and other details (<i>Question No. 3388*</i>)	472
	362
SHAHABUDDIN KHAN, SARDAR	
ADJOURNMENT MOTIONS regarding-	
-Apprehension of breaking out epidemics due to spreading dirty water by defective management of TMA Layyah	483

	PAGE
	NO.
-Problems in getting the victims of flood to safe place due to breaking embankment of Moza Aliani of Thal Layyah	481
BILLS (Discussed upon)-	
-The Punjab Overseas Pakistanis Commission Bill, 2014 (Bill No.23 of 2014)	493
	503
-THE PUNJAB REGISTRATION OF GODOWNS BILL, 2014	
	110
points of order REGARDING-	
	167
-CONSIDERATION UPON RESIGNATIONS OF MPAS OF PTI AND CALL UP	
Chief Minister in the House	345
-Demand for fulfillment of promises made by government prior to elections and refrain from adopting improper behaviour with Opposition	
question REGARDING-	
-Details about cultivation of sugarcane, occurrence of flood and worst condition of roads in Layyah (<i>Question No. 3073*</i>)	
SHAHZAD MUNSHI, MR.	
point of order REGARDING-	
	255
-DISCLOSURE OF SIGN OF CROSS AT SOLE OF SHOES SOLD IN NEW SHEIKH SHOES MARKET SADDAR BAZAR LAHORE CANTT.	
SHAKEEL IVAN, MR.	
-Leave of absence	
	264
SHUJA KHANZADA, COL (RETD) (Minister for Environment Protection Additional Charge of Home)	
Call attention Notices (ANSWERS) REGARDING	
-Details about injured of citizens by firing of an absconder accused person in Gujrat and arrest thereof	
-Details about murder of a student in Bhagtanwala, Sargodha	
-Details about robbery in Jalalpur Jattan district Gujrat	
-Details about robbery of van in factory area Sheikhpura and murder of two persons	69, 597
	385

	PAGE
	NO.
	383
	507, 599
SOBIA ANWAR SATTI, MRS.	
question REGARDING-	
-Details about cooperative societies in Rawalpindi (<i>Question No. 14</i>)	
	163
SUMAIRA SAMI, MRS.	
-Leave of absence	268
SUMMONING-	
-Notification of summoning of 10 th session of 16 th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 20 th October, 2014	
	1
SURRIYA NASEEM, MS.	
DISCUSSION On-	
-Resolution about democracy	
	301
T	
TAHIA NOON, MRS.	
-Leave of absence	
	271
TAHIR, MIAN	
QUESTIONS regarding-	
-Commercial and agricultural land of Auqaf Department in Faisalabad and other details (<i>Question No. 3122*</i>)	
-Details about construction and repair of Jail Road Faisalabad (<i>Question No. 72</i>)	
-Details about Cooperative College Faisalabad (<i>Question No. 230</i>)	
-Details about wheat godwons in Faisalabad (<i>Question No. 3151*</i>)	468
-Number of flour mills in Faisalabad and other details (<i>Question No. 3152*</i>)	
-Provision of funds to Transport Department Faisalabad and other details (<i>Question No. 2727*</i>)	
	66

	PAGE
	NO.
	164
	359
	360
	229
TAHIR SHABBIR, RANA	
-Leave of absence	
	272
 TAIMOOR MASOOD, MALIK	
questions REGARDING-	
-Details about construction and repair of roads in district Okara (<i>Question No. 1482*</i>)	58
-Details about making the new allottees to get possession of government residences in Lahore (<i>Question No. 1687*</i>)	571
-Matter about shifting the luggage of ex-allotees from government residences in Lahore (<i>Question No. 1688*</i>)	573
TARIQ MEHMOOD, MIAN	
ADJOURNMENT MOTIONS regarding-	
-Disclosure of bribery and corruption in Patwar Offices of Gujrat	
-Disclosure of receiving heavy amount from Patwaries by Revenue Officer tehsil Kharian against allotment of favorite circles	
	485
Call attention Notice REGARDING	
-Details about robbery in Jalalpur Jattan district Gujrat	
questions REGARDING-	398
-Details about cooperative societies in tehsil Kharian, Gujrat (<i>Question No. 4085*</i>)	
-Details about offices of Information Department in Gujrat (<i>Question No. 3999*</i>)	383
-Details about wheat stored in the province (<i>Question No. 2134*</i>)	
-Number of bus/wagon stands in district Gujrat and other details (<i>Question No. 2288*</i>)	
-Number of transport halting points in district Gujrat and other details (<i>Question No. 2338*</i>)	162
-Number of wheat godowns in district Gujrat and other details (<i>Question No. 2136*</i>)	
	113

	PAGE
	NO.
Call attention Notice REGARDING	315
-Details about injured of citizens by firing of an absconder accused person in Gujrat and arrest thereof	
	207
	221
	318
	69
TARIQ MEHMOOD BAJWA, MR.	
-Oath of office	
-Speech in the House on taking oath	13
	15,19
TEHSEEN FAWAD, MRS.	
questionS REGARDING-	
-Details about overcharging by public transporters in Rawalpindi (<i>Question No. 2584*</i>)	224
-Number of vehicles routed from Sadar to Pir Wadhai Rawalpindi and other details (<i>Question No. 2585*</i>)	225
TRANSPORT DEPARTMENT-	
questions REGARDING-	
-Details about buses and wagons running in Northern Lahore (<i>Question No. 1424*</i>)	205 252
-Details about Fitness Certificate of public transport (<i>Question No. 299</i>)	
-Details about increasing the number of buses of the route from General Hospital to Daroghawala Lahore (<i>Question No. 1219*</i>)	239
-Details about issuance of concessional transport cards for old citizens and disabled persons in district Kasur (<i>Question No. 466*</i>)	200
-Details about launching bus service from Sanda Kalan to Railway Station and R.A Bazar Lahore (<i>Question No. 537*</i>)	234
-Details about launching more buses at the route from Railway Station Lahore to Jallo Morr (<i>Question No. 1627*</i>)	242
-Details about Metro Bus Project Lahore and other details	232

	PAGE
	NO.
(Question No. 463*)	
-Details about offices of Transport Department in Gujranwala (Question No. 3166*)	247
-Details about operation taken against smoke releasing vehicles in Rawalpindi (Question No. 1036*)	237
-Details about overcharging by public transporters in Rawalpindi (Question No. 2584*)	224
-Details about provision of public transport in Northern Lahore (Question No. 1423*)	240
-Details about provision of transport to ladies in district Kasur (Question No. 1041*)	239
-Details about registered vehicles in the province (Question No. 3709*)	250
-Details about rickshaws running without silencer in Lahore (Question No. 533*)	233
-Details about routes of buses and wagons in Gujrat (Question No. 2291*)	212
-Details about vacant posts in Transport Department (Question No. 775*)	235
-Income from Metro Bus Service Lahore and other details (Question No. 3198*)	250
-Issuance of Route Permits and detail of income therefrom in district Rawalpindi (Question No. 1035*)	236
-Number of bus/wagon stands in district Gujrat and other details (Question No. 2288*)	207
-Number of employees in Metro Bus Service Lahore and other details (Question No. 3197*)	249
-Number of government buses and other details (Question No. 2966*)	244
-Number of halting points of buses/wagons in district Toba Tek Singh and other details (Question No. 3024*)	244
-Number of sanctioned halting points of buses/wagons in district Nankana Sahib and other details (Question No. 3063*)	246
-Number of transport halting points in district Gujrat and other details (Question No. 2338*)	221
-Number of vehicles routed from Sadar to Pir Wadhai Rawalpindi and other details (Question No. 2585*)	225
-Pasting of advertisement papers at pillar of flyover of Metro Bus Lahore and other details (Question No. 2652*)	226
-Powers of LTC regarding challan of open rickshaw and other details (Question No. 287)	252
-Procedure for issuance of fitness certificates of public vehicles and other details (Question No. 2299*)	215
-Provision of funds to Lahore Transport Company and other details (Question No. 2731*)	243
-Provision of funds to Transport Department Faisalabad and other details (Question No. 2727*)	229
-Steps taken for control over air pollution caused by smoke producing vehicles in Kasur (Question No. 1040*)	238

	PAGE NO.
V	
Vickas Hassan Mokal, Sardar	
BILLS (<i>Discussed upon</i>)-	613
-The Punjab Local Government (Second Amendment) Bill, 2014	502
-THE PUNJAB REGISTRATION OF GODOWNS BILL, 2014	196
point of order REGARDING-	
-Demand for ruling of the chair on starting the Assembly Session late and without presence of the Leader of Opposition	200
question REGARDING-	
-Details about issuance of concessional transport cards for old citizens and disabled persons in district Kasur (<i>Question No. 466*</i>)	
voting ON-	634
-Resolution regarding Democracy	

W**WASEEM AKHTAR, DR SYED**

BILLS (<i>Discussed upon</i>)-	
-The Punjab Local Government (Amendment) Bill, 2014 (Bill No.19 of 2014)	521
-The Punjab Local Government (Amendment) Bill, 2014 (Bill No.20 of 2014)	512, 516
-The Punjab Local Government (Second Amendment) Bill, 2014	612
-The Punjab Overseas Pakistanis Commission Bill, 2014 (Bill No.23 of 2014)	490
-The Punjab Registration of Godowns Bill, 2014	500
-The Punjab Strategic Coordination Bill, 2014 (Bill No. 22 of 2014)	620
questions REGARDING-	
-Details about embezzlement in PIA Employees Cooperative Housing Society (<i>Question No. 2475*</i>)	157
-Details about people living below the line of poverty in the province (<i>Question No. 2443*</i>)	158
-Details about registered vehicles in the province (<i>Question No. 3709*</i>)	250
-Details about sale of unhygienic milk in the province (<i>Question No. 2355*</i>)	331
-Number of Advisers to Chief Minister and Governor and other	579

	PAGE
	NO.
details (<i>Question No. 2441*</i>)	
-Number of government residences in GOR-I Lahore and other details (<i>Question No. 2469*</i>)	580
-Powers of LTC regarding challan of open rickshaw and other details (<i>Question No. 287</i>)	252
-Reasons for not adopting Khanqah Shah Suleman Peer Pathan Tonsa Sharif by Auqaf Department and other details (<i>Question No. 2428*</i>)	460
Z	
ZAFAR IQBAL, MR.	
-Leave of absence	
	272
ZULFIQAR GHORI, MR.	
-Leave of absence	
DISCUSSION On-	
-Resolution about democracy	263
	298
ZULQARNAIN DOGAR, MALIK	
question REGARDING-	
-Number of sanctioned halting points of buses/wagons in district Nankana Sahib and other details (<i>Question No. 3063*</i>)	
	246